ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

A... NAGAR

NEW DELHI

... the ... before taking ... the book ... while returning it.

DUE DATE

Cl No. Acc. No

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day

[illegible]

پیشوا

ایک روپیہ سالانہ
یہ رسول نمبر بھی [illegible]

سالانہ چندہ ا روپیہ
فی پرچہ کی قیمت
۳ آنے

جامع:- غلام اعلان رسالت پناہی سید عزیز حسن بقائی

مقامِ اشاعت جامع مسجد دہلی



حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب مرحوم



ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی



عالیجناب مسیح الملک حکیم جمیل خان صاحب دام اقبالہ

124089

پوسٹ بکس نمبر ۲۲

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۳ء

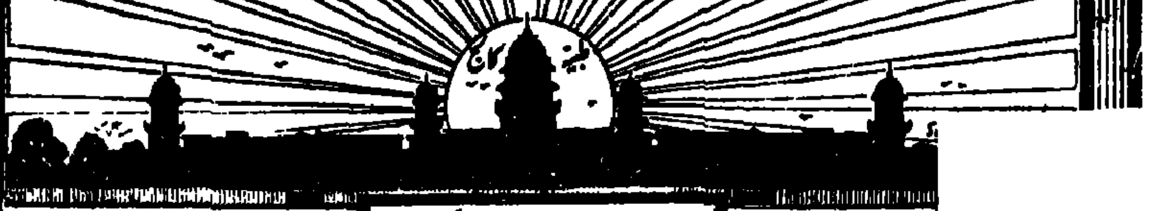
قرص جریان

جریان کے بیماروں کو شفا و زندگی کی خوشخبری

قرص جریان کی تمام ہندوستان میں دھوم ہے شہرت اور عمل ہے۔ کیونکہ اس سے جریان کے ایسے بیمار بھی اچھے ہوگئے ہیں جنکو سب نے جواب دیدیا تھا اور وہ زندگی سے مایوس ہوچکے تھے۔

قرص جریان کوئی معمولی دوا نہیں ہے، یہ عالیجناب مسیح الملک حکیم جمیل خانصاحب رئیس اعظم دہلی کے چشمۂ فیض کا کرشمہ ہے۔ مسیح الملک اسوقت ہندوستان کے سب سے بڑے طبیب ہیں آسمان طب کے اس آفتاب کی روشنی ہر جگہ ہے اور آپکی شفا بخشی کی ہر جگہ دھوم ہے۔

قرص جریان سے "جریان" اور اس سے پیدا ہونے والی تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں۔ مثلاً سستی، کمزوری اور اعضا شکنی، کثرت احتلام، پیشاب سے پہلے یا بعد قطرے کا آنا تولیدی مادہ کا پانی ہونا، پٹھوں کی کمزوری، اعضا رئیسہ کا بگاڑ، آلات ہضم کی خرابی اور دماغ و دل اور پٹھوں کی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ منحوس مرض دیر تک رہجائے تو پھر مرگی یا پاگل پن، یہانتک کہ دق و سل جیسی خطرناک بیماریاں دور رہتی ہیں۔ اس لئے قرص جریان کے استعمال کرنے میں دیر نہ کیجئے۔ اس سے زندگی محفوظ ہوجاتی ہے۔ ہمدردی غربا کی وجہ سے قیمت نہایت کم رکھی گئی ہے۔ قیمت ۴۸ قرص صرف ۲ روپیہ بارہ آنے۔ ترکیب استعمال دو قرص صبح و شام پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔



ملنے کا پتہ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم مفسر

پر

محترم علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران کرام کی رائیں

(۱) حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی رائے

مترجم نے صرف عربی تفسیر کے ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ خود بھی مفید فوائد کا اضافہ کیا ہے، ان کے ترجمہ کا طرز اور اضافہ فوائد کی نوعیت محل اعتراض نہیں ہے۔ میں اس کلام نبی کے حواشی اور دیباچہ کو پسند کرتا ہوں۔

(۲) مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی رائے

میں نے اول سے آخر تک سرسری نظر سے اعجاز نما قرآن دیکھا سر ورق بہت خوب صورت ہے جس میں مذہبی تصور اور تخیل کی اعلیٰ شان پائی جاتی ہے ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے اور حضرت علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر بیان القرآن کا مکمل اردو ترجمہ حاشیہ پر ہے۔ ایک سو ستر صفحات پر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کا مقدمہ اردو زبان میں ہے جو اردو زبان میں قرآن مجید کی نسبت ایک لاجواب چیز ہے۔ کیونکہ اس مقدمہ میں نہایت اہم عنوانات کے ماتحت قرآن مجید کے حقائق و معارف کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے قرآن مجید کی تمام سورتوں کے مسائل و احکام کو الگ الگ بہت معقول اور عام فہم طریقہ اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جو ایک نئی اور مفید چیز ہے، اور جس سے کم علم عورتوں اور مردوں اور بچوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے، اگرچہ اس پر توجہ کریں قرآن مجید کے مضامین کی فہرست بھی بہت اچھی ہے۔ ان معاملوں میں اور لوگوں نے بھی کوششیں کی ہیں، لیکن آغا صاحب کا طرز بیان بہت زیادہ عام فہم اور مفید ہے کیونکہ اس سے قرآن مجید کی ان آیات کا نکالنا آسان ہو جائے گا جو کسی خاص مضمون کے لیے درکار ہوں۔

حضرت علامہ فرید وجدی مصر کے مشہور عالم ہیں، اور ان کی تفسیر بیان القرآن فہم قرآن کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر آغا رفیق صاحب کا مقدمہ مجھ کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کے بیان اور عام فہم طرز بیان کے اعتبار سے علامہ فرید وجدی کی تفسیر سے زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں پہلی مرتبہ اعجاز نما قرآن مجید میں شائع ہوئی ہیں۔

(۳) حضرت علامہ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین کی رائے

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کے مشہور و مقبول ترجمہ کے ساتھ علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر کا ترجمہ اور پھر ڈیڑھ سو سے زائد صفحات کا مبسوط مقدمہ قرآن حکیم اور کمال تفسیر ایسے علمی ہدایا ہیں کہ ان کے مقابلہ میں یہ ہدیہ مقررہ بالکل بے وزن معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حضرت علامہ حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی رائے

ترجمہ کے لئے حضرت علامہ تھانوی صاحب کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے، اور تفسیر کے لئے حضرت علامہ فرید وجدی کی شہرت کفیل، اور اس کو عربی سے اردو قالب میں لانے کے لئے ادیب شہیر آغا رفیق صاحب کا نام نامی ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

میں نے جستہ جستہ اس تفسیر کو پڑھا۔ ترجمہ مستند اور قابل اعتماد ہے نیز صاحب اشاعت کے سلسلہ میں قرآن مجید ہر غریب و امیر مسلمان تک پہنچانے کے لئے ارزانی کا کافی لحاظ رکھا ہے۔

میں ایسے مسلمانوں سے خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اعجاز نما قرآن مجید کو اپنے مطالعہ میں رکھیں، جو ایک طرف قرآن عزیز کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور بھروسہ کی تفسیر چاہتے ہوں، اور دوسری جانب زیادہ ہدیہ ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(۵) حضرت علامہ سعید احمد صاحب فاضل دیوبند ایم۔ اے کی رائے

قرآن مجید کے متن میں صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، اور اس پر طرفہ یہ کہ بین السطور میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہے، جو اپنے مستند اور درست ہونے میں کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ حاشیہ پر دور حاضرہ کے مشہور مصری عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان القرآن کو اردو میں ترجمہ کر کے چڑھایا گیا ہے۔ ترجمہ کی درستی سلاست اور روانی کے لئے جناب محترم مولانا آغا رفیق صاحب کا اسم نامی کافی ضمانت ہے۔ یہ دونوں تفسیریں بذات خود نہایت مفید اور قرآنی مطالب و احکام کو آسان طریقہ سے سمجھانے میں مدد دینے والی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مترجم نے شروع میں ۱۷۰ صفحات کا مبسوط اور فہم قرآن کے لئے لاجواب مقدمہ لکھ کر اس اعجاز نما قرآن مجید کے ایڈیشن کی [illegible] حیثیت کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اس مقدمہ میں ان تمام اصول باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جن کو پڑھ کر ایک مسلمان مسائل و اصول دین سے خاصی واقفیت حاصل کر سکتا ہے مولانا آغا رفیق صاحب کا یہ کمال بہت زیادہ مستحق ستائش ہے کہ وہ دین کے پیچیدہ مسائل کو بہت آسان طریقہ سے سمجھا دیتے ہیں۔

(۶) ایڈیٹر صاحب اخبار الاامان دہلی کی رائے

اس اعجاز نما قرآن مجید کا اردو ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، جو لفظی ہونے کے باوجود با محاورہ اور زوائد و توسین کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان مگر پوری کی پوری تفسیر دی گئی ہے۔ جسے علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی، یہ تفسیر عربی میں تھی اور اس کا اردو ترجمہ بصرف زر کثیر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے، اکابر علما اس ترجمہ کو پسند فرما چکے ہیں، اعجاز نما قرآن مجید کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مقدمہ میں علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ دیا گیا ہے، جو کسی مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ یہ مقدمہ صدہا کتب متعلق توضیح کلام اللہ پر مطالعہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ متن پر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا مقبول و مستند ترجمہ اور حاشیہ پر نہایت مفید تفسیر درج کی گئی ہے۔ جس میں علامہ فرید وجدی مصری کی قرآنی تحقیقات بھی شامل ہے۔ ابتدا میں حضرت مولانا آغا رفیق صاحب کا ایک طویل اور مفید مقدمہ بھی درج ہے۔ جو قرآن اور مذہب اسلام کے متعلق بہترین معلومات کا حامل ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب اخبار حمایت الاسلام لاہور کی رائے

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسے بزرگ محترم عالم دین اس کے مترجم ہیں۔ ان کے ترجمہ کی خوبی کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے، حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان القرآن کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ تفسیر حضرت علامہ نے موجودہ دور کے مسلمانوں کی ضروریات اور فہم و ادراک کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے اور عالم اسلام میں اس کو بہت پسند کیا گیا ہے۔

یہ تفسیر گو پہلی تفسیروں کی طرح غیر ضروری تفصیلات کی حامل نہیں ہے لیکن قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے، ان تمام پر حاوی ہے۔

اعجاز نما قرآن مجید میں ایک اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے شروع میں مقدمۃ القرآن کے ماتحت ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ قرآن حکیم سے متعلق تمام وہ معلومات درج کر دی گئی ہیں، جن کا ایک مسلمان کے لئے جاننا نہایت ضروری ہے۔

ان تمام معلومات کا ماخذ اعجاز نما قرآن حکیم ہے، اور اس طرح قرآن کو اچھی طرح سمجھانے کیلئے ناشر نے ہر امکانی کوشش کی ہے۔

(۹) ایڈیٹر صاحب رسالہ سب رس حیدرآباد دکن کی رائے

اس قرآن مجید کے مقدمہ میں خدا کے وجود کے دلائل مذہب اسلام کی حقیقت، نبوت کی تشریح، وحی کی تعریف اور اس کے اقسام وغیرہ قرآن مجید کی خصوصیات، قرآن کے اعمال و وظائف، قصص امثال، تاریخ اور فضائل وغیرہ کو مختصر مگر دلنشین پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے۔ مقدمہ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست درج ہے۔ ترجمہ سلیس اور واضح ہے، حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کامل کا ترجمہ آغا رفیق صاحب نے پیش کیا ہے باوجود ان ساری خوبیوں کے اس قرآن مجید کا ہدیہ بہت ہی کم ہے۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب اخبار دین دنیا دہلی کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید ہماری رائے میں اپنی نوعیت کا اور اپنی قسم کا منفرد میں پہلا قرآن مجید ہے جسے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے نہایت مکمل کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کلام مجید میں وہ خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں جو آج تک کسی بھی سے کسی قرآن مجید میں نہیں پائی گئیں۔ نیز ایک ایسی چیز اس کلام مجید میں موجود ہے جو کسی کلام مجید میں نہیں پائی گئی یعنی کلام اللہ کے مضامین کی مکمل فہرست اور قرآن پاک پر ایک مکمل مقدمہ جس کے مطالعہ کے بعد انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کیا ہے، اور اس کا کیا اعجاز ہے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں جو غالباً آج تک کسی کلام اللہ میں نہیں پائی گئیں، اور اس کے ساتھ ہی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن کریم ضرورت سے زیادہ لمبا چوڑا بھی نہیں ہے بلکہ نہایت موزوں تقطیع پر ہے۔ یعنی لمبائی ۱۱ انچ ہے اور چوڑائی ۷، انچ۔

(۱۱) ایڈیٹر صاحب اخبار زمزم لاہور کی رائے

اعجاز نما قرآن کا یہ ایڈیشن جس کا متن صحیح، ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا اور حاشیہ پر علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر قرآن کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا آغا رفیق نے اردو میں منتقل کیا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر دونوں استناد کے لحاظ سے بہت بلند ہیں۔ اور اس قرآن مجید کا مطالعہ قرآن فہمی بصیرت کا موجب ہو سکتا ہے۔ ترجمہ اور حاشیہ کے علاوہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ پسند آئی، وہ ایک مبسوط مقدمہ قرآن ہے۔

جس اعجاز نما قرآن مجید مترجم و محشیٰ کی تعریف مسلمانوں کے اتنے برگزیدہ جید علماء ہند، صوفیاء کرام اور ایڈیٹران عظام نے متفقہ طور سے کی ہے، اور مسلمانوں سے اس کی خریداری کی اپیل کی ہے، اور قرآن سمجھنے کے لئے سب سے بہتر تفسیر بیان الفرقان کامل (جو اعجاز نما قرآن کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے) اور علوم قرآن اور اس کی تاریخ سمجھنے کے لئے سب سے بہتر دیباچہ کو قرار دیا ہے۔ اس اعجاز نما قرآن کے دو ایڈیشن ہیں ایک رف اور ایک چکنا۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت تقریباً سات سو صفحے۔ رف ایڈیشن حاشیہ دار ہدیہ بلا جلد ۱۲؎ مجلد پارچہ ۱۳؎ مجلد چرمی کامل ۱۶؎

اعلیٰ ایڈیشن پیشوا کے ٹائیٹل اور چکنا سفید کاغذ۔ ہدیہ بلا جلد حاشیہ دار ۱۴؎ مجلد پارچہ ۱۵؎ مجلد چرمی اعلیٰ ۱۸؎ محصول ڈاک علاوہ

اگرچہ کاغذ کی قیمت چار گنی سے بڑھ گئی ہے۔ لیکن اعجاز نما قرآن مجید کا ہدیہ بڑھایا نہیں گیا ہے۔ اس لئے جلدی طلب کر لیجئے۔ ورنہ اس ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد اس بے نظیر کلام اللہ کے لئے جنگ کے خاتمہ کا انتظار کرنا ہوگا۔ خدا شاہد ہے کہ ان دا موں میں تو سادہ کاغذ بھی نہ مل سکے گا، کجا سب سے بڑی تفسیر، سب سے بڑا دیباچہ، سب سے بڑی فہرست مضامین قرآن اور سب سے بہتر ترجمہ کا اتنا سستا اور عمدہ قرآن آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ زمانہ شور کی کثرت سے آپ دین اور دنیا کی اس سب سے بڑی سعادت سے محروم رہ جائیں۔

بڑے پیر کی گیارھویں

پیشوائے اعظم سرکار بغداد کی سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہتر اور سب سے بڑی سوانحعمری ہے جس میں حضور غوث پاک کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے محافل گیارھویں منعقد کرنے کی ترکیب ہے۔ آپ کے دل میں خواہش ہوگی کہ فرزند رسول پاک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات معلوم کریں کہ وہ دنیا میں کیوں تشریف لائے اور انہوں نے آ کر کیا کیا؟ ان کی رویات کیا ہیں؟ ان کی تعلیم کیا ہے؟ ان کے وظائف کیا تھا۔ انہوں نے اپنے وعظوں میں کیا کہا؟

اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے آپ بڑے پیر کی بڑی سوانحعمری ہم سے طلب کیجئے جس میں گیارھویں شریف کے واجب ہونے کے ایسے دلائل دیئے گئے ہیں کہ انکی تردید ناممکن ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ سائز ۲۹×۲۲/۸ سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۷۲ صفحے۔ فہرست مضامین ملاحظہ ہو۔

[illegible]

جب گھر میں آجاتے اس گھر کا اطمینان [illegible] دائی جھگڑوں کے قبرستان میں دفن [illegible] بچے بیوی کو تربیت کے لئے مہیا اور اساس تمدن ہے جس رہتی ہیں ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب گھر والی کی تربیت پڑھاؤ جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ بیوی بہو کہ گھر کو کس طرح بنا سکتی ہے اور منہ پھیر یا اس کیونکر اپنے شوہروں کو جنت بنا سکتی ہیں۔ انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ ختم کرنے سے پہلے آپ ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ قیمت ۸ر

سائیں انکھیاں پھیریاں سو بیری تا ملک جہاں

اگر آپ بیروں کے روپے کی سچی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب

۵۱ مظلوم

پڑھیئے۔ بدنصیب عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے، آہ! جس عورت کے سر سے اس کے تاج کا سایہ اٹھ گیا اس کے لئے سوائے ٹھوکروں کے کہیں ٹھکانا نہیں۔ مظلوم کی داستان غم سنکر کلیجہ منہ کو آتے گا۔ یہ حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸ر

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کیلئے بڑی اکسیر چیز ہے۔ لیکن شرط ہے کہ اس کے معنے شرائط کے ساتھ پڑھی جائے۔ اس کے احسن بیان کرنے کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہیں۔ جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اس کی ضرورت کبھی اٹکی نہیں رہتی، اس کے عامل رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں پھر بھی اکیلی یہی نعمت کیا کم ہے۔ وظائف اور دعا کے سلسلے میں بے نظیر کتاب ہے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر بلاکوں سے چھپی ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ بلاک کی عه قسم دوم ۱۲ر

سعیدی ڈکشنری

۲۵ ہزار الفاظ اردو کا مکمل لغت جس کے ۶۳۲ عربی الفاظ ۵۵۴۵ فارسی ۱۱۰ ترکی عبرانی یونانی وغیرہ ۱۳۴۲۵ اسد ۹۲۳۵ ہندی ۱۵۰ سنسکرت ۲۲۶۵ انگریزی روزمرہ کے ۲۲۵ محاورے ۱۰۷۵ قانونی اصطلاحات ۱۱۱ [illegible] اخباری عدالتی علمی، مذہبی، متفرق اصطلاحات ترتیب حروف تہجی درج ہیں ضخامت ۵۰۳ صفحات۔ آرڈر دے کر فوراً طلب کیجئے۔ قیمت صرف ۸ر

واعظ کی سب سے بڑی کتاب

خیر المواعظ اردو واعظوں کے لئے نہایت کارآمد وعظ و نصیحت کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس کا ایک بیان ایسا بسیط اور مسلسل ہے جس کو کافی عرصہ تک بیان کیا جا سکتا ہے۔ باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے اس کے اول میں نصوص قرآنیہ سے استدلال کر کے احادیث صحیحہ سے مدلل کر کے بیان کئے ہیں پھر صحابہ کرام اور اکابر بزرگان ملت کی اس کے متعلق طرح طرح حکایتوں اور واقعات کی صورت میں بیان ہوئے ہیں۔ ایک ہزار صفحات کی بڑی تقطیع کی بہت مشہور کتاب ہے۔ قیمت للعہ

تفسیر موضح القرآن (۱،۲)

اردو تفاسیر کے صدر اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی کی جزو دان کا شاندار کارنامہ اور ایسی تفسیر جو ہر دور کے مفسرین نے اپنی شمع راہ بنایا ہے۔ اب بھی ایسی ہی مقبول ہے جیسی پہلے تھی۔ اس کے قدردان اب بھی اسی کو پڑھتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب بک جاتی ہے اتنی سستی پورے قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ چیستاں سے پوری روانگی تقطیع کے ۶۴۰ صفحے ہیں۔ قیمت مجلد للعہ محصول ڈاک عہ

چار انقلابی

۲۱۰ صفحہ کی کتاب ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ دنیا میں شہنشاہیت کو پچھاڑ کھانے اور جمہوریت کو عروج پر پہنچانے کے لئے چار انقلابی ایک اہم پروگرام سرمایہ داری کا خاتمہ اور مزدوروں کو ابھارنے کے لئے بنائے ہیں کارخانوں میں ہڑتالیں آئیں حکومت کی سی لعنت کے لئے سنت کی ترکیبیں۔ نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور دہشت انگیزی کی دل ہلا دینے والی داستان اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو ناول چار انقلابی پڑھیئے۔ جب تک کتاب ختم نہ ہوگی ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے۔ قیمت ۸ر

تہذیب المجالس

آج کل کے بچے مزاج تہذیب کی سعادت بزرگ کا ادب، گفتگو کرنے کا سلیقہ، آداب [illegible] علم مجلسی سے قطعی نا آشنا ہیں، تہذیب [illegible] نام کو نہیں۔ اس کتاب میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے سونے اور پڑھنے لکھنے کے آداب ہیں ہر قسم کی مجلس کے آداب کا بیان نہایت عمدہ طریقہ سے کیا گیا ہے۔

لکھائی چھپائی اعلیٰ ہے۔ قیمت صرف ۱۰ روپے محصول ڈاک سات آنے

پیام خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات۔ یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہے مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت عمدہ انداز میں لکھی ہے۔ شروع میں عمر خیام کا فوٹو اور ایک درجن رباعیوں کو اردو میں لیے۔ قیمت ۶ر

درس معاشرت

اپنا نازاں انشا پرداز کے فوری کیف عبرت انگیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے۔ ہر ایک افسانہ اسلام کے رزم معاشرت کی بولتی تصویر ہے۔ افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ضخامت ۸۰ صفحے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۸ر ہے۔ جلد طلب فرمائیں بہت کم باقی ہیں۔

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے قاصر ہیں، جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں، جو بغیر اسکول کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں، اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے، ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہیئے، تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز مدرسوں میں اور بچے کالجوں میں بلند اور کارروبار میں ہوشمند بن جائیں، اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے، مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا تو مشکل پھر آپ کیوں نہیں یہ کتاب منگا لیتے جو اپنے انداز تعلیم میں یگانہ ہے تین ہیں۔ اور تینوں یکجا قیمت ۱۱ر

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ جنت کی، وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کیلئے قرآن نازل فرمایا، اور زندگی کا وہ سانچہ جس طرح تیار ہو ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو۔ تم اس کتاب کے مطالعے کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دائمی خوشیوں کا حقدار شرائط پر کیا بنایا ہے زبانی ہیں۔ ضخامت ۳۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی قیمت ۱۱ر

قرآن شریف منگانے اور مدارس میں تقسیم کرنے میں صرف ناظرین پیشوا کیلئے بڑی آسانی ہوگئی اب آپ اس ہدیہ پر مترجم قرآن لے سکتے ہیں جو بڑے بڑے تاجروں کی لاگت سے بھی کم ہو لیکن یہ رعایت صرف ناظرین پیشوا کیلئے ہے اور یہ ان کے احسان کا

معاوضہ ہے۔ مولیٰ کرشمہ ہے کہ پیشوا کی ہر اپیل کو گوش شنوا سے سنتے اور پیشوا کی بروقت امداد فرماتے ہیں، خدا کے فضل سے آپ کی امداد اور میری محنت سے اب دوسرا قرآن شریف مترجم مفسر تیار ہوگیا ہے، اور اس مرتبہ میں نے بشکرانہ فضل ایزدی اور با امتنان معاونین پیشوا یہ تہیہ کر لیا ہے، کہ اگر حالات اجازت دیتے رہیں تو یہ قرآن شریف بالکل اسی ہدیہ پر ناظرین پیشوا کو دے دوں، جو خالص امیر خرچ ہوا ہے، حتیٰ کہ اشتہار اور اسٹاف کا بھی کوئی خرچ آپ سے نہ لوں۔ مگر یہ سب کچھ پیشوا کے خریداروں کے ساتھ ہوگا جن کے لئے ان کا نمبر خریداری کا حوالہ ضروری ہے۔ یہ غریبوں کے لئے

آسان ترجمۃ القرآن مجید

یہ ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر ان ہی کی تفسیر موضح القرآن ہے۔ بڑی تقطیع ہے شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں۔ پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے، اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت و ترتیب پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآن کی تشریح ہے۔ پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں، جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے، چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ لکھے گئے ہیں۔ ساتویں باب میں کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے۔ قلم جلی ہے۔ صحت اکیس علماء اور قاریوں کی ہے سفید نادرے کا کاغذ ہے۔ قیمت مجلد نقرئی کار ۱۲ر خاشدہ ارغوانی۔ مجلد نقرئی کار ۱۴ر محصول ۹ر جلدی طلب فرما لیجئے ورنہ ختم ہونے کے بعد دوسرا ایڈیشن نہ چھپ سکے گا۔

اعجاز نما بارہ ۱۲ سورہ معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بےحد موزوں اور خوشنما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن، شان نزول، ربط آیات چڑھائے گئے ہیں۔ ہر سورت کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اور وظائف و نقش دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسمائے الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات ﷺ اور اسمائے بدرین وغیرہ معہ ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ بہت سفید چکنا۔ چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۸۴ صفحے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

سورہ یٰسین	سورہ مزمل	سورہ فلق	معین الدینؒ	ترکیب استخارہ	شائع طریقت کے اقوال	ختم قرآن کی دعا	ترکیب صلوٰۃ فاطمہ	آخر عشرہ رمضان کی عبادت
سورہ فتح	سورہ نوح	سورہ ناس	مراقبات مشائخ	مسبعات عشر	اسمائے مبارک رسول کریم	نماز حاجت	عمل رجعۃ الغزوات	سفر پر جانے کا عمل
سورہ رحمٰن	سورہ جن	دعائے گنج العرش	درود اکبر	ترکیب نماز تسبیح	اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ	حزب البحر کامل	حفظ کرنے خواب میں	سفر پر جانے کی تاریخیں
سورہ واقعہ	سورہ کہف	ترکیب ختم خواجگان	ترکیب آیہ کریمہ	ترکیب نماز تہجد	درود تاج	ترکیب اوراد اسبوع	لکھنے کا عمل	فضائل درود اکمل اسم
سورہ ملک	سورہ نبا	مناجات خواجہ	ترکیب چہل کاف	ترکیب نماز استخارہ	تاثیر اسبوع پڑھنے کی ترکیب	ترکیب صلوٰۃ الاسرار	دعائے ماہ رمضان	اسمائے بدرین وغیرہ

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی بے جوہر بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت کو بلا خوف زلفے اور میرے نسخے کو آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائے گی۔ ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ آپ ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کر سکیں گے قیمت ۱۲

غیبی نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم اعداد، پامسٹری، فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیر نامہ خواب اور نالنامہ کی انسائیکلوپیڈیا یا کچھ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کیلئے بے چین رہتا ہے، اور خواہ مخواہ منجم اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے یہ کتاب منگانے کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں معلومات ہی نہیں بلکہ زہر کیلئے تریاق بھی ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۸ صفحے قیمت ۱۲

آفتاب رسالت ؐ

مورخ اعظم آغا رفیق صاحب بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول خداؐ کے بہت بسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں پہلا حصہ ۲۰۸ صفحات، اس میں زیادہ حصہ تاریخ عرب اور بعثت رسولؐ سے پہلے کے حالات ہیں اور کچھ ولادت و طفولیت رسولؐ حصہ دوم ۲۲۴ صفحات اس میں پوری حالت کے جزو کل حالات مثل بلوغت، شادی، تبلیغ، غزوات اور سیاسی تحریکات اور متفرق واقعات کے تذکرے، آخر میں حضورؐ کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں قیمت ہر دو حصہ ۴۳۲ صفحات قیمت ۱۲

تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس نادر نمونہ میں لکھی گئی ہے جو عقائد اور طبیعیات کا زمانہ ہے، اور قدم قدم پر مذہب کے لئے عقلی دلائل مانگے جاتے ہیں۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ مذہبیات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے۔ یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے۔ اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا حیرت میں رہ جاتا ہے۔ یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ایک ایک واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیمت صرف ۸

قرآن ایک معجزنما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابوالبصیر صاحب آزاد دمشقی کے ۴۰ سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے۔ قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے، سرداران کفار قریش اور منکرین کلام الٰہی کا اس کو سنکر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجزنما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ہے سفید چکنا کاغذ قیمت ۱۲

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ حنظلی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے جو لوگ اچھے مذہبی معاشرتی، اصلاحی افسانے چاہتے ہیں، جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو اور آپ اپنے گھروں میں ان کو بے تکلف رکھ سکیں، تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ اس میں کئی افسانے فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں۔ قیمت صرف ۸

دوشیزہ سے لطف

حاصل کرنے کے لئے دوشیزہ کو مطالعہ میں رکھیے یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں طب عروسی سے لیکر آخر تک کی تمام کیفیات عورت کے جذبات درج ہیں، یہ کتاب صدہا مشرقی و مغربی کتابوں کا عطر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور رسالہ تصاویر ہیں تمام دنیا کی عورتوں کے لاجواب فوٹو ہیں اور عورتوں کی تمام جسمانی حصوں کی مفید اور کارآمد تصاویر ہیں۔ اردو میں آج تک ایسی مکمل کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کو وہ تجربات ہو جائیں گے جو سالہا سال تک ہونا ممکن نہیں۔ قیمت ۱۲

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے قرآن کو سمجھ کر پڑھ سکے۔ اگر حافظ بھی ہو تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں۔ عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چکرا دیتے ہیں۔ معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا نیا طریقہ بتایا گیا ہے۔ ہر شخص تھوڑے سے تامل سے ایک سبق روزانہ پڑھ لے تو تین ماہ میں وہ خاصہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت ۸

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے، اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے خطوط لکھ کر پیدا کرنا چاہتے ہیں، جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے، تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیے، اس میں عاشق و معشوق، میاں بیوی کے ۵۰ خطوط درج ہیں جن کے ہر ہر لفظ سے بے تابی اور بے چینی ٹپکتی ہے، اور تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں مقصد حسین اور حسین، فوٹو بلاک ہیں قیمت صرف ۸

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے، جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا۔ دینی ضروریات کو سکولوں میں تعلیم کرنی چاہیے۔ دینی ضروریات کو ہر وکیل، تجارت پیشہ، مذہب سے ناواقف زمیندار اور صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہیے، تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصل اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۸

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر پھوہڑ بیوی کی جہالت سے برباد ہیں عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے، اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی باتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں۔ ایک مہینہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف یہ کہ آپ تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے نکلوا دیجئے۔ اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

شریر لڑکی

ماں باپ کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے، اگر اس عذاب سے نجات چاہتے ہو تو ادارہ ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی کتاب "بچی کی استانی" ہے جو فوراً بچی کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کر کے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس کے مطالعے سے ہنر مندی اور تمیز داری، سلیقہ شعاری آجاتی ہے، اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چین نہ آئے گا سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۵۰ صفحے قیمت ۸

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الہٰی نہ پڑھ سکے، ان کو کلید قرآن پڑھا کر ... مہینے میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجاتا ہے۔ جو بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے ان کو کلید قرآن پڑھا لیجئے، دو مہینہ میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے۔ آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے

قیمت ۲ ایک روپے کے ...

حقوق و فرائض اسلام

یہ ایک ایسی لاجواب کتاب ہے جس کی ہر مسلمان کو اپنی زندگی میں ضرورت ہے۔ پیدائش سے لیکر وفات تک جتنے حقوق و فرائض ایک مسلمان کے ذمہ ہیں ان سب کا مفصل تذکرہ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ اور دلائل عقلیہ سے اس کتاب میں ہے۔ یہ بے مثل کتاب عربی فارسی کی تمام مستند کتابوں کے پچاس ہزار صفحات کا نچوڑ ہے، عربی کے ساتھ ترجمہ اور تشریح بھی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ... صفحے

قیمت دو روپے آٹھ آنے

کیمیائے سعادت

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نورانی کتاب دین و دنیا کی برکتوں کا مجموعہ دل کو ایسا صاف کرتی ہے کہ غفلت اور غرور کا ذرا بھی میل باقی نہیں رہتا۔ تصوف اور روحانیت کا خزانہ ہے۔ بڑی تقطیع بہت عمدہ خط ۲۵۲ صفحے کی ضخامت

قیمت چار روپے

محصول ڈاک عہ

کتاب اسلام تصوف اخلاق کا بیش قیمت گنجینہ

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

دعاؤں کی مقبول کتاب ہے، اول سات دن کی اردو نظم میں بہت موثر مناجاتیں ہیں، دعا مانگنے کے طریقے اور ادعیات عظام کی تبویت دعا کی حکایتیں پھر قرآن شریف سے سات دن کی ادعیات کرام کی مجرب دعائیں جنکو حضرۃ مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر استغاثہ منزل، پھر وظائف استخارہ شجرہ ملاویہ نظم مترجم درود شریف منظوم ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں۔

قیمت ۸ر

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی مع تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب تھانوی حضرۃ مولانا کے تجربہ علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جا جمع کیا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو امراض کی شفا سے عملیات کی دفع ہے، مقدمات کی جیت سے کشائش رزق ہے حب کے وظیفہ ہیں تسخیر کے نقش ہیں ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ ہے اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے بتائے اور آزمائے ہوئے طریقے سے ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ استخارہ قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء الٰہی کا فالنامہ، اسماء نبی کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ فرانس کا فالنامہ، جرمنوں کا فالنامہ اعضا کے پھڑکنے سے فالیں روحانی عملیات درج ہیں۔ قیمت بہت ہی کم یعنی صرف ۶ر محصول علاوہ

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۱۲ صفحہ کی کتاب ہے، اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے، اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں۔ اس لئے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تجربہ علمی کے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن ہے، ہر عمل تیر بہدف ہے دین دنیا کی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱۲ر

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں غلغلہ ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سر سید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر جاؤں گا یہ مسلمانوں کی مکمل تاریخ اور مدوجزر اسلام ہے لاکھوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی زیر اشتہار ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور صحیح تقطیع کا ہے ابتدا میں بڑھا دیا ہے جس میں گویا شرح مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے، بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے قیمت ۱۰ر

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے جو ہر عامل کیلئے تیر بہدف ہیں، اس کے چار حصے ہیں اور ایک جا ہیں حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال ہیں حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں حصہ چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے پانچویں حصہ میں اشغال ہیں آخر میں متفرق نقوش ہیں۔ بڑی مجرب ہے

قیمت بارہ آنے

نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول کریم تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں اور ان کا قرآن میں ذکر ہے سب کی مکمل سوانح عمری ہے بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۲۶ صفحوں کی مجلد کتاب ہے۔ انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب غریب معاند سے پر ہوں گے اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضیات کے مقابلہ میں امت نبوی کی ہلکی عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادت الٰہی کی تشویق ہوتی ہے۔

قیمت ۱۴ر

چھیانوے اولیاء

کے حالات ان کی کرامات ان کے خوارق ان کی تعلیمات انکی اولیانہ تبلیغ اسلام ان کے اسرار باطنیہ کی اہمیت کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے، اس کا نام بھی تذکرہ اولیاء ہے، یہی وہ کتاب ہے جس میں چھیانوے اولیا کے حالات ہیں، اس میں ہندوستان کے بھی ہیں، ایران کے بھی عراق کے بھی ہیں اور خلم کے بھی حجاز کے بھی یمن کے بھی مشرق قریب کے بھی ہیں اور مشرق بعید کے بھی۔ یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا گلزار ہے۔

قیمت صرف ۱۲ر

بہشتی زیور

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے، اس کے کل گیارہ حصے ہیں۔ ایک عام عورت کو ایک سچی مسلمان عورت بنانے کے لئے دین، اخلاق، معاملات، منزل خانگی کاروبار اور زنانہ امراض وغیرہ کے متعلق جتنا بھی علم ضروری ہے وہ سب کا سب ان گیارہ حصوں میں آگیا ہے، یہ کتاب مسلمان عورتوں کے لئے ایک مکمل اسلامی کتب خانہ کا علم رکھتی ہے۔

تمام جلدوں کی قیمت مجلد کامل تین روپے

محصول ڈاک ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد۔ دہلی

رُوحانیت کا جگمگاتا تاج

کس کے سر کی زینت ہے؟ اس کا جواب آپ کو **سیرت باقی** پڑھنے سے ملے گا۔ یہ کتاب ہندوستان کو نقشبندی دولت سے مالا مال کرنے والی ہے، اور ظلمت کدہ عالم میں نقشبندی شمع روشن کرنے والے خواجہ خواجگان نقشبند حضور غریب نواز خواجہ باقی باللہ دہلوی کی نہایت مکمل، مستند اور سبق آموز سوانحعمری ہے، جس میں حضور خواجہ باقی باللہ کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے مکمل حالات درج کئے گئے ہیں، خاندان نقشبندیہ کے مخفی وظائف و اشغال، حضور خواجہ کی اولاد اور آپ کے خلفاء کا تذکرہ شامل ہے۔ آپ کے ملفوظات بھی درج کئے گئے ہیں، اردو میں اس سے پیشتر کوئی مستند کتاب آپ کے حالات میں شائع نہیں ہوئی تھی ضخامت ۱۲۵ صفحات قیمت ۸ مختصر فہرست مضامین کتاب سیرت باقی حسب ذیل ہے

مسلمان بزدل کیوں ہو گئے؟

اس لئے کہ وہ اپنے اجداد کی تاریخ شجاعت و رواداری سے ناواقف ہیں　　اس لئے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کبھی نہ رکنے والی یلغاروں کا حال نہیں پڑھتے

اس لئے کہ وہ نااتفاقی اور خود غرضی کا شکار ہو گئے　　اس لئے کہ انکو معلوم ہی نہیں کہ ان کے اسلاف نے دنیا میں کیا انقلاب برپا کیا۔

اس لئے کہ وہ آرام طلب ہو گئے اور اپنی پیدائش کے حقیقی منشا و تبلیغ اسلام کو بھول گئے، یہی وجہ ہے کہ آج جبکہ طلب حقوق اور تصفیہ حقوق کا وقت آ گیا تو مسلمان

ہندوؤں اور سکھوں کی دھمکیاں

سنتے ہیں اور ان میں قوت عمل پیدا نہیں ہوتی، اور اس ملک میں وہ اپنے انجام سے بےخبر ہو گئے جس میں سات سو سال تک انہوں نے نہایت عزت و جلال، انصاف و رواداری کے ساتھ حکومت کی تھی

اس بزدلی اور جبن افتراق اور انشقاق کا واحد علاج یہ ہے کہ وہ اپنے تیرہ سو سالہ بہادرانہ کارناموں سے واقف ہوں جنہوں نے قوموں کی قسمت پلٹ دی تھی اور ملکوں کی تاریخ میں انقلاب پیدا کر دیا تھا اور ان کی بے پناہ یلغار نے ایرانی تخت و تاج کے ٹکڑے اڑا دیے تھے۔

اسلام کے سورما سپاہی

کتاب اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے، اور یہ مفید اور اہم ترین کتاب جناب عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کے ۲۰ سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے۔ پیشوا کے پڑھنے والے ایڈیٹر صاحب پیشوا کے پرجوش اور خطیبانہ انداز بیان اور شستہ اور دلکش طرز نگارش سے خوب واقف ہیں، وہ جس وقت اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی اسلامی بہادری کا جذبہ پیدا کر کے رہتے ہیں اس کتاب کا مطالعہ مسلمانوں میں اتحاد کی ایک غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی، وہ بخار و جلی کے طوق لعنت کو گلے سے اتار کر پھینک دینگے اور پھر قوت اور مکمل تنظیم کے ساتھ ہندوستان میں باعزت رہنے کا تہیہ کر لیں گے جب اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ کے اہم واقعات دہرائے جائیں گے تو وقار عزم و استقلال کے ساتھ اپنی گمشدہ عظمت کو واپس دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے بچوں، عورتوں اور مردوں کو بلا تکلف پڑھنے کیلئے دیجئے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید کاغذ ضخامت تقریباً ایک سو صفحات قیمت ۸

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

هو الباقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک

یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما لقد من اللہ علی المؤمنین

مجالس میلاد میں پڑھنے کی سب سے بہتر کتاب

حصہ اول

رسول نمبر پیشوا دہلی

تذکرہ جمیل

یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد

جلد ۱۹ | بابت ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

میلاد نامہ منظوم

پیشوا کا یہ رسول نمبر نظم میں شائع کیا جا رہا ہے، جس کے اشعار کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار ہے۔

سیرت کی تاریخ میں یہ میلاد نامہ منظوم ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ عجم کے فردوسی کو اگر شاہنامے پر ناز تھا تو فردوسیٔ ہند حضرت علامہ ضیاء القادری صاحب کی یہ سعادت کسی طرح فراموش نہیں کی جا سکتی، کہ انہوں نے اس پیرانہ سالی میں ڈیڑھ ہزار شعر سے زائد بارِ رسالت میں پیش کئے۔ عجمی فردوسی کو دنیوی صلہ کی توقع تھی، لیکن ہندی فردوسی کے سامنے یہ لالچ نہ تھا، بلکہ سرکارِ دوعالم کی خوشنودی اور اجرِ آخرت کی توقع تھی، جس میں وہ کامیاب ہوئے۔

مجھے اس کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ میلاد نامہ منظوم جتنا میں مکمل چاہتا تھا، اتنا مکمل نہ ہو سکا، کیونکہ سیرت کا بڑا حصہ ابھی باقی ہے۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ یہ حصہ منظوم مکمل تھا کہ حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب اپنے کسی عزیز کی شادی میں تشریف لے گئے، اور گھونڈے کے علمی چوروں نے حضرت کے ابھی کہیں اور سیرت کے بقیہ منظوم ذخیرہ پر ہاتھ صاف کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً ایک ہزار اشعار سے قارئین پیشوا محروم ہو گئے کیونکہ پیرانہ سالی میں حضرت مولانا کے لئے فوراً دوبارہ ایک ہزار اشعار نظم کرنے ممکن نہ تھے، اور وقت بھی بہت کم رہ گیا تھا، اس لئے میں نے مجبوراً اسی ذخیرہ پر اکتفا کیا، اور بقیہ اشعار کو کسی دوسرے وقت کیلئے ملتوی کر دیا۔ تعجب ہے کہ بدایوں پولیس نے اس سلسلے میں کوئی کوشش نہ کی . . . . . . ورنہ بہت ممکن تھا کہ گم شدہ ذخیرہ جو میلاد نامہ منظوم کا بڑا حصہ ہے، مل جاتا، اور قارئین پیشوا اس سے محروم نہ رہتے۔

افسوس ہے کہ اس مرتبہ بھی ڈاک خانے نے دو مہینے کے رسالوں کو یکجا شائع کرنے کی اجازت نہیں دی، اس لئے مجبوراً رسول نمبر کا یہ پہلا حصہ شائع کیا جا رہا ہے، آئندہ مہینے دوسرا حصہ نثر میں ہو گا جس میں بعثت رسول پاک کے نتائج پر روشنی ڈالی جائے گی۔

رسول نمبر کا دوسرا حصہ مورخ اعظم حضرت آغا رفیق صاحب بلند شہری مرتب کریں گے جو دو سو سے زیادہ تاریخی اور مذہبی کتابوں کے مصنف ہیں، اور امید ہے کہ وہ پیش نظر مقاصد میں کامیاب ہونگے۔ انشاء اللہ۔

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے کمال بنیمن پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)۔

رسول نمبر کی مدد کرنے والے

جن حضرات نے میری اپیل پر توجہ فرما کر مسلم شریف کی خریداری میں حصہ لیا، اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حبیب احمد صاحب مرزاپور	۱	سلطان مشکور صاحب بھاگلپور	۱
حاجی محمد بخش صاحب ملتان	۱	محمد عنایت علی صاحب تلکنڈہ	۱
محمد نذیر صاحب کرسینگ	۱	بدرالدین صاحب ٹھکور	۱
عبدالجلیل صاحب برما	۱	عبدالکریم صاحب گجرات	۱
محمد شریف صاحب لاہور	۱	عمر خان صاحب بلوچستان	۱
غلام نبی صاحب گورداسپور	۱	غلام صفدر صاحب ملتان	۱
میر شیر علی صاحب حیدرآباد	۱	نورالدین صاحب بمبئی	۱
عبدالستار صاحب گودھرا	۱	عبدالرحیم صاحب پالی	۱
احمد علی صاحب نیچھ	۱	اعجاز حسین صاحب احمدآباد	۱
داؤد صاحب کاٹھیاواڑ	۱	محمد عالم صاحب لڑکانہ	۱

میں مشکور ہوں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے میری درخواست پر توجہ فرمائی لیکن یہ امداد بہت ہی کم ہے کیونکہ اتنی تعداد میں ظاہر ہے کہ رسول نمبر کے شاہانہ مصارف کیلئے یہ امداد بہت ہی حقیر ہے۔ اس لئے مزید توجہ کی ضرورت ہے مسلم شریف پر جب کاغذ سستا تھا، جب بھی دو روپے سے زیادہ لاگت آئی تھی، اگر دوبارہ چھپوایا جائے، تو کسی صورت میں بھی پانچ روپے سے کم لاگت نہیں آسکتی، تعجب ہے کہ حدیث کی سب سے اہم مستند اور عظیم الشان کتاب مسلم شریف کامل ہر دو جلد کے اس کا نادر ذخیرہ کو قارئین پیشوا نے ہاتھوں ہاتھ نہ لیا۔ اگر یہ دو ہزار جلدیں فروخت ہوجائیں تو پیشوا آفس کو بغیر کسی دقت کے چار ہزار روپے رسول نمبر کے مصارف کے لئے مل جاتے، اور کاغذ کی اس ہوش ربا گرانی کے موقعہ پر یہ بہت بڑی مدد ہوتی۔ بہرحال ابھی وقت نہیں گیا ہے، اور رسول نمبر کا دوسرا حصہ شائع کرنا باقی ہے اس لئے ان بھائیوں سے جو سیرت نبوی کی اشاعت کی اہمیت سے واقف ہیں، اور پیشوا کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں، پھر درخواست ہے کہ وہ مسلم شریف کی ایک ایک جلد بلاضرورت بھی خرید لیں، آخر دنیا کے ہزاروں کام ہیں جن میں انسان جھوٹی واہ واہ کے خیال سے فضول خرچی بھی کرتا ہے، یہ تو دین کا معاملہ ہے، اور عشق رسالت پناہ کا جذبہ ہے، جس کیلئے اگر تھوڑی سی فضول خرچی بھی کرلی جائے، تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔

پیشوا کے ہمدردوں کا حلقہ

خدا کا شکر ہے کہ میں نے گذشتہ اشاعت میں جدید خریداروں کی فراہمی کے لئے اپیل کی تھی، وہ رائگاں نہیں گئی، اور حسب ذیل بھائیوں نے میری گذارش پر حسب ذیل تعداد میں نئے خریدار فراہم کئے۔

ملک علی احمد صاحب کشمیر	۵۰	محمد حسن صاحب بہاولپور	
غلام بخش صاحب نیچھ		غلام رسول صاحب کٹک	۹
شمس الدین صاحب رتناگری	۲۰	غلام قادر صاحب گجرات	۱
نجم الدین صاحب سندھ	۳	ابراہیم خاں صاحب بلند شہر	
محمد علی صاحب بنگال	۲	عبدالوہاب صاحب رتناگری	۱
شفیع محمد صاحب سندھ	۲	عبدالستار صاحب گودھرا	
عبدالعزیز صاحب سوتیسر	۱	احمد علی صاحب نیچھ	
محمد علی صاحب دیرہ دون	۱	حبیب احمد صاحب مرزاپور	
غلام احمد صاحب احمدنگر	۱	بدرالدین صاحب ٹھکور	
عبدالرؤف صاحب سکندرآباد	۱	عمر خاں صاحب بلوچستان	
محمد زکی صاحب گورکھپور	۱	محمد شریف صاحب آسام	۱
محمد اسمٰعیل صاحب بیکانیر	۱	نذیر احمد صاحب کوئٹہ	۱
محمود علی صاحب بلگام	۱	محمد امین صاحب جہلم	۱
عبدالرحمن صاحب لاہور	۱	محمد فاضل صاحب لاہور	۱
محمد شریف صاحب سیالکوٹ	۱	غلام رسول صاحب سندھ	۱
رحمت اللہ صاحب کاٹھیاواڑ	۱	غلام احمد صاحب کشمیر	۱
عبدالرزاق صاحب حیدرآباد	۱	غلام علی صاحب بلوچستان	۱
محمد اسلم صاحب لاہور	۱	غلام محمد صاحب شاہ پور	۱

کہہ نہیں سکتا کہ کن الفاظ میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کروں، جنہوں نے پیشوا کا حلقہ اشاعت بڑھایا، لیکن چھ ہزار خریداروں میں سے صرف ۳۶ خریداروں کا میری اپیل پر توجہ کرنا کچھ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ چھ ہزار خریداروں میں سے اگر ہر بھائی پانچ منٹ صرف کر کے ایک ایک خریدار فراہم کرلیتے، تو آج پیشوا کی اشاعت چھ ہزار کی بجائے بارہ ہزار ہوجاتی۔

بہرحال میں مایوس نہیں ہوں، اور جن لوگوں نے نئے خریدار ابھی تک نہیں فراہم کئے ہیں، ان سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے وقت میں سے صرف پانچ منٹ پیشوا کا حلقہ اشاعت بڑھانے کیلئے سعی کریں، اور جس طرح ممکن ہو زیادہ نہیں تو کم سے کم ایک خریدار سے قیمت وصول کر کے ذریعہ منی آرڈر فوراً دفتر پیشوا دہلی کے نام ارسال کردیں، تاکہ میں نئے خریداروں کے روپے سے رسول نمبر کا دوسرا حصہ جو شائع ہوگا، زیادہ ضخیم اور زیادہ مفید مضامین کا شائع کرسکوں۔

ہفتہ وار حریت

کئی ماہ سے دہلی سے ہفتہ وار باتصویر اخبار حریت میری ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ سائز پیشوا کے صفحہ سے دوگنا ہے۔ ضخامت ۱۰ صفحے قیمت تین روپے سالانہ فی پرچہ ایک آنہ ہے۔

میں زیادہ تر اب اسی اخبار حریت میں اپنے سیاسی خیالات کا اظہار کرتا ہوں، اور کوشش کرتا ہوں کہ علمی و ادبی مضامین زیادہ سے زیادہ بہتر شائع ہوں، افسانے اور نظمیں بھی کثرت سے حریت میں دیئے جاتے ہیں۔ حریت میری توقع سے زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔ مارچ کے آخری ہفتہ میں اخبار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ ربیع الاول شریف

(از خطیب اعظم حضرت علامہ سید جعفر میاں شاہ صاحب ندوی)

[illegible]ھ کا ربیع الاول آگیا۔ پہلے بھی یہ مہینہ آتا رہا اور آئندہ بھی آتا رہے گا، سال اور مہینے پہلے بھی بدلتے رہے، اور اب بھی بدلتے رہیں گے۔ آیئے ذرا ہم بھی اپنا جائزہ لیں، اور دیکھیں کہ آیا ہم بھی کچھ بدلے ہیں یا نہیں۔ حدیث نبوی ہے کہ من استوی یوماہ فہو مغبون، یعنی جس شخص کے دو دن یکساں گذر جائیں، وہ دھوکے میں ہے، یہ صرف فلسفہ ذہنی نہیں، بلکہ دم بدم آگے بڑھتے رہنے کا جامع پیغام ہے، مردوں میں زندگی پیدا کرنے والی ایک مسیحانہ ٹھوکر ہے۔ بے حسوں میں روح عروج پھونکنے والا ایک دائمی پروگرام ہے، یہ پیغام دینے والا اپنی امت کے لیے دو دن بھی یکساں گذرنے کا روادار نہیں جن میں دوسرا پہلے سے بہتر نہ ہو۔ ہاں وہ دو دن بھی ایک جیسے دیکھنا نہیں چاہتا، لیکن یہاں پورا سنہ اور مکمل سال گذر جانے کے بعد دوسرا سنہ، سال بالکل ویسا ہی ہے، جیسا تھا۔ ہاں ایک لحاظ سے ہمارے دو دن اور دو سال بھی یکساں نہیں ہوتے یعنی دوسرا پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔

[illegible]ھ کے ماہ ربیع الاول کے بعد اب [illegible]ھ کا ربیع الاول آیا ہے، اس دوران میں سلطنتیں پلٹ گئیں، جغرافیہ کے نقشے بدل گئے، زمانہ متغیر ہو گیا، لیکن ہم جہاں تھے ہنوز وہیں ہیں، پیچھے ہٹے ہوں گے، مگر آگے نہیں بڑھے ہیں۔ اگر آگے بڑھے ہیں تو وہاں جہاں آگے نہ بڑھنا چاہیے تھا، اور پیچھے ہٹے ہیں تو وہاں جہاں آگے ہی بڑھنا ضروری تھا۔ [illegible]ھ کے ربیع الاول میں بھی وہی کچھ ہوگا جو [illegible]ھ کے ربیع الاول میں ہوتا رہا۔ یعنی سیرت کے جلسے، میلاد کی محفلیں، جرائد کے میلاد نمبر، رسالوں کے رسول نمبر، پوسٹر جلوس، گرم تقریریں، گرم مواعظ، نعت خوانیاں، آرائش و نمائش۔ غرض وہ سب باتیں جو [illegible]ھ کے ربیع الاول میں ہوئیں، وہی اب بھی ہوں گی، کچھ کم یا کچھ زیادہ۔ ممکن ہے کہ ان ہی باتوں کو قدرے زیادہ حسن و خوبی کے ساتھ اور قدرے زائد زوردار طریقے سے کر لیا جائے، لیکن یہ قدم کا آگے بڑھنا نہیں۔ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اب بھی وہیں رہو گے جہاں [illegible]ھ میں تھے یا اس سے پہلے۔

بالعموم اس ماہ مبارک کی محفلوں میں دو چیزوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ایک ذکر میلاد کا، دوسرے بیان سیرت کا۔ میلاد میں بیان کا مغز یہ ہوتا ہے کہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کب اور کیونکر پیدا ہوئے، اور سیرت کی تقریر کا خلاصہ یہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے اخلاق کے تھے، اور کیا کارنامے پیش کئے۔ محافل میلاد کا محور وجد و کیف ہوتا ہے، اور مجالس سیرت کی جان عمدہ تحقیقات۔ کہیں اشعار و ابیات کی بہتات اور کہیں نثر غالب۔ کہیں آہ کہیں واہ۔ ہو سکتا ہے کہ محافل کی تعداد میں، وجد و کیف میں، تحقیقات انیقہ میں، بیانات کی شعریت اور نثر کی انشا پردازی میں، آہ و واہ سے داد سخن دینے میں، غرض ان تمام چیزوں میں آپ اس سال بہ نسبت سال گزشتہ بڑھ جائیں۔ لیکن ہم اسے قدم بڑھانا نہیں سمجھتے، یہ سب کچھ کرنے کے باوجود ہم جہاں ہیں، اس سے کچھ آگے شاید نہیں بڑھیں گے اس لئے کہ ہم میلاد میں ولادت کا بیان سنتے ہیں۔ لیکن مقاصد ولادت سے بے خبر ہیں۔ مجالس سیرت میں سیرت و کردار کا محققانہ ذکر سنتے ہیں، مگر کوئی ایسی روح نہیں ملتی، جو اس پاک سیرت و کردار کو اختیار کرنے پر ابھار دے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو جہاں تھا، وہیں سال گذرنے کے بعد بھی رہتا ہے۔ جو پہلے بدعقیدہ تھا اب بھی ویسا ہی ہے۔ جو پہلے نافرمان خدا تھا، ہنوز اسی طرح ہے۔ غرض بدعقیدگی و نافرمانی میں کچھ قدم آگے بڑھ گئے ہوں تو بڑھ گئے ہوں لیکن خیر و اصلاح کی طرف کوئی قابل ذکر اقدام نہیں ہوا ہے۔ سبب یہ ہے کہ محافل میلاد و سیرت کی غرض و غایت صرف بیان ولادت و محامد کا سماع ہو کر رہ گیا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بس اتنا ہی مقصد فلاح و نجات کے لئے کافی ہے؟

فلسفہ رہ گیا تلقین غزالیؒ نہ رہی!
رہ گئی صوت اذاں روح بلالیؓ نہ رہی!

دنیا میں ہزاروں بچے پیدا ہوتے ہیں، لیکن رسولؐ کی ولادت جس وجہ سے غیر معمولی ہوتی ہے، اس کا سبب دراصل اس عظیم الشان نصب العین کا پیغام ہوتا ہے، جو وہ لے کر آتا ہے، وہ محض پیغام ہی نہیں لاتا، بلکہ اس پیغام کی سب سے بہتر عملی شکل بھی دکھاتا ہے اس لئے اس کی سیرت بھی غیر معمولی ہوتی ہے۔ پیغمبر کی ولادت صرف ولادت اور اس کی سیرت محض سیرت نہیں ہوتی، بلکہ بڑی اہم ہوتی ہے، اور اس کی ساری اہمیت اس ایک نصب العین کی وجہ سے ہوتی ہے، جو ولادت و سیرت کی تمام کارگزاریوں کا واحد محور ہوتا ہے۔

آؤ ذرا اس نصب العین کو سمجھ لیں، جس کی دعوت انبیاء علیہم السلام دیتے آئے ہیں، یہ لمبا چوڑا نصب العین نہیں۔ اس کا نچوڑ دو لفظوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی اطاعتِ الٰہی۔ یہی انبیاء علیہم السلام کا متحدہ مشن ہے، اور یہی نصب العین ان کی ساری زندگی کی غایت اور تمام کوششوں کا محور ہے۔ انسان جن جن قوانین کی اطاعت، جن جن احکام کی بندگی، اور جن جن آقاؤں کی غلامی کرتا ہے، رسول ان تمام سے آزاد کرا کر صرف ایک اللہ کے قانون کی اطاعت اور اسی ایک آقا کی غلامی، اور اسی ایک رب کے حکم کی بندگی کا پیغام دینے آتا ہے۔ اسی کو دخول فی الدین عبادت اور اسلام کہتے ہیں، اور توحید کی غایت یہی ہے، اطاعتِ الٰہی کے اس سانچے میں جو زندگی سب سے بہتر ڈھلی ہوئی ہے، وہ سیرتِ انبیاء ہوتی ہے، ان کی سیرت یہ بتاتی ہے کہ کس طرح ایک انسان اس اکیلے آقا کی فرمانبرداری کر سکتا ہے، اور کیونکر وہ اس بلند ترین نصب العین کے لئے بڑے سے بڑے خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کر سکتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض حقائق پر صدیوں سے پردے پڑے ہوئے ہیں، اور یہ بھی ان ہی میں ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کو صرف تعداد میں ایک مان لینا کافی ہے، یا غایت سے غایت اس کی ذات سے ایک خاص قسم کی عقیدت دل میں رکھ لینا کفایت کرتا ہے۔ غلامی و بندگی یا اطاعت خواہ کسی کی کی جائے، حکم و قانون کسی کا مانا جائے، کوئی حرج نہیں، بس سجدہ اس کے سوا کسی کو نہ کرو اور اسے ایک عدد مان لو۔ یا بہت تو اس کے ساتھ پیرا مورث قسم کا حسن اعتقاد رکھ چھوڑو، طرزِ عمل جس قسم کا ہو، کچھ مضائقہ نہیں۔ عقیدہ جس "ازم" سے چاہو رکھو۔ لیڈر اور امام جسے چاہو بنا لو۔ اپنی فلاح و نجات جس قوم کے تمدن و معاشرت میں تصور کر لو۔ نظامِ حیات اور نظمِ حکومت میں جس کی چاہو تقلید کرو۔ حرام و حلال کی قید جہاں چاہو اڑا دو۔ غرض جو جی چاہے سو کرو۔ تمہاری مسلمانی پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا، بشرطیکہ اللہ کو عدد میں ایک سمجھو بلکہ سرے سے اللہ ہی کو نہ مانو، جب بھی مسلمان رہ سکتے ہو، بس شرط یہ ہے کہ تمہاری پیدائش کسی مسلمان گھرانے میں ہوئی ہو یا نام مسلمانوں جیسا ہو۔ یعنی نام ہو مسلمانوں کا، اور کام ہو کافروں کا، جب بھی پکے مسلمان ہی رہو گے، بلکہ خیالات بھی ہوں کفار جیسے تو حرج نہیں۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کر لیا کرو کہ سیرتِ نبوی پر عمدہ تقریر کر دو۔ یا ذوق و شوق سے میلاد سن لیا کرو۔ نصب العین زندگی اس اکیلے بادشاہ (ملک الناس) کی اطاعت نہ ہو، کوئی مضائقہ ۱۷

نہیں، مسلمان پھر بھی رہو گے، مگر یہ ضرور ہے کہ اپنی قومی برتری کو، ملک کی آزادی کو، چین کی روٹی کو، عیش کو اپنا نصب العین بناؤ۔ ملک کو آزاد کرا لو، خواہ خدا کی غلامی سے آزاد ہو جاؤ۔ بس مقصدِ حیات پورا ہو گیا۔ یا کسی حکومت کی غلامی سے آزاد ہو کر نفس کے غلام بن جاؤ، پھر بھی آزاد مسلم رہو گے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کر لو کہ عبدیتِ خدا کا محض زبانی اقرار کر لیا کرو، اور زندگی کسی قانونی حکومت کی غلامی میں بسر کرو، بہرحال مسلمانی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا، کیونکہ جب مسلمان خاندان میں پیدا ہوئے، تو مسلمانی چھن ہی نہیں سکتی جب نام عبداللہ ہے تو کافر بننے کی صلاحیت ہی سلب ہو گئی۔ فوا اسفاہ۔

حضرات! یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے، اللہ کو عدد میں ایک سے زیادہ کسی مشرک نے بھی نہیں مانا ہے، روٹی اور دولت کو مقصدِ زندگی سود خوار یہودی نے بھی بنایا ہے۔ قومی برتری کا خیال جرمنوں کو آپ سے زیادہ ہے، آزادیٔ ملک کی خواہش ہندوؤں کو آپ سے بڑھ کر ہے سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک کافر آپ سے بہتر تقریر کر سکتا ہے عیش کو نصب العین بنانے میں آپ اہلِ فرانس سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ عبداللہ ایک بدترین منافق کا بھی نام تھا، بہترین مسلمان گھرانہ کنعان بن نوح کا بھی تھا، ربوبیت کا زبانی اقرار ابلیس نے بھی کیا ہے (رب بما اغویتنی)۔۔ ان میں سے کوئی شے ایک مسلمان کے لئے سرمایۂ افتخار نصب العین حیات نہیں۔ اسلام کا مزاج ہی جداگانہ واقع ہوا ہے۔ وہ صرف کسی حکومت سے آزادی نہیں چاہتا۔ وہ نفس، اور رواج برادری کی حکومت سے بھی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے، اور بس یہی نہیں کہ وہ ہر حکم و قانون کی غلامی سے رستگاری چاہتا ہے، بلکہ ہر نوع کی حکومت سے نکال کر ایک خدا کی غلامی میں ڈالنا چاہتا ہے ہر اطاعت سے الگ کر کے ایک آقا کی اطاعت میں دینا چاہتا ہے۔ اسلام جس مفہوم کا نام ہے وہ یہ نہیں کہ زندگی کے کچھ حصے میں اللہ کی اطاعت ہو اور کچھ حصۂ زندگی غیر اللہ کی اطاعت کے لئے وقف ہو۔ کچھ قانونِ اللہ کا مانو اور کچھ غیر اللہ کا۔ وہ پوری زندگی کو، زندگی کے ہر حرکت سکون کو، ہر سانس کی آمد و شد کو اپنے ہی قوانین کا مطیع بنانا چاہتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر اس تصور کو جو دل و دماغ سوچیں، اپنے ہی حکم اور اپنی ہی غلامی و اطاعت کے اندر رکھنا چاہتا ہے، یعنی وہی سوچ سکتے ہو، جو اللہ سوچنے کی اجازت دے، کچھ دیکھنے سننے، چکھنے، بولنے اور کرنے کے مجاز اسی محل پر ہو سکتے ہو، جہاں وہ ان طاقتوں کے استعمال کا روادار ہو۔ حلال و حرام کے اختیار و ترک کا قانون اپنے اختیار سے نہیں بنا سکتے۔ نظامِ زندگی، اصولِ معاشرت، معیارِ تمدن، ذریعۂ معاش یا قانونِ سیاست و حکومت وہی اختیار کر سکتے ہو جس کا حکم یا اجازت

...دیتا ہو۔ اپنی پسند اور اشیاء کی قدر و قیمت (وسلکہ ما) وہی رکھ سکتے ہو، جو اس نے بتایا ہو۔ زندہ وہیں رہنے کا حق ہے، جہاں وہ تمہیں زندہ رکھنے کو کہے، مرنا وہیں پڑے گا جہاں وہ مرنے کا امر کرے۔ اطاعت وہیں کر سکتے ہو، جہاں وہ اطاعت کا حکم کرے یا اجازت دے، اور وہاں بغاوت کرنی پڑے گی، جہاں وہ نافرمانی کو کہے۔ غرض وہ جو کچھ کہے، وہی کر سکتے ہو، اس کے علاوہ کسی فعل کے مجاز نہیں۔

اب آؤ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں، اور دیکھیں کہ وہ کس کی اطاعت میں بسر ہو رہی ہیں۔ ہم اس کی اطاعت میں عمر گذار رہے ہیں، جس کی اطاعت کا اس آقائے مطلق نے حکم یا اجازت دی ہے، یا اس کی غلامی میں اپنی حیات مستعار کے دن گزار رہے ہیں، جس کی اطاعت کے لئے نہ فقط یہ کہ اجازت نہیں دی ہے، بلکہ بغاوت و کفر و نافرمانی و انکار کا حکم دیا ہے۔

کیا ہمارے نفس کے ارادے اللہ کے قانون کے مطیع ہیں؟ یہ وہ خواہش نفس جس سے اللہ روکتا ہے، کیا اس کی تکمیل میں ہم سرگرم عمل نہیں رہتے؟ لیکن شاید ہمیں اس کی خبر نہیں کہ رب العالمین اسے کیا قرار دیتا ہے، ذرا اس آیت پر غور کرو۔

ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ۔ — کیا تو نے اسے بھی دیکھا ہے، جس نے اپنی خواہشوں کو الٰہ قرار رکھا ہے؟

پھر بتاؤ کہ اپنی خواہش سے حلال و حرام کا قانون بنانا شرک نہیں؟

برادری کے قوانین کی اطاعت و پابندی بھی عجیب ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ لڑکیوں کو ترکہ دو، برادری کا قانون ہے کہ نہ دو۔ اللہ کہتا ہے کہ عقد بیوگان کر سکتے ہو، برادری کا حکم کہ نہیں کر سکتے لیکن مسلم (مطیع الٰہی) یہ سمجھتا ہے کہ ہم برادری کی اطاعت کر کے بھی اسی طرح مسلمان رہ سکتے ہیں، جس طرح خالص اللہ کی اطاعت کر کے۔

اللہ اس شخص کی اطاعت کی بھی اجازت نہیں دیتا، جو خود مطیع الٰہی نہ ہو کیونکہ اس کے حکم و قانون کی بنیاد اطاعت الٰہی پر نہیں ہوتی، اپنے نفس کے ارادے و خواہش پر ہوتی ہے۔

اس موقع پر ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے۔ اطاعت کی تین حیثیتیں اللہ نے بتائیں، اور یہ تینوں پہلو اطاعت خدا ہی کے منبع و مصدر سے نکلتے ہیں۔ ایک حیثیت کامل اطاعت کی ہے۔ دوسری اطاعت سے کامل انکار کی حیثیت ہے۔ تیسری حیثیت یہ ہے کہ ایک مقررہ حد تک اطاعت ہے۔ اور اس سے باہر انکار از اطاعت۔ کامل اطاعت صرف رسول کی ہے۔ کیونکہ رسول کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے، اور اللہ کی براہ راست اطاعت کی بجز اس کے اور کوئی شکل ہی نہیں کہ رسول کی مطلق اطاعت کی جائے۔ رسول کی اطاعت نہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے، یعنی یہ کہ ایمان سلب ہو جائے اس کے لئے ان آیتوں پر غور کرو۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ — ہم نے جو رسول بھیجا، وہ اسی لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول — اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ — جس نے رسول کی اطاعت کی وہ عین اللہ ہی کی اطاعت ہے

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما — تیرے آقا کی قسم یہ لوگ مومن ہی نہیں ہو سکتے، تا آنکہ تجھے اپنے جھگڑوں میں حکم نہ بنالیں (اور فقط اتنا ہی بس نہیں بلکہ) پھر تیرے فیصلے سے اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی و کوفت محسوس نہ کریں بلکہ پوری طرح سر تسلیم خم کردیں۔

اس موقع پر اتنا پیش نظر رہے کہ اطاعت حکم و قانون کی ہوتی ہے۔ رسول کے ذاتی مشورے حکم و قانون کے ضمن میں نہیں آتے اور ان کی اطاعت نہ کرنے والا ان آیات کی زد میں نہیں آتا۔ اگرچہ کمال ایمان و صدیقیت تو یہی ہے کہ رسول کے مشوروں کو بھی تسلیم کر لیا جائے۔ مشورے تو اللہ بھی بغیر قانون کے نہیں دیتا۔ سفر میں روزۂ رمضان نہ رکھنے سے انسان غیر مطیع الٰہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ نے اس کا حکم نہیں دیا، صرف مشورہ دیا ہے کہ

وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ — اگر باوجود ضرورت نہ ہونے کے بھی تم روزے رکھ لو تو یہی بہتر ہے۔

پس اگرچہ حکم نہ ہونے کے باعث یہ ضروری نہ ہوا لیکن کمال صدیقیت اور بہتری اسی میں ہے، ٹھیک اسی طرح رسول کی ذاتی یا اجتہادی رائے کو مان لینا اگرچہ اعلیٰ ترین صفات ایمانی میں داخل ہے لیکن واجب الاطاعت نہیں۔ لیکن اگر وہ حکم دے کے فیصلہ دے، قانون دے تو اس کی اطاعت نہ کرنا صرف اسی شکل میں ہو سکتا ہے کہ ایمان کا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا ہو، کیونکہ وہ حکم وہی دے گا جو اللہ دینا چاہے۔

دوسری حیثیت کامل انکار کی ہے، اور یہ اسی کے حق میں ہے جو خود اللہ کا مطیع نہ ہو، اور تمہیں اپنے حکم کا مطیع بنانا چاہے خواہ فردِ واحد (ڈکٹیٹر) ہو یا جماعت یعنی نظامِ حکومت اور برادری کا اتفاق یا ان دونوں سے مل جل کے، مثلاً نظامِ جمہوریت۔ جو اللہ کا مسلم یعنی مطیع و وفادار ہو کر رہنا چاہے، اس کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے، ان تینوں میں سے جو بھی اللہ کے حدود کو توڑ دے اس کی اطاعت سے کامل انکاری ہو جائے۔ اس کے لئے ان آیات کو دیکھو۔

(۱) ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھوٰہ وکان امرہ فرطا۔ — جس کے دل کو اس کی حد سے گذری ہوئی بد اعمالیوں اور اتباعِ ہوائے نفس کے باعث ہم اپنی یاد سے غافل کر دیں اس کی اطاعت نہ کر۔

(۲) ولا تطع المکذبین — تکذیب دین کرنے والے کی اطاعت نہ کر۔

(۳) ولا تطع منھم آثما او کفورا۔ — ان میں سے کسی نافرمان ناشکر کی اطاعت نہ کر۔

(۴) ولا تطیعوا امر المسرفین — حدودِ الٰہی سے گذرنے والوں کے حکم (کا قانون) کی اطاعت نہ کرو۔ ۱۴

(۵) ولا تطع الکفرین والمنافقین — اللہ کے نافرمانوں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر۔

(۶) وان اطعتموھم انکم لمشرکون۔ — اگر تم ان (باغیانِ خدا) کی اطاعت کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے۔

ایسے نافرمانوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ظالم ہیں، جن کا قانون و فیصلہ سرے سے کسی کے حق میں بھی قانونِ الٰہی کے مطابق نہیں ہوتا، وہ جو کچھ کرتے ہیں، الٰہی حدود کو توڑ کر اور اپنے قائم کردہ حدود کے اندر کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظٰلمون... ھم الفسقون .... ھم الکفرون۔ — جو اللہ کے نازل کئے ہوئے قوانین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، تو ایسے لوگ ظالم، فاسق، کافر ہیں۔

ان کی مثال موجودہ تمام یورپین حکومتیں ہیں جو نہ اپنے لئے قانونِ الٰہی کو ضروری سمجھتی ہیں، نہ دوسروں کے لئے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو دوسروں پر تو خدائی قانون چلا لیتے ہیں، لیکن خود اس کی اطاعت سے آزاد، یا کسی اور قانون کے مطیع رہنا چاہتے ہیں۔

اس کی مثال یزید کی حکومت اور مسلمانوں کی بیشتر وہ حکومتیں اور ریاستیں ہیں، جن کو بدقسمتی سے "اسلامی حکومت" کہا جاتا ہے حالانکہ ان کو زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی حکومت کہہ سکتے ہیں نہ کہ اسلام کی۔ تیسری قسم ایک اور بھی ہے جو مخلوط ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں (خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم) جو پہلی قسم کے نمائندے ہیں، جہاں حکومتِ کافرہ اجازت دے، وہاں تو خدائی قانون کے مطابق فیصلہ و قانون سازی کر لیتے ہیں، ورنہ اس کے خلاف قانون سازی میں کوئی تامل نہیں ہوتا، ان کی مثال غیر اسلامی حکومتوں کے جج اور ارکان مجلس قانون ساز ہیں، جن کی بنیاد طاعتِ الٰہی پر نہیں ہوتی، بلکہ اطاعتِ طاغوت پر ہوتی ہے یعنی "اگر سرکار فرمائیں تو ہم اطاعتِ الٰہی کریں، ورنہ جیسی مرضی حضورِ والا کی"۔

واضح رہے کہ بادشاہِ ارض و سما کی نگاہ میں یہ تینوں اقسام یکساں ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کی اطاعت مطلقاً بلا کسی شرط و قید کے یکساں حرام ہے۔ اگر روس میں رہ کر نازی قوانین نہیں چلائے جا سکتے، تو خدا کی حکومت (زمین و آسمان) میں رہ کر کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدا کے بندوں پر اپنا یا کسی دوسرے کا حکم چلائے یا قانون نافذ کرے، یا خود ساختہ قانون کے مطابق فیصلہ دے، اور یہ بھی حق نہیں رکھتا کہ عین خدا کا قانون جو حکم چلائے، اگر وہ خود خدا کے قانون کا مطیع نہیں۔ جب وہ خود خدا کا اطاعت گزار و وفادار نہیں، تو ہو بہو قانونِ الٰہی کے مطابق حکومت کرنے کا بھی حق دار نہیں۔ آپ اگر ہو بہو کرنسی نوٹ بنا کر چلائیں۔ جب بھی مجرم ہی سمجھے جائیں گے، اس لئے کہ آپ کو بطور خود اپنے اختیار سے اس کا مجاز نہیں بنایا گیا ہے۔ یزید سے سیدنا امام الشہداء کے انکارِ اطاعت کی بنیاد یہی تھی، ورنہ آپ بیعت کر کے نہایت آسانی سے اس کے پرائم منسٹر یا کونسلر بن سکتے تھے۔

آپ نے اطاعت کے دو پہلو معلوم کر لئے، ایک مطلق اطاعت کا۔ اور دوسرا مطلق انکارِ اطاعت کا۔ تیسری شکل یہ ہے کہ کسی کی اطاعت ایک محدود دائرے میں کی جائے، اور اس سے باہر انکار ہو۔ اس میں وہ لوگ داخل ہیں، جو کسی حیثیت سے بزرگ تر ہوں، مثلاً اولی الامر، والدین، شوہر، مرشد، استاد، آقا وغیرہ۔ آیات و احادیث اس باب میں بھی مفصل ہیں مثلاً

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم — اے مسلمانو! اللہ، رسول اور امیر کی اطاعت کرو۔

امیر اول تو وہی ہو سکتا ہے، جو خود بھی اپنے تمام معاملات کا فیصلہ اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے احکام و قوانین کے

مطابق ہی کرے، اگر کسی غیر اللہ کے قانون کو حکم بنائے، تو وہیں اس کی امارت ختم ہو جائے گی، دوسرے اس کی اطاعت اسی وقت تک ہوگی، جب تک وہ ماموریں کو خدا و رسول کے قانون پر چلا رہا ہے اگر اس کے خلاف کرے تو فوراً ایک معمولی سے معمولی شخص بھی اسے ٹوک دے گا، پھر وہی غلطی کرے تو روک دے گا، اگر اس پر اصرار کرے تو امارت ختم۔ امیر اپنا حکم نہیں چلاتا، بلکہ اللہ کا چلاتا ہے اور وہ بھی اسی وقت تک ہے، جب تک کہ اللہ کا قانون چلا رہا ہے، اس سے آگے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔

اس کی بہترین مثال وہ پنجگانہ یومیہ مشق ہے جسے آپ نماز باجماعت کہتے ہیں۔ امام کوئی ہو، ہر شخص اس کے اشارے پر اٹھتا بیٹھتا ہے، رکوع و سجود کرتا ہے۔ کتنی زبردست ڈسپلن ہے، اور اطاعت امیر کا کتنا شاندار مظاہرہ ہے۔ لیکن امام کی یہ اطاعت اسی وقت تک ہے، جب تک کہ وہ اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق نماز پڑھا رہا ہے، جہاں اس نے قرأت میں غلطی کی، اور مقتدیوں نے لقمہ دیا، جونہی اس نے رکوع و سجود میں غلطی کی اور پیچھے سے اصلاحی تنبیہیں شروع ہوگئیں، اگر وہ اپنی غلطی کا اعتراف نہ کرے اور اس پر اصرار کرے تو مصلائے امامت سے اسے ہٹا کر دوسرا امام کھڑا کر دیا جائے گا۔

(۲) اسی طرح والدین کی تابعداری کا بھی حکم ہے، لیکن اگر وہ حدود اللہ کو توڑنے والا کوئی حکم دیں تو فلا تطعھما کا حکم ہے، یعنی پھر ان کی اطاعت نہ کرو۔

(۳) اسی طرح شوہر، آقا اور دیگر بزرگوں کے لئے بھی محدود اطاعت کا دائرہ کھینچ دیا گیا ہے، جس سے آگے ان کی بھی اطاعت نہیں۔

الغرض اطاعت کے ان تینوں پہلوؤں کے مفصل احکام اللہ یا اس کے رسول نے دے دیئے ہیں۔ لہٰذا ان پر جو بھی عمل کرے گا، وہ عین اطاعت گزار الٰہی ہوگا، جو ان کے خلاف کریگا وہ مطیع غیر اللہ ہوگا، اللہ نے جس کی مطلق اطاعت کا حکم دیا ہے، اس کی مطلق اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے، جس کی اطاعت سے مطلق انکار کا حکم دیا ہے، اس کی اطاعت سے کامل انکار ہی اطاعت الٰہی ہوگا، اور جس کی محدود اطاعت اور محدود انکار کا حکم دیا ہے، وہاں اطاعت الٰہی یہی ہوگی کہ جہاں اطاعت کا حکم ہے، وہاں اطاعت کی جائے، اور جہاں بغاوت کا فرمان ہو وہاں بغاوت کی جائے۔

اب اگر کوئی شخص مطلق اطاعت کے موقع پر جزئی اطاعت کرے یا مطلق انکار اطاعت کے محل پر ایک جز میں انکار اور دوسرے میں اطاعت کرے، یا محدود اطاعت کی جگہ محدود انکار اور محدود بغاوت کی بجائے محدود اطاعت کرے، تو ایسے شخص کو ہرگز مطیع الٰہی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ مطیع الٰہی وہ ہے کہ جہاں، جس کی جیسی اطاعت کا حکم دیا ہے، وہاں اس کی ویسی ہی اطاعت کرے۔

اب جو شخص اللہ کی اطاعت میں آنا چاہتا ہے، اس کے لئے پہلے یہ ضروری ہے کہ غیر اللہ کی بندگی و اطاعت سے قطعیۃً انکار کر دے، اور اس کی عبدیت و غلامی سے بالکل باہر آ جائے۔ اگر غیر الٰہی قوانین کو بھی تسلیم کرے، اور اللہ کے قانون کو بھی، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے بتوں کی بھی پرستش کرے، اور اللہ کو بھی سجدہ کرے۔ اسی لئے اثبات الا اللہ سے پہلے لا الٰہ کی نفی کرائی گئی، اس کے بغیر توحید کے کوئی معنی ہی نہیں ہوتے، اسی لئے ارشاد ہوا ہے کہ

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ الخ　　جو طاغوت سے انکار کر کے اللہ پر ایمان لائے، وہ ہے مضبوط کڑے کو پکڑنے والا جسے شکست نہیں۔

طاغوت کے معنی ہیں ہر وہ شے جو الٰہی قانون، الٰہی فیصلے اور الٰہی حکم کی اطاعت سے ہٹا دے۔ ذرا اس آیت پر غور کرو۔ 15

الم تر الی الذین یزعمون　　اے رسول کیا تو نے ان لوگوں
انھم امنوا بما انزل　　کو نہیں دیکھا، جو خوش گمانی تو یہ
الیک وما انزل من قبلك　　رکھتے ہیں کہ وہ قرآن و صحف
یریدون ان یتحاکموا الی　　سابقہ پر ایمان لائے ہیں، مگر ان کے
الطاغوت وقد امروا ان　　ہی ارادے یہ ہیں کہ طاغوت
یکفروا بہ۔　　سے اپنے فیصلے کرائیں۔ حالانکہ
اس سے انکار کا انہیں مطلق حکم دیا گیا ہے۔

حضرات اطاعت الٰہی اور اطاعت غیر اللہ کے ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد آیئے ہم اور آپ اپنی اپنی طاعت الٰہی کو الٰہی میزان پر تول کر دیکھیں کیا واقعی ہم طاعت الٰہی کر رہے ہیں۔ کیا واقعی ہم نے تمام غیر الٰہی قوانین سے انکار کر دیا ہے کیا حقیقۃً ہمارے تمام کے تمام اختلافی معاملات کا مرجع اللہ و رسول کا قانون ہے، کیا یہ آیت ہماری نظروں سے گذری ہے کہ

فان تنازعتم فی شیٔ　　تمہارا جھگڑا خواہ کسی معاملے میں
فردوہ الی اللہ والرسول　　بھی ہو اسے اللہ اور رسول
ان کنتم تؤمنون باللہ　　(یعنی ان کے قانون) کے آگے
والیوم الآخر۔　　لے جاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخرۃ

پر ایمان رکھتے ہو۔

یہ آیت کیا بتاتی ہے؟ یہ بتا رہی ہے کہ جو شخص اللہ و رسول کے قانون کے مطابق اپنے فیصلے نہیں کرتا، اس کا اللہ اور رسول پر ایمان ہی نہیں۔ اطاعت الٰہی کے یہ احکام صرف مقدمہ بازی ہی تک محدود نہیں، بلکہ تمدن، معاشرت، سیاست، معاش، تعلیم غرض تمام کا تمام نظام حیات کو بالکل اسی قانون کے سانچے میں ڈھالنا پڑے گا، جو خدا نے تمہارے لئے بلکہ سارے عالم کے لئے بھیجا ہے۔ ہم یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ محفل میلاد میں ذوق و وجد کے ساتھ شرکت کر لینا، اور سیرت پر کوئی رسالہ یا تقریر تیار کر لینا مومن و مسلم ہونے کے لئے کافی ہے پیغمبر کے اصل مشن اور نصب العین ہی کی خبر نہ ہو تو صرف سیرت و میلاد کی شرکت کیا کرے گی؟

بلا شبہ اس نصب العین کا حصول کوئی سہل کام نہیں اور اسلام کسی نعرۂ تر کا نام ہے بھی نہیں۔ یہ خارزار میدان ہے سر و صر کی بازی لگانے کے بعد اللہ کی حکومت قائم ہوتی ہے یہاں وہ جو انمرد آئے جو سود و زیاں کے تخیل سے ارفع اور انتظار نتائج سے بے نیاز ہو۔ اللہ کی محبت و رضا اور آخرت کی بھلائی

11 کے سوا کوئی دوسرا مفاد پیش نظر نہ ہو، اسلام کیا ہے، اور مسلمانی کسے کہتے ہیں، مسلمانی کسی "مفاد" کا نام نہیں بلکہ سہ

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے ÷ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ہم یہ نہیں کہتے کہ تم ابھی تیشے کے کر اٹھو اور ایک ایک کا سر پھوڑنا شروع کر دو، ہم صرف پہلا قدم آگے بڑھانا چاہتے ہیں، صرف ایک قدم۔ مگر پیچھے نہ ہٹنے والا۔ یعنی فقط ذہنیت کا انقلاب۔ جو شخص مثلاً حرام کھا رہا ہو، اور اسے اس بات کا احساس تک نہ ہو کہ ہم حرام خوری کر رہے ہیں، بلکہ وہ اسی کو حلال و طیب سمجھ رہا ہو، اس سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ وہ کبھی حلال حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلائے گا کم از کم وہ پہلے یہ یقین تو کرے کہ ہم حرام خوری کر رہے ہیں، اپنی حرام خوری میں لذت و رغبت نہ محسوس کرے بلکہ ہر لقمہ کو شعلۂ آتشیں اور طعمۂ زہر سمجھے۔ یہ نزاکت احساس جس قدر بڑھتی جائے گی، ضمیر و ایمان کی آواز خود ایک دن اسے تلاش حلال اور پھر ترک حرام پر مجبور کر دے گی۔

ذہنیت کے انقلاب کے لئے اپنا معیار پسند بدلنا پڑے گا ہر شے کی قدر و قیمت کا وہی پیمانہ رکھنا ہوگا، جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔ دوستو! جو جی چاہے کرو، لیکن یہ خیال رکھو کہ تمہارا معاملہ کسی انسان کے ساتھ نہیں، صرف اللہ کے ساتھ ہے، اور

اس کے آگے ہر ایک کو جواب دہ ہونا ہے تم جو کچھ چاہو کر سکتے ہو، لیکن صرف اتنا سوچ لو کہ روز حشر اپنے کس عمل کو اللہ کے سامنے پیش کر سکو گے کہ "یہ ہم نے تیرے لئے کیا ہے"۔ اگر ضمیر فروشی نہ ہو تو صرف اتنا ہی خیال ان تمام کاموں کے معیار پیمانہ اور قدر و قیمت کو صحیح راہ پر آ جائے گا۔

دوستو! ایک سوال کر کے یہ خطبہ ختم کر دینا چاہتا ہوں، اگر آپ کے سامنے یزید کا گورنر یا اس کا مقرر کردہ جج آ جائے، تو آپ اسے عزت کی یا تحقیر کی نگاہوں سے دیکھیں گے؟ اگر یزید کی طرف سے آپ کو کوئی تمغہ یا خطاب مل جائے تو آپ بخوشی قبول کریں گے؟ اگر یزید کی کونسل میں کوئی نشست خالی ہو جائے، تو آپ اس کے لئے الکشن لڑیں گے؟ اگر یزید اپنے جیش کے لئے داخلہ شروع کر دے، تو آپ پچاس ہزار جانبازوں کی پیش کش فرمائیں گے؟ اگر یزید کے دربار میں آپ کو کرسی عنایت کی جائے، تو آپ اسے سرمایۂ افتخار تصور کریں گے؟ اگر یزید کو کسی مسلمان گروہ پر فتح ہو جائے تو آپ چراغاں کر کے فخریہ بیان کرتے پھریں گے؟ اگر آپ کو کوئی مقدمہ دائر کرنا ہو تو آپ عدالت یزید سے اس کا فیصلہ چاہیں گے؟

اگر آپ مسلمان ہیں تو یقیناً ان سوالات میں سے ہر ایک کا جواب نہیں اور ہرگز نہیں دیں گے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ یزید صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ بھی ادا کر لیا کرتا تھا، کلمہ گو تھا، اسلامی قوانین حدود و تعزیرات اور قریباً سارے اسلامی مراسم اس کے عہد حکومت میں رائج تھے اس نے زنا اور شراب کو اپنے لئے حلال کر لیا تھا، لیکن ان کی حلت کے لئے قانون یا لائسنس رائج نہیں کیا تھا۔ بایں ہمہ صرف اس لئے کہ وہ خود اطاعت گزار الٰہی نہ تھا، اگرچہ بہت حد تک اسلامی نظام قائم تھا۔ اس سے تعلق رکھنے والی ہر شے آپ کی نگاہوں میں قابل نفرت و حقارت ہے۔ لیکن دوستو آج تمہاری نگاہوں اور تمہارے معیار ترک و اختیار کو کیا ہو گیا ہے، کہ سراسر غیر اسلامی نظام رکھنے والے اہل کفر و طاغیت کے حق میں وہ ساری باتیں حلال ہو گئیں، جو غریب یزید کے حق میں حرام تھیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ غیر اللہ کی غلامی نے آپ کو اس ذہنی تاریکی میں ڈال دیا ہے اگر ایسا ہے تو اپنے اذہان کو روشن کرو۔ یہی پہلا قدم ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ الخ۔

خریداری نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر داہنی جانب چھپا ہوا ہے۔ اس کا حوالہ ضرور دینا چاہئے۔ ورنہ کسی بات کی تعمیل نہ ہوگی جواب طلب امور کے لئے جوابی خط آنا ضروری ہے۔ منیجر پیشوا دہلی

پیشوا کا بے مثل میلاد نبی نمبر

۶۱ ۔ ھ ۱۳

حیات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۶۱ ، ۱۳

یعنی

17

تذکرہ سرور دو عالم

۴۲ ۶ ۱۹

منظوم مخزن اوصاف زیبا

۴۲ ۶ ۱۹

مولفہ

حضرت لسان الحسان مولینا ضیا القادری بدایونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

الہ العالمین اے کل موجودات کے خالق — مہ و خورشید افلاک و زمیں دن رات کے خالق
خدائے پاک رب العالمیں اے رازقِ مطلق — کریم و ذوالجلال و ذوالمنن اے مالکِ برحق
حدِ ادراک سے ہے تیری ذات پاک بالاتر — کسے تیری حقیقت کی خبر اے حضرتِ داور
ہے تو رب المغارب بھی ہے تو رب المشارق بھی — ید قدرت میں تیرے معجزے بھی ہیں خوارق بھی
بنایا اشرف المخلوق تو نے ابن آدمؑ کو — سجایا نار و باد و آب و گل سے بزمِ عالم کو
کئے تو نے ملک جن و بشر نار و جناں پیدا — خیالِ نقشِ کن سے ہو گئے کون و مکاں پیدا
رسل اور انبیا پیدا کئے اولادِ آدم سے — کئے نازل صحیفے انبیا پر عرشِ اعظم سے

ترے انوار بزمِ ماسوا میں پائے جاتے ہیں
ترانے حمد کے تیری جہاں میں گائے جاتے ہیں

رسولوں کو دکھائے جلوے لیکن دور سے اپنے — کیا پیدا محمد مصطفےٰؐ کو نور سے اپنے

نعت شریف

محمد مصطفےٰ نورِ مجسم نورِ یزدانی — محمد مصطفےٰ ظلِ جمالِ ذاتِ رحمانی
محمد مصطفےٰ شمعِ حریمِ بزمِ ربانی — محمد مصطفےٰ مسند نشینِ عرشِ سبحانی
محمد مصطفےٰ مجموعہ آیاتِ قرآنی — محمد مصطفےٰ گنجینۂ اسرارِ پنہانی
محمد مصطفےٰ اصلِ وجودِ نوعِ انسانی — محمد مصطفےٰ رازِ بقائے عالمِ فانی
محمد مصطفےٰ تاجِ سر اوجِ جہانبانی — محمد مصطفےٰ معراجِ دارائی و سلطانی
محمد مصطفےٰ تصویرِ حسنِ ماہِ کنعانی — محمد مصطفےٰ توقیرِ اورنگِ سلیمانی
محمد مصطفےٰ نوشاہِ بزمِ اسنی و جانی — محمد مصطفےٰ شاہنشہِ اقلیمِ امکانی
محمد مصطفےٰ باغ و بہارِ گلشنِ امانی — محمد مصطفےٰ چشم و چراغِ دفترِ عنوانی
محمد مصطفےٰ عینِ حقیقت عینِ ایمانی — محمد مصطفےٰ وجہِ ظہورِ شانِ حقانی
محمد مصطفےٰ آئینہ دارِ حسنِ لاثانی — محمد مصطفےٰ سر تا بپا قندیلِ نورانی
محمد مصطفےٰ شرحِ کمالاتِ خداوانی — محمد مصطفےٰ تفسیرِ تعلیماتِ روحانی
محمد مصطفےٰ روحِ عمل روحِ جہانبانی — محمد مصطفےٰ اعظم تراز افرادِ انسانی
محمد مصطفےٰ کرتے ہیں قدسی بھی دربانی — محمد مصطفےٰ شاہوں نے کی جن کی ثنا خوانی

محمد مصطفےٰ کی شانِ ارفع کیا بیاں کیجے
محمد مصطفےٰ صلی علی صلی علی کہیے

خیر مقدم عید میلاد نبیؐ

مبارک عید میلاد نبیؐ کی تہنیت مسلم — ترا جوش طرب ہے تا حد دیوانگی مسلم
تجھے اللہ نے دی ہے تجھے ایمان کی دولت — خدا رکھے ترے سینے میں ہے قرآن کی دولت
تجھے معلوم ہے ایمان کامل کس کو کہتے ہیں — سے تو واقف عقیدت آشنا دل کس کو کہتے ہیں
جہاں میں ابن داب احباب دہمان ومال کی ہو الفت — جہانبانی حکومت عزت و اقبال کی ہو الفت
ازل سے واقعہ ہے فطرت انسان میں داخل ہے — یہی ہے ساز وساماں جس پہ انسان مائل ہے
اگر ان سب سے بالا تر محمدؐ کی محبت ہے — اوسی کا نام ایمان مکمل ہے عقیدت ہے

خدا شاہد کہ ہم مسلم ہیں ہم ایمان والے ہیں — ہمارا دین ہے اسلام ہم قرآن والے ہیں
ہم اپنے ہادئ کامل کی عزت کے فدائی ہیں — قدوم صاحب بطحا پہ صرف جبہ سائی ہیں
رگ و پے میں ہمارے عشق سلطان مدینہ ہے — ولائے صاحب لولاک سے لبریز سینہ ہے
ربیع الاولیں کا جب مبارک چاند آتا ہے — مسرت کی نوید جانفزا ہمراہ لاتا ہے
ہمارے جذبۂ ایماں میں تازہ جوش اٹھتا ہے — بعذر حوصلہ ہر مسلم خاموش اٹھتا ہے

یہ وہ دن ہے محمد مصطفےؐ پیدا ہوئے جس میں — یہ وہ دن ہے امام الانبیا پیدا ہوئے جس میں
یہ وہ دن ہے صنم خانوں میں جس دن زلزلہ آیا — یہ وہ دن ہے کہ جس دن پرچم اسلام لہرایا
اسی دن تو ہوا آتش کدہ ایران کا ٹھنڈا — اسی دن دہر میں گاڑا گیا اسلام کا جھنڈا
اسی دن کفر کی دنیا میں تازہ انقلاب آیا — اسی دن سے نظر اسلام کا رخ بے حجاب آیا
مٹی نخوت اسی دن سے ہر اک معبود باطل کی — اسی دن سے جہاں نے دولت توحید حاصل کی
اسی دن سے گری تھیں بجلیاں باطل پرستوں پر — ہوئی تھیں بارش رحمت اسی دن تنگدستوں پر
اسی دن تو نجات عام کا پیغام آیا تھا — اسی دن تو جہاں میں ہادئ اسلام آیا تھا
یہی وہ دن ہے جس کی یادگاریں ہم مناتے ہیں — اسی دن کے ترانے آج ہم دنیا میں گاتے ہیں
دل مسلم اسی دن رحمت حق پر مچلتا ہے — اسی دن پیشوا کا مصطفےؐ نمبر نکلتا ہے

الٰہی بس مبارک روز اس نوروز کا صدقہ — الٰہی نور سلطان جہاں افروز کا صدقہ
الٰہی رحمۃ للعالمین کے نام کا صدقہ — الٰہی تاجدار ملت اسلام کا صدقہ
ابوبکر و عمر، عثماں، علی کا واسطہ یارب — دکھا دین مبیں کا ہم کو سیدھا راستہ یارب
عطا کر ہم کو ذوق اتحاد باہمی یارب — مٹا دے ہم سے تفریق و عناد باہمی یارب
غلامی سے رہائی دے عطا کر ہم کو آزادی — ہمارے سر سے زائل کر بلائے دور بربادی
تصدق عید میلاد نبیؐ کا شاد فرما دے
الٰہی ہند میں اسلام کو آزاد فرما دے

19

آفرینشِ عالم

نہ تھا جز ذاتِ واجب ذکرِ موجودات دنیا میں
کھلا اصلا نہ تھا فرقِ صفات و ذات دنیا میں

نہ دنیا تھی نہ کوئی دنیوی جاہ و تجمل تھا
نہ محسوسات کا عالم نہ احساسِ جز و کل تھا

یہ دنیا جس کو اب کہتے ہیں دنیا ہو کا منظر تھی
محیطِ کل شیئًا محض ذاتِ ربِ اکبر تھی

یکایک بحرِ ذاتِ حق میں طوفانِ صفات آیا
یمِ قدرت کا چھینٹا لئے موجِ حیات آیا

میانِ کثرت و وحدت ہوا اک فرق برجستہ
کھلے سب کنت کنزًا مخفیًا کے رازِ سربستہ

ہوئیں ضو پاشیاں نورِ کرم کی آئینہ پر لطف
رہا پنہاں نہ رازِ معنیٔ فاحببت ان اعرف

وجودِ نقشِ کن عزمِ الٰہی میں ہوا پیدا
ہوا پھر ایک عالم دفعتاً نورِ ولا پیدا

ہوئے عرش و بہشت و کرسی و لوح و قلم پیدا
زمین و آسماں، انجم و کواکب بیش و کم پیدا

پڑی بنیادِ تخلیقِ وجودِ بزمِ ہستی کی
حدیں قائم ہوئیں کون و مکاں میں اوج و پستی کی

بنے اربع عناصر خاک و باد و آب و آتش سے
چمک لی شش جہت نے قدرتی جلووں کی تابش سے

موالیدِ ثلاثہ ربعِ مسکوں کی بنے زینت
نشانی صنعتِ قلزم نے دُرِ خوش آب کی دولت

بنی تفسیرِ والارض فرشنٰہا زمیں بچھ کر
خلقنا فوقکم سبع طرائق سے بنے فلک برسر

پئے قدرت ہوا تفریقِ ہست و نیست پر مائل
وجوب و حادث و ممکن بنے آئینۂ عقل

بنا حق الیقیں تک رسائی کا نیا زینہ
ہوئے ناز و نیازِ بزمِ حسن و عشق آئینہ

سجائی عالمِ ارواح کی بزمِ عظیم الشان
لطافت سے قرین کی فضائے مجلسِ امکاں

بنایا دوزخ و جنت کو قہر و لطف کا مظہر
ہوئے جن و ملک رمز آشنائے قدرتِ داور

جہانِ رنگ و بو کو زینتیں بخشیں بہاروں سے
بھری صنعت آسماں کی گود روشن چاند تاروں سے

فرشتوں کو ہوا قربِ الٰہی کا شرف حاصل
رہے سبوحیانِ عرش برسوں ذاکر و شاغل

کیا قدرت نے خود سامانِ اتمامِ ہستیٔ عالم
مکمل ہو گیا آخر نظامِ ہستیٔ عالم

غزل

وجودِ بزمِ حسن و عشق کی کیا داستاں کہیے
مکمل وصفِ قدرت نے کیا نظمِ جہاں کہیے

کہاں اے خضرِ منزل ہے کہاں ہے کارواں کہیے
مسافر جادۂ راہِ عدم ڈھونڈے کہاں کہیے

خدا حافظ شبِ مدفن کو اے خوابِ گراں کہیے
ہوئی صبحِ قیامت اور لیے تڑکے اذاں کہیے

وجودِ صاحبِ لولاک پر ہے منحصر کرنا
بنائے خلق کہیے وجہِ تخلیقِ جہاں کہیے

تری صورت کو اے آئینۂ صورت گرِ عالم
جہانِ حسن میں حسنِ ازل کا اک نشاں کہیے

جہاں میں آپ سا ہو کون سلطانِ جہاں کا در
درِ رحمت سے جائے آپ کا سائل کہاں کہیے

مدینہ کی زمیں پر سر بسجدہ ہے زہے قسمت
مرے داغِ جبیں کو ماہِ اوجِ آسماں کہیے

زمیں بوسِ حرم ہونے نہ دے گا اے فلک کب تک
رہیں گے نالے کب تک نارسا اے آسماں کہیے

مدد کو اہلِ حاجت کی وہیں تشریف لاتے ہیں
حضورِ قلب سے یا رحمتِ عالم جہاں کہیے

بھرا ہے گلشنِ جنت کے پھولوں سے مرا دامن
ضیاؔ مجھ کو گدائے قاسمِ نار و جناں کہیے

۲۰

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام

نئی آرائشوں سے جب مزین ہو چکی دنیا
جہان رنگ و بو گلشن بدامن ہو چکی دنیا
نئی موباشیاں کیں جلوہ ہائے عرش اعظم نے
دیا روح الامیں کو حکم خلاق دو عالم نے
زمیں بوس سریر عرش ہوں گرد بیاں فوراً
صف قدوسیوں کی آئیں سوئے لامکاں فوراً
ملائک صف بصف ارشاد تعمیل الٰہی میں
بصد تکریم حاضر ہو گئے دربار شاہی میں
فرشتوں کو مخاطب کر کے خالق نے یہ فرمایا
ہمارے دامن رحمت کا تم پر گو چھپے سایہ
مگر ہے اب یہ مقصد اے گروہ ناری و نوری
کہ انی جاعل فی الارض کی تفسیر ہو پوری
بنائیں گے خلیفہ اپنا ہم انسان کو دنیا میں
کریں گے آئینہ اک جلوۂ پنہاں کو دنیا میں
ملائک نے ادب سے عرض کی اے خالق داور
ہے تخلیق بشر بہتر تخلیق فساد و شر
الٰہ العالمیں کیا وہ جماعت ہوگی اب پیدا
جہاں میں جن سے لاکھوں فتنے ہوں گے بے سبب پیدا
الٰہی کیا تری تسبیح کو کافی نہیں ہیں ہم
اطاعت کو تری کیا بس فرشتوں کے نہیں ہیں ہم
ہوا ارشاد تم ناواقف اسرار قدرت ہو
فرشتوں نے کہا جو مرضی حق ہو وہ صورت ہو
الٰہی بزم سے اشراف آثار دربار معظم میں
بامر حق ہوئی پھر روح داخل جسم آدم میں
فرشتوں نے بڑھایا منصب و اعزاز آدم کا
سکھایا علم ان کو حق نے اسمائے دو عالم کا
ہوئے اسمائے اشیاء کے بتانے سے ملک قاصر
ہوئے محجوب وہ نادم بارگاہ قدس میں آخر
۲۱ بتایا نام موجودات کی ہر شے کا آدم نے
حضور حق میں توبہ کی طائر عرش اعظم نے
بڑھی جب روح بہر دخول قالب آدم
نظر آتا تھا ظلمت گاہ تن خاکی میں اک عالم
لطافت ایک جانب تھی ایک جانب کچھ کثافت تھی
غرض باہم اگر روح و جسد میں اجنبیت تھی
فضائے عرش پر سب سے جدا جو نور تاباں تھا
وہ نور محترم منجملۂ انوار یزداں تھا
باذن اللہ آیا جانب پیشانی آدم
بنا آئینہ انوار جسم فانی آدم
نظر زد والہانہ روح قالب میں ہوئی داخل
رہا پردہ نہ کوئی درمیان جسم و جاں حائل
حیات جاوداں آدم کو دی خلاق عالم نے
کہا الحمد للہ کھولتے ہی آنکھ آدم نے

غزل

ابد انوار ہر جلوہ ہے اس حسن مکمل کا
ہے نور لمعۂ اول محمد نور ہے اول کا
ازل کی جلوہ آرائی ابد کی تابشیں دیکھیں
عرب کے چاند سے پھیلا اجالا نور اول کا
نہ کیوں ہو ختم تم پر کیا خوبی شان محبوبی
کہ تم اک قد آدم آئینہ ہو نور اول کا
تعالی اللہ وہ روشن جبیں وہ مصحف عارض
فضائے عرش میں ہے عکس قرآن مکمل کا
حسین بزم او ادنیٰ مرتبہ ادنیٰ سا صدقہ ہو
مقام اعلیٰ سے اعلیٰ کا شرف افضل سے افضل کا
بڑھا کے کر صفات مصطفیٰ کو دور آخر تک
کھچا الحمد قدم میں دائرہ جو موج اول کا
خط گلزار میں نام محمد عرش پر لکھا
ہوا جب صرف گلکاری قلم نقاش اول کا
ضیا بار ہو جاں بخش یوں اے عرب کے چاند ظلمت میں
دم آخر ہو جاں افروز جلوہ نور اول کا

شرف آدم

رہے عز و شرف جاہ و وقار حضرت آدمؑ
خدا نے خود بڑھایا اقتدار حضرت آدمؑ

منادی کی سر افلاک جبریل معظم نے
فرشتوں سے کیا ارشاد خلاق دو عالم نے

کریں آدم کو سجدہ عرش اعلیٰ کے فرشتے سب
بلا چون و چرا فی الفور ہو تعمیل حکم رب

کیا جبریل و میکائیل و اسرافیل نے سجدہ
کیا سب قدسیوں کے ساتھ عزرائیل نے سجدہ

ہو سجدہ محض آدم کو نہ تھا یہ راز تھا اس میں
نہاں نور شہ لولاک کا اعزاز تھا اس میں

نہ کی شیطان نے تعمیل فرمان الٰہی کی
رہی کافر کے سر لعنت دوامی روسیاہی کی

سزاوار عذاب تلخ تھا یہ فعل بیجا
ابیٰ واستکبر وکان اس ناری کو لے ڈوبا

کھلی جب آنکھ آدم کی تو دیکھا عرش پہ لکھا
بخط نور نام مصطفیٰ کا خوشنما طغرا

بعد آداب پوچھا اے خدا یہ نام کس کا ہے
محمدؐ کون ہیں دین مبیں اسلام کس کا ہے

ہوا ارشاد حق یہ باعث تکوین عالم ہیں
ہیں ختم الانبیا تخلیق میں سب سے مقدم ہیں

ہوا پھر حکم حق آدم رہیں گلزار جنت میں
رہیں سکان فردوس بریں مصروف خدمت میں

ثمر نخل ممنوعہ نہ کھائیں یہ ہدایت تھی
بجز اس شے کے ہر شے کے تصرف کی اجازت تھی

سریر آرائے فردوس جناں برسوں رہے آدم
رہ اوج فضائے لامکاں برسوں رہے آدم

غزل

۲۴ ہے قصر جناں مسکن رتبہ ہے یہ آدم کا
فردوس ہو کاشانہ اس نور مجسم کا

تصویر مصور ہے خاک قد آدم کا
عالم یہ مرقع ہے صورت گر عالم کا

مہر افق وحدت فاران سے جب چمکا
ہر ذرہ بنا سورج معمور یہ تھا عالم کا

اللہ و محمد کا ہر دور میں سکہ ہے
تفضیل ہے خود اپنی جو حرف ہو آدم کا

طیبہ میں ضیا پہنچے جاں نذر مدینہ ہو
یارب یہ صلہ دینا مدح شہ اکرم کا

پیدائش حضرت حواؑ

صفی اللہ رہے تنہا بہت دن باغ رضواں میں
بجز اپنے نہ تھا ہم جنس کوئی حور و غلماں میں

مآل کار خود اک روز تنہائی سے گھبرا کر
بعد منت گزارش کی یہ پیش حضرت داور

خدایا لاکھ ہیں نعمتیں گو خلد کی حاصل
ترستا ہوں مگر انساں کی صورت دیکھنے کو دل

یہ معروضہ ہوا مقبول دربار الٰہی میں جو
جھپک پیدا ہوئی اک اور الطاف الٰہی میں

ادھر آدم پہ تھا اک عالم خود رفتگی طاری
ادھر حوا ہوئیں پیدا بامر حضرت باری

خلوص و التفات کف نگاہ بوالبشر اٹھی
باندازِ حیا معصوم حوا کی نظر اٹھی

نگاہ شوق اٹھی شکل حوا جب نظر آئی
بحکم رب مگر امید نظارہ نہ بر آئی

صدائے نغمہ بے ساز آئی عرش اعظم سے
زبان کلک قدرت نے کہا گویا یہ آدم سے

نہ جب تک ادا رسم نکاح و مہر اے آدم
ہے قبل از وقت یہ جوش ولائے الفت باہم

پڑھایا رب نے خود آخر نکاح آدم و حوا
درود پاک کا دس بار پڑھنا مہر ٹھہرا

مکمل ہو گئی تقریب آخر عقد و شادی کی
ہوئی آراستہ بزم طرب دنیا کے ہادی کی

نعت

ازل سے ہو مزین سر پہ سہرا نور وحدت کا — ہے نوشاہ عرب دولہ عروس بزم قدرت کا
ہے طوبانِ جہاں میں کون تجھ سا تیری صورت کا — تری سج دھج سے ہو اعجاز ظاہر دست قدرت کا
حقیقت میں سوا ہے ماسوا سے ہر ادا تیری — محال عقل ہے عرفاں تری کنہ حقیقت کا
عیاں ہے شاہد تنزیہ کا تشبیہ میں جلوہ — خدا کی شان وحدت میں نہاں عالم ہے کثرت کا

خیال ماسوا حسن مجازی کا کرشمہ ہے
حقیقت میں ضیاؔ عاشق ہوں سلطانِ رسالت کا

کیف اضطراری

جناں میں آدم و حوا رہے باہم دگر کچھ دن — رہا آباد دو معصوم روحوں سے یہ گھر کچھ دن
گزرتا تھا زمانہ اشتیاقِ دید میں سارا — تصور خلد و باغ خلد تھے فردوس نظارا
ادھر ابلیس فکرِ انتقامِ ناروا میں تھا — شامل سایۂ سرکش رہنما عشق خدا میں تھا
دلِ حوا میں شیطانِ لعیں نے وسوسہ ڈالا — کیا ادراک نفس مطمئنہ کو تہ و بالا
صفی اللہ کو حوا نے دی ترغیب یہ کہہ کر — ثمر میں نخل ممنوعہ کے رازِ زیست ہے مضمر
۲۴ حیاتِ جاوداں مل جائے گی گر کھا لیا یہ پھل — تو خود کھل جائیں گے ہم پر جہاں کے راز لاینحل
مشیت عہد کی آدم سے لغزش ہو گئی سرزد — کیا زائل فریب نفس نے احساس نیک و بد
ہوئی شانِ جلالِ ذوالجلالِ پاک آئینہ — مٹا آدم کا اس پاداش میں اعزاز دیرینہ
ملا حکم خدا ہو جائیے فردوس سے باہر — ہوا محروم ملبوس شرف سے قامت اطہر
نکلتے ہی جناں سے چھٹ گئیں حوا کہیں آدم — ندامت سے مگر دونوں تھے وقفِ گریہ پیہم
کسی جا حضرت حوا تھیں محو نالہ و زاری — کہیں آدم کی آنکھوں سے تھے چشمے اشک کے جاری
مناجاتیں رہیں دونوں کی محروم اثر برسوں — ہوا مائل نہ لطفِ خالقِ جن و بشر برسوں
بروئے عفو صدہا سال تک رویا کیے آدم — وفورِ رنج و غم میں جان کو کھویا کیے آدم

فضا میں بجلیاں تھیں شعلہ افگن قہر باری کی
رسائی عرش تک دشوار تھی فریاد و زاری کی

مناجات

معصیت کیش ہوں مجرم ہوں خطاوار ہوں میں — میرے مولا تری رحمت کا طلبگار ہوں میں
ہوتی ہیں دیدہ و دانستہ خطائیں سرزد — کون کہتا ہے کہ ناکردہ گنہگار ہوں میں
نفس گمراہ نے رکھا نہ کہیں کا مجھ کو — راہِ گم کردہ ہوں رسوا سر بازار ہوں میں
شرمِ عصیاں سے پگھلتا ہوں پانی پانی — اپنے اعمال سے محجوب ہوں لاچار ہوں میں
میں کہاں اور کہاں شانِ کریمی تیری — بخشنا تری عادت ہے خطاکار ہوں میں
مدنی چاند کی رحمت کا تصدق یارب — بخش دے میری خطاؤں کو گنہگار ہوں میں

الٰہی رحمتِ عالم کا فدائی ہوں ضیا
مستحق کرم و رحمت غفار ہوں میں

ظہور شان کرم

دعاؤں میں نظر الفضہ رنگ اختصاص آیا
قطعہ آدم من ربہ کا وقت خاص آیا

کئے قدرت نے القا چند کلمے قلب آدم میں
فضائے لامکاں سے جلوے اترے قلب آدم میں

وہ کلمہ جو سر عرش بریں مسطور دیکھا تھا
وہ نام پاک جس کا روز اول نور دیکھا تھا

وسیلہ جن کے ان مخلص مناجاتوں میں کام آیا
فرشتہ عفو تقصیرات کا لے کر پیام آیا

مبارکباد دی آدم کو جبریل معظم نے
کیا شکر الٰہی سر بسجدہ ہو کے آدم نے

ہوئی آمادہ اظہار رحمت شان یزدانی
سوا ہونے لگی پہلے سے بخشش کی فراوانی

عطا وجود کی لہریں اٹھیں دریائے رحمت میں
ملے بچھڑے ہوئے معصوم دو افراد مدت میں

ملے حوا سے آدم بے تکلف بے حجابانہ
نئے سر سے بنوت کا ہوا آباد کاشانہ

غزل

دم قدم سے آپ کے آباد ہر کاشانہ ہے
کعبہ محراب عبادت عرش خلوت خانہ ہے

جگ اجالا تا ابد ہے آپ کے منہ کے چاند سے
ذرہ ذرہ فیضیاب جلوۂ جانانہ ہے

کرتے ہیں سب وجیان عرش آپ کے طواف
عرش منزل او خدا والے ترا کاشانہ ہے

ہے چراغ طور روشن تیری بزم ناز میں
تو ہے وہ شمع رسالت ہر ملک پروانہ ہے

اللہ اللہ رحمت سلطان خوباں اے ضیاؔ
سائل در باریاب مجلس شاہانہ ہے

آبادیٔ عالم

ید قدرت نے باغ دہر میں کی تازہ گلکاری
ہوا اولاد آدم کا جہاں میں سلسلہ جاری

ہوئی آباد دنیا دم زدن میں نسل آدم سے
شرف حاصل ہوا انساں کو خلاق دو عالم سے

جناب شیث جب پیدا ہوئے ایوان ہستی میں
ہوئی مشغول دنیا از سر نو حق پرستی میں

وہ نور پاک تھا چہرہ منور جس سے آدم کا
چراغ حق نما بن کر جبین شیث میں چمکا

وصیت شیث کو آدم نے فرمائی دم رحلت
ہے فرض عین نور مصطفےٰ کی عزت و حرمت

غرض پھر شیث سے تا نوح وہ نور مبیں آیا
تمام افراد کی کرتا ہوا روشن جبیں آیا

غزل

زہے فروغ رخ آنجناب کیا کہنا
ہے داغ لوح جبیں آفتاب کیا کہنا

جمال خالق حسن و جمال دیکھ لیا
فروغ حسن رخ لاجواب کیا کہنا

کلیم عرش نشیں نازش کلام اللہ
خدائے پاک کا پیہم خطاب کیا کہنا

نہاں ہوئے شہ کے جلووں میں بدر کا سورج
ہے آفتاب پس آفتاب کیا کہنا

رہا نہ تا در قوسین کوئی پردہ راز
حضور حق سے ملے بے حجاب کیا کہنا

دماغ عرش پہ ہے صرف جبہ سائی ہے
ضیاؔ ہے خاک در بوتراب کیا کہنا

طوفانِ نوح

وہ طوفاں ایک عنصر جو دنیا پہ چھایا تھا — وہ طوفاں جس کی تہ میں غرق ہر اپنا پرایا تھا
وہ طوفاں نوح کا طوفاں زمانہ جس کو کہتا ہے — وہ طوفاں جس کی ہیبت سے جگر خوں ہو کے بہتا ہے
اسی طوفان سے موج آشنا تھی نوح کی کشتی — اسی طوفان میں غرقِ فنا تھی دہر کی ہستی
جہازِ نوح میں تھا جوش کسکو مرنے جینے کا — مگر نورِ محمد ناخدا تھا اس سفینے کا
نجی اللہ نے ڈھونڈا وسیلہ نورِ احمد کا — بحیرۂ عافیت ساحل ملا امنِ تحفظ کا
وہ نورِ پاک ابراہیم تک پھر نوح سے پہنچا — اسی نورِ بہار افزا سے خلت کا چمن مہکا
اسی نورِ جہاں افروز کی تھی سب تابانی — رہی بر رسول خلیل اللہ کی پر نور پیشانی
ہوا وہ نور جب عرشِ الٰہی سے ضیا افگن — بنایا شعلہ ہائے آتشِ نمرود کو گلشن
بامر اللہ شعلے آگ کے ٹھنڈے ہوئے سارے — سلامت باد ابراہیم کو کہتے تھے انگارے

خلیل اللہ سے وہ نورِ اسمعیل میں آیا
نظر ماہِ منور ضوفشاں قندیل میں آیا

غزل

ازل میں جب نظر بزمِ ازل کا مہ جبیں آیا — دکھاتے آئینہ خود حسنِ صورت آفریں آیا
تصور میں نے جب دل میں وہ محبوب حسیں آیا — نظر اس آئینہ میں حسنِ صورت آفریں آیا
نگاہیں حشر میں اٹھیں خلیل و نوح و آدم کی — کہ ختم الانبیا محبوبِ رب العالمیں آیا
ہوئیں جب نعمتیں روزِ ازل تقسیم عالم کو — مری قسمت میں عشقِ رحمۃ للعالمیں آیا
تعالی اللہ یہ ہے اوجِ مینارِ فلک رفعت — نظر حدِ نظر تک جلوۂ عرشِ بریں آیا

ضیا باایں ہمہ اعمالِ بد میدانِ محشر میں
بامیدِ شفاعت یا شفیع المذنبیں آیا

خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام

خلیلِ حق کو پہنچا خواب میں فرمانِ ربانی — کریں محبوب سے محبوب شے کی آپ قربانی
کئے تھے اونٹ قرباں یکصداں تو ذبح فرمائیں — مگر قربانیاں اللہ کو ہونا پسند آئیں
ہوا معلوم آخر آپ کو نورِ فراست سے — کہ اسمعیل ہوں ذوقِ آشنا جامِ شہادت کے
کیا فرزند سے اظہارِ منشائے خداوندی — ذبیح اللہ نے دی شادماں ہو کر رضامندی
رضائے حق پہ دونوں ہو گئے جب متفق یکسر — گلے پر رکھ دیا بیٹے کے فوراً باپ نے خنجر
ادھر وہ نورِ دیدۂ پاک اسمعیل سے چمکا — ادھر پردہ اٹھا بابِ حریمِ عرشِ اعظم کا
ہوئی اس ذبح سے تم الصبر یہ ذاتِ حق قابل — خیال اسکے لئے کے اک دنبہ ہوئے ذبح الامین قابل
ہو عشق نورِ نظر کے گو سفند اک خلد سے آئی — خلیل اللہ نے بکری ہی پھر ذبح فرمائی

رہے محفوظ اسمعیل قربانی کی اس زد سے
یہ ساری برکتیں ظاہر ہوئیں نورِ محمدؐ سے

فتنۂ اصحاب فیل

غرض وہ نور اسلاف شرف کو مفتخر کرتا
سنے اعجاز کی ہر دور میں جلوہ نمائی تھی
قریشی ہاشمی نسلیں سرافراز بہارت تھیں
بنا جب سے خلیل اللہ نے کعبہ کی ڈالی تھی
یمن میں ابرہا نے غزن کعبہ مٹانے کو
بزور سلطنت ہر قسم کی ریشہ دوانی کی
حرم کعبہ کی عزت پہ نہ اس کوشش سے حرف آیا
چلا صنعا سے کعبہ پر چڑھائی کے ارادے سے
یمن سے ہاتھیوں کا ساتھ لایا ابرہا لشکر
مظالم سے تھے عیاں شام و سحر فوجی رسالوں کے
سپاہ ابرہا نے جب ستم رانی بکثرت کی
مکاں سے اپنے عبدالمطلب عز و شاں سے نکلے
مگر خواجہ نے روکا ان بہادر نوجوانوں کو
صف افواج دشمن سے گزر کر شاہ تک پہنچے
جبیں پر تابش صدق و صفا سے خاص نور تھی
یہ روشن معجزہ نور نبی کا رو برو آیا
تمام آداب شاہی حسن و صفا بجا لایا
سبب تکلیف فرمائی کا پوچھا گرمجوشی سے
سرور بار عبدالمطلب نے مطمئن ہو کر
یہ مانا آپ ہیں شاہ یمن ہیں والی صنعا
مگر یہ کیا مویشی تک ہمارے تے لئے تم نے
سہارا زندگی کا ہیں مویشی مکہ والوں کے
تعجب سے سنی یہ ابرہا نے گفتگو ساری
مگر ہنس کر کہا شیخ العرب کہتے ہیں سب تم کو
مرا مقصد ہے بیت اللہ کو برباد کر دینا
سفارش میں ہوئی یہ آپ سے خواجہ کوتاہی
تعجب ہے نہ بیت اللہ کی کوئی سفارش کی
ہنسی آتی ہے مجھ کو آپ کی اس سادہ لوحی پر
ہوئے سنکر یہ قائل ذی قبیل عبدالمطلب خنداں
کریگا اپنے گھر کی خود حفاظت پاسباں اسکا ۲۶

ذبیح اللہ سے تا صلب عبدالمطلب پہنچا
زمین مکہ تصویر جمال کعبہ پائی تھی
کہ صدیوں سے یہ قومیں حامل نور نبوت تھیں
خدائی رات دن صرف طواف باب عالی تھی
بنایا صومعہ دنیا کے نصرانی بنانے کو
کلیسا میں جہاں شرک و شر کی میہمانی کی
ہجوم یاس سے غیظ و غضب میں تنگ ظرف آیا
قدم باہر رکھا تہذیب انسانی کے جادے سے
گھرا آخر خدا کے دشمنوں سے یہ خدا کا گھر
مویشی لے گئے ظالم پکڑ کر مکہ والوں کے
تو عبدالمطلب سے اہل مکہ نے شکایت کی
جلو میں کچھ قریشی، ہاشمی، مکی جواں نکلے
دکھانا ناپسند آیا تجمل میہمانوں کو
اکیلے ابرہا کے خیمہ و خرگاہ تک پہنچے
عیاں چہرہ سے رعب و داب شخصی ہیبت حق تھی
کہ عبدالمطلب کے خیر مقدم کو عدو آیا
نہایت خلق سے مسند پہ اپنے پاس بٹھلایا
سنی ہر بات خواجہ کی متانت سے خموشی سے
کہا اے مالک اصحاب فیل و صاحب لشکر
یہ مانا اہل مکہ ہیں ضعیف و بیکس و تنہا
نہ کرنا چاہیئے تھے کام جو ہرگز۔ کیئے تم نے
سخا و جود ہیں شیوے امیروں خوش خصالوں کے
مویشی چھوڑے جائیں حکم فوراً کر دیا جاری
نہیں معلوم کیا میری حیرانی کا سبب تم کو
جہاں کو بندش توحید سے آزاد کر دینا
مویشی کی رہائی آپ نے مجھ سے فقط چاہی
نہ اصلا میرے بذل و جود کی کچھ آزمائش کی
گوارہ آپ کو بربادیاں کعبہ کی ہیں کیوں کر
کہا اے ابرہا مالک ہے بیت اللہ کا رحماں
مجھے کعبہ سے کیا۔ مالک ہے خلاق جہاں اسکا

نہیں اے ابرہا آساں نہیں کعبہ کا ڈھا دینا
غلط ہے صانع عالم کو پیغام دغا دینا

غزل

نورِ خدا فضائے دو عالم پہ چھا گیا
حسن ازل حسین عرب بن کے آ گیا

انساں کو بزم دہر میں انساں بنا گیا
خیر البشر جہاں میں بشر بن کے آ گیا

اوجِ حرم میں جب مدنی چاند آ گیا
ہر ذرہ آفتاب بنا جگمگا گیا

نورِ جبینِ کعبہ لفور پہ چھا گیا
میں جلوہ ہائے عرش کے سایہ میں آ گیا

سلطانِ کعبہ تاجدارِ اوج دے گیا
کعبہ سے آ کے عرش کو کعبہ بنا گیا

کعبہ قدم قدم پہ نظر مجھ کو آ گیا
میں سر بسجدہ تا درِ خیر الوریٰ گیا

طیبہ کو سنکے خود کرم مصطفےٰ گیا
اے دل تو بد سو کے مدینہ ضیا گیا

دعائے خلیل علیہ السلام

دعائیں رنگ آخر کار ابراہیم کی لائیں
صفیں طیرِ ابابیلوں کی اوجِ عرش سے آئیں

دعا یہ تھی بنا کے کعبہ یا رب میں نے ڈالی ہے
مگر کعبہ ترا ہے اور تو کعبہ کا والی ہے

کہیں پیدا کوئی ایسا الٰہ العالمیں کر دے
جو بیت اللہ کو ہمپایۂ عرش بریں کر دے

عطا ایسا مکیں محترم خلاق دو عالم ہو
قدم سے کعبہ جس کے سجدہ گاہِ بزم امکاں ہو

مناجاتِ خلیل اللہ کے آثار نمایاں
ازل سے تھے فضائے کعبۂ اطہر میں پوشیدہ

ادھر سے ہاتھیوں کا ابرہا لے کر بڑھا لشکر
ادھر نورِ رسالت نے معجز نما ہو کر

بہ منت التجائیں کیں ظہورِ قہر باری کی
ادھر چڑیوں نے اوجِ آسماں سے سنگباری کی

ہوا سب لشکر اصحاب فیل و اہل کیں یکدم
عذابِ سخت سے حسرت کش بربادی پیہم

مٹایا جور و استبداد کو قدرت نے دم بھر میں
رہے گا تا ابد نورِ ازل اللہ کے گھر میں

غزل

عشق کہیں حسرت نقش جمال میں بھی آ
لیس کمثلہ ہے تو شکل مثال میں بھی آ

بدر کے مہ جبیں اٹھا رخ سے کبھی نقاب
اے ہمہ تن ظہور ذات شانِ جلال میں بھی آ

حسن جہاں نواز بن شاہد بزم عشق ہو
جلوۂ صورت آ زیبا بن خط و خال میں بھی آ

عمر کٹی گناہ میں موت قریب آ گئی
سختی نزع سے بچا رقت حال میں بھی آ

اب نہ وہ ہم نہ وہ کمال نہ وہ ہوئے جمال
غم ہیں ہم ہیں سنبھال دو دن طال میں بھی آ

نعت نبی کے کیف سے دل کو ضیا کے مست رکھ
رنگ ولائے مصطفےٰ احسن مقال میں بھی آ

خصائل عبداللہ

وہ نورِ قدس عبد المطلب سے منتقل ہو کر
بنا لوحِ جبینِ پاک عبد اللہ کا زیور

[illegible] عبد المطلب کے نازنیں بیٹے
خلیق و پارسا طاہر زباں خوش خو حسین بیٹے

ذبیح منتِ معبود۔ اسمٰعیل کی صورت ۔۔۔ بصورت مصحفِ ناطق۔ یہ سیرت آیۂ رحمت
ہوئے کیوں ذبیح عبد اللہ تاریخی شہادت کو ۔۔۔ یہ قربانی بھی رازِ قربِ حق ہو دین جہت سے
جناب خواجہ عبد المطلب نے خواب میں دیکھا ۔۔۔ بعنوانِ بشارت آپکے دل پر ہوا القا
فلاں سطحِ زمیں پر کچھ ہیں آثارِ قدیمہ گم ۔۔۔ اُن آثار کو نکالو چشمۂ زمزم ہے جاری تم

ہوئی مژدہ سے تسکینِ قلب پر شانِ الٰہی کی
غرض خواجہ نے کی تعمیل فرمانِ الٰہی کی

غزل

ہجومِ شوق میں پیہم یہی ہے آرزو دل کی ۔۔۔ حضوری حاصل ہو اس بارگاہِ عرش منزل کی
ولائے صاحبِ قوسین سے رفعت حاصل کی ۔۔۔ ہو کرسی عرش سے اونچی حریمِ کعبۂ دل کی
مدینہ میں بلالو زندگی کا کیا بھروسہ ہے ۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو رہجائیں دلہی حسرتیں دل کی
درِ رحمت پہ اظہارِ طلب تحصیلِ حاصل ہے ۔۔۔ اُنھیں خود لاج ہے وہ جھولیاں بھرتے ہیں سائل کی
نئی صورت سے ہم نے وہ جمالِ دلنشیں دیکھا ۔۔۔ نظر کے سامنے تصویر رکھ لی کھینچکر دل کی

طلب فرمایئے اپنے ضیاء کو بھی مدینہ میں
فغاں سن لیجئے شاہا مرے ٹوٹے ہوئے دل کی

وادی بطحا میں آمد ذبیح اللہ

۲۰۱ ہوئے پیدا جب اسمٰعیل بطنِ ہاجرہ بی سے ۔۔۔ الم سارا کو تھا ساکت مگر تھیں حق کی مرضی سے
وہ نازک طبع تھیں محبوب تھیں خاتونِ اول تھیں ۔۔۔ مگر اولاد کی جانب سے تھیں مایوس۔ بیکل تھیں
دلِ سارا کو ابراہیم نے جب مضمحل دیکھا ۔۔۔ خوشی پر ہاجرہ کی اور اُن کو مشتعل دیکھا
غمِ سارا کو خود ناقابلِ برداشت جب سمجھا ۔۔۔ تو لیکر ہاجرہ کو آپ آئے جانبِ بطحا
یہاں لاکر جگر گوشہ کو ماں کی گود میں چھوڑا ۔۔۔ صفا کی وادیٔ بے آب سے یکبار منہ موڑا
خلیل اللہ وطن کو با دلِ ناخواستہ آئے ۔۔۔ کمالِ استقامت سے کیا طے راستہ آئے
وہ ریگستانِ بطحا وہ ہوائے گرم کے جھونکے ۔۔۔ جھلس کر ہوش تھے آتش بداماں سرد آہوں کے
جنابِ ہاجرہ مغموم اسمٰعیل تھے مضطر ۔۔۔ نہ آب و دانہ ممکن تھا نہ کوئی مونس و یاور
بلکنا پیاس سے معصوم بچہ کا قیامت تھا ۔۔۔ یہ نورِ عین ابراہیم نزدیکِ ہلاکت تھا
تلاشِ آب میں بی ہاجرہ باصد پریشانی ۔۔۔ صفا مروا پہ دوڑا کیں مگر نایاب تھا پانی
تڑپ کر پاؤں اسمٰعیل نے جب خاک پر ملے ۔۔۔ ہوئے سطحِ زمیں سے آبِ زمزم کے رواں جلسے
بنانے چاہِ زمزم کے لئے جبریل آئے تھے ۔۔۔ سے تسنیم نے کر بہر اسمٰعیل آئے تھے
جنابِ ہاجرہ ناکام جب بچہ کے پاس آئیں ۔۔۔ اُبلنا دیکھکر زمزم کا چشمہ دل میں گھبرائیں
کیا فوراً ارادہ مشک میں بھر لیں یہ سب پانی ۔۔۔ سُنی روح الامیں کے لفظ سے اک آوازِ روحانی
کہ ملے بی ہاجرہ ہے چاہِ زمزم چشمۂ جاری ۔۔۔ رہے گا تا ابد قائم بحکمِ حضرتِ باری
وہی زمزم جو اسمٰعیل کی پیدائش نشانی تھا ۔۔۔ وہی زمزم کہ جس میں چشمۂ کوثر کا پانی تھا
بنو جرہم نے جس کو کر دیا تھا گم درم ہجرت ۔۔۔ وہ عین نکلسے جبکی مٹ گئی تھی طاری ہیبت
بنو جرہم قدیمی تاجروں کا اِک قبیلہ تھا ۔۔۔ تلاشِ آب و دانہ زندگی کا حق بنا لیتا تھا

قریب آپ کے وطن مکہ میں آ بسے تھے ایک مدت سے
قیام ان کا یہاں تھا ہاجرہ کی اجازت سے

بنی جرہم کا قائد عمرو بن حارث تھا اک فتنہ
کیا لقمان کعبہ کا شقی نے ہو سکا جب تک

رہے خوش آمدانہ یہ مائل غارت گری دائم
بنی بکر و کنانہ نے کیا امن و اماں قائم

بالآخر جب ہوئی جرہم کی طاقت میں زوال آیا
قدیم ارباب مکہ کے دلوں میں یہ خیال آیا

جلاوطن مکہ سے خارج کئے گا بنی جرہم
ہمیشہ کے لئے ہو ان کی قوت درہم و برہم

سفر لیت ابن حارث نے بھی مکہ سے نکلا
چھپا دیں چاہ زمزم میں حرم کی قیمتی اشیا

کچھ اس صورت سے زمزم کو بھی ریت لاکر پاٹا
نہ سمجھا کوئی صدہا سال تک اتنا یہاں کیا تھا

ہوئیں ناکام ثابت کوششیں سب آل جرہم کی
حفاظت کی ید قدرت نے آثار معظم کی

غزل

نمایاں صبح کے آثار اے نور خدا کر دے
نصیب شام تربت تا لبش غار حرا کر دے

مری آنکھوں میں نور معرفت پیدا خدا کر دے
نگاہ شوق کو وقف جمال مصطفیٰ کر دے

حسیں جلوہ دکھا مجھ کو تماشہ خوباں عطا کر دے
جدا رخ سے نقاب عارض قدرت نما کر دے

مرے نالوں میں یا رب قوت پرواز پیدا کر
رسا آہ رسا کو تا در خیر الوریٰ کر دے

شب اسریٰ کے دولہا مہماں ہو کر لقمہ ہیں
بنا سینہ مدینہ دل کو عرش کبریا کر دے

کمیں ہم مہد حضرا خبر لے مرنے والے کی
مسیحا بن کے آ دامان رحمت کی ہوا کر دے

مدینہ تک رسائی ہو تو لطف زندگی آئے
در رحمت پہ جان زار کو قربان ضیا کر دے

قربانی حضرت عبداللہ

ہوئے بیدار خواب شب سے عبدالمطلب جس دم
مکاں سے نکلے بہر جستجوئے چشمۂ زمزم

نشاں دو تین دن تک کچھ نہ پایا چاہ زمزم کا
ملا اصلا پتہ کوئی نہ آثار مکرم کا

یہ منت آپ نے اپنے خدائے پاک سے مانگی
کروں گا کامیابی پر میں اک بیٹے کی قربانی

ہوئی پوری تمنا لطف حق سے مدعا پایا
ہوا زمزم برآمد سنگ اسود کا پتہ پایا

بجا لانے خدا کا شکر فرط شادمانی سے
ہوئے مائل بہ قربانی خدا کی مہربانی سے

پسر تھے آپ کے دس بارہ لیکن بہر قربانی
خدا کی شان نکلا نام عبداللہ لاثانی

مسلسل چند دن ہوتی رہی یہ قرعہ اندازی
مگر تھی نام عبداللہ کو حاصل سر افرازی

تھے عبدالمطلب گو دل سے قربانی کو آمادہ
مگر تھا نور عبداللہ کا بھی کوئی دلدادہ

دبی نور مبیں تھا راز جو تخلیق عالم کا
جبین پاک عبداللہ سے بھی دفعتاً چمکا

مبدل ہو گیا یک بار رنگ قرعہ اندازی
ذبیحہ کے لئے کام آگئی اونٹوں کی جانبازی

گرچہ کی گئی سو بس اونٹوں کی فراوانی
ہوئی اس طرح عبداللہ کی تبدیل قربانی

حفاظت جان عبداللہ کی قدرت نے فرمائی
ہوئی معجز نما نور نبی کی جلوہ آرائی

محافظ اس وجود پاک کا باری تعالیٰ تھا
نمایاں نور خورشید رسالت ہونے والا تھا

۴۹

جمال عبداللہ

جمال روئے عبداللہ نور مصطفائی سے
بانداز شرف ممتاز تھا ساری خدائی سے

سے کھلتے خوش نما چہرہ میں تھے انوار ربانی
جہان حسن میں تھے آپ گویا یوسف ثانی

عرب سے روم تک مصر و شام تک تھی آپکی شہرت
عجب آئینۂ قدرت نما تھی آپ کی صورت

زنان ارض بطحا آپ پر سو جاں سے تھیں قرباں
دل دوشیزگان حسن میں تھا آپکا ارماں

نئی ہر صبح سے عبداللہ کا عہد شباب آیا
جہاں روشن ہوا برج شرف میں آفتاب آیا

مرادوں سے بھرے دن دو راحتوں کے صبح و شام آئے
کہ مستورات کی جانب سے شادی کے پیام آئے

خواتین عرب دل میں یہ رکھتی تھیں تمنائیں
کہ لطف زندگی آغوش عبداللہ میں پائیں

رقیقہ بنت نوفل اک طرف شیدائے صورت تھی
حسینہ ام قتال اک جانب محو الفت تھی

مگر یہ حامل نور نبی معصوم فطرت تھا
فریب حسن نامحرم سے دل میں جوش نفرت تھا

غزل

کتنے حسیں جمال بنائے گئے ہو تم
محبوب ذوالجلال بنائے گئے ہو تم

لبیک کہتا ہے لب جبریل پر
کچھ ایسے بے مثال بنائے گئے ہو تم

ہو مظہر صفات و کمالات ذات حق
مجموعۂ کمال بنائے گئے ہو تم

ہے عرش پر قدم ورفعنا ہے تاج سر
معراج ہر کمال بنائے گئے ہو تم

اصحاب بدر صاحب قوسین کہہ اٹھے
اے چاند وہ ہلال بنائے گئے ہو تم　　۳۰

قرباں غلامی شہ لولاک پہ ضیا
اس دور کے بلال بنائے گئے ہو تم

فاطمہ شامیہ

قریب باب مکہ فاطمہ نے ڈیرے ڈالے تھے
اکابر اس کے سب نامی گرامی علم والے تھے

بجائے خود بھی یہ خاتون علم و فضل میں کامل
صحیفوں سے ہوئے تھے اس کو معلومات یہ حاصل

کہ عبداللہ میں ہے نور ختم الانبیا پنہاں
یہ ہوں گے رحمۃ للعالمیں کے والد ذیشاں

یہ دخت خوبصورت شام کی خاتون نامی تھی
یہود کی نسل سے تھی ملت بیضا کی حامی تھی

بشارت اس نے خود توریت کے اندر یہ پائی تھی
اسے یہ بات اس کے نور باطن نے بتائی تھی

وہ عورت محترم ہے جملہ مستورات عالم سے
خوش قسمت ہو جس کا عقد عبداللہ اعظم سے

حسینہ فاطمہ کے دل میں یہ پاکیزہ حسرت تھی
بنوں میں والدہ شاہ رسل ختم الرسالت کی

یہی ارمان اس کو شام سے مکہ میں لایا تھا
حرم میں آکر اس نے بھی مقدر آزمایا تھا

خدا جس کو عطا فرمائے عزت اس کو ملتی ہے
سعادت جس کا حصہ ہو سعادت اس کو ملتی ہے

غزل

نسیم صبح طیبہ بادہ افشاں ہوتی جاتی ہے
فضائے میکدہ جنت بداماں ہوتی جاتی ہے

ولائے مصطفٰے جذب رگ جاں ہوتی جاتی ہے محبت باعث تکمیل ایماں ہوتی جاتی ہے
تعالی اللہ فرش روضہ پر نور کی رفعت نظر صرف طواف عرش رحماں ہوتی جاتی ہے
تہ مدفن عرب کے چاندنی ہے جلوہ آرائی شب تار لحد فردوس ساماں ہوتی جاتی ہے
سر محشر کھلا در ہے وہ اکرام و عطا پاکی نوید مغفرت ہر فرد عصیاں ہوتی جاتی ہے
یہ کس کے خودنما جلووں نے بیخود کر دیا مجھ کو حقیقت خود مری مجھ پر نمایاں ہوتی جاتی ہے

ضیا ہے آستاں بوسی کی حسرت دل میں روز افزوں
یہ حسرت حاصل صد شوق و ارماں ہوتی جاتی ہے

سازش قتل عبداللہ

زمانہ جب ظہور نور حضرت کا قریب آیا کیا انوار رحمت نے جہاں میں ہر طرف سایا
یہودی راہبوں نے قوم کو اپنی بشارت دی نصارا نے خبر نصرانیوں کو حسب عادت دی
روایت حضرت یحییٰ سے خون تازہ بہہ نکلا یہودی ہو گئے واقف کہ عبداللہ ہوئے پیدا
علی الاعلان کاہن اور نجومی یہ کہتے تھے نجومی مشرکوں میں تذکرے باہم یہ رہتے تھے
نبی الانبیا اب جلد پیدا ہونے والے ہیں ترقی کے مبارک دن ہویدا ہونے والے ہیں
کلیسائی کنشتی سب تھے قائل اس بشارت کے کہ عبداللہ والد ہیں شہنشاہ رسالت کے
یہودی اہل کیں تھے قتل عبداللہ پہ مائل انھیں تھا دین ختم الانبیا سے بغض لاطائل
جماعت اک یہودی دشمنوں کی شام سے آ کر ہوئی چھپ رب کے داخل وادی فاران کے اندر
غرض یہ تھی کہ عبداللہ جب بہر شکار آئیں کمیں گاہوں سے باہر دفعتاً یہ نابکار آئیں
یہاں اہل عرب کا تھا یہی معمول روزانہ کماں بردوش وقت صبح صحرا کی طرف جانا
قریشی، ہاشمی، پیر و جواں سارے شکاری تھے شجاعت میں یہ دو دو دل کے سو اعدا پہ بھاری تھے
سحر کو حسب عادت ایک دن مکہ سے عبداللہ پئے صید افگنی کوہ صفا تک بڑھ گئے ناگاہ
پرندوں کی خبر لی آہوؤں پر تیر کو چھوڑا جدھر دیکھا شکار آتے ادھر دوڑا دیا گھوڑا
ابھی تھے محو یہ سیر و شکار و نیزہ بازی میں ابھی تک تھے سنان و تیغ و خنجر دست غازی میں
کمیں گاہوں سے نکلا دفعتاً اشرار کا لشکر میاں سے کہہ کے بسم اللہ کھینچا آپ نے خنجر
ادھر شر جفا پیشہ مخالف تیغ بر کف تھے اجل کے خوف سے باہر گر باندھے ہوئے صف تھے
ادھر بے خوف عبداللہ تھے میداں میں استادہ قریشی رعب، زور ہاشمی لڑنے پہ آمادہ
سمجھ کر اس جوان ہاشمی کو یکہ و تنہا یہودی دشمنوں نے کر دیا ٹوٹ کر حملا
ادھر تیغ اجل آثار نے میداں میں کھینچ کر دکھائے ہاشمی شان شجاعت کے نئے جوہر
ادھر یہ شہسوار ہاشمی خنجر اٹھاتا تھا تو اک اک وار میں دو دو کے سر تن سے اڑاتا تھا
رہا کچھ دیر تک گھمسان کا یہ معرکہ جاری ہوئے خنجر زنی سے دست عبداللہ کچھ بھاری
جناب وہب تھے جو اک طرف بہر شکار آئے سنی جھنکار جب تیغوں کی ہو کر بیقرار آئے
اکیلا پا کے عبداللہ کو نرغہ میں جلال آیا بڑھیں امداد کو فی الفور یہ دل میں خیال آیا
ادھر ماتھے سے عبداللہ کے اک نور سا چمکا ادھر غیبی گروہ تیغ زن میداں میں آ دھمکا
حفاظت جان عبداللہ کی تھی منظور قدرت کو مدد کے واسطے بھیجا فرشتوں کی جماعت کو
سر میداں جناب وہب نے دیکھا یہ نظارا کہ غیبی فوج نے چن چن کے ان اشرار کو مارا

۳۱

ہزیمت خوردہ دشمن موت کے چنگل میں پھنستا ہے — بچا کر جان بھاگے سامنے سے خوف کے مارے
ادھر سر کر کے عبداللہ میدان مصاف آئے — اُدھر واپس مکاں کو وہب بن عبد مناف آئے

سمجھا ور رحمتوں کی عرش سے کی فتح و نصرت نے
بچایا مالک نورِ نبی کو دستِ قدرت نے

غزل

اُجالا از زمیں تا آسماں ہے دشت ایمن میں — شبستانِ حرم کا چاند چمکا روز روشن میں
یہ روشن معجزہ دیکھا کرم آمیز حیرت میں — بجائے دشمنی تھا نور ایماں قلب دشمن میں
پہونچنے دے فضائے عرش تک فاراں کے جلوے — چھپا لے طور اب موسیٰ کو غبار دشت ایمن میں
ہوا انسانی خطِ طغریٰ میں لکھا ہے گریباں پر — ہے یہ تعویذ آیا سچا شفا کا میری گردن میں
تن بے سایہ کو ظل خدا دنیا پکار اُٹھی — لطافت جسم میں نورانیت کی سعادتمند تن میں

اسیر عشق راہ عشق میں ہے سلسلہ جنباں
ضیا بھی ہے مدینے کے لئے بیتاب مسکن میں

حضرت عبداللہ اور فاطمہ شامیہ

دو پہنچے تھے ابھی دولتکدہ تک اپنے عبداللہ — کہ دیکھا فاطمہ کو سامنے روکے ہوئے ہے راہ
عناں اسپ بڑھ کر فاطمہ نے تھام لی فوراً — کہا آہستہ آہستہ ادب سے چوم کر دامن ۳۴
جوان ہاشمی اے بزم حسن و عشق کی زینت — گزارش ہے کہ ہو اس فاطمہ کی آپ سے نسبت
کیا ارشاد عبداللہ نے اے دختر شامی — مجھے اقرار نسبت میں ہے خود بہ خوف ناکامی
بطور خود میں کر سکتا نہیں اقرار شادی کا — کہ بیٹے کی طرف سے باپ ہے مختار شادی کا
پیام عقد عبدالمطلب تک جانا چاہیے جانا — میں اسے حضور راضی ہوں انھوں نے بھی اگر مانا
یہ وعدہ فاطمہ سے کر کے عبداللہ گھر آئے — اعزا سرگزشت جنگ سننے بیشتر آئے

تعالی اللہ زہد و اتقا تھا یہ جوانی میں
بامر رب بھی لغزش غیر ممکن زندگانی میں

غزل

اللہ اللہ یہ کیا کس نے سرافراز مجھے — عرش تک لے کے گئی ہمت پرواز مجھے
ہوں گدائے حرم ناز ہے یہ ناز مجھے — عرش سے آتی ہے لبیک کی آواز مجھے
دیکھئے تا در رحمت ہو رسائی کب تک — کب وہ فرمائیں خدا جانے سرافراز مجھے
کون تھا صبح ازل نغمہ کش ساز حیات — کس نے تا حشر رکھا گوش بر آواز مجھے
نہ سہی پاس مرے دولت تقویٰ نہ سہی — ہوں وفادار ہے رحمت پہ تری ناز مجھے
میں ہمیشہ ہی رہا مست مے جام طہور — جب ملا میکدۂ خلد ملا باز مجھے
مغفرت کا مری ہوگا سر محشر اعلان — آئے جنبش میں نظر وہ لب اعجاز مجھے

ہوں ضیا ذرۂ خاک در سلطان حجاز
اپنی ہستی کا یہ معلوم ہوا راز مجھے

پیام وسلام

جناب وہب بھی جنگل سے آئے گھر کو پھرتی سے / کہ دیکھے ہوئے حالات بڑھ آئی بی بی سے
کہا بڑھ کے عبداللہ کی قوت کا کیا کہنا / جوانِ ہاشمی کی شوکت و صولت کا کیا کہنا
بنی ہاشم کے وہ شہزور فرزند دلاور ہیں / جواں سال و جواں ہمت خلیق و نیک اختر ہیں
بلاشک ہیں وہ عبدالمطلب کے منتخب بیٹے / تصدق نام پر ان کے بنی ہاشم کے سب بیٹے
قریشی شان و شوکت ان کے چہرے سے ہویدا ہے / فضائے کعبہ ان کی حسن ناموری کی شیدا ہے
برستے ہیں کرم کے جھالے ان پر عرش اعظم سے / ہرے اشجار ہو جاتے ہیں عبداللہ کے دم سے
کسی دن گھر سے باہر دھوپ میں جب وہ نکلتے ہیں / تو خود سایہ کئے رحمت کے بادل ساتھ چلتے ہیں
عرب کی بیبیاں اس چاند سے خواہانِ شادی ہیں / مگر ناکام حسرت شکوہ سنج نامرادی ہیں
خدا رکھے ہمارے گھر میں بھی تیار نسبت ہے / ہماری آمنہ بھی غیرتِ حورانِ جنت ہے
جہاں میں ابن عبدالمطلب گر ماہ کنعاں ہے / جمال آمنہ بھی رو کشِ خورشید تاباں ہے
اگر ہو آمنہ بی بی کی عبداللہ سے نسبت / عجب کیا اس سے نازل ہم پہ ہو اللہ کی رحمت
زن و شوہر غرض باہم اگر یہ مشورہ کر کے / مکانِ خواجہ عبدالمطلب پر رات میں پہنچے
پیامِ عقدِ عبداللہ خواجہ کو دیا ہنس کر / ثنائے آمنہ خاتون میں بھی کچھ کہا ہنس کر

ازل سے تھی یہ نسبت طے شدہ علم الٰہی میں
۳۴ ہوا اظہار عجلت ہر طرف سے خیر خواہی میں

غزل

تصویرِ حرم دل میں جو پائی نہیں جاتی / جنت کی طرف آنکھ اٹھائی نہیں جاتی
وہ شان جو اللہ کو محبوب ہے تیری / ہر دیکھنے والے کو دکھائی نہیں جاتی
تم سرورِ کل ختم رسل نورِ خدا ہو / یہ شان کسی اور میں پائی نہیں جاتی
فریاد طلب شاہ کی نظارہ ہیں لیکن / چلمن درِ رحمت سے اٹھائی نہیں جاتی

بے چین مدینہ کی جدائی میں تمنا ہوں
ہے دل کی جو حالت وہ چھپائی نہیں جاتی

نظارۂ شادی

مبارک شام ہے تارے فلک پر جھلملاتے ہیں / سوادِ شب میں انجم مشعلیں ہر سو جلاتے ہیں
بچھا ہے فرشِ سطحِ ارض پر انوارِ قدرت کا / تنا ہے آسماں تک شامیانہ ابرِ رحمت کا
فلک سے تا زمیں جلوے ہی جلوے نور افشاں ہیں / خوشی آئینہ بکف ہے طرب کے ساز و ساماں ہیں
رچی ہیں شادیاں دو دو نشاط و عیش پیہم ہے / سرور و تہنیت کا ولولہ عالم در عالم ہے
فضا میں ہے عطرِ گل بداماں دشت و صحرا ہیں / عرب کے سبزہ زاروں میں بہاریں جلوہ آرا ہیں
ہیں نغموں کی صدائیں ہر طرف ہر ساز سے پیدا / مسرت کے ترانے ہیں ہر اک آواز سے پیدا
حرم میں صبح سے کھل کھل کے کلیاں مسکراتی تھیں / خوشی کے گیت چڑیاں شاخِ گل پر گنگناتی ہیں
بندِ گل کی غلافِ کعبہ پر گردوں سے بارش ہے / گہر برسیں فلک سے ابرِ نیساں کی سفارش ہے

نئی آرائشوں کی رونمائی ہونے والی ہے
ہے شادی کی خوشی نغمہ سرائی ہونیوالی ہے

حرم کے متصل ہیں دو گھروں میں آئینہ بندی
جہاں ہیں جنت نظارہ الٰہی حبذا ونذی
جناب وہب کا گھر اک طرف فردوس ساماں ہے
حجابوں میں جہاں شرم و حیا جنت بداماں ہے
یہاں حوروں نے دلہن آمنہ بی کو بنایا ہے
ید قدرت نے از خود نور کا جامہ پہنایا ہے
خواتین حرم ہنگامہ آرا گھر کے اندر ہیں
در و دیوار گھر کے عطر جنت سے معطر ہیں
ہے عبدالمطلب کا دوسرے پہلو میں کاشانہ
بجائے حلبۂ شادی جہاں ہے جشن شاہانہ
ہے مجمع ہاشمی تھی . قریشی بارات رواں کا
لگا ہے تا حرم میلہ غلاموں جاں نثاروں کا
خوشی سے بن سنور کر لوگ پیہم آتے جاتے ہیں
مسرت آفریں ارباب محفل گیت گاتے ہیں
قبائیں ہاشمیوں کی روپہلی ہیں سنہری ہیں
مکلف پیرہن پہنے ہوئے بدوی و شہری ہیں
گلی کوچے طرب افزا غرض ساماں یہ سارے ہیں
حریم کعبہ کے نزدیک جنت کے نظارے ہیں

غزل

وہ ناز آفریں ہے جلوہ تری گلی میں
اک حسن و عشق کی ہے دنیا تری گلی میں
نقش قدم ہے تیرا دیکھا تری گلی میں
کعبہ طواف کرنے آیا تری گلی میں
ارض حرم کے ذرے ہیں آسماں کے تارے
انوار عرش کا ہے جلوہ تری گلی میں
۴۴ باب جناں کھلے ہیں ہر در خانہ آشیاں ہر گھر
جنت کا ہو بہو ہے نقشہ تری گلی میں
ظل خدا میں آئے طیبہ کے آنے والے
رحمت کا روز و شب ہے سایہ تری گلی میں
مثل اسیر گیسو مولا حرم بلا لے
مدفن بنے ضیا کا شاہا تری گلی میں

حضرت عبداللہ دولہا کے لباس میں

عزیز و اقربا احباب جب تشریف لے آئے
عمائد اغنیا جب سب کے سب تشریف لے آئے
بنایا خانداں والوں نے عبداللہ کو دولہا
بنا دیکھا جہاں نے ہاشمی نوشاہ کو دولہا
نظر شان خدا نوشاہ کی سج دھج سے آتی تھی
اداؤں میں ادائے دلربائی پائی جاتی تھی
سراپا حلۂ جنت قبا انوار کا جامہ تھا
سر پر نور پر ظل الٰہی کا عمامہ تھا
سنہری نور کی چادر ردائے دوش اطہر تھی
جبیں نور خدا سے مثل آئینہ منور تھی
نشان شان ابراہیم تھا زیب کمر پٹکا
اجالا تھا سواد شام تک گیسو کی ہر لٹ کا
بجائے سہرا سر پر قدرتی جلوؤں کے سلسلے تھے
نچھاور پھول کرنے کو ملک جنت سے لائے تھے
بنے اس منزلت اس شان سے نوشاہ عبداللہ
عروسی چھب میں تھے تصویر عز و جاہ عبداللہ
یہ سامان عروسی جب مکمل ہو چکا سارا
چلا کعبہ کو عبدالمطلب کی آنکھ کا تارا
سلامی کے لئے سوئے حرم با اژدہام آیا
دلہن کے گھر وہاں سے پھر گروہ شادکام آیا
عرب کے نامور اشراف دولہا کے جلو میں تھے
براتی سب رواں عیش و طرب کی امنگ میں تھے

جناب وہب کے گھر پہ یہ نورانی برات آئی ۔ مبارکباد دینے کو عروس کائنات آئی
پڑھایا خواجہ عبدالمطلب نے عقد کا خطبہ ۔ کیا ظاہر شرف دلہن کا اور نوشاہ کا رتبہ
ترانے بزم شادی کے زمیں سے تا فلک پہونچے ۔ مبارکباد کے نغمے فضائے عرش تک پہونچے

سجی مجلس رچی شادی مچی دھومیں مانے میں
نوید آمد خیرالبشر تھی ہر ترانے میں

غزل

حسن شہ خوباں کا وہ رعب شہانہ ہے ۔ محراب حرم خم ہے سجدے میں زمانہ ہے
اس مصحف ناطق کا ہر قول ترانہ ہے ۔ جاں محو جہاں بیخود مدہوش زمانہ ہے
اے حسن ازل تیری تنویر کو کیا کہئے ۔ تو جلوۂ پنہاں ہے یا خانہ بخانہ ہے
اللہ غنی رفعت معراج کے دولہ کی ۔ اب تک در رضا کا ہر لب پہ ترانہ ہے
ہاں اے نگہ رحمت ان تیر دلوں کی ہو پرسش ۔ زخمی ہے جگر جنکا دل جن کا نشانہ ہے

طیبہ نہ ملا تو وہ تم خاک بسر ہو کر
طیبہ کا ہے دیوانہ طیبہ کو روانہ ہے

آثار ولادت حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

شب قدر مبارک اس مبارک رات کو کہئے ۔ سلام شوق انوار صفات و ذات کو کہئے
۵ وہ رات اللہ اللہ لیلۃ المعراج قدرت تھی ۔ کہ جس کی جلوہ گاہ بیت جاذب نور نبوت تھی
تعالی اللہ وہ نور ازل وہ لمعۂ انور ۔ جبین پاک عبداللہ سے اب منتقل ہوکر
ہوا بطن جناب آمنہ میں انجمن آرا ۔ بنا آئینۂ مہر نبوت عرش کا تارا
ہوئیں یہ حاملہ نور و ظہور صبح گاہی کی ۔ امانت آمنہ کو مل گئی سرّ الہی کی
ہوئے ظاہر نہ مطلق حمل کے آثار مدت تک ۔ ذرا بھی طبع نازک پر نہ آیا بار مدت تک
نئے اعجاز ہوتے تھے نمایاں ہر مہینے میں ۔ پہنچتا تھا سکوں پیہم ید قدرت سے سینے میں
فرشتے جام شیر و شہد لا لا کر پلاتے تھے ۔ ذرا سی بات پر روح الامیں تشریف لاتے تھے
حریم عرش سے آتی تھیں آوازیں مسرت کی ۔ نویدیں انبیا آ آ کے دیتے تھے ولادت کی
اترتے تھے ملائک رحمت حق کے لئے تھالے ۔ برستے تھے مکان آمنہ پر نور کے جھالے
فرشتے گھر میں ہمشکل بشر معلوم ہوتے تھے ۔ محل بصرہ کے فردوس نظر معلوم ہوتے تھے
جناں سے آ کے حوران جنت گھر میں تھی پیہم ۔ سر بالیں کھڑی تھیں آسیہ اور حاجرہ مریم
بجز دعافیت نو ماہ گزرے اس تحمل سے ۔ لچک آئی نہ شاخ گل میں بار نکہت گل سے
بشارت خواب میں دیتا تھا کوئی آمنہ بی کو ۔ کہ اے ام پیمبر مستقل رکھنا ذرا جی کو
خدا رکھے نبی کی والدہ تم بننے والی ہو ۔ امیں ہو حامل محمل نشین عرش عالی ہو
تمہارے بطن سے ہوگا ظہور جلوہ سرمد ۔ ہو جب فرزند پیدا نام رکھنا اس کا تم احمد

ظہور شان حق نور مجسم آنے والے ہیں
محمد مصطفی فخر دو عالم آنے والے ہیں

غزل

خود نما جلوۂ جانانہ ہوا جاتا ہے
دیکھئے جس کو وہ دیوانہ ہوا جاتا ہے

آبِ ساقی تسنیم کیف ہے دل میں
صحن کعبہ درِ مے خانہ ہوا جاتا ہے

چومتا ہے لبِ ساقی کو لبِ بہر لبن
لبِ میکش لبِ پیمانہ ہوا جاتا ہے

دل میں انوار مدینہ کے نظر آتے ہیں
بیت معمور یہ ویرانہ ہوا جاتا ہے

نزدِ عصیاں کا سرِ حشر خدا حافظ ہے
ہر عمل شرحِ افسانہ ہوا جاتا ہے

چل ضیا عمر درِ ساقیٔ بطحا پہ گذار
اب تو لبریز یہ پیمانہ ہوا جاتا ہے

ظہور قدسی

یہ روشن واقعات جانفزا سب گھر کے اندر تھے
رواں بیرونِ در بھی رحمتِ حق کے سمندر تھے

جہاں کا رنگ بدلا باغِ عالم میں بہار آئی
ہزاروں نزہتیں لے کر نسیم خوشگوار آئی

مٹی بربادیاں شامت و خشک سالی کی
بلائیں رد ہوئیں سب تنگدستی تنگ حالی کی

ہوائیں جانبِ فاران لیکر بارشیں آئیں
عرب میں ہر طرف سرسبزیاں شادابیاں چھائیں

ہوئے اہلِ عرب مائل بہ دینِ ہادیٔ اول
زخود چھٹنے لگے فسق و فجور و کفر کے بادل

مذاقِ جاہلیت بت پرستوں سے ہوا غائب
ہوئے ورقہ عبید اللہ عثمان شرک سے تائب

قبائل جنگجو تھے مائلِ اصلاح آپس میں
غلط سمجھی گئیں دختر کشی کی بد نما رسمیں

مجوسی و گبر و نصرانی کنشتی و کلیسائی
تھے فکرِ رہبرِ صادق میں صرف جادہ پیمائی

تلاشِ خاتم پیغمبراں تھی اک زمانے کو
فضائے دہر میں تھا انقلابِ تازہ آنے کو

زمیں پر آسماں سے ٹوٹتے تھے رات کو تارے
طوافِ چرخ کرتے تھے ثوابت اور سیارے

ضیا افگن جہاں میں مہرِ بطحیٰ کی شعاعیں تھیں
ظہورِ رحمۃ للعالمیں کی اطلاعیں تھیں

نجومی کاہن و رہبان سرگرمِ اشاعت تھے
عیاں اقوامِ عالم پر نشاناتِ نبوت تھے

تسلسل خاص پیشنگوئیوں کا روز جاری تھا
جہاں کو انتظارِ آمدِ محبوبِ باری تھا

کثافت سے زمینِ مکہ طاہر ہونے والی تھی
بشارت حضرت عیسیٰ کی ظاہر ہونے والی تھی

خدا کا نور بے پردہ ہویدا ہونے والا تھا
جہاں میں ہادیٔ اسلام پیدا ہونیوالا تھا

غزل

حرم سے دل میں آ او سونیوالے سبز گنبد کے
یہ گھر کعبہ بنا او سونے والے سبز گنبد کے

خدا شاہد کہ تیری خوابگاہ عرش رفعت پر
ملک ہیں جبہ سا او سونے والے سبز گنبد کے

حضوری کی تمنا آستاں بوسی کی حسرت ہے
غمِ دوری مٹا او سونے والے سبز گنبد کے

مری ناکامیاں ذوق آشنائے کامیابی ہیں
ہے تیرا آسرا او سونے والے سبز گنبد کے

خدارا جنبشِ دامانِ رحمت سے سکوں دیدے
پریشاں ہے ضیا او سونے والے سبز گنبد کے

صبح ولادت

غرض وہ ساعت مسعود وہ صبح سعید آئی   مچی ارض و سما میں ہر طرف اک دھوم عید آئی
دریچے کھل گئے قصر جناں ایوان جنت کے   ہوئے مصروف گلپاشی پرے حوران جنت کے
ہوئی آئینہ بندی بیت معمور الٰہی کی   حرم میں مشعلیں روشن ہوئیں نور الٰہی کی
ہوئی آرائشوں کی جلوہ ریزی مطلع فن سے   فرشتوں نے قدم باہر رکھے حد تعین سے
مقامات قرب سے ملائک قبوستے نکلے   در عرش الٰہی انبیا سب جو متے نکلے
حریم لامکاں سے بجلیاں سی نور کی چمکیں   شعاعیں تا حد فاران چراغ طور کی چمکیں
زمیں پر چاندنی چمن چمن کے آئی چاند تاروں سے   ہوئی پھولوں کی بارش دشت بطحا میں بہاروں سے
بھرن رحمت کی برسی خشک چشمے ہو گئے جاری   ہوا دریائے سادہ خشک کانپے خوف سے ناری
ہوئے ایران کے آتشکدہ کے سرد انگارے   گرے نوشیرواں کے قصر عالیشاں کے مینارے
زمین کفر پر قہر خدا کا زلزلہ آیا   پلٹ کر عہد رفتہ جانب مرکز چلا آیا
ہوئیں پیدا صنم خانوں سے ہیبتناک آوازیں   اٹھیں افلاک سے فتح مبیں کی پاک آوازیں
گرے بت سر کے بل سیلاب دجلے سے ابل آئے   تباہی کے بھنور میں لات و عزا و ہبل آئے
چمن آرائیاں تھیں دید کے قابل زمانے کی   خوشی تھی ہادی اسلام کے دنیا میں آنے کی
پئے قدرت رضا کار نظام خیر مقدم تھا   زمیں بوس حریم آمنہ ہر ایک عالم تھا
سلامی کے لئے سبوحیان عرش آئے تھے   فلک سے تا زمیں انوار ہی انوار چھائے تھے
جہاں کی رفعتیں سینے کو خود پامال حاضر تھیں   صفیں قدسیوں کی بہر استقبال حاضر تھیں ۴۷
کھڑے تھے منتظر اشجار صحرا پیشوائی کو   بہاریں آچکی تھیں گل بداماں رونمائی کو
زمیں بوسی کو ذرے دشت بطحا کے تھے آمادہ   پئے تعظیم تھے کوہ و جبل ہر سمت استادہ
نویدیں انبیائے ماسبق دیتے تھے دنیا کو   ملک صدق و دیانت کا سبق دیتے تھے دنیا کو
علم بردوش تھے روح الامین موجود کعبہ میں   سمٹ کر ہو چکیں تھیں رحمتیں محدود کعبہ میں

پئے تعظیم خم وقت سحر محراب کعبہ تھی
نثار شان کعبہ۔ شوکت آداب کعبہ تھی

غزل

خیال حرم میں جہاں سر جھکا دوں   وہیں اک نیا اور کعبہ بنا دوں
مدینہ کے پھولوں کی خوشبو اڑا کر   فضائے دو عالم کو جنت بنا دوں
کروں تازگی روح ایماں میں پیدا   ترانے ثنائے نبی کے سنا دوں
کروں ذکر یوں ان کی زلفوں کا شب بھر   کہ سوتی ہوئی قسمتوں کو جگا دوں
دل و جاں کو قرباں مدینہ پہ کر دوں   ہوں محتاج سرکار میں نذر کیا دوں
دیے جائیں وہ بھیک دست کرم سے   میں بڑھ بڑھ کے ہر بار دامن بڑھا دوں
سر حشر گر کر قدم پر نبی کے   گناہوں کا انبار سر سے گرا دوں

ضیائے سراج منیر عرب سے
چراغ سر طور کو پھر جلا دوں

مناظرِ سحر

فضائے بزمِ امکاں تھی فروزاں نورِ طاعت سے
سحر کی چاندنی میں جذب تاروں کا تبسم تھا
کواکب جھلملا کر ماند گئے تھے سطحِ گردوں پر
بکھیرے تھے ستاروں نے دُرِ خوش آب ہر جانب
زمینِ کعبہ سطحِ آسماں معلوم ہوتی تھی
خوشی کی دھن میں چڑیاں نغمۂ توحید گاتی تھیں
پرندوں کی صفیں تھیں زمزمہ خواں آشیانوں میں
خوشی میں نغمۂ الحق سرود کا شور کرتی تھیں
حرم کے بام و در طاؤس آ کر چوم جاتے تھے
صحیفے عرش سے انوار کی صورت اُترتے تھے
ہوائے صبح کی ٹھنڈک سکوں بخشِ دل و جاں تھی
کٹورے پھول کے لبریز تھے صہبائے شبنم سے
سجا کر لائے تھے ڈالی پرے جنت کی حوروں کے
سبو کوثر چھلکتی تھی بہشتی آبگینوں سے
حرم میں گر رہے تھے ٹوٹ کر افلاک کے تارے
لبِ زمزم ملے تسنیم سے پُر آب جو سے تھے
لگے انبار تھے صحرا بہ صحرا زرد پھولوں کے
سمٹ آئی تھی جنت ان رتیلے کہساروں میں
طلوعِ صبح کے آثار ہر جانب نمایاں تھے
تجلی رونما تھی سنگِ اسود کی سیاہی سے
حرم میں خاک بر سر تھی صنم خانوں کی ناکامی
صفا کی وادیاں درسِ صفائے قلب دیتی تھیں
نشانِ عظمت و اعزازِ کعبہ شانِ کعبہ تھی
مقامِ خاصِ ابراہیم پر انوار چھائے تھے
تھی پیہم بارشِ آبِ بقا میزابِ رحمت سے
صفیں مزدلفہ و میقات تک تھیں حور و غلماں کی
حجابِ نور سے جھلکی تجلی رحمتِ رب کی
سپیدی صبح کی ضوپاشیاں کرتی نکل آئی
ہوئیں تاریکیاں رخصت کی خواہاں بزمِ عالم سے
صفیں باندھیں ملائک عرشِ اعلیٰ نے قرینے سے
مچا غل ہر طرف تسبیح و تہلیلِ الٰہی کا
درودوں کی ترنم ریزیاں تا عرشِ رب پہنچیں
ادب سے دفترِ عبدالمطلب پر جبرئیل آئے

ہوائیں ٹھنڈی ٹھنڈی آ رہی تھیں باغِ جنت سے
چراغِ ماہ فانوسِ حرم کے نور میں گم تھا
نظر آتے تھے ذرّے خاک پر ہمرشتۂ گوہر
بنی تھی شامیانہ چادرِ مہتاب ہر جانب
ہر اک تکبیر آوازِ اذاں معلوم ہوتی تھی
نسیمِ صبح سے شاخیں لچک کر لہلہاتی تھیں
بھرا تھا کیف سوہانی عنادل کے ترانوں میں
چکوریں سوئے کعبہ چاندنی شب میں گزرتی تھیں
کبوتر بیخودی میں کہہ کے رب رب جھوم جاتے تھے
فرشتے صف بصف کعبہ میں ذکرِ جہر کرتے تھے
چمن اندر چمن خوشبوئے گلِ جنت بداماں تھی
وضوئے تازہ سبزے نے کیا تھا آبِ زمزم سے
لئے تھا نخلِ طوبیٰ ہاتھ میں خوشے کھجوروں کے
طہورِ خلد کے چشمے اُبلتے تھے زمینوں سے
چمن میں موتیوں کا مینہ برساتے تھے فوارے
حباب آسا کفِ دریا میں مٹی کے سکورے تھے
سرِ راہِ حرم تھے گلفشاں کانٹے ببولوں کے
عروسِ وادیِ فاراں نہائی تھی بہاروں میں
طوافِ کعبہ کے قدسیوں میں ساز و ساماں تھے
تھے عرفات و منیٰ معمور انوارِ الٰہی سے
حطیمِ قدس میں تھی سربسجدہ شانِ اسلامی
چنبیلی کو دمِ مرداں کی بہارِ باغِ گیتی تھیں
کہ تقدیسِ خلیلِ کعبہ خود مہمانِ کعبہ تھی
وسیلِ ختمِ رسل کی دید کو تشریف لائے تھے
کٹورے بھر لئے تھے خضر نے تسنیمِ جنت سے
حرم میں کوندتی تھیں بجلیاں انوارِ یزداں کی
غلافِ کعبہ نے کملی اُتاری ظلمتِ شب کی
شعاعِ نورِ تقدیر آمنہ تک بر محل آئی
اذانِ صبح کی آواز آئی عرشِ اعظم سے
صدائے الصلوٰۃ آئی ہر اک مسجود و منبر سے
بجا ہر ساز سے نغمہ سلامِ صبح گاہی کا
شہِ کون و مکاں تک یہ صدائیں [illegible] پہنچیں
بالفاظِ جلی کچھ مختصر الفاظ فرمائے

گزارش کی طرح اخلاص - اظہر یا رسول اللہ ۔۔۔ حجاب قدس سے آ کر نکل کر یا رسول اللہ
زمانہ منتظر ہے یا شفیع المذنبیں آ ؤ ۔۔۔ حجاب نور اٹھاؤ رحمۃ اللعالمیں آؤ
ربیع الاول کا پاک و خوش منظر مہینہ تھا ۔۔۔ یہ روشن چاند شرح آیت نور مبینا تھا
مبارک بارھویں تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا ۔۔۔ شرف کی رات عزت کی سحر تو فجر کا دن تھا
یکایک بجلیاں چمکیں فضائے عرش اعلیٰ میں ۔۔۔ دعائیں خلق کی پہنچیں حضور حق تعالیٰ میں
کھلا باب حریم راز یزدانی حجاب اٹھے ۔۔۔ وہ جلوے تھے جو گم نور ازل میں بے نقاب تھے
ہوئی پرتو فگن یک بار برق وادی ایمن ۔۔۔ نئے جلووں سے عبد المطلب کا گھر ہوا روشن
فراز عرش سے اترا عرب کا چاند کعبہ میں ۔۔۔ یکایک گر گئے چہرے بتوں کے ماند کعبہ میں

نظر صورت جہاں کو خلق کے نوشاہ کی آئی
امانت آمنہ کی گود میں اللہ کی آئی

غزل

دو عالم میں کیا کہیے زباں پر کس کا نام آیا ۔۔۔ دعا دیتے لب نرماں کو عیش دوام آیا
نظر جب ساقی تسنیم کا اکرام عام آیا ۔۔۔ امنڈ کر میکشوں کا سوئے کوثر ازدحام آیا
گنہگاروں کو بخشا اپنے لطف خاص سے حق نے ۔۔۔ سر محشر فریب زہد و تقویٰ کچھ نہ کام آیا
ملائک خاک کے پتلے کے آگے سربسجدہ تھے ۔۔۔ پسند اللہ کو خیر البشر کا احترام آیا
سخی داتا نے بھر دیں جھولیاں انعام و بخشش سے ۔۔۔ در دولت سے جب آیا جو سائل شاد کام آیا ۳۹

وہ دن آئے کہیں باہد گر اہل حرم یا رب
ضیا بہر سلامی جانب باب السلام آیا

ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اثر صوت ملائک میں ہوا صلے علیٰ پیدا ۔۔۔ ہوئے محبوب حق یعنی محمد مصطفیٰ پیدا
ہوئے الحمد للہ وہ حبیب کبریا پیدا ۔۔۔ کیے اللہ نے جن کے لیے ارض و سما پیدا
ہوئے بزم جہاں میں وہ جہاں کے رہنما پیدا ۔۔۔ جہان ماسوا جن کی بدولت خود ہوا پیدا
خدا کا شکر وہ تشریف لائے بزم ہستی میں ۔۔۔ ہوئی جن کے لیے لاریب مخلوق خدا پیدا
ازل ہی سے ابد آثار جن کی شان رحمت تھی ۔۔۔ ہوئے وہ رحمۃ اللعالمیں وہ مصطفیٰ پیدا
زمانہ منتظر تھا جن کے انوار ہدایت کا ۔۔۔ ہوئے وہ ہادی اسلام وہ خیر الوریٰ پیدا
عیاں جن کا شرف اگلے نبی سب کرتے آئے تھے ۔۔۔ ہوئے دور مؤخر میں وہ ختم الانبیا پیدا
عیاں ہوگا دو عالم پر شرف جن کا قیامت میں ۔۔۔ ہوئے وہ شافع کل شافع روز جزا پیدا
سبق آموز توحید و رسالت ہیں جہاں جن سے ۔۔۔ ہوئے وہ بانی کعبہ امام دوسرا پیدا
مٹا الحاد و کفر و شرک و باطل جن کے قدموں سے ۔۔۔ ہوئے وہ مجتبیٰ وہ مقتدا وہ حق نما پیدا
وہ آئے بزم عالم میں پئے دلجوئی عالم ۔۔۔ دلوں میں نور ایماں جن کے باعث ہوا پیدا
ہوئے جو فقیروں سب بے نواؤں کا سہارا ہیں ۔۔۔ وہ آئے جن سے ہوتی ہے امید دین خدا پیدا

وہ آئے جلوہ گاہ دہر میں نور خدا بنکر
جہان معرفت میں جن سے ہی نور ضیا پیدا

ہوئے تم نور حق کا آئینہ نور خدا پیدا　　ہوئے صلی علی خیر البشر خیر الورا پیدا
وہ آئے جب تو ہر جانب سے آواز سلام آئی　　جدھر سے جو چلا آئی باندازِ سلام آئی
وہ جب آئے تو بزم کن فکاں بہر سلام آئی　　سلامی بن کے دنیا جانب خیر الانام آئی
ہوئے پہلے مشرف وہ سلام حضرت رب سے　　سلام ان کو کیا جبریل نے پھر پیشتر سب سے
سلام ان کو کیا پھر ہر نبی کی روح اطہر نے　　سلام ان کو کیا سبوحیان عرش انور نے
سلام ان کو کیا باغ جناں کے ہر فرشتے نے　　سلام ان کی طرف بھیجا جہاں کے ہر سرشتے نے
سلام ان کو کیا حوروں نے غلماں نے اجنہ نے　　سلام ان کو کیا انفاس قلب مطمئنہ نے

سلامی کے غرض نغمے تھے ہر آوازسے پیدا
سلام شوق کی تھی یہ صدا ہر سازسے پیدا

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　مشتاق دیدار ہوں میں　　بیکس و ناچار ہوں میں
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک　　بے نوا نادار ہوں میں　　آپکا سرکار ہوں میں
آپ محبوب خدا ہیں　　آپ ظل کبریا ہیں　　یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
خلق کے حاجت روا ہیں　　خاصۂ رب العلا ہیں　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک　　ہر مصیبت سر سے ٹالو　　مجھ کو دامن میں چھپالو
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک　　دل کے ارماں نکالو　　باب رحمت پہ بلالو
یا شہ نور مبینا　　کر منور چشم بینا　　یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
آ حرم سے سوئے سینا　　مجھکو ہے قبلہ مدینا　　یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک　　۴۰

سلام بحضور سید الانام علیہ التحیۃ والسلام

سلام ان پر جو خلاق ازل کے نور اول ہیں　　سلام ان پر خدا کے بعد جو دنیا سے افضل ہیں
سلام ان پر ہوئے جن کے سبب دو جہاں پیدا　　سلام ان پر ہیں جن کے نور سے کون و مکاں پیدا
سلام ان پر جو ہیں بنیاد تکوین دو عالم کی　　سلام ان پر ہوئی جنکے سبب تخلیق آدم کی
سلام ان پر کہ جن کا نور گم عرش بریں پر تھا　　سلام ان پر کہ جن کا نور آدم کی جبیں میں تھا
سلام ان پر تھی رخشاں انبیا کی جن سے پیشانی　　سلام ان پر کہ تھے جو خود مجسم نور یزدانی
سلام ان پر ہوئے ممتاز جنکے نور سے آدمؑ　　سلام ان پر ہیں مسجود ملائک جن کے باعث ہم
سلام ان پر وسیلے تھے جو آدم کی دعاؤں میں　　سلام ان پر تجلی جن کی چھائی تھی فضاؤں میں
سلام ان پر جنہوں نے نوح کی کشتی ترائی تھی　　سلام ان پر خدا نے جن کو بخشی ناخدائی تھی
سلام ان پر جو ابراہیمؑ کے نور دل جاں تھے　　سلام ان پر خرابے آگ کے جن سے گلستاں تھے
سلام ان پر جو اسمٰعیلؑ کی جاں کے نگہباں تھے　　سلام ان پر ذبیح اللہ جنکے منقبت خواں تھے
سلام ان پر بشارت جن کی دی اگلے رسولوں نے　　سلام ان پر سکھائی راستی جن کے اصولوں نے
سلام ان پر جو ہیں آئینہ صورت گر عالم　　سلام ان پر ہے جن سے اقتدار منظر عالم
سلام ان پر لیا میثاق رب نے جنکی بعثت کا　　سلام ان پر ہے قائل ہر نبی جن کی نبوت کا
سلام ان پر کلیم اللہ نے تصدیق کی جن کی　　سلام ان پر بشارت عیسیٰ مریم نے دی جن کی
سلام ان پر جو افضل ہیں ہر اک رسول اکرم سے　　سلام ان پر جو آئے [illegible] اعظم سے

سلام اُن پر منور جن کے قدموں سے زمانہ ہے
سلام اُن پر حریم عرش جن کا آستانہ ہے

سلام اُن پر جو آئے رحمۃ للعالمیں ہو کر
سلام اُن پر رہے جو بزم اعدا میں امیں ہو کر

سلام اُن پر جو آئے خاتم پیغمبراں ہو کر
سلام اُن پر جو آئے ہادیٔ اہلِ جہاں ہو کر

سلام اُن پر خدا کا لائے جو پیغام دنیا میں
سلام اُن پر جو لائے عرش سے اسلام دنیا میں

سلام اُن پر بنے جبریل جن کے ہمدم و رہبر
سلام اُن پر ہوا قرآن نازل عرش سے جن پر

سلام اُن پر جنھوں نے خلق کی حاجت روائی کی
سلام اُن پر ہے جن پہ شان ظاہر کبریائی کی

سلام اُن پر جنھوں نے نورِ وحدت حجاب میں چھپایا
سلام اُن پر نہ تھا جن کے قدِ پُرنور کا سایہ

سلام اُن پر مبلغ جو بنے توحید باری کے
سلام اُن پر رواں دریا ہیں جنکے فیض جاری کے

سلام اُن پر جو لے کر مشعلِ نورِ قدیم آئے
سلام اُن پر جو بن کر صاحبِ خلقِ عظیم آئے

سلام اُن پر اخوت جن کی تعلیم مکمل ہے
سلام اُن پر شریعت جن کی اعلیٰ ترہے افضل ہے

سلام اُن پر اک شاہ و گدا کے جو بنے ہادی
سلام اُن پر جنھوں نے کفر کی بنیاد تک ہلا دی

سلام اُن پر نہ مائل جو ہوئے اعزاز شاہی پر
سلام اُن پر رہے راضی جو مرضیٔ الٰہی پر

سلام اُن پر کھجوروں کی چٹائی جنکا بستر تھا
سلام اُن پر قدم جن کا فرازِ عرشِ رب پر تھا

سلام اُن پر کہ مال و زر سے جن کے ہاتھ خالی تھے
سلام اُن پر دو عالم جن کی چوکھٹ کے سوالی تھے

سلام اُن پر جنھوں نے خلق کی تقسیم دولت کی
سلام اُن پر جنھوں نے جو کی روٹی پر قناعت کی

سلام اُن پر جنھوں نے بھر دیئے دامن فقیروں کے
سلام اُن پر جنھوں نے بوجھ اٹھائے راہگیروں کے

سلام اُن پر جنھوں نے دستگیری کی ضعیفوں کی
سلام اُن پر جنھوں نے توڑ دی قوت حریفوں کی

سلام اُن پر جنھوں نے رہبری کی ناتوانوں کی
سلام اُن پر جنھوں نے جنگ روکی خاندانوں کی

سلام اُن پر جو نادار و غریبوں کا سہارا ہیں
سلام اُن پر فضائل جن کے عالم آشکارا ہیں

سلام اُن پر جنھوں نے سلطنت بانٹی غلاموں کو
سلام اُن پر جو دینگے جام کوثر تشنہ کاموں کو

سلام اُن پر جو محتاجوں کے مسکینوں کے حامی ہیں
سلام اُن پر سلاطین جہاں جنکے سلامی ہیں

سلام اُن پر جو ازخود بیکسوں کے مہرباں ہونگے
سلام اُن پر جو محشر میں شفیع عاصیاں ہونگے

سلام اُن پر جو ہر محتاج کی بگڑی بناتے ہیں
سلام اُن پر جو آڑے وقت سب کے کام آتے ہیں

سلام اُن پر کہ چاکر جن کے سلاطیں گرامی ہیں
سلام اُن پر ضیا جو ہم گنہگاروں کے حامی ہیں

Accession Number 12408.9
Date 7.7.95

دیگر

سلام اُن پر جو سلطانِ حریمِ عرشِ اطہر ہیں
سلام اُن پر جو ختم الانبیا محبوبِ داور ہیں

سلام اُن پر ہوئی تخلیق دو عالم جن کے باعث سے
سلام اُن پر مکمل ذاتِ واجب کے جو مظہر ہیں

سلام اُن پر لقب ہے رحمۃ للعالمیں جن کا
سلام اُن پر یقیناً جو شفیعِ روزِ محشر ہیں

سلام اُن پر جو حسن و عشق کا ہیں عطر مجموعہ
سلام اُن پر مشامِ دو جہاں جن سے معطر ہیں

سلام اُن پر جو افضل ہیں رسولانِ معظم سے
سلام اُن پر خدا کے بعد جو دنیا سے برتر ہیں

سلام اُن پر سہارا ہیں جو مسکینوں غریبوں کا
سلام اُن پر گنہگاری جن کے بخشش کی تو ثمر ہیں

سلام اُن پر ازل میں جن پہ لائے انبیا ایماں
سلام اُن پر بدایت تک امتی جن کے میسر ہیں

سلام اُن پر پھریرا شفاعت میں جن کا لہرایا
سلام اُن پر جو وہ شاہ سرورِ جنت کے کوثر ہیں

سلام اُن پر جو ہیں خلوت نشینِ گنبدِ خضرا
سلام اُن پر فرشتے سر بسجدہ جن کے در پر ہیں

۴۱

سلام اُن پر جو ہیں ارکانِ عناصر بزمِ رحلت کے — سلام اُن پر جو صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہیں
سلام اُن پر جو ہیں زوجِ بتولِ فاطمہ زہرا — سلام اُن پر جو بیشک فاتحِ احزاب و خیبر ہیں
سلام اُن پر ہے جن کی ذاتِ والا عشرۂ کامل — سلام اُن پر جو قطعاً مستحقِ خلد و کوثر ہیں
سلام عباسؓ و حمزہؓ پر زبیرؓ و سعدؓ و طلحہؓ پر — سلام اُن پر فضائل آئینہ جن کے جہاں پر ہیں
سلام اُن پر سعیدؓ و عبیدہؓ جہاں نام ہے جن کا — سلام اُن پر جو اہلِ صفہ یارانِ پیغمبر ہیں
سلام اُن پر جنہیں کہتے ہیں انصار و مہاجر سب — سلام اُن پر جو نصرت آشنائے بدر و خیبر ہیں
سلام اُن سر فروشانِ وفا سے ملک و ملت پر — سلام اُن پر جو صاحبزادگان و آلِ اطہر ہیں
سلام اُن پر لقب ہے امہات المومنین جن کا — سلام اُن پر جو دورانِ جہاں دختِ پیمبر ہیں
سلام اُن پر ہے جن کا اسمِ اقدس فاطمہ زہرا — سلام اُن پر خواتینِ جہاں میں جو معزز ہیں
سلام اُن پر ہوئے مقتول جو زہرِ ہلاہل سے — سلام اُن پر ردائے سبز میں جو لالِ احمر ہیں
سلام اُن پر سوالی ہیں حسینانِ جہاں جن کے — سلام اُن پر شبیہ حسنؑ کے جو ماہِ انور ہیں
سلام اُن پر ولایت تا قیامت جن کی جاری ہے — سلام اُن پر امامت کے طریقت کے جو رہبر ہیں
سلام اُن پر عرب کا چاند دنیا جن کو کہتی ہے — سلام اُن پر جو بزمِ دہر کے خورشیدِ خاور ہیں
سلام اُن پر شہیدِ ملتِ حق جو ہوئے آخر — سلام اُن پر حسین ہیں جو حسن ہیں سبطِ اکبر ہیں
سلام اس سبز پوش نو حسینِ بزمِ یثرب پر — کہ جس کے دل کے ٹکڑے غیرتِ صد لعل و گوہر ہیں
سلام اُن پر گلا چوما نبی نے بارہا جن کا — سلام اُن پر گلے کا ہار جن کے تیغ و خنجر ہیں
سلام اُن پر لئے بوسے نبی نے جن کے ماتھے کے — سلام اُن پر کہ زخمِ خوں فشاں جن کی جبیں پر ہیں
سلام اُن پر ہے جو زیبِ دوشِ مصطفیٰ رسول — سلام اُن پر جو صرفِ سجدہ خاکِ کربلا زیرِ پا ہیں
سلام اُن پر نبی جن کے لئے خطبہ ہوئے تھمتے تھے — سلام اُن پر جو زیبِ زینتِ محراب و منبر ہیں
سلام اُن پر جو ہیں ریحانِ بستانِ شہِ بطحا — سلام اُن پر جوانانِ بہشتی کے جو سرور ہیں
سلام اُن پر ہوئے جو ملتِ اسلام پر قرباں — سلام اُن پر جو بیشک امتِ مسلم کے رہبر ہیں
سلام اُن پر مدارِ نصرتِ اسلام ہے جن پر — سلام اُن پر جو میرِ قافلہ ہیں میرِ لشکر ہیں
سلام اُن پر رہے جو کربلا میں تین دن پیاسے — سلام اُن پر جو ابنِ ساقیِ تسنیم و کوثر ہیں
سلام اُن پر لٹا گھر بار جن کا راہِ مولا میں — سلام اُن پر کہ جن کے جنت الفردوس میں گھر ہیں
سلام اُن پر ثباتِ مستقل پر سامنے جن کے — عدو خنجر بکف مقتول فرزندانِ اطہر ہیں
سلام اُن پر جو راہِ عشق میں سر کو کٹاتے ہیں — سلام اُن پر جو خود مصروفِ سجدہ زیرِ خنجر ہیں
سلام اُن پر جنہوں نے لاج رکھ لی دینِ برحق کی — سلام اُن پر کہ جن سے منفعل اعدائے خودسر ہیں
سلام اُن پر حسین ابنِ علی کہتے ہیں سب جن کو — سلام اُن پر شہیدانِ محبت کے جو سرور ہیں
سلام اُن پر کہ جن کی آنکھ کے تارے جگر گوشے — جنابِ قاسمؓ و عباسؓ ہیں اکبرؓ ہیں اصغرؓ ہیں
سلام اُن پر ہیں جن کے لختِ دل محبوبِ سبحانی — سلام اُن پر کہ جن کے خواجۂ اجمیر و سنجر ہیں
سلام اُن پر جو نکلے اچھے ستھرے پاک صلبوں میں — سلام اُن پر جو مطلق عینِ حق اللہ اکبر ہیں
سلام اُن پر سراپا مظہرِ حق جن کی صورت ہے — سلام اُن پر جو شانِ قادرِ مطلق کے مظہر ہیں
سلام اُن پر جمالِ معتبر تھا جن کا آئینہ — سلام اُن پر جو خود قدرت نمائے ربِ اکبر ہیں
سلام اُن پر تھی جو منظورِ حق کو مغفرت جن کی — سلام اُن پر جو ہیں فخرِ اماجد سب سے برتر ہیں
سلام اُن پر جہاں جن کے نواسوں کا سلامی ہے — سلام اُن پر ضیا ہم جن کے مداح و ثناگر ہیں

شاہا سلام سن لے

عرش علا کے مہماں   میرا سلام سن لے
خلق جمال یزداں   میرا سلام سن لے
کون و مکاں کے سلطاں   میرا سلام سن لے
نوشاہ بزم امکاں   میرا سلام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

اے رحمت مجسم   اے شافع معظم
اے ہادیٔ دو عالم   محبوب رب اکرم
تیرے کرم کا صدقہ   تیرے حشم کا صدقہ
نور کرم کا صدقہ   ذو الاحترام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

بدر و احد کے تارے   بطحا کے ماہ پارے
مخلوق کے سہارے   فریاد رس ہمارے
آمادۂ عطا ہو   باب السلام وا ہو
رخ جانب گدا ہو   سائل کا نام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

اے بیکسوں کے والی   سلطان باب عالی
ہیں مو خستہ حالی   سب عالی و موالی
یہ وقت کا تقاضا   باہر حرم سے آجا
کر درد کا مداوا   خیر الانام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

بیکس نواز آقا   رحمت طراز آقا
میر حجاز آقا   اے کارساز آقا
بگڑی ہوئی بنا دے   دست دعا اٹھا دے
ہر دل کا مدعا دے   اے نیکنام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

اے سرور رسالت   اے قاسم نبوت
اے صاحب شفاعت   اے غمگسار امت
امت شکستہ دل ہے   مظلوم و مضمحل ہے
عصیاں سے منفعل ہو   اسکا پیام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

اے آن بان والے   بخشش کی شان والے
جنت مکان والے   نصرت نشان والے
پرچم اٹھا دعا کر   فتح مبیں عطا کر
مقبول التجا کر   فریاد عام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

اعدا کی کثرت بیحد   ہے حربہ بربریت
بگڑی ہوئی ہے نیت   امت کو ہے اذیت
دشمن کو زیر کر دے   مسلم کو زور و زر دے
فریاد میں اثر دے   کر شاد کام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

بیکس غریب مسلم   زار و نحیف مسلم
سب کے حریف مسلم   ہندی شریف مسلم
امداد کے ہیں خواہاں   بیٹھے ہیں پریشاں
ہیں بستیوں میں پنہاں   بالائے بام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

نور خدا محمد   خیر الوریٰ محمد
یا مصطفےٰ محمد   صلے علی محمد
سن نالہائے امت   سن التجائے امت
سن ماجرائے امت   باتیں تمام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

ہاں اے غلام پرور   لطف و عطا کے خوگر
حال ضیا ہے مضطر   چشم کرم ضیا پر
مکہ مدینے والے   کب تک کیا کروں میں نالے
سوئے حرم بلا لے   میرا کلام سن لے
شاہا سلام سن لے
عرض غلام سن لے

سلام
تم ہو چاند سی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم ہو عرش کی زینت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم ہو تاج شفاعت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم ہو مہر نبوت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم ہو حسن کی دولت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو مطلع نور الٰہی — تم ہو رحمت نامتناہی
تم پہ ختم ہوا آگاہی — تم پر شایاں شوکت شاہی
تم ہو ملک و حکومت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو عرش بریں کے تارے — تم ہو آمنہ کے مہ پارے
تم ہو خلق کے رنج ٹالے — تم ہو اپنے خدا کے پیارے
تم ہو ناز و نزاکت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

ہم ہیں مجرم ہم ناکارے — ہم ہیں حشر میں ہمت ہارے
ہم ہیں بیکس کلفات کے مارے — تم ہو ناؤ کے کھیون ہارے
تم ہو قلزم رحمت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

سب سے نور تمہارا اول — سب سے ذات تمہاری افضل
سب سے دین تمہارا اکمل — تم نے کفر میں ڈالی ہلچل
تم ہو حق و صداقت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو نیر برج رسالت — تم ہو گوہر درج سعادت
تم ہو خاتم مہر نبوت — تم ہو قاسم کوثر جنت
تم ہو ساقی ہم متوالے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو مونس محسن ہمدم — تم ہو احسن و اجمل و اکرم
تم ہو فخر خلیل و آدم — تم ہو شاہا رحمت عالم
تم ہو بخشش امت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

شاہا خلق کی حالت دیکھو — شاہا کفر کی حالت دیکھو
ہم سے سب کی عداوت دیکھو — دیکھو جانب امت دیکھو
تم ہو رحمت و رافت والے
تم ہو چاند سی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام

کردو دل کو مرے آئینہ — بھر دو نور سے میرا سینہ
کب تک تڑپے ضیار کمینہ — صدقہ تم پہ شاہ مدینہ
پہونچے در پہ قسمت والے
رہ گئے تکتے ہم متوالے
تم ہو سب کی سماعت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں۔ تم پر لاکھوں۔ تم پر لاکھوں سلام
تم ہو چاند سی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

رضاعت و کمسنی

جہانِ آب و گل میں جب یہ سلطانِ کریم آیا
ہوئی بعد ولادت پرورش آغوشِ قدرت میں
پلایا سات دن تک دودھ اُن کو آمنہ بی نے
عقیقہ تک پیا سرکار نے دودھ آمنہ بی کا
کنیزِ بولہب نے بھی پلایا دودھ کچھ دن تک
عرب میں مدتوں پہلے سے یہ دستور جاری تھا
رکھے جاتے تھے نوزائیدہ بچے دور ماؤں سے
خواتینِ بنی سعد و بنی قحطان آ آ کر
قبیلے جو رہا کرتے تھے مکہ کے پہاڑوں میں
ہمیشہ سال میں دو بار سوئے مکہ آتے تھے
حلیمہ سعدیہ کو یہ مبارک سال راس آئی
لیے سب دائیوں نے جتنے بچے تھے امیروں کے
حلیمہ تھیں عبدالمطلب سے شادماں پلٹیں

تو بن کر قلزمِ توحید سے دُرِّ یتیم آیا
ملک مامور تھے خدمت پہ ایامِ رضاعت میں
بھرا انوار سے قلب و شکم کو نورِ باری نے
ہوا فطرت سے زائل ہر اثر فطری خرابی کا
پیا ہاں شیرِ حلیمہ سعدیہ دو سال کے سن تک
تمام اعضائے اقبال کا بہ فعل اختیاری تھا
حفاظت دائیاں کرتی تھیں بچوں کی بلاؤں سے
قریشی ہاشمی بچوں کو لے جاتی تھیں اپنے گھر
نکل آتے تھے لیکن گرمیوں میں اور جاڑوں میں
تمام اطفالِ نوزائیدہ لیکر ساتھ جاتے تھے
محمد مصطفیٰ کی اے خوشا قسمت بنی دائی
تھی یہ کس کو خبر یہ دُرِّ محمد ہیں نقیروں کے
تہِ داماں چھپائے دولتِ کون و مکاں پلٹیں

مقدر تھا رسا اقبال یاور تھا حلیمہ کا
خدا کے نور سے گھر در منور تھا حلیمہ کا

حلیمہ بی کی جو قسمت چمکنا تھا اوجِ سلطانی
ادھر تھی بکریوں کی نسل دن دونی ترقی پر
چراگاہوں میں سرسبزی و شادابی نمایاں تھی
گلِ آمنہ بی کا جب تھا یہ دامانِ صحرا میں
حضور اللہ کے کمسنی میں شاد رہتے تھے
کچھ ایسی آپ کو نشو و نما اللہ نے دی تھی
مہینے تین گزرے تھے ابھی یومِ ولادت سے
زہے قدرت مہینہ پانچواں جب عمر کا آیا
عطا کی ذوقِ گفتار حق نے ماہِ ہشتم میں
عرب کے بدویوں میں بھی فصاحت اور زباں دانی
ہوازن کا قبیلہ فرد تھا اپنی فصاحت میں
بنی سعد و ہوازن دونوں ہیں اک قبیلے سے
سبب تھے ان فصیحانِ عرب میں آپ بچپن سے
ہوئی دس ماہ کی جب عمر سلطانِ رسالت کی
کمان پر دوش رکھ کر گھر سے نکلے تھے
حلیمہ کو خدا نے دو پسر دو بیٹیاں دی تھیں

فرشتوں کے پرے دن رات تھے مصروفِ دربانی
ادھر کھیتی میں پیداوار تھی روز افزوں تر
پہاڑی پر حلیمہ کی جو تھی گل بداماں تھی
ہوئی جس کی مہک سے عطر بیز ساری دنیا میں
قدم سے آپ کے بستی کے گھر آباد رہتے تھے
قوائے جسم میں ہر لمحہ ہر ساعت ترقی تھی
کھڑے فرشِ زمیں پر آپ ہو جاتے تھے قوت سے
حلیمہ سعدیہ نے آپ کو چلتا ہوا پایا
صداقت آئینہ گویا تھی اندازِ تکلم میں
حلاوت گفتگو میں نطق میں تھا کیفِ روحانی
خدا نے اس کو گویائی عطا کی تھی وراثت میں
کوئی اس میں نہ تاریخی تفاوت ہے نہ حیلہ ہے
زباں دانی کے جوہر آئینہ تھے طبعِ روشن سے
عطا وہ دست و بازو میں یہ قدرت نے طاقت کی
شکاری بن کے دونوں بھائیوں کے ساتھ چلتے تھے
رضائی بھائی اور بہنیں بھی ختمِ رسل کی تھیں

حما
جہانِ آب و گل میں نام اولادِ حلیمہ کے
انیسہ اور حذافہ نیز عبداللہ حذافہ تھے

تھا حارث نام پہلے سے حلیمہ بی کے شوہر کا — تا ابد نبوت دین برحق کا امین ہو گا
یہ آثار نبوت تھے عیاں ایام طفلی میں — تمام افراد سے ممتاز رہتے تندرستی میں
غرض کی آپ نے یوں عزت افزائی حلیمہ کی — چرائیں بکریاں دو سال تک دائی حلیمہ کی
ستایاں آپ سے ہر دن نئی اک آن ہوتی تھی — حلیمہ دیکھ کر سو جان سے قربان ہوتی تھی
ہوئی جب دو برس کی عمر سلطان رسولاں کی — تو کی تعمیل جبریل امیں نے حکم یزداں کی
کیا صحرا میں شرح صدر محبوب الٰہی کا — بنایا سینہ کو آئینہ نور صبح گاہی کا
حلیمہ بی کے بیٹوں نے خبر کی جب حلیمہ کو — نظر آنے لگے تاریک روز و شب حلیمہ کو
ہوئیں اس درجہ خائف آپ کو مکہ میں لے آئیں — پسر کو آمنہ کی گود میں خود جا کے دے آئیں
کلیجے سے لگا لخت دل کو آمنہ بی نے — خوشی سے شاد و خرم ہاتھ چھونکے ہوئے سینے
وبا پھیلی ہوئی مکہ میں تھی یہ وہ زمانہ تھا — اجل کی فتنہ سامانی کا ہر جانب فسانہ تھا
کیا ارشاد عبدالمطلب نے ان کو لے جاؤ — ملائیں ہم نہ خود جب تک نہ تم مکہ انھیں لاؤ
حلیمہ پھر دوبارہ اپنے گھر سرکار کو لائیں — ہوئے وابستہ ہوازن سید الابرار کو لائیں

رہے چھ سال تک گھر میں حلیمہ کے شہ والا
فرشتوں نے کیا پھر آمنہ کے لال پہ ہالا

حضرت آمنہ بی کا انتقال

کرشمہ سازی قدرت کا کوئی راز کیا جانے — بشر دست قضا انداز کے انداز کیا جانے
جناب آمنہ بی آئیں مکہ سے مدینہ کو — لیا ساتھ اپنے اس مہر نبوت کے نگینہ کو ۴۶
زیارت قبر عبداللہ کی کرنے یہ آئیں تھیں — قرار جاں محمد مصطفےٰ کو ساتھ لائی تھیں
ابھی پیدا نہ ہونے پائے تھے سرکار والا جاہ — عدم کو جا چکے تھے گلشن ہستی سے عبداللہ
مدینہ کے چمن ہی میں تھا عبداللہ کا مدفن — ازل سے سرزمیں یہ بن چکی تھی جنت ایمن
مدینہ میں رہے مہماں یہ دونوں اک مہینہ تک — قضا لائی تھی لیکن آمنہ بی کو مدینہ تک
جناب آمنہ مکہ کو جب لوٹیں مدینہ سے — اجل نے روح کھینچی منزل ابوا میں سینے سے

ہوئیں مدفون بی بی آمنہ اقصائے ابوا میں
رہے گا کون دنیا میں رہا ہے کون دنیا میں

حضور سید الانبیا
حضرت عبدالمطلب کی کفالت میں

جدا گو آپ تھے ظل پدر آغوش مادر سے — مگر تھے مطمئن انعام رب سے لطف داور سے
ذرا سی عمر ماں کا جاں بحق غربت میں ہو جانا — دل نور صدمہ و غم سے بہت ممکن تھا مرجھانا
کئے قدرت نے لیکن قدرتی ساماں تسلی کے — نظر کچھ جلوے آئے عرش اعظم کی تجلی کے
دل آزردہ نے تلقین صبر و ضبط کی پائی — طبیعت مطمئن سرکار کو از خود نظر آئی
یتیم آمنہ کو ام ایمن تا حرم لائیں — نہایت دل شکستہ پیش عبدالمطلب آئیں
خدا کی شان یہ در یتیم قلزم رحماں — بنا دادا کی دستار شرف کا گوہر تاباں
لیا پوتے کو عبدالمطلب نے اب کفالت میں — محبت کی ہوئی تجدید دنیائے محبت میں

سنے عبد المطلب مسرور ہوتے کی زیارت ہو — ملک آتے تھے نگرانی کو بام عرش رفعت سے
مگر حکم خدا لقدیر کے آگے کو کیا کہیے — ہو جب مرضی رب ہی تو پھر کیا چارا کیجے
ابھی دو سال ہی گزرے تھے اس عہد کفالت کو — گئے دنیا سے عبد المطلب بھی قصر جنت کو
بیاسی سال کی تھی وقت رحلت عمر خواجہ کی — بڑھاپے میں قضا پیغام مرگ ناگہاں لائی
ہوئی بیٹے کی پیدائش سے پہلے باپ کی رخصت — رہا چھ سال ہی تک ماں کا سر پر سایۂ شفقت
ہوئے دنیا سے راہی آٹھویں ہی سال دادا بھی — غرض ہر حال میں شامل تھا قدرت کا ارادہ بھی
ہوئے ماں باپ دادا سب کے سب ناپید دنیا سے — مگر حضرت نہ گھبرائے ان افکار غم افزا سے

یتیم و دستغنا سے مطمئن شاہ رسولاں تھا
ید قدرت محافظ تھا خدا خود میر ساماں تھا

حضور سرور دو عالم

ابوطالب کی کفالت میں

بنی ہاشم کی عبد المطلب دم اک قائم تھی — انھیں کے دم سے شان صاحب لولاک قائم تھی
پس خواجہ وقار ہاشمیاں میں زوال آیا — حصول جاہ کا آل امیہ کو خیال آیا
سیادت خدمت حجاج کی اب حرب نے پائی — تصرف میں رہی عباس کے زمزم کی سقائی
عرب میں تولیت کعبہ کی سامان سیادت تھی — حرم کی تولیت ہی مرکزی قومی حکومت تھی
کفالت مصطفےٰ کی اب ابوطالب نے فرمائی — ابوطالب یہ عبد اللہ کے ماں جائے تھے بھائی
ابوطالب کو پہلے سے بھتیجے کی محبت تھی — سوا اولاد سے ان کی طرف چشم عنایت تھی ۴۷
سولاتے ساتھ تو اپنے پاس دن کو ساتھ لے جاتے — بیاں احباب سے سرکار کے اوصاف فرماتے
نگاہوں میں رکھا ناز و نعم سے روز و شب پالا — کہ تھا معلوم انھیں لخت جگر کا رتبہ اعلیٰ

ابوطالب جو گھر کار روزمرہ کام کرتے تھے
اعانت انھیں اکثر ہادی اسلام کرتے تھے

حضور بحیثیت گلہ بان

بنی ہاشم کے بچے بکریاں اپنی چراتے تھے — چراگاہوں سے سر پر لکڑیوں کے بوجھ لاتے تھے
مشاغل کمسنی کے یہ مبارک سمجھے جاتے تھے — بڑوں سے اپنے ان کاموں کی بچے داد پاتے تھے
ذرا سی عمر میں یہ گلہ بان عالم امکاں — چرانے بکریاں جاتا تھا دن کو خورم و شاداں
سحر سے شام تک یہ مشغلہ روزانہ جاری تھا — سبق یہ گلہ بانی کا باذن ذات باری تھا

چرانا بکریوں کا محض اک حیلہ بہانہ تھا
انھیں حق کو جہاں کا گلہ باں اک دن بنانا تھا

شام کا پہلا سفر

بہ رفاقت ابوطالب

ہوئی بارہ برس کی عمر جب سرکار والا کی — رہی معصوم فطرت میں نہ وہ چینی و بالا کی
شرافت کے نظر آثار آئے طبع روشن میں — ہوا صدق و صفا کا رنگ پیدا اک حیوں میں

ضرورت سے ابوطالب نے عزم شام فرمایا
لیا ہمراہ تجارت ساتھ کچھ سامان دوسرا یا
چلے جب گھر سے یہ دامن سے لپٹے سرورِ عالم
کہا ساتھ آپ کے جائینگے اے عم مکرم ہم
ابوطالب نے خوش ہو کر کہا جوش مسرت سے
کہ لے جان تنہا میں ہوں راضی اس رفاقت سے

تھا یہ پہلا سفر طفلی میں جو حضرت نے فرمایا
سفر کو سر قدم ۱۲ سال یہ قدرت نے فرمایا

قریب بصرہ جب پہنچے ابوطالب گئے ہمراہی
رُخِ سلطان خوباں سے عیاں تھی شوکت شاہی
جوار صومعہ میں قافلے نے شب کو منزل کی
یہاں پر سب نے شب باشی باطمینان کامل کی
بحیرا راہب خود دار سردار کلیسا تھا
متاعِ طاعت و تقویٰ سے لبریز اسکا کیسہ تھا
حقیقت بیں نظر یہ مرد شب بیدار رکھتا تھا
مسافر کے متاع ذوق باطن کو پرکھتا تھا
شب تاریک میں اس قافلہ پر بھی نظر ڈالی
ہوا معلوم اس کو مصطفیٰ کا رتبۂ عالی
اُسے سرکار پر سایہ فگن جلوے نظر آئے
نظر مصروف سجدہ دشت کے سارے شجر آئے
کیا نظارہ شب بھر اس نے انوار الٰہی کا
اُجالا رات بھر دیکھا چراغ صبح گاہی کا

سحر ہوتے ہی بیتابانہ سوئے کارواں آیا
جہاں تشریف فرما تھے شہ والا وہاں آیا

ابوطالب سے فرمایا امام الانبیا یہ ہیں
خدا شاہد کہ ہیں ختم الرسل خیر الوریٰ یہ ہیں
یہی وہ ہیں بشارت جن کی عیسیٰ نے ہمیں دی ہے
یہی وہ ہیں فضائے دہر میں توقیر جن کی ہے
ابوطالب بتاؤ کیا رکھا ہے تم نے نام ان کا
عرب کے رہنے والے کرتے ہیں کیا احترام ان کا
بحیرا کو ابوطالب نے چشم غور سے دیکھا
ہجوم عام میں اس گفتگو کا ماحصل پوچھا ۴۸
کیا راہب سے استفسار تم نے کیسے پہچانا
کہ اک معصوم میں ہے انبیا کی شان شاہانہ
کہا اس نے بتا دو پہلے ان کا نام تم مجھ کو
توقف ہے عبث رکھو نہ یوں ناکام تم مجھ کو
ابوطالب یہ بولے کیا کہوں کیا نام ہے ان کا
محمد ابن عبد اللہ عرف عام ہے ان کا
بحیرا نے سنا جب نام دامان قبا چومے
عقیدت سے جھکا پائے ادب سے دست و پا چومے
کہا انجیل میں یہ وہ ہیں نام پاک ہے جن کا
لقب توریت کے اندر شہ لولاک ہے جن کا
ابوطالب تمہارا قافلہ جس دم یہاں آیا
مجھے دلکش نظر نقشہ یہ زیر آسماں آیا
ہوئے اشجار صحرا سر بسجدہ دیکھ کر ان کو
ملک آگے بڑھے کہتے ہوئے خیر البشر ان کو
بلاشک خاتم پیغمبراں دنیا میں یہ ہونگے
بلاشک شافع روز جزا عقبیٰ میں یہ ہونگے

یہ تھی فتح مبیں پہلی رسول عرش رفعت کی
بطور خود بحیرا نے گواہی دی نبوت کی

تعمیر کعبہ اور نزاع اہل مکہ

بنائے کعبہ کا اخیار مکہ کو خیال آیا
عمارت کی ہو کیا صورت زبانی یہ سوال آیا
قد آدم تھیں اب تک کعبہ اطہر کی دیواریں
جلا کرتی تھیں باقی کی یہاں برسات میں باریں
مقام کعبہ پر بے چھت کا احاطہ تھا
حرم میں شہر کی بارش کا پانی بہہ کے آتا تھا
تھی سطح ارض سے نیچی حرم کی چار دیواری
نکلتا تھا یہاں سے شہر کا پانی بہ دشواری
مجبوراً لاپوں کی اگر چھت ڈالی جاتی تھی
تو وہ بارش کے موسم میں نہ اصلا کام آتی تھی

جہاز اک الفتا تھا ساحل جدہ سے ٹکرا کر　　ہوا ناکارہ کچھ ایسا کنارے پر پڑ کا آکر
خریدا اس کے تختوں کو ولید ابن مغیرہ نے　　نئی صورت یہ سوچی اور مرد خوش دبیرہ نے
اسی کشتی میں تھا یا قوم رومی اک مسافر بھی　　بہت کچھ جس کی صناعی و معماری کی صورت تھی
لیا ابن مغیرہ نے اُسے ہمراہ جدہ سے　　نئے سر سے غرض ساماں کئے تعمیر کرنے کے
قریشی اغنیا نے مختلف گوشوں کو بٹوایا　　کیا اشراف مکہ نے بہت کچھ صرف سرمایا

بعہد ہادی عالم ہوئی تعمیر مکہ کی
قضائے دہر میں تمام ہوئی تو قیر مکہ کی

قریش کی باہمی جنگ

مکمل ہو گیا جب کام سب تعمیر کعبہ کا　　تو ہر شیخ قبیلہ اس پہ آمادہ نظر آیا
فقط اس کی جماعت کو شرف تنہا یہ حاصل ہو　　بنائے سنگ اسود کا وہی مختار کامل ہو
یہ جذبہ یہ تخیل بن گیا تمہید شور و شر　　قبیلے ہو گئے باہمدگر آمادہ لڑنے پر
ہوئیں صف بندیاں خنجر میانوں سے نکل آئے[۱]　　جوان و پیر میداں میں پئے جنگ و جدل آئے
ڈبو کر انگلیاں خوں میں قسم کھائی لڑائی کی　　رہی دو تین دن تک جنگ جاری بھائی بھائی کی
اُمیہ بن مغیرہ جو قریشی خانوادہ کا　　سلیم صاحب تدبیر تھا شیخ معمر تھا
حرم میں پانچویں دن امتناع جنگ کو آیا　　باندازِ خطابت سب کو رازِ صلح سمجھایا

ہوئے آثار زائل فتنہ کوشی جنگ خواہی کے
نظر اعجاز آئے شانِ محبوب الٰہی کے

۴۹

شرط التوائے فتنہ جنگ

ہوئی اس شرط پر سب ختم یہ ہنگامہ آرائی　　حرم میں کل سحر پہلے جو آئے محترم بھائی
اوسے حاصل شرف ہو سنگ اسود کے لگانے کا　　وہی ثالث بنے اس فتنہ و شر کے مٹانیکا

ہوئے جنگ آزما اس فیصلہ پر متفق سارے
نظر آنے لگے صلح و امن کے سب کو نظارے

دوسری صبح

سحر کا وقت ہے خاموش دنیا کی فضائیں ہیں　　طواف کعبہ میں مصروف جنت کی ہوائیں ہیں
لگے ہیں کعبہ کی جانب نگاہیں صبح کے تارے　　ہیں آثار سحر میں رو نما قدرت کے نظارے
جہاں بھر سے نہاں شب کی سیاہی ہوتی جاتی ہے　　نئی تابانیوں کی بادشاہی ہوتی جاتی ہے
فضائے نور میں اک مرد کملی پوش آتا ہے　　فروغ رخ سے نقد یرحرم کو جگمگاتا ہے
ہے اس کے چاند سے چہرے میں تابش نور یزداں کی　　سپہا دہر قدم پر چاندنی ہے عرش رحماں کی
ہوا شعب ابو طالب سے باہر جب یہ مہ پارا　　منور ہو گیا صحن حرم انوار سے سارا

باندازِ شرف سوئے حرم سلطان دیں آیا
خدا کے حکم سے کعبہ میں کعبہ کا امیں آیا

[۱] عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی جان دینے کی قسم کھاتا تو پیالہ میں خون بھر کر اس میں انگلیاں ڈبو لیتا تھا۔

سلطان امم کا فیصلہ

مکانوں سے امیرانِ قبائل بھی نکل آئے — حریم کعبۂ اطہر کی جانب برمحل آئے
یہ منظر مکیوں نے سب سے پہلے برملا دیکھا — حرم میں آئینہ بر کف جمالِ مصطفیٰ دیکھا
کہا اهلاً و سهلاً سب نے جب دیکھا پیمبر کو — فرشتوں نے مبارکباد دی محبوبِ داور کو
رئیسانِ قبائل نے گزارش کی کہ اے سرور — خوشی سے سنگِ اسود آپ کر دیں نصب کعبہ پر

جوانی میں خدا کی شان یہ توقیر و عزت ہے
بزرگانِ عرب کا ہر قبیلہ صرفِ طاعت ہے

اظہار مساوات

یہ ممکن تھا کہ تنہا نصب پتھر آپ فرماتے — ہوئے تھے جس لئے مامور وہ خدمت بجا لاتے
تقاضا تھا مگر یہ رحمۃ للعالمین کا — ازل سے آپ کو احساس تھا انجام بینی کا
ضمیرِ حق نما میں تھی فراست بھی سیاست بھی — صفوں میں سامنے تھے غیر بھی اہلِ قرابت بھی
طبیعت چاہتی تھی یہ کہ آزردہ نہ ہو کوئی — بطور خود تمام افراد کی کرنی تھی دلجوئی
غرض یہ تھی وقارِ سنگِ اسود آج رہ جائے — بنی ہاشم کے سر اہلِ شرف کی لاج رہ جائے
بچھا دی چادرِ دوشِ مبارک سرورِ دیں نے — نیا اعجاز دیکھا مجمعِ اربابِ تمکیں نے
اٹھا کر سنگِ اسود کو رکھا خود وسطِ چادر میں — ابھر آئے خوشی کے سرخ ڈورے چشمِ انور میں
بلایا منتخب افرادِ مکہ کو قریب اپنے — عمائد کو بہت اونچے نظر آئے نصیب اپنے
اشارہ یہ فرمایا باذنِ حضرتِ داور — اٹھا میں سر برآوردہ اکابر مل کے سب چادر
بلندی ہو گئی چادر کی جب حدِ معین تک — زمیں سے اٹھ گیا جب سنگِ اسود دوشِ گردوں تک
اٹھا کر ہاتھ سے اپنے کیا خود نصب پتھر کو — شرف بخشا حریمِ کعبۂ مسعود و اطہر کو

ہوئے تعمیرِ کعبہ سے عیاں یہ راز قدرت کے
کہ ہیں ختم رسل معمار تقدیرِ دین و ملت کے

مشاغل شبانہ روز

۴۲ ء ۱۹

شعارِ زندگی اہلِ عرب کا یہ ہمیشہ تھا — تجارت ہاشمی افراد کا مخصوص پیشہ تھا
عرب میں مستقل تھی تاجرانہ بود و باش ان کی — یہی وہ شغل تھا موقوف تھی جس پر معاش ان کی
تجارت کا عرب میں ایک مکمل نظم قائم تھا — تجارت سے وقارِ خاندانِ آلِ ہاشم تھا
شعارِ خاندان محبوب تھا سرکارِ والا کو — سمجھتے تھے رموزِ مرضیٔ باری تعالیٰ کو
ابوطالب کی ہمراہی میں اکثر آتے جاتے تھے — کبھی سامان لیجاتے کبھی سامان لاتے تھے
نواحِ شام تک ہمراہ اہلِ کارواں جاتے — معاش اپنے لئے اس طرح پیدا آپ فرماتے

معاشی اقتصادی یہ نبی کی زندگانی تھی
یہ محنت اور یہ مزدوری بعہد نوجوانی تھی

نوجوان مسلم سے خطاب

سبق اِس اسوۂ احسن سے لے اے نوجوان مسلم
ہے زہرِ تلخ تیرا نشۂ خوابِ گراں مسلم

تجھے ذوقِ تعیش نے ترے بے موت مارا ہے
تجھے اپنی اہانت ہائے دانستہ گوارا ہے

جواں ہے تو مگر کمزور دل ہے پاشکستہ ہے
الگ راہِ ترقی سے ابھی تک تیرا رستہ ہے

ترا جوشِ تغافل ہے عمل کے جوش سے خالی
ستم ہے ذہن ہے تیرا متاعِ ہوش سے خالی

تجھے محنت سے نفرت عار مزدوری سے ہے تجھکو
جو رغبت ہے تو رغبت آہ مجبوری سے ہے تجھکو

تجارت جو ترے اسلاف کا مخصوص پیشہ تھا
ریاست تیرے اگلوں کو عار جس سے ہمیشہ تھا

اخوت مکمل برحق نے جو تجھکو سکھائی تھی
مروت جس کی تو نے دولتِ تسلیم پائی تھی

خدا شاہد ترے افراد سے کم ہوتی جاتی ہے
تری امید وقفِ یاس پیہم ہوتی جاتی ہے

ہے تو علم و ہنر سے صنعت و حرفت سے بیگانہ
ہم آغوشِ تنزل ہیں ترے اوصافِ مردانہ

ترقی دوسری قومیں برابر کرتی جاتی ہیں
تجھے ناکامیاں نادار و بے زر کرتی جاتی ہیں

سنبھل اُٹھ دیکھ دنیا کو کہاں سے یہ کہاں پہونچی
ذرا تو بھی خبر ہے تیری منزل یہ جہاں پہونچی

خدارا مصطفےٰ کی زندگی سے لے سبق مسلم
ہو ملک و مال اقبال و حکومت تیرا حق مسلم

عہدِ مُحکم

ہوئی وابستگی سرکار کو جب کچھ تجارت سے
تجارت کی کمال راست بازی اور دیانت سے 11

تھا پاسِ عہد بھی ایفائے وعدہ بھی طبیعت میں
خیانت ہو معاذ اللہ ناممکن امانت میں

سب اہلِ کعبہ آقا کو امینِ کعبہ کہتے تھے
عرب میں اس ادا کے تذکرے دن رات رہتے تھے

ہمیشہ یاد رہتا تھا ہر اک قول و قرار اپنا
عمل سے اپنے خود سرکار کرتے تھے وقار اپنا

کیا جو عہد و پیماں جس سے پورا ہی کیا اکثر
یہ جوہر کاروباری زندگی کا خاص تھا جوہر

ابی الحمسا کے بیٹے صحابی یعنی عبد اللہ
تھی جن کی دوسرے تجار ہم پیشہ سے رسم و راہ

بیاں اک واقعہ بعثت سے پہلے کا وہ کرتے ہیں
ہوئی تکلیف ان کی ذات سے حضرت کو ڈرتے ہیں

کوئی سودا اُنھوں نے سرورِ دیں سے چکایا تھا
زرِ واجب ادا کچھ ہو چکا تھا کچھ بقایا تھا

گئے یہ کہہ کے یہ اقرار عبد اللہ آتا ہوں
بقایا کی رقم لینے مکاں کو اپنے جاتا ہوں

شہِ والا ہے موجود عبد اللہ نہیں آتے.
کچھ ایسے بھولے وہ دو دن تک نہ حضرت کے قریں آئے

ہوا جب تیسرا دن اُن کو وعدہ کا خیال آیا
شکستِ عہد سے غمگیں ہوئے دل میں ملال آیا

بعجلت وعدہ گاہِ خاص پر باچشمِ نم پہونچے
حیا سے سر جھکائے نزدِ سلطانِ امم پہونچے

کیا معلوم حاضر تین دن سے ہیں وہیں حضرت
اُٹھائی انتظارِ آمدِ ہم عہد میں زحمت

یہ پاسِ وعدہ اس پر طرہ یہ لطفِ کریمانہ
بُرا تاخیرِ عبد اللہ پر شہ نے نہیں مانا

زہے خلقِ عظیم و حبذا یہ عہدِ مستحکم
نہیں آزردہ کچھ پیماں شکن سے رحمتِ عالم

امیں ہیں صادق الوعدہ باوصافِ دیانت ہیں
ابھی نو عمر ہیں ہونے کو سلطانِ رسالت ہیں

خدیجہ طاہرہ کی طرف سے حضور کا تاجرانہ سفر

تجارت کے مشاغل میں امیرِ کارواں ہو کر　　گئے ہیں بصرہ و شام و یمن سلطانِ دیں اکثر
حیاتِ پاک کی پچیسویں تھی اب برس شاید　　ثنا خواں تھے ابھی تک آپ کے سب ہم نفس شاید
دیانت راستی پاکیزہ اخلاقی کی شہرت تھی　　شیوخ مکہ میں اہلِ عرب میں خاص عزت تھی
خدیجہ طاہرہ خاتون خوش اخلاق با عزت　　تجارت میں لگی تھی جن کے گھر کی بیشتر دولت
عرب کی باوجاہت پاکدامن نیک بی بی تھیں　　تھیں اک بیوہ مگر محمل نشین خوش نصیبی تھیں
ہمیشہ شام کو مالِ تجارت اُن کا جاتا تھا　　بدستِ معتمد یہ کام سب انجام پاتا تھا
خدیجہ کی طرف سے نامہ اک حضرت کے نام آیا　　زبانی بھی خصوصی نامہ بر لے کر پیام آیا
تمنا محترم خاتون نے کی تھی یہ حضرت سے　　کہ ہے دلبستگی سرکار کو چونکہ تجارت سے
لہٰذا شام کو سامان میرا آپ لے جائیں　　صلہ خدمت کا دونا اوروں سے منظور فرمائیں
شرائط سن کے یہ سرکار والا ہو گئے راضی　　لیا ہمراہ سامانِ تجارت راہ بصرہ لی
ہوا اندازے سے زائد نفع سامانِ تجارت میں　　زمانہ بھی اضافہ تھا تمام اشیاء کی قیمت میں
یہ بیع و شرا اک حیلہ۔ تجارت اک بہانہ تھا　　جہاں کو اقتصادی شاہراہوں پر چلانا تھا
غرض جب شام و بصرہ میں یہ ساماں بک گیا سارا　　ہوا مکہ کو واپس آمنہ بی کا مہ پارہ
نوید اب قافلہ سالار کی آمد کی جب پائیں　　خدیجہ شاد و خرم پیشوائی کے لئے آئیں
حساب اس درجہ پاک و صاف سامان کا پایا　　خدیجہ نے مبارکباد کو یوں ارشاد فرمایا

خدا شاہد شریف و پاک خصلت ایسے ہوتے ہیں
امین و معتمد اہلِ دیانت ایسے ہوتے ہیں

۵۲

ام المومنین خدیجہ طاہرہ کا حضور سے عقد

اثر اتنا خدیجہ پر ہوا اخلاقِ حضرت کا　　کہ بدلا رنگ اس خاتون کی پاکیزہ فطرت کا
شہِ لولاک کے معلوم سب حالات تھے ان کو　　بعنوانِ دگر ارماں یہی دن رات تھے ان کو
کسی صورت سے گردوں کہیں سے انکی ہو شادی　　خدیجہ بی کی ہو پھر از سرِ نو خانہ آبادی
خدیجہ کی ہوئیں تھیں شادیاں تین اس سے پہلے بھی　　یہ وہ دن تھے کہ چالیس سال کی عمر گرامی تھی
ابو ہالہ۔ عتیق و صیفی۔ پہلے تین شوہر تھے　　ہم آغوشِ اجل بحرِ عدم کے تینوں گوہر تھے
خدیجہ بی کے والد ہو چکے تھے دہر سے رخصت　　عمر ابن اسد موجود تھے اک عم با عزت
خدیجہ فطرتاً سرکار سے شادی کی خواہاں تھیں　　قوی تر آرزوئے عقد تھی ہمت پہ نازاں تھیں
نفیسہ جو کنیزِ خاص تھی بی بی خدیجہ کی　　پیامِ عقد لے کر خدمتِ سرکار میں آئی
سنا پیغام دیدی عقد کی شہ نے رضامندی　　کہ اس اقرار میں مضمر تھا منشائے خداوندی
ابو طالب سے کیں ابن اسد نے پھر ملاقاتیں　　خدیجہ طاہرہ کے عقد کی طے ہو گئیں باتیں
ابو طالب سب اہلِ خانداں کو ساتھ میں لے کر　　برائے رسمِ عقد آئے خدیجہ طاہرہ کے گھر
نہایت سادگی سے اور جدا ہر رسمِ دنیا سے　　نکاحِ سرورِ دیں ہو گیا بی بی خدیجہ سے
ہوئے طے مہر میں بیشک طلائی پانچسو درہم　　ہوئی اس طرح یہ مسعود رسمِ عقد مستحکم

یہ نوشاہ عروسِ رحمتِ باری کی شادی تھی

نہ ہو اسباب نا بیجا عقد میں گو یا منادی تھی

خصائص حضور قبل نبوت

تجارت کا رہا کچھ بعد شادی سلسلہ جاری
ترقی پر مگر تھا روز شوق طاعت باری
سفر بحرین و شام و بصرہ کے شہ نے کئے اکثر
ہوئے راہب نسطورا دیکھ کر سرکار کو ششدر
رسوم شرک سے نفرت رہی سرکار والا کو
کہ تھا معصوم رکھنا آپ کا باری تعالیٰ کو
کسی نے بھی قریشی نے شہ والا کی دعوت کی
ذبیحہ تھا بتوں کے نام کا رغبت ضیافت تھی
دیا تھا آپ کو نور نبوت حق تعالیٰ نے
نہ کھایا مطلقاً نایاک کھانا شاہ والا نے
بتوں کی بت پرستوں کی مذمت آپ فرماتے
کبھی کفار کے میلے میں جلسوں میں نہیں جاتے
جبیں روشن تھی ظاہر رخ سے شان اضطراری تھی
زباں پر وقت سرگرم ثنائے ذات باری تھی
نکل جاتے تھے گھر سے جانب غار حرا اکثر
عبادت کا کیا کرتے تھے خلوت میں مزا اکثر
بہت سے کافر و مشرک نصاریٰ فیض صحبت کر
ہوئے راز آشنا قانون جس سے دین فطرت کے
ورقہ و قیس ابوبکر و حکیم و احباب سابق تھے
تھے پاکیزہ خصائل مژدۂ غیبی کے شائق تھے

اثر تھا ہر طرف یہ مصطفیٰ کے فیض صحبت کا
جہاں آب و گل شائق تھا اعلان نبوت کا

آثار نبوت

عرب بھر میں تھا مکہ خاص مرکز بت پرستی کا
رواج عام تھا میخواری و رہزنی و مستی کا ۱۳
رکھے تھے تین سو اور ساٹھ بت کعبہ میں ہر جانب
پرستش کرتے تھے ہر دن نئے اصنام کی کاذب
قریشی ہاشمی ذی فہم ایام جہالت میں
تھے اکثر مبتلا رسم و رواج صد ملامت میں
بری سرکار کو رسمیں یہ سب معلوم ہوتی تھیں
عبادت میں رکاوٹ کا سبب معلوم ہوتی تھیں
زیادہ حسب قدر عمر گرامی ہوتی جاتی تھی
مذاق حق شناسی میں ترقی ہوتی جاتی تھی
غرض چالیس سال اس شان سے سرکار کے گذرے
گذرنا در تھے جو طالع بیدار کے گذرے
متاہل زندگی درس معاش و درس شفقت تھی
معلم خلق کی اس دور میں بھی حجت رحمت تھی
ولا اہل و عیال و اقربا کی گرچہ بھی دلمیں
محبت رب کی رکھتے تھے نہاں لیکن نبی دل میں
خدا کی یاد بھی ذوق عبادت لطف خلوت تھا
حرا کا غار بستی سے جدا دار العبادت تھا
تجلے فرد سیں نظر آتے تھے انوار الٰہی کے
مرقع تھے در و دیوار انوار الٰہی کے
یکایک وہ مبارک محترم مسعود دن آیا
نظر محبوب ناز و ناز قلب مطمئن آیا
فرشتہ عرش اعظم کا سوئے غار حرا آیا
نظر تاریک گھر میں جلوۂ نور خدا آیا
تجلی رب کی گرد و پیش اپنے ہر طرف دیکھی
منور غار پایا روشنی مشغل کعبہ دیکھی
جلال حق سے تھی حالت دگر قلب مبارک کی
سنی جبریل سے آواز اقرا باسم ربک کی
سکوت و خامشی کا آپ پر عالم ہوا طاری
گراں تھی بہر دل جوئی تھی شان رحمت باری

مبارکباد جبریل امیں نے دی شہ دیں کو
نبوت خالق عرش بریں نے دی شہ دیں کو

جلال الٰہی

مبدل ہیبت حق سے ہی کچھ دیر تک حالت　　رہے مستغرق نور و ظہور ذات آں حضرت
بدن میں خوف حق سے دیر تک لرزہ رہا طاری　　پسینہ ہو گیا ہر موئے تن سے یک بیک جاری
بحکم رب اگرچہ جبرئیل نے نور اُس تجلی کی　　ذرا دھیمی ہوئیں تابانیاں بھی کچھ تجلی کی
تحیر سے اُسی عالم میں واپس آپ گھر آئے　　یہاں بھی قدرتی انوار ہر جانب نظر آئے
ز حجرہ سے جب نکلا خدیجہ پارسا نکلی　　زباں سے نہ طولی نہ طولی کی صدا نکلی
خدیجہ نے اُڑھا دی اپنی چادر کملی والے کو　　لیا آغوش میں محبوب داور کملی والے کو
ادب سے اضطراب و جوشش حیرت کا سبب پوچھا　　سکون و ضبط سے احوال سلطان عرب پوچھا
بیاں سب واقعہ غار حرا کا شہ نے فرمایا　　اشاروں سے بتایا ماجرا تھا جو نظر آیا
نبوت کے عظیم الشان منصب کا عطا ہونا　　ادب سے سامنے ناموس اکبر کا کھڑا ہونا
نظر آنا وہ انوار خدا کا بے حجابانہ　　وہ اپنے اضطراب قلب کا حد سے گذر جانا
خوشی اجمال سے فرما دیئے دیکھے تھے جو منظر　　خدیجہ رضی بھی ہوئیں حیرت زدہ حالات یہ سن کر

فضا میں عرش کے جلوے نہاں معلوم ہوتے تھے
فرشتے از زمیں تا آسماں معلوم ہوتے تھے

ورقہ کی راست گوئی

۵۴ نواح مکہ میں شہرت تھی ورقہ ابن نوفل کی　　ہی قابل ایک دنیا اُسکے اوصاف مکمل کی
یہ پہلے مشرکین مکہ میں برسوں رہا شامل　　نکل کر شرک سے دین مسیحی کا ہوا قائل
جدا سب ہی سے صحرائی کلیسا میں یہ رہتا تھا　　سمجھتے تھے نصارا قول حق جو بات کہتا تھا
نہایت پارسا تھا ذی شرف تھا مرد رہب تھا　　تھا عبرانی کا عالم ماہر علم مذاہب تھا
اسے توریت پر انجیل پر بھی دسترس حاصل　　یہودی اور نصرانی سمجھتے تھے اسے کامل
قیافہ سے یہ ارباب خیر کو جان لیتا تھا　　جو اس کے سامنے جاتا اُسے پہچان لیتا تھا
خدیجہ لائیں ختم الانبیاء کو اسکی محفل میں　　زیارت سے نبی کی شاد تھا ورقہ بہت دل میں
خدیجہ طاہرہ کا ورقہ یہ عمزاد بھائی تھا　　تھا نصرانی مگر مائل بہ زہد و پارسائی تھا
سنے حالات سب بی بی خدیجہ سے شہ دیں کے　　نظر کے سامنے انوار دیکھے چشم حق بیں سے

رسول پاک پر ڈالی نظر فوراً پکار اُٹھا
پئے تعظیم مسند چھوڑ کر بے اختیار اُٹھا

تصدیق رسالت

کہا لاریب وہ ناموس اکبر ان کے پاس آیا　　کلیم و عیسیٰ مریم کو ملتا جس کا احسن آیا
بلاشک عرش سے لائے وحی روح الامیں انکو　　بلاشک دی گئی تعلیم قرآن مبیں انکو
نبوت کا شرف بیشک انھیں اللہ نے بخشا　　انہیں رب خدا ملک خدا آگاہ نے بخشا
انھیں پر ختم نیک سلسلہ ہوگا نبوت کا　　سبق دے گا خدا ان کو کتاب دین و حکمت کا
یہ ختم الانبیاء ختم رسل ہونگے زمانہ میں　　باذن اللہ یہ مختار کل ہوں گے زمانہ میں

غرض ورقہ نے تصدیق رسالت کی شہ دیں کی — نبی مانا بہت تکریم و عزت کی شہ دیں کی
نبوت ملے تعالیٰ اللہ نبوت اسکو کہتے ہیں
مصدق جسکا منکر ہو صداقت اسکو کہتے ہیں

تیقن نبوت

اقامت گاہِ ورقہ سے شہ لولاک گھر آئے — خدیجہ بی کو لے کر ساتھ میں خیر البشر آئے
نبوت بخشدی حق نے یہ جب دلکو یقین آیا — تو بن کر مصطفےٰ کعبہ میں ختم المرسلین آیا
کیا سجدہ ادا لب پر ثنائے کبریا آئی — مبارکباد کی محراب کعبہ سے صدا آئی
ہوئے ختم رسل حق نے جہاں کی بادشاہی دی — بلند آواز سے اصنام کعبہ نے گواہی دی
پڑھا کلمہ بتوں نے سنگریزوں نے زباں کھولی — لب خاموش سے بولی اجنہ نے "نبی" بولی
جھکے سجدے کو سر اشجار کے صحرائے بطحا میں — پرندوں نے ترانے حمد رب کے گائے صحرا میں
گواہی دی زمین و آسمان شمس و قمر سب نے
محمد کو بنایا خاتم پیغمبراں رب نے

آغاز تبلیغ اسلام

اشاعت کے لئے دین مبین کی مصطفا اُٹھے — خدا کا نام چمکانے کو محبوب خدا اُٹھے
نظر کاشانۂ رحمت میں سب سے پیشتر ڈالی — بنیں پہلی نظر ہی میں خدیجہ بی خدا والی
ہوئیں اسلام میں داخل نبوت کی شہادت دی — نبی کو ہادیٔ کونین ہونے کی بشارت دی
۵۵
خدیجہ تھیں نبی کے اس نئے اعزاز پر شاداں — بنا گھر آپ کا قصر نبوت جنت ایماں
علی پروردۂ آغوش رحمت گھر کے اندر تھے — تھے کمسن رخ سے لیکن آئینہ ایماں کے جوہر تھے
ہوئے تلقین سلطان رسل سے دین میں داخل — بعہد کمسنی توحید باری کے ہوئے قائل
تھے منظور نظر زید ابن حارث شاہِ والا کے — ہوئے وہ بھی ثنا خواں رحمت باری تعالیٰ کے
ہوئے تینوں مسلماں پہلے گھر والے یہ حضرت کے — ترقی پر نظر آثار آئے دین و ملت کے
نگاہیں گھر سے باہر اب اُٹھیں شاہِ رسولاں کی — تلاش اہل حق تھی جستجو تھی اہل ایماں کی
ابوبکر اہل مکہ میں جو مرد پاک طینت تھے — نبوت سے بھی پہلے محرم شاہِ رسالت تھے
زبان شاہ سے توحید کا پیغام سنتے ہی — نظر آئے ریاض دین حق میں پھول چنتے ہی
پڑھا صدیق اکبر نے شہ ذی جاہ کا کلمہ
کیا اللہ نے اونچا رسول اللہ کا کلمہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ابوبکر معظم اہل مکہ میں معظم تھے — سخی و باوجاہت صاحب دینار و درہم تھے
اثر والے بھی اہل الرائے بھی تھے اور تونگر بھی — عرب کے ماہر انساب بھی تھے دادگستر بھی
اثر تھا خاص ان کا شہر کے مخصوص لوگوں پر — تمام افراد مکہ مشورے کرتے تھے آ آ کر
صداقت راستی تقویٰ تھا بچپن سے شعار انکا — معاصی سے ملوث تھا نہ دامن زینہار ان کا
عفیف و پارسا تھے صاحب صدق و دیانت تھے — رفیق و محرم راز شہنشاہِ رسالت تھے

یہ جب اسلام میں داخل ہوئے ایمان لے کے — برائے خدمت اسلام سب سامان لے آئے
بجان و دل ہوئے آمادہ تبلیغ و اشاعت پر — کیا حق دین برحق کا ادا احباب سے مل کر
زبیرؓ و عبدرحمٰنؓ سعدؓ و طلحہؓ اور عثماںؓ نے — سعیدؓ و ارقمؓ و عمارؓ نے خبابؓ ذی شاں نے
صہیبؓ عثمانؓ بن مظعون عبداللہؓ عبیدہؓ نے — غرض ہر ایک مخلص ملت بیضا کے شیدا نے
پڑھا تحریک پر صدیقؓ کی اسلام کا کلمہ — فضائے کعبہ سے اٹھنے لگا اسلام کا کلمہ
یہ تھے کار نمایاں مرحبا صدیقؓ اکبر کے — نہ کیوں محبوب رکھتے آپ کو محبوب داور کے
یہ وہ اصحاب ہیں قائم ہوئی جن سے شوکت کعبہ — یہ وہ اصحاب ہیں تھی جن کی عزت عزت مکہ

یہ وہ اصحاب ہیں قرآں میں جن کا ذکر شامل ہے
شرف السابقین الاولین کا جن کو حاصل ہے

خطرات ابتدائی

نماز چاشت کو کعبہ میں پڑھ لیتے تھے ہمیشہ — نہ جائز جانتے تھے یہ نماز اہل قریش اکثر
نماز اک دن کسی درہ میں پڑھتے تھے شہ ذیشاں — علیؓ بھی ساتھ میں مصروف عبادت تھے باطمیناں
یکایک جانب درہ ابوطالب بھی آ نکلے — پڑھے جب مقتدی و مقتدا کے پاس جا نکلے
عبادت کا طریقہ کچھ نرالا سا نظر آیا — رکے کچھ دیر تک اور دل ہی دل میں غور فرمایا
عبادت سے ہوئے جس وقت فارغ سرور عالم — ابوطالب نے پوچھا ہے یہ کیا اے نور عین عم
کہا ہم دین ابراہیمؑ کی تقلید کرتے ہیں — عبادت حق کی اور اسلام کی تجدید کرتے ہیں
ابوطالب یہ بولے ہم کو کیا اس دین سے مطلب — مبارک ہو تمہیں اپنا نیا مسلک نیا مذہب
بجا لاؤ امور دین تم جس طرح سے چاہو — فساد اشرار سے مکہ کے ہو جائے نہ ایسا ہو
ابھی آغاز تھا اغیار تھے اسلام کے دشمن — قریشی ہاشمی سب تھے خدا کے نام کے دشمن
خموشی سے شہ دیں دین کی تبلیغ کرتے تھے — تصادم حق و باطل کا نہ ہو فی الفور ڈرتے تھے
نوافل کو بھی چھپ دب کر ادا سرکار فرماتے — اصول دیں بطور راز حق اظہار فرماتے
نماز چاشت تو کعبہ میں پڑھ لیتے تھے جو جا کر — کہ جائز جانتے تھے یہ نماز اہل قریش اکثر
کسی گھاٹی میں پڑھتے تھے مگر بقیہ نمازیں سب — یہی تھا ہادی عالم کو اب تک فرمان حکم رب
نمازوں میں صحابی سب کے سب ہمراہ ہوتے تھے — امام ان مقتدیوں کے رسول اللہ ہوتے تھے
یہی رہتا تھا اندیشہ برابر قلب اطہر میں — نہ ہو رشک و حسد پیدا کہیں کفار خود سر میں
کہیں آغاز میں جنگ آزما دشمن نہ ہو جائیں — کہیں تبلیغ دیں سے اہل کیں بدظن نہ ہو جائیں
مسلماں مختصر سے پڑ نہ جائیں دست اعدا میں — صحابی ہیں فقط دس پانچ ہی موجود دنیا میں
اگر آغاز ہی میں ہو گئے برباد یہ مسلم — تباہی ملت اسلام کی ہو جائے گی لازم
تدبر اور سیاست سے شہ دیں کام لیتے تھے — کوئی سختی اگر ہوتی کلیجہ تھام لیتے تھے

خدا کے نام کی عاشق خدائی ہوتی جاتی تھی
مسلمانوں میں تدریجی ترقی ہوتی جاتی تھی

٥٦

[1] زبیرؓ بن العوام۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ ابن ابی وقاص طلحہؓ بن عبیداللہ وعثمانؓ ابن عفان [2] سعیدؓ بن زید مجملہ عشرہ مبشرہ [3] ارقمؓ بن ابو الارقم عمارؓ بن یاسر خبابؓ ابن الارت [4] صہیبؓ بن سنان رومی عبداللہؓ ابن مسعود۔ عبیدہؓ بن حارث قریشی

نظارۂ نماز

نماز اک دن کسی درہ میں پڑھتے تھے شہ ذیشاں
یکایک جانب درہ ابوطالب بھی آ نکلے
عبادت کا طریقہ کچھ نرالا سا نظر آیا
عبادت سے ہوئے جس وقت فارغ سرور عالم
کہا ہم دین ابراہیمؑ کی تقلید کرتے ہیں
ابوطالب یہ بولے ہم کو کیا اس دین سے مطلب
کہا یہ بھی بتا تم سے کہ نئے مذہب کی ڈالی ہے
تمہیں اس حال میں جب دیکھ لینگے خاندان والے
اگر ہم دیکھ لیں گے جب مزاحم اہل بستہ ہونگے
تحفظ کا تخیل تھا تری بھی نگاہوں میں

علی بھی ساتھ میں مصروف عبادت تھے باطمینان
بڑھے جب مقتدی و مقتدا کے پاس جا نکلے
رکے کچھ دیر تک اور دل ہی دل میں غور فرمایا
ابوطالب نے پوچھا ہے یہ کیا اے نورعین عم
عبادت حق کی اور اسلام کی تجدید کرتے ہیں
مبارک ہو تمہیں اپنا نیا مسلک نیا مذہب
فساد و جنگ کی صورت اعزا سے نکالی ہے
نہ بڑھ جائیں گے جیتے جی تمہاری جان کے لالے
ہمارے ہاتھ سے یہ معرکے لاریب سر ہونگے
مگر کانٹے نظر آتے تھے دین حق کی راہوں میں

شورش کفار مکہ

نئے مذہب کی یہ تبلیغ یہ خاموش تدبیریں
رہیں ہرگز نہ قائم چند دن راز نہاں ہو کر
ہمی اصحاب نبی کی آمد و شد با اذن جاری
نئے احباب کے چہروں کی رونق دیدنی تھی
مسلماں اس ادا سے احترام کعبہ کرتے تھے
صف اصحاب میں شامل ہوئے تھے جو ابتک
صہیب و مصعب و عمار و خبابؓ و ابوذر سب
کسی کو منصب و اعزاز کی کوئی نہ حسرت تھی
کسی لالچ کسی ترغیب یا اعزاز و دولت سے
ہوئیں یہ تین سالہ کوششیں اسدرجہ بار آور
بڑے اصحاب کے جب شاہراہوں سے گذرتے تھے
یہ منظر دیکھ کر کفار مکہ ہو گئے برہم
ادھر کافر ہوئے آمادۂ جنگ و عناد اکثر

یہ خفیہ راز یہ تنظیم دیں خلوت کی تقریریں
جہاں میں صوت حق کو بھی صدائے کارواں تا کر
پھر اس پر اور طرہ اہل حق کی راست گفتاری
شکوہ دین و شان ملت حق چھپ نہ سکتی تھی
بتوں پر بھی ملامت و دلیلیں جب گزرتے تھے
انہیں حاصل نہ تھی دنیا کی کوئی گرد فرا تک
معذر پہنچتے نازاں لاکھ تھے بے مال بے زر سب
حصول جاہ و حب منزلت سے سب کو نفرت تھی
قدم لغزش نہ کر سکتے تھے ان کے راہ ملت سے
کہ داخل ہو گئے اسلام میں اہل عرب اکثر
نظر حیرت سے ان پر غیر مسلم لوگ کرتے تھے
کئے بر ہادی اسلام کے پیمان مستحکم
ادھر ارشاد فرمایا کہ فاصدع بما تؤمر

ہوا حکم خدا اعلان تبلیغ و اشاعت کا
اڑا پرچم صفا کی چوٹیوں پر دین و ملت کا ۱۷

دعوت عام
اشاعت اسلام

صفا پر اعلان نبوت شاہ دیں آئے
کہا سرکار نے اہل قریش و اہل مکہ سے
بتاؤ تو مری نسبت تخیل آپ کا کیا ہے

قریشی ہاشمی، سب کو بلا کر جمع فرمائے
کہ اے لوگو تمہیں خلاق عالم عقل و دانش دے
کہوں میں یہ اگر زیر صفا لشکر مہیا ہے

یقین کیا آپ کو آجائے گا اس قول کا میرے — جواب اس کا مجھ کو دیں عزیز و اقربا میرے
کہا سب نے کہ صدق و راستی کے آپ پیکر ہیں — صداقت کے دیانت کے ازل ہی سے خوگر ہیں
ہیں بیشک یقیں آجائیگا سُن کے آپ سے سب کا — کہ قایل اسکا ہے سچ بولنے والا زمانے کا
کیا مجمع نے جب اقرار حضرت کی صداقت کا — تو فرمایا کہ میں داعی ہوں توحید و رسالت کا
بس اب سب دوستو توحید پر ایمان لے آؤ — رسالت کا کرو اقرار مومن دل سے بن جاؤ
وگرنہ آپ پر ہوگا عذاب اللہ کا نازل ہو — رہائی تم ہماری سے بہت ہو جائے گی مشکل
سنی تقریر جب یہ آپ کی مجمع ہوا برہم — دگرگوں بولہب کا ہو گیا غصہ سے کچھ عالم

ہوئی بنیاد جنگ و حق و باطل آج سے قائم
نبی کے اور پرائے کی حد فاصل آج سے قائم

علیؑ کے گھر قریش کی دعوت

علیؑ سے صاحب لولاک نے ارشاد فرمایا — کرو ساماں دعوت راحت جاں لے فلک پایا
ابھی کمسن تھے تیرہ سال کی تھی عمر حیدرؑ کی — مگر کھلی چشم رحمت آپ پر محبوب داور کی
کیا ساماں دعوت آپ نے ابنائے ہاشم کا — علیؑ کے گھر پہ عبدالمطلب کا خاندان آیا
ابوطالب بھی حمزہ ابولہب و عباس بھی آئے — علاوہ ان کے دیگر صاحب احساس بھی آئے
ہوئے کھانے سے فارغ سب کے سب خاندان والے — ہوئے استادہ مسند پر محمدؐ لامکاں والے
کیا ارشاد یہ بار نبوت دوش پر میرے — کفالت دین و دنیا کی خلافت کی ہے سر میرے
مجھے بار گراں ہے لے بزرگو اب اٹھانا ہے — مدد میری کرے گا جو وہی میرا یگانہ ہے ۵۸
سنی جب آپ کی تقریر سناٹا تھا محفل پر — جھکے فرط غضب فرط ندامت سے سر اکثر کا سر
علیؑ نے سب کو دیکھا پھر کھڑے ہو کر گزارش کی — کہ آئے اہل شرف گو آپ سے ہے عمر کم میری
مگر میں ہادی عالم بجا لاؤں گا یہ خدمت — خدا شاہد رہوں گا عمر بھر میں خادم ملت

بنی ہاشم کی نظروں میں یہ منظر تھا قیامت کا
کر چکے دو لفظ کیا فیصلہ دنیا کی قسمت کا

مظالم قریش

صحابہ کی ہوئی تعداد جب چالیس کی پوری — ہوئی تبدیل طاقت سے مسلمانوں کی مجبوری
کیا توحید کا اعلان کعبہ میں شہ دیں نے — برا اس فعل کو سمجھا قریشی اہل تمکیں نے
سمجھ کر اس عمل کو توہین پر کفار برہم تھے — امام الانبیا کے قتل پر آمادہ یکدم تھے
ہوا ہنگامہ برپا کر دیا حملہ شہ دیں پر — تن پرور پر ہر سمت سے اٹھنے لگے خنجر
ربیب سرور کونین حارث بن ابی ہالہ — ہے خون کا ملت بیضا میں رتبہ ارفع و اعلیٰ
بچانے کے لئے سرکار کو گھر سے نکل آئے — خبر اس فتنہ آرائی کی سن کر برمحل آئے
ہوئے آخر یہ شیدائی شہید ملت داور

ولائے مصطفےٰ کا ولولہ کتنا مکمل تھا
ہوا نذر رہ ملت یہ وہ جانباز اول تھا

ادھر اصحاب میں جوش فداکاری ہوا زایل — ادھر بڑھنے لگے قتل شاہ میں کفار کے قبایل

ابوجہل و ابوسفیان و عاص و شیبہ و عتبہ — بہم ابی ولید و نضر و اخنس اسود و شیبہ
ابوطالب کے گھر اصنام حجت کے لئے آئے — زباں پہ گفتنی ناگفتنی الفاظ سب لائے
کہا دیکھو بھتیجہ آپ کا بے خوف کتنا ہے — ہمارے معتقد اصنام کی توہین کرتا ہے
ہمیں احمق سمجھتا ہے ہمیں جاہل سمجھتا ہے — ستم یہ ہے کہ خود کو ہادی کامل سمجھتا ہے
ابھی بگڑا نہیں ہی کچھ اسے روکو ابوطالب — وگرنہ ہو گیا ہم پر کبھی غصہ اگر غالب
یقیں جانو کہ پھر ہم خون کے دریا بہا دینگے — بھتیجہ کا تمہارے نام دنیا سے مٹا دینگے
بھتیجے کی اگر تم نے ذرا اپنے حمایت کی — تو پھر خونریزیاں ہونگی عرب بھر میں قیامت کی
ہمارا یا تمہارا نام مٹ جائے گا دنیا سے — غلط آغاز کا انجام کیا ہو جائے گا کیا سے
ابوطالب نے کچھ کہہ سن کے لوٹا یا اکابر کو — مگر پایا بہت ناراض سب افراد جابر کو
کہا اے جانِ عم گو دل سے میں حامی تمہارا ہوں — مگر دشمن ہے سارا خاندان میں بے سہارا ہوں
مرے سر پہ نہ اتنا بار اے نورِ نظر ڈالو — بآسانی اٹھاؤں میں جسے بوجھ اسقدر ڈالو
ابوطالب شہ دیں کی امیدوں کا سہارا تھے — ابوطالب کے تھے یہ نعمت دل آنکھوں کا تارا تھے
بچشم نم کہا عم گرامی سے خدا شاہد — میں ہوں اک بندہ ہی معبود میرا ہے اکبر واحد
کوئی ہاتھوں پہ میرے چاند سورج رکھ دے گر لاکر — میں اپنے عزم سے باز آؤں ہی دشوار مشکل تر
قدم جس منزلِ قدرت نما میں میں نے ڈالا ہے — مرا عزم و ارادہ سب بحکم حق تعالے ہے
مرے ہاتھوں سے یا تکمیل احکام خدا ہوگی — خدا کے نام پر یا جان مری تن سے جدا ہوگی
بھتیجے کا ابوطالب نے جب یہ حوصلہ دیکھا — کہا ہاں اب تمہارا بال بیکا ہو نہیں سکتا

۵۹

ابوطالب حفاظت شاہ کی دن رات کرتے تھے
مگر اظہار اعترافِ دینِ خود بالذات کرتے تھے

رہے کفار جب ناکام سب اپنے ارادوں میں — ہوئے اکثر یہ منصوبے قریشی خانوادوں میں
ہوا پیدا تخیل یہ ہر اک ادنیٰ و اعلے کو — بہر صورت کیا جائے پریشاں شاہ والا کو
فراہم ہوتے تھے کافر عبادت میں نمازوں میں — تھی سعی فتنہ کوشی روز و شب فتنہ طرازوں میں
حرم کی راہ میں کانٹے بچھا دیتے تھے تا مسلم — یہ کعبے کے نمازی کو سزا دیتے تھے نامسلم
برا ہر بات کو سرکار کی اشرار کہتے تھے — زباں بندیٔ شہ دیں کی کریں اس غم میں رہتے تھے
کبھی ہوتے اگر مصروفِ سجدہ ہادیٔ عالم — نجاست ڈالتے پشت مبیں پر تھے یہ با سم
کبھی صرفِ نماز آقا کو گر یہ دیکھ پاتے تھے — حرم میں غل مچاتے سیٹیاں پیہم بجاتے تھے
گذرتے تھے جدھر وہ گو کہ رہ یہ ڈال دیتے تھے — مگر ہر بات کو سرکار ہنس کر ٹال دیتے تھے

عقبہ کی بربریت

نماز اک دن حرم میں پڑھ رہے تھے سرورِ ذیشاں — کہ عقبہ بن معیط آیا اٹھانے اک نیا طوفاں
گلے میں ڈال دی سرکار کے سفاک نے چادر — بٹی رسی کی صورت پیشتر ناپاک نے چادر
کیا پھر زور سے کھینچا زور سے محبوب یزداں کو — عبادت میں اذیت سخت دی شاہِ رسولاں کو
رکا دم سرخ چہرہ پڑ گیا آنکھیں ابل آئیں — گرے گھٹنوں کے بل سرکار چوٹیں بے محل آئیں
یکایک حضرت صدیق سنکر یہ خبر آئے — بعجلت درمیانِ عقبہ و خیر البشر آئے
پکڑ کر گوشہ چادر ڈھکیلا دور عقبہ کو — بچایا سرکشی ہو کر طفیل ربِ کعبہ کو

مظالم روز افزوں ہیں معاذ اللہ یہ اُس پر | جو کہتا ہے الٰہ العالمیں ہے خالق اکبر

ستم ختم رسل پر نت نئے کفار کرتے تھے
مگر شکر خدا ہر ظلم پر سرکار کرتے تھے

ترغیب امارت

امتحان سلطان رسالت

یہ جوشش پر ہے یہ تعاقب یہ ستم رانی | نہ آئی راس کفار عرب کو جب پشیمانی
عزائم میں شہ لولاک کے اصلا نہ فرق آیا | جفائے ناروا پر صبر ہی حضرت نے فرمایا
کیا پھر مشورہ باہم قریش فتنہ ساماں نے | نیا سوچا بہانہ دشمنان دین و ایماں نے
نمائندہ بنایا سب نے عتبہ بن ربیعہ کو | کیا حضرت پہ ظاہر اپنے افعال شنیعہ کو
یہ عتبہ خدمت سرکار والا جاہ میں آیا | باندازِ خطابت خود زباں پر یہ سخن لایا
متانت سے کہا کیا چاہتے ہو جستجو کیا ہے | محمد ابن عبد اللہ کہو آرزو کیا ہے
اگر درکار تم کو ارض مکہ کی حکومت ہے | اگر دل میں تمہارے آرزوئے مال و دولت ہے
اگر ہے شوق ہو شادی کسی اونچے گھرانے میں | ہے خواہش سیم و زر گر جمع کرنے کی خزانے میں
یہ سب چیزیں فراہم آپ کو سرکار کر دینگے | جو ہوگا مدعا پورا اُسے یکبار کر دیں گے
مگر تبلیغ دین نو سے تم اب باز آ جاؤ | بُرا اپنی زباں سے لات و عزیٰ کو نہ فرماؤ

بہت نازاں تھا عتبہ اپنی اس جادو بیانی پر
سمجھتا تھا مسخر بالیقیں ہو جائیں گے سرور ۶۰

ہر ترغیبات پر شانِ خطابت کچھ نہ کام آئی | امید عتبہ بزم شہ سے بے نیل مرام آئی
پڑھیں اُمی لقب آقا نے کچھ آیات قرآنی | مخاطب کی تمناؤں پہ گویا پھر گیا پانی
کہا عتبہ سے شہ نے میری بس اتنی تمنا ہے | جہاں اقرار کر لے سب کا رب خلاق یکتا ہے
خدائے پاک کی توصیف تھی آیاتِ قرآں میں | تھا اپنی عبدیت کا ذکر الفاظِ نمایاں میں
کہا انساں ہو تم جس طرح میں بھی ایک انساں ہوں | فقط یہ فرق ہے میں رازدار وحی و قرآں ہوں
خفا ہے یہ کہ تم اُس اللہ کا انکار کرتے ہو | کیا ہو جس نے پیدا مرتب دو دن میں زمینوں کو
سنا قرآں کو جب عتبہ نے اور مفہوم بھی سمجھا | شکستہ خاطر و افسردہ دل احباب میں پہونچا
کہا کفار سے جو کچھ سنا میں نے محمد سے | کلام اترا ہے او سپردہ یقیناً عرش ایزد سے
نہیں حاشا نہیں ہے شاعری لوگو کلام اُن کا | پیام غیب ہے، پیغام فطرت ہے پیام اُن کا
ہے اس میں خیر اُن کے حال پر اب چھوڑ دو اُن کو | نہیں کرنے دو اُنکا کام تم ہرگز نہ بارج ہو
وہ عہد کا مہالی گر عرب پر آ گئے غالب | کرینگے سب تمہاری قدر ابنائے ابی طالب
وگرنہ مل کے کر دینگے عرب والے فنا اُن کو | گئے کی اپنے مل جائے گی خود آخر سزا اُن کو
یہ سارا مشورہ عتبہ کا سب کو ناپسند آیا | نہ آنا تھا نہ ہرگز کام کچھ یہ وعظ و پند آیا

مظالم سے حریفانِ جفا پیشہ نہ باز آئے
جب آئے تیغ برکف پیشِ سلطانِ حجاز آئے

تمت


آپ کے بیٹے پوتے بھی صافی پیا کرینگے
بہار کا موسم شروع ہوتے ہی خون میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ اور جگر میں زہر پیدا ہو کر خون میں پھیل جاتا ہے۔ شاید
ابتدائی حالتوں میں آپ کو خبر نہ ہوتی ہو کہ کیا نقصان ہو گیا ہے۔ مگر جب کھجلی، پھوڑے، پھنسیاں، دانے اور قبض ہونے لگے
ہیں تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خرابی کہاں ختم ہو گی۔
پھوڑے، پھنسیاں تو خون کی خرابی کی ادنےٰ علامتیں ہیں۔ سرطان جیسے مہلک امراض بھی خون کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔
مشہور عالم، جادو اثر، تریاق کا بل صافی خون صاف کر کے ان تمام امراض کو روک دیتی
ہے اور اگر پہلے صافی نہ پینے کی وجہ سے کوئی شکایت ہو گئی ہے تو فوراً شفا ہو جاتی ہے۔
موسم بہار میں صافی کا استعمال ایک اچھی اور پسندیدہ عادت ہے
ہمدرد مجلس تجربات کی سالہا سال کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آپ کے بیٹے
پوتے پڑپوتے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، موسم بہار میں صافی استعمال کیا کریں گے۔ آپ
بھی آج ہی سے شروع کر دیجیے۔ قیمت فی شیشی (۱۰ خوراک) صرف دس آنے۔
موسم بہار میں اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو تندرست رکھنے کے لئے رسالہ ہمدرد صحت اور
رسالہ ہمدرد اطفال مفت منگا کر پڑھیے۔
ہمدرد دواخانہ دہلی

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بد مزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا ناپسند ہی نہ تھا بلکہ گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی۔ روز کا بھی ناک میں دم ہو گیا تھا۔ آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچیخانہ

خرید لیا، اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا، تو بد مزاج میاں کو یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں، اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے۔ آپ بھی آزمائش کیجئے۔ اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے، جس میں دہلی کے دسترخوان کا اضافہ ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ، ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت عہ محصول ۵ر

خلفائے راشدین رضی

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی اور فارسی کے

ایک لاکھ صفحات پر سو رخانہ و محققانہ ریسرچ

حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضی خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رضی خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رضی خلیفہ سوم حضرت علی خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رضی خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل، مشرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں، تو وہ صرف خلفائے راشدین رضی ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات، ان کا طریق حکومت، ان کے زمانہ کی اصلاحات، علمی اور تمدنی ترقیات اخوت و مساوات کے سبق آموز نظارے، صحابہ کرام کی پرجوش خدمات، تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے، غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی۔ خلفائے راشدین رضی کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمت اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ۵۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ۔ قیمت رعایتی غیر مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] محصول ۵ر

کیا آپ نماز پڑھنی جانتے ہیں؟

جبکہ کوئی مسلمان آپ سے یہ سوال کرے گا تو آپ اس پر بہت ناراض ہوں گے، اور آپ کا جی چاہے گا کہ سوال کرنے والے کا منہ نوچ لیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ آج

مسلمانوں کے ایمان پر الحاد کی بجلیاں

گر رہی ہیں، ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام دنیا میں کیوں آیا ہے؟ اسلام کو دنیا کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ ایمان انسانی کردار پر کیا اثر کرتا ہے؟ اسلامی عبادات کو دوسرے مذاہب کی عبادت پر کیا فضیلت ہے؟ حقیقت نماز کیا ہے؟ نماز کا فلسفہ کیا ہے؟ نماز کے دینی اور دنیاوی فائدے کیا ہیں؟ نماز کے پڑھنے سے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں؟ اپنوں اور غیروں نے نماز پر کیا کیا اعتراض کئے ہیں، اور ان کے مدلل و مسکت جوابات کیا ہیں، کتنی نمازیں کس دن اور کس وقت اور کس طرح پڑھنی چاہئیں ان سوالات کا جواب لیجئے

معلومات نماز

میں پڑھیے، جس کو مذہب اسلام کی ایک سو مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد حضرت علامہ خلیل احمد صاحب فاضل دینیات مولوی عالم، مولوی فاضل وغیرہ نے تین سال کی لگاتار محنت کے بعد تصنیف کیا ہے۔ معلومات نماز کیا ہے بلا شبہ نماز کی انسائیکلوپیڈیا ہے اور نماز کی سب سے بڑی کتاب ہے، جس کو پڑھنے کے بعد آپ کو عبادت کا فلسفہ معلوم ہو جائیگا اور نماز میں خشوع و خضوع حاصل ہوگا۔ دعوی کیا جاتا ہے کہ اردو زبان میں مسئلہ نماز پر بہترین اور پہلی کتاب اگر ہے، تو وہ صرف معلومات نماز ہے۔ ناممکن ہے کہ معلومات نماز پڑھے بغیر آپ کتاب کی خوبیوں کا اندازہ کر سکیں کتاب کی اہمیت کو محسوس کرنے کیلئے بہت ہی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے اور غور کیجئے کہ کس طرح دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے، لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہے ضخامت تقریباً ۴۰۰ صفحات اور قیمت صرف عہ ہے۔

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، ابن ماجہؒ، نسائیؒ، مسند امام شافعیؒ، مسند امام حنبلؒ، مسند بیہقیؒ، رزینؒ اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبد اللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں، حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے۔ دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے، اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا

سلیس و تفریباً مشرح اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

۶۴

کے نام سے شائع کیا ہے جس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری تشریح کے جمع کر دی گئی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے، دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں۔ شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں، آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان احادیث کے حالات۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ۲۰×۲۶ بڑا سائز پیشوا کے صفحہ کے برابر ضخامت ایک ہزار بہتر صفحے، قیمت بلا جلد للعہ، مجلد پارچہ للعہ، مجلد چرمی پشتہ للعہ، محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار۔ ریلوے پارسل بغیر قیمت پیشگی آئے کسی کو نہیں بھیجا جائے گا

ترمذی شریف کامل اردو ہر سہ حصہ مشرح

خدا کا شکر ہے کہ حدیث کی تیسری کتاب ترمذی شریف کامع شمائل ترمذی کے اردو ترجمہ مکمل ہو کر معہ ضروری شرح کے چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس اور شرح نہایت مفید و ضروری اعلیٰ درجہ کی لکھائی و چھپائی۔ سفید چکنا کاغذ۔ تقریباً پیشوا کے صفحے کے برابر بڑا سائز۔ ضخامت نو سو صفحے کے قریب۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے، مجلد پارچہ ۴ہے۔ مجلد چرمی پشتہ للعہ، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں، مگر ریلوے پارسل بغیر پیشگی قیمت وصول ہوئے کسی کو نہیں بھیجا جاتا۔

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد۔ دہلی

بیس روپے کا مال ایک روپے میں

ایک لاکھ احادیث کا عظیم الشان ذخیرہ

صحیح بخاری شریف کامل میں

بخاری شریف کی جلالت شان کا تذکرہ فضول ہے کیونکہ یہ مسلّم ہے کہ

کلام اللہ کے بعد صحیح بخاری شریف کا درجہ ہے

اس لئے کہ اسلام کے تمام احکام بخاری شریف سے جمع کئے گئے ہیں۔ عربی بخاری شریف کی قیمت اس وقت بیس روپئے تھی، اور اردو کے غلط سلط ترجمہ کی بھی دس روپے قیمت ہے۔ مگر اس ایک لاکھ حدیث میں سے جھوٹی اور ضعیف اور مکرر احادیث کو چھوڑ کر

ڈھائی ہزار سچی احادیث کا ذخیرہ

۶۴ مصر کے حضرت علامہ مبارک زبیدیؒ نے تقسیم ابواب کرکے تجرید بخاری کے نام سے شائع کیا۔ اور اس تجرید بخاری میں اور بڑی بخاری میں فرق صرف یہ ہے کہ تجرید میں جھوٹی، ضعیف اور مکرر احادیث کو کتاب کی ضخامت بڑھانے اور عام مسلمانوں سے زیادہ قیمت لینے کے خیال سے ترک کیا گیا ہے۔ ورنہ

تجرید بخاری میں اور بڑی بخاری میں کوئی فرق نہیں

صحیح بخاری شریف کامل کی سب حدیثوں کا

عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ

جو آج سے پانچ سال پہلے ادارہ پیشوا دہلی نے زر کثیر خرچ کرکے شائع کیا تھا، اور اس کی قیمت تین روپے تھی، لیکن انتہائی گرانی کاغذ کے زمانے میں

قیمت بڑھانے کے بجائے گھٹا دی ہے

بہت کم جلدیں اسٹاک میں موجود ہیں، بہت جلد طلب فرمالیں۔ ورنہ سر دست جنگ کے ختم ہونے تک نیا ایڈیشن نہیں چھپ سکے گا۔

قیمت نارو ے کاغذ ایک روپیہ۔ چکنا سفید کاغذ دو روپے مجلد پارچہ ۸؍ زائد مجلد چرمی پشت ۸؍ زائد۔ محصول ڈاک ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

حدیث شریف کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو حدیث کی ایسی صحیح کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی ارجح ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۴۰۴ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں۔ دوسری جلد بھی ۴۱۲ صفحے کی ہے، اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں۔ گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں، لیکن بڑی جامع ہیں، اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں۔ ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیاء، انبیاء، نیکی، خیرات، تقدیر، علم، ذکر و دعا، توبہ، صفات، منافق، جنت، دوزخ، قیامت، زہد اور تفسیر قرآن۔ غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلمؒ کے حالات۔ صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی صلعم کے حالات اور احکام رسالت پناہی صلعم معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالتؐ کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ صلعم کا ایک ایک حکم تلاش کرکے جمع کر دیا گیا ہے۔ حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ، سفید کاغذ مجلد دو جلد کا، ضخامت ۸۰۰ صفحے۔ قیمت دو روپے محصول ڈاک ۱۰؍۔ مجلد پارچہ دو روپے چار آنے، مجلد چرمی پشت ۲؍

اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت تین روپے، مجلد پارچہ ۳؍ مجلد چرمی پشت ۳؍۔ خاص ایڈیشن چکنا فیرذبی کاغذ چار روپے مجلد پارچہ ۴؍ مجلد چرمی پشت ۴؍

ایک جلد ضرور ہی منگا لیجئے کہ اس کی فروخت

سے رسول نمبر کے دوسرے حصہ کیلئے کاغذ خریدا جائیگا

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملی۔ اس ایک کتاب کے مطالعے سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لے کر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہے گی۔ یہ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوی سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھ کر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک فہرست مضامین پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب الصوم

کتاب الصلوٰۃ

کتاب الذبائح

کتاب الحقوق

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

ملنے کا پتہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تذکرۂ جمیل

پیشوا



مرتب: علامہ ... سید عزیز حسین نقابی

... دہلی



عالیجناب مسیح الملک حکیم جمیل خان صاحب

ہندوستانی دواخانہ ... دہلی

حضرت مسیح الملک حکیم ... خان صاحب مرحوم

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۳ء

شیلیفون نمبر ۵۶۶

پوسٹ بکس نمبر ۲۲

تار کا پتہ تسہیل

قرص جریان

جریان کے بیماروں کو شفا و زندگی کی خوشخبری

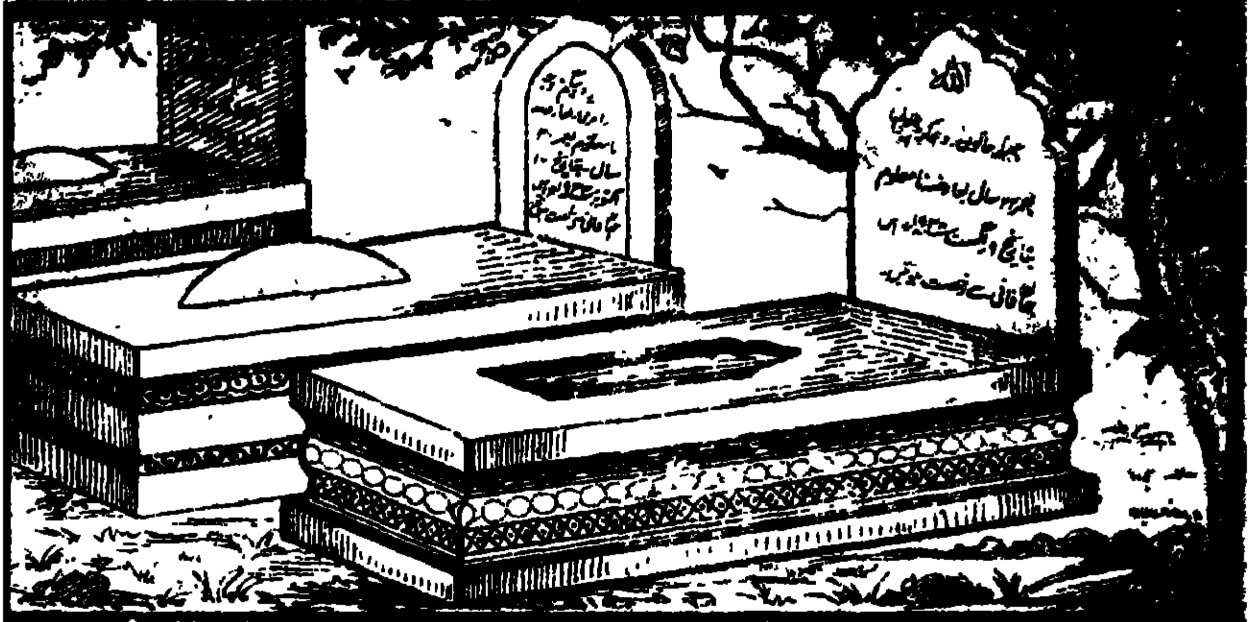
قرص جریان کی تمام ہندوستان میں دھوم ہے، شہرت اور چہل ہے۔ کیونکہ اس سے جریان کے ایسے بیمار بھی اچھے ہوئے ہیں جنکو سب نے جواب دیدیا تھا اور وہ زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔

قرص جریان کوئی معمولی دوا نہیں ہے، یہ عالیجناب مسیح الملک حکیم جمیل خانصاحب رئیس اعظم دہلی کے چشمۂ فیض کا کرشمہ ہے۔ مسیح الملک اسوقت ہندوستان کے سب سے بڑے طبیب ہیں، آسمان طب کے اس آفتاب کی روشنی ہر جگہ ہے اور آپکی شفا بخشی کی ہر جگہ دھوم ہے۔

قرص جریان سے جریان اور اس سے پیدا ہونے والی تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں۔ مثلاً سستی، کمزوری اور اعضا شکنی، کثرت احتلام، پیشاب سے پہلے یا بعد قطرے کا آنا، تولیدی مادہ کا پانی ہونا، پٹھوں کی کمزوری، اعضاء رئیسہ کا بگاڑ، آلات ہضم کی خرابی اور دماغ و دل اور پٹھوں کی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ مرض دیر تک رہ جائے تو پھر مرگی یا پاگل پن، یہانتک کہ دق و سل جیسی خطرناک بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے قرص جریان کے استعمال کرنے میں دیر نہ کیجئے۔ اس سے زندگی محفوظ ہو جاتی ہے۔ ہمدردی غرباء کی وجہ سے قیمت نہایت کم رکھی گئی ہے۔ قیمت ۴۰ قرص صرف ۱۲ بارہ آنے۔ ترکیب استعمال دو قرص صبح و شام پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔



ملنے کا پتہ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ ... دہلی



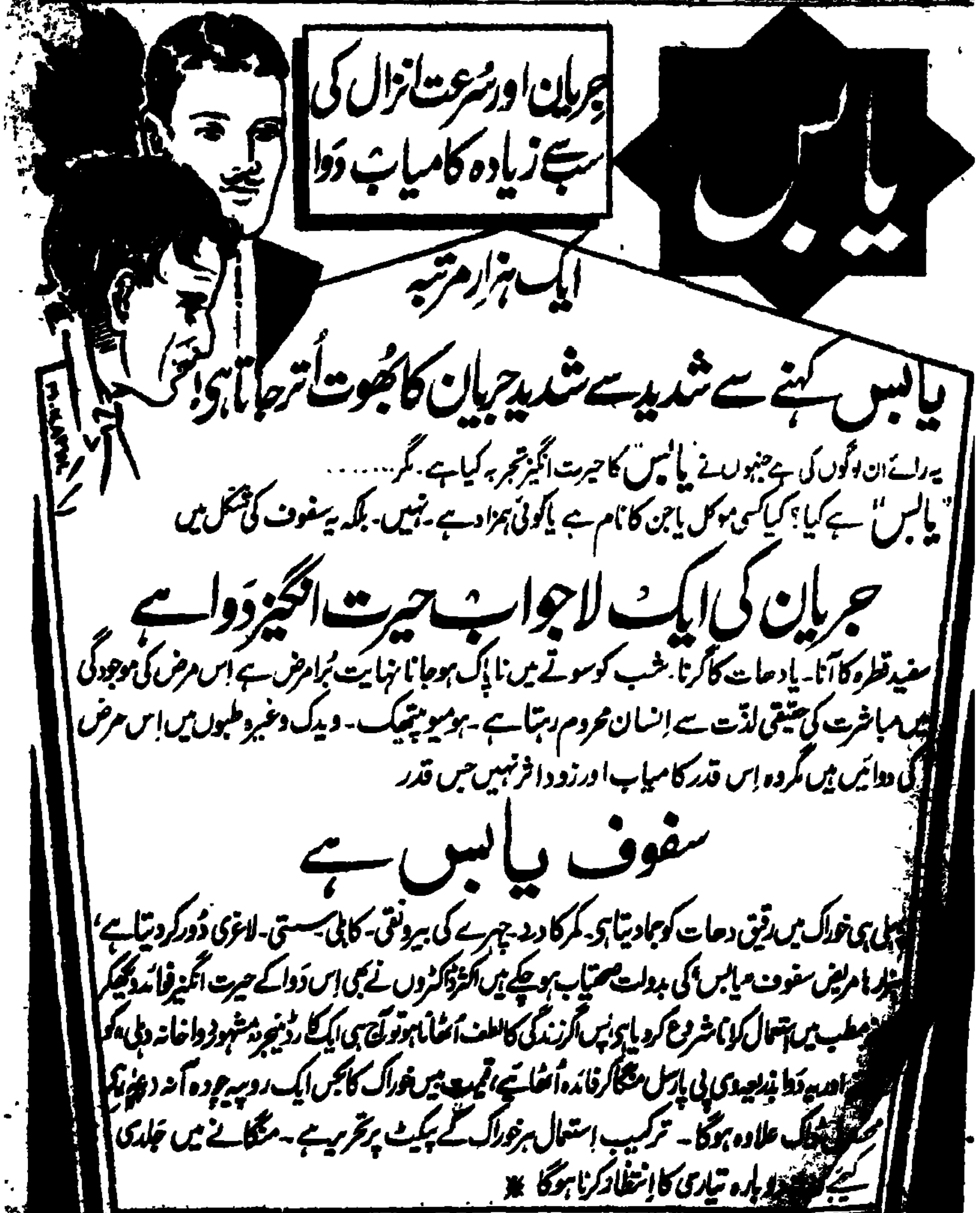
قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جنکو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو، ناف تلوں میں درد رہتا ہو، ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے مشہور دواخانہ سے دوائے اکسیر منگا لینی چاہیئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کھلائی جاتی ہے اور صرف تین روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ حکیم احسان اللہ خاں طبیب خاص وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ سات آنہ محصول ڈاک۔

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے: **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**


یابس
جریان اور سُرعت انزال کی سب سے زیادہ کامیاب دَوا
ایک ہزار مرتبہ
یابس کہنے سے شدید سے شدید جریان کا بھوت اُتر جاتا ہے! اُتر جاتا ہی!
یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے یابس کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے۔ مگر......
"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں
جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے
سفید قطرہ کا آنا۔ یادھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہوجانا نہایت بُرا مرض ہے اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے اِنسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اِس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اِس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر
سفوف یابس ہے
پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہے۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی۔ سستی۔ لاغری دُور کر دیتا ہے، ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہوچکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اِس دَوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھ کر مطب میں استعمال کرانا شروع کردیا ہے پس اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ بنام مشہور دواخانہ دہلی ۶ کو لکھ کر یہ دوا بذریعہ وی پی پارسل منگاکر فائدہ اُٹھایئے، قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ دہم، محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا اِنتظار کرنا ہوگا ×

مفت منگائیے

پلاٹینم گولڈ کے زیورات کے ... کا ... شہرت ہے۔ شرائط ایجنسی طلب کیجئے۔ جو صاحبان بطور نمونہ جو صاحبات پلاٹینم گولڈ ... ایک جوڑی کانوں کے ۲ ... ایک جوڑی چوڑیاں دو عدد انگوٹھیاں منگانا چاہیں، وہ محصول ڈاک پیکنگ کیلئے ... ٹکٹ ... بھیج دیں۔

الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس ۲۹۷ پی سی ٹی لاہور

لکھ پتی بن جائیے

نقلی سونا جس کا اشتہار دے کر کئی فرمیں لاکھوں روپیہ کما رہی ہیں، بالکل آسان طریقہ پر خود بنا کر لاکھوں کمائیں نسخہ پانچ پیسے کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگائیں۔

پروفیسر سی، ایل کار کا پی، ڈی، لاہور

امتحان —— مقدمہ
بیماری —— محبت
عداوت —— دولت

ہر خواہش پوری ہو سکتی ہے ہر مصیبت دور ہو سکتی ہے۔ مشورہ مفت

عامل شاہ صاحب پوسٹ بکس ۲۱۱ پی۔ ڈی۔ لاہور

کربلا کے بعد

عربی، فارسی، انگریزی سے ناواقف مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد آل رسولؐ پر کیا بیتی اور شمر و ابن زیاد وغیرہ قاتلان حسینؓ کا انجام کیا ہوا اور مختار ثقفی نام کی شخصیت نے ... نے قاتلان حسینؓ سے کیونکر انتقام لیا؟ اور بنی امیہ کے سفاک بادشاہوں نے آل رسولؐ پر کیسے وحشیانہ مظالم کئے، اور بنی امیہ نے کعبۃ اللہ کی کیسی بے حرمتی کی؟ اور دربار رسولؐ میں کیسے سفاکانہ مظالم توڑے، پھر عباسیوں نے جو فاطمہؓ کے نام پر دعوت خلافت دی، اور جب خلافت اموی کا خاتمہ حسینؓ کے انتقام میں ہو گیا تو بنو عباس نے کیونکر بنو فاطمہؓ سے دھوکے کئے، اور بنی امیہ سے بھی زیادہ وحشیانہ مظالم اپنے چچازاد بھائیوں (بنو فاطمہ) پر کئے؟ بنو فاطمہؓ نے خلافت فاطمیہ کے قیام کے لئے کیسی سرفروشانہ جدوجہد کی، اور بالآخر مصر وغیرہ مقامات پر وہ خلافت فاطمیہ قائم کرنے میں کن مشکلات کے بعد کامیاب ہوئے، اور ان تینوں خلافتوں نے کیا کیا کارنامہ انجام دئیے، اور ان کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپ کو کتاب کربلا کے بعد میں ملیں گے جس میں علماء اسلام، لیڈران کرام، اور ایڈیٹران اخبارات نے بے حد اچھی رائیں لکھی ہیں جن میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے (۱) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ واقعات درست ہیں، اور ذاتی رائے سے ملوث نہیں ہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ مشتبہ واقعات کو ترک کیا گیا ہے، اور تیسری خوبی یہ ہے کہ اختصار کے باوجود بہت کچھ بیان کیا گیا ہے، زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے (۲) شہید ملت حضرت مولانا مظہر الدین کے اخبار الامان دہلی کی رائے۔ کربلا کے بعد اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر تاریخی کتاب کی حیثیت سے ... ہے (۳) جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے آرگن اخبار انصاری دہلی کی رائے۔ اس کتاب میں کربلا سے پہلے اور کربلا کے بعد کے واقعات پر نہایت محققانہ نظر ڈالی گئی ہے، اور یہ صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے، جو اس سے پہلے ناپید تھا۔ ... مسلمانوں کے ... اخبار دین و دنیا دہلی کی رائے۔ سانحہ کربلا اور کربلا کے بعد کے دردناک اور تاریخی واقعات پر ایک مستند کتاب ہے جو نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے (۴) مجلس احرار ہند کے آرگن اخبار زمزم لاہور کی رائے۔ کربلا کے واقعات پر اس وقت تک بہت سا رطب و یابس لٹریچر پیدا ہو چکا ہے، اور اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان آج تک یہ معلوم نہ کر سکے کہ صحیح کربلا کیا تھی "کربلا کے بعد" تحقیقات اور صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جس نے اس سلسلہ کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے، اکثر کتابوں میں جو تحقیقات سے کام لیا گیا ہے، اور ... جنبہ داری سے واقعات کو محفوظ رکھا گیا ہے، مگر اس کتاب کا دامن ان تمام داغوں سے قطعاً پاک ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی ... کاغذ ...

سیرت رحمۃ اللعالمین

یہ ربیع الاول شریف میں پڑھنے کی بارہ مجالس ہیں، جن میں یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک روزانہ ہر مجلس کا صوفیانہ بیان ہے، جس میں رسالت مآبؐ کا پیدائش سے لیکر وفات تک ہر مجلس ... کی ہے، اور ان ۲۹ وفود کے مکمل حالات ہیں جو سرکار رسالت مآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی نظر کیمیا اثر سے ... سیرت کے مصنف خطیب اعظم مولانا سید حبیب شاہ صاحب ... ہیں ... ملنے کا پتہ:۔ مجبوب ساز ... جامع مسجد۔ دہلی

تار کا پتہ :- "ہمدم دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۴۲۶۷

خطرے کا زمانہ

گرمی سے جب خون رگوں میں کھولتا ہے، تو سارے جسم میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر خون صاف نہیں، اور اس میں زہریلا مادہ موجود ہے تو سخت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے موسم گرما کے شروع میں خون کی صفائی کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔

خون کی صفائی کے لئے ہمدم دواخانہ دہلی کا

شربت مصفی اعظم

ہندوستان میں سب سے زیادہ مقبول ہے!

اس کے استعمال سے خون کے نقائص گردوں کی خرابی، پھوڑے پھنسی اور اسی قسم کے تمام امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے، جو فساد خون سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال کا یہی موسم ہے آج ہی ہمدم دواخانہ دہلی سے ایک شیشی منگا کر شروع کر دیجئے۔ قیمت ۴۰ خوراک کی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس ۱۳ لال کنواں دہلی

خدا کی حکمت کا انکار نہ کیجئے

اس نے جن ملکوں میں گرمی زیادہ پیدا کی ہے، وہاں ایسے پھل پھول اور دوائیں بھی بنائی ہیں، جو گرمی کے اثر کو دور کرنے والی اور اعلیٰ درجہ کی مفرح ہیں، اگر گرمی سے ہوا میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں، تو کچھ پروا نہ کیجئے۔ صبح کے وقت ہمارے **شربت راحت روح** کا صرف ایک گلاس پی لیجئے اور دن بھر آرام سے گذار دیجئے، نہ پیاس لگے گی نہ جی گھبرائیگا نہ لو کا خطرہ نہ پسینے کا ڈر۔ مگر اس کا خیال رہے کہ شربت راحت روح ہمدم دواخانہ دہلی کا تیار کردہ ہے، کیونکہ بہت سے نقالوں نے جھوٹے اشتہاروں سے پبلک کو دھوکہ دے رکھا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس ۱۳ لال کنواں دہلی

آپ کے ربیع الثانی میں کیا ہوگا؟

حضور غوث پاک کی گیارہویں کے منکرین کو تبلیغ دیا جائے گا کہ وہ غوث الاعظم نامی کتاب پڑھیں، جس میں گیارہویں شریف کے جواز کے دلائل قرآن حکیم، حدیث نبوی ؐ اور اقوال اولیاء اللہ سے اتنے زبردست دیئے گئے ہیں کہ ان کی تردید کی ہمت آج تک کسی کو نہ ہو سکی۔

حضور شاہ بغداد ؒ کے کروڑوں عقیدت مندوں کے گھر گھر میں بڑے پیر کی بڑی سوانحعمری پڑھی جائے گی، جس میں سرکار جیلانی کی پیدائش سے کر وفات تک کے مکمل حالات، وعظ، کرامات کا تذکرہ ہے۔ حضرت غوث الثقلین کے مقامات، قادریہ خاندان کی صوفیانہ تعلیم، حضور کے اوراد و وظائف نقش، عملیات، سب ہی بڑے پیر کی گیارہویں نامی کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

حضور غوث الاعظم ؒ کی سوانحعمری میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب "فتوح الغیب" کا بہترین خلاصہ اور آپ کے دیوان کا انتخاب دیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اتنی بڑی نعمت اور سعادت سے آپ ابھی تک محروم ہیں۔ فوراً یہ نسخہ شفا طلب کر لیجئے، اور ذکر غوث پاک کی گوناگوں برکتوں سے مالا مال ہو جایئے۔ دنیا کی کوئی نعمت مشکل نہیں ہے جو اس سے حل نہ ہو، کوئی مصیبت نہیں ہے، جو اس سے دور نہ ہو جائے۔ ابھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ $\frac{22 \times 29}{16}$ سائز ۲۷۲ صفحے گرد پوش ٹائیٹل پر حضور غوث پاک ؓ کے روضہ مبارک کا سبز عکس۔ قیمت۔ اتنی خوبیوں کے باوجود صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

کیمیائے سعادت

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کی نورانی کتاب

دین و دنیا کی برکتوں کا مجموعہ دل کو بیدار علا دیتی ہے کر شفا ہے۔ اور غرور کا ذرا بھی میل باقی نہیں رہتا تصوف اور روحانیت کا خزانہ ہے۔ بڑی تقطیع بہت عمدہ لکھا ۷۵۲ صفحے کی ضخامت قیمت للعہ محصولڈاک عہ

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کیلئے تریاق اکسیر چیز ہے۔ بکثرت تجربہ ہے کہ اس کے صدر بو شرائط کے ساتھ پڑھی جائے۔ اس کے اوصاف بیان کرنے کیلئے دفتر درکار ہیں۔ جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے، اسکو ضرورت کبھی تنگی نہیں رہتی، اس کے عامل رسول ؐ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں، وظائف سلاسل کے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

دعاؤں کی مقبول کتاب ہے۔ مولانا صاحب کی ارشاد میں بہت موثر مناجاتیں ہیں۔ دعا مانگنے کے طریقے اور اولیائے عظام کی قبولیت دعا کی حکایتیں پھر قرآن شریف کے رات دن کی ادعیات کرام کی جمع ہیں۔ جگر مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے جو مستفاد منزل ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ اور درود شریف منظوم ترجمہ مولانا صاحب موزلیان ملنے کا پتہ

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے، جو علامہ ابو النصیر صاحب عتیقی کے چالیس سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے سرداران کفار قریش کے منکرین کلام الٰہی کا اس کو تسلیم کرنا قرآن کے رسول من اللہ ہونے اور معجز نما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے۔ سفید چکنا کاغذ قیمت ۶ر

کلید قرآن

جو مجھے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی سے نشرح ہوئے ہیں ان کو کلید قرآن پڑھاتے ہیں، دو مہینے میں قرآن مجید پڑھنا اور لکھنا آجاتا ہے گا جو بوڑھے اپنے بچپن میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے، ان کو کلید قرآن پڑھائیے، دو مہینے میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا۔ کلید قرآن دنیا بھر میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینے میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے۔ قیمت فی ایک روپیہ چار آنے۔

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی، وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس پر اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لئے قرآن نازل فرمایا، اور زندگی کا وہ سانچہ اس صحیح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو اور اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو، تاکہ تم کو معلوم ہو کر اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی بجائے زمین کو کیا عذاب شروع کرتے ہوئے کیا کیا بڑا آرا زبان میں سمجھاتے۔ بہترین صفحے قیمت ۱۲ر

اعمال قرآنی

آیات قرآنی سے تعویذات عملیات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب، حضرت مولانا کے تجربہ علمی اور واقفیت اسرار باطنی کا کون قائل نہیں ہے، آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جا لکھا ہے، اور دنیوی و دینی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے، جس کا علاج اس کتاب میں نہ ہو۔ امراض کی شفا ہے، بلیات کی دافع ہے مقدمات کی جیت ہے، کشائش رزق ہے جن کے نقش میں ایک سو ساٹھ صفحہ کی مجلد کتاب ہے قیمت رعایتی ۸ر محصولڈاک ۶ر

جواہر خمسہ کامل

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے، جو ہر عامل کے لئے بہت بہتر ہیں، اس کے چار حصے ہیں اور ایک جا ہیں، حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال، خواص حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں، حصہ چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے۔ پانچویں حصہ میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش ہیں بڑی مجرب ہیں قیمت ۱۲ر

کتاب التعویذات

با علاج روحانی از علامہ الفخر فی زمرۃ العلماء نواب محمد صدیق حسن خاں، بڑی تقطیع کے ۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے، اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں۔ اس لئے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تبحر علمی کے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن ہے۔ ہر عمل بہت بے خطر ہے۔ دین دنیا کی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے قیمت ۲ر

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں، جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں، جو بغیر استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں، اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے ان کو یہ کتاب ضرور منگا لینی چاہئے، تاکہ وہ سوسائٹی میں نمایاں درجہ میں اونچے، کلبوں میں بلند اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے۔ مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل۔ پھر آپ کیوں نہیں یہ کتاب منگالیتے جو اپنے انداز تعلیم میں یگانہ ہے۔ تین حصہ ہیں اور تینوں یکجا قیمت ۱۲ر محصول ۶ر

چھپالوے اولیا

کے حالات ان کی کرامات ان کے خوارق ان کی تعلیمات، ان کی اولیانہ تبلیغ اسلام ان کے اسرار باطنیہ کی الوہیت کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے، اس کا نام بھی تذکرہ اولیا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں چھیانوے اولیائے حالات ہیں۔ اس میں ہندوستان کے بھی ہیں، ایران کے بھی، عراق کے بھی اور شام کے بھی، حجاز کے بھی ہیں یمن کے بھی مشرق قریب کے بھی ہیں اور مشرق بعید کے بھی۔ یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا تجلی آئینہ ہے قیمت ۸ر

نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول کریم تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں، اور ان کا قرآن میں ذکر ہے، سب کی مکمل سوانح عمری ہے بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۰۰ صفحوں کی مجلد کتاب ہے۔ دنیا کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پر ہوں گے، اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضیات کے مقابلہ میں امت نبوی کی ہلکی عبادتوں کا اعلیٰ اجر ہے عبادت النبی کی تشویق ہوتی ہے۔ قیمت چودہ آنے ۱۴ر محصولڈاک ۱۰ر

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سر سید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لے کر جاؤں گا یہ مسدس اسلام کی مختصر تاریخ اور موجودہ اسلام ہے، لاکھوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی زیر اشتہار ریڈ ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے۔ ابتدا میں بڑا دیباچہ ہے جس میں گویا نثر مسدس ہے، اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے۔ بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے

قیمت ۸ر محصولڈاک ۶ر

تاریخ اسلام کامل

مصنفہ مورخ اسلام مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی حصہ اول اس میں سنہ ہجری سے ایک صدی پہلے کے حالات رسول اکرم کے بڑے واقعات ہیں ۲۹۰ صفحہ حصہ دوم اس میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کی خلافتوں کے حالات ہیں ۵۰۰ صفحات حصہ سوم اس میں شہادت امام اور خلفاء بنی امیہ کے حالات بہت وضاحت سے درج ہیں ۷۲۰ صفحہ حصہ چہارم میں خلفاء عباسیہ کی پوری حکومت مع امویین سلاطین اسپین کے حالات ۴۰۰ صفحہ حصہ پنجم سلاطین ٹرکی کے حالات ۱۲۴۰ صفحات مجلد۔

قیمت للعہ محصولڈاک ۱۲ر

تفسیر سورۃ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو جاہلیت اور طبیعیاتی کا زمانہ ہے، اور قدم قدم پر مذہب کے لئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ حالات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے۔ یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے، اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا حیرت میں رہ جاتا ہے یہ تفسیر بہت اہم ہے، اور ایک ایک واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر محصولڈاک ۶ر

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے، جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے، اور زوائد و قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے۔ بیان القرآن کا مل حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کی جو سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان القرآن بوری کی پوری دیدی گئی ہے۔ جو علامہ موصوف نے زمانۂ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور تمام اسلامی دنیا میں مقبول ہے، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے۔ اس ترجمہ و تفسیر بیان القرآن کو علماء ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، اور سب ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں۔ سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید سے متعلق اتنے علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ یہ مقدمہ پچاس سالہ مطالعہ کلام اللہ اور جملہ کتب متعلق علوم کلام اللہ پر محققانہ عبور و تدبر کا نتیجہ ہے۔ کتابت کے اعتبار سے بھی اعجاز نما قرآن مجید لاثانی و بے مثل ہے، اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا اڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ آخر میں یہ بتا دینا بھی ضروری ہو گا کہ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون مجید حافظوں اور عالموں نے کی ہے۔ جن کی مہریں قرآن مجید پر ثبت ہیں۔ قیمت مجلد [illegible]، جلد چارچہ، سفید ساز ریشے کا کاغذ [illegible] مجلد چرمی کامل نقرئی کار [illegible] اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی نقرئی کار [illegible] مع محصول ڈاک [illegible]

آسان ترجمہ اور تفسیر القرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ہے، حاشیہ پر ان کی تفسیر موضح القرآن ہے، بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں، پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے، دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقات اور اسرار و رموزِ قرآنی کی تشریح ہے، پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اور اور وظائف لکھے گئے ہیں، جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن حکیم کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ لکھے گئے ہیں ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور انڈکس لکھی گئی ہے۔ قلم جلی ہے، صحت انیس حافظوں اور قاریوں نے کی ہے، سفید سازرے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ کتاب ہر مسلمان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے، مسلمہ میں رکھنے اور عام تقسیم کرنے کے لیے اس سستا قرآن مجید آپ کو کہیں سے نہیں ملے گا۔ قیمت مجلد نقرئی کار [illegible] رخانہ دار [illegible] بلا جلد [illegible] مجلد نقرئی کار [illegible] محصول ڈاک [illegible]

اعجاز نما پارہ سورۂ معہ مجموعۂ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بے حد موزوں اور خوشنما ہے۔ ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن، شان نزول، ربط آیات وغیرہ درج کئے گئے ہیں، سورۃ کے مجرب اور مستند اعمال، وظائف اور نقش درج کئے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ درود تاج، دعائے حزب البحر، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات ﷺ اور [illegible] ہیں جو معتبر اور مستند اور مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج ہیں، کاغذ بہت سفید چکنا، ضخامت [illegible] صفحے، بہت اعلیٰ درجہ کا ٹائٹل، اچھوتے اور بے مثل مذہبی خیال میں تین رنگ کا ٹائٹل گرد پوش، جلد قیمت ان خوبیوں اور اتنی ضخامت کے باوجود صرف [illegible] محصول ڈاک [illegible] سائز [illegible]

اُردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے غیرت روایت کے [illegible] مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے، جس سے اتلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے، الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی رح نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا، اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی، چنانچہ علمائے عرب و علماء مصر نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری مطبوعہ مصر کا یہ سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے حجم ۵۲۰ صفحے قیمت بلا جلد [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible] سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible]

سیرت سید المرسلین ﷺ

مورخ اعظم حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کی لکھی ہوئی محققانہ مکمل سیرۃ النبی ﷺ، جس میں ہر سنہ کے تمام واقعات سیرت لکھے گئے ہیں اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب ایم۔ اے کے مرتب کردہ وہ تمام معاہدات نبوی ﷺ ہیں جو حضور ﷺ نے غیر مسلم اقوام سے کئے، اور وہ تمام فرامین نبوی ﷺ ہیں جو حضور ﷺ نے بغرض تبلیغ اسلام شاہان عالم کو لکھے۔ پیشوا کا شاندار [illegible] کا بے مثل رسول نمبر ہے جس کی قیمت [illegible] ہے لیکن خریداران [illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد - دہلی۔

ماں باپ کی فکر دور ہوگئی

کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک ایسی کتاب جامع تیار ہے جو شریر بچوں کو پڑھنے لکھنے میں مشغول کر کے سیدھا بنا دے گی، چھوٹی لڑکیوں کو ہنرمند بنا دے گی، اور جوان کو ایسا نیک اور تمیز دار اور ایسا ہنرمند اور ایسا خوش خلق بنا دے گی کہ دیکھنے والے ماں باپ کو شاباش دیں گے، اس کتاب کا نام بچوں کی داستانی ہے، اس کی زبان نہایت صاف اور مہذب ہے۔ اور ایسا پرکشش طرز بیان ہے کہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ایک دفعہ شروع کر کے اسے ختم کئے بغیر نہ رہے گا۔ جلد طلب فرمائیں، بہت کم جلدیں باقی ہیں۔ قیمت [illegible]

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بد مزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا، گھر میں آئے دن جنگ بپا رہتی تھی، بالآخر بیوی ناک میں دم تھا، آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

دلی کا مکمل باورچی خانہ

خرید لیا۔ اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ بیگم نے اس کتاب کی ہدایت سے اپنی کھانا پکانا شروع کیا تو بد مزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جناب حافظ قاری سید عزیز حسن بقائی مدیر پیشوا کی تالیف ہے جس کو مانگ نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے، آپ بھی آزمائش کیجئے، اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دلی کے دستر خوان کو [illegible] کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت [illegible] صفحات قیمت [illegible]

ہر گھر اطمینان و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے

اور اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں باپ اپنی لڑکیوں اور شوہر اپنی بیویوں کو ہماری کتاب گھر داری کی تربیت پڑھائیں، اس کے پڑھنے کے بعد ہر بیوی بنا کے سلیقہ فرائض سے باخبر ہو جائے گی، اور معلوم کرے گی کہ کس طرح شریف بیویاں اپنے گھروں کو اطمینان و سکون کا گہوارہ بنا سکتی ہیں، اور اپنی چھوٹی سی دنیا میں کس طرح جنت کے مزے حاصل کر سکتی ہیں۔ یہ کوئی خشک پند و نصیحت کی کتاب نہیں، بلکہ کام کی باتوں کو افسانے کے مقبول عام طرز میں اس خوبی سے دکھلایا ہے کہ کوئی شخص چاہے وہ کتنا ہی کم علم ہو اور کتنا ہی زود طبع، کتاب کو ایک مرتبہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چین سے نہ بیٹھے گا۔ اچھی لکھائی چھپائی، چکنا کاغذ، ضخامت ایک سو صفحے قیمت [illegible]

ہمارے گھروں کی رونق اور خوش حالی کا دارومدار

علاوہ نظام خانہ داری پر ہے اور عمدہ نظام خانہ داری کا دارومدار بیویوں کی ان معلومات پر ہے جو انہیں اس سلسلہ میں ہونی چاہئیں، لیکن افسوس ہے کہ اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جو بیویوں کو خانہ داری کے تمام شعبوں کی ضروری تعلیم دے سکتی۔ یہ کمی ہماری نئی اور بیحد مفید کتاب تعلیم خانہ داری نے بدرجہ اتم پوری کر دی ہے، اس میں خانہ داری کے تمام شعبوں سے بحث کی گئی ہے [illegible] عنوانات کے ماتحت کفایت شعاری کے ساتھ گھر کے نہایت کامیاب نظام قائم کرنے کی آسان اور عملی تدبیریں بتائی گئی ہیں، پھر زبان اس قدر صاف اور سلیس ہے کہ بیویاں باسانی سمجھ سکتی ہیں، اس کتاب کی ترتیب و تسوید میں مضمون خانہ داری کی تمام تقریباً مستند انگریزی، اردو، ہندی سے مدد لی گئی ہے، اور جو ترکیبیں اور تدبیریں بتائی گئی ہیں، ان میں سے اپنے ملک اور قوم اور زمانہ و رواج اور ضروریات کو ہر قدم پر پیش نظر رکھا گیا ہے، اور ہر ترکیب پر سیکڑوں روپیہ خرچ کر کے حل کیا گیا ہے، ہزاروں روپے کے صرف سے مسلمان بیویوں کے لئے یہ نعمت غیر مترقبہ تیار کی گئی ہے جو گھروں کو بارونق اور خوش حال بنا دینے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی، اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]

خلفائے راشدین رضؓ

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی اور فارسی کے متعلق ایک لاکھ صفحات مورخانہ و محققانہ سیر سرورِ کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ اول، حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوم، حضرت عثمان غنی خلیفہ سوم، حضرت علیؓ خلیفہ چہارم، حضرت امام حسنؓ خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل مفصل مشرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو صرف "خلفائے راشدین" ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ ذاکر رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے، شروع میں ہر خلیفہ کی مفصل سوانح عمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات، ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات اور علمی اور تمدنی ترقیات۔ اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے، صحابہ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے، غرضیکہ خلافت کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں یکجا شائع نہیں ہوئی، اور "خلفائے راشدین" کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمت مذہب کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ضخامت [illegible] صفحے، اچھی لکھائی چھپائی، سفید نادرہ کاغذ، قیمت رعایتی [illegible] مجلد [illegible] مجلد چرمی [illegible] خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت [illegible] مجلد [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] محصول علاوہ۔ فوراً طلب کریں، ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے، اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور بہترین خطوط کا لکھنا سیکھنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا بے تاب ہو جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام منگائیے۔ اس میں عاشق مزاج بیوی کے وہ خطوط ہیں جو دنیا کے ہر لحاظ سے بیتابی اور بے چینی لئے ہوئے ہیں، اور تمام نہایت مہذب اور شائستہ ہیں۔ محمد حسین ڈبل ڈویلپر کی قیمت ۸ر

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو دلوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت کو ملاحظہ فرمائیے اور ترقی یافتہ قوموں پر عمل کیجئے۔ اور پھر دیکھئے کہ آپ کے منہ سے طلسم جو حسن کے گلیں کی گفتگو میں ایسا اثر پیدا ہو جائیگا، ہر محفل میں آپ کی آنکھوں پر بٹھائے جائینگے۔ آپ ہزاروں کے مجمع میں مد مقابل کو زیر کر سکیں گے۔ قیمت ۱ر

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں، وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو یا عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، بڑے کا ہو، بزرگ کا ہو، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے۔ اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں گے، تو احباب کا مسخر کرنا، زن و شوہر کا مطیع کرنا، افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرنا اس کتاب کے عامل کیلئے معمولی بات ہے۔ عجیب کتاب ہے قیمت ۱ر

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں ان مسائل کو بیان کیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں ہو سکتا، دینی ضروریات دو حصوں میں تقسیم کرنی چاہیئے۔ دینی ضروریات کو کم فرصت وکیل، تجارت پیشہ، بیچے، ناواقف زمیندار اور صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تاکہ سب ہی کم وقت میں اصل اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے [illegible] ۴۰ صفحے قیمت ۸ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم قرآن اسلام کے بتائے ہوئے زمانہ کے مطابق ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو۔ جس میں علم قیافہ، استخارہ، قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسم الٰہی کا فالنامہ، اسماء نبی کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ، فرانس کا فالنامہ، جرمنوں کا فالنامہ، اعضا کے پھڑکنے سے فالیں، روحانی عملیات درج ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی عربی مرد زبان جانے جس نے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ لے اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں۔ عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بسبب دقت طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھوڑ دے ہیں معلم عربی صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے سال سے ایک جز روزانہ پڑھ لے تو تین ماہ میں وہ حاصیہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

عجیب نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم اعداد، پامسٹری، فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیر نامہ خواب اور عالمانہ کی انسائیکلو پیڈیا۔ کچھ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کے لئے بے چین رہتا ہے، اور خواہ مخواہ نجومیوں اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے یہ کتاب منگانے کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر

درس معاشرت

علامہ الزاں بردار کے زیر قلم عجیب و غریب دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے، ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی دلچسپ تصویر ہے افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی رہنا نہ چاہیئے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۸۰ صفحے۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنے ۸ر

آفتاب رسالت

مورخ اعظم آغا رفیق بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول خدا صلعم کے بہت بہتر حالات دو حصوں میں لکھے ہیں۔ پہلا حصہ ۲۰ صفحات اس میں زیادہ تر تاریخ عرب اور بعثت رسول سے پہلے کے حالات ہیں اور کچھ ولادت و طفولیت رسول۔ حصہ دوم ۳۴۴ صفحات، اس میں پوری رسالت کے جزوی حالات مثل بلوغت، شادی، تبلیغ، غزوات، سیاسی تعلقات اور متفرق واقعات کے تذکرے، آخر میں حضور کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

مصری افسانے

مصر کے مشہور ادیب الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے حضرت مولانا سید سجاد صاحب مرحوم نے ترجمہ کیا ہے، جو لوگ اچھے مذہبی معاشرتی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی پہنچے اور آپ گھروں میں ان کو رکھ سکیں، تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ کئی افسانے فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول علاوہ

سائیں انکھیاں پھیریاں

سو بیری ملک جہان

اگر بابا کسروی اس کے اس درد ہے کا سچی تصویر دیکھنی ہو تو کتاب

آہ مظلوم

پڑھیئے۔ بدنصیب عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے، آہ اس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اٹھ گیا اس کیلئے سوائے گزرتے لمحے کے کہیں ٹھکانا نہیں۔ مظلوم بیوہ کی داستان غم سنکر کلیجہ منہ کو آئے گا یہ حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اسلام کے سورما سپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا کے برسہا برس کے مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے، پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو نوجوانوں کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا بحر ناپیدا کنار موجیں مارتا ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اتحاد کی بیرفانی لہر پیدا ہو جائے گی۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ :- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

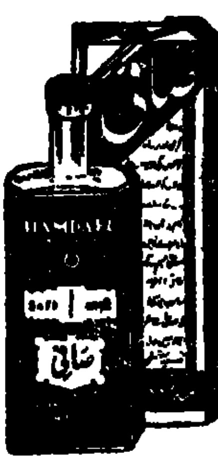


جدید سائنس نے خون کی خرابی کا علاج آسان کردیا!

جلاب کے بغیر جسم کو کندن بنایئے

پہلے زمانہ میں بڑے بڑے جلابوں کے بغیر خون کی صفائی ناممکن تھی، لیکن جدید سائنس نے اس مشکل علاج کو بھی آسان کردیا ہے۔ چناں چہ آج کل ہر شخص جلاب لینے کے بجائے صافی استعمال کرتا ہے **صافی** بغیر جلاب کے جسم کو کندن بنا دیتی ہے اور اُن تمام فاسد مادوں کو خارج کردیتی ہے جو موسم بہار اور گرمی میں حدت پانے کے بعد جسم سے اُبل پڑتے ہیں اور بے شمار بیماریوں کا سبب بن جاتے ہیں۔

صافی زمانۂ حاضرہ کی وہ حیرت انگیز ایجاد ہے جس کا چند روزہ استعمال جسم کی کایا پلٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ بگڑا ہوا خون بچوں کے خون کی طرح صاف ہوجاتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں، جھلسے، داغ دھبے اور پرانا قبض سب دُور ہو جاتے ہیں۔ فسادِ خون کی تمام بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ رنگ خوب نکھر آتا ہے۔ صافی پاخانہ، پیشاب اور پسینہ کے ذریعے غیر محسوس طریقہ پر فاسد مادہ کو جسم سے نکال کر پھینک دیتی ہے۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سب کو یہ یکساں مفید ہے +



قیمت فی شیشی (دس خوراکیں) دس آنے۔

رسالہ ہمدرد بہار اور رسالہ ہمدرد اطفال

دواخانہ سے مفت طلب فرما کر پڑھیے +

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

تین صد روپے مفت انعام

عمل محبت کے شائقین ہمارا اصلی جادو تعویذ منگائیے، اس کو اپنے پاس رکھ کر اپنے دل میں جس کسی کا نام لیں گے، خواہ وہ کیسا ہی پتھر دل، مغرور اور سخت کلام کیوں نہ ہو، جہاں کہیں بھی ہوگا آپ سے ملنے کے لیے تڑپنے لگ جائے گا، اور جب بھی آپ اس کے سامنے جائیں گے، وہ آپ سے اظہار محبت کرے گا، ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش کرے گا۔ نیز گم شدہ کی تلاش کرنا، کسی کے دل کا بھید معلوم کرنا، مردہ روحوں سے بات چیت کرنا، معشوق کو بس میں کرنا، حسب مرضی روزگار حاصل کرنا۔ غرض آپ کے ہر ایک سوال کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ اور اگر آپ کے دل میں کوئی ایسی خواہش ہے، جو باوجود ہزار کوششوں کے پوری نہیں ہوتی، تو وہ بھی ہمارے اصلی جادو تعویذ کے پاس رکھنے سے گنتی کے دنوں میں پوری ہو جائے گی۔

ہدیہ فی تعویذ دو روپے۔ اسپیشل تعویذ پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

غلط ثابت کرنے والے کو تین صد روپیہ نقد انعام

پتہ

آنند جوتش آشرم پی ڈی براندرتھ روڈ لاہور

اصلی کالا کو امارکہ تیل

آپ ہر چیز استعمال کر سکتے ہیں، لیکن سفید بالوں کو جڑ سے مستقل کالا کرنے کا ذریعہ بال کالا تیل کا استعمال کرنا ہے۔

یہ ایک سنیاسی کا بے نظیر نسخہ ہے۔ آپ استعمال کیجئے۔ قیمت فی بوتل عہ محصول علاوہ۔ ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط۔

ملنے کا پتہ:۔ رنگیل شوز پی۔ ڈی براندرتھ روڈ۔ لاہور۔

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی اور کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروس، نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو۔

تمام سروس اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع منسوخ کی جا سکتی ہیں۔

کرایوں اور شرح بار برداری کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

ھوالمولیٰ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ھوالباقی

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

مجالس میلاد میں پڑھنے کی سب سے بہتر کتاب

حصہ دوم

پیشوا دہلی

رسول نمبر — تذکرہ جمیل

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللہ علیک

کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد

نمبر ۳	بابتہ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ماہ اپریل ۱۹۴۲ء	جلد ۱۹

شذرات

(از سید عزیز حسن بقائی)

منظوم میلاد نمبر کی خصوصیت

صفر کے مہینہ کا پیشوا منظوم میلاد نمبر تھا، جو رسول نمبروں اور میلاد نمبروں کی دنیا میں اولیت کے مجدد شرف کا حامل تھا۔ اس میلاد نامہ منظوم کی تعریف میں سب سے پہلا خط جو آیا، وہ بانی تحریک سیرت حضرت مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی کا تھا، جو اس دور بغاوت مذہب میں تاجدار دو عالم ؐ کے ذکر کی رفعت و بلندی کے اولیں داعی اور علم و عمل، ایثار، اخلاص کے پیکر ہیں، اور جنہوں نے آقا کے تذکرہ کو دنیا کی ہر زبان میں ہر قوم کے پاس پہنچانے کا ایسا مکمل انتظام کیا ہے کہ اس کی نظیر تاریخ سیرت کی اشاعت میں نہیں ملتی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ رنگون سے میرا اور میرے متعلقین کا اس دور ابتلا میں زندہ بچ کر نکل آنا سیرت پاک کی اشاعت کا معجزہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

آقا اپنے اس غلام کی جس نے ان کے نام کو سربلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، حفاظت نہ کرتے تو کون کرتا؟ اس لئے کشفی شاہ صاحب کا رنگون سے ایسی حالت میں زندہ بچ کر نکل آنا کہ زمین آگ اگل رہی ہو، اور آسمان سے اولوں کی طرح بم گر رہے ہوں سرکار کا تصرف نہیں تو کیا تھا۔

اگر مسلمانان ہندوستان کو حضور سرور عالم ؐ سے اور ان کے ذکر مبارک سے وہ تعلق ہو جائے جو خدا کا حکم ہے، تاجدار مدینہ کا حکم ہے، قرآن میں لکھا ہے، حدیث میں ارشاد ہوا ہے، صحابہ اور اولیائے کرام کا عمل رہا ہے، تو آج مسلمانوں کی اسی فیصدی مشکلات کا حل ہو سکتا ہے، لیکن مسلم لیگ کی واحد نمائندگی کی رٹ لگانے والوں کو کون بتائے کہ فلاح کا دروازہ صرف اسی وقت کھلے گا۔ جبکہ مدینہ کے تاجدار سے وہ تعلق ہوگا جس کا حکم آقا نے غلاموں کو دیا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ جس دل میں آمنہ ؓ کے لال کی محبت ہوگی، اس میں مسٹر جینا کے لئے وہ عقیدت نہیں ہو سکتی، جس کا مطالبہ آج تمہارے مسلم لیگ کر رہی ہے، اور اگر ہے تو وہ شرک فی الرسالت ہے، جو نہ خدا کو پسند ہے، اور نہ رسول کو، اور نہ صحابہ کو، اور نہ اولیاء اللہ کو۔

(سید عزیز حسن بقائی (ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر) نے کمال بند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

پس اگر فلاح چاہتے ہو، تو جمع ہو جاؤ نبی ﷺ کے جھنڈے کے نیچے، اور کثرت سے ذکر کرو ان کا جن کے لئے قرآن نے کہا ہے ورفعنا لک ذکرک، اور چھوڑ دو ان کو جو تم کو اپنی عزت کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں کہ فلاح اسی میں ہے۔

میلاد نامہ منظوم کی اس مقبولیت سے میری ہمت افزائی ہوئی، لیکن عرصہ سے زمانہ کی ناہمواری سے رسول نمبر کے شاہانہ اخراجات کی کفالت ہیں ہو رہی تھی، اس لئے گرانی اور کساد بازاری کے اس جانکن دور میں خریداران پیشوا کو پہلے سے بھی زیادہ توجہ سے ادا کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ سے خریدار زیادہ سے زیادہ فراہم کئے جائیں، اور خرید کتب و کلام اللہ پر زیادہ توجہ کی جائے۔

قدیم طرز کا میلاد نامہ

پیشوا ۱۹۲۵ء سے جاری ہے، اور اب ۱۹۴۲ء ہے، اور اس طرح آج ۱۷ سال گذر چکے کہ ہر سال میلاد نبوی کے موقعہ پر پیشوا بارگاہ رسالت میں اپنا حقیر ہدیہ رسول نمبر کی صورت میں پیش کرتا ہے اور سیرت نبوی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے، کہ جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو لیکن اس ۱۷ سال کے عرصہ میں ایک دفعہ بھی ایسا رسول نمبر شائع نہیں ہوا کہ اس میں ظہور اور پیدائش کے حالات قدیم طرز پر شائع ہوئے ہوں کئی سال سے میں سوچ رہا تھا کہ اس کمی کو پورا کیا جائے۔ ۱۳
خدا کا شکر ہے کہ اس سال مستند روایات اور قدیم معتبر کتب سے اخذ کر کے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے یہ مولود شریف شائع کیا جا رہا ہے جس کے لکھنے والے ملک کے ممتاز ادیب حضرت علامہ آغا رفیق صاحب ہیں، جو تقریباً پانچ سو کتابوں کے مصنف اور مولف اور مترجم ہیں۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ دیوبندی کے ارشد تلامذہ، اور حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ شیخ الحدیث کے شریک سبق رہ چکے ہیں، لیکن انہوں نے اس قدیم طرز کے محققانہ میلاد نامہ میں دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی ہے، جو ہر نوعیت سے کامیاب ہے۔

امید ہے کہ نظم کے میلاد نامہ کی طرح نثر کا یہ مولود شریف بے حد پسند کیا جائے گا، اور اس سال مجالس میلاد میں نظم و نثر کے اس دل نواز اور روح پرور اور وجد آفریں مجموعہ سے استفادہ کیا جائے گا۔

کیا آپ اپنے اس فرض کو محسوس کریں گے کہ ان دونوں میلاد ناموں کو اگر آپ کوئی مفید چیز سمجھتے ہیں تو اپنے دوستوں بزرگوں عزیزوں کو ان کی خریداری پر آمادہ کریں، اور حضور سرور کائنات کے ذکر مبارک کی تبلیغ کا ثواب حاصل کرنے کے ساتھ پیشوا کے حلقہ اشاعت کی توسیع کر کے مجھے شکر گذاری کا موقع دیں۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے، ان میں

ایک آپ بھی ہیں، اور آپ کا نمبر خریداری ______ ہے

اگر آپ سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے اور فراہم کیجئے، اور سب کی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے، اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا پسند نہ کریں، تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ

"سال آئندہ کے لئے خریداری منظور نہیں"

آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائے گا، اور اگر ۲ ربیع الاول تک اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا خریداری سے انکار کا خط نہ لکھا تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائے گا کہ

آپ سال آئندہ کے لئے خریداری منظور کرنے اور وی۔ پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

ہفتہ وار حریت

ایک عرصہ سے دہلی سے ہفتہ وار باتصویر اخبار حریت میری ادارت میں شائع ہو رہا ہے، سائز پیشوا کے صفحہ سے دوگنا ہے، ضخامت ۱۶ صفحے، قیمت تین روپے سالانہ، فی پرچہ ایک آنہ ہے۔

میں زیادہ تر اب اسی اخبار حریت میں اپنے سیاسی خیالات کا اظہار کرتا ہوں، اور کوشش کرتا ہوں کہ علمی، ادبی مضامین زیادہ سے زیادہ بہتر شائع ہوں، افسانے اور نظمیں بھی کثرت سے حریت میں دیئے جاتے ہیں، حریت میری توقع سے زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں اخبار حریت کا سالنامہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس میں ۱۶ صفحے پر تصاویر ہوں گی، اور ضخامت ۴۰ صفحے کی ہوگی، اور کوشش کی جائیگی کہ ہندوستان کے بہترین نظم و نثر لکھنے والوں کے مضامین اور افسانے نظمیں شائع کی جائیں مجھے خوشی ہوگی اگر پیشوا کے خریدار صاحبان جو میرے مضامین کو پسند کرتے ہیں، حریت اخبار کے خریدار نہیں، اور اس کا سالنامہ

نبی الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

میں کئی مہینہ سے بیار ہوں، اور اس مسلسل بیماری نے مجھ کو اس قدر زار و نحیف کر دیا ہے کہ تصنیف و تالیف کا کام میرے لئے تقریباً دشوار ہو گیا ہے۔ مخزمی حافظ سید عزیز حسن صاحب بقائی مدیر پیشوا و حریت نے ماہ ربیع الاول کے رسول نمبر کے لئے مجھ کو انتخاب کیا، اور میرے جسمانی ضعف اور دماغی توازن کے اختلال کی پروا نہ کی۔

رسول نمبر کی تیاری اور حضور صلعم روحی فداہ کے مبارک حالات کو قید کتابت میں لانے کا کام چونکہ ایک ایسی سعادت رکھتا ہے جس کے حصول کے لئے ہر تعلیم یافتہ مسلمان بے چین رہتا ہے اس لئے میں نے اپنے عجز و ضعف کی پروا نہ کی، اور حافظ صاحب ممدوح کے ارشاد کے موافق اس کام پر آمادہ ہو گیا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ جو کچھ میں قید کتابت میں لاؤں گا، اس کا طرز پسندیدہ ہوگا، یا میرے عجز و ضعف کے سبب غیر پسندیدہ لیکن اتنا میں ضرور کہوں گا کہ اس مضمون کا ہر لفظ میری عقیدت و محبت میں ڈوبا ہوا ہوگا، اور حصول سعادت کا جذبہ اس میں کام کر رہا ہوگا۔

آخر میں یہ اور عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مضمون کا زیادہ حصہ حضرت اعلم العلماء مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ اور حضرت علامہ عطاء اللہ بن فضل اللہ الملقب بجمال الحسینی ؒ صاحب کی روضۃ الاحباب کے فیوضات قلمی پر مشتمل ہوگا۔

آغا رفیق بلند شہری

۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ

حدیث شریف کی دوسری کتاب

مسلم شریف ہر دو جلد کامل اردو

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے ترشیوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو حدیث کی وہ مستند صحیح کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں، پہلی جلد ۳۰۸ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں۔ دوسری جلد بھی ۴۰۰ صفحے کی ہے، اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں۔ گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں۔ اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں، ایمان کامل، طہارت، حیض، لباس، جہاد، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، سورج و چاند گرہن، جمعہ، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیا، خیرات، تقدیر، علم، ذکر و دعا، توبہ، صفات منافق، جنت و دوزخ، قیامت، زہد اور تفسیر قرآن۔ غرض ہر شے کے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلم کی زندگی کے حالات۔ صحیح مسلم کا کیے مطالعہ کے بعد آپ کو تھوڑی سی حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں ہر رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے۔ حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ، سفید کاغذ نادرے کا، ضخامت ۔۔ صفحے۔ قیمت ۔۔ روپے محصول [illegible]

مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت [illegible]

مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ [illegible]

مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible]

دس روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری ؒ، مسلم ؒ، ترمذی ؒ، ابوداؤد ؒ، ابن ماجہ ؒ، نسائی ؒ، مسند امام شافعی ؒ، مسند امام حنبل ؒ، سنن بیہقی ؒ، رزین ؒ اگر آپ خریدیں تو انکی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی۔ مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین ؒ بن محمد عبداللہ خطیب نے **مشکوٰۃ المصابیح** میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں۔ حضرت علامہ ولی الدین ؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد، محقق جامع احادیث تھے، دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے، اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین ؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے، جس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے جمع کر دی گئی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے۔ دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مختصر کتاب ہے، بڑی مشکوٰۃ کے نام سے چھوٹے اشتہارات دے رکھے ہیں۔ شروع میں طویل فہرست مضامین ہے ۔۔۔ بعد کیا۔ جامعان حدیث کی سوانح عمریاں۔ آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ [illegible] تا [illegible] پیشوا کے صفحہ کے برابر [illegible]

ملنے کا پتہ — مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حضور صلعم کے فضل و شرف کا بیان

قرآن مجید میں متعدد جگہ حضور صلعم کے فضل و شرف کا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوا ہے۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم	تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں، جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں

ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ	حقیقت میں اللہ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں

اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔

اس قسم کی متعدد آیات قرآن مجید میں ہیں اور ان کی بنا پر دنیائے اسلام کے علما و فقہا کا متفق فیصلہ یہ ہے کہ حضور صلعم سے محبت رکھنا، آپ کی اطاعت کرنا، اور آپ کے حالات مبارک کو پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لئے ضروری اور باعث خیر و برکت ہے۔

ہندوستان اور دوسرے ممالک میں حضور صلعم کے ذکر ولادت کی محفلیں عام طور پر منعقد کی جاتی ہیں، لیکن ان میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے، اور جس طریقہ پر پڑھا جاتا ہے، وہ حضور صلعم کے ذکر مبارک سے کچھ زیادہ مناسبت نہیں رکھتا۔

علما رحق کا فیصلہ یہ ہے کہ حضور صلعم کے مبارک حالات جس جگہ پڑھے جائیں، وہاں خیر و برکت نازل ہوتی ہے، اور سننے والوں کا ایمان اس سے تازہ ہو جاتا ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ ذکر مبارک حضور صلعم کی محافل و مجالس میں صرف ذکر ولادت ہی پر اکتفا نہ کی جائے، بلکہ آپ کے حالات زندگی، تبلیغ و اشاعت اسلام کے واقعات اور غزوات وغیرہ سب کا تھوڑا تھوڑا بیان کیا جائے۔

فقہار اسلام کی رائے یہ ہے کہ حضور صلعم کے حالات محافل و مجالس میں یا اپنے گھروں میں بیان کرنا چونکہ موجب سعادت و تقویت ایمان اور رضائے الہی و ادائے شکر نعمت اور حضور صلعم سے اظہار محبت ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کام میں وہ اپنی نیت کو پاک و صاف رکھیں، یعنے اس سے مقصود اظہار تفاخر نہ ہو۔ تمام مسلمان حضور صلعم کے حالات کو محبت اور شوق سے سنیں اور درود و سلام پڑھتے رہیں، صحیح روایات بیان کی جائیں، اور جو اشعار پڑھے جائیں، وہ صحیح واقعات و حالات اور سچی محبت پر مشتمل ہوں، اور نغمات راگ سے احتراز کیا جائے۔

حضرۃ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ شہر مکہ معظمہ میں مجھ کو محفل میلاد شریف میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا، جس میں ولادت اور امور خوارق عادات وغیرہ کا بیان ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے، غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ انوار ملائکہ تھے، جو اس قسم کی مجالس میں شریک ہوا کرتے ہیں، اور ان میں رحمت الہی کے انوار بھی شامل تھے۔

حضور صلعم کے حالات مبارک بیان کرنے میں اگر بیان کرنے والے یا پڑھنے والے کو کچھ امور خلاف شرع نظر آئیں، تو اس کو تنبیہ و تادیب کا پورا پورا حق حاصل ہونا چاہیئے، اور اگر موقع احکام اسلام کے اظہار کا ہو تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیئے، محدثین کا بیان ہے کہ حضور صلعم اسی طرح اپنے حالات بیان فرمایا کرتے تھے، اور صحابہ کرام کا بھی یہی طرز عمل تھا۔

مختصر یہ کہ محافل ذکر مبارک میں صرف ذکر ولادت ہی پر اکتفا نہ کی جائے، بلکہ آپ کی زندگی کے جستہ جستہ تمام واقعات بیان کئے جائیں، خصوصاً آپ کے اخلاق و عادات۔ احکام شرع کی پابندی۔ تبلیغ و اشاعت اسلام اور ہجرت و غزوات کے واقعات، تاکہ مسلمانوں کا ایمان ان حالات سے تازہ ہو جائے، اور آپ کی زندگی کے واقعات ان کے لئے موجب ہدایت ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر مسلمان پوری عقیدت اور کمال خلوص سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

پہلا باب

ولادت، نبوت اور ہجرت وغیرہ

ایک مشہور مصرعہ ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" جس بزرگ ذات کی خصوصیت یہ ہو کہ خداوند تعالےٰ کے بعد تمام کائنات سے افضل و برتر ہو، اس کے حالات کا حصر و احاطہ ناممکن ہے، اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ حضور صلعم کی برگزیدہ ذات کے متعلق جو کچھ لکھا جا چکا ہے اور جو کچھ آئندہ لکھا جائے گا، وہ جامع اور مکمل نہیں ہے، اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔

بنابریں جو کچھ لکھا گیا ہے، لکھا جا رہا ہے، اور لکھا جائے گا، وہ دریا میں سے چند قطرات کا مصداق ہے۔ اس مضمون میں جو حالات واقعات اور خصائص ہم لکھ رہے ہیں، وہ حقیقت میں نبوت محمدیؐ بحر بیکراں کا ایک قطرہ ہے اور بس۔

پہلی فصل

ولادت مبارک سے نبوت تک

پیدائش نور محمدی صلعم — علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ کائنات کو وجود میں لانے سے پہلے خداوند بزرگ و برتر نے سب سے پہلے حضور صلعم کے نور کو پیدا کیا ایک صحیح حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئی یعنی کائنات کو وجود میں لانے سے پہلے صرف خداوند تعالےٰ ہی موجود تھا، اور کوئی چیز نہ تھی، پھر جب خدا نے کائنات کو وجود بخشنا چاہا تو حضور صلعم کے ارشاد کے بموجب۔

اول ما خلق اللہ نوری — سب سے پہلے خداوند تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے نور محمدی صلعم کو پیدا کرکے اس سے تمام کائنات علوی و سفلی کو پیدا کیا، یعنی کائنات کی تمام ارواح، اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، بہشت، دوزخ، فرشتے، افلاک، آسمان، زمین، اور جن و انس کو نور محمدی صلعم سے پیدا کیا۔[عہ]

پھر علماء حق کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلعم کی نبوت ازل میں متعین ہو چکی تھی، برخلاف دوسرے انبیاء کے کہ ان کی نبوت کا یقین اس وقت نہ ہوا تھا، چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

کنت نبیًا و آدم بین الروح والجسد	آدم کے وجود میں آنے کے وقت میں نبی تھا۔

ایک اور صحیح حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

انی عبد اللہ و خاتم النبیین و آدم لفی طینتہ	آدم ابھی اپنی مٹی ہی کے اندر تھے کہ مجھ کو خدا نے اپنا بندہ اور خاتم النبیین بنا دیا تھا۔

ان احادیث کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگرچہ دوسرے انبیاء کی نبوت خدا کے علم میں تھی لیکن ان کا تعین و ظہور نہیں ہوا تھا۔ صرف حضور صلعم کی نبوت اس وقت متعین و ظاہر ہو چکی تھی اور تمام ملائکہ و ارواح کو آپ کی نبوت کا علم ہو چکا تھا، اور اسی بنا پر علماء حق نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضور صلعم جس طرح تمام دنیا کے آخری زمانہ تک نبی ہیں، اسی طرح تمام انبیاء کے بھی نبی ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے حضور صلعم کے نور کو پیدا کرکے اس سے دوسرے تمام انبیاء کے انوار کو پیدا کیا اور پھر حضور صلعم کے نور کو حکم دیا کہ وہ انوار انبیاء پر نظر ڈالے

15 جس وقت نور محمدی صلعم نے انبیاء کے انوار پر نظر ڈالی، انبیاء کے انوار نے خداوند تعالےٰ سے پوچھا، پروردگارا! یہ کیا چیز ہے جس نے ہمارے انوار کو بے نور کر دیا ہے، خداوند تعالیٰ نے فرمایا: "یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے، اگر تم ان پر ایمان لے آؤ گے تو میں تم کو انبیاء بنا دوں گا" انوار انبیاء نے عرض کیا "اے پروردگار ہم محمد بن عبد اللہ پر اور ان کی نبوت پر ایمان لے آئے" خداوند تعالےٰ نے ان کے اس اعتراف کو شکر فرمایا: "میں تمہارے ایمان لانے پر تمہارا گواہ ہوں" یہی مطلب ہے خداوند تعالےٰ کے اس ارشاد کا۔

و اذا اخذ اللہ میثاق	اور جبکہ اللہ تعالےٰ نے عہد لیا
النبیین لما اتیتکم من	انبیاء سے کہ جو میں تم کو کتاب
کتاب و حکمۃ ثم جاءکم	اور حکم دوں پھر تمہارے پاس
رسول مصدق لما معکم	کوئی پیغمبر آوے جو مصداق
لتؤمنن بہ ولتنصرنہ	ہو اس کا جو تمہارے پاس

ہے، تو تم ضرور اس رسول پر ایمان بھی لانا، اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔

پیدائش قلم و کائنات — پھر خداوند تعالےٰ نے حضور ؐ کے نور سے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ

عہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل کو یا قلم کو پیدا کیا اول تو ان احادیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لیکن اگر ان کو صحیح مان لیا جائے تو مطلب یہ ہے کہ ان اشیاء کو نور محمدی ؐ سے سب سے پہلے پیدا کیا ہے۔ ۱۲ مؤلف۔

ساق عرش، ابواب بہشت اور بہشت کے خیموں اور درختوں کے پتوں پر یہ عبارت لکھی۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیا	خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ خدا کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ قلم نے سب سے پہلے خدا کے حکم سے لوح محفوظ پر یہ عبارت لکھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	شروع خدا کے نام سے جو کہ رحمٰن
انی انا اللہ لا الہ الا انا	رحیم ہے۔ میں اللہ ہوں میرے
محمد رسولی من استسلم لقضائی	سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد میرا
وصبر علی بلائی وشکر علی	رسول ہے، جو شخص میرے
نعمائی ورضی بحکمی کتبتہ	احکام کو مانے گا، میری بلاؤں
صدیقا وبعثتہ یوم القیامۃ	پر صبر کرے گا، میری نعمتوں پر
مع الصدیقین ومن لم	شکر کرے گا، اور میرے فیصلہ
یستسلم لقضائی ولم یصبر	پر راضی رہے گا، میں اس کا
علی بلائی ولم یشکر علی	نام صدیقوں میں لکھ دوں گا
نعمائی ولم یرض بحکمی	اور قیامت کے دن صدیقوں
فلیتخذ الٰھا سوای۔	کے ساتھ اٹھاؤں گا، جو شخص

16 میرے فیصلہ کو نہ مانے، میری بلاؤں پر صبر نہ کرے، میری نعمتوں کا شکر نہ کرے، اور میرے حکم پر راضی نہ ہو، اس کو دوسرا خدا میرے سوا اختیار کر لینا چاہیے۔

اس کے بعد قلم نے خدا کے حکم سے ان تمام امور کو لوح محفوظ میں لکھا، جو قیامت تک لوح محفوظ میں آنے والے ہیں۔

پھر جب خداوند تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان میں نور محمدی صلعم کو ودیعت فرمایا اور آدمؑ کی کنیت ابو محمد مقرر کی۔ محدثین کا بیان ہے کہ جب آدمؑ کو حکم الٰہی کی خلاف ورزی کے سبب جنت سے نکالا گیا، تو حضرت آدمؑ نے خداوند تعالےٰ سے عرض کیا کہ "اے پروردگار! میری لغزش کو محمدؐ کے طفیل سے معاف فرما دے" خداوند تعالےٰ نے پوچھا "تو نے محمدؐ کو کیونکر پہچانا؟" آدمؑ نے عرض کیا "پروردگارا جس وقت تو نے مجھ کو پیدا کیا تھا، اس وقت میری نظر تیرے عرش اور بہشت کے دروازوں پر پڑی، میں نے ان پر یہ لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، یہ دیکھ کر میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ محمدؐ کی ذات اتنی افضل و برتر ہے کہ تو نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے" غیب سے حضرت آدمؑ کے کان میں فوراً یہ آواز آئی کہ

آدمؑ محمدؐ تیری اولاد میں سے آخری پیغمبر ہے، آسمان میں اس کا نام احمد اور زمین میں محمدؐ ہے، اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین اور تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔"

محدثین کا بیان ہے کہ خداوند تعالےٰ نے حضور صلعم کے نور کی پیدائش کے بعد آپ ہی کے نور سے کائنات کی تمام چیزوں کو وجود بخشا اور کائنات کو ظاہر کیا۔

نور محمدی صلعم کی حفاظت حضرت رب العزت نے نور محمدی صلعم کو آدمؑ کے جسم میں ودیعت کر کے اس کی پوری پوری حفاظت کی۔ اور پاک جسموں کے ذریعہ اس کو حضور صلعم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کی ذات تک پہنچایا۔ چنانچہ محدثین کا بیان ہے کہ حضرت آدمؑ سے یہ نور مبارک حضرت شیثؑ کو عطا ہوا۔ اور حضرت شیثؑ سے ان کے بیٹے انوش کو یہ نور مرحمت ہوا، اور ہر وہ شخص جس کو یہ نور مرحمت ہوا تھا، اپنی آئندہ نسل کو یہ وصیت کرتا رہا کہ اس نور کو پاک عورتوں کے جسم میں منتقل کیا جائے، چنانچہ درجہ بدرجہ یہ نور عبد المطلب کو اور پھر ان کے بیٹے عبد اللہ کو مرحمت ہوا۔

حضور صلعم کے آبا و اجداد کے مختصر حالات حضورؐ نے اگرچہ اپنے اجداد کا نسب عدنان تک بتایا ہے لیکن علماء سیر و تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت نوحؑ اور حضرت ادریسؑ پیغمبر آپ کے اجداد میں سے ہیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مکہ میں اقامت اختیار کی اور قبیلہ جرہم میں شادی کی، وفات کے وقت حضرت اسمٰعیلؑ نے کعبہ کی تولیت اور قبائل مکہ کی سرداری اپنے بیٹے ثابت کے حوالہ کی، ثابت کے انتقال کے وقت چونکہ ان کی اولاد صغیر سن تھی اس لئے قبیلۂ جرہم کے لوگوں نے کعبہ کی تولیت اور قبائل کی سرداری پر قبضہ کر لیا، اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کو مکہ سے باہر نکال دیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کی تعداد و طاقت بڑھ گئی، اور ادھر قبیلۂ جرہم نے کعبہ کے مال میں غصب و خیانت کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب قبائل قبیلۂ جرہم کے دشمن ہو گئے۔

حضرت اسمٰعیل کی اولاد نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور قبائل عرب کو ساتھ لیکر قبیلۂ جرہم سے جنگ کی، اور اس کو شکست دے کر مکہ سے باہر نکال دیا، قبیلۂ جرہم نے مکہ کو چھوڑتے ہوئے یہ حرکت کی کہ خانۂ کعبہ کا تمام قیمتی مال نکال لیا، اور چاہ زمزم ۳۲

۱؎ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ

میں ڈال کر اس کو پاٹ دیا کہ اس کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

حضور صلعم کے دادا عبد المطلب کے عہد تک چاہ زمزم مخفی رہا، جب قبائل عرب و حجاز کی سرداری عبد المطلب کو ملی، تو ان کو خواب میں ہدایت کی گئی کہ چاہ زمزم کو ظاہر کرو، عبد المطلب چونکہ زمزم کے معنی سے واقف نہ تھے، اس لئے اس خواب سے بہت پریشان ہوئے دوسرے روز خواب میں ان کو بتایا گیا کہ

زمزم۔ وما زمزم ھزمۃ	زمزم۔ زمزم کیا ہے؟ زمزم
جبرئیل برجلہ وسقیا اسمعیل	وہ کنواں ہے، جو جبرئیل کے پاؤں
واھلہ زمزم البرکات تروی	مارنے سے پیدا ہوا ہے اور
الظمآن کوا . وذات شفاء	جو اسمعیل اور ان کی اولاد کے
سقام وخیر طعام	پینے کا پانی ہے۔ زمزم برکات

ہے، جو ان لوگوں کی تشنگی کو بجھاتا اور سیراب کرتا ہے، جو اس کے پاس آتے ہیں، بیماروں کے لئے اس کا پانی شفا ہے، اور بہترین غذا ہے۔

عبد المطلب کو اس خواب سے زمزم کی حقیقت تو معلوم ہو گئی لیکن اس کا مقام معلوم نہ ہوا کہ وہاں کی زمین کھود کر کنوئیں کو نکالیں۔ کچھ دیر ان دو پریشان رہنے کے بعد انہوں نے خدا سے یہ دعا کی کہ " اے پروردگار! مجھ پر چاہ زمزم کے راز کو ظاہر کر دے "۔ تیسری مرتبہ خواب میں عبد المطلب کو بتایا گیا کہ چاہ زمزم اساف و نائلہ دو بتوں کے درمیان واقع ہے، جہاں قریش قربانیاں کیا کرتے ہیں۔

یہ خواب دیکھ کر عبد المطلب اپنے بیٹے حارث کو لے کر اس مقام پر پہنچے اور زمین کو کھودنا شروع کر دیا۔ قریش کو اس کی خبر ملی، تو وہ عبد المطلب کے پاس آئے اور کہا کہ " ہمارے بتوں کے درمیان تم کنواں نہ کھودو "۔ عبد المطلب قریش کی اس مزاحمت سے غضب ناک ہو گئے، اور اپنے بیٹے حارث کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو یہاں سے نکال دو، خداوند تعالے نے عبد المطلب اور ان کے بیٹے حارث کی مدد کی، اور دونوں نے قریش کو مار کر بھگا دیا۔

اس کے بعد دونوں باپ بیٹے کنواں کھودنے میں مشغول ہوئے، اور جو مال قبیلہ جرہم کے لوگ اس میں چھپا گئے تھے، وہ سب نکال لیا اور قریش پر تقسیم کر دیا، اور جب کنوئیں میں پانی نکل آیا تو اس کو تمام مکہ کے لئے وقف کر دیا، اور کنوئیں پر عمارت بنا دی۔

چاہ زمزم کے واقعہ میں چونکہ قریش نے عبد المطلب کی مخالفت کی تھی، اور اس وقت ان کا صرف ایک ہی بیٹا تھا، اس لئے چاہ زمزم کے کام سے فارغ ہو کر عبد المطلب نے یہ نذر مانی کہ اگر ان کے دس بیٹے پیدا ہوں گے تو وہ ان میں سے ایک کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے۔

بہت تھوڑے عرصہ میں خداوند تعالے نے عبد المطلب کو دس بیٹے مرحمت فرمائے، اور جب وہ بالغ ہو گئے، تو انہوں نے اپنی نذر کو پورا کرنا چاہا، اور اپنے بیٹوں سے اس کا ذکر کیا۔ بیٹوں نے کہا " آپ مختار کل ہیں، ہم سب کے سب حاضر ہیں، آپ سب کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں، کسی کو عذر نہ ہو گا "۔ عبد المطلب بیٹوں کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے، اور بیٹوں کے نام پر قرعہ ڈالا، قرعہ میں حضور صلعم کے والد ماجد عبد اللہ کا نام نکلا، عبد المطلب کو عبد اللہ سے غیر معمولی محبت تھی، اس لئے نہیں کہ وہ سب سے چھوٹے تھے، بلکہ اس لئے کہ ان کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا، اور تمام بیٹوں میں زیادہ حسین و جمیل شجاع و پہلوان اور تیر انداز تھے۔

عبد المطلب قرعہ کے حکم کے موافق عبد اللہ کو قربان گاہ پر لے گئے، قریش کو اطلاع ہوئی، تو انہوں نے عبد المطلب کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا، اس لئے کہ عبد اللہ اپنے ہمعصروں میں سب سے زیادہ صفات حمیدہ اور خصائل پسندیدہ رکھتے تھے۔ اور قریش کو یہ گوارا نہ تھا کہ ایسے شخص کو قربان کیا جائے۔

17 اس زمانہ میں عرب میں کاہنوں (غیب کی باتیں بتانے والوں) کا زور تھا، عبد المطلب نے قریش سے کہا کہ " اس معاملہ میں کاہنوں سے مشورہ لو "۔ چنانچہ سب لوگ ایک مشہور کاہنہ کے پاس گئے، اور واقعہ بیان کیا، کاہنہ نے کہا " تمہارے یہاں ایک انسان کا خون بہا کیا ہے " عبد المطلب نے کہا " دس اونٹ " کاہنہ نے کہا " دس اونٹوں اور عبد اللہ کے درمیان قرعہ ڈالو، اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو اونٹوں کو قربان کر دو، اور تمہارے بیٹے کے نام قرعہ نکلے تو دس اونٹ اور ان اونٹوں میں ملاؤ، اور پھر قرعہ ڈالو اور جب تک قرعہ اونٹوں کے نام نہ نکلے، برابر اسی طرح دس اونٹ بڑھاتے رہو "۔ عبد المطلب اور قریش اس مشورہ سے بہت خوش ہوئے، اور کاہنہ کے مشورہ کے موافق قرعہ ڈالا، اور برابر قرعہ ڈالتے رہے، یہاں تک کہ جب سو اونٹ ہو گئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا، عبد المطلب نے سو اونٹوں کو قربان کر دیا، اور عبد اللہ کو قربانی سے بچا لیا۔

اسی قربانی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی نسبت حضور صلعم صحابہ کو مخاطب کرکے یہ فرمایا کرتے تھے کہ " انا ابن الذبیحین میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں "۔

ادھر ذبح سے خلاصی حاصل کرنے کے بعد عبد اللہ نے

یعنی واقعہ فیل سے ایک ماہ دس دن بعد اور ایک روایت ہے کہ ایک ماہ پچیس روز بعد پیدا ہوئے۔ محمد ثین کی بڑی جماعت کا بیان ہے کہ حضور صلعم ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو صبح صادق سے پہلے پیدا ہوئے علامہ تمام ہیں صبح صادق سے پہلے ہی پیدا ہوئے تھے۔

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حضور صلعم کا حمل ایام حج میں قرار پایا تھا۔ اس حساب سے آپ کی پیدائش ماہ رمضان میں ہونا چاہیے چنانچہ بعض مورخ اسی کے قائل ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ صحیح حساب سے حضور صلعم کا حمل ماہ جمادی الاخریٰ میں قرار پایا تھا اور عرب قبائل کی عادت یہ تھی کہ وہ حج کے مہینوں کو آگے پیچھے کر لیا کرتے تھے۔ ممکن ہے بعض وجوہ سے اس سال حج جمادی الثانی میں کیا گیا ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ان کی اس عادت کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے۔

انما النسی زیادۃ فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما ویحرمونه عاما لیواطئوا عدۃ ما حرم الله

یہ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں اور ترقی ہے جس سے کفار گمراہ کئے جاتے ہیں کہ وہ اس حرام مہینہ کو کسی سال حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال حرام سمجھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے حرام کئے ہیں ان کی گنتی پوری کر لیں۔

اس حساب سے حضور کا حمل جمادی الثانی میں قرار پایا اور آپ پورے نو ماہ کے بعد ۱۲ ربیع الاول کو دنیا میں تشریف لائے۔

سلام

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوۃ اللہ علیک

آپ محبوب خدا ہیں　　آپ ظل کبریا ہیں

خلق کے حاجت روا ہیں　　خاصۂ رب العلا ہیں

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوۃ اللہ علیک ۲

یا شہ نازک مدینا　　کر منور جسم بینا

از کرم سے سونے والا　　مجھ کو لے چل تا مدینا

یا نبی سلام علیک

ساقی بیدار ہوں میں　　بیکس و ناچار ہوں میں

بے نوا نادار ہوں میں　　آپ کا سرکار ہوں میں

یا نبی سلام علیک

ہر مصیبت سر سے ٹالو　　مجھ کو دامن میں چھپالو

دل کے یہ ارمان نکالو　　باب رحمت پر بلا لو

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوۃ اللہ علیک

کیفیت ولادت شریف عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلعم کی پیدائش کے وقت میں حضرت آمنہ کی خدمت میں حاضر تھی، جب وضع حمل کے آثار نمایاں ہوئے تو یکایک میری نظر آسمان پر پڑی، میں نے دیکھا کہ تمام ستارے زمین کی جانب مائل ہیں اس قدر جھکے ہوئے کہ میں نے یہ محسوس کیا کہ گویا یہ ستارے زمین پر گر پڑیں گے۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ستارے زمین سے اتنے قریب ہو گئے ہیں، گویا کہ وہ میرے سر پر گر پڑیں گے۔ اس کے بعد فاطمہ بنت عبد اللہ نے بیان کیا کہ جب آمنہ کا وضع حمل ہوا اور حضور دنیا میں تشریف لے آئے تو میں نے دیکھا کہ حضرت آمنہ کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے سارا گھر روشن ہو گیا، اور اس قدر روشنی ہوئی کہ گھر میں اس روشنی کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ کا بیان ہے کہ آمنہ کی دایہ میں تھی جب حضور صلعم شکم مادر سے دنیا میں جلوہ فرما ہونے تو غیب سے میرے کانوں میں یہ آواز آئی کہ یرحمک ربک یا محمد تم پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے۔ اور یہ بھی میں نے اس قدر روشنی دیکھی کہ مشرق سے مغرب تک تمام مقامات اس سے چمک اٹھے۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس روشنی میں شام کے بڑے بڑے مکان دیکھے۔

حضرت انس رض حضور صلعم کے خادم خاص بیان کرتے ہیں کہ:۔

ان النبی صلعم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی

حضور نے فرمایا ہے کہ میری ایک کرامت یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا، اور کسی نے میری شرم گاہ نہ دیکھی۔

حضور کے ختنہ شدہ پیدا ہونے کی حکمت علماء اسلام نے یہ بیان کی ہے کہ خدا نے چونکہ حضور کو ایک کامل انسان پیدا کیا تھا، اس لئے آپ میں کوئی ایسا عیب جو دوسرے انسانوں میں پایا جاتا ہے، باقی نہیں رکھا تھا، دوسری حکمت یہ تھی کہ کوئی مرد یا عورت آپ کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔

شب ولادت کے بعض خاص حوادث منقول ہے کہ حضور کی ولادت کی رات کو دریائے ساوہ کا پانی خشک ہو گیا۔ اور کسریٰ شاہ ایران کے محل کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ کسریٰ کو اس کی اطلاع ہوئی تو گھبرا گیا اور کئی روز بعد ارکان حکومت اور وزراء کو جمع کیا۔ تمام لوگ جمع تھے کہ ایران کے ماتحت حکام کے خطوط بادشاہ کے پاس پہنچے، جن میں لکھا تھا کہ فلاں رات کو یکایک فارسیوں کا وہ آتش کدہ جو ہزار سال سے روشن تھا سرد ہو گیا۔ شاہ ایران نے تاریخ کا مقابلہ کیا تو یہ واقعہ اسی رات کا تھا جس رات میں کہ اس کے محل کے کنگرے گرے تھے۔ اس سے بادشاہ کو اور اضطراب پیدا ہوا، وہ اسی رنج میں تھا کہ موبد موبدان (فارسیوں کا سب سے بڑا مذہبی مقتدا) دربار میں حاضر ہوا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ میں نے فلاں رات کو خواب میں یہ دیکھا کہ عرب کے لوگ اپنے سرکش اونٹوں کو دوڑاتے آتے ہیں، اور دریائے دجلہ کو عبور کر کے ایران کے ملک میں گھس جانا چاہتے ہیں۔ بادشاہ یہ سنکر اور گھبرایا اور موبد سے پوچھا "کیا ہونے والا ہے کہ اس قسم کی باتیں ظاہر ہو رہی ہیں" موبد نے کہا "عنقریب

ع اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن یہ امر مسلم ہے کہ حضور ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ ۱۲ مولف۔

ملک عرب میں کوئی حادثہ رونما ہونے والا ہے" بادشاہ نے یہ سنکر عرب کے حاکم نعمان بن منذرہ کو لکھا کہ "تم فوراً نعمان عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو جو عرب کا بہت بڑا عالم ہے، ہمارے پاس بھیجو" جب وہ دربار میں حاضر ہوا تو کسریٰ نے تمام واقعات سُنا کر اس سے پوچھا "جو حادثہ پیش آنے والا ہے، کیا تم اس کو بتا سکتے ہو؟" نعمان نے عرض کیا "ملک شام میں میرے ماموں سطیح رہتے ہیں، جو دنیا کے سب سے بڑے کاہن ہیں، وہ اس کی نسبت تفصیل سے بیان کر سکتے ہیں"۔ کسریٰ نے حکم دیا کہ "تم فوراً اس کے پاس جاؤ اور واقعات بیان کر کے اس سے آئندہ کا حال دریافت کرو"

نعمان عبدالمسیح ایران سے اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا اور بادشاہ کا پیغام پہنچا دیا، سطیح نے تمام واقعات سنکر چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ

"عبدالمسیح تھکے ہوئے اونٹ پر سطیح کے پاس آیا ہے، جبکہ سطیح قبر کے کنارے پہنچ چکا ہے۔ عبدالمسیح کو نوشیرواں شاہ ایران نے اس اضطراب سے متاثر ہو کر سطیح کے پاس بھیجا ہے جو اس کے محل کے کنگرے گر جانے، آتش کدہ ایران کے سرد ہو جانے، اور موبد کے خواب خوفناک نے اس پر طاری کر دیا ہے۔ عبدالمسیح تجھ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جبکہ (قرآن کی) تلاوت کی جائے گی۔ صاحب عصا (یعنی محمد صلعم) کا ظہور (یعنی نبوت محمدیؐ کا ظہور) ہوگا۔ سماوہ کا پانی جاری ہو جائے گا۔ بابل کا آتش کدہ سرد ہو جائے گا (یعنی بابل ایرانی حکومت کے ہاتھوں سے نکل جائے گا) سطیح دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ اس کا علم یہاں زمین میں دفن ہو جائے گا۔ ساسانیوں کے صرف چودہ بادشاہ (کنگروں کی تعداد کے موافق) ایران پر حکومت کریں گے (اور پھر حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا) اور بہت سے بڑے بڑے امور ظاہر ہوں گے"۔

نعمان عبدالمسیح ایران واپس آیا، اور سطیح کے بیان کو شاہ ایران کی خدمت میں عرض کیا۔ یہ بیان سنکر نوشیرواں کو کچھ سکون حاصل ہو گیا، اور اس نے کہا کہ "چودہ بادشاہ تو ایران پر مدتوں حکومت کریں گے" لیکن خداوند بزرگ و برتر کے حکم سے وہ آگاہ نہ تھا۔ مورخین کا بیان ہے کہ حضور صلعم کی ولادت کے بعد ایران کے دس بادشاہ صرف چار سال میں دنیا سے رخصت ہو گئے، اور بقیہ چار کی حکومت حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوم کے عہد تک رہی۔ اور آخری ایرانی بادشاہ نے بہت ہی بُری حالت میں حضرت عثمان رضؓ خلیفہ سوم کے عہد میں انتقال کیا، اور ایران کا سارا ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے قریب مقام مرالظہران میں ایک شامی راہب قیام پذیر تھا، جس کا نام عیص تھا، حضور صلعم کی پیدائش سے پہلے وہ لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ "اے مکہ کے باشندو! عنقریب تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا کہ سارا عرب اس کی اطاعت کرے گا اور وہ سارے عرب و عجم کا مالک ہوگا" مکہ میں ان ایام میں جو بچہ پیدا ہوتا، عیص اس کی حالت دریافت کرتا اور اس کی پیدائش کی کیفیت معلوم کرتا رہتا تھا۔ جس رات کو حضور صلعم پیدا ہوئے ہیں اس کی صبح کو عبدالمطلب عیص کے پاس گئے، اور آپ کی پیدائش کی اس کو اطلاع دی۔ عیص نے کیفیت ولادت سنکر تھوڑی دیر غور کیا اور پھر کہا کہ "یہ وہی بچہ ہے جس کی پیدائش کی خبر میں تم کو دیا کرتا تھا" یہ کہہ کر عیص نے عبدالمطلب سے حضورؐ ۲۱
کا نام پوچھا۔ عبدالمطلب نے کہا "ہم نے اس بچہ کا نام محمدؐ رکھا ہے۔"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک یہودی تجارت کرتا تھا، جس روز حضور صلعم پیدا ہوتے ہیں، اس روز اس نے قریش کے سرداروں سے پوچھا "کیا آج تمہارے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟" قریش نے کہا "ہم کو معلوم نہیں"۔ یہودی نے کہا "آج صبح اس امت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے، اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک خاص علامت ہے، جس میں چند بال ہیں" قریش کو جب حضور صلعم کی پیدائش کی خبر ملی تو وہ اس یہودی کو آپ کے مکان پر لائے اور حضورؐ کو گھر کے اندر سے لا کر اس کو دکھایا۔ اس نے حضور صلعم کی پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا اور علامت نبوت کو دیکھ کر اتنا متاثر ہوا کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا، جب ذرا اس کے حواس درست ہوئے، تو اس نے حسرت کے لہجہ میں کہا "آج بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا"۔

حضور صلعم کی ولادت کی نسبت ایک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

ف روضۃ الاحباب جلد اول صفحات ۷۹ تا ۸۲ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ بحوالہ حاکم و ابونعیم ۱۲ مولف

شب میلاد محمدؐ چو شب انور بود | گنبد مکہ ال الشام منور گردید
گرد شام چو تاریکی بنوری دین | ہمہ انگشت محیط و ہمہ جا در گردید
ہمہ آفاق زانوار منور گشتہ | ہمہ اکناف زاخلاق معطر گردید
چون زگنجینۂ عطا رحمتش گوہر شد | ہمہ [illegible] سوا بہتر گردید
عاقبت بر فلک مہر و علا جا دارد | ہر کہ از معدن [illegible] بیت اللہ گردید
ہرگز از ہیچ سموئے نہ بیند بر دلکی | ہر [illegible] ابر کرمش تر گردید

للہ الحمد کہ از دنیا [illegible]!
ہمہ از دولت آں ماہ میسر گردید

بیان رضاعت علما سیرت کا بیان ہے کہ حضور صلعم نے صرف سات روز اپنی والدہ ماجدہ آمنہ کا دودھ پیا، پھر چند روز ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا، اور بعدہٗ حلیمہ سعدیہ آپ کو دودھ پلانے پر مقرر ہوئیں۔

عرب میں دستور تھا کہ شہر کے لوگ بچوں کو دیہات میں پرورش کراتے تھے، اس لئے کہ شہروں کی آب و ہوا کے مقابلہ میں دیہات کی آب و ہوا عمدہ ہوتی تھی، اور دیہات میں بچے بہت جلد توانا ہو جاتے تھے۔ اسی دستور کی بنا پر دیہات سے ہر چھٹے مہینے عرب قبائل کی عورتیں شہروں میں آتی تھیں، اور خوش حال لوگوں کے بچوں کو اجرت پر دودھ پلانے کے لئے اپنے گاؤں میں لے جاتی تھیں۔ حضور صلعم کی پیدائش کے بعد جو عورتیں مکہ میں اجرت پر دودھ پلانے کے لئے بچوں کو لینے آئیں ان میں قبیلہ بنی سعد بن بکر کی حلیمہ بھی تھیں۔ انہوں نے حضور صلعم کے دادا عبدالمطلب سے معاملہ کر لیا۔ اور حضور صلعم کو اپنے گاؤں میں لے گئیں۔

حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ عورتوں کا جو قافلہ مکہ میں شرفاء کے بچوں کو لینے کے لئے آیا تھا وہ ہم لوگوں سے پہلے مکہ میں پہنچ گیا تھا، اور ہم سواری کی کمزوری کے سبب پیچھے رہ گئے تھے ان عورتوں نے تمام خوش حال گھروں کے بچوں کو لے لیا، اور جب ہم لوگ مکہ میں پہنچے تو کوئی بچہ موجود نہ تھا۔ میں فکرمند بیٹھی تھی کہ ایک مرد بزرگ جن کے چہرہ سے ہیبت ٹپکتی تھی، ہمارے درمیان آیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا "یہ کون شخص ہے؟" لوگوں نے بتایا، یہ قریش کے بزرگ عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ اتنے میں عبدالمطلب نے بلند آواز سے ہم لوگوں کو مخاطب کرکے کہا: "اے دودھ پلانے والی عورتو! تم میں کوئی ایسی عورت ہے جس کو ابھی کوئی بچہ نہ ملا ہو؟" میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا "جناب والا! میں ایسی عورت ہوں" عبدالمطلب نے پوچھا "تم کس قبیلہ سے ہو، اور تمہارا نام کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "میں قبیلہ بنو سعد سے ہوں، اور میرا نام حلیمہ ہے" عبدالمطلب نے کہا "اچھا، اچھا تم میں دو بہترین خصلتیں ہیں سعد اور حلم جن میں سرمدی عزت پائی جاتی ہے، اس کے بعد عبدالمطلب نے کہا "حلیمہ! میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے جس کا نام محمدؐ ہے۔ یتیم بچے سے اگرچہ کسی منفعت کی توقع نہیں ہو سکتی، لیکن اگر تو اس بچہ کو قبول کرنے کی تو ممکن ہے خداوند اس کے وسیلہ سے تجھ کو خوش حالی مرحمت فرمادے"! میں نے عرض کیا مجھ کو مہلت دیجئے تاکہ اپنے شوہر سے مشورہ کرکے جواب دوں" عبدالمطلب نے کہا "تم اپنے شوہر سے مشورہ کر لو، میں تم کو مجبور نہیں کرتا" میں فوراً اپنے شوہر کے پاس گئی، خدا نے میرے شوہر کے دل میں بلا یک فرحت و مسرت پیدا کی، اور اس نے مجھ سے کہا جلد سے جلد جاؤ اور اس بچہ کو لے آؤ، یہ اجازت پاکر میں روانہ ہوئی، تو راستہ میں میرے بھتیجے نے مجھ سے کہا "یتیم بچہ کو لانے سے کیا فائدہ" میں اس بات سے تردد میں پڑ گئی، اور میرے قدم رک گئے، یکایک خداوند تعالے نے میرے قلب میں یہ بات ڈالی کہ "اگر تو محمدؐ کو نہ لائے گی، تو تجھ کو فلاح نصیب نہ ہوگی" اس الہام نے میری ہمت بندھادی، اور میں نے عبدالمطلب کے پاس پہنچ کر کہا "بچہ کو لے آؤ، میں اس کو دودھ پلاؤں گی" یہ سنکر عبدالمطلب کا چہرہ جس پر مایوسی چھائی ہوئی تھی، خوشی سے چمک اٹھا اور انہوں نے کہا "کیا تم خوشی کے ساتھ میرے بچے کو دودھ پلانا چاہتی ہو؟" میں نے عرض کیا "ہاں خوشی کے ساتھ"

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد عبدالمطلب مجھ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، اور حضور صلعم کی والدہ ماجدہ آمنہ کے پاس پہنچ کر میری حالت اور میرا نام بیان کیا۔ آمنہ نے واقعہ سنکر کہا "اہلاً و سہلاً یا حلیمہ (حلیمہ ہمارے گھر میں تمہارا آنا مبارک ہو) اس کے بعد آمنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اس مکان میں لے گئیں، جہاں حضور صلعم سو رہے تھے، اس وقت ایک اونی کپڑا آپ کے جسم پر پڑا تھا، اور آپ کے جسم سے مشک کی خوشبو آرہی تھی، میں نے آپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر میں حیران رہ گئی، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں آپ پر عاشق ہو گئی میں نے آپ کے سینہ پر ہاتھ رکھا تاکہ آپ بیدار ہو جائیں، آپ نے آنکھیں کھولیں تو آنکھوں سے

ایک ایسا نور نکلا کہ آسمان وزمین اس کی چمک سے روشن ہو گئے میں نے آپ کو اپنی گود میں لے لیا، اور پھر زانو پر بٹھا کر داہنے پستان کو آپ کے منہ میں دیا، آپ نے اس کا دودھ نہ پیا۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضور صلعم کا یہ پہلا الہام تھا جس میں عدل و انصاف کی ہدایت تھی، اور آپ نے اس الہام کی بنا پر بائیں پستان کا دودھ نہ پیا، جو حلیمہ سعدیہ کے بیٹے کا حق تھا۔ حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ نے ہمیشہ دائیں پستان کا دودھ پیا، بائیں پستان سے کبھی نہ پیا۔

مختصر یہ کہ حلیمہ سعدیہ نے حضور صلعم کو آمنہ سے لے لیا، اور اپنے شوہر کے پاس لے گئیں۔ حلیمہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر نے جب آپ کو دیکھا تو بے اختیار سجدہ میں گر پڑا، اور پھر کہا "حلیمہ! میں نے انسانوں میں آج تک ایسا خوبرو بچہ نہیں دیکھا"

حلیمہ کہتی ہیں ہم تین روز یا سات روز تک مکہ میں مقیم رہے، اور ان دنوں میں۔ میں روزانہ آمنہ کی خدمت میں حاضر ہوتی رہی، آخری دن میں رخصت ہونے گئی، تو آمنہ نے مجھ کو وصیت کی کہ "میرے بچہ کی خوب حفاظت کرنا"

حلیمہ کا بیان ہے کہ خداوند تعالےٰ نے حضور صلعم کی برکت سے میرے افلاس کو تمول میں تبدیل کر دیا۔ میری تمام بکریاں فربہ اور تازہ ہو گئیں، سب نے فربہ بچے ڈالے، اور کثرت سے دودھ دیا۔

حلیمہ کہتی ہیں کہ حضور صلعم جتنے عرصے میرے ہاں رہے ہمیشہ وقت معین پر پیشاب و پاخانہ کیا، عام بچوں کی طرح نہ تو آپ بار بار پیشاب و پاخانہ کرتے تھے، اور نہ آپ کے کپڑے کبھی پاخانہ و پیشاب میں آلودہ ہوتے تھے۔

حلیمہ کا بیان ہے کہ جب آپ کی عمر دو سال کی ہو گئی اور آپ چلنے پھرنے اور بولنے لگے، تو ایک روز مجھ سے پوچھا "اماں دن کو میرے بھائی (یعنی حلیمہ کے بیٹے) کہاں رہتے ہیں کہ مجھ کو دکھائی نہیں دیتے" میں نے کہا: "میں تم پر قربان تمہارے بھائی صبح کو بکریاں چرانے لے جاتے ہیں، اور شام کو واپس آتے ہیں" حضور صلعم نے یہ سنکر فرمایا: "مجھ کو یہاں تنہا کیوں رہنے دیتی ہو، ان کے ساتھ مجھ کو بھی بھیجو، تاکہ میں بھی ان کے ساتھ کچھ کام کروں" حلیمہ کہتی ہیں کہ دوسرے روز میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی، آنکھوں میں سرمہ لگایا، اور نئے کپڑے پہنائے، اور اپنے بیٹوں کے ساتھ کر دیا، آپ لکڑی ہاتھ میں لے کر بھائیوں کے ساتھ جنگل میں پہنچے اور بکریاں چرانے لگے، حلیمہ کا بیان ہے کہ آدھا دن گذرا ہوگا کہ میں نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ دوڑتا اور روتا ہوا آ رہا ہے، میں نے دوڑ کر اس سے پوچھا "ضمرہ کیا ہوا؟" اس نے کہا: "ہم سب بکریاں چرا رہے تھے کہ اچانک میری نظر دو آدمیوں پر پڑی، جو ہمارے پاس آئے اور محمد کو اٹھا کر پہاڑی پر لے گئے، اور پھر لٹا کر ان کا پیٹ چاک کر دیا۔ یہ دیکھ کر میں بھاگ کھڑا ہوا، معلوم نہیں بعد میں کیا ہوا، میرا خیال ہے محمد اب زندہ نہ ہوں گے" حلیمہ کہتی ہیں یہ سنکر میں اپنے شوہر کو ساتھ لے کر سراسیمہ جنگل کی جانب دوڑی، اور جنگل میں پہنچ کر دیکھا کہ محمد پہاڑی کے اوپر بیٹھے ہیں، اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں، ہم کو دیکھتے ہی آپ مسکرائے، اور ہم نے آپ کے پاس پہنچ کر آپ کو گود میں اٹھا لیا اور آپ کی پیشانی اور آنکھوں کو چوم کر پوچھا "بیٹا! کیا واقعہ ہوا تھا؟" آپ نے بیان فرمایا کہ "میں بھائیوں کے ساتھ جنگل میں کھڑا ہوا تھا کہ دو آدمی سفید کپڑوں میں ملبوس میرے پاس آئے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا، اور دوسرے کے ہاتھ میں طشت، یہ دونوں آدمی مجھ کو اٹھا کر پہاڑ پر لائے، اور مجھ کو تختہ پر لٹا دیا، پھر ان میں سے ایک نے میرے پیٹ کو چاک کیا، جس سے مجھ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی، اور پھر ۲۳
میرے پیٹ کے اندر سے انتڑیاں نکالیں، اور برف کے پانی سے دھو کر پھر ان کے مقام پر رکھ دیں، اس کے بعد دوسرا شخص اٹھا اور پہلے کو رخصت کر دیا، اس نے میرے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر میرے دل کو نکالا، اور درمیان سے چیر کر سیاہ نقطہ یا سیاہ منجمد خون کو نکالا اور پھینک دیا، اور پھر میرے دل میں کوئی چیز جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا، داخل کی، اور اس کے بعد دل کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ میری پشت پر نور کی مہر لگائی، جس سے مجھ کو خاص فرحت حاصل ہوئی، اور اس کے بعد اس نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، اور وہ جیسا کہ پہلے تھا، ویسا ہو گیا، پھر وہ مجھ کو یہاں چھوڑ کر چلا گیا۔ یہ واقعہ سنکر حلیمہ نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا اس نے کہا: "کچھ جنون کا اثر معلوم ہوتا ہے کسی کاہن کو دکھاؤ" حضور صلعم نے یہ سنکر فرمایا: "میں بالکل اچھا ہوں، کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، تم اطمینان رکھو"

حلیمہ کہتی ہیں شق صدر کے واقعہ نے ہم کو اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کہ ہم نے باہمی مشورہ سے آخر یہ طے کر لیا کہ محمد کو عبدالمطلب کے پاس پہنچا دیا جائے، چنانچہ حلیمہ سعدیہ آپ کو مکہ لے گئیں اور عبدالمطلب کے حوالہ کر دیا۔ عبدالمطلب نے حلیمہ کو بہت

نے اونٹ اور سونا دیا، اور وہ اپنے گاؤں واپس چلی گئیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضور صلعم دو سال کے تھے کہ حلیمہ ان کو لے کر مکہ میں آئیں، اور آمنہ سے عرض کیا کہ اگرچہ مدت رضاعت ختم ہو چکی ہے، مگر میں محمد کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں، پھر شہر کے اندر وبائی مرض بھی پھیلا ہوا ہے، ایسی حالت میں ان کا یہاں چھوڑنا مصلحت بھی نہیں ہے۔ آمنہ نے واپس لے جانے کی اجازت دے دی۔ اور حضور صلعم تین سال اور حلیمہ کے پاس رہے، اور انہیں سالوں میں شق صدر کا واقعہ ہوا۔

مختصر یہ کہ بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلعم پانچ سال تک حلیمہ سعدیہ کے گھر رہے، اور اس کے بعد مکہ میں آئے، اور آپ کی خدمت و حفاظت پر آپ کے والد ماجد کی لونڈی ام ایمن مامور ہوئیں۔

حلیمہ کہتی ہیں کہ شیرخوارگی کے ایام میں جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ آپ کی ستر گاہ کھل جاتی تو آپ ہاتھ پاؤں مار کر اضطرار ظاہر کرتے اور روتے تھے تاکہ میں متوجہ ہو جاؤں، اور آپ کے جسم کو ڈھانک دوں، اگر کسی وجہ سے میں آپ کے جسم کو ڈھانکنے میں دیر کرتی تو آپ کا جسم خود بخود پوشیدہ ہو جاتا۔[عـہ]

۲۴ **چھٹے سال کے حالات** اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حضور صلعم پانچ سال کی عمر تک حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے، چھٹے سال حلیمہ آپ کو مکہ میں پہنچا گئیں، اور آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ نے ام ایمن لونڈی کو آپ کی خدمت پر مامور کر دیا۔

ام ایمن کا بیان ہے کہ حضور صلعم نے اس عمر میں کبھی بھوک اور پیاس کی شکایت نہیں کی، آپ صبح کے وقت آب زمزم کا ایک پیالہ پی لیتے، اور شام تک کچھ طلب نہ فرماتے تھے، اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ میں نے دوپہر کو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ نے یہ فرما دیا کہ مجھ کو بھوک نہیں ہے۔

علماء سیر و تاریخ کا بیان ہے کہ حضور صلعم چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اپنے میکے کے لوگوں سے ملنے، یا اپنے شوہر عبداللہ کی قبر کی زیارت کرنے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں، اور ایک مہینے وہاں قیام کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور کو اس زمانہ کی بہت سی باتیں یاد تھیں، چنانچہ ہجرت کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ جب مدینہ میں آیا تھا، تو میری ماں اس مکان میں ٹھہری تھیں۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ جب میں مدینہ میں اپنی والدہ کے ساتھ قیام پذیر تھا، یہودی میرے پاس آتے اور مجھ کو غور سے دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ بچہ اس امت کا پیغمبر ہے، اور یہ شہر (یعنی مدینہ) اس کی ہجرت کا مقام ہے۔[عـہ]

ایک مہینہ قیام کے بعد حضرت آمنہ مکہ کی جانب روانہ ہوئیں، راستہ میں بیمار ہوئیں اور مقام ابواء میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئیں، اور ام ایمن آپ کو مکہ لے آئیں۔

ساتویں سال کے حالات حضرت آمنہ کی وفات کے بعد حضور صلعم کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے اپنی کفالت میں لے لیا۔ عبدالمطلب کو حضور صلعم سے غیر معمولی محبت تھی، اور وہ ہر وقت آپ کی خاطر و مدارات میں لگے رہتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ حضور صلعم خلوت اور جلوت میں عبدالمطلب کے ساتھ رہتے تھے، اور عبدالمطلب آپ کے بغیر کبھی تنہا کھانا نہ کھاتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک مکان میں عبدالمطلب کی ایک خاص مسند تھی جس پر عبدالمطلب کے سوا کوئی دوسرا شخص نہیں بیٹھ سکتا تھا، یہاں تک کہ اعیان قریش بھی کہ وہ عموماً مسند کے گرد بیٹھا کرتے تھے، ایک روز عبدالمطلب اس مسند پر بیٹھے تھے، اور اشراف قریش گرد حلقہ جمائے ہوئے تھے کہ حضور تشریف لائے، اور مسند پر عبدالمطلب کے برابر بیٹھ گئے۔ قریش کے ایک سردار نے ادب و لحاظ کے خیال سے آپ کو منع کیا، اور مسند سے اٹھا دینا چاہا۔ حضور کو اس ممانعت سے بہت رنج پہنچا، اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، عبدالمطلب نے آپ کو رنجیدہ اور چشم پُرآب دیکھا تو حاضرین سے کہا "میرے بچے کو رنج نہ دو، اس مسند پر بیٹھنے دو، وہ اپنی عزت و عظمت کا احساس رکھتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میرا یہ بچہ اتنی عظمت حاصل کرے گا کہ آج تک عرب میں کسی نے حاصل نہ کی ہوگی، اور نہ آئندہ کوئی حاصل کر سکے گا۔

منقول ہے کہ قبیلہ بنو مدلج کے کچھ لوگ جو فن قیافہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے، ایک روز عبدالمطلب کے پاس آئے اور کہا: "اس بچہ (یعنی حضور صلعم) کی پوری پوری حفاظت و نگرانی کرو۔ ہم نے آج تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس نشان قدم سے جو مقام ابراہیم میں نقش ہے، کسی قدم کو مشابہ نہیں دیکھا، مگر اس بچہ کے قدم کو۔ یہ سن کر عبدالمطلب نے اپنے بیٹے ابو طالب

عـہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۱

عـہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۴

عـہ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۹۵

(حضرت علیؓ کے والد) کو آواز دی، اور ان کے حاضر ہونے پر کہا "تم نے سنا بنو مدلج کے لوگ کیا کہتے ہیں:" اور اس کے بعد بنو مدلج کا قول نقل کیا۔ اس روز سے ابو طالب حضور صلعم کی نگرانی خاص طور پر کرنے لگے۔

رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم سے منقول ہے کہ حضور صلعم سات سال کے تھے کہ حجاز میں سخت قحط پڑا، انہیں ایام میں ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص بلند آواز سے یہ کہہ رہا ہے کہ اے گروہ قریش! تم میں ایک پیغمبر آنے والا ہے جس کے شرف و کمال کے ستارے کے چمکنے کا وقت بہت قریب ہے۔ جلدی کرو اور خدا سے بارش و عیش کو طلب کرو، اور اس کی صورت یہ ہے کہ تمہاری قوم میں ایک مرد بزرگ۔ بلند قامت، سفید اندام دراز بینی ہے، جس کی آنکھیں بڑی بڑی ہیں اور وہ اپنی قوم میں حسب و نسب کے اعتبار سے خاص امتیاز رکھتا ہے۔ تم اس کو اور اس کے بچہ کو اپنے ساتھ لو، اور تم میں سے ہر قبیلہ کا ایک آدمی پاک و صاف ہو کر اور خوشبو لگا کر اس کے ساتھ رہے۔ تم سب سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرو، رکن کو بوسہ دو، اور پھر کوہ ابو قبیس پر جاؤ، وہ مرد بزرگ وہاں دعا کرے، اور تم آمین کہو، انشاء اللہ کافی بارش ہوگی۔"

رقیقہ کا بیان ہے کہ صبح کو میں بیدار ہوئی تو خواب سے خوفزدہ اور پریشان تھی، جس شخص سے میں نے اس خواب کو بیان کیا، اس نے یہی کہا "حرمت حرم کی قسم۔ مرد بزرگ سے مراد عبدالمطلب ہیں:" مختصر یہ کہ ہم بہت سے لوگ جمع ہو کر عبد المطلب کے پاس گئے۔ واقعہ بیان کیا، اور دعا کی استدعا کی، ہماری خواہش کو سنکر عبد المطلب فوراً کھڑے ہو گئے محمدؐ کو ساتھ لیا اور حرم کعبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہاتف غیب کی ہدایت کے موافق ہم میں سے ہر گھرانے کا ایک شخص نہا دھو کر، پاک کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر حرم میں پہنچ گیا سب نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ رکن کو بوسہ دیا، اور کوہ ابو قبیس پر پہنچے، عبد المطلب نے اپنے پوتے محمد صلعم کو اپنے شانہ پر بٹھایا اور کھڑے ہو کر یہ دعا کی کہ: "اے مخلوق کے پروردگار! اے برآرندہ حاجات!! اے کاشف بلیات!!! تو خوب جانتا ہے کہ مکہ کے لوگ تیرے غلام اور بندے ہیں، اور قحط و تنگی سے عاجز آکر تیری درگاہ میں حاضر ہوئے ہیں، تو ان پر رحم فرما۔ اور نافع بارش کو بھیج کر گھاس اور کھانے پینے کی چیزیں پیدا ہوں اور ہم کو آرام و سکون حاصل ہو۔" راوی کا بیان ہے کہ ادھر دعا ختم ہوئی اور ادھر آسمان پر ابر آیا، اور بارش شروع ہو گئی۔

آٹھویں سال کے حالات

مورخین کا بیان ہے کہ اس سال میں حضور صلعم کے دادا عبد المطلب نے جن کی عمر ایک سو بیس سال یا بیاسی سال یا ایکسو چالیس سال کی تھی اور نابینا ہو گئے تھے وفات پائی، اور اسی سال میں ایران کے بادشاہ نوشیرواں۔ اس کے بیٹے ہرمز اور مشہور سخی عرب حاتم طائی نے وفات پائی۔

عبد المطلب نے وفات کے وقت اپنے بیٹے ابو طالب کو بلایا، اور حضور صلعم کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر وصیت کی کہ "میرے بچہ کی پوری پوری حفاظت کرنا، اور کسی قسم کا رنج و غم اس کو نہ پہنچنے دینا۔"

ایک صحابی کا بیان ہے کہ ایام نبوت میں حضور صلعم سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو اپنے دادا عبد المطلب کی موت یاد ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، مجھ کو یاد ہے، میں اس وقت آٹھ برس کا تھا۔

ام ایمن کا بیان ہے کہ مجھ کو خوب یاد ہے، حضور صلعم عبد المطلب کے جنازہ کے پیچھے پیچھے روتے جا رہے تھے۔

مورخین کا بیان ہے کہ عبد المطلب نے ابو طالب کو اس لئے حضور صلعم کا کفیل بنایا تھا، کہ ابو طالب آپ کے حقیقی چچا تھے، اور حضور صلعم سے غیر معمولی الفت و محبت رکھتے تھے، ایک روایت یہ
25 ہے کہ زبیر اور ابو طالب دونوں حضور صلعم کے حقیقی چچا تھے، عبد المطلب کی وفات کے بعد دونوں نے حضورؐ کی کفالت کے لئے قرعہ ڈالا اور قرعہ ابو طالب کے نام نکلا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ زبیر اور ابو طالب میں سے کسی ایک کی کفالت قبول کر لینے کا اختیار حضور صلعم کو دیدیا گیا تھا، اور آپ نے ابو طالب کی کفالت کو پسند کیا تھا۔

مورخین کا بیان ہے کہ ابو طالب حضور صلعم سے اتنی الفت رکھتے تھے کہ آپ کی راحت رسانی کے مقابلہ میں اپنے بیٹوں کی پروا نہ کرتے تھے، بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بیٹوں سے زیادہ حضور کو چاہتے تھے۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد ابو طالب نے اپنے بھتیجے کی حفاظت و نگرانی معقول طریقہ پر کی، اور ہمیشہ آپ کو خوش اور آرام سے رکھا۔

منقول ہے کہ ابو طالب کثیر الاولاد تھے، اور آمدنی کم تھی جب کبھی وہ حضور صلعم کے سوا دوسرے بیٹوں کے ساتھ کھانا کھاتے کھانا ختم ہو جاتا، اور سب بھوکے رہ جاتے تھے، اور جب کبھی حضور صلعم اور اپنی اولاد کو ساتھ لے کر کھانا کھاتے تھے، سب شکم سیر ہو جاتے تھے، حضور کی اس برکت سے متاثر ہو کر ابو طالب نے اپنا یہ معمول کر لیا تھا کہ ہمیشہ حضور صلعم کے ساتھ کھانا کھاتے، اور اپنے بچوں کو بھی اپنے ساتھ کھلاتے تھے، چنانچہ اسی کیفیت سے

عہ روضۃ الاحباب [illegible]

متاثر ہوکر ایک شعر ابوطالب نے حضورؐ کو مخاطب کرکے کہا تھا۔
واللہ انک مبارک خدا کی قسم! اے محمدؐ تم بڑی برکت والے ہو۔

نویں سال سے انیسویں سال تک کے حالات

منقول ہے کہ ابوطالب کے ایام کفالت میں حجاز کے اندر پھر سخت قحط پڑا عرفطہ کا بیان ہے کہ میں اس سال مکہ میں موجود تھا، گرانی، خشک سالی سے متاثر ہوکر قریش کے لوگ ابوطالب کے پاس گئے اور نزول باران رحمت کے لئے ان سے دعا کی استدعا کی۔ راوی جیسی مزنہ کہتا ہے، میں نے دیکھا کہ ابوطالب نے قریش کے بچوں کو جمع کیا ان بچوں میں ایک بچہ آفتاب درخشاں کی مانند تھا، ابوطالب بچوں کے ساتھ اس بچہ کو حرم میں لے گئے اور اس بچہ کی پشت کو مع کعبہ کی دیوار سے لگاکر کھڑا کر دیا۔ اس بچہ نے آسمان کی طرف دیکھا، اور انگشت شہادت سے آسمان کی جانب اشارہ کیا، تھوڑی دیر نہ گذری کہ ابر گھر کر آیا، اور بارش ہونے لگی۔

علماء سیر و تاریخ کا بیان ہے کہ جب حضور صلعم کی عمر بارہ سال دو ماہ اور دس دن کی ہوئی، تو ابوطالب نے شام کو ہجرت تجارتی سفر اختیار کیا، اور حضورؐ کے کمسن کا خیال کرکے آپ کو مکہ ہی
۲۱ میں چھوڑ رہا چاہا، جب ابوطالب سوار ہوکر چلنے لگے، تو حضورؐ نے ان سے کہا چچا جان! مجھ کو کس پر چھوڑے جا رہے ہو، میرے ماں باپ نہیں ہیں کہ میرے ساتھ شفقت کا سلوک کریں، بہتر یہی ہے کہ آپ مجھ کو اپنے ساتھ لے چلیں، حضورؐ کے ان الفاظ سے ابوطالب پر رقت طاری ہوگئی اور کہا "خدا کی قسم! میں تم کو اپنے سے جدا نہ کروں گا، ساتھ لے چلوں گا" چنانچہ آپ کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیا، اور شام کی جانب روانہ ہوئے۔

راستہ میں ایک مقام کفر پڑتا تھا، جو بصریٰ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا یہاں ایک گرجا تھا، جو دیر بحیراؑ کے نام سے مشہور تھا، اور اس میں بحیرا راہب قیام پذیر تھا بحیرا نے انجیل و توراۃ میں پیغمبر آخر الزمان کے حالات پڑھے تھے، جن میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ نبوت سے پہلے وہ نبی ادھر سے گذرے گا۔ بحیرا مدتوں سے اس کا انتظار کر رہا تھا، اور قریش کا جب کوئی قافلہ ادھر سے گذرتا تھا، تو بحیرا دیر کی چھت پر چڑھ کر غور سے قافلہ کے آدمیوں کو دیکھا کرتا تھا۔

جب ابوطالب کا قافلہ بحیرا کے دیر کے سامنے اترا تو حسب معمول چھت پر چڑھ کر بحیرا نے قافلہ کے آدمیوں پر غور سے نظر ڈالی، اور ایک نوعمر شخص (یعنی حضور صلعم) میں اس نے چند غیر معمولی باتیں پائیں، بعض علماء کہتے ہیں، بحیرا نے حضور صلعم پر ابر کو سایہ افگن دیکھا۔ بعض کہتے ہیں، جس درخت کے نیچے حضورؐ تشریف فرما تھے، اس درخت کی شاخیں آپ پر جھکی ہوئی تھیں۔ مختصر یہ کہ بحیرا نے ان عجیب باتوں کو دیکھا، اور یقین کر لیا کہ یہ کیفیت نبی ہی کی ہوسکتی ہے، فوراً اس نے دیر کے خادموں کو کہا کہ قافلہ کے لئے کھانا تیار کرو۔ اور پھر قافلہ میں پہنچ کر کہا "اے گروہ قریش! آج میری دعوت قبول کرو" قریش نے کہا "ابو مداس! تمہارا یہ طریقہ تو کبھی نہیں رہا، آج یہ دعوت کیسی؟" بحیرا نے کہا "گذشتہ کا ذکر نہ کرو، اس وقت میری دعوت منظور کرلو" قافلہ نے دعوت قبول کرلی، اور تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھانے دیر کے اندر پہنچے۔ بحیرا نے پوچھا: کیا سب لوگ آگئے؟ قریش نے کہا صرف ایک لڑکا محمدؐ نام رہ گیا، جس کو ہم مال و اسباب کی نگرانی پر چھوڑ آئے ہیں بحیرا نے کہا، اس کو بھی بلالو، چنانچہ حضورؐ کو بلا لیا گیا، اور آپ اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھ گئے، سب نے کھانا کھایا، اور قافلہ کی جگہ پر چلے گئے جب ابوطالب حضورؐ کو لے کر چلنے لگے تو بحیرا نے کہا "تھوڑا توقف فرمایئے، میں چند ضروری باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں" ابوطالب بیٹھ گئے، اور بحیرا نے ان کے سامنے بیٹھ کر پوچھا "یہ نوجوان تمہارا کون ہے؟" ابوطالب نے کہا "میرا بیٹا ہے" بحیرا نے کہا "یہ ناممکن ہے کہ اس نوجوان کے ماں باپ اور دادا زندہ ہوں" ابوطالب نے کہا "تم صحیح کہتے ہو یہ نوجوان میرا بیٹا نہیں بھتیجا ہے، بحیرا نے کہا "تم اس نوجوان کی پوری پوری حفاظت کرو۔ یہود اس کے دشمن ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے ہاتھوں سے اس کو کوئی نقصان پہنچ جائے" اس کے بعد بحیرا نے حضورؐ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا "میں تم کو لات و عزیٰ کی قسم دے کر ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں" حضورؐ نے بحیرا کی بات کاٹ کر کہا، تم مجھ کو لات و عزیٰ کی قسم نہ دو، میں تو ان کا سخت دشمن ہوں" بحیرا اس قسم سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا جب اس کو اس کا اطمینان ہوگیا، تو اس نے پوچھا "نوجوان! کیا تمہارے شانوں کے درمیان کوئی نشان ہے؟" حضورؐ نے فرمایا "ہاں" بحیرا نے اس نشان کو کپڑا ہٹا کر دیکھا، اس پر بوسہ دیا اور کہا "میں اعتراف کرتا ہوں کہ تو خدا کا سچا رسول ہے"۔

منقول ہے کہ انہیں ایام میں یہود کے سات عالم دیر بحیرا

عہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بحیرا نام کا یہودی یا مسیحی راہب کوئی نہ تھا۔ ممکن ہے مورخین سے نام میں غلطی ہوئی ہو، اور راہب کا کچھ اور نام ہو۔ ۱۲ مولف۔

میں قیام پذیر تھے، ان کو کتب سابقہ سے یہ معلوم ہوا تھا کہ فلاں وقت نبی آخر الزمان اس راستہ سے گذرے گا، اور وہ آپ کو قتل کرنے کے لئے آئے تھے۔ بحیرا نے ان سب کو بلایا اور پوچھا: "کیا یہی وہ نوجوان ہے جس کے حالات تم نے کتابوں میں پڑھے ہیں" یہود نے کہا "ہاں یہی وہ نوجوان ہے، اور جس نے انجیل و توراۃ کو پڑھا ہے، وہ اس نوجوان کو دیکھتے ہی معلوم کرے گا" بحیرا نے کہا: "یہ تو بتاؤ کہ اگر خداوند تعالےٰ کسی کام کو کرنا چاہے تو کیا کوئی ایسا شخص ہے، جو خدا کے اس کام کو پورا نہ ہونے دے" یہود نے کہا: "کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا، کہ خدا کی مشیت میں دخل دے" بحیرا نے کہا: "جب صورت یہ ہے تو تم کو چاہیئے کہ اس نوجوان کے درپے نہ ہو، واپس چلے جاؤ اور اس بے ہودہ کوشش سے باز آؤ" یہود انصاف کی یہ بات سنکر قائل ہوگئے اور واپس چلے گئے۔

ابو طالب کا قافلہ جب یہاں سے روانہ ہونے لگا، تو بحیرا نے پھر ابو طالب کو بلایا اور کہا: "ابو طالب! تمہارا یہ بھتیجا پیغمبر آخر الزمان ہوگا۔ اس کا مذہب، دنیا میں پھیل جائے گا اور دوسرے تمام مذاہب کو منسوخ کردے گا، اگر تم اس سے محبت رکھتے ہو تو میری رائے یہ ہے کہ اس کو شام میں نہ لے جاؤ۔ شام میں اس کے دشمن یہود کثرت سے رہتے ہیں، ممکن ہے اس کو نقصان پہنچائیں۔ ابو طالب نے اس مشورہ کو قبول کرلیا، اور حضور صلعم کو ایک جماعت کے ساتھ مکہ کو واپس بھیج دیا[۲۷]۔

حضور صلعم سترہ سال کے تھے کہ آپ کے چچا زبیر بن عبدالمطلب نے ابو طالب سے یہ خواہش ظاہر کی کہ محمدؐ کو ہمارے ساتھ یمن بھیج دیجئے کہ ان کی برکت سے ہمیں اس تجارتی سفر میں فائدہ ہو۔ ابو طالب نے ان کی یہ خواہش قبول کرلی، اور حضور صلعم کو زبیر کے ساتھ روانہ کردیا۔

بیسویں سال سے پچیسویں سال تک کے حالات

ایک ضعیف روایت یہ ہے کہ بیسویں سال حضورؐ نے ایک تجارتی سفر ملک شام کا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ کیا تھا، اس سفر میں بھی کسی راہب نے اسی قسم کی باتیں کی تھیں، جیسی کہ بحیرا راہب نے کی تھیں۔ اور اس راہب کی باتوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر غیر معمولی اثر پڑا تھا۔ اور اسی اثر کا یہ نتیجہ تھا کہ جس وقت حضور صلعم نے اپنی نبوت کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پیش کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بلا چون و چرا فوراً ایمان لے آئے۔

مورخین کا بیان ہے کہ ان سالوں میں حضورؐ کے سامنے فرشتے آیا کرتے، اور ایک دوسرے کو بتایا کرتے تھے کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہونے والے ہیں۔ انہیں دنوں میں ایک روز حضور صلعم نے اپنے چچا ابو طالب سے کہا "چچا گئی۔ مذ ہوئے ایک رات کو تین شخص میرے پاس آئے، اور میری جانب غور سے دیکھا، اور آپس میں کہنے لگے کہ یہی وہ شخص ہے، لیکن اس کے ظہور کا وقت ابھی نہیں آیا ہے" ایک روز آپ نے ابو طالب سے بیان کیا، "چچا جان! ان تین شخصوں میں کا ایک شخص مجھ کو پھر نظر آیا۔ مجھ پر اس نے حملہ کیا اور میرے پیٹ میں ہاتھ ڈال دیا، جس سے مجھ کو بہت فرحت اور خوشی حاصل ہوئی" ابو طالب ان باتوں کو سنکر پریشان سے ہوگئے اور اس کاہن کے پاس لے گئے، جو کہ یں طبابت بھی کرتا تھا، انہوں نے کاہن سے میرا حال بیان کیا، اور علاج کی خواہش ظاہر کی، کاہن نے غور سے مجھ کو دیکھا، میرے اعضاء جسم پر نظر ڈالی، باتوں پر غور کیا، اور پھر میرے دونوں شانوں کے درمیان نشان کو دیکھا، اس کے بعد چچا جان سے کہا: "تمہارا بیٹا مرض و عیب سے پاک ہے۔ شیاطین و جن اس پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے، جو باتیں اس نے دیکھی ہیں شیطانی وساوس
۲۷ سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں" اس کے بعد کاہن نے کہا: "میں تمہارے بیٹے میں بھلائی کے سوا کچھ اور نہیں پاتا، اس نے جو کچھ دیکھا ہے، وہ فرشتے ہیں، جو وقتاً فوقتاً اس کے قلب کی کیفیت دیکھنے آیا کرتے ہیں"

پچیسویں سال حضور صلعم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا مال تجارت لے کر شام میں گئے، جس کی صورت یہ ہوئی کہ اس سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ مال کی بڑی تعداد بھیجنا چاہتی تھیں، لیکن کوئی امین اور دیانت دار شخص ان کو نہ ملتا تھا، اس زمانہ میں قریش کے تمام لوگ حضور صلعم کو امین کہا کرتے تھے، اور آپ کی امانت و دیانت کا ہر شخص معترف تھا، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے اس کام کے لئے آپ کو انتخاب کیا، اور حضور صلعم کو بلاکر کہا: "میں شام کی جانب آپ کی نگرانی میں مال بھیجنا چاہتی ہوں۔ خداوند تعالےٰ اس مال میں اگر نفع دے گا، تو تم اس میں سے جتنا چاہنا لے لینا" حضورؐ نے فرمایا: "چچا جان سے مشورہ کرکے اس کا جواب دوں گا" واپس آکر آپ نے ابو طالب سے واقعہ بیان کیا۔ ابو طالب نے کہا: "یہ خداوند تعالےٰ کا رزق ہے، جو اس نے تمہارے لئے بھیجا ہے" مختصر یہ کہ حضور صلعم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا مال خزیمہ بن حکیم یا میسرہ غلام کی رفاقت میں لے کر شام کی جانب

۲۷ مودۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۱۰۱

روانہ ہوگئے، اس سفر میں بھی سطورا راہب سے ملاقات ہوئی اور تقریباً اس نے بھی وہی تمام باتیں کہیں جو بحیرا راہب نے کہی تھیں۔

بہت تھوڑے عرصہ میں حضورؐ ہم مال تجارت فروخت کرکے واپس تشریف لے آئے اور اس سفر میں کافی منافع حاصل ہوا، میسرہ نے ان تمام عجائب و غرائب امور کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے بیان کیا، جو اس نے سفر کے دوران میں دیکھے اور سنے تھے، اور ان باتوں کو سنکر حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے دل میں حضورؐ صلعم سے محبت و عقیدت پیدا ہوگئی تھی، نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے حضورؐ کے چچا ابو طالب کو نکاح کا پیام دیا، اور ابو طالب نے اس پیام کو منظور کر لیا، اور اعیان قریش کے مجمع میں حضورؐ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ سے ہو گیا۔

چھبیسویں سال سے پینتیسویں سال تک کے حالات

ان سالوں کے واقعات میں پینتیسویں سال کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ اس سال قریش نے خانہ کعبہ کو تعمیر کیا، جس میں حضورؐ بھی شریک تھے اور پہاڑیوں سے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔

۲۸ بعض مورخین کا بیان تو یہ ہے کہ بارش کے پانی کی روانی سے خانہ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچ گیا تھا قریش نے دوبارہ اس کو تعمیر کرایا، اور بعض نے یہ بتایا ہے کہ خانہ کعبہ کی قدیم عمارت نیچی تھی، اور اس پر چھت بھی نہ تھی، قریش نے عمارت کے اندر ایک کنواں بنا رکھا تھا جس میں وہ مال رکھا جاتا تھا، جو خانہ کعبہ پر چڑھایا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوا، اور کنوئیں سے سارا مال نکال لے گیا، قریش نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر دوبارہ خانہ کعبہ کو تعمیر کیا۔ دیواریں بلند کیں۔ اور چھت بھی ڈالی۔

محدثین کا بیان ہے کہ انہیں ایام میں ایک رومی کشتی جدہ کے ساحل پر آئی اور پہاڑی سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی۔ قریش کو اس کی خبر ملی، تو وہ جدہ گئے، اور کشتی کی لکڑیاں خرید لائے۔ اس کشتی میں ایک مشہور رومی معمار بھی تھا، جس کا نام باقوم تھا۔ قریش اس کو بھی ساتھ لے آئے، اور اس سے خانہ کعبہ کی عمارت کو بنوایا۔

مورخین کہتے ہیں کہ قریش کے تمام اعیان پہاڑیوں سے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے، اور اس زمانہ میں چونکہ برہنگی عیب نہ تھا اس لئے انہوں نے تیزی سے کام کرنے اور جلد جلد پتھر اٹھا کر لانے کے خیال سے اپنے تہ بند کھول کر اپنے شانوں پر رکھ لئے تھے، لیکن حضور صلعم نے برہنگی کو پسند نہیں کیا، اور تہ بند باندھے کام کرتے رہے۔ ایک طرف تو تہ بند تیز چلنے میں مانع ہوتا تھا دوسرے پتھر کو شانہ پر رکھ کر لانے سے شانہ چھل جانے اور زخمی ہو جانے کا احتمال تھا حضرت عباس رضؓ آپ کے چچا نے آپ کو اس حال میں دیکھا تو آپ پر رحم آیا، اور آپ کے تہ بند کو کھول کر آپ کے شانہ پر رکھ دیا، حضورؐ نے جب اپنی برہنگی کو محسوس کیا، تو فوراً زمین پر بیٹھ گئے، اور بعض کا بیان ہے کہ آپ شدت تاثر سے بے ہوش ہو گئے، جب آپ کو ہوش آیا، تو آپ نے پکار کر کہا۔ "میری ازار (تہ بند)، میری ازار لاؤ! اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی: اے محمدؐ! اپنی شرم گاہ کو چھپاؤ" یہ پہلی غیبی آواز تھی، جس میں حضورؐ کو مخاطب کرکے ہدایت کی گئی تھی۔ فوراً حضورؐ نے تہ بند باندھ لیا، اور پھر کام میں مشغول ہو گئے، اس واقعہ کے سوا حضورؐ کی زندگی میں کوئی اور ایسا واقعہ پیش نہیں آیا کہ کسی نے آپ کو برہنہ دیکھا ہو۔

مورخین کا بیان ہے کہ جب کعبہ کی دیواریں بلند ہو گئیں، اور حجر اسود کے نصب کرنے کا وقت آیا، تو قریش میں اس پر اختلاف پیدا ہو گیا کہ پتھر کون اپنے ہاتھ سے نصب کرے، ہر شخص اس سعادت کو حاصل کرنے کا آرزو مند تھا، اور کسی طرح اس پر آمادہ نہ ہوتا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور شخص حجر اسود کو نصب کرے۔ یہ اختلاف مخالفت کی حد تک پہنچ گیا، اور آخر فتنہ قتال کا اندیشہ پیدا ہو گیا ابو امیہ نے جو قریش کا معمر انسان تھا اس جھگڑے کو دیکھا تو فیصلہ کی صورت یہ تجویز کی کہ جو شخص کل صبح کو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں آئے، اس کو پنچ مقرر کر دیا جائے، اور اس کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا جائے، اس پر سب راضی ہو گئے۔

دوسرے دن صبح کو سب سے پہلے حضورؐ خانہ کعبہ میں پہنچے، لوگوں کو معلوم ہوا تو پکار کر کہا" جاء الامین۔ امین انسان آ گیا۔ حضورؐ نے سب کو خوش کرنے اور راضی رکھنے کی یہ صورت اختیار کی کہ حجر اسود کو اپنی چادر میں رکھا، اور قریش کے تمام خاندانوں کے اعیان سے کہا کہ وہ سب چادر کو پکڑ کر اوپر اٹھائیں، جب چادر اس مقام تک بلند ہو گئی، جہاں حجر اسود کو نصب کرنا منظور تھا تو حضور صلعم نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا، اور اس کی جگہ پر رکھ دیا، اور یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔

چھتیسویں سال سے چالیسویں سال تک کے حالات

ان سالوں میں عموماً وہ واقعات زیادہ ہیں جو آثار نبوت سے تعلق رکھتے ہیں

اور یہ واقعات بڑی کثرت سے ہیں، ہم اس موقع پر صرف چند واقعات لکھتے ہیں۔

مورخین کا بیان ہے کہ شادی کے بعد حضورؐ اور ضروری مشاغل کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کے تجارتی کاروبار میں بھی حصہ لیتے تھے، اور چونکہ حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال کو خرچ کرنے کی بلا شرط اجازت دیدی تھی، اس لئے حضور صلعم صلہ رحمی بھی کرتے تھے، اور غریبوں کی بھی مدد کرتے رہتے تھے۔ اور حضرت علیؓ کو تو آپ نے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

ان سالوں میں حضورؐ کے قلب و دماغ میں کائنات کی چیزوں پر غور و خوض، اور ان کی پیدا کرنے والی ذات کی حقیقت معلوم کرنے کے خیالات زیادہ پیدا ہوتے تھے، اور خالق کائنات کی عبادت کو بھی جی چاہتا تھا۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ حضورؐ نے ایک روز فرمایا کہ نبوت عطا ہونے سے کچھ عرصہ پہلے میں جس درخت یا پتھر کے قریب سے گذرتا تو مجھ کو یہ آواز سنائی دیتی کہ السلام علیک یا رسول اللہ۔

ایک روایت یہ ہے کہ نبوت سے پہلے جب حضور صلعم تنہا کہیں جاتے تو آپ کے کانوں میں یہ آواز آتی "اے محمدؐ" اس آواز کو سنکر آپ چاروں طرف دیکھتے، لیکن کوئی شخص نظر نہ آتا۔ وہم آپ پر غالب آجاتا، اور آپ گھر کی جانب بھاگ کھڑے ہوتے، جب کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا تو ایک روز آپ نے اپنی بیوی خدیجۃ الکبریٰ رضؓ سے اس کا ذکر کیا اور فرمایا: مجھ کو اندیشہ یہ ہے کہ میں کسی آفت میں مبتلا نہ ہو جاؤں"۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا: "آپ مطمئن رہیں، امید یہ ہے کہ نیکی اور بھلائی کے سوا آپ کو کسی چیز سے سابقہ نہیں پڑے گا"۔

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ سب سے پہلی چیز جو وحی کے سلسلہ میں حضورؐ پر ظاہر ہوئی، وہ سچے خواب تھے، آپ جو خواب دیکھتے تھے، وہ صبح کی روشنی کی مانند واقع ہو جاتا تھا۔

ایک روایت یہ ہے کہ ان سالوں میں حضورؐ ہر سال ایک مہینہ غار حرا میں عبادت کیا کرتے تھے، جب یہ مہینہ پورا کر کے آپ تشریف لاتے، اول خانہ کعبہ کا طواف کرتے، اور اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے تھے۔ 6

دوسری فصل
نبوت سے ہجرت تک

عام روایت یہ ہے کہ حضور صلعم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی، لیکن علمائے تاریخ کی تحقیق یہ ہے کہ اکتالیسویں سال کے آغاز میں آپ خلعت نبوت سے سرافراز ہوئے۔

نبوت کے تین ابتدائی سال

علمائے سیر و تاریخ کا بیان ہے کہ حضورؐ اپنی عمر کے اکتالیسویں سال کے آغاز میں حسب معمول غار حرا میں تشریف لے گئے، اور خالق کائنات کی ذات پر غور و خوض اور عبادت میں مشغول ہو گئے ایک روز آپ غار حرا میں یا کوہ حرا کے اوپر عبادت میں مشغول تھے یا پتھر پر کھڑے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: "اے محمد صلعم تم کو خوش خبری ہو، میں خدا کا فرشتہ جبرئیل ہوں، مجھ کو خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے، اور آپ کو اس امت کا رسول مقرر کیا ہے، حضور صلعم کا بیان ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے یہ کہہ کر مجھ سے فرمایا کہ "پڑھو"عہ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (کہ کچھ پڑھ سکوں)"۔ یہ سنکر حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو سینہ سے لگا لیا اور خوب دبایا، یہاں تک کہ جب میں بیحال ہو گیا تو مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا "محمدؐ پڑھو" میں نے پھر یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ یہ سنکر جبرئیل علیہ السلام نے پھر مجھے اپنے سینہ سے لگایا، اور خوب دبایا، اور جب میں بے طاقت ہو گیا تو مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا: اے محمدؐ پڑھو، میں نے 29
پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، تیسری مرتبہ پھر جبرئیلؑ نے میرے سینہ کو اپنے سینہ سے ملایا، اور خوب دبایا یہاں تک کہ جب میں بے حال ہو گیا تو مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا

اقرا باسم ربک الذی	اے محمدؐ! تم قرآن کو اپنے
خلق۔ خلق الانسان من	رب کا نام لے کر پڑھا کرو۔
علق۔ اقرا و ربک اکرم	(اس پروردگار کا نام لیکر) جس
الذی علم بالقلم علم	نے پیدا کیا جس نے انسان کو
الانسان مالم یعلم	خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا

(ہاں) تم قرآن پڑھا کرو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے تعلیم دی، انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ تیسری مرتبہ سینہ سے لگا کر حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ سے کہا: "اے محمدؐ! شیطان کے شر سے پناہ مانگو"، یہ سنکر حضور صلعم نے کہا۔

عہ تحقیق یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے ریشمی رومال پر لکھی ہوئی ایک چیز حضور صلعم کی خدمت میں پیش کی، اور فرمایا کہ پڑھو۔ ۱۲ مولف۔

استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم — مردود شیطان سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

جبرئیل نے کہا اب یوں کہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اس کے بعد جبرئیل نے اور آیات حضور صلعم کو پڑھائیں
ایک اور روایت یہ ہے کہ سورہ اقرا کی ابتدائی آیات پڑھا کر حضرت جبرئیل نے زمین پر پاؤں مارا جس سے ایک چشمہ پیدا ہوا اور اس چشمہ سے انہوں نے وضو کیا یعنی کلی کی، ناک میں پانی دیا، ہاتھ پاؤں اور منہ کو تین تین بار دھویا، اور ایک بار سر کا مسح کیا اور اس کے بعد حضور سے کہا: اسی طرح آپ بھی وضو کریں" حضور نے اسی طریقہ پر وضو کیا جب آپ وضو سے فارغ ہوگئے تو جبرئیل نے ایک چلو پانی چشمہ سے لے کر حضور کے چہرہ پر چھڑکا، اور آپ نے آنکھیں کھولیں، پھر آپ کو دو رکعت نماز پڑھائی اور کہا یہ نماز ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل آسمان پر چلے گئے، اور حضور خائف و ترساں گھر کی جانب روانہ ہوئے، محدثین کا بیان ہے کہ واپسی میں حضور کے جسم پر تھرتھری تھی یعنی دونوں شانوں کے درمیان کا ۳۰
گوشت اور گردن کا گوشت لرزہ میں تھا۔ گھر میں داخل ہوکر آپ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے کہا: مجھ کو کپڑا اڑھاؤ، مجھ کو کپڑا اڑھاؤ" حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آپ کو کمبل اڑھا دیا، جب آپ کی حالت کچھ درست ہوگئی تو آپ نے خدیجۃ الکبریٰ رض سے فرمایا" مجھ کو اندیشہ ہے کہ میں کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جاؤں"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اول آپ نے حرا کا تمام واقعہ بیان کیا، اور پھر یہ الفاظ فرمائے، حضرت خدیجہ رض نے جواب میں فرمایا کہ" رنج و غم نہ کرو۔ بس رہو، خداوند تعالےٰ آپ کو کسی مصیبت میں مبتلا نہ کرے گا، اور نہ آپ کو ذلیل و رسوا کرے گا، اس لئے کہ آپ عزیزوں اور قرابتداروں کے ساتھ سلوک و احسان کرتے ہیں، بچوں کا بار برداشت کرتے ہیں، نادار لوگوں کی مدد کے لئے کاروبار کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور مصائب و ابتلا میں انسانوں کو مدد پہنچاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے یہ الفاظ فرمائے

لا تخف فان ربک لا نفعل بک الا خیرا لانک تقرا الضیف وتصدق الحدیث وتودی الامانۃ وتعین الناس علی النوائب وتودی الیتیم وتحسن الغریب وتحسن الخلق — ڈرو نہیں، آپ کا پروردگار آپ کے ساتھ بھلائی ہی کرے گا، اس لئے کہ آپ مہمان نواز ہیں۔ راستگو ہیں۔ امانت گذار ہیں۔ مصیبت زدوں اور حاجتمندوں کی مدد کرتے ہیں۔ یتیموں کو پناہ دیتے ہیں۔ مسافروں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں، اور خصائل حمیدہ رکھتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی ان باتوں سے جب حضور کو تسکین حاصل ہوگئی، تو حضرت خدیجہ رض نے آپ سے کہا: اگر آپ پسند فرمائیں تو میں آپ کا حال اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کرکے اس کی رائے دریافت کروں؟ ورقہ بن نوفل بت پرستی ترک کرکے دین مسیحی اختیار کر چکا تھا، آسمانی کتابوں کا بڑا عالم تھا، اور انجیل کو عربی زبان میں منتقل کر رہا تھا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے حضور کا واقعہ اس سے بیان کیا تو اس نے کہا: خدیجہ! اگر اس زمین پر جبرئیل آتے ہیں تو خداوند تعالےٰ یہاں بے شمار خیر و برکت نازل فرمائیگا۔ خدیجہؓ اگر تمہارا بیان صحیح ہے، تو یقیناً محمد کے پاس وہی ناموس اکبر (یعنی فرشتہ) آیا ہے جو موسیٰ ع اور عیسیٰ ع پر نازل ہوا تھا"

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ورقہ نے خدیجہ رض سے کہا" تم اس مقام پر جاؤ جہاں محمد نے اس فرشتہ کو دیکھا ہے وہ فرشتہ وہاں پھر آئے گا، جب وہ آئے تو تم اپنا سر کھول دینا یعنی سر سے کپڑا ہٹا دینا، اگر وہ فرشتہ خدا کی جانب سے مامور ہوکر آیا ہے تو تم کو برہنہ سر دیکھ کر وہ چلا جائے گا، اور محمد کو نظر نہ آئے گا"

حضرت خدیجہ رض کا بیان ہے کہ ورقہ کا یہ مشورہ پاکر میں حضور کے پاس آئی اور ورقہ کا قول نقل کیا، اور پھر حضور کو لے کر حرا پہنچی اور کہا" جب وہ شخص جو پہلے آپ کے پاس آیا تھا، آپ کو نظر آئے تو مجھ کو بتانا" یہ کہہ کر حضرت خدیجہ رض نے حضور کو اپنی داہنی ران پر بٹھا لیا اور پوچھا" کیا وہ شخص آپ کو نظر آتا ہے" آپ نے فرمایا" ہاں نظر آرہا ہے" یہ سنکر حضرت خدیجہؓ نے حضور کو بائیں ران پر بٹھا لیا اور پوچھا" کیا اب بھی وہ شخص نظر آرہا ہے" حضور نے فرمایا" ہاں دکھائی دے رہا ہے"

خدیجہ رض کا بیان ہے، یہ سنکر میں نے اپنا سر کھول دیا، اور حضور سے پوچھا" کیا اب بھی وہ شخص دکھائی دیتا ہے" حضور نے فرمایا" نہیں وہ چلا گیا۔ یہ سنکر میں نے حضور سے کہا" میں آپ کو بشارت دیتی ہوں کہ جو شخص آپ کے پاس آیا تھا وہ خدا کا فرشتہ ع ہے"

حضرت خدیجہ رض فرماتی ہیں کہ واپس جاکر میں نے ورقہ سے واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے کہا: یقیناً وہ ناموس اکبر ہے جو محمد پر

ع۔ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۱۱۴ اس حدیث میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے ۱۲۔ مؤلف۔

نازل ہوا ہے، تم محمدؐ کو میرے پاس بھیج دو، تاکہ میں خود ان کی زبان سے واقعہ سنوں۔

جب حضورؐ نے ورقہ سے اپنا واقعہ تفصیل سے بیان کیا تو ورقہ نے کہا "محمدؐ! تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا کا فرشتہ تمہارے پاس آیا ہے، اور شہادت دیتا ہوں کہ تم وہی پیغمبر ہو جس کی بشارت عیسیٰؑ نے ان الفاظ میں دی ہے کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا، عنقریب تم کو کفار کے ساتھ جہاد و قتال کا حکم دیا جائے گا، اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو ضرور آپ کی مدد کروں گا" یہ کہہ کر ورقہ نے حضورؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ورقہ نے یوں کہا کہ "کاش میں اس زمانہ میں جوان ہوتا، اور اس وقت تک زندہ رہتا جبکہ تمہاری قوم تم کو یہاں سے نکال دے گی" حضورؐ نے فرمایا "کیا میری قوم مجھ کو یہاں سے نکال دے گی؟" ورقہ نے کہا "ہاں ہر اس شخص کے ساتھ جو آپ کے مانند چیز لے کر آیا ہے، دشمنی کا برتاؤ کیا گیا ہے، اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو دی گئیں ہیں۔"

مورخین کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بعد ورقہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہا، اور ظہور دعوت اسلام سے پہلے ہی وفات پا گیا۔ حضورؐ نے اس کی نسبت یہ الفاظ فرماتے ہیں۔

رأیت القس فی الجنۃ	ورقہ کو میں نے سبز لباس میں
علیہ ثیاب حضر لانہ	جنت کے اندر دیکھا، اس لئے
آمن بی وصدقنی	کہ وہ مجھ پر ایمان لے آیا تھا

اور میری تصدیق کی تھی۔

محدثین کا بیان ہے کہ جب حضورؐ کو اپنی نبوت کا پورا پورا یقین ہوگیا تو آپ نے خفیہ طریق پر اسلام کی دعوت شروع کی، سب سے پہلے چار شخص حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے، یعنی حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضؓ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اسلام قبول کرکے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام پورے جوش سے شروع کردیا، اور بہت تھوڑے دنوں میں اپنے پانچ دوستوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کرلیا۔ یعنی حضرات عثمان بن عفان رضؓ۔ زبیر بن عوام رضؓ۔ طلحہ بن عبید اللہ رضؓ سعد بن وقاص رضؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کو۔

مذکورہ بالا حضرات کے بعد عثمان بن مظعون رضؓ، ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ، ابوسلمہ بن عبد الاسد مخزومی رضؓ، اور ارقم بن ابی الارقم رضؓ مسلمان ہوئے، پھر حضرات بلال رضؓ۔ صہیب رضؓ خباب بن الارت رضؓ عمار بن یاسر رضؓ، ان کی والدہ سمیہ رضؓ حضرت ابوبکرؓ صدیق کی بڑی صاحبزادی اسماء رضؓ۔ ابوعبیدۃ بن الحارث رضؓ عبداللہ بن مسعود رضؓ خنیس بن حذافہ رضؓ اور جعفر بن ابی طالب رضؓ اسلام کی جماعت میں شامل ہوئے۔

مختصر یہ کہ تین سال تک حضورؐ خفیہ طور پر تبلیغ و اشاعت اسلام کی خدمات انجام دیتے رہے، اور جو لوگ مسلمان ہوتے وہ سب ارقم بن ابی الارقم کے مکان میں جو پہاڑی کے کنارہ پر گوشہ میں تھا جمع ہوکر حضور صلعم کے ساتھ عبادت کرتے رہتے۔

نبوت کا چوتھا سال } تین سال گذر جانے پر ادھر تو وحی کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوگیا اور خدا کی جانب سے حضرت جبرئیلؑ مسلمانوں کے لئے ضروری احکام لانے لگے، اور ادھر حضرت جبرئیلؑ کی معرفت حضور صلعم کو یہ حکم ملا کہ

فاصدع بما تؤمر واعرض	آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے
عن المشرکین	اس کو صاف صاف سنا دیجئے

اور مشرکوں کی پروا نہ کیجئے۔

یہ حکم پاکر حضور صلعم نے علانیہ دعوت اسلام پر کمر باندھی، اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ وغیرہ مخلص مسلمانوں کو ساتھ لے کر اور کبھی تنہا مشرکین مکہ کو اسلام کی دعوت دینے لگے، چند روز تک آپ نے اسی طرح کام کیا، اس کے بعد یہ حکم نازل ہوا۔ ۳۱

وانذر عشیرتک الاقربین	اور آپ اپنے نزدیک کے کنبہ
واخفض جناحک لمن اتبعک	کو ڈرائیے، اور ان لوگوں کے
من المومنین	ساتھ فروتنی سے پیش آیئے

جو مسلمانوں میں داخل ہوکر آپ کی راہ پر چلیں۔

مفسرین کا بیان ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے پر حضورؐ نے قبائل قریش خصوصاً خاندان ہاشم کو کوہ صفا پر جمع کیا، اور ایک ایک قبیلہ اور ایک ایک خاندان کے بزرگ افراد کو مخاطب کرکے کہا کہ "تم اللہ کے ہاں اپنی فکر کرو، میں خدا کے ہاں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا یہاں تک کہ آپ نے اپنی پھوپھی صفیہؓ اور بیٹی فاطمہؓ سے بھی یہی الفاظ کہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوہ صفا پر بزرگان قریش کو

محدثین کا بیان ہے کہ تین سال تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا، اور ابتدائی وحی کے بعد تین سال تک حضرت جبرئیلؑ خدا کا کوئی حکم لے کر نہیں آئے، ان ایام میں حضورؐ کی دعوت اعتراف توحید و رسالت تک محدود تھی، اور عبادت کا جو طریقہ حضرت جبرئیلؑ نے تعلیم کیا تھا اس کے موافق عبادت کی جاتی رہی تھی۔ البتہ حضرت جبرئیل وقتاً فوقتاً آپ کو نظر آتے اور آپ کی رسالت کا آپ کو یقین دلاتے رہے ۱۲ مولف۔

مخاطب کرکے اول آپ نے مذکورہ بالا الفاظ فرمائے، اور پھر حاضرین سے اس امر کا اعتراف کرا کے کہ "محمدؐ! تم سچے ہو اور کبھی تم پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی گئی، تم جو بات کہو گے، ہم اس کو درست سمجھیں گے" آپ نے یہ فرمایا کہ "اعیان قریش! میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں، تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، تاکہ اس عذاب سے بچ جاؤ" ابولہب آپ کے چچا نے آپ کی یہ باتیں سنکر کہا

تب لك سائر اليوم الهذا جمعتنا	(معاذ اللہ) تو تباہ ہو کیا اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا۔

خدا نے ابولہب کی اس گستاخی پر اس کے حق میں سورہ تبت یدا ابی لہب نازل کی۔

اس کے بعد حضورؐ علانیہ مشرکین قریش کو خدا اور رسول پر ایمان لانے کی دعوت دیتے رہے، اور مشرکین قریش نے نہ تو آپ کو اس سے منع کیا اور نہ کسی کو اسلام قبول کرنے سے روکا، چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ اس ایام میں حضورؐ جب قریش کی کسی جماعت کے قریب سے گذرتے تو لوگ آپ کی طرف اشارہ کرکے آپس میں کہا کرتے کہ خاندان عبد المطلب کا یہ جوان کہتا ہے کہ آسمان سے اس پر وحی آتی ہے، اور آسمانی خبریں اس کو بتائی جاتی ہیں۔

اسی طریق پر چند دن گذرے، اس کے بعد وہ آیات نازل ۳۲
ہوئیں جن میں خداوند تعالیٰ نے بتایا تھا کہ خدا کے سوا جن چیزوں کو لوگوں نے اپنا معبود بنا رکھا ہے، وہ جھوٹے معبود ہیں، اور یہ معبود اور وہ لوگ جو ان کی عبادت کرتے ہیں، اور موجودہ مشرکین کے آباء واجداد جنہوں نے ان معبودوں کی عبادت میں زندگی بسر کی ہے سب دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے، اور بعض آیات میں یہ بھی بتایا گیا کہ "مشرکین کے آباء واجداد کفر کی حالت میں مرے ہیں، اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہیں" ان آیات کو سنکر قریش بھڑک اٹھے، مسلمانوں کے دشمن ہو گئے، اور ان کو اور حضورؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز حضورؐ نے فرمایا کہ "میں مکہ میں دو بدترین ہمسایوں کے درمیان رہتا تھا، ایک تو ابولہب اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط، یہ دونوں ادھر ادھر سے گوبر اور لید وغیرہ جمع کرکے لاتے اور میرے راستے میں ڈال دیتے، میں جب باہر نکلتا تو نرمی کے ساتھ ان لوگوں سے یہ کہتا کہ عبد مناف کی اولاد کیا ہمسائیگی کا یہی حق ہے؟"

حج کے ایام میں حضورؐ نے بیرونی حجاج میں تبلیغ وحدت کا کام شروع کیا، تو ابولہب آپ کے پیچھے لگ لیا، آپ جہاں کھڑے ہوتے اور لوگوں کو خدا کا پیغام سناتے، ابولہب آپ پر پتھر مارتا، اور لوگوں سے کہتا "اس کی بات نہ سنو، یہ بڑا (معاذ اللہ) جھوٹا ہے"۔ یہاں تک ابولہب نے آپ کا پیچھا کیا، اور اتنے پتھر آپ پر برسائے کہ آپ کے قدم مبارک زخمی ہو گئے، خون جاری ہو گیا، اور آپ عاجز ہو کر بیٹھ گئے۔

باہر سے جو لوگ مکہ میں آتے، قریش کے لوگ ان کے پاس جاتے اور کہتے "خبردار تم محمدؐ کے پاس نہ جانا، وہ تم کو فتنہ میں ڈال دیگا" اور حضورؐ کی نسبت مختلف باتیں کہتے، کبھی آپ کو جادوگر بتلاتے، کبھی شاعر کبھی کاہن اور کبھی دیوانہ کہتے، حضورؐ کو ان باتوں سے بہت تکلیف ہوتی اور آپ غمگین ہو جاتے، خداوند تعالیٰ نے آپ کی تسکین و تسلی کے لئے وقتاً فوقتاً آیات نازل کیں، جن میں سے ایک آیت یہ ہے۔

كذلك ما اتى الذين من	اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو
قبلهم من رسول الا قالوا	گذرے ہیں، ان کے پاس کوئی ایسا
ساحر او مجنون اتواصوا	پیغمبر نہیں آیا جس کو انہوں نے
به بل هم قوم طاغون	ساحر یا مجنون نہ کہا ہو۔ کیا اس

بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آتے تھے، بلکہ یہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں۔

ایک اور آیت یہ ہے:- آپ سمجھاتے رہیئے، کیونکہ آپ بفضلہ

فذكر فما انت بنعمة ربك	تعالیٰ نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں
بكاهن ولا مجنون ام يقولون	ہاں کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر
شاعر نتربص به ريب المنون	ہیں، ہم ان کے بارہ میں حادثۂ موت
قل تربصوا فانی معكم من	کا انتظار کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے
المتربصين	کہ تم منتظر رہو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

ان آیات نے حضورؐ کی ہمت بندھا دی، اور اس کے بعد مشرکین قریش نے جتنی تکلیفیں آپ کو اور مسلمانوں کو دیں، آپ نے ان پر صبر کیا، اور پوری قوت سے دعوت کے کام میں مشغول رہے۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا کہ "حضور صلعم کو جو تکلیفیں مشرکین قریش نے دی تھیں، ان میں سب سے بڑی اذیت تمہارے خیال میں کون سی تھی" حضرت عبد اللہؓ نے کہا "ایک روز اعیان قریش مقام حجر میں بیٹھے ہوئے تھے، اور میں بھی ان میں شامل تھا کہ حضورؐ کے بارہ میں گفتگو چھڑی، ایک نے ان میں سے کہا "ہم نے آج تک اتنا صبر کسی بات پر نہیں کیا ہے، جتنا کہ محمدؐ کی باتوں پر کیا ہے، محمدؐ ہمارے دانشمندوں کو بیوقوف بتاتا ہے، ہمارے آباؤ اجداد کو گالیاں دیتا ہے، ہمارے دین میں عیب نکالتا ہے، ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے، اور ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ ہم ان تمام باتوں کو سنتے ہیں، اور برداشت کر لیتے ہیں، اور اس سے کچھ نہیں کہتے؛ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔

کہ حضور صلعم تشریف لے آئے، حجر اسود کو بوسہ دیا اور خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول ہوگئے۔ طواف کرتے کرتے جب حضورؐ ان لوگوں کے قریب سے گذرے، تو ان لوگوں نے آپ کو چھیڑا اور سخت دنا سناسب باتیں کہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کو یہ باتیں ناگوار گذریں، دوسرے طواف میں بھی ایسا ہوا، تیسری مرتبہ جب آپ ادھر سے گذرے، اور انہوں نے سخت باتیں کہیں تو آپ ان کے قریب کھڑے ہوگئے اور فرمایا۔

تسمعون معشر قریش اما	گروہ قریش! سن لو قسم ہے اس ذات
والذی نفس محمد بیدہ	کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان
لقد جئتکم بالذبح	ہے، میں تمہارے پاس ذبح لیکر آیا ہوں۔[a]

حضورؐ کے ان الفاظ کو سنکر گویا اعیان قریش کے گلے میں پھندا پڑگیا کہ کسی کی زبان سے ایک حرف نہ نکلا، بلکہ ہیبت نبوت سے ان کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، تھوڑی دیر بعد جب اعیان قریش کے حواس بجا ہوئے تو انہوں نے خوشامد سے کام لیا اور نہایت نرم الفاظ میں کہا۔ اے ابوالقاسم! آپ تشریف لے جائیں، اور اپنے طواف میں مشغول رہیں، خدا کی قسم آپ نادان نہیں ہیں۔ یہ سنکر حضور صلعم طواف میں مشغول ہوگئے، اور طواف پورا کرکے گھر چلے گئے حسب معمول دوسرے روز پھر اعیان قریش حجر میں اکٹھے ہوئے۔ میں بھی ان میں تھا۔ آپس میں کہنے لگے "کل ہم نے محمدؐ کو برا بھلا کہا تھا، جب وہ ہمارے قریب آیا تو اس نے ہم کو گالیاں دیں، اور ہم اس طرح خاموش سنتے رہے گویا ہم گونگے ہیں۔ آخر یہ ہم نے کیا کیا۔ اگر آج محمدؐ ہم کو مل جائے تو ہم دکھا دیں کہ ہمکو کیا کرنا چاہیئے تھا۔ یہی باتیں ہورہی تھیں کہ حضورؐ تشریف لے آئے اور خانۂ کعبہ کا طواف شروع کردیا۔ اعیان قریش آپ کو دیکھ کر غضب ناک ہوگئے، اور سب نے مل کر یکبارگی حملہ شروع کردیا اور کہا: "تو ہی نے ہمارے اور ہمارے بتوں کے حق میں بُری باتیں کہی ہیں؟" حضورؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہی ہیں، اور برابر کہتا رہوں گا"۔ حضورؐ کا یہ جواب سنکر ایک شخص نے آپ کی چادر کھینچ لی، اور گردن میں ڈال کر اینٹھنا شروع کیا، جس سے آپ کا دم گھٹ گیا، اور آپ تڑپنے لگے حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت وہاں موجود تھے، قریش کی اس زیادتی کو دیکھ کر چلاتے اور کہا۔

اتقتلون رجلا ان یقول	کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو
ربی اللہ وقد جاءکم	کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، اور تمہارے
بالبینات من ربکم	پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلائل لیکر آیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے یہ الفاظ سنکر قریش نے حضورؐ کو تو چھوڑ دیا، اور حضرت ابوبکرؓ کو مارنا شروع کیا، ان کی ڈاڑھی پکڑلی اور اتنا مارا کہ ان کا سر پھٹ گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اتنا مارا کہ آپ بیہوش ہوکر گر پڑے، آخر ان کی قوم بنو تمیم کے لوگ ان کی مدد کو آئے، اور قریش کے ہاتھوں سے ان کو چھڑایا۔

قریش کو جب اس کا یقین ہوگیا کہ حضورؐ اپنے طریقہ پر ثابت قدم ہیں، اور بتوں اور بت پرستوں کی برائی سے باز آنے والے نہیں ہیں، تو انہوں نے بغض و دشمنی کا اظہار علانیہ شروع کردیا، یعنی جب کسی کو موقع ملا حضورؐ اور مسلمانوں کو برا بھلا کہا۔ مارا پیٹا اور توہین و تذلیل کی، لیکن حضورؐ اور مسلمان اس پر بھی ثابت قدم رہے اور برابر دعوت اسلام میں مشغول رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے کبھی قریش کے لئے بددعا نہیں کی مگر ایک روز جس کا واقعہ یہ ہے کہ حضورؐ خانۂ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن معیط ابوجہل کے کہنے سے اونٹ کا اوجھ اٹھا کر لایا، اور جب حضورؐ سجدہ میں گئے، آپ کی پشت پر رکھ دیا۔ حضورؐ دیر تک اوجھ کے نیچے دبے پڑے رہے، اور مشرکین قریش قہقہے لگاتے رہے، آخر کسی نے حضرت فاطمہؓ کو اس کی خبر دی اور انہوں نے آکر اوجھ کو آپ کی پشت سے علیحدہ کیا۔ مشرکین قریش نے چونکہ نماز کی بے حرمتی کی تھی، اس سے حضورؐ نے ان کے حق میں یہ دعا کی کہ "اے اللہ قریش سے انتقام لینا تیرا کام ہے" تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے مشرکین قریش کو جب اس کا علم ہوا کہ حضورؐ نے ان کے حق میں بددعا کی ہے تو ان پر یہ بہت شاق گذرا اس لئے کہ وہ اس بات کا عقیدہ رکھتے تھے کہ حرم مکہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

اس واقعہ کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے مذکورہ بالا دعا کے بعد قریش کے بعض اعیان کے نام لے کر بد دعا کی، چنانچہ آپ نے فرمایا۔

اللھم علیک بابی جھل بن	اے اللہ تو ابوجہل بن ہشام عتبہ
ہشام وعتبہ بن ربیعہ و	بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ۔ ولید بن ۳۴۴
ولید بن عتبہ وعقبہ بن	عتبہ۔ عقبہ بن ابی معیط۔ ابی بن
ابی معیط وابی بن خلف و	خلف۔ امیہ بن خلف اور عمارہ بن الولید
امیہ بن خلف وعمارۃ بن الولید	سے انتقام لے۔

واقعہ کے راوی ابن مسعودؓ خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے بد دعا میں جن لوگوں کا نام لیا تھا میں نے ان سب کو دیکھا کہ بدر کی لڑائی میں مارے گئے۔ اور ان کی نعشیں کھینچ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دی گئیں، سوائے امیہ بن خلف کے کہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا تھا۔

جب اعیان قریش نے دیکھا کہ ابوطالب حضور صلعم کے حامی و مددگار ہیں اور قریش کے مسلمانوں کی پشت پر ان کا خاندان اور قبیلہ ہے تو انہوں نے ان حضرات کو زیادہ ستانا چھوڑ دیا، اور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جو خاندان اور قبیلہ کی حمایت سے محروم تھے، یعنی قریش کے غلام و لونڈی وغیرہ، ان پر انتہائی ظلم و تشدد شروع کردیا گیا کسی کو بھوکا مارتے کسی کو پانی نہ دیتے کسی کو دھوپ میں کھڑا کرکے مارتے، اور کسی کو لوہے کی زرہ میں کس کر دھوپ میں کھڑا کردیتے، اور اس تعذیب سے وہ یہ چاہتے تھے کہ یہ لوگ دین الٰہی سے برگشتہ ہوجائیں، ان بیکس و درماندہ مسلمانوں میں حضرت بلالؓ بھی تھے، جن کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید لیا، اور پھر آزاد کردیا۔

قبیلۂ بنی مخزوم کے غلاموں میں جو مسلمان ہوچکے تھے، عمار بن یاسرؓ اور ان کی بیوی تھیں، ان پر انتہائی تشدد کیا جاتا تھا، ایک روز

---

[a] یعنی اگر تم میری اطاعت قبول نہ کروگے، تو جس طرح بکریوں کے گلے پر چھری رکھی جاتی ہے، اسی طرح میں تمہاری گردنوں پر تلوار رکھ کر تم کو ذبح کرڈالوں گا اور تمہاری جان مفت میں جائے گی۔

ان کو گرم ریت پر لٹا کر مار رہا تھا کہ حضور ادھر سے گزرے، ان کی اذیت کو دیکھ کر حضورؐ کو سخت تکلیف ہوئی اور فرمایا

صبراً یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ — خاندان یاسر صبر کرو، تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مشرکین قریش نے یاسر اور ان کی سمیۃ کو تکلیفیں دے دے کر مار ڈالا، اور اسلام میں یہ پہلے دو شخص ہیں جن کو قتل کیا گیا۔

انہیں غلاموں میں صہیبؓ اور خبابؓ بھی تھے، جن کو سخت اذیتیں دی گئی تھیں، لیکن ان میں سے ایک بھی دین اسلام سے برگشتہ نہیں ہوا۔ محدثین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عمارؓ بن یاسر کو اتنی تکلیف دی گئی کہ انہوں نے مجبور ہو کر اپنی زبان سے کلمۂ کفر کہہ لیا، اور کفار کی اذیتوں سے نجات حاصل کر لی، صحابۂ کرامؓ نے اس واقعہ کی اطلاع حضورؐ کو دی، حضورؐ نے بصیرت نبوت سے فرمایا کہ "عمارؓ ہرگز کافر نہ ہوگا، اس کا جسم سر سے قدم تک ایمان سے لبریز ہے، یہاں تک کہ ایمان اس کے گوشت اور پوست میں سرایت کر گیا ہے" واقعہ یہی تھا، عمارؓ نے واپس آکر بیان کیا کہ کفار کے ظلم سے عاجز ہو کر میری زبان سے کلمۂ کفر نکل گیا، لیکن دل میں ایمان موجود ہے۔ انہیں عمارؓ کے حق میں بعض مفسرین کی رائے کے مطابق یہ آیات نازل ہوئیں۔

من کفر باللہ من بعد ایمانہ — جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ
الا من اکرہ وقلبہ مطمئن — کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص
۴۳ بالایمان ولکن من شرح — پر زبردستی کی جائے، بشرطیکہ اس
بالکفر صدرا فعلیہم غضب — کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں
من اللہ ولہم عذاب عظیم — جو جی کھول کر کفر کرے تو ایسے
لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا، اور ان کو بڑی سزا ہوگی۔

نبوت کا پانچواں سال — علماء سیر و تاریخ کا بیان ہے کہ جب مشرکین قریش مسلمانوں کو حد سے زیادہ تکلیفیں دینے لگے، اور حضورؐ نے ان اذیتوں سے نجات پانے اور محفوظ رہنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ "حبشہ چلے جاؤ، وہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کے ملک میں ظلم نہیں ہوتا، اور اس وقت تک وہاں رہو، جب تک کہ خداوند تعالےٰ کشادگی مرحمت فرمائے" چنانچہ نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں گیارہ مرد اور چار عورتیں رات کی تاریکی میں خفیہ طریق پر گھر سے باہر نکلے، دریا کے کنارہ تک پیدل سفر کیا، اور پھر کشتی میں سوار ہو کر حبش پہنچ گئے، اور امن و سکون کے ساتھ وہاں رہنے لگے۔

منقول ہے کہ کچھ دنوں بعد ایک خاص واقعہ پیش آجانے کے سبب سے یہ خبر اطراف و جوانب میں مشہور ہوگئی کہ مشرکین قریش اور حضورؐ کے درمیان صلح ہوگئی ہے، یہ خبر حبشہ میں پہنچی تو وہاں کے مسلمان واپس چلے آئے، لیکن مکہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ صلح کی خبر غلط ہے، کچھ لوگ تو یہ معلوم کر کے حبشہ واپس چلے گئے، اور کچھ قریش کے بعض لوگوں کی امان حاصل کر کے پھر مکہ میں رہنے لگے۔

کچھ عرصہ بعد ایک اور بڑی جماعت نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، جس میں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب بھی شامل تھے۔ قریش کو جب معلوم ہوا کہ مسلمان ظلم و ستم سے عاجز آکر حبشہ چلے گئے ہیں، تو انہوں نے شاہ حبشہ کے پاس ایک سفارت بھیجی، جس نے شاہ حبشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اول تحائف و ہدایا پیش کئے، اور پھر عرض کیا کہ "ہمارے خاندان کے کچھ لوگ آپ کے ملک میں بھاگ آئے ہیں، اور انہوں نے ہمارے دین اور طریقہ کو ترک کر کے ایک نیا دین اور نیا طریقہ اختیار کر لیا ہے، آپ ان کو ہمارے حوالہ کر دیں" شاہ حبشہ نے کہا "خدا کی قسم! میں ایسا نہ کروں گا، جو لوگ میری پناہ میں آئے ہیں، میں ان کو ان کے دشمنوں کے سپرد نہ کروں گا" اس کے بعد شاہ حبشہ نے حکم دیا کہ مسلمانوں کو جمع کر کے ہمارے پاس لاؤ" مسلمان دربار میں آئے تو شاہ حبشہ کو سلام کیا، لیکن ملک کے دستور کے مطابق بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا۔ بادشاہ کے ندیموں نے کہا "تم نے بادشاہ کو سجدہ کیوں نہیں کیا" حضرت جعفرؓ نے کہا "ہم خدا کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے، ہمارے پیغمبر نے ہم کو یہی حکم دیا ہے" ان الفاظ سے بادشاہ کے دل میں دین اسلام کی ہیبت بیٹھ گئی، اور اس نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا "قریش کی یہ جماعت کہتی ہے کہ تم نے ان کا دین ترک کر دیا ہے، اور ہمارے دین (عیسائیت) اور یہود کے دین کو بھی اختیار نہیں کیا ہے، بتاؤ کہ تمہارا مسلک کیا ہے" حضرت جعفرؓ نے کہا "ہم لوگ انہیں لوگوں کے دین پر تھے کہ خداوند تعالےٰ نے اپنا رسولؐ ہمارے پاس بھیجا، ہم اس رسولؐ کی صداقت، دیانت، اور امانت کے پہلے سے معترف تھے، اس نے ہم کو حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اور تمام دوسرے ادیان کو ترک کر دیں۔ پھر ہم کو نیک کاموں کو بجا لانے اور برے کاموں کو ترک کر دینے کی ہدایت کی گئی، اور نماز، روزہ، حج، صلہ رحمی اور اخلاق حسنہ کا حکم دیا گیا ہم نے اس رسولؐ کی اطاعت قبول کر لی، اور قریش کے دین کو چھوڑ دیا، قریش نے اس جرم میں ہم کو سخت تکلیفیں دیں، اور اس قدر ستایا کہ ہم اپنا ملک چھوڑ کر یہاں چلے آئے" شاہ حبشہ نے پوچھا "جو کلام تمہارے نبی پر نازل ہوا ہے، اس میں سے کچھ مجھ کو سناؤ" حضرت جعفرؓ نے سورہ کہٰیعص کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں، شاہ حبشہ نے ان آیات کو توجہ سے سنا، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، اور رقت اس پر طاری ہوگئی، جب رقت کا اثر کچھ دور ہوا تو اس نے مسلمانوں سے کہا "خدا کی قسم یہ کلام اور وہ کلام جو موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا، دونوں ایک جگہ سے آئے ہیں" اس کے بعد شاہ حبشہ نے قریش کی سفارت کی طرف توجہ کی اور کہا "خدا کی قسم! میں ان لوگوں کو تمہارے حوالہ نہ کروں گا، تم واپس چلے جاؤ"

نبوت کا چھٹا سال — اس سال کے اہم واقعات میں حضرت حمزہؓ حضورؐ کے چچا اور حضرت عمرؓ کا اسلام قبول کرنا ہے، جس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک روز حضورؐ خانہ کعبہ کا

طواف کر رہے تھے کہ ابوجہل نے آپ کو غیر معمولی طور پر برا بھلا کہا، اور بعض روایات میں ہے کہ آپ کو زدوکوب بھی کیا، لیکن حضورؐ خاموش رہے، اور طواف سے فارغ ہو کر چلے آئے، تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ کے چچا حمزہ رضؓ حرم میں آئے، عبداللہ بن جدعان کی لونڈی نے ان سے کہا کہ "آج ابوجہل نے تمہارے بھتیجے محمدؐ کو بہت ستایا ہے، اور گالیاں دی ہیں" حضرت حمزہ رضؓ یہ سنکر غضبناک ہوگئے، اور فوراً وہاں پہنچے، جہاں ابوجہل بیٹھا ہوا تھا، اور اپنی کمان اس زور سے ابوجہل کے سر پر ماری کہ سر پھٹ گیا، اور اس کے بعد کہا تو میرے بھتیجے محمدؐ کو ستاتا اور گالیاں دیتا ہے، کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ میں نے اس کا دین قبول کر لیا ہے" اس کے بعد حضرت حمزہ رضؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اسلام قبول کر لیا، اور آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد قریش کو بہت کم اس کی جرأت ہوتی کہ حضورؐ کو ستائیں۔

حضرت حمزہ رضؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

انکم وما تعبدون من دون	بلاشبہ تم اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر
اللہ حصب جہنم۔ انتم	پوج رہے ہو سب جہنم میں جھونکے
لها واردون۔	جاؤگے تم سب اس میں داخل ہوگے

ابوجہل نے اس آیت کو سنا تو اعیان قریش سے کہا "محمدؐ! تمہارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے، تمہارے بزرگوں کو بیوقوف بتاتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ تمہارے آبا و اجداد اور تمہارے معبود سب کے سب دوزخ کا ایندھن ہیں، اور تم ان تمام باتوں کو خاموشی سے سنتے ہو" اس کے بعد ابوجہل نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "میں چاہتا ہوں کہ اب ان باتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ محمدؐ کو قتل کر دیا جائے، جو شخص اس خدمت کو انجام دے گا، میں اس کو سو سیاہ و سرخ بالوں والے اونٹ اور ہزار اوقیہ چاندی اپنی طرف سے دونگا" اس مجمع میں حضرت عمر رضؓ بھی تھے، ابوجہل کا یہ اعلان سنکر انہوں نے عہد و پیمان لیا، اور پھر میں تلوار باندھ کر معاذ اللہ حضورؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے روانہ ہوگئے، راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے، انہوں نے پوچھا "عمر! ہتھیار باندھ کر کہاں جا رہے ہو" عمر رضؓ نے کہا "محمدؐ کو قتل کرنے جا رہا ہوں" نعیم نے کہا "محمدؐ کی قوم سے کیونکر اپنے آپ کو بچاؤگے" عمر رضؓ نے کہا "تو پہلے تم ہی سے فراغت کر لوں" نعیم رضؓ نے کہا "پہلے ان سے فراغت حاصل کرو جو تم سے زیادہ قرابت رکھتے ہیں" عمر نے پوچھا "وہ کون ہیں" نعیم رضؓ نے کہا "تمہارے بہنوئی سعید بن زید اور تمہاری بہن فاطمہ بھی مسلمانوں میں شامل ہوگئی ہیں" یہ سنکر حضرت عمر رضؓ اپنے بہنوئی کے گھر کی طرف پلٹ پڑے اس وقت ان کے گھر میں سورہ طٰہٰ یاد کی جا رہی تھی، اور گھر کا دروازہ بند تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر سورہ طٰہٰ کی تلاوت

کو سنا، اور پھر دروازہ پر دستک دی ان کے بہنوئی نے دروازہ کو کھول دیا، اور حضرت عمر رضؓ نے گھر میں پہنچ کر پوچھا "یہ کیسی آواز تھی جو ابھی ابھی میں نے سنی تھی" سعید بن زید نے کہا "آپس میں باتیں کر رہے تھے" لیکن اس جواب سے حضرت عمر رضؓ کی تسلی نہ ہوئی، بہن سے پوچھا بہنوں نے بھی ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹالنا چاہا۔ اس پر حضرت عمر رضؓ کو غصہ آگیا، اور حضرت سعید بن زید رضؓ کو پکڑ کر مارنے لگے حضرت فاطمہ رضؓ نے ان کو بچانے کی کوشش کی، تو حضرت عمر رضؓ نے ان کو بھی مارا، یہاں تک کہ ان کا سر پھٹ گیا۔ اور خون سے تمام چہرہ رنگین ہوگیا۔ اس پر حضرت فاطمہ رضؓ کو جوش آگیا، اور انہوں نے بے خوف ہو کر بلند آواز سے کہا "عمر! ہم دونوں نے محمدؐ کی اطاعت قبول کر کے ان کا دین اختیار کر لیا ہے۔ تم اگر ہمارے جسموں کو پارہ پارہ بھی کر دوگے تو ہم اس دین سے نہ پھریں گے" حضرت عمر رضؓ بہن کی استقامت کو دیکھ کر مرعوب ہوگئے، اور ادھر ان کو خون میں لت پت دیکھ کر رقت پیدا ہوگئی وہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد بہن سے کہا "تم جو کچھ پڑھ رہی تھیں اس کو مجھے دکھاؤ" حضرت فاطمہ رضؓ نے وہ صحیفہ دے دیا، جس پر سورہ طٰہٰ لکھی تھی، حضرت عمر رضؓ نے اس کو پڑھا اور جب وہ اس آیت پر پہنچے۔

وان تجهر بالقول فانه	اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ
يعلم السر واخفى	چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے بھی زیادہ خفی بات کو جانتا ہے۔

۵ تو آپ پر رقت طاری ہوگئی، اور بے اختیار آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ "کس قدر بہتر اور کتنا بلند کلام ہے"! اس کے بعد کہا "جس خدا کی صفت یہ ہے، وہی پرستش کے قابل ہے، اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود پرستش کے قابل نہیں، اور اس کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے سچے رسول ہیں" اس کے بعد حضرت عمر رضؓ اٹھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا، اور آپ کے اسلام سے مسلمانوں کو بڑی قوت حاصل ہوئی۔

نبوت کا ساتواں۔ آٹھواں اور نواں سال

نبوت کے ان تینوں سالوں میں متعدد اہم واقعات رونما ہوئے، جن کی مختصر کیفیت لکھی جاتی ہے۔

قریش نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور اسلام قوت پکڑتا جاتا ہے، تو ان کے حسد اور عداوت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ لیکن وہ نہ تو حضورؐ کو اب زیادہ ستا سکتے تھے، اور نہ مسلمانوں کو، اس لئے کہ ابوطالب اور عبدالمطلب کے خاندان اور بنو ہاشم کا پورا قبیلہ حضورؐ کا حامی و محافظ تھا، اور مسلمانوں کے اعزا بھی ان کی حمایت کرنے لگے تھے۔

انہیں ایام میں قریش کی ایک جماعت ابوطالب کے پاس گئی اور کہا کہ "ہم نے کئی مرتبہ تمہارے بھتیجے کی تم سے شکایت کی ہے لیکن تم نے کوئی کارروائی نہیں کی، اور محمدؐ برابر اپنے کام میں مشغول ہے

آج ہم اس معاملہ کا تم سے فیصلہ کرنے آئے ہیں، تم ہماری دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو، یا تو اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالہ کر دو کہ ہم اس کو قتل کر ڈالیں، اور یا ہم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو جاؤ، ہم تم کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ تمہارے بھتیجے کو ہم اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنا ترک نہ کر دے گا"۔

قریش یہ کہہ کر چلے گئے تو ابوطالب نے حضورؐ کو بلایا اور کہا: "تمہاری قوم میرے پاس آئی تھی، اور تمہارے بارہ میں گفتگو کی تھی، وہ جنگ پر آمادہ ہے تم اپنی اور میری جان پر رحم کرو، اور کسی ایسی آزمائش میں مجھ کو نہ ڈالو جس کو میں اور تم دونوں برداشت نہ کر سکیں، تم لعن و طعن کو بند کر دو، اور ان کے معبودوں کو برا نہ کہو کہ یہ بات ہمارے اور ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیگی"۔ حضورؐ نے یہ الفاظ سنے اور یہ خیال قائم کر لیا کہ ابوطالب اپنی حمایت ترک کر کے مجھ کو کفار کے حوالہ کر دینا چاہتے ہیں، اس خیال کی بنا پر آپ نے ابوطالب کو مخاطب کر کے کہا: "چچا جان! اگر آپ آفتاب کو آسمان سے لا کر میرے سیدھے ہاتھ پر رکھ دیں، اور ماہتاب کو لا کر میرے الٹے ہاتھ پر رکھ دیں، اور یہ خواہش کریں کہ میں اپنا طریقہ چھوڑ دوں، تب بھی میں اپنے طریقہ کو ترک نہ کروں گا، اور برابر اس وقت تک اس مسلک پر قائم رہوں گا جب تک کہ خداوند تعالیٰ اس دین کو غالب نہ کر دے، اور یا پھر میں مر جاؤں"۔

اور ایک روایت یہ ہے کہ حضورؐ نے ابوطالب سے یہ فرمایا کہ "میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں، خدا کے حکم سے کہتا اور کرتا ہوں، آپ کی تہدید و تنبیہ مجھ کو اس کام سے باز نہیں رکھ سکتی۔ میرا مددگار خدا ہے، اور آسمانی مدد میرے لئے کافی ہے، کسی کی حمایت کی مجھ کو حاجت نہیں ہے"۔ ۳۶

یہ فرما کر حضورؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور بستر چھوڑ گئے ابوطالب آپ کے الفاظ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ رقت ان پر طاری ہو گئی انہوں نے آواز دے کر حضورؐ کو بلایا اور کہا "تم اپنے کام میں مشغول رہو خدا کی قسم جب تک میں زندہ ہوں، تمہاری حمایت و حفاظت کروں گا، اور قریش کے ہاتھوں سے کوئی تکلیف تم کو نہ پہنچنے دوں گا"۔

قریش نے جب دیکھا کہ ابوطالب بھتیجے کی حمایت ترک نہیں کرتے، اور جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں، یا ہو چکے ہیں، وہ سب حبشہ میں جا کر امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہیں حمزہؓ اور عمرؓ جیسے اکابر مسلمان ہو چکے ہیں، اور قبائل عرب میں اسلام کا چرچا پھیل گیا ہے، تو انہوں نے باہم اس پر اتفاق کر لیا کہ جس طرح ممکن ہو معاذ اللہ حضورؐ کو قتل کر دیا جائے۔

ابوطالب کو اس کا حال معلوم ہوا، تو انہوں نے بنو ہاشم، اور بنو عبد المطلب خاندانوں کے تمام لوگوں کو جمع کیا، جن میں مسلمان اور کافر سب تھے۔ اور صورت حالات ان کے سامنے پیش کی، بالاتفاق رائے سے سب نے یہ قرار دیا کہ مکہ کو چھوڑ دیا جائے۔ اور شعب ابی طالب میں پناہ لی جائے، چنانچہ ان خاندانوں کے تمام لوگ مسلم و کافر حضورؐ کو لے کر شعب ابی طالب میں چلے گئے۔

مشرکین قریش کو اس کا پتہ چلا، تو انہوں نے باہم مشورہ کر کے قرار دیا کہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب سے مناکحت، مبایعت، مخالطت اور مکالمت قطعاً ترک کر دی جائے، اور کوئی چیز ان کے پاس نہ پہنچنے دی جائے۔ چنانچہ اس پر عہدنامہ لکھا گیا اور خانہ کعبہ میں رکھ دیا گیا۔ عہدنامہ میں مصالحت کی آخری شرط یہ تھی کہ محمدؐ کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے۔

تقریباً تین سال بنو ہاشم و بنو عبد المطلب اس گھاٹی میں رہے، اور سخت تکلیفیں اٹھائیں، آخر قریش کے بعض رحمدل لوگوں کو ترس آیا اور انہوں نے عہدنامہ کو باطل قرار دے دیا، اور ادھر حضورؐ نے لوگوں کو خبر دی کہ جو عہدنامہ لکھا گیا ہے، اس کو دیمک کھا گئی ہے مختصر یہ کہ عہدنامہ بیکار ہو گیا، اور قریش کے رحمدل لوگ حضورؐ کو اپنی حمایت میں مکہ کے اندر لے آئے اور بنو ہاشم و عبد المطلب بھی اپنے گھروں کو چلے آئے۔

نبوت کا دسواں سال

شعب ابوطالب سے واپس آنے کے بعد ابوطالب بیمار ہوئے اور مرض بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ لوگ ان کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ایک روز قریش کے اعیان عیادت کو آئے ہوئے تھے کہ طعن کے طور پر انہوں نے ابوطالب سے کہا "ابوطالب! اپنے بھتیجے سے کہو کہ وہ جس جنت کا ذکر کیا کرتا ہے، اس سے کوئی ایسی چیز منگوا دے جو آپ کے لئے موجب شفا ہو"۔ ابوطالب نے ایک شخص کو بھیج کر حضورؐ کی خدمت میں یہ بات کہلوائی، حضورؐ نے تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا، البتہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے پیام بر کی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ "خداوند تعالیٰ نے کافروں پر جنت کی تمام چیزیں حرام کر رکھی ہیں"۔ پیامبر نے یہی جواب واپس آ کر سنا دیا۔

مشرکین قریش نے ابوطالب سے کہا "تم دوبارہ محمدؐ کے پاس یہ پیام بھیجو"۔ ابوطالب نے دوبارہ اسی شخص کو بھیجا، اب کی مرتبہ حضورؐ نے خود جواب میں فرمایا کہ

ان اللہ حرمھما علی الکافرین — جنت کی کھانے پینے کی چیزیں خدا نے کافروں کے لئے حرام کر دی ہیں۔

یہ جواب دے کر حضورؐ پیامبر کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور ابوطالب کے گھر پہنچے دیکھا تو مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا، آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

خلوا بینی و بین عمی — چچا جان کو اور مجھ کو تنہا چھوڑ دو۔

قریش نے کہا: "ابوطالب سے جس طرح آپ کی قرابت ہے اسی طرح ہماری قرابت بھی ہے۔ ایسے وقت میں ہم ان کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے" یہ سنکر حضورؐ ابوطالب کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا: "چچا جان۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے بچپن میں میری پرورش کی، اور عہد شباب میں میری حمایت و حفاظت کی، اس لئے آپ کے مجھ پر بہت سے حقوق ہیں، آپ اگر اس وقت صرف ایک کلمہ اپنی زبان سے کہہ دیں گے، تو میں اس کے ذریعہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کر سکوں گا"۔ ابوطالب نے پوچھا "وہ کون سا کلمہ ہے"؟ حضورؐ

نے فرمایا "صرف یہ الفاظ اتنی بات سے کہہ دو کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" ابوطالب نے کہا "محمدؐ! میں خوب جانتا ہوں کہ تو میرا خیرخواہ ہے، خدا کی قسم اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے مرنے کے بعد لوگ تجھ سے یہ کہا کریں گے کہ ابوطالب نے موت کے خوف سے یہ کلمہ کہہ لیا، تو میں ضرور یہ کلمہ کہہ کر تیرا دل خوش کر دیتا" اور ایک روایت یہ ہے کہ ابوطالب نے حضورؐ کے جواب میں چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا کہ "اے محمدؐ! تو نے مجھ کو اسلام کی دعوت دی، اور مجھ کو نصیحت کی، میں جانتا ہوں کہ تو صادق ہے، اور امانت میں مشہور ہے، تو نے ایسے دین کو ظاہر کیا جس کی نسبت میرا خیال یہ ہے کہ تمام دینوں سے بہتر و برتر ہے، اگر مجھ کو اپنوں کی ملامت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور تیرا کلمہ پڑھ لیتا" قریش نے ان اشعار کو سنکر بلند آواز سے کہا "ابوطالب اس آخری وقت میں عبدالمطلب ... عبدمناف کے دین کو ترک کرتا ہے" ابوطالب نے کہا "نہیں میں اپنے آبا و اجداد کے دین پر مرتا ہوں" حضورؐ کو جب اس کا یقین ہو گیا کہ ابوطالب اسلام کو قبول نہ کریں گے، تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور چلتے ہوئے یہ فرمایا کہ "خدا کی قسم! میں اس وقت تک تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، جب تک مجھ کو اس سے منع نہ کیا جائے" اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔

اسی سال حضورؐ کی بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے انتقال فرمایا بعض مورخین کا بیان تو یہ ہے کہ ابوطالب کی وفات سے ایک ماہ پانچ روز بعد اور بعض کے نزدیک صرف تین روز بعد حضرت خدیجہ رض نے انتقال کیا۔ حضورؐ ان حادثوں سے بہت متاثر ہوتے تھے، اور گھر سے باہر نکلنا ترک کر دیا تھا، اس لئے کہ اب کفار آزاد تھے، اور حضورؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے، چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز حضورؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک بدبخت نے آپ کے سر اور آنکھوں پر خاک ڈال دی، اور آپ سر کو جھاڑتے ہوئے گھر واپس چلے آئے۔

جب مشرکین قریش حضورؐ کو بہت ستانے لگے، اور ابولہب آپ کے چچا نے دیکھا کہ آپ مشرکین قریش کے سلوک سے بہت رنجیدہ ہیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "بھتیجے! میں تمہاری حمایت قبول کرتا ہوں، تم اپنے کام میں مشغول رہو، اور بے خوف رہو" قریش کو جب اس حمایت کا علم ہوا تو وہ ابولہب کے پاس گئے اور کہا "کیا تو نے عبدالمطلب کے دین کو ترک کر دیا؟" ابولہب نے کہا "عبدالمطلب کے دین کو ترک نہیں کیا ہے، صرف اپنے بھتیجے کی حمایت قبول کی ہے تاکہ وہ اطمینان سے اپنے کام میں مشغول رہے" قریش نے کہا "تو نے اچھا کیا، اور صلہ رحمی کا حق ادا کیا"

چند روز تک حضورؐ ابولہب کی حمایت میں آزادی سے کام کرتے رہے، لیکن قریش اس کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہ کر سکے، اور انہوں نے ابولہب کی حمایت ترک کرانے کی یہ صورت نکالی کہ ایک روز ابولہب سے کہا "کیا تمہارے بھتیجے نے کبھی تم کو یہ بھی بتایا ہے کہ عبدالمطلب کہاں ہیں؟" ابولہب نے کہا "نہیں" قریش نے کہا "اس سے پوچھو" ابولہب حضورؐ کے پاس گیا اور پوچھا، حضورؐ نے جواب دیا کہ "عبدالمطلب اپنی قوم کے ساتھ ہیں" ابولہب نے یہی جواب ابوجہل وغیرہ کو سنا دیا ابوجہل نے کہا "تم اس کا مطلب سمجھے بھی؟ تمہارے بھتیجے کا مطلب یہ ہے کہ عبدالمطلب دوزخ میں ہیں" ابولہب پھر حضورؐ کے پاس گیا اور پوچھا "محمدؐ! کیا تم یہ کہتے ہو کہ عبدالمطلب دوزخ میں ہیں؟" حضورؐ نے فرمایا "ہاں عبدالمطلب اور ہر وہ شخص جس نے ان کے مذہب پر موت پائی ہے، دوزخ میں ہے" ابولہب یہ سنکر غضب ناک ہو گیا اور کہا "محمدؐ! میں ہمیشہ تمہارا دشمن رہوں گا" اور یہ کہہ کر اپنی حمایت واپس لے لی۔

ابولہب نے جب اپنی حمایت واپس لے لی تو مشرکین قریش نے پھر حضورؐ کو ستانا شروع کیا، یہاں تک کہ ان کی شرارتوں سے تنگ آ کر حضورؐ نے مکہ سے باہر تبلیغ و دعوت اسلام کا کام شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔

مکہ سے روانہ ہو کر حضورؐ اول قبیلۂ بنی بکر بن وائل میں گئے اور اس کے سامنے اسلام کو پیش کیا، قبیلۂ مذکور نے آپ کی بات تک نہ سنی اور اپنی آبادی میں آپ کو ٹھہرنے بھی نہ دیا، یہاں سے روانہ ہو کر آپ قبیلۂ قحطان کی ایک شاخ میں پہنچے، انہوں نے حضورؐ کو ٹھہرا لیا، لیکن جب آپ نے ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا تو آپ کے ٹھہرانے پر پشیمان ہوئے، یہاں سے آپ طائف تشریف لے گئے، جہاں قبیلۂ ثقیف کے دولتمند رہتے تھے، یہاں کے سرداروں کو حضورؐ نے اسلام کی دعوت ۳۷
دی، لیکن انہوں نے آپ کا مذاق اڑایا اور آپ کے پیچھے غلاموں اور لڑکوں کو لگا دیا جو آپ پر کنکر پتھر برساتے تھے۔

طائف میں حضورؐ نے ایک ماہ قیام کیا، اور وہاں کے تمام بڑے بڑے آدمیوں کے سامنے اسلام کو پیش کیا، لیکن ان میں سے ایک بھی مسلمان نہیں ہوا، اور ہر شخص نے آپ کو تکلیف دی، یہاں تک کہ ایک روز سنگباری سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے، اور خون جاری ہو گیا۔ آخر آپ واپس تشریف لے آئے راستہ میں بطن نخلہ ایک مقام پڑتا تھا، جو مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر تھا، رات کو حضورؐ نے یہیں قیام فرمایا، رات کو آپ نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ مقام نصیبین یا نینویٰ کے جنوں کی ایک جماعت ادھر سے گذری اور قرآن کو سنکر ٹھہر گئی، جب تک حضورؐ قرآن پڑھتے رہے، یہ جماعت توجہ سے سنتی رہی، اور جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے، تو وہ جماعت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی، حضورؐ نے اس کے سامنے اسلام کو پیش کیا، اور وہ مسلمان ہو گئی، حضورؐ نے اس جماعت سے کہا "تم اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنا اور میرا پیام اس کو پہنچانا" جنوں نے اس کو قبول کر لیا اور چلے گئے۔

بطن نخلہ سے روانہ ہو کر جب حضورؐ مکہ کے قریب پہنچے، تو آپ کو چند مسلمان ملے، انہوں نے بیان کیا کہ مکہ میں آپ کا جانا مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ مکہ والوں کو ثقیف کے طرز عمل کی خبر مل گئی ہے، اور

اب وہ مکہ میں آپ کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ حضورؐ یہ معلوم کرکے بہت رنجیدہ ہوئے اور غار حرا پر تشریف لے جاکر ٹھہر گئے یہاں سے حضورؐ نے قریش کے متعدد لوگوں کے پاس حمایت قبول کرنے کی درخواست کی، لیکن مطعم بن عدی کے سوا کسی نے آپ کی حمایت کو قبول نہیں کیا۔ مطعم حمایت کی خواہش پاکر اسلحہ سے آراستہ ہوا۔ اپنے بیٹوں اور تابعین کو مسلح کرکے ساتھ لیا، اور حرا سے حضورؐ کو مکہ میں لے آیا۔ ابوجہل نے مطعم سے پوچھا "تم محمدؐ کے تابع ہو یا حامی" مطعم نے کہا "حامی" ابوجہل نے کہا "جس کو تم نے امان دی، ہم بھی اس کو امان دیتے ہیں" اس کے بعد حضورؐ مکہ میں اطمینان سے رہنے لگے۔

اسی سال حضورؐ نے اول حضرت عائشہ رضؓ سے نکاح کیا لیکن وداع نہ ہوئی، اور چند روز بعد حضرت سودہ بنت زمعہ رضؓ سے نکاح کیا۔

نبوت کا گیارھواں سال — اس سال کے اہم واقعات میں مدینہ کے چھ آدمیوں کا اسلام قبول کرنا ہے جس کی صورت یہ ہوئی کہ حضورؐ ہمیشہ ایام حج میں عرب قبائل کے قافلوں میں گشت لگاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ پچھلے سال تک اگرچہ آپ کی اس کوشش کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا، اور بیرونی حجاج میں سے بہت کم لوگوں نے اسلام کی جانب میلان ظاہر کیا تھا، لیکن اس سے اتنا فائدہ ضرور ہوا تھا کہ عرب کے اندر آپ کے ظہور کا چرچا پھیل گیا تھا، اور حجاج اپنی آبادیوں میں آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

۳۸ حسب معمول نبوت کے گیارھویں سال کے ایام حج میں بھی آپ نے عرب قبائل میں اسلام کی دعوت دی، ایک روز آپ مقام عقبہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر سے مدینہ کے قبیلۂ خزرج کی ایک جماعت گزری، حضورؐ نے ان لوگوں سے پوچھا "تم کون ہو؟" ان لوگوں نے کہا "ہم مدینہ کے قبیلۂ خزرج کے لوگ ہیں" حضورؐ نے فرمایا "کیا یہ ممکن ہے کہ تم تھوڑی دیر یہاں ٹھہر کر میری چند باتیں سن لو" ان لوگوں نے کہا "ہم بڑی خوشی سے آپ کی باتیں سنیں گے" یہ کہہ کر حضورؐ ایک جگہ بیٹھ گئے، اور آپ کے سامنے یہ لوگ بھی بیٹھ گئے حضورؐ نے ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا، اور قرآن پڑھ کر سنایا۔ ان لوگوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ آخری زمانہ کے پیغمبر کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے، حضورؐ کی دعوت کو سنکر فوراً ان کو یہود مدینہ کی یہ بات یاد آگئی، اور انہوں نے سرگوشی کے طور پر ایک دوسرے سے کہا "خدا کی قسم! یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر یہود کیا کرتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس موقع کو ضائع نہ کرنا چاہیئے، اور اس پیغمبر پر ایمان لے آنا چاہیئے، تاکہ ہم سے پہلے مدینہ کا کوئی اور شخص ایمان نہ لے آئے اور ہم سبقت کے شرف سے محروم ہو جائیں۔" یہ فیصلہ کرکے یہ لوگ حضورؐ پر ایمان لے آئے، اور اسلام کے مبارک حلقہ میں داخل ہو گئے۔ یہ چھ آدمی تھے جن کے نام یہ ہیں۔ اسعد بن زرارہ رضؓ۔ عوفؓ بن حارث رضؓ رافعؓ بن مالک رضؓ۔ قطبہؓ بن عامرؓ۔ عقبہؓ بن عامر رضؓ۔ جابرؓ بن عبداللہ رضؓ ان چھ آدمیوں نے مدینہ میں واپس جاکر حضورؐ کے حالات لوگوں سے بیان کئے، اور اسلام کی دعوت شروع کر دی، چند روز میں حضورؐ کا ذکر سارے مدینہ میں ہونے لگا۔ یہاں تک کہ مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا، جس میں حضورؐ کی بابت گفتگو نہ ہوتی تھی۔

نبوت کا بارھواں سال — اس سال کے اہم واقعات میں علماء سیر و تاریخ نے معراج کے واقعہ کو بیان کیا ہے، جو ماہ رجب یا ماہ ربیع الثانی کی ستائیسویں کو وقوع میں آیا۔ حدیث کا بیان ہے کہ اس رات کو حضورؐ ام ہانی کے گھر میں اپنے مصلے پر بیٹھے تھے اور سونا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے، اور آپ کو براق پر سوار کرائے مسجد اقصیٰ کو لے گئے، جہاں آپ نے انبیاء سابقہ کو نماز پڑھائی، اور پھر یہاں سے آپ کو آسمان پر پہنچایا گیا۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ مقام سدرہ سے گزر کر حضرت جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا "محمدؐ! اب آپ آگے آگے چلیں، میں آپ کے پیچھے رہوں گا۔ اس لئے کہ آپ کا درجہ خدا کے نزدیک مجھ سے بڑا ہے" میں آگے ہو گیا، اور جبرئیلؑ میرے پیچھے رہے، یہاں تک کہ ہم زربفت کے ایک پردہ کے قریب پہنچے، اور پردہ کو حرکت دی، ایک فرشتہ نے پوچھا "کون ہے؟" جبرئیلؑ نے کہا "جبرئیل ہے اور اس کے ساتھ محمدؐ ہیں" فوراً ایک فرشتہ نے پردہ سے ہاتھ باہر نکالا، اور مجھ کو اندر لے گیا اور جبرئیلؑ باہر رہ گئے، میں نے کہا جبرئیلؑ! ایسے مقام پر مجھ سے کیوں جدا ہوتے ہو؟ جبرئیلؑ نے کہا "ہر شخص کی ایک جگہ معین ہے۔ میں یہاں سے آگے نہیں جا سکتا" حضورؐ کا بیان ہے کہ میں یہاں سے تنہا روانہ ہوا، اور ظلمت و حجاب کے ستر پردے میں نے طے کئے۔ یہاں تک کہ میں عرش الٰہی کے قریب پہنچ گیا، اور خداوند تعالیٰ سے جو باتیں ہوئیں، وہ ہوئیں قرآن مجید میں انہی امور کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ	وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ
لیلاً من المسجد الحرام	کو شب کے وقت مسجد حرام سے
الی المسجد الاقصیٰ الذی	مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد
بارکنا حولہٗ لنریہٗ من اٰیاتنا	ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں لے گیا،

تاکہ ہم ان کو کچھ عجائبات قدرت دکھلائیں۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ رات کے ایک محدود حصہ میں خداوند تعالیٰ اپنے محبوب بندہ حضورؐ کو حرم مکہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔ اس سفر کی غرض کیا تھی لنریہٗ من اٰیاتنا تاکہ ہم اس کو اپنی قدرت کے کچھ نمونے دکھلائیں، سورہ نجم میں اس سفر کی باقی کیفیت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔

ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ۔ عند	اور اس کو اس نے دیکھا ہے
سدرۃ المنتہیٰ۔ عندھا	اترتے ہوئے ایک بار اور بھی
جنت الماویٰ اذ یغشے السدرۃ	سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے

مالطغی۔ مازاغ البصر وما	پاس بہشت ہے آرام سے رہنے
طغیٰ۔ لقد رای من آیات	کی جب چھار ہا تھا اس بیری پر جو
ربہ الکبریٰ	کچھ چھا رہا تھا، بہکی نہیں نگاہ اور نہ

دسے بڑھی۔ بیشک دیکھے اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے۔

علماء کی اصطلاح میں مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو اسراء اور وہاں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک کی سیاحت کو معراج کہتے ہیں، آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور ؐ نے ایک مرتبہ جبرئیل ؑ کو اصلی شکل و صورت میں پہلے دیکھا تھا اور دوسری بار معراج میں ساتوں آسمانوں کے اوپر بیری کے درخت کی جگہ اور وہیں جگہ بہشت کو بھی دیکھا گویا بیری کا درخت آخری سرحد تھی، اور اس پر خداوند تعالیٰ کے انوار و تجلیات چھا رہے تھے، دیدار الہیٰ بعض مفسرین کے قول کے مطابق انہیں انوار و تجلیات سے مراد ہے۔

مختصر یہ کہ حضور ؐ نے ساتوں آسمانوں سے گذر کر حق تعالیٰ کے انوار و تجلیات کو دیکھا، اور جنت کی سیر کی، اور خداوند تعالیٰ سے جو باتیں ہوئی تھیں، وہ ہوئیں، جو خاص اسرار میں سے ہیں۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ معراج میں جو باتیں ہوئیں، ان میں تین باتیں یہ تھیں، اول پانچ وقت کی نماز کا فرض ہونا، دوسرے سورہ بقرہ کی آخری آیات، تیسرے امت محمدی ؐ کے معاصی پر بحث۔

اسی سال کے ایام حج میں مدینہ منورہ سے بارہ آدمی حج کرنے آئے جن میں عبادہ بن صامت رضؓ مشہور صحابی بھی تھے، یہ لوگ مقام عقبہ پر حضور ؐ سے ملے اور اسلام قبول کر لیا، جب یہ لوگ مدینہ کو واپس ہوتے تو حضور ؐ نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر ؓ کو بھیج دیا تاکہ وہ مدینہ کے مسلمانوں کو دین اسلام کے احکام سکھائیں، قرآن مجید پڑھائیں اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کریں۔

مصعب بن عمیر ؓ نے اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا، قرآن اور اس کے احکام کی تعلیم شروع کی، اور لوگوں کے سامنے نہایت خوبی سے اسلام کو پیش کیا، آپ ہی کی تحریک و کوشش سے اسید بن حضیر ؓ اور سعد بن معاذ ؓ جیسے مشہور صحابہ نے اسلام قبول کیا، اور سعد بن معاذ ؓ کی تحریک سے ان کی ساری قوم مسلمان ہو گئی، یہاں تک کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اسلام مدینہ میں پھیل گیا، اور کوئی خاندان ایسا باقی نہ رہا جس میں ایک دو مسلمان نہ ہوں۔

نبوت کا تیرھواں سال } اس سال کے موسم حج میں مدینہ کے پانچ سو یا تین سو آدمی زیارت کعبہ اور حج کے لئے آئے، اور ان میں ستر یا بہتر آدمیوں نے حضور ؐ سے تخلیہ میں ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی، حضور ؐ نے فرمایا کہ کل رات مقام عقبہ میں تمہارے پاس آؤں گا، چنانچہ یہ تمام لوگ مقام عقبہ میں پہنچے، حضور ؐ حسب وعدہ تشریف فرما ہوئے، اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضؓ بھی تھے، جو اگرچہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، لیکن بھتیجے کی حفاظت کے خیال سے آپ کے ساتھ آئے تھے، تاکہ مدینہ والوں سے جو معاملات طے ہوں، وہ مناسب صورت میں ہوں۔

حضرت عباس رضؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ مدینہ کے لوگ حضور ؐ کو مدینہ لے جانا چاہتے ہیں، اور حضور ؐ بھی مدینہ جانے کی خواہش رکھتے ہیں، اس خیال کے پیش نظر حضرت عباس رضؓ نے مدینہ کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا "آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد ؐ ہماری قوم میں ایک بڑا مرتبہ رکھتے ہیں، ہم نے جس طرح ہم سے ہو سکا ہے، اس وقت تک محمد ؐ کی حفاظت کی ہے، اور دشمنوں کی شرارتوں سے ان کو بچا رکھا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم محمد ؐ کو مدینہ لے جانا چاہتے ہو، اور محمد ؐ بھی مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تم اس معاملہ پر خوب غور کر لو، اگر تم محمد ؐ کا پورا پورا ساتھ دینے کی قوت رکھتے ہو تو محمد ؐ کو لے جاؤ، اور اگر وفائے عہد کی قوت تم میں نہ ہو تو اس ارادہ کو ترک کر دو" حضرت عباس رضؓ کے الفاظ سنکر مدینہ کے مسلمانوں نے عرض کیا "عباس ؓ! تم نے جو کچھ کہا، ہم نے سن لیا، اب مناسب یہ ہے کہ حضور ؐ خود اپنی زبان مبارک سے ان شرائط کو بیان فرمائیں جو آپ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، ہم تم کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم پورے وفادار رہیں گے، اور خدا و رسول ؐ کی راہ میں اپنی جانیں تک قربان کر دیں گے"۔

اس کے بعد حضور ؐ نے گفتگو شروع کی، اول مسلمانان مدینہ کو قرآن مجید سنایا اور پھر کہا۔

۳۹ بایعونی علی السمع والطاعۃ	مجھ سے اس بات پر بیعت کرو
فی النشاط والکسل. والنفقۃ	کہ میں تم کو جو حکم دوں، اس کو تم
فی العسر والیسر وعلی الامر	نشاط و کسل، دونوں حالتوں میں
بالمعروف والنہی عن المنکر	سنو گے، اور اس پر عمل کرو گے۔
وان تقولوا فی اللہ. ولا	اور یہ کہ تنگی و خوش حالی دونوں
تخافون لومۃ لائم. وعلیٰ	حالتوں میں خدا کی راہ میں اپنا
ان تنصرونی فتمنعونی اذا	مال خرچ کرو گے، اور یہ کہ امر
قدمت علیکم مما تمنعون	بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو گے
منہ انفسکم وابناءکم	اور یہ کہ حق بات کہو گے، اور یہ
وازواجکم۔	کہ حق بات میں کسی کی ملامت کی

پروا نہ کرو گے اور یہ کہ میری مدد کرو گے، اور جب میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں میری حفاظت اسی طرح کرو گے جس طرح تم اپنی، اپنی اولاد کی، اور اپنی بیویوں کی حفاظت کرتے ہو۔

حضور ؐ کے اس ارشاد کو سنکر تمام لوگوں نے سچے دل سے بیعت کر لی، اور اس کے بعد ان میں سے ابو الہیثم نے کہا۔ یا رسول اللہ ہمارے اور دوسری قوموں کے درمیان عہد و پیمان ہیں، ہم اب ان کو ختم کر دیں گے، ایسا نہ ہو کہ ادھر ہم اپنے تعلقات کو منقطع کر لیں، اور ادھر خداوند تعالیٰ آپ کو کامیابی اور غلبہ بخشے، تو آپ پھر اپنی قوم اور اپنے قبیلہ میں چلے جائیں اور ہم کو چھوڑ دیں" حضور ؐ ان الفاظ کو سنکر مسکرائے اور فرمایا "تم مجھ سے ہو اور میں تم

میں سے ہوں، تم جس سے مصالحت و مسالمت رکھو گے، میں بھی اس سے مصالحت رکھوں گا، اور تم جس سے لڑو گے میں بھی لڑوں گا۔" اس کے بعد حضورؐ نے ان تہتر آدمیوں میں سے بارہ کو اپنا نقیب مقرر کیا، پھر سب کو رخصت کر کے واپس تشریف لے آئے۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ اسی سال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، لیکن راستہ میں ان کے ایک دوست نے ان کو روک لیا، اور بہت اصرار کر کے مکہ میں رہنے پر مجبور کر دیا۔

مسلمانان مدینہ سے معاملات طے ہو جانے کے بعد حضورؐ نے اپنے صحابہ کو حکم دے دیا کہ جو شخص بھی مشرکین مکہ کی دراز دستیوں سے عاجز آ گیا ہو، وہ مدینہ چلا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے بعد ہجرت کا سلسلہ شروع ہو گیا، اور بہت تھوڑے دنوں میں تقریباً تمام مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچ گئے، اور امن و سکون سے رہنے لگے۔

ہجرت کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت دے دیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ! چند روز صبر کرو، خدا کی طرف سے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملنے والی ہے۔ تم میرے ساتھ چلنا۔

قریش مکہ کو جب معلوم ہوا کہ مکہ کے تمام مسلمان مدینہ چلے گئے
ہیں، اور محمدؐ بھی جانے والے ہیں، تو باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ ۴۰
کیا کہ معاذ اللہ محمدؐ کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ ارادہ قتل سے قریش کے نوجوان جمع ہوئے، اور نماز عشاء کے بعد چاروں طرف سے آپ کے مکان کو گھیر لیا، تاکہ صبح کے وقت جب آپ باہر آئیں تو یکبارگی حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیں۔

جس رات کو حضورؐ کا قتل کرنا قرار پایا تھا، اس کی دوپہر کو خداوند تعالیٰ کی جانب سے آپ کو ہجرت کی اجازت مل گئی، اور حضورؐ نے ابوبکرؓ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ رات کو نوجوانان قریش آپ کے مکان کے اطراف میں تھے، لیکن خدا نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، اور آپ گھر سے باہر نکل آئے، اور حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر کوہ ثور کی جانب روانہ ہوئے، اور اس خیال سے کہ کفار تعاقب میں دوڑ پڑیں گے، ایک غار میں چھپ گئے، تاکہ جب تعاقب کا سلسلہ ختم ہو جائے تو اطمینان کے ساتھ مدینہ کا سفر شروع کر دیں۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضورؐ تین روز تک غار میں چھپے رہے۔ تعاقب کا سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ لوگ غار کے اوپر تک پہنچ گئے، لیکن خدا نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، اور وہ ناکام واپس چلے گئے۔

تیسرے یا چوتھے دن حضورؐ اور ابوبکر صدیقؓ صبح سویرے ہی اونٹوں پر سوار ہوئے، رہنما کو ساتھ لیا، اور مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے، اور بارہ تیرہ دن کا سفر طے کر کے جس میں بعض اہم واقعات پیش آئے تھے حضورؐ مدینہ میں پہنچ گئے۔ مدینہ والے کئی روز سے انتظار میں تھے، جب آپ پہنچے تو گھر گھر خوشیاں منائی گئیں، اور آپ کی زیارت کے لئے سارا مدینہ جمع ہو گیا۔

ہجرت سے وفات تک کے حالات کسی اور موقع پر شائع کئے جائیں گے۔

ترمذی شریف مکمل مترجم مشرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا۔ اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعظم نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاکؐ کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے، جو مدینہ والے آقاؐ کے احکام کی تشریح کر رہا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بیحد کارآمد ہے۔ پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر بڑا صفحہ ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے۔

بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۲۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے، پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے، پھر حضرت امام ترمذی رحؒ کے حالات زندگی ہیں، اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے۔ ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں۔ غرضیکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے اس اہتمام سے ترجمہ مع شرح کے کسی ادارے نے آج تک شائع نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں، آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمالیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں اسٹاک میں ختم ہو جائیں، باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف عہ مجلد پانچ روپے ۱۲ آنہ مجلد چرمی پشتہ للعہ محصول ڈاک ۱۲؍ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں۔ ریل کا پارسل بغیر قیمت پیشگی آئے نہیں بھیجا جاتا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی



اِسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جایئے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست او عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اِسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا وہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی ایسی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آ سکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاویٰ کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک

فہرست مضامین پڑھئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد [illegible]

خدا موجود ہے اس کا مطلب — مسئلہ وحدت الوجود کی حقیقت — خدا کی صفات کا عقیدہ [illegible]

آنحضرت کو خدا نے غیب کی باتیں بتائیں — سب سے پہلے نبی کون تھے — نبی اور رسول میں فرق [illegible]

قرآن کی [illegible] — قرآن میں ناسخ و منسوخ [illegible]

صحابہ میں [illegible] — فرشتے [illegible] — شیطان کون تھا — موت کی حقیقت [illegible] — تمام فرقوں کی تاریخ — قضا و قدر [illegible]

[illegible] — حضرت عیسیٰ کی [illegible]

[illegible] — کتاب الطہارت [illegible]

[illegible]

کتاب الصلوٰۃ

[illegible]

کتاب الجنائز

[illegible]

کتاب الزکوٰۃ

[illegible]

کتاب الصوم

[illegible]

کتاب الحج

[illegible]

کتاب النکاح

[illegible]

کتاب الطلاق

[illegible]

کتاب الذبائح

[illegible]

کتاب الایمان والنذور

[illegible]

کتاب اللباس

[illegible]

کتاب الحقوق

[illegible]

کتاب المیراث

[illegible]

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ پیشوا دہلی

واجعلـ [illegible] متقین اماما

اے ہمارے پروردگار [illegible] ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا

پیشوا
دھلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر [illegible]



فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؍۱)

قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دھلی



دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

فہرست مضامین

پہلی مجلس

دوسری مجلس

تیسری مجلس

چوتھی مجلس

پانچویں مجلس

ساتویں مجلس

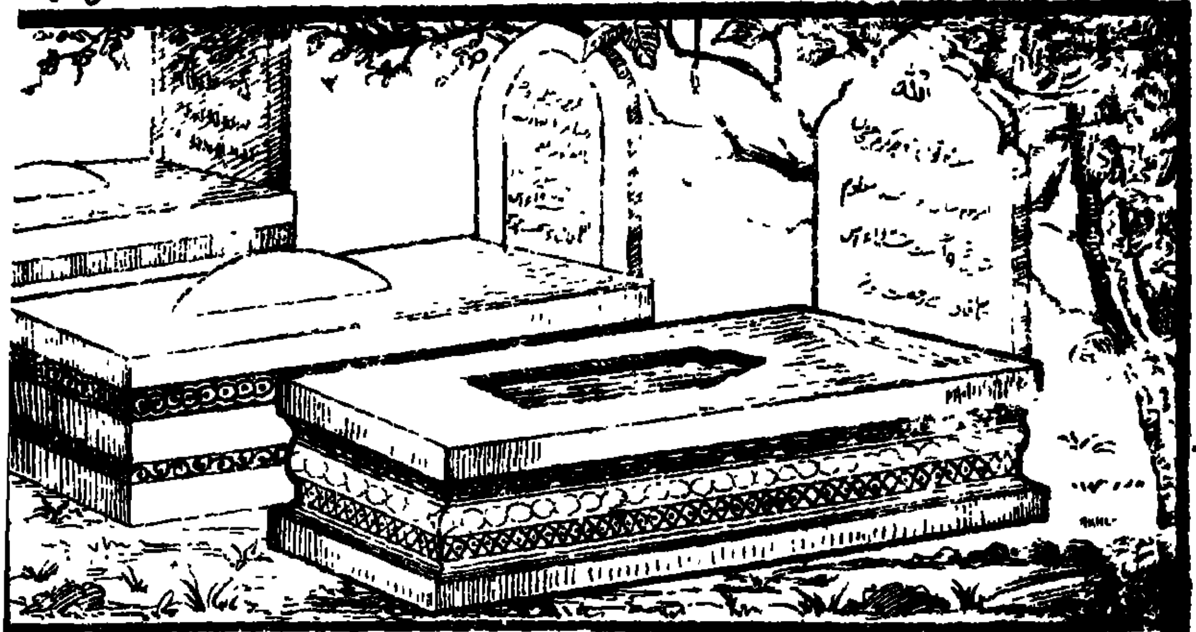
نویں مجلس

دسویں مجلس

گیارہویں مجلس

بارہویں مجلس

ملنے کا پتہ: مینجر رسالہ پیشوا دہلی



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جنکو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرّحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو، ناف تلوں میں درد رہتا ہو، ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جانیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے دوائی کیلہ منگا لینی چاہیئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانیکے بعد کیلے کیساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف بیس روز کے استعمال سے یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ حکیم احسان اللہ خاں طبیب خاص و وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ سات آنہ محصول ڈاک

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے:- **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**



یابس

جریان اور سرعت انزال کی
سب سے زیادہ کامیاب دوا

ایک ہزار مرتبہ

یابس کہنے سے شدید جریان کا بھوت اُتر جاتا ہی! کہ

یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے مگر ......

"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی ہوٹل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں

جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے

سفید قطرہ کا آنا۔ یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہو جانا نہایت برا مرض ہے اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے انسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر

سفوف یابس ہے

پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہی۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی سستی۔ لاغری دور کر دیتا ہے۔ ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہو چکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھکر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کر دیا ہی۔ پس اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ منیجر مشہور دواخانہ دہلی" کو لکھئے اور یہ دوا بذریعہ وی پی پارسل منگا کر فائدہ اٹھائیے، قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ) محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا انتظار کرنا ہوگا ✱

ملک آسام کے کامل جادوگر کی ایجاد

حیرت انگیز شیشہ

ہر قسم کے سوالوں کا جواب گھر بیٹھے معلوم کرو۔ مثلاً دوسرے کے دل کا بھید معلوم کرنا۔ گمشدہ کا پتہ۔ دفینہ معلوم کرنا حیات ذممات حمل میں لڑکا یا لڑکی ہے۔ لاٹری و ریس کے نمبر معلوم کرنا میری آئندہ زندگی کیسے بسر ہوگی۔ میری شادی کب ہوگی شہنشاہ مسمریزم ہوئے ہوئے عزیزوں کی روحوں سے ملاقات جس عورت یا مرد کو کبھی نہ دیکھا ہو وہ بھی اس آئینہ میں جلوہ گر ہوگا۔ نیز ہر قسم کے مرض کی تشخیص و نسخہ لکھا ہوا ظاہر ہوجاتا ہو سوور یافت کرو۔ اصلی جادو کا شیشہ سوائے ہمارے دنیا بھر میں آپ کو کہیں سے نہ ملے گا۔ ایک بار کا خریدا ہوا عمر بھر کام دے گا۔ قیمت صرف دو روپے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ملے گا۔ ناپسند آنے یا غلط نکلنے پر واپسی کی شرط ہے

پتہ:- انڈو برٹش کمپنی پوسٹ بکس نمبر $\frac{233}{۲۳۳}$ پی۔ ڈی۔ لاہور

مفت منگائیے

ریڈیم گولڈ کے زیورات کیلئے ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ فہرست ایجنسی مفت منگائیے، جو صاحبان بطور نمونہ چیز دیکھ کر ریڈیم گولڈ ایک جوڑی کانوں کے کانٹے ایک جوڑی چوڑیاں دو عدد انگوٹھیاں منگانا چاہیں محصول ڈاک و پیکنگ کے لئے نو آنہ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیج دیں۔ منگانے کا پتہ:-

الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس $\frac{261}{۲}$ پی۔ ڈی۔ لاہور شہر

خوبصورتی ایک نعمت ہے

حسن آپ کا پیدائشی حق ہے۔ اسے حاصل کرنے کیلئے پُر از معلومات کتاب ہمارے صحت و خوبصورتی مفت طلب فرمائیے۔

میکسو لیبارٹریز پوسٹ بکس $\frac{261}{۲}$ پی۔ ڈی۔ لاہور

بند حیض

ماہواری خون خواہ کسی وجہ سے اور کتنے ہی مہینوں سے بند ہو میکسو اکسیر حیض استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے فوراً خون جاری ہوجاتا ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

میکسو مرہم کو تین یوم مالش کرنے سے بغیر ضرر و تکلیف کے سفید داغ جڑ سے جاتے رہتے ہیں اعتبار شرط ہو تو اقرار نامہ لکھا لیں اپنی حالت اور عمر ضرور تحریر فرمائیں۔ نمونہ کی شیشی تین روپے آٹھ آنے مکمل کورس دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

بال کالا تیل

ہتھیلی پر سرسوں

میکسو کیمیکل ہیر آئیل کے لگاتے لگاتے ہی سفید بال سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اس تیل کے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے بال جڑ سے سیاہ پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول قیمت فی شیشی پانچ روپیہ۔ نمونہ کی شیشی دو روپیہ محصول ڈاک بارہ آنے۔

بواسیر کی شرطیہ دوا

پہلے روز خون بند۔ تین روز میں مکمل آرام قیمت صرف دو روپے (۱۶)

سسی گم منٹ

پہلے فقیری چٹکی

کا استعمال آپ کو بے خود و مدہوش بنا دے گا۔ قیمت پانچ روپے۔ نمونہ مفت

بغیر آپریشن فوطہ بڑھ جانے کا علاج

اگر فوطوں میں آنت اتر آتی ہے یا پانی آگیا ہے تو اس کی حیرت انگیز دوا "ڈروسل رجسٹرڈ" استعمال کیجئے۔ خواہ کیسا ہی پرانا مرض ہو ایک ہفتہ میں مستقل طور سے فائدہ ہوسکتا ہے اس خطرناک بیماری کیلئے مجرب دوا "ڈروسل رجسٹرڈ" کی مالش سے پسینہ کے ذریعہ مادہ خارج ہوکر فوطے اصلی حالت میں آجائیں گے۔ آپریشن کی ضرورت نہیں مکمل فائدہ کے لئے ایک شیشی کی قیمت پانچ روپیہ نو آنے (۹/ ۵) نمونہ کی شیشی دو روپیہ۔ محصول ڈاک آٹھ آنے۔

مسکراہٹ جادو ہے

کیا آپ مسکرانا جانتے ہیں؟

نہیں تو

ہم سے مشورہ مفت لیجئے

کوئی سی دوا بھی تسلی بخش ثابت نہ ہو تو پوری قیمت واپس منگوا لیجئے۔ یاد رکھئے سونا پیتل کے دام نہیں مل سکتا۔ اور شکی مزاج آدمی وقت پر جواہر کو بھی پتھر کے دھوکے میں کھو دیتا ہے۔

تمام ادویات ملنے کا پتہ:- میکسو لیبارٹریز پوسٹ بکس $\frac{261}{۲}$ پی۔ ڈی۔ لاہور

عورت (باتصویر)

پھولوں کی سیج پر حسن کی رعنائیاں دیکھنے سے پہلے مختلف ناز کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جاتے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ تمام باب عورت پڑھ لیں۔ اس کتاب میں یورپ و امریکہ کی بہترین [illegible] کا عطر کھینچا گیا ہے عورت میں سوانی زندگی کا عمل ہوتا ہے عورت کے [illegible] عورت کی زینت عورت کی زینت عورت سے بلوغ حسن کی خوشبو جیسی غرضیکہ عورت کی زندگی سے متعلق کوئی بھی پوشیدہ بات ایسی نہیں جو اس کتاب میں۔ ہو قیمت ؏

برتھ کنٹرول (باتصویر)

عورت کی شباب آفریں لذت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تم اس کے حسن و جمال کے خزانہ کو محفوظ رکھنے کا راز سمجھ لو، اولاد کی کثرت سے نہ صرف لڑکیوں کے بالغ حمل پر حسن چھپ جاتی ہے بلکہ غریب والدین کے لئے ان کی پرورش کا سوال دردسر ہوتی ہے، انسان ازدواجی راز و لذت سے محروم ہو جاتا ہے برتھ کنٹرول، کہ جس ترتیب سے کتاب ہے اس کو پڑھنے کے بعد آپ کے سامنے عورت کی زندگی بے نقاب ہو جاتی ہے اور حسب لیاقت اولاد کی پیدائش ہمیشہ سے اختیاری ہو گی قیمت عمر

عورت سے لطف

حاصل کرنے کے لئے دوشیزہ کو مطالعہ میں رکھئے، یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں شب عروسی سے لے کر آخر تک کی تمام کیفیات عورت کے جذبات درج ہیں، یہ کتاب صدہا شرقی و مغربی کتابوں کا عطر ہے، یہ وہ کتاب ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور سادہ تصاویر ہیں، تمام دنیا کی عورتوں کے لاجواب فوٹو ہیں اور عورتوں کے تمام جسمانی حصوں کی مفید اور کار آمد تصاویر ہیں، ایسی مکمل کتاب اردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت ے ر

دوشیزہ کی ڈائری (باتصویر)

ایک دوشیزہ نازنین کے دل میں کس قسم کے پوشیدہ خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ شادی سے پیشتر کیا معلوم کرنا چاہتی ہے، شادی کے بعد اس کے لئے کن باتوں کا علم ضروری ہے حسن و شباب کی حفاظت کس طرح کی جاتی ہے اور دوشیزہ کی پرکیف زندگی سے عیش و مسرت کی بہار کس طرح لوٹی جاتی ہے، تمام باتوں کا جواب آپکو دوشیزہ کی ڈائری میں ملیگا ایک ست [illegible] کی زبانی سے ان تمام پوشیدہ جذبات کی تصویر کھینچی گئی ہے فوٹو بلاک چار درجن میں قیمت ے

فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے [illegible] والی کتاب فارسی بول چال ہے [illegible] پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کے اعلیٰ ڈگری یافتہ فاضل حضرات نے [illegible] رہنمی [illegible] فارسی زبان کو اردو میں [illegible] ہے، اس کتاب میں فارسی کے [illegible] الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھے ہیں، اس کے علاوہ ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے عرضیاں، چٹھیاں مبارکبادی اور تعزیت وغیرہ کے نمونے اردو میں درج ہیں قیمت ۱۲ار

سہاگن کا سہاگ

سات سہیلیوں کا جھرمٹ رات مست شباب لذیذ راتوں کی لذیذ داستانیں ان میں سب کچھ ہے، جو… کی نذرت میں ہو سکتا ہے سہیلیوں کی پرلطف نوک جھونک حالات لکھنؤ کی خاص زبان سے شب عروسی کی داستانیں اردو ادبی [illegible] کے اہم ترین پوشیدہ راز، غرضکہ کتاب سہاگن کا سہاگ و ماتے صفحات میں ایک طرز کی رنگین کتاب ہے جس کو شادی کی محفل میں سات دلہنوں نے بیان کیا ہے بڑی نایاب اور پرلطف کتاب ہے قیمت عمر

شب عروسی کے افسانے

وہ لذیذ کتاب ہے جو شب عروسی کے تمام لذائذ کو یکجا کرنے میں کامیاب ہوئی ہے، اس کا دوسرا نام عروس نو ہے کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ کتاب کیسی دل آویز ہوگی، اور واقعہ یہ ہے کہ عروس نو کی طرح سے یہ کتاب حسین پرلذت اور معطر جذبات کی آئینہ دار ہے۔ شب عروسی کے متعدد افسانے ہیں، اپنے ہی طریق پر اس زندگی کی سب سے بہتر رات کے مزے دیئے گئے ہیں فقط باتیں یا حکایتیں ہی نہیں بلکہ ہر حکایت نتیجہ خیز ہے۔ قیمت عمر

شب عروسی (باتصویر)

پڑھ لینے کے بعد شب عروسی کی سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ شادی کے وقت عموماً دوستوں کو کچھ نہ کچھ تحفہ دیا جاتا ہے، اگر آپ اپنے دوستوں کو ایسے مواقع پر کوئی بہترین تحفہ دینا چاہتے ہیں، تو صرف یہ کتاب دیجئے۔ شب عروسی انسانی زندگانی کا پہلا دن ہے، تکمیل انسانیت کے عروج کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس زینہ پر قدم رکھا جائے گا تو وہ ایسا کامیاب قدم ہوگا کہ انسان کی یہ فطری مسرت ہمیشہ برقرار رہے گی قیمت عمر

کریم اللغات

فارسی زبان کے ۲ ہزار الفاظ کے لغات کی سستی کتاب۔ آپکو جیسی [illegible] اور روزمرہ بول چال میں کسے الفاظ ہے جن کو باوجود روزمرہ بولنے کے بھی ان کے معنوں سے واقف نہیں اور بعض دفعہ ان کا محل استعمال غلط ہوتا ہے، اور پڑھے لکھے لوگوں میں جب اس کی وجہ سے خفت ہوتی ہے، تو رنج آتا ہے۔ اتنی بڑی بات کیلئے ذرا سی تکلیف گوارا کرکے صرف کریم اللغات منگا کر اپنے مطالعہ میں رکھئے، دو چار مہینہ میں آپ کی بول چال اور تقریر نہایت موزوں برجستہ ہو جائیگی۔ ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت ۱۲ار

تاریخ اسلام

بعثت رسولؐ سے لیکر ترکوں کی جدید حکومت تک (۱) اس میں سنہ ہجری سے لیکر ایک صدی پیشتر سے لیکر وفات رسولؐ تک پورے حالات درج ہیں ۲۹۲ صفحے (۲) اس میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت حمزہؓ حضرت علیؓ کی خلافت اور فتوحات اسلام ۱۸۸ صفحے (۳)، اس میں خلفائے بنی امیہ کے عہد حکومت اور شہادت امام حسینؓ کا مفصل تذکرہ ہے ۱۲۸ صفحات (۴)، اس میں خلفائے بنی عباسؓ کے تمام و کمال حالات مع تاریخ عروج اسلام ۹۶ صفحے (۵)، اس میں سلطنت عثمانیہ ترکی کے پورے حالات ۴۸ صفحے پانچوں حصے یکجا۔ کپڑے کی جلد قیمت للعہ ر

امام ابو حنیفہ رح

کے حالات پڑھنے ہر حنفی مسلمان کے لئے ضروری ہیں، کیونکہ جن کی نسبت سے وہ فخر کرتے ہیں، ان کے حالات سے بے خبر رہنا بہت ہی ناموزوں ہے سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے، امام صاحب کے حالات اور علمی کارناموں، مناظروں اور فقہ حنفیہ میں مسائل کے معلوم کرنے کے لئے سب سے بہتر کتاب ہے فقہ کی مدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے علمی نکات بیان ہوئے ہیں، جن سے آدمی ششدر رہ جاتے ہیں اور حقیقت میں امام موصوف کا مابہ الامتیاز فن ہے ضخامت ۱۶۰ صفحے قیمت عہ رعایتی آٹھ آنے - (۸ر)

یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول عام بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ بدیہ ہوتا ہے، اور جو مدرس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں۔ وہ اسی کو منگاتے ہیں، بہت ہی آسان قاعدہ ہے اس میں سب سے بڑھکر بہت کی خوبی ہے۔ یعنی نقطے، زیر، زبر، پیش اور حروف مرکبات کے پہچان لینے کے بعد مرکبات کو بتانے کی مطلق ضرورت نہیں رہتی۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھ لینے کے بعد صرف ۲ ماہ میں بچے استاد کی مدد کے بغیر قرآن شریف پڑھنے لگا ہے ضخامت ۲۴ صفحے قیمت ۲ر ایک درجن کے ۱ آنے

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ [illegible] جامع مسجد دہلی

بال عمر بھر نہیں اُگتے

صرف دو تین مرتبہ لگانے سے بال ہمیشہ کے لئے اُگنے بند ہو جاتے ہیں اور پھر عمر بھر نہیں اُگتے۔ روزانہ حجامت سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ اور جلد نرم مثل ریشم کے ہو جاتی ہے۔ بہت اعلیٰ چیز ہے۔ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ تین شیشی چار روپیہ۔

اصلی بادشاہی طلا رجسٹرڈ

جن لوگوں نے بچپن کی غلط کاریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہو اور زندہ درگور ہو گئے ہوں وہ ہمارے اس بادشاہی طلا رجسٹرڈ کو استعمال کریں۔ اس کی چند روزہ مالش سے تباہ شدہ رگوں اور پٹھوں کی کمزوری دور ہو کر پہلے سے زیادہ طاقت آ جاتی ہے۔ اور انسان لوہے کی لاٹھ بن جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ پندرہ آنہ۔

اصلی امساک کی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے لئے لاجواب اور بالکل بے ضرر ہیں۔ ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے صرف ایک گولی کھا لینے سے اس قدر امساک پیدا ہو جاتا ہے کہ جب تک ترشی یعنی کھٹائی نہ کھائی جائے، امساک برابر قائم رہے گا۔ عقل مندوں کو اشارہ کافی ہے۔ قیمت ۱۲ گولی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ ۳۰ گولی دو روپے۔ فائدہ نہ ہو تو واپس۔

برف جیسے بالوں کو سیاہ کرنے والا

اصلی کالا تیل درجہ اول رجسٹرڈ

اس بال کالا تیل کے استعمال سے بال ہمیشہ کیلئے کالے ہو جاتے ہیں اور پھر تمام عمر کالے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بے نظیر سنیاسی نسخہ ہے سوائے ہمارے دوسری دوکان سے نہ ملے گا۔ قیمت فی شیشی بڑی صرف ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی رعایتی قیمت دو روپے چودہ آنے۔

نوٹ:- غلط ثابت ہو تو قیمت واپس۔

اصلی روغن جوانی رجسٹرڈ

اس روغن کے استعمال سے بیماری یا کسی اور وجہ سے ڈھلکے ہوئے پستان سخت ہو جاتے ہیں، اور اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں، عورت کی خوب صورتی قائم ہو جاتی ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت فی شیشی ۱؎

کالے گورے ہو گئے

اگر آپ اپنے جسم کا رنگ کالے سے گورا کرنا چاہتے ہیں۔ یا اپنے مرجھائے چہرے پر سے بدنما داغ کیل، چھائیاں دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، تو ہمارا سائنس کے اصولوں سے تیار کردہ لندن بیوٹی لوشن رجسٹرڈ استعمال کریں جس سے آپ کے جسم و چہرہ کا رنگ شرطیہ کالے سے گورا ہو جائیگا۔ قیمت فی بوتل صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ تین شیشی چار روپے۔

ملنے کا پتہ:- **شکھ وائیک کمپنی پی۔ڈی - برانڈرتھ روڈ - لاہور**

بالکل تنہائی میں بیٹھ کر دیکھنے کے قابل

خفیہ کوک شاستر اصلی (۴۸ تصویر والا)

اس میں عورت مرد کی پُر شباب چوراسی آسن کی ...... پوشیدہ فوٹو بلاک کی رنگین بے پردہ تصویریں۔ لطف شباب حاصل کرنے کے پُر اسرار طریقے پنڈت کوکا کے ایسے ایسے خفیہ راز کہ جن کا تحریر کرنا خلاف تہذیب ہے، درج ہیں۔ ۲۵۶ صفحہ سرورق رنگین۔ قیمت فی جلد ڈھائی روپے، محصولڈاک معاف۔ براہ راست قیمت بذریعہ پوسٹل آرڈر پیشگی روانہ کریں۔ اصلی کوک شاستر سوائے ہمارے دوسری جگہ نہ ملے گا۔ کم قیمت کوک شاستر خرید کر دھوکا نہ کھائیں۔

تصویری کارڈ

اگر آپ عاشق و معشوق کی تنہائی کی ملاقات اور حسن و جمال کے کھلم کھلا اور پوشیدہ نظارے دیکھنا چاہیں، تو ایک سیٹ خفیہ طور پر کارڈ طلب کریں۔ قیمت پورا سیٹ ایک سو تصویری کارڈ سات روپے بطور نمونہ پچیس تصویری کارڈ دو روپے محصولڈاک۔ ہر پورے سیٹ کے خریدار کو محصول معاف۔ فہرست مفت طلب کریں۔ خط و کتابت پوشیدہ رہیگی۔

ملنے کا پتہ:- **رنگیل اسٹورز، پی۔ ڈی، برانڈرتھ روڈ۔ لاہور**

تین صد روپے مفت انعام

300/- روپے

عمل محبت کے تعین ہمارا اصلی جادو تعویذ منگالیں، اس کو اپنے پاس رکھ کر اپنے دل میں جس کسی کا نام لیں گے، خواہ وہ کیسا ہی پتھر دل مغرور اور سخت کلام کیوں نہ ہو، جہاں کہیں بھی ہوگا، آپ کے ملنے کے لئے تڑپنے لگ جائے گا، اور جب بھی آپ اس کے سامنے جائیں گے، وہ آپ سے اظہار محبت کرے گا، ہر وقت آپ کے سامنے رہنے کی خواہش کرے گا نیز گم شدہ کی تلاش کرنا، کسی کے دل کا بھید معلوم کرنا، مردہ روحوں سے بات چیت کرنا، معشوق کو بس میں کرنا، حسب مرضی مدد گار حاصل کرنا غرضیکہ آپ کے ہر ایک سوال کا جواب آپ کو ملے گا اور آپ کے دل میں کوئی ایسی خواہش ہے جو کہ باوجود کئی ہزار کوششوں کے بعد بھی پوری نہیں ہوتی، تو وہ بھی ہمارے اصلی جادو تعویذ کے پاس رکھنے سے گنتی کے دنوں میں پوری ہو جائے گی۔

ہدیہ فی تعویذ دو روپے۔ اسپیشل تعویذ پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔ غلط ثابت کرنے والے کو تین صد روپے نقد انعام

ملنے کا پتہ

اندر جوتش آشرم۔ پی۔ ڈی۔ برانڈرتھ روڈ لاہور

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سرسید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر جاؤں گا۔ مسدس اسلام کی پچھلی تاریخ اور موجودہ تنزل اسلام ہے۔ لاکھوں سے زیادہ چھپی اور ختم ہوئی۔ زیر نظر اشتہار ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے ابتدا میں بڑا دیباچہ ہے جس میں گویا نثر مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانحعمری ہے۔ بچوں کو مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے قیمت

سائیاں انکھیاں پھیریاں سو بیری ملک جہاں

اگر بالکل بیداس کے درد ہے کی سچی تصویر دیکھنا ہو تو کتاب

آہ مظلوم پڑھیئے۔

یہ لعیب اوّل کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے کہ جس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اٹھ گیا، اس کے لئے سوائے گورستان کے کہیں ٹھکانا نہیں۔ مظلوم کی داستان غم تشنہ کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ یہ حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے قیمت ۸؍

شرح رباعیات عمر خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہے، مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت دلچسپ انداز میں لکھی ہے، شروع میں عمر خیام کا فوٹو اور ایک سو چند رباعیوں کو مصور کیا ہے۔ قیمت عہ؍

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے، اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے، اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں۔ اس لئے ایک عملی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تجربہ عملی کے نتیجہ اور مجرب ہونے کا ضامن ہے، ہر عمل تیر بہدف ہے دینی دنیاوی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے قیمت ۱۲؍

مناجات مقبول

مترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اہل سات دن کی اردو نظم میں بہت مرغوب پڑھتا جاتی ہیں۔ دعا مانگنے کے طریقے اور ادعیہ مقاصد کی قبولیت دعا کی جگہ متبرک۔ پھر قرآن شریف سے سات دن کی اولیائے کرام کی مجرب دعائیں جنکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر استعاذہ۔ پھر دعائے استخارہ شجرہ۔ ساتھ یہ نظم مرحوم درود شریف منظوم ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی خوشنما انداز میں بیان کی گئی ہیں لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں۔ قیمت ۸؍

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الہیٰ نہ پڑھ سکے، ان کو کلید قرآن پڑھایئے، دو ہفتہ میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجائیگا جو بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے، ان کو کلید قرآن پڑھایئے دو ہفتہ میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو ہفتہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے۔ آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے قیمت ۲؍ ایک روپیہ کے دس

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب محدث تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے۔ آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جا جمع کیا ہے، اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی متعلقہ ادعیات کی دعا ہے۔ مقدمات کی جیت ہے۔ کشائش رزق ہے حب کے وظیفے ہیں، تسخیر کے نقش ہیں ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ ہے، معمولی قیمت ۱۲؍ رعایتی ۸؍

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کے لئے بڑی اکسیر چیز ہے، لیکن شرط ہے کہ اس کے مندرجہ شرائط کے ساتھ پڑھی جائے اس کے اوصاف بیان کرنے کیلئے دفتر کے دفتر درکار ہیں جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے، اس کی ضرورت کبھی اٹکی نہیں رہی، اس کے عامل رسول کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں، پھر بھی اکسیر نعمت کیا کم ہے، وظائف اور دعا کے سلسلے میں بے نظیر کتاب ہے، اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر بلاکوں سے چھپی ہے قیمت قسم اعلیٰ بلاک کی عہ؍ قسم دوم ۱۲؍

چار انقلابی

۲۱۶ صفحہ کی کتاب ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ دنیا میں شہنشاہیت کو نیچا دکھانے اور جمہوریت کو عروج پر پہنچانے کے لئے چار انقلابی ایک اہم پروگرام سرمایہ داری کا خاتمہ اور مزدوروں کو ابھارنے کیلئے بناتے ہیں۔ کارخانوں میں ہڑتالیں۔ آئین حکومت کی مخالفت کے لئے نئی نئی ترکیبیں۔ اہم سازشیں نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور دہشت انگیزی کی دل ہلا دینے والی داستان اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو ناول چار انقلابی پڑھیئے۔ جب تک کتاب ختم نہ ہوگی ہاتھ سے نہ چھوٹیگی قیمت ۸؍

تہذیب المجالس

آج کل کے بچے مغربی تہذیب کی بدولت بزرگوں کا ادب، گفتگو کرنے کا سلیقہ آداب طعام اور علم مجلسی سے قطعی ناآشنا ہیں۔ تہذیب و اخلاق نام کو نہیں۔ اس کتاب میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے۔ پہننے سونے اور پڑھنے لکھنے کے آداب ہیں، ہر قسم کی مجلس کے آداب کا بیان نہایت عمدہ طریقہ سے کیا گیا ہے۔

لکھائی چھپائی اعلیٰ ہے۔ قیمت صرف دس آنے ہے۔ محصول ڈاک ۲؍

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی، وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بننے کیلئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشیوں کا حقدار ٹھیرا تے ہوئے کیا کیا ہدایا فرمائی ہیں۔ ضخامت ۳۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی قیمت عہ؍

وعظ کی سب سے بڑی کتاب

خیر المواعظ اردو واعظوں کے لئے نہایت کارآمد۔ وعظ و نصیحت کی دوسری سب کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی۔ اس کا ایک ایک بیان ایسا بسیط اور مسلسل ہے جو گھنٹوں کافی صرف تک بیان کیا جاسکتا ہے۔ باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے اول مناسب نصوص قرآنیہ سے استدلال کر کے احادیث صحیحہ سے حوالہ کتب بیان کئے ہیں پھر صحابہ کرام اور اکابر بزرگان ملت کی اس کے متعلق عبرت حکایتوں اور واقعات کی صورت میں بیان ہوئے ہیں۔ ایک ہزار صفحات کی بڑی تقطیع کی بہت مشہور کتاب ہے قیمت للعہ؍

سیرت باقیؒ

سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ باقی باللہ بخاری کی مفصل مکمل سوانحعمری حضرت خواجہ کے تمام خلفا کا تذکرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم، تزکیہ نفس کے آسان طریقے مجرب اوراد و وظائف حضرت خواجہ غریب نواز کی صوفیانہ قرآن حکیم کی تفسیر پڑھنی چاہتے ہو تو سیرت باقی کا مطالعہ کرو جس کے مصنف پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی نبیرہ خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں۔ اس میں پیرزادہ صاحب نے اپنا تذکرہ بھی لکھا ہے قیمت ۸ر

غیبی نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم، عدد، پامسٹری، فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیر یا مغرب اور فالنامہ کی الف لیلوی باتیں یہ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کیلئے بے چین رہتا ہے، اور خواہ مخواہ منجم اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے۔ یہ کتاب منگانے کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں اس کتاب میں معلومات ہی نہیں بلکہ زیور کیلئے زیبائش بھی ہے۔ جلد کاغذ عمدہ۔ منگانے قیمت ۱۲ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے ثابت اور آزمائے ہوئے طریقے سے ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ، ستارہ قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء الہٰی کا فالنامہ، رسالہ رنگی کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ، زرافہ کا فالنامہ، جرمنوں کا فالنامہ اعضائے جوڑ پھڑکنے سے فالیں، روحانی علیات درج ہیں۔ قیمت بہت ہی کم یعنی صرف ۸ر

تفسیر سورۂ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو بغاوت اور بےحیائی کا زمانہ ہے۔ اور قدم قدم پر مذہب کیلئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے۔ یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر المنار سے ماخوذ ہے، اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے احکام کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا حیرت میں رہ جاتا ہے یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ایک ایک لفظ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے، جو لوگ اچھے مذہبی، معاشرتی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں، جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو، اور آپ اپنے گھروں میں ان کو بے تکلف رکھ سکیں، تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ اس میں کئی افسانے ڈبل بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں قیمت ۸ر

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں، جو اچھے استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں، اور جو تجارت سے انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے، ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز مدرسوں میں اونچے کلاسوں میں بلند اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں، اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل ہے پھر آپ کیوں نہیں۔ کتاب منگائیے جو اپنے انداز تعلیم میں یگانہ ہے من حیث اور مبتدی کیا قیمت ۱۲ر

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے جو ہر عامل کیلئے بے حد مفید ہیں، اس کے چار حصے ہیں اور ایک جا ہیں، حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ الشاد سورۂ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں، حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان، اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال و خواص حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں۔ حصہ چہارم اذکار کے لئے مخصوص ہے پانچویں حصہ میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش ہیں یہ بڑی مجرب ہے قیمت ۱۲ر

نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریمؐ تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں، اور ان کا قرآن میں ذکر ہے۔ سب کی مکمل سوانحعمری ہے، بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۱۱ صفحوں کی مجلد کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پُر ہوں گے۔ اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضیات کے مقابلہ میں امت نبویؐ کی ہلکی عبادتیں اور اعلیٰ اجر عبادت الہٰی کی تشویق ہوتی ہے قیمت ۱۲ر

چھیانوے اولیا

کے حالات، ان کی کرامات، ان کے خوارق، ان کی تعلیمات، ان کی ادبیانہ تبلیغ اسلام، ان کے اسرار باطنیہ کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے۔ اس کا نام بھی تذکرہ اولیا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں چھیانوے اولیا کے حالات ہیں۔ اس میں ہندوستان کے بھی ہیں ایران کے بھی، عراق کے بھی ہیں اور شام کے بھی، حجاز کے بھی ہیں یمن کے بھی، مشرق قریب کے بھی ہیں اور مشرق بعید کے بھی۔ یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا مکمل آئینہ ہے۔ قیمت صرف ۸ر

بہشتی زیور

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ اس کے کل گیارہ حصے ہیں، ایک عام عورت کو ایک صحیح مسلمان عورت بنانے کے لئے دین، اخلاق، معاملات، فرائض خانگی، کاروبار اور زنانہ امراض وغیرہ کے متعلق جتنا بھی علم ضروری ہے، وہ سب کا سب ان گیارہ حصوں میں آگیا ہے یہ کتاب مسلمان عورتوں کے لئے ایک مکمل اسلامی کتب خانہ کا علم رکھتی ہے۔ تمام جلدوں کی قیمت مجلد کامل تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک ۱۲ر

آفتاب رسالت

مورخ اعظم تمنا فیض صاحب بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول خداؐ کے بہت مبسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں پہلا حصہ ۲۰۸ صفحات، اس میں زیادہ حصہ تاریخ عرب اور بعثت رسولؐ سے پہلے کے حالات ہیں اور کچھ ولادت و طفولیت رسولؐ۔ حصہ دوم ۲۲۴ صفحات اس میں پوری رسالت کے جزو کل حالات مثل ہجرت، ساری تبلیغ، غزوات اور سیاسی تبصرات اور متفرق واقعات کے تذکرے، آخر میں حضورؐ کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں۔ ضخامت مجلد دو حصہ ۴۳۲ صفحات قیمت صرف ۱۲ر

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابوالبصر صاحب آزاد عتیقی کے ۴۰ سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے۔ قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے بعض سرداران کفار قریش اور منکرین کلام الٰہی کا اس کو سنکر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجز نما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ہے۔ سفید چکنا کاغذ قیمت صرف ۸ر

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے، اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور اپنے خطوط کا اثر پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیئے، اس میں عاشق معشوق میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے، اور تمام خطوط مہذب اور شائستہ ہیں۔ مجلد حسین جمیل فوٹو بلاک میں قیمت صرف ۸ر

فن خطابت

"اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو مترتب نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو متاثر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت ملاحظہ فرمائیے اور یقین رکھئے کہ آپ کے الفاظ میں جان آ جائے گی، آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی سحر پیدا ہو جائیگی، ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے، ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کر سکیں گے قیمت ۸ر

اسلام کے سورما سپاہی

یہ عجیب اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے، پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس قوت والے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول سچے عاشقانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو مردوں کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے وہ جوش مارتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اجداد کی غیرت کی لہر پیدا ہو جائے گی۔ قیمت ۸ر

درس معاشرت

ایک نامور انشاپرداز کے نوزہ کیف عبرت خیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے، ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی تصویر ہے افسانے کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے، کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئیے، کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۸۰ صفحے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف ۸ر

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی عربی ضرور جان سکے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ سکے اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں، عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چیز [illegible] ہے، اس معلم عربی میں صرف و نحو کے نئے سلسلہ سے چھوڑ کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص خوش [illegible] سے ایک سبق روزانہ پڑھ لیں [illegible] قرآن کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں قیمت [illegible]

تسخیر القلوب

"کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں،" دل کسی کا، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے، اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر پڑھیں جس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں گے، تو احباب کا مسخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، آقا و افسر کو تابع بنانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کیلئے معمولی بات ہے قیمت

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا ہے جن سے واقف ہوئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا دینی ضروریات کو مسلموں میں تسلیم کرنی چاہیئے، دینی ضروریات کو کم فرصت، وکیل، تجارت پیشہ، مذہب سے ناواقف زمیندار اور صنعت پیشہ [illegible] نوں کو پڑھنی چاہیئے، تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے ضخامت [illegible] صفحے قیمت صرف ۸ر

سیرت رحمۃ للعالمین

یہ ربیع الاول شریف میں پڑھنے کی بارہ مجالس ہیں جن میں یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک روزانہ ہر مجلس کا صوفیانہ بیان ہے بعثت رسالت مآب کی پیدائش سے ابتک وفات تک والہانہ تذکرہ ہے ہر مجلس دو گھنٹہ کی ہے اور ان ۲۹ دفعہ کے مکمل حالات [illegible] آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] مسلمان ہوئے [illegible] مصنف حضرت الاعظم ملا [illegible] ہیں [illegible] خریداران پیشوا سے ۲ر [illegible]

زبان کا چٹخارہ

اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اسلامی تہذیب کے گہوارہ بلاشبہ کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں سے واقف نہ ہوں، دہلی کا مکمل باورچیخانہ فوراً طلب کیجئے جس میں قدیم امراء اور شرفاء دہلی کے تمام لذیذ اور نت نئے کھانوں کی تفصیل اور ان کے پکانے کے آسان طریقے درج ہیں، تیسرے ایڈیشن میں باورچی خانہ کا دوسرا حصہ اسلامی دسترخوان بھی شامل کر دیا ہے، اچھی لکھائی چھپائی، کاغذ سفید چکنا، ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت عہ

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں آ جائے، اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے، بیوی کی تربیت کیلئے دلہا اور ساس نندیں بے چین رہتی ہیں، ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب "گھر والی کی تربیت" پڑھاؤ جس میں بیان بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہیں اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھروں کو جنت بنا سکتی ہیں، انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی۔ ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸ر

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں، عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے، اور چاہے تو دوزخ، سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں، ایک ہفتہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف ۳ میں آپ تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے نکلوا دیجئے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ قیمت صرف ۳؎

شریر لڑکی

ماں باپ کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے، مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی علمی کتاب "بچی کی استانی" ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کر کے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے، اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور تمیزداری، سلیقہ شعاری آجاتی ہے۔ اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چین نہ آئے گا، سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]



صبح سے شام تک درجنوں گلاس

آپ کی میز پر درجنوں گلاس تو نہ رکھے ہوں گے ـــــ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ گرمی کے موسم میں صبح سے شام تک پانی کے درجنوں گلاس پی جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے مگر پیاس کسی طرح کم نہیں ہوتی ـــــ گرمی کی تپش سے خون میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ گردوں، جگر اور معدہ کے افعال کی تیزی سے پیاس کی زیادتی کی شکایت ہو جاتی ہے، جوں جوں گرمی بڑھتی ہے پیاس بھی بڑھتی ہے۔ صبح سے شام تک مسلسل پانی پینے کے بعد بھی تسکین نہیں ہوتی۔

اگر آپ روزانہ نہار منہ صبح کو شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لیا کریں تو دن بھر اس مصیبت سے نجات پا جائیں۔ شربت روح افزا گرمی کی ہر بیماری لو لگنا، دردِ سر، دل کی دھڑکن، پیاس کی زیادتی، قے اور متلی، بھوک بند ہو جانا، تالو کی بے ہوشی، تپ کے دست، بے خوابی اور نکسیر وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنے (عہ)

پُرلطف گرمی کا موسم گزارنے کے لیے دواخانہ سے رسالہ ہمدرد مفت طلب فرمائیے +

ہمدرد دواخانہ (وقف) لال کنواں دہلی

ابلی ہوئی جوانی کا جذبہ پرکیف ہیجان

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

نادر، نایاب، شہنشاہ، معرکۃ الآرا، سرتاج حکمی علاج، گوہر نایاب، کمزوروں کا سہارا، طاقت کا بیمہ، شہ زور کون سا لفظ باقی ہے جو نامردی کے مایوس مریضوں نے معجون **شباب آور** کی تعریف میں استعمال نہیں کیا۔ کثرت جماع، افسوسناک غلط کاریوں، ضعیفی اور لا حد دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ہزاروں عقل مند اصحاب جو روپیہ کو روپیہ سمجھتے ہیں، اور روپیہ کو برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں، اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ علاج ہے، جو بازاری دواخانوں اور ایسے دواخانوں سے جہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے، پرہیز کرتے ہیں۔ ہمدرد کی مشہور عالم معجون شباب آور استعمال فرماتے ہیں۔

معجون شباب آور سے پرکیف ہیجان اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے۔ اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ اگر خاص کر امراء و رؤساء کے لائق قوت باہ کو چوگنا کرنے والی، بڑے بڑے شہ زوروں کو مات کرنے والی "برقی قوت" پیدا کرنے والی جادو اثر دوا کی ضرورت ہے، تو معجون شباب آور ہی منگائیے۔ قیمت پانچ تولہ کی شیشی پانچ روپے، نمونہ کی شیشی ایک روپیہ۔

منیجر ہمدرد یونانی دواخانہ ۔ دہلی

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی اور کراچی سے عدن، پورٹ، سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں، نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع منسوخ کی جاسکتی ہیں

کرایوں اور شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

پانچ ہزار

سیرت نبوی کی پانچ ہزار جلدیں خریداران پیشوا کو مفت

جس طرح یہ مانی ہوئی چیز ہے کہ سیرت نبوی میں مسلمانوں کے ہر دکھ درد کا علاج ہے، اور سیرت پاک کی اشاعت تبلیغ اور اشاعت اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی تسلیم شدہ واقعہ ہے کہ سیرت نبوی پر اردو زبان میں سب سے بہتر لٹریچر پیشوا کے رسول نمبروں میں پیش کیا گیا ہے، پیشوا کے ہر رسول نمبر کی ضخامت بڑے سائز پر تقریباً ..۲ صفحہ ہے، اور ہر رسول نمبر میں حجاز مقدس کے دو درجن نایاب فوٹو بلاک ہیں اور ہر رسول نمبر پر ۸ر فی جلد لاگت آتی ہے، چونکہ سالہائے گذشتہ کے بچے ہوئے پانچ ہزار رسول نمبر دفتر پیشوا میں موجود ہیں۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈہائی ہزار روپے کی لاگت کا یہ مقدس اور نایاب ذخیرہ تبلیغ اور اشاعت کے لئے خریداران پیشوا میں مفت تقسیم کر دیا جائے۔

لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ پیشوا کا ہر خریدار ۲ر فی جلد برائے مصارف روانگی وغیرہ بھیج کر سیرت پاک کا یہ نایاب ذخیرہ فوراً منگائیں۔ نیز مزید رعایت یہ ہے کہ اگر کوئی بھائی بغرض تبلیغ ثواب مفت تقسیم کرنے کے لئے زیادہ جلدیں طلب فرمائیں، تو ان کو ایک روپے کے دس یعنی دس روپے سیکڑہ کے حساب سے یہ نایاب رسول نمبر دیئے جائیں گے۔ ٹکٹ نہ بھیجئے راستے میں اکثر گم ہو جاتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی، اخلاقی، اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۱۱ سال سے
تبلیغ و اشاعت کے لئے دہلی سے شائع ہوتا ہے
قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن　دو روپیہ
ارزاں ایڈیشن　ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں برہا بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن　۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن　۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

لکھنؤ کا افسوسناک فساد

۱۲ ربیع الاول کو لکھنؤ میں ایک افسوسناک فساد ہوا، جس میں دو مسلمان شہید ہوئے، اور متعدد زخمی۔

یہ فساد ایک جلوس کے سلسلہ میں ہوا جو مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کا نہایت پُرامن طریقہ سے نکل رہا تھا، پولیس نے مداخلت کی، اور لاٹھی چارج کے بعد گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کیا گیا۔ اس افسوسناک واقعہ کی تحقیقات ایک سرکاری کمیشن کر رہا ہے۔

ہم نے سڑکوں پر مدح صحابہ کے جلوس کے جواز کو بہت تلاش کیا، لیکن افسوس ہے کہ ہمیں باوجود کوشش کے کوئی دلیل ایسی نہ مل سکی جس سے سڑکوں اور گلیوں میں مدح صحابہ کے فرض، واجب، سنت، مستحب کا ثبوت ملتا۔ تاہم جب تک تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ نہ شائع ہو اس وقت تک گولی چلانے کے جواز و عدم جواز پر بحث نہیں کی جا سکتی۔

البتہ اس سے یہ ضرور معلوم ہوا کہ الہ آباد میں جو لکھنؤ سے بہت قریب ہے، مسلم لیگ کی واحد نمائندگی، اور مسٹر جناح کی واحد ڈکٹیٹری کا جو ڈھول پیٹا گیا تھا، اس کی پول لکھنؤ میں اس طرح کھل رہی تھی کہ لکھنؤ کے شیعہ اور سُنی دونوں ہی مسلم لیگ کی واحد نمائندگی اور مسٹر جناح کی واحد ڈکٹیٹری کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔

مسٹر جناح شیعہ ہیں، مسلم لیگ کے صدر ہیں۔ راجہ محمود آباد شیعہ ہیں، مسلم لیگ کے خزانچی ہیں۔ لکھنؤ میں رہتے ہیں چودھری خلیق الزماں مسلم لیگ کے سُنی لیڈر ہیں، لکھنؤ میں رہتے ہیں، لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ یہ تینوں حضرات شیعوں اور سُنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ کر سکے لیکن یہاں سُنی شیعہ مسلمانوں کی اکثریت کی "سرکاری سند" کا لیبل اپنے نام کے ساتھ لگانے سے ہرگز نہیں شرماتے۔

مسلح ڈاکوؤں کا علاج

اکثر مقامات پر مسلح ڈاکوؤں کی اطلاعات اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ جن کا واحد علاج صرف یہ ہے کہ حفاظت خود اختیاری کے لئے معتبر باشندگان ہند کو زیادہ سے زیادہ آتشیں اسلحہ کے لائسنس دیئے جائیں، تاکہ ایسے ڈاکوؤں کے وقت بہادری سے مقابلہ کیا جا سکے۔

اگر حکومت ہند اپنی پالیسی میں تھوڑی سی تبدیلی کرے، تو غیر مسلح باشندوں کو بدمعاشوں کے مسلح ڈاکوؤں سے بڑی حد تک نجات مل جائے، اور وہ لوگ جن کے پاس اسلحہ ہوں گے۔ لڑائی کے وقت زیادہ سے زیادہ حکومت کے لئے مفید ہوں گے، لیکن توقع نہیں کہ حکومت ہند اپنی پالیسی میں ترمیم کرے۔

امام جی کو سرکار کی "سنہری سند"

جامع مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے خلاف سنہ ۲۰ سے پہلے سے ایجی ٹیشن ہو رہا ہے، اور امام جی کے بیان کے مطابق ان کے باپ، دادا کی مخالفت ہوئی، اور اب ان کے بیٹے اور پوتے کی مخالفت ہو رہی ہے، اس سے زیادہ اس امام اور اس کی ڈمی کمیٹی کی بے ملہ عزیزی اور غیرت داری کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟

از سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا

پیشوا نے ۱۹۳۲ء سے جامع مسجد کی اصلاح کی آواز بلند کی جاری ہے، اور خدا کا شکر ہے کہ یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی۔ آزاد خیال معاصرین کرام میں تقریباً پچاس اخباروں نے پیشوا کی تائید کی، خصوصاً معاصر محترم دین دنیا نے تو بڑی جرأت اور دلیری سے امام جی اور ان کی مذہبی کمیٹی کو مسلسل بے نقاب کیا، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود ممبران اسمبلی نے سنٹرل دہلی کے اوقاف کے تحفظ کے لئے اسمبلی میں بل پیش کئے، جن میں سب سے بہتر بل باوجود خامیوں کے مولوی محمد عبدالغنی صاحب بہاری کا ہے جو ۲۵ مارچ کو پیش ہوا، اور سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو گیا، میں اس بل پر مفصل رائے سال گزشتہ پیش کر چکا ہوں، جن میں سے اکثر ترمیمات مولوی غنی صاحب نے منظور کر لی ہیں۔

بل کے پیش ہونے پر ایک بہت ہی دلچسپ سرکاری رپورٹ اسمبلی ممبران میں تقسیم کی گئی جس کا حصہ یہ بتایا گیا ہے

۱۔ جامع مسجد کمیٹی کے خلاف ایک عرصہ سے ایجی ٹیشن جاری ہے۔ ایجی ٹیشن کے خلاف سخت قدم اٹھانے کا مطالبہ گورنمنٹ سے کیا گیا، لیکن گورنمنٹ نے اخلاقاً اس سے انکار کیا (جس کے معنی یہ ہیں کہ امام جی نے ایڈیٹر پیشوا و حریت اور ایڈیٹر دین دنیا پر مقدمات چلوانے یا حکام سے دھونس دلوانے کی کوشش کی، لیکن امام جی کی اس جاسوسی پر حکومت نے کوئی نوٹس نہیں لیا)

۲۔ جامع مسجد کمیٹی کے حسابات میں بہت گڑبڑ ہے، واؤچر غائب ہیں۔ اندراجات غلط ہیں۔ اکثر رسیدیں سادہ ہیں (گویا امام جی کو "دیانت داری" کی سرکار والا تبار سے "سنہری سند" مل گئی ہے)

۳۔ اسٹاف کی لیاقت اور کارگذاری پر زبردست تنقید (امام جی کے حسنِ انتخاب کا اس سے بہتر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے)

۴۔ منتظمہ کمیٹی پر عوام کو کوئی اعتماد نہیں ہے (اس سرکاری "سندِ خوشنودی" پر امام صاحب مبارک باد قبول فرمائیں)

۵۔ جامع مسجد کے گرد جو کباڑستان اور اصطبل امام جی نے قائم کر دیئے ہیں، ان سب کو فوراً ہٹا دیا جائے۔

پوری رپورٹ کا خلاصہ انشاء اللہ بہت جلد شائع ہوگا۔ وحدت کے "فرشتہ صورت" امام جی کی دیانت داری اور حسنِ انتظام پر خان بہادر خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے جو شاندار تبصرہ کیا ہے، اس پر ہم امام صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں۔

کسے خبر تھی کہ جو بیج اصلاح اوقاف کا پچاس سال ہوئے بویا گیا تھا، وہ پیشوا اور حریت کی سعی سے تناور درخت بنے گا اور امام جی کے کلہاڑے چلانے کے باوجود زندہ رہے گا اور امام جی اپنی زندگی میں اپنی اخلاقی موت اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، اور جس سرکار کی خوشامد میں انہوں نے ملک و ملت سے غداری جیسے شرمناک افعال سے گریز نہیں کیا، وہ گورنمنٹ ان کو یہ "سنہری سند" عطا کرے گی۔ جس کے بعد اگر ان میں غیرت ہوتی تو وہ بجائے مرنے کو نو شاید خودکشی کی موت سمجھتے ہوئے اختیار کرتے، لیکن کم سے کم دہلی کو ضرور چھوڑ دیتے، اور اس جامع مسجد کو اور اس کی منتظمہ کمیٹی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتے۔ مگر توقع نہیں ہے کہ وہ زیادہ غیرت کا ثبوت دیں۔

میں نے جس وقت رپورٹ کے اس خلاصہ کو سنا، تو میرے دل نے اس قادر و توانا حی القیوم خدا کا شکریہ ادا کیا، جس نے سرکار پرستی کے اس دشمن کو چاروں شانے چت گرایا، اور ایک مومن بے مایہ، علم و عمل سے بے بہرہ، بے کس و لاچار، عصیاں شعار بندہ کو یہ ہمت دی کہ وہ عزم و استقلال کے بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر اصلاح کی آواز بلند کرتا رہے۔ اگرچہ میرے راستے میں مشکلات بھی آ کر آئیں، اور ایسی مشکلات کے وقت وہ خداوند قدوس ہی تھا جس نے مجھے صبر و ہمت کی غیر فانی قوت عطا کی اور آج میں اپنی آنکھوں سے "ختم امامت" دیکھ رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مولوی غنی صاحب کا بل بعد ترمیمات کے پاس ہو کر دہلی کے ڈھائی سو اوقاف کو ان موٹے موٹے گیدڑوں سے بچائے گا۔ اور تقریباً ایک لاکھ روپیہ ماہوار کی آمدنی جو اب تک صرف چند متولیوں کے پیٹ میں جاتی تھی، وہ غریب مسلمانوں کے کام آئے گی۔

موت سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟

ہندوستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے، جہاں بھاگڑ نہ مچ رہی ہو، اور غلط مقدم کے نام پر روپے کا نقصان ہو رہا ہے لیکن ان بھاگنے والوں سے یہ دریافت کرنا ہے۔

۱۔ کیا موت وقت سے پہلے آ سکتی ہے؟
۲۔ کیا موت کے آنے پر بچنے سے نجات ممکن ہے۔
۳۔ کیا مقدرات کو ٹالا جا سکتا ہے

ان تینوں سوالات کے جوابات اگر نفی میں ہیں، اور سو فیصدی نفی میں ہیں، تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ بھاگڑ کیوں ہے؟ جس سے بڑی حد تک دشمن کا مقصد انتشار پھیلانا پورا ہوتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ لڑائی ہندوستان کی سرحد پر ہو رہی ہے اور جس رفتار سے جاپانی افواج بڑھ رہی ہیں، ان کو اگر روکا

گیا، تو کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ دو تین مہینے میں کیا ہوگا؟ لیکن پھر بھی ہمیں صبر و استقلال سے آنے والے واقعات کا انتظار کرنا چاہیے، اور خندہ پیشانی سے مصائب و آلام کا خیر مقدم کرنا چاہیے، اور پوری مستعدی اور کمال انہماک کے ساتھ "شہری بچاؤ" کے انتظامات میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیے، جس کی مخالفت لیگ، کانگریس، مہاسبھا کسی نے بھی نہیں کی۔ نیز شہر کے ہندو مسلمانوں کو اس سلسلہ میں تمام تفرقات کو ختم کر کے متحد ہو جانا چاہیے، اور آنے والی تکالیف کے انسداد کے لئے صبر و تحمل سے کام کرنا چاہیے، جس کی صورتیں یہ ہو سکتی ہیں۔

۱۔ غنڈوں سے شہر، قصبہ، گاؤں کو مکمل ذریعہ سے پاک کیا جائے، کہ یہ لوٹ مار ہی نہیں کریں گے، بلکہ ناموس پر بھی حملہ کریں گے۔

۲۔ آگ بجھانے، مرہم پٹی کرنے، زخمیوں وغیرہ کا فن نوجوانوں کی ایک جماعت کو سکھایا جائے۔

۳۔ نوجوانوں کی ایک جماعت پہرہ داری کے لئے منتخب کی جائے۔

۴۔ حلف لیا جائے کہ ہندو کی آبرو اور جان کا محافظ مسلمان ہوگا اور مسلمانوں کی جان و آبرو کی حفاظت ہندو کے ذمہ ہوگی۔

۵۔ حفاظت خود اختیاری کے لئے ذمہ دار حضرات کو زیادہ سے زیادہ آتشیں اسلحہ کے لائسنس حاصل کر لے چاہئیں۔

۶۔ کنوؤں کی صفائی، اور ان کو ہر قوم کے لئے بلا کسی پابندی کے کھولنا چاہیے۔

۷۔ غلط خبروں کی فوراً تردید۔

۸۔ اشیاء خورد و نوش کی خطرہ کی حالت میں مساویانہ تقسیم۔

۹۔ ہر محلہ کے چند با اثر اور سمجھدار باشندوں کی ایک کمیٹی جو حالات کے مطابق روزانہ جلسے کرے اور مشورے دے۔

۱۰۔ سورج چھپنے کے بعد بغیر کسی اشد ضرورت کے کسی حالت میں گھر سے باہر نہ نکلنا۔

۱۱۔ کسی شدید ضرورت پر بھی رات کو نو بجے کے بعد کہیں نہ جانا

۱۲۔ تمام تفریحات کو ملتوی کر کے اپنے اپنے طریق پر عبادت کر کے یہ دعا مانگنا کہ ہندوستان حملہ سے محفوظ رہے۔

۱۳۔ بچوں اور عورتوں کو کسی حالت میں بھی بازاروں میں تنہا نہ گذرنے دینا۔

۱۴۔ فرقہ دارانہ اخبارات و افراد کا بائیکاٹ۔

۱۵۔ اپنے دائرہ عمل کے غرباء کی ہر ممکن طریقہ سے امداد۔

۱۶۔ بزرگوں کا احترام، بچوں پر شفقت۔

۱۷۔ وصیت ناموں کا تیار کرنا۔

مذکورہ اصولوں پر اگر کام کیا جائے تو اسی فیصدی مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے، اور جو بے چینی اور پریشانی پیدا ہو گئی ہے وہ رک سکتی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس لاہور

۲۲ مارچ کو جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس شیخ الہند حضرت علامہ سید حسین احمد صاحب مدنی کی صدارت میں ہوا۔ حضرت علامہ نے جس وقت پاکستان کی مخالفت شروع کی، تو چند کرایہ کے ٹٹو غنڈوں نے "لیگ کے اسلام کی لاج" رکھنے کے لئے علماء حق کی اس جماعت پر پتھر برسانے شروع کئے، جو اعتصمو بحبل اللہ کا جھنڈا بلند کئے ہوئے تھی، اور جس کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ وہ ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتی ہے، اور اسلامی کلچر اور مسلمان قوم کے تحفظ کے لئے صدیوں سے کفن بردوش اور سر بکف ہے۔

سفاح اور حجاج کے جانشینوں نے لاہور میں اپنے مورث اعلیٰ کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے ان کی سنت کا احیا پہلی مرتبہ نہیں کیا تھا، بلکہ فخر ملک و ملت حضرت ڈاکٹر انصاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلوس کی مہمان نوازی پنجاب کے سامراجی ایجنٹ اس سے پہلے بھی کر چکے ہیں، ہمیں یہ دریافت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ پنجاب میں "مہمان نوازی" کا یہ دستور کب سے ہے۔ لیکن ہم اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہیں، جس میں مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سرکریس کے سامنے ایک متفقہ مطالبہ پیش کریں۔

جمعیۃ علماء ہند کے اراکین اگر کوشش کریں تو سوائے مسلم لیگ کے ساری اسلامی جماعتیں ایک مرکز پر جمع ہو سکتی ہیں، مسلم لیگ کے ڈکٹیٹر کو چونکہ مسلمانوں کی گول میز کانفرنس میں اپنی لیڈر شپ کا خطرہ ہو سکتا ہے، اس لئے ان کا تو شریک ہونا مشکل ہے البتہ دوسری اسلامی جماعتیں شریک ہو کر اس مقصد کو پورا کر سکتی ہیں۔

نیز جمعیۃ علماء ہند کا یہ رزولیوشن بھی بے حد اہم ہے، جس میں صوبوں کی خود مختاری کو قائم رکھتے ہوئے مرکز میں متفقہ اختیارات کو کونسل کے سپرد کرنے کی خواہش کی گئی ہے۔

ہم اراکین جمعیۃ علماء ہند کو مبارک باد دیتے ہیں کہ انہوں نے صبر و استقلال کا ثبوت دیتے ہوئے غنڈہ ازم کے آگے

سرہیں جھکایا، اور پولیس کی حفاظت میں آنے سے انکار کرتے ہوئے حالات پر قابو پاکر جلسے کو جاری رکھا، اور اس طرح مسٹر جینا کے اس دعوےٰ کو عملاً غلط ثابت کر دیا کہ مسلمان ختم ہو گئے۔

گیہوں اب کیوں ناپید ہے؟

نئی فصل کا گیہوں اب بازار میں آچکا ہے، لیکن حسب دستور گیہوں ناپید ہے، کیونکہ حکومت اپنی نوش انتظامی سے کنٹرول میں کاغذ کی طرح قطعاً ناکام رہی ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ فصل اچھی ہونے کے باوجود منڈی میں گیہوں عنقا ہے۔

حکومت کے لئے دو ہی صورتیں ہیں، یا تو اپنی ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے کنٹرول کو واپس لے، یا پھر تمام غلہ پر جبراً قبضہ کر لیا جائے، اور اپنے طور پر دکانیں کھلوا دے، لیکن اس صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ ہندوستان کا غلہ ہندوستان کے باہر کسی حالت میں بھی نہ بھیجا جائے۔ یعنی ان ہندوستانی افواج کے علاوہ جو بیرونجات میں ہیں، ایک دانہ کسی غیر ملک کے ہاتھ قیمتاً نہ بیچا جائے، کیونکہ اول خویش بعدہ درویش کی ضرب المثل اسی لئے ہے۔

ریڈیو کے مسلمان ملازم

نواب زادہ لیاقت علی صاحب نے اسمبلی کے اجلاس میں ریڈیو کے مسلمان ملازمین کی تعداد کو ایک سوال کے ذریعہ معلوم کی تو اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہو رہی ہے، اور عملاً محکمہ ریڈیو پر ہندو مہاسبھا کا قبضہ ہے اگرچہ ممبر رسل و رسائل نے اس کمی کو بہت جلد پورا کرنے کا یقین دلایا ہے، لیکن جب تک مسٹر بخاری کنٹرولر ہیں، اس وقت تک مسلمانوں کے ساتھ انصاف ناممکن ہے۔

ہم نواب زادہ صاحب کے اس نیک کام کی قدر کرتے ہیں، لیکن ان کا یہ کام اس وقت اور زیادہ مفید ہوتا، اگر وہ ممبر رسل و رسائل سے اور زیادہ تفصیل طلب کرتے۔ مثلاً

۱۔ یو۔ پی اور دہلی کے باشندوں کی تعداد۔

۲۔ مسٹر بخاری کے رشتہ داروں، شاگردوں اور دوستوں کی تعداد۔

۳۔ ان لوگوں کی تعداد جن کو جھوٹی سندیں "دہلی والے" کی دلوا کر حکومت کو دھوکہ دیا گیا۔

۴۔ ان کی تعداد جو حکومت کے دوسرے محکمہ جات سے نالائقی کا سرٹیفکیٹ لے کر آئے۔ اور بخاری گردی کے طفیل یک گردش نیلوفری لائق ترین بن گئے۔

۵۔ ان کی تعداد جو ریڈیو میں نالائق بتائے گئے لیکن حکومت کے دوسرے محکمہ جات میں ان کی اعلیٰ قابلیت کا سکہ چل رہا ہے۔

۶۔ اردو کو مسخ کرنے اور ہندی کو رائج کرنے میں مہاسبھائیوں سے سازش کا انکشاف۔

۷۔ دہلی اور یو۔ پی والوں کو سازش کے ماتحت محکمہ سے برطرف کرانا، یا دہلی سے دور بھیجنا، اور ان کو محکمہ سے اچھوتوں کی طرح دور رکھنا۔

۸۔ آرٹسٹوں کے انتخاب میں جانبداری اور رشوت کی ثبوت کی تحقیقات۔

یہ ایسے سوالات تھے کہ اس کے جوابات میں مسٹر ایس۔ اے بخاری کی انصاف پسندی، صوبہ پرستی، فرض شناسی سب ہی برہنہ ہو جاتی، اور اگر اب نواب زادہ صاحب کی سعی سے کوئی آزاد کمیشن مقرر ہو، تو اس محکمہ کے بہم رول کی حقیقت بے نقاب ہو سکتی ہے۔

کیا وزیر رسل و رسائل حق و انصاف کے لئے بخاری گردی کی تحقیقات کریں گے؟

سر کرپس کی واپسی

افسوس ہے کہ سر کرپس ہماری پیشین گوئی کے مطابق ۱۹ اپریل کو بیس روز ہندوستان کے دار السلطنت (دہلی) میں رہ کر جس مشن پر آئے تھے، اس میں ناکام ہو کر واپس گئے۔

اس بیس روز میں وہ صدر مسلم لیگ سے بھی ملے اور کانگریس کے صدر سے بھی، ہندو مہاسبھا، سکھ، اچھوت، نان پارٹی لیڈر غرض سب سے ملاقات کی اور نہ ملے تو احرار اور جمعیۃ علمائے ہند سے، حالانکہ جمعیۃ علمائے ہند کے ارکان سے کئی وجوہ سے ان کا ملنا ضروری تھا۔

سر کرپس انگلستان کے مدبرین میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، انہوں نے روس کے ناخدا اسٹالن کو سیاسی شطرنج میں فرضی کی مات دی، لیکن ہندوستان میں کانگریس کے صدر حضرت مولانا ابو الکلام آزاد سے ملنے کے بعد ان کو اندازہ ہوا ہوگا کہ . . . . . محکوم ہندوستان کی رائے عامہ کا ترجمان کس قابلیت کا انسان ہے، جس نے دلائل اور حقائق کی روشنی میں سر کرپس جیسے بین الاقوامی شہرت کے مالک کو بچوں کی طرح کھلایا، اور ان کی سوشلزم دوستی کو بری طرح بے نقاب کیا، اور سر کرپس کو اس سیاسی شطرنج میں مات ہی نہیں دی بلکہ شہ مات دی۔

کانگریس نے جن وجوہ سے سر کرپس کی تجویزوں کو ناقابل قبول قرار دیا ہے، ان میں نمایاں یہ ہیں۔

۱۔ صوبوں کو مرکز سے الگ رہنے کی آزادی۔
۲۔ ہندوستان کی چوتھائی آبادی یعنی دیسی رعایا کی عدم رائے دہندگی۔
۳۔ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کی بھدی تشکیل۔
۴۔ ڈیفنس کا ہندوستان کے ہاتھ میں نہ ہونا۔

ان چاروں میں سب سے اہم مسئلہ ڈیفنس منسٹر کا ہے، ہندوستان کا کوئی طبقہ ایسا نہیں ہے جس نے اس سے اتفاق نہ کیا ہو کہ ہندوستان کا ڈیفنس منسٹر ہندوستانی ہو، اگرچہ امریکن نمائندہ کے آخری فارمولے میں ڈیفنس منسٹر کے لئے جھاڑو دینے اور فرش بچھا دینے کی خدمات تسلیم کرلی گئی تھیں مگر واقعہ یہ ہے کہ کالے آدمی کو طاقت دینے کے لئے اس مصیبت کے وقت میں گورے آقا تیار نہ تھے، اگر کالے غلام پر گورے آقا کو بھروسہ ہوتا تو سر کرپس کا مشن ۱۰۰ فیصدی کامیاب ہوتا۔

کانگریس کے لئے یہ بہت آسان تھا، کہ وہ شروع ہی میں ۲۰ اگست کی قسم کی پیش کش کو جو نئے غلاف کے ساتھ پیش کی گئی تھی، ٹھکرا دیتی، لیکن اس نے تبدیلی قلب کے لئے گفت و شنید شروع کی، اور نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان کے مشہور سوشلسٹ لارڈ پروی سیل پیچ ایمرے وزیر ہند کے مقلد ہی بنے رہے، اور اس سے زیادہ کچھ نہ کرسکے۔

کانگریس کے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ہندوستان میں متعدد السٹر بنتے دیکھے اور خاموش رہے، کانگریس کے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ریاستوں کے دقیانوسی مہاراجوں کو اس حکومت سے توڑنے کے لئے نہ کہے، جو عہد شکنیوں کی ایک مستقل تاریخ اپنے ساتھ رکھتی ہو، کانگریس کے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ عوام سے مسلح ہونے کی اپیل کرے، اور ڈیفنس منسٹر اختیارات کے اعتبار سے صفر ہو۔

کانگریس کی تاریخ میں یہ سب سے نازک گھڑی تھی، جس میں وہ امتحان میں ڈالی گئی۔ اس کے تدبر کی آزمائش کی گئی، لیکن شکر ہے وہ کسی دھوکے کا شکار نہ ہوئی اور اس نے صاف کہہ دیا، جب دوران جنگ ہی میں ہندوستان کو اپنا بچاؤ آپ کرنے کی ذمہ داری نہیں دی جاسکتی، تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا وعدہ جو بعد از جنگ کیا جارہا ہے، اس پر بھروسہ کیا جاسکے۔ ذمہ داری بغیر ڈیفنس منسٹری کو قبول کرنا سب سے بڑا دھوکہ ہوتا، جو کانگریس کو نہیں دیا جاسکتا۔

اگرچہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے صفائی کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ

"ہماری یہ خواہش نہیں ہے کہ جنگ کی اس درمیانی منزل میں ہم فوجی انتظامات کو بگاڑیں، اور ہم نے یہ بھی منظور کرلیا تھا کہ جنگ کے متعلق بلند تر مسائل لندن کی وار کیبنٹ کے ہاتھ میں ہوں گے"

لیکن افسوس ہے کہ کانگریس کی اس بہترین پیش کش کو بھی ٹھکرا دیا گیا۔

بہر حال افسوس ہے کہ ہندوستان کی گتھی جو بہت آسانی سے سلجھ سکتی تھی، وہ نہ سلجھائی جاسکی، اور سر کرپس ہندوستان سے مایوس گئے، اور جاتے وقت انہوں نے جو بیان دیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مسٹر ایمرے کی تائید کی جارہی ہے، اور لیگ کی غلط بیانیوں پر مہر تصدیق ثبت کی جارہی ہے، جو ان جیسی اعلیٰ پوزیشن کے انسان کو زیب نہیں دیتی کہ حقائق سے انکار کرکے یہ کہا جائے کہ اکثریت کو اقلیت پر حکومت کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس ملک پر ہمیشہ اقلیت ہی نے راج کیا ہے، جیسا کہ مغل اقلیت میں تھے، لیکن اکثریت پر حکمراں تھے، اور اب انگریز بہت ہی کم اقلیت میں ہیں، لیکن سب سے بڑی اکثریت اور سب سے بڑی اقلیت دونوں پر حکمراں ہیں، کیا سر کرپس اس سے انکار کی جرأت کرسکتے ہیں؟

شکریہ

میں ان تمام مخلص بھائیوں کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے ازراہ محبت و ہمدردی خطرہ کی صورت میں دہلی چھوڑنے اور اپنے ہاں مقیم ہونے کی دعوت دی۔

میری رائے یہ ہے کہ سر دست ہندوستان کے صرف ساحلی مقامات کے لئے خطرہ ہے، اور دہلی خطرہ سے فطری دور ہے، اگرچہ خطرے سے باہر نہیں، تاہم اگر خطرہ قریب بھی آجائے، تو میں دہلی اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا، جب تک حکومت دہلی چھوڑنے پر مجبور نہ کرے، مجھے یقین ہے کہ "اجل میری زندگی کی محافظ ہے"

ایسی صورت میں معمولی خطرات سے دوچار ہونا پڑے گا، اس کے لئے خداوند قدوس سے استقامت اور صبر کی توفیق چاہتا ہوں۔

البتہ جس وقت حکام عارضی طور سے دہلی خالی کرنے کا مشورہ دیں گے، اس وقت کے لئے راجپوتانہ اور پہاڑی مقامات کے دوستوں میں سے کسی ایک کو عارضی رہائش کے لئے صرف اتنی تکلیف دوں گا کہ ایک مختصر کنبہ کی رہائش کے لئے کرایہ کے مکان کا انتظام کردیں، اس سے زیادہ کے لئے نہ کوئی صاحب مجھے لکھیں، اور نہ میں قبول کروں گا۔

آخر میں ان دوستوں اور بزرگوں کا صمیم قلب سے پھر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ازراہ اسلام دوستی و اخلاص نوازی میری حفاظت کا خیال کیا، اور مجھے مقیم ہونے کے لئے اپنے اپنے مقامات پر مدعو کیا۔

پریشانی کے عارضی دن ہیں، جو گذر جائیں گے، لیکن جن بھائیوں نے میری درخواست کے بغیر حفاظت کی پیش کش کی ہے، ان کے اخلاص، محبت کا گہرا نقش اپنے دل میں پاتا ہوں

ماہ گذشتہ کی رپورٹ

گذشتہ مہینہ سے خریداران اور فروخت کتب کے اعتبار سے بہت ہی ناقص گذرا، تاہم گذر گیا۔ ہزاروں روپے کا کتب خانہ موجود ہے اگر یہ کتابیں فروخت ہو سے جائیں، تو کاغذ کی گرانی اور نئے خریداروں کی نایابی کے باوجود کام چلے جاتے گا۔

لیکن ایسی حالت میں کہ رنگون تباہ ہوگیا، برما اور مدراس آتشیں خطرات میں مبتلا ہے۔ بنگال، آسام، اڑلیہ جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں ہمارا شکوہ کیا معنی رکھتا ہے؟

خداوند قدوس کا فضل شامل حال ہوا تو بہت جلد ان مصائب سے نجات ملے گی۔ اور پھر سارے شکوے شکایات بیجا ہوں گے۔

اب تو خداتعالےٰ جانیں اور آبرو ئیں بچائے کہ اس کے لالے پڑ گئے ہیں، مدرسہ کا کیا ہے، وہ تو آنی جانی چیز ہے۔

جس وقت چشم تصور سے کام لے کر رنگون کی گلیوں میں جاتا ہوں، تو وہاں کی سر بہ فلک عمارتوں کو تودۂ خاک، پُر رونق بازاروں کو ویران کھنڈرات، گرد رہتوں کو لدا اگر دیکھ کر خدا کی شان نظر آتی ہے وتلک الایام نداولہا بین الناس۔

اس پریشانی اور مایوسی کے عالم میں اسی کی ذات پاک ہے جس میں سر نیاز جھکا کر اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرکے ختم خواجگان چشت، وختم خواجگان نقشبند و دعائے قنوت وغیرہ کا ورد کرنا چاہیئے، اور بارگاہ الہٰی میں حضور سرور دو عالم ؐ کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے لڑائی کو ہندوستان سے دور رکھے، اور اپنے کمزور بندوں کو سخت امتحان میں نہ ڈالے۔

پیشوا کے خلاف ایک اور سازش

حریت کے خلاف ہونا تو امام جی کے طفیل عرصہ سے سازشیں ہو رہی ہیں۔ لیکن نظام گورنمنٹ کے اس نمک خوار نے نظام گورنمنٹ کے سب سے بڑے دشمنوں سے مل کر ایک سازش حال میں مرتب کی ہے۔ جو یہ ہے کہ حریت کے مشتہرین کے پاس پر مسلم و غیر مسلم وفد کی صورت میں جائیں، اور اشتہار دہندگان کو ورغلائیں ۔ میں نے امام جی اور ان کے گروہ کی سازشوں کا ہمیشہ خیر مقدم کیا ہے۔ اب اس نئی سازش کا بھی خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرتا ہوں، اور نتائج کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، جس نے ہمیشہ ان کے کینہ حملوں سے میری حفاظت کی ہے۔

دوستو! چھپ چھپ کر تیر اندازی، اور دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر نشانہ پر گولی چلانا شیوہ انسانیت نہیں۔ شریف ہو تو سامنے آؤ، اور مشق ستم کرو۔

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے، مری جان جگر کس کا ہے

جس وقت اس سازش کی تفصیل میں نے سنی تو ہنس کر کہا

سزا ہے دل لگانے کی مزا ہے آشنائی کا

جامع مسجد کے نظام کی اصلاح، جامع مسجد کے رد ہونے کے تحفظ کا جس روز تہیہ کیا گیا تھا، اس روز ان تمام مشکلات کو سمجھ لیا گیا تھا۔ مگر جب آشیانہ ہی نہ رہے گا، تو امام جی بسیرا کہاں لیں گے۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے، ان میں

ایک آپ بھی ہیں۔ اور آپ کا
نمبر خریداری ہے

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں، تو کم سے کم دو خریدار نئے اور فراہم کیجئے، اور سب کی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے، اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا پسند نہ کریں، تو ازراہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ

"سال آئندہ کے لئے خریداری منظور نہیں"۔

آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائے گا، اور اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا خریداری سے انکار کا خط نہ لکھا، تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ

سال آئندہ کے لئے خریداری منظور کرنے
اور
وی۔ پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب بلند شہری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عورتوں پر مردوں کو جو فضائل حاصل ہیں، ان کی دوسری قسم کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا گیا ہے (والتی تخافون نشوزھن جس کا مطلب یہ ہے کہ اے مردو! اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہاری بیویاں تمہاری نافرمانی کریں گی یا نافرمانی پر آمادہ ہیں، یا نافرمانی کی مرتکب ہوتی ہیں تو اول تم ان کو اطاعت و وفاداری کا سبق دو، اور اس کی خوبیاں سمجھاؤ، اگر وہ راہ راست پر آجائیں تو بہتر ہے، اور باز نہ آئیں تو پھر ان کو اس طرح سزا دو، کہ ان کو خواب گاہ میں تنہا چھوڑ دو، یعنی نہ تو ان کو اپنے پاس سلاؤ اور نہ ان سے جماع کرو، اور بعض مفسرین نے یہ بتایا ہے کہ ان سے جماع کو بُرا سمجھو، یا اظہار نفرت کے طور پر ان سے جماع ترک کر دو۔ پھر اگر اس سے بھی وہ باز نہ آئیں تو ان کو مارو لیکن زور سے نہ مارو۔

ان سزاؤں کے بعد دو صورتیں سامنے آتی ہیں، ایک تو یہ کہ عورتیں اطاعت قبول کریں، اس کا ذکر خداوند تعالے نے ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ فان اطعنکم الخ جس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا سزاؤں سے وہ راہ راست پر آجائیں تو پھر ان کو اذیت پہنچانے یا زدوکوب کرنے کا کوئی بہانہ تلاش نہ کرو، یعنی دل سے ان کو معاف کر دو، اور کدورت باقی نہ رکھو، اس لئے کہ عصیاں سے توبہ کر لینے کے بعد عاصی بے گناہ بن جاتا ہے، اور پھر خداوند غالب اور بڑا ہے، یعنی جرم کی سزا دینے میں تم سے زیادہ قدرت بھی رکھتا ہے، اور عالی شان بھی ہے، یعنی جرائم کو معاف بھی کر دیتا ہے، اس لئے تم بھی دل میں کدورت باقی نہ رکھو، اور ظلم و زیادتی کو روا نہ رکھو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ان سزاؤں کے بعد بھی عورتیں اطاعت قبول نہ کریں، اور بدستور نافرمان رہیں، اس کا بیان خداوند تعالے نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ (ان خفتم شقاق بینھما الخ) اس جملہ میں (ان خفتم سے حکام کو خطاب کیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے حاکمو! اگر تم کو اس کا اندیشہ ہو کہ میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی، یا عداوت تک نوبت پہنچ جائے گی تو تم کو چاہیئے کہ ان کے درمیان صلح کرا دینے کیلئے تم دو پنچ مقرر کرو، ایک پنچ مرد کے کنبہ سے، ایک پنچ عورت کے کنبہ سے، اس لئے کہ قرابتدار اندرونی حالات سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں، اور باہمی مصالحت کے طریقوں کو خوب جانتے ہیں، یا میاں بیوی کے درمیان بغض و عداوت کے اسباب کے ماہر ہوتے ہیں۔ اگر یہ دونوں پنچ اصلاح کے خواہش مند ہوں گے، یعنی سچے دل سے مصالحت کی کوشش کریں گے، تو اللہ تعالے میاں بیوی کے درمیان موافقت کی توفیق مرحمت فرما دے گا، یعنی پنچوں کو کسی ایسی بات پر متفق کر دے گا کہ میاں بیوی اس کو تسلیم کرلیں اور باہمی مصالحت ہو جائے۔

قاضی بیضاوی کا بیان ہے کہ (ان خفتم) میں میاں بیوی کو خطاب کیا گیا ہے، اس صورت میں پنچوں کے تقرر کا مسئلہ بھی میاں بیوی کے اختیار میں ہوگا، اور یہ تقرر جائز ہوگا۔ ایک مفسر یہ کہتا ہے کہ (ان خفتم) کا خطاب میاں بیوی کے قرابتداروں سے ہے، اور بعض کا خیال ہے کہ خطاب ہمسایوں سے ہے۔

اس آیت میں میاں بیوی کی معاشرت کا جو قانون بتایا گیا ہے دنیا کا بہترین قانون ہے، اور دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے بہتر اس معاملہ میں اور کوئی قاعدہ نہیں ہو سکتا۔

(۸۲)

حقوق انسانی کا بیان

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا	اللہ کی بندگی کرو، اور اس کے ساتھ
بہ شیئًا و بالوالدین احسانا	کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ سے
وبذی القربٰی والیتامٰی والمساکین	قرابت والوں سے، یتیموں اور مساکین
والجار ذی القربٰی والجار	سے، قرابت والے ہمسایوں سے
الجنب والصاحب بالجنب	اجنبی ہمسایوں سے، پاس کے بیٹھنے
وابن السبیل وما ملکت	والوں سے، مسافروں سے، اور
ایمانکم	لونڈیوں اور غلاموں سے سلوک کرتے رہو

تفسیر:- آداب و رعایت حقوق کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت ایک جامع آیت ہے، اس میں ربوبیت و عبودیت کے تمام و کمال حقوق اور اجانب و اغیار وغیرہ کے جملہ حقوق کو بیان کیا گیا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی ہر مسلمان مرد و عورت کو ضرورت ہے۔ چنانچہ آیت کے جملہ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا میں ربوبیت اور عبودیت کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، اور بالوالدین احسانا میں والدین

کے حقوق کو بتلایا گیا ہے۔ اور بذی القربیٰ میں اقارب کے حقوق کو ظاہر کیا گیا ہے، خواہ وہ قریب کے قرابتدار ہوں یا دور کے قرابت، رشتہ کے ہوں یا محبت کی۔ اور والیتامیٰ والمساکین میں یتامیٰ ومساکین کے حقوق بیان کئے گئے ہیں اور والجار ذی القربیٰ والجار الجنب میں مطلق پڑوسی کے حقوق بتائے گئے ہیں خواہ وہ پڑوسی گھر کے قریب رہتا ہو یا دور رہتا ہو، قرابت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، نسبی اور دینی اتحاد ہو یا نہ ہو، حضور صلعم نے فرمایا ہے پڑوسی تین قسم کے ہیں، ایک ہمسایہ تو وہ ہے جس کے تین حق ہوتے ہیں پڑوسی کا حق، قرابت کا حق، اور اسلام کا حق، اور دوسرا پڑوسی وہ ہے جس کے دو حق ہوتے ہیں۔ پڑوسی کا حق، اور اسلام کا حق اور تیسرا پڑوسی وہ ہے جس کا صرف ایک ہی حق ہوتا ہے یعنی پڑوس کا حق۔ مثلاً اہل کتاب میں سے کوئی مشرک پڑوسی ہو۔ پڑوس یا ہمسائگی کی نسبت علما کے مختلف اقوال ہیں بعض یہ کہتے ہیں کہ قریب کے چاروں طرف کے چالیس گھر پڑوس میں داخل ہیں، اور بعض کہتے ہیں پڑوسی صرف وہ ہے جس کا گھر ملا ہوا ہو، اور بعض کا خیال ہے، وہ تمام لوگ پڑوسی ہیں جو محلہ کی مسجد میں جمع ہوں۔

آیت کے جملہ والصاحب بالجنب میں، بیوی اور ہر اس شخص کے حق کو بیان کیا گیا ہے، جو صحبت میں رہے، خواہ وہ رفیق صحبت ہو، رفیق سفر ہو یا شریک تعلیم وغیرہ یا مسجد میں پاس بیٹھنے والا اور آیت کے جملہ وابن السبیل میں مسافر اور مہمان کے حق کو بیان کیا گیا ہے، اور جملہ وما ملکت ایمانکم میں لونڈی، غلاموں کے حقوق کو بتایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا تمام حقوق کی تفصیل اس موقع پر ناممکن ہے، کتب اخلاق ومواعظ میں ان کو تشریح سے لکھا گیا ہے، وہاں مطالعہ کریں، البتہ بعض ضروری باتیں اس موقع پر لکھی جاتی ہیں۔

واضح ہو کہ عبودیت کے چار رکن ہیں، عہد کی پابندی اور وفا، موجود شے پر رضا اور قناعت۔ حدود شرع کی حفاظت، اور غیر موجود چیز پر صبر۔

والدین کے حقوق، حقوق پروردگار کے قریب قریب ہیں، زندگی میں ان کے مصارف کی کفالت گفتگو، نشست وبرخاست اور رفتار میں ان کا پورا پورا ادب اور ان تمام امور میں ان کی اطاعت جو شرع کے موافق ہوں، پھر ان کی وفات کے بعد ان کے لئے دعا واستغفار وغیرہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما	والدین میں سے جو کوئی تیرے سامنے
وقل لہما قولاً کریما واخفض لہما	ضعیفی کو پہنچیں تو ان سے اُف نہ
جناح الذل من الرحمۃ وقل	کر، اور نہ ان سے ڈانٹ کر بات کر
رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا	ادب سے باتیں کر اور محبت
خاکساری کا پہلو ان کے	نیچے جھکائے ہوئے رہ، اور کہہ اے میرے

پروردگار! جیسے انہوں نے جس طرح بچپن میں رحم کے ساتھ پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے۔

لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم	تم اپنے باپ دادا اور بھائیوں
اولیاء ان استحبوا الکفر علی	کو اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر
الایمان	کو پسند کریں دوست نہ بناؤ۔

حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں صبح اٹھے، پائے کہ اس کے ماں باپ دونوں اس سے خوش ہوں، تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور جو شخص اسی حال میں شام کا وقت پائے اس کے لئے بھی۔ اور ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی زندہ ہو تو اس کی خوشنودی کی حالت میں بھی اور جو شخص اس حال میں صبح وشام کو پائے کہ اس کے ماں باپ اس سے ناخوش ہوں اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں، اور ان میں سے کوئی ایک ہو تب بھی۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے وحی بھیج کر موسیٰؑ کو بتایا کہ "اے موسیٰؑ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ احسان سلوک کرے اور میری نافرمانی میں اس کو نیکوکاروں میں شمار کرلیتا ہوں۔ اور جو شخص میرے احکام کی اطاعت کرے اور والدین کی نافرمانی میں اس کو نافرمانوں میں لکھ دیتا ہوں۔

ایک اور حدیث مالک بن ربیعہ سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہؐ! ماں باپ کی وفات کے بعد بھی میں ان کے ساتھ کوئی بھلائی کرسکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ ان کے لئے دعا واستغفار کرو، ان کے عہد کو پورا کرو، اور ان کے دوستوں کی عزت کرو۔

(باقی آئندہ)

دنیا کے سب سے بڑے سرفروش راہ آزادی

حضرت امام حسینؑ کا ماڈل کیرکٹر

اگر آپ ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں، اور حضرت کے وہ مدح پردرد اور وجد آفریں خطبے جو میدان جنگ میں آپ نے دیتے ہیں، پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی کتاب سیدہ کا ماڈل عرف مظلوم کربلا منگا لیجیے جس میں خلافت اول سے لے کر کربلا تک کے مفصل اور سچے واقعات نہایت الم انگیز قلم سے لکھے گئے ہیں، شہدائے کربلا کے ۱۲ مقدس مزارات کے عکسی بلاک۔ اچھی لکھائی چھپائی۔ قیمت ۸؍

منگانے کا پتہ:- مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

DEL

اَدبِ نبوی صلعم

(حضور سرورِ کائنات کی سیاسی، اخلاقی، و معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۵۷)

تواضع اور تکبر کا بیان

عن حارثة بن وهب الخزاعیؓ عن النبی صلعم قال الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو اقسم علی الله لابره - الا اخبرکم باهل النار کل عتل جواظ مستکبر رواہ الشیخان و الترمذی والنسائی وابن ماجه

حارثہ بن وہب خزاعی رض کہتے ہیں، حضورم نے ایک روز فرمایا "کیا میں تم کو بتا دوں، جنتی کون لوگ ہیں، ہر وہ کمزور شخص جنتی ہے جس کو لوگ حقیر و ضعیف خیال کریں، وہ اگر خدا کے بھروسہ پر قسم کھالے تو خدا اس کی قسم کو پورا کر دے، پھر حضور نے فرمایا کیا میں تم کو بتا دوں، دوزخی کون لوگ ہیں، ہر وہ شخص دوزخی ہے جو بدمزاج ہے، جاہل ہے، مغرور و سرکش ہے اور متکبر ہے۔

تشریح الفاظ: ضعف۔ قوت اور طاقت کے خلاف چیز کو ضعف کہتے ہیں، ضعف روح میں بھی ہوتا ہے، جسم میں بھی اور حالت میں بھی۔ متضعف اور مستضعف اس شخص کو کہتے ہیں جس کو لوگ کمزور اور ضعیف خیال کریں اور اس کے افلاس، خستہ حالی، جسمانی ضعف اور قوت کی کمی کے سبب اس پر جبر و زیادتی کریں۔ متضعف سے مراد اس موقع پر متواضع شخص ہے جو طاقتور ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کمزور ثابت کرتا ہے۔ اقسام سے مراد حلف ہے، بالله قسم سے مراد یہ ہے کہ خدا اس کی قسم میں اس کو سچا کر دیتا ہے۔ **عتل** سے مراد وہ شخص ہے جو تند و بدمزاج ہو، عرب عام طور پر ہر سخت مزاج اور قوی شخص کو عتل کہا کرتے تھے، اس موقع پر عتل سے مراد وہ جھگڑالو شخص ہے، جو نصیحت کو نہ سنے، سخت الفاظ استعمال کرے اور فحش گو ہو۔ جواظ اس متکبر اور فاجر کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بلاوجہ بڑا آدمی سمجھے، اور لوگوں میں بڑا آدمی بننے کا مدعی ہو۔

تشریح معانی، آدمیوں کی عظمت و بزرگی یا انسان کی ذاتی حیثیت کا اندازہ کوتاہی اور جسامت، شکل و صورت اور لباس و زینت سے نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس قلب سے کیا جاتا ہے، جو اس کے پہلو میں ہوتا ہے، ان اعمال سے کیا جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتے ہیں، اور ان اخلاق سے کیا جاتا ہے اس بنا پر جس شخص کا قلب سلیم ہوگا جس سے اعمال صالحہ صادر ہوں گے، جو بہترین اخلاق رکھتا ہوگا، اسی کو بہترین انسان کہا جائے گا۔

ایسے شخص کے اعمال کی خدا تعریف کرتا ہے، اور اس کو ثواب جزیل مرحمت فرماتا ہے، اگرچہ وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو، کتنا ہی خراب خستہ حال کیوں نہ ہو، کتنا ہی مفلس و درماندہ کیوں نہ ہو، اور کتنا ہی بدصورت کیوں نہ ہو۔

ہاں وہ شخص جو قلب سلیم رکھتا ہے، اور اعمال صالحہ کرتا ہے، خدا کی نظروں میں محبوب ہے، اور وہ اس کے اعمال صالحہ کا بہترین بدلہ اس کو دے گا، اگرچہ اس کے بال الجھے ہوئے اور لباس غبار آلود ہو، اگرچہ لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہوں، اگرچہ دولت مند اشخاص اس کی طرف دیکھنا تک گوارا نہ کرتے ہوں، اگرچہ احمق و جاہل خوش حال اشخاص اس کو ضعیف و ناتوان خیال کرتے ہوں، اگرچہ صاحب اقتدار اشخاص اس پر ظلم و زیادتی کرتے ہوں یہی وہ حقیر و کمزور انسان ہے، یہی وہ مسکین و ضعیف ہے، یہی وہ ذلیل و متواضع ہے، اور یہی وہ مفلس و نادار ہے جو خدا کے نزدیک بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے، وہ اگرچہ کمزور ہے لیکن حقیقت میں قوی ہے، ظاہر میں مفلس و نادار ہے، لیکن حقیقت میں غنی ہے۔

ایسا شخص جو بہترین حسن کا جامع ہوتا ہے، دل کو کدورتوں اور آلائشوں سے صاف رکھتا ہے، عقیدہ میں مضبوط اور استوار ہوتا ہے اگر خدا پر بھروسہ کر کے یہ قسم کھائے کہ خداوند تعالٰی اس کو علم و مال عطا فرمائے، بیوی اور اولاد مرحمت فرمائے گا، اور قوت و اقتدار یا جاہ و منزلت عنایت فرمائے گا تو یقیناً خدا اس کی قسم کو پورا کر دے گا، کیوں؟ اس لئے کہ خدا کے نزدیک وہ بڑا مرتبہ رکھتا ہے، اس کو قربت الٰہی کا درجہ حاصل ہے، اور خدا کی نظر میں وہ بڑی عزت کا مالک ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین۔

ہم نے چاہا کہ ملک کے ان کمزور لوگوں پر ہم احسان کریں، انہیں کو پیشوا بنائیں، اور انہیں کو وارث سلطنت بنائیں۔

اولئک ھم الوارثون الذین — یہی لوگ (یعنی عہد کے پابند اور
یرثون الفردوس ھم فیہا خالدون — نماز کے شیدا) وارث آدم ہیں
اور فردوس کی میراث پائیں گے، اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور جو لوگ اپنے پہلو میں ناپاک دل رکھتے ہیں، بُرے کام کرتے ہیں، اور رذیل اخلاق رکھتے ہیں، وہ عموماً بدمزاج اور خشک ہوتے ہیں، سنگدل اور بدطینت ہوتے ہیں۔ پند و نصائح سے گریز کرتے ہیں، سخت جھگڑالو ہوتے ہیں، بدکار گنہگار ہوتے ہیں، مغرور و متکبر اور سخت مزاج ہوتے ہیں، کھانے پینے والے ہوتے ہیں، مکار اور فربہ جسم ہوتے ہیں، پستہ قد مگر بڑے پیٹ والے ہوتے ہیں، حق کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہیں، خدا کی آیات کو پڑھتا ہوا کسی کو پاتے ہیں تو پشت پھیر کر چلے جاتے ہیں، گویا وہ سنا نہیں جانتے، یا انہوں نے آیات کو سنا ہی نہیں، خدا کا بندہ ہونے سے شرماتے ہیں، یا اپنے آپ کو خدا کا بندہ نہیں سمجھتے، نہ خدا کی وحدانیت کے معترف ہوتے ہیں نہ رسالت کا اتباع کرتے ہیں، ان چیزوں سے اپنے آپ کو بلند مرتبہ بنانا چاہتے ہیں، جو عبدیت کے منافی ہیں، اور ان چیزوں پر تکبر کرتے ہیں جو کوئی حقیقت نہیں رکھتیں، یہ لوگ یقیناً وہ ہیں جن سے خدا بغض رکھتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے

انہ لا یحب المستکبرین — خداوند تعالیٰ مغرور و متکبر لوگوں
کو پسند نہیں کرتا۔

ان کا ٹھکانا یقیناً دوزخ ہے، اگرچہ وہ کتنے ہی جسیم و قوی کیوں نہ ہوں

اور کتنے ہی ظالم و جبار کیوں نہ ہوں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

ان الذین کذبوا بآیاتنا — جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
واستکبروا عنہا لا تفتح لہم — ہے اور ان سے تکبر کیا ہے، ان
ابواب السماء ولا یدخلون — کے لئے آسمان کے دروازے
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم — کھولے نہ جائیں گے، اور جب تک
الخیاط وکذلک نجزی المجرمین — سوئی کے ناکے میں ہو کر اونٹ نہ
لہم من جہنم مہاد ومن — گزر جائے، وہ جنت میں داخل
فوقہم غواش وکذلک — نہ ہوں گے، ہم گنہگاروں کو ایسی
نجزی الظالمین ۰ — ہی سزا دیتے ہیں، ان کے لئے

دوزخ میں آگ کا بچھونا ہوگا، اور وہی اوپر اوڑھنا ہوگا، ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

مسلمانو! اپنی قوت پر مغرور نہ ہو، اس کو کمزوروں پر ظلم و زیادتی کا ذریعہ نہ بناؤ، ہاں ان کمزوروں کے خلاف اپنی قوت کو استعمال نہ کرو جو پاکیزہ روح رکھتے ہیں، اپنے پہلو میں رحیم دل رکھتے ہیں، حقیقت میں یہ لوگ خدا کے مقرب بندے ہیں، اس کے مخلص سپاہی ہیں۔ ان کی دعا رد نہیں کی جاتی، اور ان کی امید پوری ہوتی ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا — اللہ پرہیزگاروں اور احسان
والذین ھم محسنون — کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(باقی آئندہ)

اردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے، مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل ذیناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے، جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا، اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و شام و مصر نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی دیباچہ کی عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے، حجم ۲۰۵ صفحے قیمت ۱؎ جلد ۸؎ مجلد پارچہ ۴؎ مجلد چرمی پشت ۱۲؎ کاغذ سفید چکنا مجلد پارچہ ۶؎ مجلد چرمی پشتہ ۱۲؎

ترمذی شریف مکمل مشرح سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا، اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ بھی علم و علما کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینے والے آقا ﷺ کے احکام کی تشریح کر رہا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کیلئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کیلئے بیحد کارآمد ہے، پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر بڑا صفحہ ہے، چھپی عمدہ چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے، ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے، شروع میں ۲۶ صفحہ کی طویل فہرست مضامین ہے، پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے، پھر مصنف امام ترمذی کے حالات زندگی ہیں، اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ترمذی کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے گئے ہیں، غرضیکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے، اس اہتمام سے ترجمہ و شرح کے ساتھ کسی ادارے نے آج تک شائع نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ قلت کی وجہ سے کتابیں اسٹاک میں ختم ہو جائیں، باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۔۔ مجلد پارچہ ۔۔ مجلد چرمی پشتہ ۔۔ محصول ڈاک ۱۲؎ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں۔ ریل کا پارسل بغیر قیمت پیشگی آئے نہیں بھیجا جاتا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

(از معاون مدیر)

آں جماعت را کہ از دیں مسخ کرد آیت تصویر شاں را نسخ کرد

ترجمہ :- جس جماعت یا قوم کو خدا نے مسخ کر دیا، اس کی کیفیت خدا نے اپنے پاک کلام میں لکھ دی ہے۔

تشریح :- یہاں سے مولانا یہ بتاتے ہیں کہ مسخ بھی انقلاب کی ایک صورت ہے، اور اس مثال سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ چونکہ روحانیات پر جسمانی طبیعت کا غالب آجانا ممکن ہے، اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ دنیوی غرض و طمع میں گرفتار ہو کر اپنی روحانی فطرت کو کمزور نہ بنالے، اور اپنے آپ کو مسخ نہ کر دے۔

چوں زنے از کار بد شد روئے زرد مسخ کرد او را خدا و زہرہ کرد

ترجمہ :- جس طرح ایک بدکار عورت نے برا کام کیا، اور خدا نے اس کو مسخ کر کے زہرہ بنا دیا۔

تشریح :- جن لوگوں کو خدا نے مسخ کیا ہے، ان میں ایک عورت بھی ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے بدکاری کے جرم میں مسخ کر کے زہرہ ستارہ بنا دیا ہے، یہ ایک مشہور روایت ہے کہ خدا نے ایک عورت کو بدکاری کے جرم میں مسخ کر کے زہرہ ستارہ بنا دیا ہے، اکثر علماء اس قصے کے منکر ہیں یعنی اس روایت کو درست تسلیم نہیں کرتے، مولانا نے اس مشہور روایت کو چونکہ محض مثال کے طور پر پیش کیا ہے، اس لئے اس کے صحیح یا غلط ہونے سے مثال میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

دونوں شعروں کا مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے بعض اقوام کو مسخ کیا ہے، جن میں سے ایک وہ عورت بھی ہے، جس کو بدکاری کے جرم میں ستارہ بنا دیا گیا ہے، اگلے شعر میں اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ

عورتے را زہرہ کردن مسخ بود آب و گل گشتن نہ مسخ است اے عنود

ترجمہ :- جب عورت جیسی چیز کا زہرہ ستارہ بنا دینا مسخ ہے تو انسان کا مٹی اور خاک ہو جانا مسخ کیوں نہیں ہے، اس مسخ سے انکار کرنا کھلی ہوئی عداوت ہے۔

تشریح :- جب عورت کو زہرہ بنا دینا یعنی نورانی جسم میں منتقل کر دینا مسخ ہے، تو پھر انسان کا روحانیت کو فنا یا ضائع کر کے خاک و مٹی ہو جانا مسخ کیوں نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ انسان جو دنیوی حرص و طمع میں گرفتار ہے، جاہ طلبی میں مبتلا ہے اور خدا سے بالکل غافل ہو گیا ہے، حقیقت میں مسخ ہو گیا ہے، اس کی روحانیت جو خدا شناسی اور ذکر و شغل الٰہی کی جانب متوجہ رکھتی تھی، فنا ہو گئی ہے اور وہ گویا پانی اور مٹی کا ایک پتلا رہ گیا ہے۔

عورت کے زہرہ بن جانے کا واقعہ یہ ہے کہ بابل کے مقام میں جو فرشتے امتحان و آزمائش کے لئے آئے تھے، اور سحر و جادو سکھاتے تھے، ان کے پاس ایک عورت بھی جادو سیکھنے آئی تھی، ہاروت و ماروت کا اس عورت پر دل آگیا، اور انہوں نے اس کو اسم اعظم سکھا دیا، وہ اسم اعظم سیکھ کر آسمان پر چلی گئی، لیکن چونکہ وہ بدکار تھی اس لئے خداوند تعالیٰ نے اس کو عالم ارواح میں نہیں رکھا، بلکہ مسخ کر کے زہرہ ستارہ بنا دیا۔

ان قطعہ بند اشعار کو لکھ کر مولانا روم انقلاب شکل و صورت کی کیفیت بتاتے ہیں۔

روح مے بردت سوئے چرخ بریں سوئے آب و گل شدی در سافلیں

ترجمہ :- روح اے انسان تجھ کو چرخ بریں پر لے جانا چاہتی ہے اور تو خاک و پانی کی طرف متوجہ ہے، جو نہایت ذلیل چیز ہے۔

تشریح :- روح تو تجھ کو اے انسان چرخ بریں یعنی آسمان (مراد قرب الٰہی) کی طرف لے جانا چاہتی ہے، مگر تو اپنی نفسانی خواہشات میں گرفتار ہو کر اللہ سے دور ہو جانا چاہتا ہے۔

پس تو خود را مسخ کردی زیں سفول زاں وجودے کہ بداں رشک عقول

ترجمہ :- اس پستی کی جانب جانے کے سبب تو نے اپنے آپ کو مسخ کر دیا، اور ایسے وجود کو جو رشک عقول (ملائکہ) تھا کو چھوڑ دیا۔

تشریح :- اے انسان تو نے ایسے وجود (یعنی روحانی معرفت و محبت کے جذبات) کو ترک کر دیا، اور پستی کی جانب چلا گیا۔ یعنی دنیا کی لذتوں میں گرفتار ہو کر روح کے لطیف جذبات کو فنا کر دیا۔

پس بداں کیں مسخ کردن چوں بود پیش آں مسخ ایں بغایت دوں بود

ترجمہ :- اس مسخ کے مقابلہ میں یہ مسخ، واقعہ یہ ہے کہ انتہا درجہ کا پست ہے۔

تشریح :- عورت کے زہرہ بن جانے کا مسخ اگر اے انسان تو غور کرے تو کیا مسخ سے پھر بھی بہتر ہے، جو تو نے قبول کیا ہے، اس لئے کہ عورت کا مسخ محض مسخ صورت تھا اور تو نے جو مسخ اختیار کیا ہے سیرت کا مسخ ہے یعنی تو نے اپنی روحانی فطرت کو ضائع کیا ہے، اور اپنی حقیقی علامات کو

سالکانِ طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۶۰۔ خاصانِ خدا پر خدا کی عنایات

ایک شریف و نیک جوان کو معلوم ہوا کہ امر معروف و نہی عن المنکر کی خدمات انجام دینا بہت اہم کام ہے۔ حتیٰ کہ بعض دیگر کو خصوصاً امراء کو اس کا نصیحت کرنا گوارا نہ ہوا، اور انہوں نے خلیفۂ وقت ہارون رشید سے اس کی شکایت کر دی۔ ہارون رشید نے اس کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اس کو ایک مکان میں بند کر دیا جائے، چنانچہ حکم کے موافق اس کو بند کر دیا گیا، یہاں تک کہ مکان کی کھڑکیاں تک بند کر دی گئیں۔ پانچ روز کے بعد چند لوگ ہارون رشید کے پاس آئے اور کہا: جس نوجوان کو آپ نے بند کیا تھا، وہ تو فلاں باغ میں سیر کرتا پھر رہا ہے۔" ہارون رشید نے فوراً اس کو پکڑ کر لانے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ لوگ اس کو پکڑ لائے۔ ہارون رشید نے اس سے پوچھا: نوجوان تجھ کو بند مکان میں سے کس نے نکالا؟" نوجوان نے کہا: اس ذات گرامی نے جس نے مجھ کو باغ میں پہنچایا۔" ہارون رشید نے پوچھا" اور باغ میں تجھ کو کس نے پہنچایا؟" نوجوان نے کہا: اس بزرگ و برتر ذات نے جس نے مجھ کو قید خانہ سے نکالا۔" ہارون رشید نے کہا" یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔" نوجوان نے کہا: خدا کے نزدیک کوئی بات عجیب نہیں ہے" ہارون رشید یہ الفاظ سن کر رو پڑا، اور نوجوان کی بڑی عزت کی، خوب خاطر مدارات کی، اور اپنا ایک خاص گھوڑا منگوا کر اس پر اس کو سوار کرایا، اور شہر میں گشت کرا کر یہ اعلان کرایا کہ" یہ خدا کا وہ خاص بندہ ہے جس کو اللہ نے خاص عزت بخشی ہے۔" کسی نے کیا خوب کہا ہے

اذا اکرم الرحمٰن عبدا بعزہ	اپنے جس بندہ کو خدائے رحمٰن
فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ	عزت و عظمت عطا فرمائے، مخلوق
ومن کان مولاہ العزیز اھانہ	اس کی اہانت ایک لمحہ کے لئے
فلا احد بالعز یوما یعینہ	بھی نہیں کر سکتی، اور جس کو خداوند

تعالیٰ ذلیل و خوار کر دے، کوئی ایک لمحہ کے لئے اس کو عزت نہیں دے سکتا۔

۱۶۱۔ ایک بزرگ کی کرامت کا بیان

ایک صاحب دل کا بیان ہے کہ ہم ایک ایسے جنگل میں مقیم تھے، جہاں انسانوں کا گزر مشکل سے ہوتا تھا۔ اس جنگل میں پانی کا ایک چشمہ یا نہر تھی، جس کا پانی عرصہ دراز سے اتنا کھاری تھا کہ اس کی تلخی سخت ناگوار ہوتی تھی۔ ایک روز دریا کے کنارے ایک شخص آیا، جو غالباً نہر کے کسی ساحل پر مقیم تھا۔ یہ واقعہ ماہ رمضان کا ہے، جو سخت گرمی کے موسم میں آکر پڑا تھا۔ میں اس شخص کے قریب گیا تو میں نے سنا، وہ یہ کہہ رہا تھا: میرے مالک! کیا تو میرے عمل سے راضی ہو گیا کہ میں تیرے حضور میں کوئی خواہش پیش کروں۔ اے میرے آقا کیا تو میری طاعت سے خوش ہو گیا کہ میں تجھ سے کچھ مانگوں۔ اے میرے آقا نافرمانوں کے لئے تو نے بہت سے دریا اور چشمے جاری کر رکھے ہیں، فرمانبرداروں کے لئے بھی تلخ دریا کو شیریں کر دے۔ اے پروردگار اگر مجھ کو تیرے غضب ناک ہو جانے کا ذرا بھی احتمال ہوتا، تو میں کبھی اس نہر کا پانی نہ پیتا۔" صاحب دل راوی کا بیان ہے کہ یہ کہہ کر وہ شخص دریا کے اندر اترا اور چلو میں پانی لے کر روزہ افطار کیا۔ مجھ کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنا تلخ پانی اس نے کیونکر پی لیا۔ جب وہ شخص وہاں سے ہٹ گیا، تو میں نے جا کر اسی جگہ سے جہاں سے اس نے چلو بھرا تھا، پانی لے کر پیا، نہایت شیریں پانی تھا۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا، اور اس کے بعد ہم سب نے مغرب کی نماز ادا کی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اس شخص سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے: ہم تمہارا مکان بنا کر فارغ ہو گئے ہیں، یہ مکان اتنا اچھا ہے کہ اس کو دیکھ کر تمہارا جی خوش ہو گا، اب ہم کو اس کے آراستہ کرنے کا حکم ملا ہے۔ سات روز کے اندر ہم اس کو آراستہ کر کے فارغ ہو جائیں گے۔ اس مکان کا نام دارالسرور رکھا گیا ہے۔ میں تم کو یہ خوش خبری دینے آیا ہوں۔" راوی کا بیان ہے ساتواں دن جمعہ کا تھا، وہ شخص سویرے ہی اٹھا، اور نہر پر وضو کرنے گیا، اس کا پاؤں پھسلا اور وہ دریا میں غرق ہو گیا۔ نماز صبح کے بعد ہم نے اس کی نعش نکالی، اور دفن کر دیا۔ تیسرے دن میں نے اس حال میں اس کو خواب کے اندر دیکھا کہ بہترین سبز جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے

پوچھا، اپنا حال بتاؤ، اس نے کہا خدا نے دارالسرور مجھ کو مرحمت فرمایا ہے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی، اور جس میں ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں۔

۱۶۲۔ عجیب و غریب کرامت

سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی عجیب و غریب کرامت جو میری نظر سے گذری یہ تھی کہ میں ایک روز ایک تخلیہ کے مقام پر پہنچا اور اس مقام سے طبیعت اس قدر خوش ہوئی کہ میں نے حصول قرب الٰہی کے لئے عبادت کا ارادہ کر لیا۔ اسی اثنا میں نماز کا وقت آگیا، اور میں نے تازہ وضو کرنا چاہا، بچپن سے میری عادت یہ تھی کہ میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتا تھا، وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ ملا، اسی فکر میں تھا کہ دور سے میں نے ایک چارپایہ کو آتے دیکھا، یہ جب قریب آگیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے دونوں پچھلے پاؤں سے چل رہا ہے، جس طرح آدمی چلتا ہے، اور اس کے دونوں اگلے پاؤں میں ایک سبز رنگ کی تھیلی ہے، گویا وہ اپنے اگلے پاؤں سے ہاتھوں کا کام لے رہا ہے اول تو میں نے دور سے دیکھ کر اس کو آدمی خیال کیا تھا، لیکن جب وہ قریب آگیا تو معلوم ہوا چارپایہ ہے، میرے قریب پہنچ کر اس نے مجھ کو سلام کیا، اور تھیلی میرے سامنے رکھ دی، میں نے تعجب سے کہا "یہ تھیلی اور پانی" گویا میرا یہ جملہ اعتراض کے طور پر تھا، چارپائے نے میرے اعتراض کو سنکر کہا "سہل! میں وحوش میں سے ہوں، اور ترک تعلقات کر کے قرب الٰہی کے حصول میں مشغول ہوں۔ محبت الٰہی میری غذا ہے، اور خدا پر توکل میرا سہارا، میں اپنے ہم مشربوں میں بیٹھا ہوا ایک مسئلہ پر گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک کانوں میں یہ آواز آئی کہ سہل بن عبداللہ تازہ وضو کرنے کے لئے پانی کی فکر میں بیٹھا ہوا ہے، اس کو پانی پہنچاؤ" یہ سنکر میں اٹھ کھڑا ہوا، اور یہ تھیلی میں نے لے لی۔ یکایک میری نظر دو فرشتوں پر پڑی، جو میرے دونوں پہلوؤں میں تھے، میں نے ان کی جانب توجہ کی، انہوں نے تھیلی میرے ہاتھ سے لے لی اور ہوا میں سے انہوں نے تھیلی میں پانی بھر دیا۔ پانی مجھ کو تھیلی میں جاتا ہوا نظر آتا تھا، لیکن پانی کے تھیلی میں گرنے کی آواز میں برابر سن رہا تھا" حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ چوپائے کی یہ تقریر سنکر مجھ پر غشی طاری ہو گئی، اور میں دیر تک بے ہوش پڑا رہا، جب مجھ کو ہوش آیا، تو میں نے دیکھا کہ تھیلی پانی سے بھری ہوئی میرے پاس رکھی ہے، اور وہ چارپایہ غائب ہے۔ میں نے دیر تک اس کو ادھر ادھر تلاش کیا، اور اس کے نہ ملنے پر اس کا افسوس ہوا کہ میں نے کوئی کام کی بات دریافت نہیں کی۔ غرض یہ کہ میں نے تھیلی کے پانی سے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ نماز سے فراغت کے بعد مجھ کو پیاس معلوم ہوئی، تو میں نے تھیلی سے پانی پینا چاہا تھا میرے کانوں میں غیب سے یہ آواز آئی۔ سہل بن عبداللہ! ابھی اس پانی کو پینے کا وقت نہیں آیا ہے (یعنی یہ پانی جنت کا ہے، اور پینے کے لئے ابھی اس کی اجازت نہیں ہے) پھر میں نے تھیلی پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ وہ حرکت میں ہے، اور پھر وہ یکایک نظروں سے غائب ہو گئی میں نہیں کہہ سکتا کہ کہاں گئی۔

(باقی آئندہ)

اعجاز نما پارہ سورہ ۱۲ معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بے حد موزوں اور خوش نما ہے، ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے، حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن شان نزول، ربط آیات چڑھائے گئے ہیں، ہر سورۃ کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اور وظائف و نقش دیئے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ درود تاج، درود اکبر، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبندیہ اسمائے حسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات ﷺ اور اسمائے بدریین وغیرہ معہ ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ بہت سفید چکنا، چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۱۸۴ صفحے قیمت ۸ر علاوہ محصول۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

سورہ یٰسین	سورہ مزمل	سورہ فلق	مراقبات مشائخ	مسبعات عشر	اسمائے مبارک سرکار ﷺ	حفظ قرآن کی دعا	نماز حاجت، حزب البحر کامل
سورہ فتح	سورہ نوح	سورہ ناس	درود اکبر	ترکیب نماز تسبیح	اسمائے حسنیٰ باریتعالیٰ	حضور کو خواب میں دیکھنے کا عمل	ترکیب لواء اسبوع، ترکیب
سورہ رحمٰن	سورہ جن	دعائے گنج العرش	ترکیب آیہ کریمہ	ترکیب نماز تہجد	درود تاج	دعا ماہ رمضان	صلوٰۃ الاسرار، ترکیب صلوٰۃ فاطمہ
سورہ واقعہ	سورہ کہف	ترکیب ختم خواجگان	ترکیب چہل کاف	ترکیب نماز استخارہ	تکبیرات سجدہ پڑھنے	آخر عشرہ رمضان کی عبادت	سفر پر جانے کی ضروری باتیں
سورہ ملک	سورہ نبا	شجرہ خواجگان چشت	ترکیب استخارہ	مشائخ طریقت کے اشغال	کی ترکیب	سفر پر جانے کا عمل	فضائل بسم اللہ
							ذکر خمسات بعد نماز وغیرہ

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح دیوان حافظ رح

(از معاون مدیر)

بجان خواجہ ۔ وحق قدیم وعہد درست کہ مونس دم صبحم دعائے دولت تست

ترجمہ :- خواجہ کی جان ، قدیم حق اور صحیح عہد وپیمان کی قسم کہ میری صبح سویرے کی غمخوار تیری دولت کی دعا ہے ۔

تشریح :- تمام قدیم حقوق ، معبود اور جان خواجہ (مالک) کی قسم ہے کہ میرا وظیفہ صبح یعنی ایسا وظیفہ جو میرے لئے موجب تسکین و طمانیت ہے صرف یہ ہے کہ اے محبوب تمہارے اقبال و دولت میں ترقی ہو ، محبوب سے مراد محبوب حقیقی بھی ہو سکتا ہے ، اس صورت میں دعائے دولت سے مراد ذکر محبوب ہوگا ، اور مرشد کامل بھی ہو سکتا ہے ، اس صورت میں مرشد کامل کے بتائے ہوئے طرز پر ذکر وشغل مراد ہوگا ۔

سرشک من کہ ز طوفان نوح دست ببرد ز لوح سینہ نیارست نقش مہر تو شست

ترجمہ :- میرے آنسو اگرچہ طوفان نوح سے بھی سبقت لے گئے ہیں لیکن میرے سینہ کی لوح سے وہ بھی تیری محبت کے نقوش کو نہ دھو سکے ۔

تشریح :- محبت سے مراد محبوب حقیقی اور مرشد کامل دونوں کی محبت ہو سکتی ہے ، دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہوگا کہ زمانہ کے حوادث نے اس محبت پر کوئی اثر نہیں کیا ، جو میرے دل میں مستحکم ہے یعنی سخت سے سخت مصائب اور آفات نے بھی میری محبت اور جوش محبت کو کم نہیں کیا ، وہ بدستور باقی ہے اور باقی رہے گی ۔

بکن معاملۂ وایں دل شکستہ بخر کہ با شکستگی ارزد بصد ہزار درست

ترجمہ :- معاملہ کر لو اور ٹوٹے ہوئے دل کو خرید لو ، یہ ٹوٹا ہوا دل ایسا دل ہے کہ ہزاروں لاکھوں میں بھی سستا ہے ۔

تشریح :- میرا دل جو محبت کامل سے معمور ہے ، اگرچہ صدمات سے شکستہ ہو چکا ہے ، لیکن اس قدر قیمتی ہے کہ لاکھوں میں بھی سستا ہے ۔ اے محبوب اس کو خرید لے ، یعنی اس کو قبول کر لے ، اور اس کی قدر کر کہ شکستگی کے باوجود تیری محبت سے معمور ہے ، اور تیری محبت کے سوا اس میں اور کوئی چیز نہیں ہے ۔

شدم ز عشق تو رسوائے کوہ ودشت ہنوز نمی کنی بہ ترحم نطاق سلسلہ سست

ترجمہ :- تیرے عشق میں اگرچہ میں کوہ ودشت میں رسوا ہو چکا ہوں ، اور اب بھی تو اپنی رحمت کی زنجیر کے بند کو ڈھیلا نہیں کرتا ۔

تشریح :- تیری محبت نے اگرچہ مجھ کو دنیا میں ذلیل وخوار کر دیا ہے ، یعنی عوام مجھ کو بدنام کرتے اور طرح طرح کے نام رکھتے ہیں ، لیکن آہ تو اب بھی مجھ پر رحم نہیں کرتا ، یعنی میری محبت اور جنون محبت کو قبولیت سے سرفراز نہیں کرتا ۔ مطلب یہ ہے کہ ذلت و خواری کی انتہا ہو چکی ہے ، دنیا اور اہل دنیا سے میرا کوئی تعلق باقی نہیں رہا ہے ، دنیوی ننگ وناموس کو خیرباد کہہ چکا ہوں ، یقیناً اب میری حالت ایسی ہے کہ تو اپنے رحم وکرم سے مجھ کو نوازے ، لیکن خدا جانے کیا بات ہے کہ بایں ہمہ مجھ کو ابھی اس سعادت سے نوازنے کا اہل نہیں سمجھا جاتا ۔

ملامتم بخرابی مکن کہ مرشد عشق حوالتم بخرابات کرد روز نخست

ترجمہ :- میری خراب حالت پر مجھ کو ملامت نہ کر ، اس لئے کہ روز ازل میں مرشد عشق نے مجھ کو خرابی وخستگی کے حوالے کر دیا تھا ۔

تشریح :- ظاہر بینوں کو مخاطب کر کے سالک کہتا ہے کہ تم میری خراب وخستہ حالت پر مجھ کو ملامت نہ کرو ، یعنی یوں نہ کہو کہ تو نے اپنا یہ حال کیوں بنا رکھا ہے ، دنیوی لذائذ اور حسن سے تو کیوں فائدہ نہیں اٹھاتا ہے ، اور دیوانوں کی طرح خراب وخستہ کیوں پھرتا ہے ، اس لئے کہ میں جس حال میں تم کو نظر آ رہا ہوں میرے مرشد نے اسی حالت میں مجھ کو رکھنا پسند کیا ہے اور روز ازل میں میرے لئے یہی فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں اس حال میں رہوں ۔

دلا طمع مبر از لطف بے نہایت دوست چو لاف عشق زدی سر باز چابک وچست

ترجمہ :- اے دل دوست کی بے انتہا مہربانی پر مغرور نہ ہو ، جب تو نے عشق کا آوازہ بلند کیا ہے تو تیزی کے ساتھ سر کو عشق کی راہ میں کٹوا دے ۔

تشریح :- سالک جب تو نے محبوب کے عشق کا دعویٰ کیا ہے ، تو محبوب کی مہربانیوں سے اپنے آپ کو سست و غافل نہ بنا یعنی لوازم عشق کے بجا لانے میں غفلت سے کام نہ لے کہ یہ غفلت دائمی محبت اور زندگی میں مارج ہے ۔ اٹھ ، تیزی سے آگے بڑھ اور عشق کے لوازم کو پورا کر کے اپنے آپ کو فنا پذیر زندگی سے آزاد کر لے ، اور موت کے پل سے گذر کر دائمی زندگی کی جنت میں داخل ہو جا ۔

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جس میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز دہلی بیرونی حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے)

(جامع سید عزیز حسن لقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۹۸۔ خراسان اور یمن کے سفر کی ممانعت کی وجوہ

حضرت خواجہ باقی باللہ رح نے ایک روز ارادتمندوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "بعض بزرگ اپنے مریدوں کو خراسان اور یمن جانے سے منع فرمایا کرتے تھے، خراسان تو اس لئے نہ جانے دیتے تھے کہ وہاں کے اوقاف کی حالت درست نہ تھی اور اہل اللہ کی حالت کے لئے مضر پڑتی تھیں (غالباً حضرت خواجہ صاحب رح کا مطلب اس ارشاد سے یہ تھا کہ خراسان میں جو جائدادیں وقف کی تھیں یا اوقاف کے جو ذرائع تھے، وہ جائز و ناجائز امور سے مخلوط تھے، اور ایسے ذرائع مخلوط سے کھانا منتفع ہونا سالک کی حالت کے لئے مضر پڑتا تھا آخر زمانہ میں سالکان طریقت اور طلبا عموماً انہیں اوقاف سے متمتع ہوا کرتے تھے) اور یمن جانے سے اس لئے روکتے تھے کہ وہاں حسن زیادہ تھا، ممکن تھا کہ کوئی مرید وہاں پہنچ کر کسی کے حسن کا شیدا ہو جائے، اور عشق حقیقی کی منازل طے کرنے میں رخنہ پڑ جائے"

۱۹۹۔ عشق صوری بیکار چیز ہے

حضرت خواجہ رح کا مذکورہ بالا ارشاد سنکر ایک مرید کے قلب میں کچھ خلجان پیدا ہوا، اور اس نے حضرت خواجہ رح سے گویا یہ عرض کیا کہ "سلوک میں تو عشق صوری یا عشق مجازی کی اجازت ہے، پھر بزرگان دین مریدوں کو یمن جانے سے کیوں روکتے تھے" حضرت خواجہ رح نے اس غلطی کو دور کرنے کے لئے فرمایا "بعض بزرگوں نے جو عشق صوری کی اجازت دی ہے (وہ اس لئے کہ) وہ اپنے آپ میں تصرف کی اس قدر طاقت رکھتے تھے کہ مریدوں کو جب چاہیں، اپنے تصرف کی قوت سے اس سے ہٹا سکیں، اور پھر مریدوں میں بھی وہ یہ بات محسوس کر لیتے تھے کہ عشق صوری کے بغیر اس کا آگے بڑھنا مشکل ہے (ان حالات میں عشق صوری کی اجازت دینا بہر حال میں مناسب تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک) عشق صوری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا (بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ عشق صوری) سراسر مضر ہے صرف باطنی راہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے"

۲۰۰۔ مسلمانی کس کو کہتے ہیں؟

حضرت خواجہ رح نے ایک روز اپنے ایک ارادتمند سے (جو اکثر حاضر ہوا کرتا تھا) پوچھا "تم ہمارے پاس کس نیت سے آیا کرتے ہو" ارادتمند نے عرض کیا "مسلمان ہونے کی حیثیت سے" حضرت خواجہ رح مرید سے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا (ملاقات اور بزرگان دین کی زیارت میں) صرف یہی نیت ہونی چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانی نام ہے احکام ازلی خداوندی کے ماننے اور ان کے موافق عمل کرنے کا لیکن کامل مسلمان اس وقت تک ہونا دشوار ہے، جب تک کہ تجلی ذاتی کی سعادت نصیب نہ ہو"

۲۰۱۔ ایک علمی مسئلہ کی تحقیق

حضرت خواجہ رح کی صحبت میں اہل علم کی جو جماعت اکثر حاضر باش رہتی تھی، ایک روز اس کے درمیان شرح رباعیات کے اس مسئلہ پر کہ علمی صورتیں ذات کے اعتبارات اور حیثیات کا عکس ہیں، اور موجودات کے خارجی نمود علم کا عکس اپنے علمی صورتوں کا عکس ہیں، بعض علماء نے اس مسئلہ کی صحت پر شبہ ظاہر کیا، اور کہا کہ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے، یعنی صور علمیہ کا عکس ظاہر وجود پر پڑنا مان لیا جائے، تو اس سے ذات حق کی نہایت ثابت ہو جاتی ہے، اور وجود مطلق کے لئے محل و مقام کا ہونا ضروری قرار پا جاتا ہے" گفتگو جاری تھی کہ حضرت خواجہ رح تشریف لے آئے، شبہ اور اعتراض کو سنا اور فرمایا کہ "خداوند تعالیٰ کی بے نہایتی اس قسم کی نہیں ہے، جیسی کہ جسموں کی نہایت طول و عرض کے اعتبار سے ہوتی ہے بلکہ رب بزرگ و برتر کی بے نہایتی اس لحاظ سے ہے کہ وہ بے تعین اور بے امتیاز ہے (یعنی نہ تو وہ کسی محل و مقام پر ہے کہ اس کا تعین ہو سکے، اور نہ اس میں تمیز کی اعتبارات ہیں

کہ اس کو متعین و ممیز کیا جا سکے، اور دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ صور علمیہ کا چونکہ کوئی محل ذلت نہیں ہے، اس لئے ان کے ملنے کا محل بھی نہیں ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ صور علمیہ ذہنی ہیں، یعنی ان کا محل ذہن ہے، اور اس کی مثال آئینہ کے عکس یا ظل ہو سکتے ہیں، یعنی جو صورتیں آئینہ کے اندر نظر آتی ہیں، وہ نہ تو آئینہ کے اندر موجود ہوتی ہیں، اور نہ آئینہ کے باہر البتہ وہم یہ بتلاتا ہے کہ شکل آئینہ کے اوپر ہے، اور اس کا محل خیال ہے ورنہ حقیقت میں آئینہ جیسا ہوتا ہے، اسی حالت پر رہتا ہے، اس میں کسی چیز سے کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔

۲۰۲۔ حب جاہ کی اقسام

ایک روز حضرت خواجہ شیخ حسین خوارزمی کے مقامات کا مطالعہ فرما رہے تھے کہ اثنائے مطالعہ میں آپ نے شیخ حسین محمد کے خلیفہ شیخ خلیل اللہ کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ شیخ خلیل اللہ میں سے حب جاہ کا مادہ بالکل خارج ہو گیا تھا، اسی سلسلہ میں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ حب جاہ کی دو قسمیں ہیں، ایک حب جاہ تو وہ ہے جو عام انسانوں میں نفس کی دوسری خواہشات کی طرح پائی جاتی ہے، یہ حب جاہ اہل اللہ کی نظر میں شرک کے مرادف ہے، دوسری حب جاہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو، یا خدا کے لئے ہو۔ یہ جاہ روح کی خواہشات میں سے ہے۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ صدیقین کے دماغ میں سے جو چیز سب سے آخر میں نکلتی ہے وہ حب جاہ ہے، اس جاہ سے مراد دوسری قسم ہے۔" یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ نے فرمایا کہ "شیخ خلیل اللہ میں سے یہ جاہ نکل چکی تھی، اور یہی وجہ ہے کہ ان کے چند خاص مرید جن کو ان کے طریقہ میں شیخ کی استعداد حاصل تھی، ہمیشہ ان کے مزار کے قریب رہے، یعنی ایسی گوشہ نشینی اختیار کی کہ کسی دوسری جگہ نہ گئے، اور نہ شیوخ کے زمرہ میں اپنے آپ کو شامل کیا، اس لئے کہ جگہ جگہ پھرنا، اور شیوخ کی خدمات انجام دینا بھی ان کے نزدیک حب جاہ تھی، اور وہ حب جاہ سے اتنی ہی نفرت رکھتے تھے، جتنی کہ ان کے شیخ رکھتے تھے)

(باقی آئندہ)

اعجاز نما قرآن مجید مترجم ومفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے، اور زوائد در ذہین کی تشریح سے بے نیاز ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری دیدی گئی ہے، جو علامہ ممدوح نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کیلئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے، اور دنیائے اسلام میں بے حد مقبول ہے، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے، اس ترجمہ، تفسیر بیان الفرقان کو علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا مقدمہ کیا ہے سالہا سال مطالعہ کلام اللہ اور صدہا کتب متعلق توضیح کلام اللہ پر محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ کتابت کے اعتبار سے بھی اعجاز نما قرآن مجید لاثانی و بے مثل ہے، اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام سے آج تک شائع نہیں کیا۔ آخر میں یہ بتا دینا بھی ضروری ہوگا کہ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون حافظوں اور عالموں نے کی ہے، جن کی مہریں قرآن مجید پر ثبت ہیں۔ قیمت بلا جلد ۸؎، مجلد پارچہ سفید ناروے کا کاغذ ۹؎، مجلد چرمی کامل نقرئی کار ۱۲؎ اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ ۱۲؎ مجلد چرمی نقرئی کار ۱۴؎ محصول ڈاک ۱۳؍

آسان ترجمہ اور تفسیر والا قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے حاشیہ پر انہی کی تفسیر موضح القرآن ہے، بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں، پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے، اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے۔ پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے۔ چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ لکھے گئے ہیں ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے۔ قلم جلی ہے صحت اکثر علماء اور حافظوں نے کی ہے، سفید ناروے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے، مساجد میں رکھنے، غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ قیمت مجلد نقرئی کار ۱۲؍ رنگا شدہ زعفرانی بلا جلد ۱۲؍ مجلد نقرئی کار ۱۴؍ محصول ڈاک ۲؍

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

مفتاح الفتوح

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی عربی میں علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب فتوح الغیب جسکی شرح حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے کی ہے جو رسالہ پیشوا کیلئے مخصوص ہے)

(مترجمہ جناب مولانا عبدالفتاح صاحب)

گذشتہ سے پیوستہ

کہتے ہیں کہ جس کو صرف کشف کی قوت دی گئی ہے اور ستاری اور رازداری کی صفت اس کو نہیں بخشی گئی۔ تو کشف اس کے لئے وبال ہے۔ نظم

ستاند زباں از رفیبان راز
کہ تا راز سلطان نگویند باز

بر سادہ دِ لے محرم اسرار نباشد
تا بستہ زباں وصف اغیار نباشد

منصور صفت از دعوی بر کہ بیروں زد
چوں لانگ او جزیہ سر دار نباشد

اور شرح صدر کشادگی سینہ اور حوصلہ کی وسعت میں زیادتی کی جاتی ہے تاکہ حفاظت اسرار کرتے کرتے دل تنگ نہ ہو جاؤ، اور بے حوصلگی سے راز فاش نہ کرو، اور تمہارے دل کی روشنی میں زیادتی کی جاتی ہے، کیونکہ شرح صدر کے ساتھ دل کا روشن ہونا لازمی ہے۔

جیسا اس آیت میں حکم ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ

اور تمہاری زبان کی فصاحت میں زیادتی کی جاتی ہے، تاکہ اشتباہ و ابہام کے آشوب سے خالی ہو کر خالص معارف، حقائق و نصائح واضح و دلنشین طور پر بیان کئے جائیں، ورنہ مخاطب کے گمراہ ہونے اور حیرت میں پڑ جانے کا احتمال ہے۔

یعنی اصل بات تو یہ ہے کہ زبان بند رکھے، اور راز کو ظاہر نہ کرے، اور اگر بضرورت کرے بھی، تو ایسا طریقہ اختیار کرے کہ نقصان میں نہ پڑے، اور سلامت روی کی راہ سے الگ نہ جا پڑے صدیقوں اور ثابت قدموں کے معارف اسی قسم کے ہیں جیسا کہ آپ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور تمہاری حکمت بالغہ میں زیادتی کی جاتی ہے۔

حکمت یعنی حقائق امور اور احوال موجودات سے پوری آگاہی، علم و عمل کے کمال کی تحصیل، اور جب حکمت حاصل ہوگئی اور فصاحت لسانی بھی اس میں شامل ہوئی، انسان کا کمال ختم ہوا، خلاصہ یہ کہ اس کی توفیق سے قرآن و حدیث کے معنی کی صحت و مضبوطی۔ اور الفاظ میں زبان کی حفاظت ہونا چاہئے، تاکہ مقصود کا اظہار و بیان لفظاً و معناً مکمل ہو۔ اور گھنگ و اشکال و ابہام سے پاک ہو ورنہ بغیر ضبط معنی کے گمراہی اور بغیر حفاظت لفظ کے بے راہ روی لازمی ہے۔ جیسا کہ متاخرین صوفیہ کی ایک جماعت کو ایسا پیش آچکا ہے، اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک محقق کامل محض بوجہ قصور الفاظ و عبارت ادائے معنی مقصود اور کشف حقیقت پر قادر نہ ہوسکا، اور بیان کے مشتبہ و مبہم ہونے سے کچھ کا کچھ کہہ گیا۔ جو معنی مقصود کے خلاف تھا، اور ظاہر بین عبارت پرستوں کے نزدیک کفر و زندقہ و الحاد کی طرف منسوب کیا گیا نعوذ باللہ من ذلک نظم

در بارگاہِ حضرت سلطان سخن بگو
زنہار گوئی اضبار بدست زباں مدہ

از دل بپرس ہر چہ بگوید بیاں بگو
تا مستورت بدل نگنی دل بداں مدہ

دل ہم اگر زیادہ توحید مست شد
ہشیار باش و دکف دل ہم عناں مدہ

بیروں در خلق بآئین خلق باش
کس را بسوے راز درونی نشاں مدہ

صد سر دریں رہ از پئے یک حرف میرود
خاموش باش ہاں سر خود رائگاں مدہ

اور محبت الٰہی کو محبت خلق کے ساتھ الحاق کرنے کی صفت تم میں زیادہ کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا جو اثر تم پر ہے، اس کا نتیجہ یہی ہے، پس تم کو تمام مخلوقات دوست و محبوب رکھنے لگے گی، اور سب تمہارے دوست، پرستار و خادم ہو جائیں گے۔

لیکن ہر ایک کا رنگ اس کی حالت کی مناسبت سے جداگانہ ہوگا، یعنی جو معتقد ہوں گے، وہ تو علم و حال سے استفادہ اٹھائیں گے، اور جو منکر ہوں گے، وہ بزرگی و جلال سے مرعوب ہوں گے، یا مخلوقات سے مراد اہل ایمان و اہل اصلاح و ارباب انصاف ہیں، یا مقصود مبالغہ ہے کہ کل کہنے سے مراد اکثر ہوا کرتی ہے، اور حق یہ ہے کہ جس قدر زیادہ

متر ولایت بقوت وسطوت ہوگی، اسی نسبت و لذاذہ
سے محبت بھی خلق میں سرایت کرے گی، ممکن ہے کہ
امر عالم کو احاطہ کرنے۔
کیا انسان اور کیا امت اور ان کے علاوہ فرشتے بھی۔
حوالہ حق کی صاف یہ ہے والشمس وما سواہما
کلمہ ملائکہ لانے سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جمادات
ونباتات بھی اپنے حسب حال محبت میں شریک ہیں
حدیث شریف ہے احد جبل یحبنا و نحبہ
کسی دوسرے مہر ملک یا ولایت کے لئے مہیا
نہ ہوگا سمع اثر الدنیو والملائکہ۔
دنیا و آخرت دونوں جگہ کیونکہ محبوب خدا ہو گئے اور خلق تمام
تابع خدا ہے اور دوستی خلق داخل دوستی حق ہے، جیسا کہ دشمنی
خلق کی دشمنی خدا کی۔
یعنی رب اللہ تعالیٰ نے کسی ایک کو دوست رکھا
تو اس کو تمام خلق دوست رکھے گی اور جب اللہ تعالیٰ
نے دشمن رکھا، تو اس کو سب دشمن رکھیں گے، تو یہ
بات نکلی ہے کہ خلق کی محبت۔ عداوت

خالق کی محبت و عداوت کا اثر و نتیجہ ہے، کسی بزرگ کا
قول ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری طرف خلقت رجوع
ہو، تاکہ وہ میری صحت حال کے لئے دلیل ہو، اور
یہ درجہ فنا و نفی ارادت کے بعد حاصل ہوتا ہے یعنی
مرتبہ ولایت و فنا حاصل ہونے کے بعد کبھی کسی
مصلحت و حکمت کی وجہ سے خلق کی محبت رجوع ہوتی
ہے نہ یہ کہ جہاں کہیں رجوع حق ہو، وہ ولایت
کی دلیل سمجھ لی جائے، خلاصہ یہ کہ اگر بیدار اور
حق کے متلاشی لوگ بغیر اس کے کہ ذرا بھی دنیا کی
غرض شامل ہو محض خدا کیلئے دوست رکھیں اور رجوع
کریں، اور اس حرف تعلق باطن کا سبب ہوا ہے نفس کا
باعث اور مشاغل حق و راہ سلامت سے انحراف کا موجب
نہ ہو اور ظاہراً کسی سبب حیلہ، بہیلے کے واسطہ سے نہ ہو تو بھی
بات ہے، اور صدق حال کی امارت اور مرتبہ ولایت کی خصوصیت
ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو وبال سال اور نقصان مبدا اور مآل
ہے اگر احوال۔ مقامات، کشف، کرامات سے تعلق باطن و شغل
خاطر پیدا ہو جائے تو اسباب کشف و کرامات۔ وغیرہ باعث انحطاط

[illegible]

حدیث شریف کی دوسری کتاب
مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد
احادیث مستندہ لیں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے۔ کیونکہ بخاری و
مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں، بخاری کی بعض احادیث سے تو بعضوں کو
اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے، جو سنی، شیعہ،
اہل حدیث، اہل تصوف سب کے نزدیک بھی اچھی ہے اس کی دو جلدیں
ہیں، پہلی جلد میں ۳۰۸ صفحات کی ہے، جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری
جلد بھی اسی ضخامت کی ہے، اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں گو یا مسلم شریف
چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے، مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی
ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں، بلکہ بڑی جامع ہیں، اس میں ترتیب وار
تمام اسلامی احکام ہیں، ایمان کامل طہارت حیض، نفاس نماز، مساجد، مسافرت
فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، استسقاء، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج،
نکاح، دودھ پلانا، طلاق عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیاء، نیکی، خیرات
تقدیر، علم، ذکر و دعا، توبہ، صفات، منافق، جنت، دوزخ، قیامت، زہد
اور تفسیر قرآن، غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلم رح
کے حالات صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی ص کے حالات
اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی
ضرورت نہیں، صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے، صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ ص
کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے
کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا ہو، لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت، صفحے نامدے کا کاغذ
قیمت محصول، مجلد پارچہ، مجلد چرمی پشتہ، اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ، مجلد
پارچہ، مجلد چرمی پشتہ، خاص ایڈیشن چکنا فرنچی کاغذ، مجلد پارچہ، مجلد چرمی

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں
حدیث شریف کی گیارہ کتابیں
حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد،
ابن ماجہ، نسائی، مسند امام شافعی، مسند امام حنبل، سنن بیہقی، رزین اگر آپ
خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی، مگر ان سب کتابوں
کی تمام صحیح حدیثیں محنت الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبداللہ خطیب نے
مشکوٰۃ المصابیح
میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں حضرت
علامہ ولی الدین دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد
محقق جامع احادیث تھے دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح
کو تسلیم کیا ہے، اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین رح کی اسی معتبر اور مستند
مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح اردو ترجمہ
بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد
کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے
جمع کر دی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ شریف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے جو دوسرے اداروں کے
مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے، بڑی مشکوٰۃ کے
نام سے چھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں شروع میں طویل فہرست مضامین ہے، اس کے بعد
گیارہ جامعان حدیث کی سوانح عمریاں ہیں، آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے
حالات ہیں، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ۲۰×۲۶ بڑا سائز ہر ایک
کے صفحہ کے برابر ضخامت ایک ہزار ایک سو صفحے قیمت بلا جلد، مجلد پارچہ،
مجلد چرمی پشتہ۔ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

نسائی شریف کامل اُردو

(مترجمہ علامہ رشید احمد صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشہد میں انگلی کو اوپر اٹھانا

(۴۳۷) حضرت عبد اللہ رضہ فرماتے ہیں، کہ حضور جب پہلی یا دوسری مرتبہ تشہد میں بیٹھتے، تو اشہد ان لاالٰہ الااللہ پر پہنچ کر انگلی اوپر کی طرف اٹھاتے۔

پہلا تشہد

(۴۳۸) حضرت عبد اللہ رضہ فرماتے ہیں کہ جب ہم دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بیٹھتے، تو ہمیں علم نہ تھا کہ اس وقت کیا پڑھا جائے اس لئے ہم سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرتے۔ حضور چونکہ ہر اچھی بات کو سکھانے والے تھے، اس لئے حضور نے فرمایا، دو رکعت پڑھنے کے بعد جب بیٹھا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضور پہلے تشہد میں جب بیٹھتے تو زیادہ دیر تک نہ بیٹھتے۔

پہلا تشہد بھول جانے کی صورت میں

(۴۴۰) حضرت ابن بحینہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تشہد کے لئے بیٹھنا بھول گئے، تو سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

دو رکعتوں کے بعد تیسری رکعت شروع کرتے وقت رفع یدین

(۴۴۱) حضرت ابو حمید رضہ فرماتے ہیں کہ حضور جب دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تیسری کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے وقت پہلی رکعت کی طرح رفع یدین کرتے۔

اثنائے نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

(۴۴۲) حضرت سہل رضہ فرماتے ہیں کہ حضور بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے، اور جب نماز کا وقت آیا، تو موذن نے حضور کی غیر موجودگی کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضہ سے درخواست کی کہ وہ امامت کریں۔ حضرت ابوبکر رضہ نماز پڑھا رہے تھے کہ حضور تشریف لے آئے، اور صفوں کو چیرتے ہوئے اگلی صف میں جا پہنچے، حضور کی آمد پر لوگوں نے تالیاں بجائیں، حضرت ابوبکر سمجھے کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آگیا ہے حضرت ابوبکر رضہ نے دیکھا تو حضور کو پایا حضور نے حضرت ابوبکر رضہ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اس پر حضرت ابوبکر رضہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس سعادت پر اللہ کا شکر ادا کیا، اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے، اور حضور آپ کی جگہ تشریف لے گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد حضور نے صدیق رضہ سے فرمایا، جب میں تم کو اشارہ کر چکا تھا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو تو تم پیچھے کیوں ہٹ آئے، حضرت صدیق رضہ نے عرض کیا حضور مجھے یہ کیسے گوارا ہو سکتا تھا کہ میں سرکار کا امام بنوں۔

نماز میں مردوں کو تالیاں نہ بجانی چاہئیں

(۴۴۳) اس کے بعد حضور نے فرمایا، لوگو! نماز میں تالیاں بجانا عورتوں کا کام ہے، اگر کوئی حادثہ پیش آجائے، تو مردوں کو تالیوں کی بجائے سبحان اللہ کہنا چاہیئے۔

نماز کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا جائے

(۴۴۴) حضرت جابر رضہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نماز میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر ایک دوسرے کو سلام کرتے اور جواب دیتے تھے کہ حضور تشریف لائے اور فرمایا، یہ لوگ شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ کیوں اٹھا رہے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہنا چاہیئے۔

سلام کے جواز میں انگلی سے اشارہ کرنے کا جواز

(۴۴۵) حضرت صہیب رضہ فرماتے ہیں کہ حضور نماز پڑھ رہے تھے کہ میں نے حضور کے قریب پہنچ کر حضور کو سلام کیا، حضور نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔

نماز میں کنکریاں چھونے کی ممانعت

(۴۴۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز میں کنکریاں نہ چھونی چاہئیں۔

نماز میں اوپر کی طرف دیکھنے کی ممانعت

(۳۴۷) حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو لوگ نماز پڑھتے وقت اوپر کی طرف دیکھتے ہیں۔ ایسا نہ کیا کریں ورنہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہے گی۔

نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھا جائے

(۳۴۸) حضرت ابوذر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھا جائے جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے، تو اللہ اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

نماز میں بچھو اور سانپ کو مارنے کی اجازت

(۳۴۹) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے نماز میں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

نماز میں کھانسنا

(۳۵۰) حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں ایک مقررہ وقت پر حاضر ہوا کرتا۔ حاضری کے وقت اندر آنے کی اجازت چاہتا، حضورؐ اگر نماز سے فارغ ہوتے، تو اندر بلا لیتے۔ اور اگر نماز پڑھ رہے ہوتے تو اجازت کے لئے کھانس دیتے۔

نماز میں رونا

(۳۵۱) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ میں حاضر ہوا، اور دیکھا کہ حضورؐ نماز میں بے انتہا رو رہے تھے، اور حضورؐ کے منہ سے اس طرح آواز آرہی تھی، جس طرح کہ ہنڈیا میں سے پکتے وقت آتی ہے۔

نماز میں شیطان پر لعنت بھیجنا

(۳۵۲) حضرت ابو درداء رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ دفعتہً آپ نے فرمایا، تجھ سے اللہ کی پناہ، پھر تین دفعہ فرمایا لعنت اللہ علیک، پھر حضورؐ نے کسی چیز کو پکڑنے کیلئے ہاتھ آگے کو بڑھایا۔ نماز پڑھ چکنے کے بعد ہم نے حضورؐ سے عرض کیا۔ حضورؐ آج نماز میں کیا فرما رہے تھے، اور ہاتھ آگے کی طرف کیوں بڑھاتے تھے، حضورؐ نے فرمایا شیطان آگ کا ایک انگارہ لیکر میرے منہ میں ڈالنے کے لئے بڑھا میں نے اسے دیکھ کر اللہ سے پناہ مانگی پھر اس پر لعنت بھیجی اس پر بھی وہ نہ بھاگا، تو میں نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا خدا کی قسم اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا کا خیال نہ ہوتا، تو میں اسے پکڑ کر باندھ دیتا اور مدینہ کے لڑکے اس سے کھیلتے (باقی)

ربیع الثانی میں کیا ہوگا؟

حضور غوث پاک کی گیارھویں کے منکرین کو چیلنج دیا جائے گا کہ وہ غوث الاعظم نامی کتاب پڑھیں، جس میں گیارھویں شریف کے جواز کے دلائل قرآن حکیم وحدیث نبویؐ اور اقوال اولیاء اللہ سے اتنے زبردست دیئے گئے ہیں کہ ان کی تردید کی ہمت آج تک کسی کو نہ ہو سکی۔

حضور شاہ بغداد کے کروڑوں عقیدت مندوں کے گھر گھر میں بڑے پیرؓ کی بڑی سوانحعمری پڑھی جائے گی، جس میں سرکار جیلان کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے مکمل حالات، وعظ، کرامات کا تذکرہ ہے، حضرت غوث الثقلین کے مقالات، قادریہ خاندان کی صوفیانہ تعلیم، حضور کے اوراد و وظائف، نقش، عملیات سب ہی "**بڑے پیر کی گیارھویں**" نامی کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

حضور غوث الاعظمؓ کی سوانحعمری میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب "فتوح الغیب" کا بہترین خلاصہ اور آپ کے دیوان کا انتخاب دیا گیا ہے۔

تعجب ہے کہ اتنی بڑی نعمت اور سعادت سے آپ ابھی تک محروم ہیں، فوراً یہ نسخہ شفا طلب کر لیجئے، اور ذکر غوث پاکؓ کی گوناگوں برکتوں سے مالا مال ہو جایئے، دنیا کی کوئی اہم سے اہم مشکل نہیں ہے جو اس سے حل نہ ہو، کوئی مصیبت نہیں ہے، جو اس سے دور نہ ہو جائے، اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ $\frac{22 \times 29}{16}$ سائز ضخامت ۲۷۲ صفحے گرد پوش ٹائٹل پر حضور غوث پاکؓ کے روضہ مبارک کا سبز عکس۔ قیمت اتنی خوبیوں کے باوجود صرف ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ابن ماجہ شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دریا کے پانی سے وضو

(۲۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ حضورؐ میں دریا میں سفر کرتا ہوں، اور اپنے ساتھ بہت تھوڑا پانی لے جاتا ہوں، اور اگر اس سے وضو کروں تو پینے کے لئے پانی نہیں، اور ہمیں پیاسا رہنا پڑتا ہے کیا ہم ایسی صورت میں دریا کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ یعنی مچھلی۔

وضو میں امداد لینے اور دوسرے شخص کے ہاتھ پاؤں پر پانی ڈالنے کا بیان

(۲۸۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی حاجت سے باہر تشریف لے گئے جب واپس ہوئے تو میں لوٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپ نے ہاتھ دھوئے، پھر منہ دھویا، اس کے بعد آپ بانہیں دھونے والے تھے کہ جبہ رکاوٹ بنا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اس کے نیچے سے باہر نکال لئے، ان کو دھویا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز پڑھائی۔

(۲۸۹) ربیع بنت معوذ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر حاضر ہوئی، حضورؐ نے فرمایا: ڈالو۔ میں نے پانی ڈالا، آپ نے منہ ہاتھ دھوئے، پھر نیا پانی لیا، اور سر کا (اگلے اور پچھلے حصہ کا) مسح کیا اور تین تین بار اپنے پاؤں دھوئے۔

(۲۹۰) حضرت رقیہ رضؓ کی لونڈی کہتی ہیں کہ میں کھڑے ہو کر حضورؐ کو وضو کرایا کرتی تھی، اور حضورؐ بیٹھے ہوتے تھے۔

سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنا چاہیے؟

(۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سو کر اٹھنے کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے پہلے کسی برتن میں ڈالنا ٹھیک نہیں ہے (کیونکہ نہیں معلوم کہ سوتے میں ہاتھ کہاں کہاں لگا)

وضو میں پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم

(۲۹۲) حضرت ابو سعید رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو میں پہلے بسم اللہ نہیں پڑھے گا اس کا وضو نہیں ہوگا

(۲۹۳) حضرت سعید بن زید رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا وضو نہ ہو، اس کی نماز نہیں ہوتی، اور جس وضو میں پہلے بسم اللہ نہ کی جائے، وہ وضو نہیں ہوتا۔

وضو میں داہنی طرف کا خیال رکھنا

(۲۹۴) حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پہلے داہنا ہاتھ دھونا پسند فرماتے، اور اسی طرح جوتا پہنتے تب پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہنتے۔

ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

(۲۹۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو پانی سے کلی کی، اور ناک میں پانی ڈالا۔

ناک میں پانی ڈالنے میں احتیاط

(۲۹۶) حضرت سلمہ بن قیسؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو اس وقت ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، اور جب مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرو تو تین یا پانچ یا سات ڈھیلے استعمال کرو۔

(۲۹۷) عاصم بن لقیط بن صبرہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، حضورؐ مجھے وضو کے متعلق بتائیے۔ حضورؐ نے فرمایا، وضو اچھی طرح کرو اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کرو، البتہ جب روزہ سے ہو تو بہت زیادہ دفعہ ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں)

(۲۹۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو یا تین دفعہ ناک میں اچھی طرح پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کرو۔

وضو میں ایک ایک دفعہ ہر عضو دھونے کے متعلق

(۲۹۹) ثابت بن ابی صفیہ الثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا کہ آپ نے عبد اللہ بن جابر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو ایک ایک دفعہ دھویا، انہوں نے

کہا۔ ہاں، میں نے کہا اور یہ وضو میں تین دفعہ بھی انہوں نے یہی جواب دیا۔ ہاں۔

(۳۰۰) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو میں ہر عضو کو ایک ایک دفعہ دھوتے دیکھا ہے۔

وضو میں ہر عضو تین دفعہ دھونا

(۳۰۱) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو وضو میں ہر عضو تین تین دفعہ دھوتے دیکھا، اور یہ دونوں بزرگ فرمایا کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا کرتے۔

(۳۰۲) حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں ہر عضو تین تین دفعہ دھویا کرتے تھے۔

(۳۰۳) عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو میں ہر ایک عضو تین تین دفعہ دھوتے دیکھا، مگر سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

وضو میں ہر عضو ایک دفعہ، دو دفعہ اور تین دفعہ دھونا

(۳۰۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو ایک ایک بار دھویا اور فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ پھر ہر عضو کو دو دو دفعہ دھویا اور فرمایا یہ وضو کی اصل صورت ہے۔ پھر ہر عضو کو تین تین دفعہ دھویا اور فرمایا یہ کامل وضو ہے۔ اور یہی میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے، جس نے اس طرح وضو کیا اور وضو پورا کرنے کے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا، اس پر جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس میں سے وہ چاہے داخل ہو۔

وضو میں تعدی کرنے کی ممانعت

(۳۰۵) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے۔ جسے ولہان کہتے ہیں۔ پس وضو میں وسوسے سے بچو۔

(۳۰۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور وضو کی بابت پوچھا۔ حضورؐ نے اسے وضو کر کے اور ہر عضو تین تین بار دھو کر بتایا اور فرمایا یہ وضو ہے اور جس نے اس میں زیادتی کی، اس نے ظلم کیا۔ (باقی آئندہ)

کربلا کے بعد

عربی، فارسی، انگریزی سے ناواقف مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد آل رسولؐ پر کیا بیتی اور شمر و ابن زیاد وغیرہ قاتلان حسینؑ کا انجام کیا ہوا، اور مختار ثقفی کی شمشیر خونآشام نے قاتلان حسینؓ سے کیونکر انتقام لیا؟ اور بنی امیہ کے سفاک بادشاہوں نے آل رسولؐ پر کیسے وحشیانہ مظالم کئے، اور بنی امیہ نے کعبۃ اللہ کی کیسی بے حرمتی کی؟ اور دربار رسولؐ میں کیسے سفاکانہ مظالم توڑے، پھر عباسیوں نے بنو فاطمہؓ کے نام پر دعوت خلافت دی، اور جب خلافت امویہ کا خاتمہ خونی تسلط کے ساتھ ہوگیا، تو بنو عباس نے کیونکر بنو فاطمہؓ سے دیدے بدلے، اور بنی امیہ سے بھی زیادہ وحشیانہ مظالم اپنے چچازاد بھائیوں (بنو فاطمہؓ) پر کئے؟ بنو فاطمہؓ نے خلافت فاطمی کے قیام کے لئے کیسی سرفروشانہ جدوجہد کی، اور بالآخر مصر وغیرہ ممالک میں خلافت فاطمی قائم کرنے میں کن مشکلات کے بعد کامیاب ہوئے، اور ان تینوں خلافتوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے، اور ان کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپ کو کتاب کربلا کے بعد میں ملیں گے، جس پر عمائد اسلام، لیڈران کرام، اور ایڈیٹران اخبارات نے بے حد اچھی رائیں لکھی ہیں جن میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت عہ (۱) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ واقعات درست ہیں، اور ذاتی رائے سے ملوث نہیں ہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ مشتبہ واقعات کو ترک کیا ہے اور تیسری خوبی یہ ہے کہ اختصار کے باوجود سب کچھ بیان کیا گیا ہے، اور زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے (۲) شہید ملت حضرت مولانا مظہر الدین کے اخبار الامان دہلی کی رائے کربلا کے بعد اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر تاریخی کتاب کی حیثیت سے سادہ مگر پرزور و پراثر انشا پردازی کا ایک نمونہ ہے (۳) جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے ارگن اخبار الانصاری دہلی کی رائے اس کتاب میں کربلا سے پہلے اور کربلا کے بعد کے واقعات پر نہایت محققانہ نظر ڈالی گئی ہے اور یہ صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے، جو اس سے پہلے ناپید تھا ریاستی مسلمانوں کے باتصویر اخبار دین دنیا دہلی کی رائے، سانحہ کربلا اور کربلا کے بعد کے دردناک اور تاریخی واقعات پر ایک مستند کتاب ہے، جو نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے (۵) مجلس احرار ہند کے ارگن اخبار زمزم لاہور کی رائے کربلا کے واقعات پر اس وقت تک بہت سا رطب یابس لٹریچر پیدا ہو چکا ہے اور اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان آج یہ معلوم نہ کرسکے کہ صحیح کربلا کیا تھی مگر کربلا کے بعد تحقیقات اور صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جس نے اس سلسلہ کی ایک بڑی کمی کو پورا کردیا ہے بلکہ کتابوں میں نہ تو تحقیقات سے کام لیا گیا ہے اور نہ جنبہ داری سے واقعات کو منزہ رکھا

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد - دہلی

مَكَانًا عَلِيًّا ٥ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ

بلند رتبہ تک پہنچایا　یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے　منجملہ انبیا کے آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی

آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا

نسل سے　جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا　اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے اور ان لوگوں میں سے

وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ٥

جن کو ہم نے ہدایت فرمائی اور ان کو مقبول بنایا جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے ۱۴

تفسیر۔ واذکر سے بکیا تک ۔ اور اس کتاب (یعنی قرآن) میں موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجئے (یعنی لوگوں کو سنایئے ورنہ کتاب میں تو ذکر کرنے والا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہے) وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے خاص کئے ہوئے (بندے) تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے اور ہم نے ان کو کوہ طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے ان کو راز کی باتیں کرنے کے لئے مقرب بنایا اور ہم نے ان کو اپنی رحمت (اور عنایت) سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا (یعنی ان کی درخواست کے موافق ان کو نبی کیا کہ ان کی مدد کریں) اور اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجئے بلاشبہ وہ وعدے کے (بڑے) سچے تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے اور اپنے متعلقین کو نماز اور زکوٰۃ کا (خصوصاً اور بھی احکام کا عموماً) حکم کرتے رہتے تھے، اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے اور اس کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجئے بیشک وہ بڑے راستی والے نبی تھے اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا یہ (حضرات جن کا شروع سورت سے یہاں تک ذکر ہوا زکریا علیہ السلام سے ادریس علیہ السلام تک یہ) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے (چنانچہ نبوت سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی) منجملہ (دیگر) انبیا (علیہم السلام) کے (یہ وصف مذکورین میں مشترک ہے اور یہ سب) آدم (علیہ السلام) کی نسل سے (تھے) اور (بعضے ان میں) ان لوگوں کی نسل سے (تھے) جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا (چنانچہ بجز ادریس علیہ السلام کے کہ وہ جد اولٰی نوح علیہ السلام سے ہیں باقی سب میں یہ وصف ہے) اور (بعضے ان میں) ابراہیم (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کی نسل سے (تھے چنانچہ حضرت زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و موسیٰ علیہم السلام دونوں کی اولاد میں تھے اور اسحٰق و اسماعیل و یعقوب علیہم السلام صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے) اور (یہ سب حضرات) ان لوگوں میں سے (تھے) جن کو ہم نے ہدایت فرمائی اور ان کو مقبول بنایا (اور باوجود اس مقبولیت و اختصاص کے ان سب حضرات کی عبدیت کی یہ کیفیت تھی کہ) جب ان کے سامنے (حضرت) رحمان کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو (غایت انتقاد و انکسار و انقیاد کے اظہار کے لئے) سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے (زمین پر) گر جاتے تھے ربط اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصص ذکر کر کے آگے ان کے متبعین اور مبتدعین کے حال اور دونوں کے آل کو اس لئے بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاق اور شقاق کرنے والوں کو ترغیب و ترہیب ہو و نیز اس میں اثبات معاد بھی ہے جو توحید و نبوت کے ساتھ اکثر جگہ قرآن میں مذکور ہوتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشوں کی پیروی کی سو یہ لوگ عنقریب خرابی دیکھیں گے

غَيًّا ٥ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

ہاں مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جاویں گے اور ان کا ذرا نقصان

شَيْئًا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

نہ کیا جاویگا ان ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے اس کے وعدہ کی ہوئی چیز کو یہ لوگ ضرور

مَاْتِیًّا ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۝

پہنچیں گے وہاں وہ لوگ کوئی فضول بات نہ سننے پاویں گے بجز سلام کے اور ان کو ان کا کھانا صبح و شام ملا کرے گا

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ۝

یہ جنت ایسی ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے اس کا مالک ایسے لوگوں کو بنا دیں گے جو کہ خدا سے ڈرنے والا ہو

تفسیر۔ فخلف سے کان تقیا تک۔ پھر ان (مذکورین) کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا (خواہ اعتقاداً کہ انکار کیا یا عملاً کہ اس کے ادا کرنے میں یا حقوق و آداب ضروریہ میں کوتاہی کی) اور (نفسانی ناجائز) خواہشوں کی پیروی کی (جو طاعت سے غافل کرنے والی تھیں) سو یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے (خواہ ابدی یا غیر ابدی، کافر کو ابدی، عاصی کو غیر ابدی) ہاں مگر جس نے (کفر سے یا معصیت سے) توبہ کر لی اور (مطلب کفر سے توبہ کرنے کا یہ ہے کہ) ایمان لے آیا اور (معصیت سے توبہ کرنا یہ ہے کہ) نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ (بلا خرابی دیکھے) جنت میں جاویں گے اور (جزا ملنے کے وقت) ان کا ذرا نقصان نہ کیا جاوے گا (یعنی ہر نیک عمل کی جزا ملے گی یعنی) ان ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جاویں گے جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا تھا اور اس کے وعدہ کی ہوئی چیز کو یہ لوگ ضرور پہنچیں گے اس (جنت) میں وہ لوگ کوئی فضول بات نہ سننے پاویں گے (کیونکہ وہاں فضول بات ہی نہ ہوگی) بجز (فرشتوں اور باہم ایک دوسرے کے) سلام (کرنے) کے (اور ظاہر ہے کہ سلام سے بہت ہی خوشی اور راحت ہوتی ہے تو وہ فضول نہیں) اور ان کو کھانا صبح و شام ملا کرے گا (یعنی یہ تو معین طور پر ہوگا اور ویسے دوسرے وقت بھی اگر چاہیں گے ملے گا) یہ جنت (جس کا ذکر ہوا) ایسی ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے اس کا مالک ایسے لوگوں کو بنا دیں گے جو کہ خدا سے ڈرنے والا ہو (جو بتقوی ہے ایمان و عمل صالح کا) ربط اوپر اہل وفاق کی فضیلت وابرکے بیان کرنے میں اطاعت کی ترغیب فرمائی تھی آگے اس کی تاکید و تقویت کے لئے وما نتنزل الخ میں ملائکہ کا غایت درجہ تابع امر ہونا بیان فرما کر اور پھر رب السموات الخ میں تمام عالم کا مسخر قدرت و مربوب ہونا بیان فرما کر فاعبده الخ میں تصریحاً اطاعت کا امر فرماتے ہیں کیونکہ شان نزول وما نتنزل کا جیسا بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آرزو ظاہر فرمائی تھی کہ ذرا زیادہ آیا کرو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو بطور جواب کے ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی جانب سے جس کے مضمون سے غایت تابعیت للامر الالہی ظاہر ہے اور اس تابعیت سے ترغیب اطاعت کی تاکید و تقویت ظاہر ہے کہ جب فرشتوں کی باوجود عظمت کے یہ کیفیت ہے تو ہم کیونکر غفلت کریں۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ

اور ہم بدون آپ کے رب کے حکم کے وقتاً فوقتاً نہیں آ سکتے اسی کی ہیں ہمارے آگے کی سب چیزیں اور ہمارے پیچھے کی سب چیزیں اور جو چیزیں

رَبُّكَ نَسِیًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ

ان کے درمیان میں ہیں اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان سب چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں سو

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ۝

تو اس کی عبادت کیا کر اور اس کی عبادت پر قائم رہ بھلا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہے

شان نزول درمنثور بروایت بخاری

تفسیر:۔ وما نتنزل سے نسیا تک۔ اور ہم آپ کی درخواست کا جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے جواب دیتے ہیں سنیئے وہ یہ ہے کہ ہم (یعنی فرشتے) بدون آپ کے رب کے حکم کے وقتاً فوقتاً نہیں آسکتے اسی کی (ملک) ہیں ہمارے آگے کی سب چیزیں (مکان ہو یا زمان مکانی ہو یا زمانی) اور (اسی طرح) ہمارے پیچھے کی سب چیزیں اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں (آگے کا مکان تو جو منہ کے سامنے ہو اور پیچھے کا جو پشت کی طرف ہو اور ما بین ذلک جس میں یہ شخص خود ہو اور آگے کا زمان جو مستقبل ہو اور پیچھے کا جو ماضی ہو اور ما بین ذلک جو زمانہ حال ہو) اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں (چنانچہ یہ سب امور آپ کو پہلے سے معلوم ہیں مطلب یہ ہے کہ ہم تکوینا و تشریعا مسخر امر ہیں اپنی رائے سے ایک مکان سے دوسرے مکان میں یا جس زمان میں ہم چاہیں کہیں آجا نہیں سکتے لیکن جب ہمارا بھیجنا مصلحت ہوتا ہے حق تعالیٰ بھیج دیتے ہیں یہ احتمال نہیں کہ شاید کسی مصلحت کے وقت میں بھول جاتے ہوں) وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان سب چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں سو (جب ایسا حاکم و مالک ہے تو اے مخاطب) تو اس کی عبادت (اور اطاعت) کیا کر اور (ایک آدھ بار نہیں بلکہ) اس کی عبادت پر قائم رہ (اور اگر اس کی عبادت نہ کرے گا تو کیا دوسرے کی عبادت کرے گا) بھلا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہے (یعنی کوئی اس کا ہم صفت نہیں تو لائق عبادت بھی کوئی نہیں پس اسی کی عبادت کرنا ضرور ہوا) ربط:۔ پہلے اہل اطاعت و معصیت کا دنیا میں حال اور آخرت میں مآل مجملاً مذکور ہوا تھا آگے یہی حال اور مآل اور اس میں بعض کے احوال کسی قدر مفصلاً مذکور ہیں نیز اس میں بحث بعث و معاد کی بھی تفصیل ہو گئی جو اوپر اجمال کے ساتھ مذکور تھی اور یہ توجیہ ربط کی یہاں سے آخر سورت تک جاری ہے۔

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ

اور انسان یوں کہتا ہے کہ میں جب مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا — کیا انسان اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہم اس

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ

کو اس کے قبل وجود میں لا چکے ہیں اور وہ کچھ بھی نہ تھا — سو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ان کو جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی پھر ان کو

لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى

دوزخ کے گرداگرد اس حالت سے حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کریں گے جو ان میں سب سے

الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ وَإِن مِّنكُمْ

زیادہ اللہ تعالیٰ سے سرکشی کیا کرتے تھے۔ پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں — اور تم میں سے کوئی بھی

إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

نہیں جس کا اس پر گذر نہ ہو یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو خدا سے ڈرتے تھے اور ظالموں کو اس میں ایسی حالت

تفسیر:۔ ویقول الانسان سے جثیا تک۔ اور انسان (منکر بعث) یوں کہتا ہے کہ میں جب مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے قبر سے نکالا جاؤں گا (اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ کیا (یہ) انسان اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہم اس کو اس کے قبل (عدم سے) وجود میں لا چکے ہیں اور یہ (اس وقت) کچھ بھی نہ تھا (جب ایسی حالت سے حیات تک لانا آسان ہے تو دوبارہ حیات دینا تو بدرجہ اولیٰ آسان ہے) سو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ان کو (قیامت میں زندہ کر کے موقف میں) جمع کریں گے اور (ان کے ساتھ) شیاطین کو بھی (جو دنیا میں ان کے ساتھ رہ کر بہکاتے سکھاتے تھے جیسا دوسری آیت میں ہے قال قرینہ ربنا ما اطغیتہ) پھر (ان سب) کو دوزخ کے گرداگرد اس حالت سے حاضر کریں گے کہ (مارے ہیبت کے) گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر (ان

کفار کے ہر گروہ میں سے (جیسے یہود و نصاریٰ و مجوس و بت پرست) ان لوگوں کو جدا کر لیں گے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے سرکشی کیا کرتے تھے (یعنی ایسوں کو اوروں سے پہلے دوزخ میں داخل کریں) پھر (یہ نہیں کہ اس جدا کرنے میں ہم کو کسی تحقیقات کی ضرورت پڑے کیونکہ) ہم (خود) ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ (یعنی اول) مستحق ہیں (پس اپنے علم سے ان سب کو چھانٹ کر اول ان کو پھر دوسرے کفار کو دوزخ میں داخل کر دیں گے اور یہ ترتیب صرف اولیت میں ہے ورنہ آخر میں دوزخ میں تو سب ساری ہیں) اور جہنم کا وجود ایسا یقینی ہے کہ اس کا معائنہ سب مومن و کافر کو کرایا جاوے گا گو صورت ورود میں معائنہ کی مختلف ہوں گی کہ بطور دخول کے اور تعذیب ابدی کے واسطے اور مومنین کو بطور عبور پل صراط کے اور زیادت شکر اور فرح کے واسطے کہ اس کو دیکھ کر جو جنت میں پہنچیں گے تو اور زیادہ شکر کریں گے اور خوش ہوں گے اور بعض عصاۃ کو سزائے محدود کے لئے جو ظاہر ہے اسی معائنہ کی خبر دی جاتی ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو (کسی کا دخولاً کسی کا عبوراً یا ورود کے موافق) یہ (ورود) آپ کے رب کے اعتبار سے (بطور) لازم (موکد کے) ہے جو (ضرور) پورا ہو کر رہے گا پھر (اس ورود سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ اس میں مومن و کفار برابر ہیں بلکہ) ہم ان لوگوں کو نجات دے دیں گے جو خدا سے ڈر کر (ایمان لا) لے تھے (خواہ اول ہی دفعہ میں نجات ہو جاوے جیسے مومنین کاملین کو اور خواہ بعد کسی قدر تکلیف کے جیسے مومنین ناقصین کو) اور ظالموں کو (یعنی کافروں کو اس میں ہمیشہ کے لئے) ایسی حالت میں رہنے دیں گے کہ (مارے رنج و غم کے) گھٹنوں کے بل گر گر پڑیں گے۔

ربط اوپر کی آیتوں کی تمہید میں گزر چکا۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں مکان

خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ

کس کا زیادہ اچھا ہے اور محفل کس کی اچھی ہے اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے ایسے ایسے گروہ ہلاک کئے ہیں جو سامان اور نمود میں

أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا

ان سے بھی اچھے تھے آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دیتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ جس چیز کا

رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ

ان سے وعدہ کیا گیا ہے جب اس کو دیکھ لیں گے خواہ عذاب کو خواہ قیامت کو سو ان کو معلوم ہو جاوے گا کہ برا مکان کس کا ہے

مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ

اور کمزور مددگار کس کے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کو ہدایت بڑھاتا ہے اور جو نیک کام ہمیشہ کے لئے

الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝

باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی بہتر ہیں

تفسیر:- واذا تتلی سے خیر مردا تک۔ اور جب ان منکر لوگوں کے سامنے ہماری (وہ) کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں (جن میں مومنین کا حق پر ہونا اور کفار کا باطل پر ہونا مذکور ہوتا ہے) تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ (یہ بتلاؤ ہم) دونوں فریقوں میں (یعنی ہم میں اور تم میں دنیا میں) مکان کس کا زیادہ اچھا ہے اور محفل کس کی اچھی ہے (یعنی ظاہر ہے کہ مکانی اور مجلسی سازوسامان اور اہل

(ربط بعض اقوال [illegible])

دعوان میں ہم بڑھے ہوتے ہیں۔ یہ مقدمہ تو حسی ہے اور دوسرا مقدمہ عرفی ہے کہ محبوب کو نعمت دی جاتی ہے ان دونوں مقدموں
سے ثابت ہوا کہ ہم اللہ کے محبوب مقبول ہیں، اور تم معتوب مخذول۔ آگے اللہ تعالیٰ نے ایک جواب الزامی اور ایک تحقیقی دیتے
ہیں پہلا جواب تو یہ ہے کہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں) اور (یہ نہیں دیکھتے کہ) ہم نے ان سے پہلے بہت سے ایسے ایسے گروہ (جیت
ناک سزاؤں سے کہ بالیقین عذاب تھے) ہلاک کئے ہیں جو سامان اور نمود میں ان سے بھی (کہیں) اچھے تھے (اس سے معلوم ہوا
کہ مقدمہ ثانیہ غلط ہے بلکہ کسی حکمت اور مصلحت سے نعمت دنیویہ اور مبغوضیت کا جمع ہونا ممکن ہے آگے دوسرا جواب ہے) کہ
اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں ہیں (یعنی تم) اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دیتا چلا جا رہا ہے
(یعنی اس نعمت دنیوی میں بہ حکمت ہے کہ مہلت دے کر اتمام حجت کر دے جیسا دوسری آیت میں ہے اولم نعمرکم ما
یتذکر فیہ من تذکر الخ اور یہ مہلت چند روزہ ہے) یہاں تک کہ جس چیز کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے جب اس کو دیکھ لیں
خواہ عذاب کو (دنیا میں) خواہ قیامت کو (دوسرے عالم میں) سو (اس وقت) ان کو معلوم ہو جاوے گا کہ برا مکان کس کا ہے
اور کمزور مددگار کس کے ہیں (یعنی دنیا میں جو اپنے اہل مجلس کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں وہاں معلوم ہوگا کہ ان میں کتنا
زور ہے کیونکہ وہاں تو زور میں اتنی کمی ہوگی کہ اصلاً زور نہ ہوگا اسی کو ضعف فرمایا تھا) اور (مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ)
اللہ تعالیٰ نے ہدایت والوں کو (دنیا میں تو) ہدایت بڑھاتا ہے (یعنی اصل جوہر یہ ہے کہ اگر اس کے ساتھ مال و دولت
نہ ہو مضر نہیں) اور (آخرت میں ظاہر ہوگا کہ) جو نیک کام ہمیشہ کے باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب
میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی بہتر ہیں (پس ان کو ثواب میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی جن میں مکانات اور باغات سب کچھ ہوں گے
اور انجام ان اعمال کا ابدیت ہے ان نعمتوں کی پس کیفیۃً و کمیۃً مسلمانوں ہی کی حالت اخیرہ بہتر ہوگی اور اخیر ہی کا اعتبار بھی
ہے) ربط آیت ولیقول الانسان کی تمہید میں مذکور ہو چکا۔

اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ

بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ کو مال اور اولاد ملیں گے کیا یہ شخص غیب پر مطلع

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ

ہو گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد لے لیا ہے ہرگز نہیں ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کیلئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝

اور اس کی کہی ہوئی چیزوں کے ہم مالک رہ جائیں گے وہ ہمارے پاس تنہا ہو کر آوے گا

اور اس قول کا قصہ یہ ہے کہ خباب بن ارت صحابی لوہار کا کام کرتے تھے، ان کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمہ رہ گیا تھا انہوں
نے ایک بار تقاضا کیا تو عاص نے جواب دیا کہ جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کرے گا تیرے دام نہ دوں گا۔
انہوں نے کہا کہ اگر تو مر کر بھی زندہ ہوگا جب بھی کفر نہ کروں گا، اس نے کہا پس جب ہی آنا میرے پاس اس وقت بھی مال اولاد
سب کچھ ہوگا تیرے دام چکتا دوں گا، اس پر یہ آئندہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر:- افرایت سے فردًا تک - (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھلا آپ نے اس شخص (کی حالت) کو بھی دیکھا جو ہماری
آیتوں کے ساتھ (جن کا حق یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جاتا۔ جن میں سے آیات بعث بھی ہیں) کفر کرتا ہے اور (علی سبیل الاستہزا)
کہتا ہے کہ مجھ کو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے (مطلب یہ کہ اس کی حالت بھی تعجب کے قابل ہے آگے اس کا رد ہے کہ)
کیا یہ شخص غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد (اس بات کا) لے لیا ہے (یعنی اس دعوی کا علم آیا بلا
واسطہ اسباب ہوا ہے کہ علم غیب ہے یا بواسطہ اسباب ہوا ہے پھر چونکہ وہ دعوے حکم عقلی تو ہے نہیں بلکہ امر نقلی ہے اس

سے صرف دلیل نقلی کہ وہ ... خداوندی ہے اس کی دلیل ہو سکتی ہے سو دونوں طریق مفقود ہیں اول تو عقلاً بھی ممتنع ہے اور دوسرا وتوعاً منتفی ہے) ہم (اس کو) ... محض غلط کہتا ہے اور) ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے لیتے ہیں (اور وقت پر سزا دیں گے کہ) اس کے لیے ... چلے جاتے ہیں گے اور اس کی کہی ہوئی چیزوں کے ہم مالک رہ جائیں گے (یعنی وہ تو دنیا سے مر جاوے گا اور مال و اولاد پر کوئی اس کا اختیار نہ رہے گا ہم ہی سب کے مالک رہیں گے اور قیامت میں ہم اس کو نہ دیں گے بلکہ وہ ہمارے پاس ... تنہا ہو کر آوے گا) ربط آیت ویقول الانسان کی تمہید میں گذر چکا۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ

اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے باعث عزت ہوں ہرگز نہیں وہ تو ان کی عبادت ہی کا

وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝

انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہو جاویں گے

تفسیر:- واتخذوا ... سے ضدا تک۔ اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے (عند اللہ) باعث عزت ہوں ... آیت میں حکایت ہے یقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ سوالیا) ہرگز نہیں (ہوگا بلکہ) وہ (قیامت میں خود) ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں گے (جیسا سورہ یونس کے تیسرے رکوع میں گذر چکا قال شرکاؤھم ما کنتم ... تعبدون) اور ... ان کے مخالف ہو جاویں گے (قالاً بھی جیسا گذرا اور حالاً بھی کہ بجائے عزت کے سبب ذلت ہو جاویں ... معبودین میں اصنام بھی ہوں گے سو ان کا ناطق ہونا جیسا کیفرون کا مقتضا ہے مثل نطق جوارح کے ہے ... ربط اوپر ضلالات کا بیان ہوا ہے آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے ان کا سبب کہ تسلط شیاطین ہے اور ... عذاب نہیں ہے ... کا وقت کہ یوم الدین ہے مذکور فرماتے ہیں یہ خاص ربط ہے اور ربط عام اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو خوب ابھارتے رہتے ہیں سو آپ ان کے لئے جلدی نہ

إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ

کیجئے ہم ان کی باتیں خود شمار کر رہے ہیں جس روز ہم متقیوں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور مجرموں کو دوزخ

الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝

کی طرف پیاسا ہانکیں گے کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں جس نے رحمان کے پاس اجازت لی ہے

تفسیر:- الم تر سے عہدا تک۔ (آپ جو ان کی گمراہی سے غم کرتے ہیں تو) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر (ابتلاءً) چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو (کفر و ضلال پر) خوب ابھارتے (اور اکساتے) رہتے ہیں (پھر جو خود ہی اپنے اختیار سے اپنے بدخواہ کے بہکانے میں آجاوے اس کا کیوں غم کیا جاوے) سو (جب شیاطین ابتلاءً مسلط ہوئے اور تعجیل سزا کے مستحق میں ابتلا رہتا نہیں تو) آپ ان کے لئے جلدی (عذاب ہونے کی درخواست) نہ کیجئے ہم ان کی باتیں (جن پر سزا ہوگی) خود شمار کر رہے ہیں (اور وہ سزا اس روز واقع ہوگی) جس روز ہم متقیوں کو رحمان (کے دار النعیم) کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے (اور کوئی

کا سفارش بھی نہ ہوگا کیونکہ وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں جس نے رحمان کے پاس سے اجازت لی ہے (وہ انبیاء و صلحا ہیں اور اجازت خاص ہے مومنین کے ساتھ پس کفار کی شفاعت نہ ہوگی) ربط اوپر بعض ضلالات اور ان کی عقوبت کا بیان تھا آگے بھی ایک خاص ضلال کا مع اس کے ابطال اور اس کے نکال کے بیان ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اختیار کر رکھی ہے تم نے یہ ایسی سخت حرکت کی ہے کہ اس کے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں

وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي

اور زمین کے ٹکڑے اڑ جاویں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ

لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ

کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا تعالیٰ کے روبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں اس نے

عَبْدًا ۝ لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

سب کو احاطہ کر رکھا ہے اور سب کو شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے روز سب کے سب اس کے پاس تنہا تنہا حاضر ہوں گے

ابطال زعم عقیدۂ اولاد

تفسیر:- وقالوا اتخذ سے فردا تک۔ اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے (چنانچہ نصاریٰ کثرت سے اور یہود قلت سے مشرکین عرب کے اس عقیدہ فاسد میں مبتلا تھے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے کہ اس کے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے اڑ جاویں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے (کیونکہ) جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا تعالیٰ کے روبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں (اور) اس نے سب کو (اپنی قدرت میں) احاطہ کر رکھا ہے اور (اپنے علم سے) سب کو شمار کر رکھا ہے (۔۔۔ کی کیا مجال ہے) اور قیامت کے روز سب کے سب اس کے پاس تنہا تنہا حاضر ہوں گے (کہ ہر شخص ۔۔۔ اگر صاحب اولاد ہو تو اولاد بھی ذات کی صفت وجوب وجود و لوازم وجوب کے ساتھ موصوف ہونا چاہیئے اور خدا کی یہ صفات ہیں جو مذکور ہوئیں عموم قدرت عموم علم اور غیر خدا کی یہ صفتیں ہیں افتقار و انقیاد جو منافی ہیں وجوب کے پھر ضدین کا اجتماع کیونکر ہو سکتا ہے) ربط اوپر کفار کو نعم اخرویہ کی وعید اور ابرار کو نعم اخرویہ کا وعدہ سنایا تھا آگے ان الذین آمنوا الخ میں ابرار کو نعم دنیویہ کا وعدہ اور کم اہلکنا الخ میں کفار کو نقم دنیویہ کی وعید سناتے ہیں اور چونکہ یہ وعدے اور وعیدیں تبشیر و انذار ہیں درمیان آیہ فانما یسرناہ الخ میں اسی تبشیر و انذار کا تمام قرآن کی غایت ہونا ارشاد فرماتے ہیں اور چونکہ آیات بالا میں کفار کی طرف زیادہ روئے سخن ہے اس لئے مضمون مذکور کو انذار پر ختم فرماتے ہیں اور اسی پر سورت ختم ہے پس سورت کا رحمت سے شروع ہونا اور ۔۔۔ پر ختم ہونا ۔۔۔ لطف دیتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت پیدا کر دیگا سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

زبان میں اس لئے آسان کیا ہے کہ آپ اس سے متقیوں کو خوشخبری سناویں اور ۔۔۔ جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دیں اور ہم نے ان کے قبل بہت

مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۞

سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا ان کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں

تفسیر: ان الذین سے رکزا تک۔ بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کو علاوہ نعم مذکورہ اخرویہ کے دنیا میں یہ نعمت دے گا کہ ان کے لئے (خلائق کے دل میں) محبت پیدا کر دے گا سو آپ ان کو بشارت دے دیجئے (بذکر) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں اس لئے آسان کیا ہے کہ آپ اس سے متقیوں کو خوشخبری سنا دیں اور (نیز) جھگڑالو آدمیوں کو خوف دلاویں اور ان خوف کی چیزوں میں سے نقمت دنیویہ کا ایک یہ بھی مضمون ہے کہ) ہم نے ان کے قبل بہت سے گروہوں کو (عذاب و قہر سے) ہلاک کر دیا ہے (سو) کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا ان (میں سے کسی) کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں (یعنی ایسے بے نام و نشان ہوئے سے سو کفار اس نقمت دنیویہ کے بھی مستحق ہیں گو کسی مصلحت سے کسی کا فر کے لئے اس کا وقوع نہ ہو مگر اندیشہ کے قابل تو ہے) **لطیفہ** اس سورت میں مادہ رحمت کا بکثرت لایا گیا ہے چنانچہ لفظ رحمان سولہ جگہ آیا ہے اور لفظ رحمت شروع میں آیا ہے اور بھی چند جا لفظ رحمت آیا ہے، اس میں نکتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں کفار و مومنین کا حال زیادہ بیان کیا گیا ہے پس جہاں ذکر مومنین میں یہ لفظ آیا ہے وہاں تو اشارہ اس طرف ہے کہ ان پر بڑی رحمت ہوئی اور یہ نعمتیں مقتضائے رحمت عظیمہ کا ہیں جیسا کہ لفظ رحمان کا مقتضا ہے اور جہاں ذکر کفار میں یہ لفظ آیا ہے وہاں اشارہ اس طرف ہے کہ کفار ایسے بڑے رحمت والے کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے احسانات و انعامات سے بھی نہیں شرماتے واللہ اعلم **ربط**: اوپر کی سورت میں توحید و رسالت و معاد کا بیان تھا اس سورت میں بھی یہی مضامین ہیں چنانچہ شروع میں رسالت و وحی کے متعلق مضمون ہے اور تنزیلا ممن خلق سے توحید کے متعلق ہے اور ہل اتاک سے موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے توحید و رسالت دونوں کی تقریر ہوگئی چنانچہ انی انا اللہ میں توحید کی تصریح ہے اور رسالت موسویہ سے رسالت محمدیہ کی توضیح ہے پھر کذلک نقص سے وحی و مرسل کے مضمون کی تکمیل ہے پھر من اعرض سے اس وحی کے مصدق و مکذب کی جزا و سزا کے ذکر کے ساتھ معاد کی تفصیل ہے پھر کذلک انزلناہ الخ میں رسالت کا ذکر اور فتعالی اللہ میں توحید کا ذکر اور لقد عہدنا الخ میں کذلک نقص کی تتمیم۔ پھر فاما یاتینکم سے توحید و رسالت کے ماننے اور نہ ماننے کی جزا و سزا۔ اور افلم یہد لہم سے وعید سزا کی تقریر اور فاصبر الخ میں مکذبین کے معاملہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی۔ اور قالوا لولا یاتینا سے ختم تک رسالت کے متعلق مکذبین کے ایک شبہ کا جواب ہے۔ اور چونکہ اوپر کی سورت ذکر قرآن پر ختم ہوئی ہے اور یہ سورت بھی ذکر قرآن سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس کے خاتمہ اور اس کے فاتحہ میں بھی مناسبت خاص حاصل ہے۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

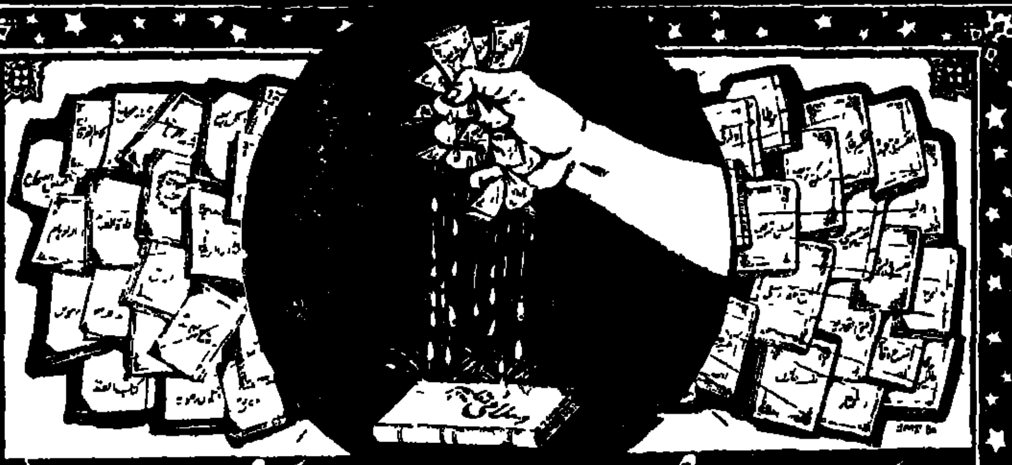
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

طٰهٰ ۞ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۞ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۞ تَنْزِيْلًا

طٰہٰ   ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں   بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے جو ڈرتا ہو یہ اس کی

مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۞ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۞

طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے   وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے



اِسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بےنیاز ہوجایئے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اِسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر، و فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوی سے کہا جاسکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کردیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلی نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلی درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد

کتاب الطہارت

صدقہ فطر کے مسائل

کتاب الحج

طلاق کنایہ کی تعریف اور اس کا حکم

طلاق رجعی و بائن کا فرق

[illegible]

کتاب المیراث

[illegible]

کتاب الاشربۃ والاطعمۃ

[illegible]

کتاب اللباس

[illegible]

کتاب الحقوق

[illegible]

کتاب الطلاق

[illegible]

رسالہ پیشوا دہلی

جون ۳۱ ۔ ۱۹-(5)

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

(اے ہمارے پروردگار! ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا)

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دہلی



مظلوم کربلا ... ایک ایک حرف مجاہدانہ طبیعت ...

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

مظلوم کربلا کے مصنف نے زیادہ چابک دستی کے ساتھ اس رنگ کو صفحۂ قرطاس پر پہنچا دیا ہے ... تو ایسی کتاب کی ضرورت ہے۔

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

... ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار کیا ہے ... یہ کتاب ... کے لئے ہی قابل ... ہیں۔

حضور سرورِ کائنات کی وفات کے بعد

... شہادتِ مظلوم کربلا میدان کربلا میں ...

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدانِ جنگ میں

... کتاب ... الم انگیزی میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے ... مقدس مقامات کے فوٹو ... قیمت ان تمام معارف کثیر ...

دسویں مجلس

ساتویں مجلس

نویں مجلس

آٹھویں مجلس

پانچویں مجلس

دوسری مجلس

تیسری مجلس

چھٹی مجلس

فرزندانِ حسن کی شہادت

فرزندانِ حیدر کی جنگ

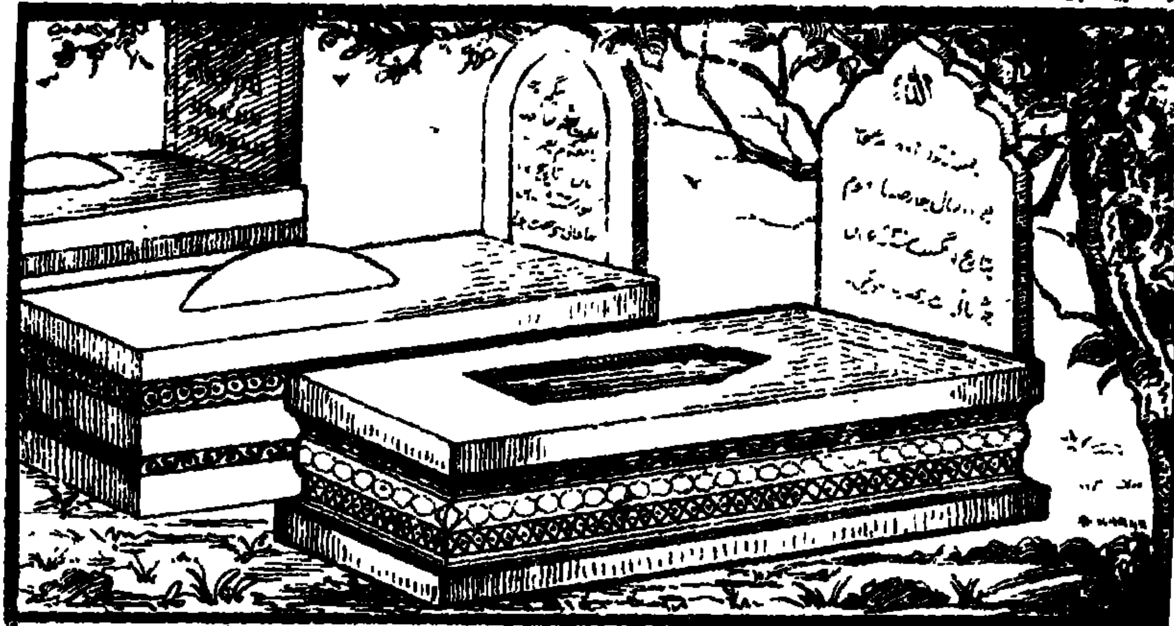
حضرت ام کلثوم کی فریاد

شب شہادت

صبح شہادت

سیدانیوں کا قافلہ

منیجر رسالہ پیشوا دہلی



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جنکو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو، ناف تلوں میں درد رہتا ہو، ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے دوائی کیلہ منگا لینی چاہیئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانیکے بعد کیلے کیساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف تین روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ حکیم احسان اللہ خاں صاحب طبیب خاص وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت تین خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ سات آنہ محصول ڈاک۔

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے: **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**

یابس

جریان اور سرعت انزال کی
سب سے زیادہ کامیاب دوا

(ایک ہزار مرتبہ)

یابس کہنے سے شدید سے شدید جریان کا بھوت اتر جاتا ہے

یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے مگر "یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے؟ نہیں بلکہ یہ سفوف کی شکل میں

جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے

سفید قطرہ کا آنا یا دھات کا گرنا، شب کو سوتے میں ناپاک ہو جانا نہایت برا مرض ہے۔ اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے انسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک ویدک وغیرہ طبوں میں اس مرض کی دوائیں ہیں، مگر وہ اس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر

سفوف یابس ہے

پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہے، کمر کا درد، چہرے کی بے رونقی، کاہلی، سستی، لاغری دور کر دیتا ہے، ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحت یاب ہو چکے ہیں، اکثر ڈاکٹروں نے بھی اس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھ کر اپنے مطب میں استعمال شروع کر دیا ہے۔ بس اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ منیجر "مشہور دواخانہ دہلی" کو لکھیے، اور یہ دوا بذریعہ وی۔ پی پارسل منگا کر فائدہ اٹھائیے، قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ/ ۱) ہے، محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا انتظار کرنا ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- مشہور دواخانہ دہلی

یہ جوانی کے دشمن ہیں

سستی — کمزوری — جریان — قطرہ

ان کو فوراً ہلاک کردو!

جتنی وبا ہندوستان میں نامردی کی پھیلی ہوئی ہے۔ اتنی شاید دنیا نے کسی ملک میں ہو، اور جتنی لوٹ یہاں کے اشتہار بازوں نے مچا رکھی ہے۔ اور پبلک کی صحت کو برباد کر رکھا ہے ایسی دنیا کے کسی خطہ میں نہیں ہے۔ کیا آپ کی آنکھیں ابھی تک نہیں کھلیں، جب کہ آپ بھی جھوٹ اور فریب میں پھنس کر اپنا روپیہ اور صحت کھو بیٹھے ہیں۔ اس اندھیر گردی اور عام صحتوں کے برباد ہونے سے متاثر ہو کر آیورویدک اور یونانی طب کے فلاسفروں نے ایک وقت میں بیٹھ کر بڑے غور و فکر کے بعد نامردی جریان۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ کجی۔ لاغری۔ سستی اور عام جسمانی کمزوری کا صرف سات دن کا علاج معلوم کر لیا، اور اس علاج سے ہندوستان کے لاکھوں انسانوں کو دوبارہ جوانی مل گئی۔ جن کی وجہ سے ان کے گھروں کی خوشی قائم رہ گئی اور ہزاروں برباد گھر آباد ہو گئے، جو لوگ جوانی کے لئے ٹکریں مارتے پھرتے تھے، راتوں کی تنہائی میں اپنے کئے پر پچتا کر آٹھ آٹھ آنسو رویا کرتے تھے۔ آج ان کے گھروں میں جا کر دیکھو وہ اولاد سے کھیلتے نظر آتے ہیں اور ان کے گھروں میں سکھ اور چین نظر آتا ہے۔

سات دن میں "جوانی" کس طرح مل سکتی ہے

بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ جوانی کو لوٹانے کا علاج صرف سات دن میں ہو جاتا ہے۔ مگر ان سات دنوں کے اندر...... پاس جانے کا پرہیز بہت ضروری ہے، کیونکہ اس علاج کی پوشیدہ ترکیب کے اصول میں خرابی آ جاتی ہے، اس لئے صرف ان ہی لوگوں کو یہ کورس استعمال کرنا چاہئے جو سات دن تک ضبط سے کام لینے کا اقرار کریں گے۔ بڑے غضب کی طاقت چوتھے ہی دن پیدا ہونے لگتی ہے۔ بس اس طاقت کو سات دن تک روک لینے سے انسان برسوں طاقت سے کھیل سکتا ہے، اور اس کی طاقت کم نہیں ہوتی۔ اس علاج میں دو دوائیں ہوتی ہیں۔ ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی۔ دونوں دوائیوں کے کورس کا نام "رِی جووین" ہے کھانے کی دوائی کی پہلی ہی خوراک حلق میں اتری اور اس نے تمام اعصاب کو ہوشیار کرنا شروع کر دیا۔ اور کمزوری کو بدن سے اس طرح نکالنا شروع کر دیا جیسے کایا پلٹ دی۔ لگانے کی دوا بھی اپنے ایک قطرہ کا کمال دکھاتی ہے۔ عضو پر پھیلتے ہی مریض حیرت زدہ ہو جاتا ہے اور بجلی کی طرح لہریں دوڑنے لگتی ہیں، اور طاقت کا سمندر ابل پڑتا ہے۔ اس کورس میں عجیب و غریب صفات بند ہیں۔ اگر کوئی تندرست انسان بھی ایک دفعہ استعمال کرے تو جوانی کا پورا سماں دیکھ لے گا۔

گارنٹی اس بات کی گارنٹی تحریری دی جاتی ہے کہ ہماری "رِی جووین" کورس سے اگر سات دن میں انسان تندرست نہ ہو تو قیمت واپس کی جاتی ہے اور ایک پیسہ رکھنا برا سمجھا جاتا ہے، پورے کورس کی قیمت پانچ روپیہ ہے ڈاک خرچ ۸ر علاوہ۔ یہ کورس ان ہی لوگوں کو بھیجا جائیگا جو سات دن تک ضبط سے کام لینے کا اقرار کریں گے۔

پتہ: منیجر اکسیری دواخانہ۔ کلاں محل (رپی ڈی) دہلی

حیرت انگیز شیشہ

ملک آسام کے کامل جادوگر کی ایجاد

ہر قسم کے سوالوں کا جواب گھر بیٹھے معلوم کر لو۔ مثلاً دوسرے کے دل کا بھید معلوم کرنا۔ گم شدہ کا پتہ، دفینہ معلوم کرنا حیات و ممات، حمل میں لڑکا یا لڑکی بسٹ، لاٹری و ریس کے نمبر معلوم کرنا۔ میری آئندہ زندگی کیسے بسر ہوگی۔ میری شادی کب ہوگی شہنشاہ مسمریزم، مرے ہوئے عزیزوں کی روحوں سے ملاقات جس عورت یا مرد کو کبھی نہ دیکھا ہو وہ بھی اس آئینہ میں جلوہ گر ہوگا۔ نیز ہر قسم کے مریض کی تشخیص و نسخہ لکھا لو وغیرہ جو چاہو سو دریافت کرو۔ اصلی جادو کا شیشہ سوائے ہمارے دنیا بھر میں کہیں سے نہ ملے گا۔ ایک بار کا خریدا ہوا عمر بھر کام دیگا۔ قیمت صرف عہ پرچہ ترکیب ہمراہ ملیگا۔ ناپسند آنے یا غلط نکلنے پر واپسی کی شرط ہے۔

پتہ:۔ انڈو برٹش کمپنی پوسٹ ۲۲۳ پی۔ ڈی۔ لاہور

مفت منگائیے

ریڈیم گولڈ کے زیورات کیلئے ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی مفت منگائیے۔ بطور نمونہ چھ تولہ ریڈیم گولڈ ایک جوڑی کانوں کے کانٹے ایک جوڑی چوڑیاں دو عدد انگوٹھیاں منگانا چاہیں۔ محصولڈاک پیکنگ کے لئے ۸ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ منگانے کا پتہ:۔

الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس ۲۶۱ پی۔ ڈی لاہور

خوبصورتی ایک نعمت ہے

حسن آپ کا پیدائشی حق ہے اسے حاصل کرنے کے لئے پر از معلومات کتاب رہنمائے صحت و خوبصورتی مفت طلب فرمایئے۔

میکسو لیبارٹریز پوسٹ بکس ۲۶۱ پی۔ ڈی لاہور

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

"میکسو" مرہم کو تین یوم مالش کرنے سے بغیر تکلیف کے سفید داغ جاتے رہتے ہیں، اعتبار نہ ہو تو بذریعہ تار لکھا لیں۔ اپنی حالت اور عمر ضرور تحریر فرمائیں۔ نمونہ کی شیشی تین روپے آٹھ آنے مکمل کورس دس روپے علاوہ محصولڈاک

منٹ
پہلے بغیری چسکی کا استعمال

آپ بھی خود دیکھئے ہماری قیمت

بواسیر کی شرطیہ دوا

پہلے روز خون بند تین روز میں مکمل آرام۔ قیمت صرف دو روپے۔

بال کالا تیل
ہتھیلی پر سرسوں

میکسو کیمیکل ہیر آئیل کے لگاتے ہی سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اس تیل کے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے بال جڑ سے سیاہ پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی ۶ محصول ڈاک ۱۲

بند حیض

ماہواری خون خواہ کسی وجہ سے اور کتنے ہی مہینوں سے بند ہو میکسو اکسیر حیض کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے خون جاری ہو جاتا ہے

قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے

بغیر آپریشن فوطہ بڑھ جانے کا علاج

اگر فوطہ میں آنت اتر آئی ہے یا پانی آگیا ہے تو اس کی حیرت انگیز دوا "ڈبل رجسٹرڈ" استعمال کیجئے خواہ کیسا ہی پرانا مرض ہو ایک ہفتہ میں مستقل طور سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کیلئے مجرب دوا "ڈبل رجسٹرڈ" کی مالش سے پسینہ کے ذریعہ مادہ خارج ہو کر فوطے اصل حالت میں آ جائیں گے۔ آپریشن کی ضرورت نہیں مکمل فائدہ کیلئے ایک شیشی کی قیمت پانچ روپے نو آنے (۵۹) نمونہ کی شیشی ۶ محصول ڈاک آٹھ آنے

مسکراہٹ جادو ہے

کیا آپ مسکرانا جانتے ہیں؟

نہیں تو

ہم سے مشورہ مفت لیجئے

کوئی سی دوا بھی تسلی بخش ثابت نہ ہو تو پوری قیمت واپس منگوا لیجئے۔ یاد رکھئے سونا پیتل کے دام نہیں مل سکتا۔ اور نقلی مزاج تو عین وقت پر جواہرات کو پتھر کے دھوکے میں کھو دیتا ہے۔

تمام ادویات ملنے کا پتہ

میکسو لیبارٹریز پوسٹ بکس ۲۶۱ پی۔ ڈی لاہور

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدّہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی اور کراچی سے عدن، پورٹ، سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں۔ نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی مورلیشس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں۔

کرایوں اور شرح بار برداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ اپنک اسٹریٹ بمبئی

تار کا پتہ:۔ "ہمدم دہلی" ٹیلیفون نمبر ۶۲۲

خطرے کا زمانہ

گرمی سے جب خون رگوں میں پھیلتا ہے، تو سارے جسم میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر خون صاف نہیں، اور اس میں زہریلا مادہ موجود ہے تو سخت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے موسم گرما میں خون کی صفائی کا سب سے زیادہ خیال ہونا چاہیئے۔

خون کی صفائی کے لئے ہمدم دواخانہ دہلی کا

شربت مصفی اعظم

ہندوستان میں سب سے زیادہ مقبول ہے

اس کے استعمال سے خون کے نقائص گردوں کی خرابی، پھوڑے، پھنسی اور اس قسم کے تمام امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے، جو فساد خون سے پیدا ہو جاتے ہیں، اس کے استعمال کا یہی موسم ہے، آج ہی ہمدم دواخانہ دہلی سے ایک شیشی منگا کر شروع کر دیجئے قیمت ۲۰ خوراک کی شیشی عمر علاوہ محصولڈاک

ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس ۷۶ لال کنواں دہلی

گرمیوں میں بھی آرام و سکون کی زندگی گزارنے کا راز

اگر آپ میدانی علاقہ کی شعلہ بار فضا میں بھی پہاڑوں کی ٹھنڈی آب و ہوا کا لطف اٹھانا اور آرام و سکون سے زندگی گذارنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ آج ہی سے

شربت راحت روح (رجسٹرڈ)

پینا شروع کردیں۔ یہ شربت سائنٹیفک طریقہ پر تازہ پھلوں مثلاً انار، انگور، اناس، سیب، سنگترہ، فالسہ، اور پھولوں و میووں کے جوہر کو گلاب، بیدمشک، کیوڑہ اور قیمتی دواؤں کے ساتھ حل کرکے تیار کیا جاتا ہے، خوش ذائقہ ہے، خوش رنگ ہے، خوشبودار ہے۔ دردسر، دوران سر، قے، متلی اور گھبراہٹ کو روکتا ہے۔ گرمی اور لو کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے، پیاس کو بجھاتا ہے قیمت فی بوتل صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

ہمدم دواخانہ لال کنواں پوسٹ بکس ۷۶ دہلی

پھوہڑ دلہن

جب گھر میں آجاتی ہے تو گھر کا امن اور سکون برباد کردیتی ہے [illegible] دوزخ بن جاتا ہے [illegible] بدنیا [illegible] ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی [illegible] گھر والی کی [illegible] پڑھانا [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] دلچسپ ہے کہ [illegible] ہاتھ سے [illegible] قیمت [illegible]

تعلیم خانہ داری

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خانہ داری [illegible] [illegible] موجود [illegible] گھر کو [illegible] [illegible] [illegible] خانہ داری [illegible] [illegible] چھپائی [illegible] جلد [illegible] قیمت [illegible]

شریر لڑکی

ماں باپ کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے۔ مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی علمی کتاب بچی کی استانی ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کرکے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے سخت سے سخت [illegible] بچی بھی سلیقہ شعاری آجاتی ہے۔ [illegible] [illegible] ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہیں [illegible] سفید [illegible] کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]

ضروریات دین

ایڈیٹر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا۔ دینی ضروریات تو مسلمانوں کو تعلیم کرنی چاہئے دینی ضروریات کو کم ہمت اہل [illegible] تجارت پیشہ بے ناواقف زمیندار [illegible] مسلمانوں کو پڑھنی چاہیے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصل اصول اسلام سے واقفیت ہوجائے ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ [illegible] چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، [illegible] حاکم کا ہو، بیوی کا ہو، [illegible] کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے [illegible] اس پر قابو حاصل کرسکتے ہیں اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگاکر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیے تو احباب کا مسخر کرنا [illegible] مرد کا [illegible] افسر پر قابو پانا [illegible] کا اپنے حسب منشا چلانا اس کے عامل کیلئے معمولی بات ہے قیمت [illegible]

معلم عربی

ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھے ابتدائی [illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible] الفاظ کے معانی [illegible] عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت [illegible] تھا اسکے ابتدائی صرف و نحو ہی جھگڑا ہے اس معلم عربی میں صرف و نحو کے طول [illegible] [illegible] پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر [illegible] [illegible] سے ایک سبق روزانہ پڑھے تین ماہ میں وہ خاصہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت [illegible]

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی [illegible] خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے۔ تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں۔ [illegible] حسین و جمیل اور ٹو بلاک ہیں قیمت صرف [illegible]

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں۔ اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر دیکھئے کہ آپکے الفاظ طلسم بن جاتیں گے آپکی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہوجائیگی ہر محفل میں لوگ آنکھوں پر بٹھائیں گے ہزاروں کے مجمع میں آپ بیدھڑک تقریر کرسکیں گے قیمت [illegible]

اسلام کے سپاہی

مفید اور اہم کتاب جناب میرزادہ [illegible] عزیز حسن بقائی ایڈیٹر [illegible] کے مسلسل مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ [illegible] سے اسلام نے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول [illegible] کارناموں کو بیان کرتے ہیں [illegible] کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا جذبہ [illegible] موجیں مارتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں [illegible] غیر فانی جذبہ پیدا ہوجانے کی قیمت [illegible]

درس معاشرت

اپنا نام آپ [illegible] کے اور پرکیف عبرت [illegible] عجیب اور سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ہے، ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی پرلطف تصویر ہے افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر انداز میں اصلاح رسوم کی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے [illegible] چھپائی عمدہ [illegible] [illegible] صفحے [illegible] اور جود [illegible] کے صرف [illegible] ہے

سیرت باقی رح

سالار نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضور باقی باللہ نقشبندی بخاری کی مفصل سوانح عمری حضرت خواجہ کے تمام ملفوظات کا تذکرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم، ترکیہ نفس کے آسان طریقے مجوب اعمال اور اوراد و وظائف حضرت خواجہ غریب نواز کی صوفیانہ زندگی کے اسرار پڑھنا چاہتے ہو تو سیرت باقی کا مطالعہ کرو، جس کے مصنف پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی [illegible] خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں [illegible] پیرزادہ صاحب نے [illegible] تذکرہ [illegible] ہے۔ قیمت صرف [illegible]

غیبی نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم اعداد، پامسٹری فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیرنامہ خواب اور فالنامہ کی انسائیکلوپیڈیا یہ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کے لئے بے چین رہتا ہے اور خواہ مخواہ نجومیوں اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کرلیتا ہے۔ یہ کتاب مطالعہ کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کرسکتے ہیں۔ اس کتاب میں معلومات ہی نہیں بلکہ ذہر کیلئے تریاق بھی ہے سفید چکنا کاغذ ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اکثر بزرگان اسلام کے بتائے اور آزمائے ہوئے طریقے سے ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ، استخارہ قرآنی کا فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسمائے الٰہی کا فالنامہ، اسمائے نبی کا فالنامہ، انگریزی کا فالنامہ، فارسی کا فالنامہ، جنتریوں کا فالنامہ، اعضا کے پھڑکنے سے فال لیں، روحانی عملیات درج ہیں۔ قیمت صرف [illegible]

تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو بغاوت اور طغیانی کا زمانہ ہے اور قدم قدم پر مذہب کیلئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقے پر سمجھایا گیا ہے۔ یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے اور اپنے عجیب غریب [illegible] ہیں۔ [illegible] اعمال کو ذہن نشین کرایا ہے کہ پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے، یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ایک ایک واقعہ بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیمت ۸ر

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب بہاری نے ترجمہ کیا ہے، جو لوگ اچھے مذہبی معاشرتی اصلاحی افسانے پڑھنے کے شائق ہیں جن کو پڑھ کر کچھ دلچسپی ہو اور اپنے گھروں میں بے تکلف ان کو رکھ سکیں تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ اس میں [illegible] افسانے [illegible] کی تعداد ہے [illegible] ترین ہیں قیمت ۸ر

آفتاب رسالت

مورخ اعظم حضرت علامہ رفیق صاحب بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول خدا کے بہت مبسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں پہلا حصہ ۲۰۶ صفحات، اس میں زیادہ حصہ تاریخ عرب اور بعثت رسول سے پہلے کے حالات ہیں اور کچھ ولادت و طفولیت رسول، حصہ دوم ۴۴۲ صفحات اس میں پوری رسالت کے تمام کل حالات مثل بلوغ و شادی، تبلیغ، غزوات اور سیاسی تبصرات اور متفرق واقعات کے تذکرے، اس میں حضور کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں ضخامت ہر دو حصہ ۶۴۸ صفحات قیمت [illegible]

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں، جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں، جو نیم استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں، اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے۔ ان کو یہ کتاب ضرور منگا لینی چاہیئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز مدرسوں میں اونچے کلبوں میں بیٹھنے اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں، اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے، مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل ہے پھر آپ کیوں نہیں یہ کتاب منگا لیتے جو آپ کے انداز تعلیم میں [illegible] تین حصہ میں [illegible] قیمت ۱۲ر

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مشہور کتاب ہے، جو ہر عمل کے لئے ترجیدہ ہیں، اس کے چار حصے ہیں اور ایک خاتمہ، حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں، حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال خواص، حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں حصہ چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے پانچویں حصہ میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش ہیں بڑی مجرب ہے۔ قیمت ۱۲ر

نبیوں کے قصے

۵ پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم تک جتنے بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں جن کا قرآن میں ذکر ہے، سب کی مکمل سوانح عمری ہے بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۷۶ صفحوں کی مجلد کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پُر ہوں گے اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے [illegible] ریاضیات کے مقابلہ میں امت [illegible] کی ہلکی عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادت الٰہی کی تسویق ہوتی ہے۔ قیمت ۳ر

چھیانوے اولیا

کے حالات ان کی کرامات، ان کے خوارق، ان کی تعلیمات، ان کی اولیائے تبلیغ اسلام، ان کے اسرار باطنیہ کی اہمیت کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے، اس کا نام بھی تذکرہ اولیا ہے یہی وہ کتاب ہے جس میں چھیانوے اولیا کے حالات ہیں اس میں ہندوستان کے بھی ہیں یمن کے بھی، [illegible] کے بھی اور حجاز کے بھی ہیں، یمن کے بھی، شرق ترک کے بھی اور شرق بعید کے بھی، یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا مکمل آئینہ ہے قیمت ۸ر

بہشتی زیور

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے، اس کے کل گیارہ حصے ہیں، ایک عام عورت کو ایک صحیح مسلمان عورت بنانے کے لئے دین، اخلاق، معاملات، فرائض، خانگی کاروبار، مرد زنانہ امراض وغیرہ کے متعلق جتنا بھی علم ضروری ہے وہ سب کا سب ان گیارہ حصوں میں آگیا ہے، یہ کتاب مسلمان عورتوں کیلئے ایک مکمل اسلامی کتب خانہ کا علم رکھتی ہے تمام جلدوں کی قیمت مجلد کامل تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک ۱۲ر

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے، جو علامہ ابو البصیر صاحب آزاد عشقی کے ۴ سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے۔ قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے سرداران کفار قریش اور منکرین کلام الٰہی کا اس کو سنکر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجز نما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ہے۔ سفید چکنا کاغذ قیمت صرف [illegible]

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ تخیلی کی، وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کیلئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اسی صحیح [illegible] ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو، تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشنودی کا حقدار ٹھیرائے ہوئے کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں۔ ۳۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی قیمت ۸ر

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی مع تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب محدث تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے، آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جا جمع کیا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی شفا ہے بلیات کی دفع ہے، مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے، حب کے وظیفے ہیں تسخیر کے نقش ہیں، ۱۶۰ صفحوں کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ساتیاں انکھیاں پھریاں سو بیری ملک جہاں

اگر ماں کی پیاس سے تڑپتے ہوئے بچے کی تصویر دیکھنا ہو تو کتاب

آہ مظلوم پڑھئے۔ بدنصیب عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے۔ وہ جس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اٹھ گیا ہو اس کیلئے سوائے گوشۂ لحد کے کہیں ٹھکانا نہیں۔ مظلوم کی داستان غم سنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے قیمت ۸/

مسدس حالی

عالم اسلام میں ہلچل ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سرسید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر جاؤنگا مسدس اسلام کی جیتی جاگتی تاریخ اور ہمدرد اسلام ہے لاکھوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی ہر اشعار، پالیش اعلیٰ کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے، ابتدا میں شاہ صاحب جو گویا نثر مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے قیمت ۸/

شرح رباعیات عمر خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب و فلسفی اور نامور حکیم و شاعر عمر خیام کی بے مثل رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف مرقعوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہے مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشۂ گمنامی میں پڑے تھے، اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت دلچسپ پیرایہ انداز میں لکھی ہے شروع میں عمر خیام کا فوٹو اور ایک درجن رباعیوں کو مصور کیا ہے قیمت ۱۲/

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین رئیس المحدثین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے، اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں، اس سے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تبحر علمی کے صحیح اور مجرب ہونیکا ضامن ہے ہر عمل تیر بہدف ہے۔ دین و دنیا کی ہر ضرورت بفضلہٖ اس کے ذریعہ پوری ہوسکتی ہے قیمت ۱۲/

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب محدث تھانوی، دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی اردو نظم میں بہت سی مناجاتیں ہیں، دعا مانگنے کے طریقے اور ادب ہے اور علمائے عظام کی مقبولیت دعا کی حکایتیں پھر قرآن شریف سے سات دن کی ادعیۂ کریم کی مجرب دعائیں جنکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر استعاذہ منزل اور دعائے استخارہ، شجرہ امداد یہ نظم مترجم درود شریف منظوم از مولوی اشرف علی صاحب مع ترجمہ نثر میں بیان کی گئی ہیں۔ لاکھوں مسلمانوں کے زیر مطالعہ ہیں قیمت ۸/

کلید قرآن

جو بچے کسی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی پڑھ سکے، ان کو کلید قرآن پڑھائیے، دو مہینے میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجائیگا جو بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے، ان کو کلید قرآن پڑھاتے دو مہینے میں کلام اللہ پڑھنا ضرور ہوجائیگا کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے۔ آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے۔ قیمت صرف ۳/ ایک روپے کے آٹھ۔

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کیلئے بڑی اکسیر چیز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے مندرجہ شرائط کے ساتھ پڑھی جائے، اس کے اوصاف بیان کرنے کیلئے دفتر کے دفتر درکار ہیں، جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہو اس کی ضرورت کبھی اٹکی نہیں رہتی اس کے عامل رسولؐ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں پھر بھی ایکیلی یہی نعمت کیا کم ہے، وظائف اور دعا کے سلسلہ میں بے نظیر کتاب ہے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر بلاکوں سے چھپی ہے قیمت قسم اعلیٰ ولایتی ۱۲/ قسم دوم ۱۲/

فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سکھانے والی کتاب فارسی بول چال ہے جس میں پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کے اعلیٰ ڈگری یافتہ فاضل حضرات نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان کو اردو میں ڈھالا ہے شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو ترجمہ کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھے ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے چٹھیاں، مبارکبادی اور تعزیت وغیرہ کے نمونے اردو عبارت و ترجمہ میں قیمت ۱۲/

بلند پایہ مقالات اور علمی مضامین

بہترین نظمیں و افسانے

با تصویر ہفتہ وار اخبار

حریت کا سالنامہ

دسمبر کے وسط میں دہلی کے مشہور بے لاگ اخبار حریت کا سالنامہ با تصویر شائع ہوگا، جس کے لئے ملک کے نامور ادیب بہترین نظم و نثر لکھ رہے ہیں۔ سبق آموز افسانے، وجد آفریں نظمیں، بلند پایہ علمی مقالات کے علاوہ سولہ صفحے پر اعلیٰ درجہ کی فوٹو بلاک تصاویر ہوں گی۔ اچھی لکھائی چھپائی، سفید کاغذ ۳۰×۲۰ سائز ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸/ لیکن جو لوگ ۳۰ مئی تک حریت کی سالانہ قیمت تین روپے بھیج دیں گے، ان کو حریت کا یہ بیش قیمت روح نواز ادبی مجموعہ مفت ملے گا۔

چونکہ حریت کا سالنامہ بہت بڑی تعداد میں چھپے گا، اور اعلیٰ طبقے میں پہنچے گا، اس لئے مشتہرین کے لئے بہترین موقع ہے، اپنی اشیاء کو اعلیٰ طبقے سے متعارف کرانے کا۔

کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے، اس لئے فوراً خط و کتابت کیجئے۔ اور مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمایئے۔

منیجر اخبار حریت جامع مسجد دہلی

آپ کے بچوں کے لیے شربت روح افزا تیار ہے

جب شربت روح افزا گھر میں آتا ہے، تو بچوں کا اس میں سب سے پہلے حق ہے۔ یہ بچوں اور سب گھر والوں پر گرمی کا اثر، اور گرمی کی خطرناک بیماریاں جیسے لُو، محرقہ بخار، صفراوی دست، قے، پیاس کی شدت، دھڑکن وغیرہ روکنے کے لیے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ حلق سے اُترتے ہی ایسی خنکی اور ٹھنڈک پیدا کرتا ہے، جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو۔



تازہ رسیلے انار، سیب، انناس، بہی، بیش قیمت پھولوں، گلاب، بید مشک، کیوڑہ، اور قیمتی دواؤں کے عرق سے بغیر ہاتھ لگائے سائنٹفک مشینری پر تیار کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے سنگ مرمر کے محلات میں اور غریبوں کے مکانات میں اس مہکتے ہوئے خوش رنگ، دلنواز شربت کی یکساں قدر ہے۔



چھتیس چھتیس سال سے بے شمار عورتیں اور مرد ہر موسم گرما میں صبح و شام یہی مشہور شربت پیتے ہیں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔ آج ہی منگائیے۔

رسالہ ہمدرد گرما دواخانہ سے مفت لے پڑھیے۔

ہمدرد دواخانہ لال کنواں {گلی قاسم جان کے سامنے} دہلی

نئی دہلی کے شائقین شربت روح افزا ہماری ایجنسی واقع ۲۲ پچکوئیاں روڈ سے خرید سکتے ہیں۔

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

نادر، نایاب، شہنشاہ، معرکۃ الآرا، سرتاج، حکمی علاج، گوہر نایاب کمزوروں کا سہارا، طاقت بیمہ، شہ زور، کون سا لفظ باقی ہے، جو نامردی کے مایوس مریضوں نے معجون شباب آور کی تعریف میں استعمال نہیں کیا۔ کثرت جماع، افسوسناک غلط کاریاں، ضعیفی اور لاحد دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ ہزاروں عقلمند اصحاب جو زر کو روپیہ سمجھتے ہیں، اور روپیہ کو برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ علاج جب ہو بازاری دواخانوں اور ایسے دواخانوں سے جہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے پرہیز کرتے ہیں، ہمدرد کی مطبوعہ عالم معجون شباب آور استعمال کرتے ہیں۔ معجون شباب آور سے پر کیف ہیجان اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے۔ اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔

معجون شباب آور ابھی منگائیے، قیمت پانچ تولہ کی شیشی پانچ روپے، نمونہ کی شیشی ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر ہمدرد یونانی دواخانہ دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید حکیم الامت حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے، جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زود فہم، نویسی کی تشریح ست بے نیاز ہے۔ حاشیہ پر تفسیر ''حرب والمعجم'' حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان القرآن ... کی ... ہے، جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے، اور دنیائے اسلام میں بے حد مقبول ہے، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب نے کرایا گیا ہے، اس ترجمہ و تفسیر بیان القرآن کو علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے، جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا یہ مقدمہ ... مطالعہ کلام ... اور ... تعلق وضح کلام اللہ پر محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے کتابت کے اعتبار سے بھی اعجاز نما قرآن مجید لاثانی و بے مثل ہے، اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا، آخر میں یہ ... بھی ضروری ہوگا کہ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون جید حافظوں اور عالموں نے کی ہے جن کی مہریں قرآن مجید پر ثبت ہیں، قیمت بلا جلد ... مجلد پارچہ سفید نادرے کا کاغذ ... مجلد چرمی کامل نقرئی کار ... اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ ... مجلد چرمی سنہری کار ... محصول ڈاک ...

آسان ترجمہ اور تفسیر والا قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے، حاشیہ پر ان ہی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں۔ پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے، تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں۔ چوتھے باب میں اوقات اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے۔ پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں، جنکی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں۔ ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے قلم جلی ہے صحت کئی علما اور قاریوں نے کی ہے سفید نادرے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے، مساجد میں رکھنے غربا میں تقسیم کرنے کیلئے اس سے سستا قرآن مجید آپکو کہیں نہیں ملے گا۔ قیمت مجلد نقرئی کار ۱۲؍ رحاشیہ دار غوانی بلا جلد ۱۲؍ مجلد نقرئی کار ۱۴؍ محصول ڈاک ۱۳؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی، اخلاقی، اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو ۱۸ سال سے
تبلیغ و اشاعت کے لئے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ

اعلیٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ

ممالک غیر سے
جس میں محصول بھی شامل ہے

اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ مطابق جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۵

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

لیگ اور کانگریس کا فرق

۱۔ مسٹر فضل الحق لیگ ہائی کمانڈ کے رکن تھے۔ جب انہوں نے مسٹر جناح کی غیر آئینی حرکات کے خلاف انہوں نے صدائے احتجاج بلند کی، تو ان کے خلاف خود لیگ والوں نے لفنگے پن کی انتہا کر دی۔ اسلام کے اعلیٰ اخلاق کو ان "دھرم چیلوں" لیگیوں نے پیروں سے روندا، اور ان کی بیمار خواہر کو اپنے گندے پن سے اس قدر زدہ کیا کہ وہ بے ہوش ہو گئیں، اور اس بد تمیزی اور غنڈہ پروری اور لچ پنے کے خلاف جب صدائے احتجاج بلند کی گئی تو میرے خلاف لیگ کی چھوکرا پارٹی نے ایک متحدہ محاذ قائم کیا، اور اس سے زیادہ افسوسناک صورت یہ ہے کہ لیگ کے ذمہ دار طبقے کی اس کارروائی پر اعلیٰ حلقوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس لفنگے پن کو پسند کرتے ہیں۔

۲۔ مسٹر راج گوپال اچاریہ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے کانگریس کے اصول کے خلاف پاکستان کی حمایت میں ایک تجویز پاس کی، اور خلاف آئین ورکنگ کمیٹی سے اس کی تائید کی مطالبہ کی۔ کانگریسی حلقوں میں ان کے اس حریفی کارستانی سے کھلبلی مچ گئی۔ الہ آباد میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آئے۔ کانگریس ہائی کمانڈ کے ارکان نے ان کا انتہائی احترام کے ساتھ اسٹیشن پر خیر مقدم کیا، اور کچھ مہاسبھائیوں نے ان کو لفنگا پن اور غنڈہ پن جو مسلم لیگیوں نے مسٹر فضل حق کے ساتھ کیا تھا، راجہ جی کے ساتھ برتا، تو پنڈت جواہر لال نہرو اس لچ پنے کو رد کرنے کے لئے سب سے آگے تھے، حتیٰ کہ پنڈت جی کو اپنے غصہ کے خلاف ان مہا سبھائی لونڈوں کی تواضع بھی کرانی پڑی، تاکہ راجہ جی کی عزت کا تحفظ ہو سکے۔ اس کے بعد راجہ جی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی میں اپنے مجوزہ رزولیوشن کو پیش کیا، اور پوری قوت بیان کے ساتھ میں گھنٹہ بھر تقریر کی، لیکن اس بد تمیزی کا ایک نشانہ بھی کانگریس میدان میں نہ تھا، جو مسلم لیگ کے "مجاہدوں" کا طرۂ امتیاز ہے، اور یہی فرق ہے لیگ اور کانگریس کی تہذیب کا۔ لیگ اور کانگریس کی بیت ضبط و تنظیم کا، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ لیگیوں کا اخلاق کس قدر پست ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ایک بھائی کے عدم ڈگمگانے کو برداشت نہیں کر سکتے اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو ٹھکرا کر غنڈہ پن پر اتر آتے ہیں۔

راجہ جی خود کانگریس ہائی کمانڈ سے استعفیٰ دیتے ہیں، لیکن فضل حق غریب کو لیگ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ راجہ جی کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مجوزہ پروگرام کیلئے کانگریس کے کھلے اجلاس میں رائے عامہ حاصل کریں۔ اور وہاں ناکام ہونے کے بعد بھی ان کو یہ آزادی ہے کہ وہ کانگریسی حلقوں میں پاکستان کی حمایت کے لئے پراپگنڈہ کریں۔ یہ ہے لیگ کی ڈکٹیٹری اور کانگریس کی جمہوریت کا فرق۔

راجہ جی دہلی اسٹیشن پر تشریف لاتے ہیں، مہاسبھائی اشرار ان کے خلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیگ کے "نوزائیدہ" اخبارات میں مہاسبھائیوں کی اس حرکت پر غصہ کا اظہار

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

کرتے ہیں۔ لیکن ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایک آنکھ میں بہر حال اور دوسری میں خدا کا قہر کیوں ہے۔ اگر یہ لفنگا پن فضل حق کے لئے جائز تھا، تو راجہ گوپال اچاریہ کیلئے ناجائز کیوں ہے؟ اگر یہ خنجر بکف مجاہدین کی کوئی بڑی خدمت اسلام تھی، تو مہاسبھائیوں کو اس دھرم یدھ سے کیوں روکا جاتا ہے؟

کیا اس دوغلے پن کی کوئی وجہ بتائی جا سکتی ہے؟

مدغاسکر پر قبضہ

جب سے فرانس کی کٹھ پتلی حکومت نے جرمنی کے آگے گھٹنے ٹیکے ہیں، اس وقت سے یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ جاپان اس اہم جزیرے پر جو فرانس کی ملکیت ہے قبضہ کر کے ہندوستان، روس اور چین کی سپلائی میں مشکلات پیدا کرے گا۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے حکومت امریکہ کے مشورہ سے جاپان کے قبضہ کرنے سے پہلے مدغاسکر پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ ایک اہم بحری اقدام ہے جو برطانیہ کی طرف سے عمل میں آیا۔ اور اس کا لازمی اثر جرمنی اور جاپان کے منصوبوں پر پڑے گا۔

اگر برٹش گورنمنٹ مدغاسکر پر قبضہ نہ کرتی، تو لامحالہ جاپان اس پر قبضہ کر لیتا، اور ہندوستان، چین اور روس کے لئے مشکلات پیدا کرتا۔ اور کس کو خبر ہے کہ پھر کتنی مشکلات کے بعد ہندوستان کے راستے کی حفاظت کا انتظام ہوتا۔

اگر اتحادی حکومتیں مدافعت کی بجائے اب حملہ شروع کر دیں، تو محوریوں کو اپنے گھر کی خیر منانے کی ضرورت ہو، اور اس کا اخلاقی اثر بے حد اچھا ہو، اتحادی حملہ کریں گے، اور بظاہر تیاریہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد کسی ایسے مقام پر جو جرمنی افسروں کے خیال میں نہ ہو، حملہ ہو جائے، مگر یہ حملہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا، اس کا علم سوائے دفتر جنگ کے اور کسے ہو سکتا ہے؟

ریاستوں میں فرقہ پرستی

مسلم لیگ نے برٹش انڈیا میں تو فرقہ پرستی کی آگ لگائی تھی کہ اس کے پیٹ میں ایک نیا پھوڑا ہو گیا، جو ریاستوں کی مسلم لیگ کے نام سے موسوم ہے، اور یہ لیگ کا دُم چھلا لیگ کے اجلاس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

اس ریاستی مسلم لیگ کا کانسٹی ٹیوشن کیا ہے، اغراض و مقاصد کیا ہیں، اور منزل مقصود کیا ہے، ان سب کے جملہ حقوق نواب بہادر یار جنگ کے نام محفوظ ہیں۔

اگر حکومت کا پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ فرقہ پرستی کی آگ کو ریاستوں سے دور رکھنا چاہتا ہے، تو اس کو مہاسبھا اور لیگ کے پلیگ کو ریاستوں سے دور رکھنا چاہیئے تھا، لیکن افسوس ہے کہ پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ نے نہ مہاسبھا کو روکا، نہ ریاستی لیگ کو، اور اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ریاستوں میں لیگی اور مہاسبھائی لیڈروں کی بدولت فرقہ پرستی کی وبا پھیل رہی ہے، جو اس لڑائی کے زمانہ میں کسی صورت میں نہ پھیلنی چاہیئے۔ اس لئے ہم حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ریاستوں کو فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک کریں۔

فوجیوں کی چیرہ دستیاں

کوئی دن مشکل سے ایسا گذرتا ہوگا جس میں فوجیوں کے متعلق شکایات اخبارات میں شائع نہ ہوتی ہوں، بہت ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ خبریں زیب داستان کے لئے ہوتی ہوں، لیکن یہ قطعاً ناممکن ہے کہ سب غلط ہوتی ہوں، سودے والوں سے جھگڑنا، خواتین پر حملہ آور ہونا، یہ ایسے شرمناک افعال ہیں کہ ان پر کسی فوج کو مبارکباد نہیں دی جا سکتی، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت ہند جلد از جلد ایسے شرمناک واقعات کے انسداد کی طرف توجہ کرے۔ تاکہ ملک معظم کی وفادار رعایا میں اور فوج میں خلیج زیادہ نہ بڑھے۔

بربادی کی پالیسی

روس میں چونکہ عمارات اور کارخانے سب سرکاری ہیں، اس لئے وہاں دشمن کے قبضہ سے پہلے کارخانجات اور دوسری تمام کارآمد اشیاء برباد کر دی جاتی ہیں، کیونکہ جب کبھی دشمن سے وہ ملک واپس لیا جائے گا، اس وقت اس کی تعمیر حکومت روس کا کام ہوگا، لیکن ہندوستان میں یہ صورت نہیں ہے، کارخانجات اور جائداد وغیرہ انفرادی ملکیت ہیں، یا لمیٹڈ کاروبار کی صورت ہے، لہذا رنگون میں جب سب کچھ برباد کرنے کی پالیسی پر حکومت نے عمل کیا، تو ہندوستان میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی جس کی تائید مہاتما گاندھی اور دوسرے اکابرین ہند نے کی ہے، چونکہ ہندوستان میں روسی نظام حکومت نہیں ہے اس لئے روس کی سب کچھ برباد کرنے کی پالیسی کی نقل اتارنا حکومت کو زیب نہیں دیتا۔ یا تو ہندوستان میں روسی نظام حکومت ہو یا پھر جن لوگوں کا نقصان ہو، ان کی تلافی کی جائے، ورنہ سب کچھ برباد کرنے کی پالیسی سے کافی انتشار اور بے چینی پیدا ہونے کا امکان ہے۔

اگرچہ حکومت اس پر غور کر رہی ہے اور رنگون کے سقوط کے بعد ملک میں سب کچھ برباد کرنے کی پالیسی کے خلاف آواز

بلند کی جا رہی ہے، اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ حکومت غالباً ریگون کا اعادہ دوسرے مقامات پر نہ کرے گی

"اسلامی دینیات اور مشرقی علوم کے ماہر"

ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب حضرت علامہ سر سید سلیمان شاہ صاحب کے انتقال کے بعد پھر مسلم یونیورسٹی کے مختار مطلق بنے اور ممبران کورٹ نے سر رحمت اللہ کمیٹی کے ان الزامات کو جو ڈاکٹر صاحب کی دیانت اور کیرکٹر پر لگائے گئے تھے، اور جن کا کوئی جواب ڈاکٹر صاحب نہ دے سکتے تھے، نظر انداز کر کے وائس چانسلر منتخب کر لیا تھا، اگرچہ انتخاب کے وقت زبردست ہنگامہ ہوا تھا، لیکن ہم نے اس وقت اس لئے خاموشی اختیار کی تھی کہ ہم کو یقین دلایا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آئندہ پارٹی بازی سے احتراز برتیں گے لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے پرانے ہتھکنڈوں سے باز نہ آئے، اور یونیورسٹی کے کام سے زیادہ وہ اپنی پارٹی کو مضبوط بنانے میں مصروف ہوئے، جس کا تازہ ثبوت مسلم یونیورسٹی کے انتخابات سے ملتا ہے جس میں معیار قابلیت یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی پارٹی کا ہے۔

ملاحظہ ہو "اسلامی دینیات اور مشرقی علوم کے ماہروں" کی جو فہرست شائع ہوئی ہے، اس میں علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کے علاوہ ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے، جو درس نظامی کی تکمیل کر چکا ہو۔

خصوصاً دہلی کی جامع مسجد کے سرکاری شمس العلماء سید احمد امام جامع مسجد کا انتخاب پارٹی بازی کا نتیجہ نہیں تو کیا ہے؟

بھلا جس شخص کو پاؤ سیپارہ حفظ نہ ہو، فارسی میں آمدنامہ جیسی کتاب ہی اس کی ابتدا اور انتہا ہو، دینیات میں راہ نجات جیسے رسائل ہی اس کی معراج ہوں، اور جو اردو کی ایک سطر صحیح نہ لکھ سکتا ہو نہ پڑھ سکتا ہو، وہ جس کو بارہا مسلمان جامع مسجد سے جوتیاں مار کر نکال چکے ہوں، اور علمائے ہند کا متفقہ فیصلہ یہ ہو کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے، اور جس نے تمام عمر مسلمانوں کی جاسوسی اور غداری میں گذاری ہو، اور جس نے ہمیشہ قوم سے غداری کر کے حکومت کے اغراض کی تائید کی ہے، اور جو پچاس سال کا حساب جامع مسجد کا دبائے بیٹھا ہے، اور جس نے مسجد کا ملا ہونے کے باوجود چھ لاکھ روپے کی جائداد نامعلوم طریقہ سے پیدا کر لی ہو، اور جس کی دیانت اور اخلاقی موت کے لئے دہلی گورنمنٹ کی شائع کردہ رپورٹ ممبران اسمبلی میں تقسیم ہو چکی ہو، اس جیسے "عالم باعمل" اور "فاضل اجل" "جہل مرکب" کا یونیورسٹی کورٹ میں "علوم مشرقیہ اور دینیات کے ماہر" کی حیثیت سے منتخب ہونا ڈاکٹر ضیاء الدین جیسے کاسہ لیس پارٹی باز اور دیانت دار وائس چانسلر ہی کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے۔

اگر یہ سچ ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے تو یہ بھی سچ ہے کہ ہر کمیٹی اور ہر جماعت اپنے ممبران کی گذشتہ تاریخ سے شناخت کی جا سکتی ہے، پس جس جماعت میں یہ جاہل مطلق غدار امام شامل ہوگا، اس جماعت کی ماہیت و حیثیت کیا ہوگی؟ ہمارا خیال ہے کہ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ میں وہ دن انتہائی بدنصیبی کا تھا جبکہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین کا انتخاب دوبارہ ہوا، اور انہوں نے اس جاہل امام کو "اسلامی دینیات اور مشرقی علوم کے ماہر" کی حیثیت سے شامل کیا ہے، کیا ہندوستان میں شریف اور پڑھے لکھے مسلمانوں کا کال ہو گیا تھا؟

ڈاکٹر صاحب کی اس پارٹی بازی کا یہ نتیجہ ہے کہ یونیورسٹی کورٹ کے ۵ معزز ممبران نے استعفے دے دیئے ہیں، اور بہت سے ممبران استعفوں پر غور کر رہے ہیں، اندرون ملک کا متحدہ مطالبہ یہ ہے کہ رحمت اللہ کمیشن کی طرح کوئی آزاد کمیشن ڈاکٹر صاحب کے کرتوتوں کی آزاد تحقیقات کرے۔

"مولانا حسرت سیاست سے ناواقف"

الہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں کس قسم کے سیاست دان مسلمان جمع ہوئے تھے، اگر اس کا اندازہ کرنا ہے تو اٹاوہ کے مشہور حق پرست خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر اٹاوہ کا بیان ملاحظہ ہو۔

> "کل تک مسلم لیگ والے نہایت فخریہ اس بات کو ظاہر کرتے تھے کہ مولانا حسرت جیسا ایثار و قربانی کرنے والا سیاست دان مسلم لیگ کا رکن ہے، اور بڑے فخر کے ساتھ مولانا حسرت کو رئیس الاحرار کہا جاتا تھا، لیکن مسلم لیگ کے اجلاس الہ آباد میں جب مولانا تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے، تو ایک ہنگامہ بپا ہو گیا، اور ایک شور مچ گیا کہ بیٹھ جاؤ، ہم تمہاری تقریر سننا نہیں چاہتے، مسٹر جناح نے بمشکل جلسہ کو خاموش کیا، تب مولانا نے تقریر کی، مولانا کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ سر کرپس ہندوستان میں جو تجاویز لے کر آئے ہیں، ان کا مقصد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات کی حکومت دینا ہے، اور مسلم لیگ کا نصب العین ملک کے لئے کامل آزادی حاصل کرنا ہے

اور سپرو کمیٹی کی پیش کش کو اگر منظور کیا گیا تو ملک کو نہ کامل آزادی حاصل ہوگی، اور نہ پاکستان، چودھری خلیق الزماں نے مولانا کی مخالفت میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مولانا حسرت موہانی صاحب [illegible] سیاست جانتے ہیں، اور نہ پاکستان کی اسکیم سے واقف ہیں۔ اس موقع پر مولانا نے کہا کہ میں پاکستان کی اصل اسکیم کو سمجھے [illegible] نہیں سمجھے ہوئے

[illegible] آج [illegible] کو چودھری خلیق الزماں صاحب "[illegible] واقعہ" کہتے ہیں [illegible] کی سیاست دانی کی گرد کو بھی [illegible] نہیں پہنچ سکے، اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے بلیک بازی کر کے "لیگ کے اسلامی اصول [illegible] کا مظاہرہ" کرنا ضروری سمجھا۔ مولانا حسرت اس [illegible] سیاست کے ماہر تھے، جس وقت ان میں سے اکثر اپنی ماؤں نے [illegible] گود میں [illegible] جوس رہے ہوں گے، یا جن میں سے [illegible] میں [illegible] آتے ہوں گے، وہ اس شخص کے خلاف [illegible] کرتے ہیں [illegible] وطن عزیز کے لئے چکی پیس رہا تھا۔ [illegible] سے ۱۹۳۰ء تک [illegible] کی زندگی ایثار [illegible] کا [illegible] مولانا کو لیگ نے [illegible] کیمپ" [illegible] ذلیل [illegible] کیا ہے، اس ایک واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لیگ [illegible] سیاست دان [illegible] تھے کیا ب بھی [illegible] کہہ سکتا ہے کہ [illegible] سرمایہ داروں کی جماعت نہیں ہے جب سے مولانا حسرت لیگ میں شامل ہوئے ہیں مجھے ان کے سیاسی مسلک سے اتفاق نہیں رہا، لیکن حضرت مولانا اپنے بلند کیریکٹر ایثار، [illegible] اسلام [illegible] اور آزادی رائے کے لحاظ سے [illegible] جیسا جیسے [illegible] آسان اور بالو [illegible] لیڈران بہت [illegible] کئے جا سکتے ہیں لیکن سروں اور خان بہادروں کے ٹولے میں مولانا حسرت کے ساتھ جو کمینہ برتاؤ کیا گیا، اس پر شکوہ [illegible] کیا [illegible] ہے؟

کیا کانگریس ہائی کمانڈ میں اختلاف ہے؟

مسٹر راج گوپال اچاریہ کانگریس ہائی کمانڈ میں بہت ہی ممتاز پوزیشن رکھتے ہیں وہ مہاتما گاندھی کے سمدھی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی بے مثال قربانیوں اور بے پناہ تدبر و تفکر سے کانگریس میں اس مقام پر ہیں جہاں گاندھی جی کے بعد کوئی دوسرا سیاست داں ہو سکتا ہے۔

لیکن کتنے تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ کانگریس کی مسلمہ پالیسی کے خلاف کانگریس ہائی کمانڈ کے بعض ممبران نے کرپس مشن کی ناکامی کے بعد تقریریں شروع کر دی ہیں، جن کو کانگریس کے صدر پسند نہیں کرتے۔ تقریروں ہی تک نوبت رہتی تو شاید برداشت کیا جا سکتا تھا، لیکن اندرونی اختلاف کانگریس ہائی کمانڈ کا بیرونی دنیا کے سامنے ایسے غلط طریقے سے پیش ہو رہا ہے، جس کا لازمی نتیجہ کانگریس کیمپ میں انتشار ہوگا اور اس کے اولین علم بردار اگر کوئی ہو سکتے ہیں، تو مسٹر راج گوپال اچاریہ سابق وزیر اعظم مدراس ہوں گے، جن کی زیر صدارت مدراس اسمبلی کے کانگریسی ممبران کا ایک جلسہ ہوا، جس میں انتہائی غیر آئینی اور کانگریس سے صریح بغاوت کا قدم اٹھایا گیا، جس کا ماحصل یہ ہے۔

۱۔ ہندو مسلم اتحاد کی سعی کی جائے۔

۲۔ پاکستان کا اصول تسلیم کر کے مشترکہ وزارتیں قائم کی جائیں۔

تجویز کے پہلے حصہ کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں لیکن اگر پہلا جز حاصل نہ ہو سکے، تو کانگریس کی مسلمہ پالیسی سے انحراف کر کے پاکستان کا اصول مسلم لیگی حلقوں میں سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے تسلیم کر کے کانگریس ہائی کمانڈ سے پالیسی کی تبدیلی کی سفارش کرنا نہ اصولاً درست ہے، نہ قانوناً صحیح ہے۔

راجہ صاحب کانگریسی ہونے سے پہلے مدراس گورنمنٹ کے اٹارنی جنرل تھے، اور کانگریسی حکومت کے زمانہ میں مدراس کے چیف منسٹر بھی رہے ہیں، کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ ان کا یہ قدم کانگریس سے بغاوت نہیں، تو کیا ہے؟

راجہ صاحب کو پوری طرح حق ہے کہ وہ کانگریس ہائی کمانڈ میں اپنے زاویہ نظر کو پوری طاقت سے پیش کریں، لیکن اگر وہ اکثریت کو اپنے ساتھ نہ لا سکیں تو پھر دیانت اور شرافت یہی ہے کہ وہ اکثریت کی رائے کا احترام کریں، ورنہ سیدھی سی بات ہے کہ وہ کانگریس . . . کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں۔ یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

الہ آباد میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس ہوا تھا ہے، اس میں راجہ صاحب نے اپنی پوزیشن صاف کی۔

لیکن افسوس ہے کہ اکثریت نے ان کی تائید نہیں کی، اور ان کو ورکنگ کمیٹی سے مستعفی ہونا پڑا۔

لیگیوں کی ایمان داری

جن مسلمانوں نے غیر مسلم خواتین سے عشق و محبت کے جذبات

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)

اسپِ ہمت سوئے آخر تاختی آدمِ مسجود را نشناختی

ترجمہ :- ہمت کے گھوڑے کو تو نے آخور (چارپایوں کے کھانے کا برتن) کی طرف دوڑا رکھا ہے، اور آدم علیہ السلام کو تو نے نہیں پہچانا ہے، جو مسجودِ ملائکہ تھے۔

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ اے انسان تو نے اعلیٰ مدارج پر دوڑ کو ترک کر کے اپنے آپ کو پستی کی طرف متوجہ کر رکھا ہے یعنی انسانی شرف و فضل کے حصول کے بجائے تو نے اپنے آپ کو چارپایوں کی مانند بنا رکھا ہے جو کھانے پینے کی جانب مائل رہتے ہیں، حالانکہ تجھ کو یہ چاہیئے تھا کہ ترکِ لذات اور حرص و خواہشات کر کے تو اعلیٰ مدارج کو حاصل کرتا، اور روحانی ترقیات میں اپنی ہمت کے گھوڑے کو دوڑاتا، کیا تجھ کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ تیرے باپ آدمؑ وہ تھے، جن کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ فرشتوں نے ان کو کیوں سجدہ کیا تھا؟ اس لئے کہ ذاتِ الٰہی کے مظہر اور تارکِ لذات و حرص و خواہشات تھے، اس لئے سجدہ نہیں کیا تھا کہ وہ آب و گل سے بنے تھے، پس جس طرح آدم مظہرِ ذاتِ الٰہی تھے اور ان کی روح دنیوی آلائشوں سے پاک و صاف تھی، اسی طرح تو بھی اپنی روح کو آلائشوں سے پاک کر اور ذاتِ الٰہی کا مظہر بن اس لئے کہ تو بھی آدمؑ کا بیٹا اور جانشین ہے۔

آخر آدم زادۂ اے ناخلف چند پنداری تو پستی را شرف

ترجمہ :- اے ناخلف آخر تو آدمؑ ہی کا بیٹا ہے، تو نے پستی کو فضل و شرف کیوں خیال کر رکھا ہے۔

تشریح :- اولاد کا فرض تو یہ ہے کہ اپنے باپ کے قدم بہ قدم چلے، مگر اے انسان تو نے باپ کی روش کو ترک کر دیا، اور پستی کی جانب متوجہ ہو کر ناخلف بن گیا، یعنی تو نے اپنی قدر و منزلت کو نہیں پہچانا، اور تحصیلِ دنیا میں منہمک ہو کر اپنی عزت و عظمت برباد کر دی۔

چند گوئی من بگیرم عالمے ایں جہاں را پر کنم از خود ہمے

ترجمہ :- اے (بیہودہ) انسان تو کب تک یہ کہتا رہے گا کہ میں دنیا جہان کو اپنے قبضہ میں کر لوں، اور اس ساری دنیا کو اپنے ساز و سامان سے بھر لوں۔

تشریح :- مولانا رح یہاں سے دنیا اور اہلِ دنیا کی مذمت شروع کرتے ہیں، اور چند پنداری اور چند گوئی کے استفہام سے ترکِ دنیا کی رغبت دلاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان تو کب تک دنیا پر قبضہ جمانے اور اسے ساز و سامان سے دنیا کو بھر لینے کے خیالِ خام میں مبتلا رہے گا، اور ترکِ دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو گا، مطلب یہ کہ حصولِ دنیا کا خیال چھوڑ دے، اور عالمِ علوی کی طرف متوجہ ہو۔

اس موقع پر یہ سوال ہوتا ہے کہ جو شخص ہر طرف سے دنیا میں گھرا ہوا ہو، اور دنیا اس پر چھائی ہوئی ہو، اگر وہ دنیا کو ترک بھی کر دے تو ان حجابات اور معاصی کا ازالہ کیونکر ممکن ہے، جو اس کی زندگی کو مکدر بنا چکے ہیں، اور ان مشاغل کو جو جسمانی راحت سے وابستہ تھے ترک کرنا کیونکر ممکن ہے۔ مولانا آگے اسی شبہ کا جواب دیتے ہیں۔

گر جہاں پر برف گردد سر بسر تابِ خور بگدازدش از یک نظر

ترجمہ :- اگر ساری دنیا برف سے لبریز ہو جائے، تو کیا ہے آفتاب کی نظر (تپش) اس کو لمحوں میں پگھلا کر بہا دے گی۔

تشریح :- جس طرح برف کے تودوں کو آفتاب کی گرمی لمحوں میں پگھلا دیتی ہے، اسی طرح قہرِ الٰہی کا آفتاب دنیا کی دولت اور دولت مندوں کے غرور کو زائل کر دیتا ہے، یا دنیا کے اثرات کو دل و دماغ سے مٹا دیتا ہے، مطلب یہ ہے کہ دولت پر غرور زیبا نہیں اور ترکِ دنیا کے خطرات کا خیال مناسب نہیں، اس لیے کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت غرور کو مٹا دیتی ہے اور خطرات کو دفع کر دیتی ہے، اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ نہ تو دنیا اور دولتِ دنیا پر غرور و تکبر کرے، اور نہ ترکِ دنیا میں معاصی کے ازالہ کی فکر کرے۔

بعض حضرات نے اس شعر کو اوپر کے اشعار سے وابستہ کیا ہے اور مطلب یہ بتایا ہے کہ اگر اے انسان تیرے دنیوی ساز و سامان سے ساری دنیا بھی بھری ہوئی ہو، تب بھی وہ بے حقیقت ہے، اس لئے کہ خداوند تعالیٰ یہ قدرت رکھتا ہے کہ اس سب کو ایک لمحہ میں ضائع کر دے جس طرح برف کے تودوں کو آفتاب تھوڑی دیر میں پگھلا کر بہا دیتا اور ضائع

ابن ماجہ شریف کامل اردو

(ترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۰۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا، اور فرمایا اسراف مت کرو اسراف مت کرو۔

(۳۰۸) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سعد کے پاس سے گذرے، اور وہ وضو کر رہے تھے، آپ نے فرمایا سعد اسراف مت کرو۔ انہوں نے عرض کیا حضور کیا وضو میں بھی اسراف ہے، آپ نے فرمایا ہاں، خواہ تم بہتی نہر پر کیوں نہ ہو۔

اچھی طرح وضو کرنا چاہیئے

(۳۰۹) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

(۳۱۰) حضرت ابو سعید خدری رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے گناہوں کو دھو ڈالے اور نیکیوں میں اضافہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور فرمائیے۔ وضو اچھی طرح کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

داڑھی میں خلال

(۳۱۱) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔

(۳۱۲) حضرت انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کیا کرتے، تو داڑھی اور انگلیوں میں خلال کیا کرتے۔

سر کے مسح کا بیان

(۳۱۳) حضرت انس بن مالک رضؓ نے عبد اللہ بن زیدؓ سے کہا کہ کیا میں تمہیں اس طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے، انہوں نے عرض کیا جی ہاں بتائیے، حضرت انس رضؓ نے پانی منگوایا، اسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا، اور دو بار انہیں دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اسے نکالا، تین دفعہ ایسا ہی کیا، پھر چہرے کو تین دفعہ دھویا، پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو دفعہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، اور وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے، اور پھر پیچھے سے آگے لے گئے، اور وہیں روک دیے جہاں سے ابتدا کی تھی، پھر پاؤں دھوئے۔

(۳۱۴) حضرت عثمان بن عفان رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور سر کا ایک بار مسح کرتے دیکھا ہے

(۳۱۵) ربیع بنت معوذ بن عفرا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سر کا مسح دو دفعہ کرتے دیکھا ہے

کانوں کا مسح

(۳۱۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کا مسح کیا، اور وہ اس طرح کہ اپنی دو انگلیوں کو کانوں کے اندر داخل کیا، اور انگوٹھوں کو کان کے باہر کے حصہ پر پھیرا، اور اس طرح کانوں کے اندر اور باہر دونوں جگہ کا مسح کیا۔

کان سر میں شامل ہیں

(۳۱۷) عبد اللہ بن زید رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں کان سر میں شامل ہیں۔

(۳۱۸) ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان سر میں شامل ہیں، اور حضورؐ سر کا ایک بار اور آنکھوں اور کانوں کے درمیان کی دونوں طرفوں کا دو بار مسح کیا کرتے۔

انگلیوں میں خلال

(۳۱۹) حضرت مستورد بن شدادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت پاؤں کی انگلیوں میں اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرتے دیکھا۔

(۳۲۰) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو اچھی طرح وضو کر لیا کرو، اور ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں پانی ڈال لیا کرو۔

ایڑیوں کو دھونا

(۳۲۱) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ

نسائی شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک بدوی کا دلچسپ واقعہ

(۳۵۳) حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بدوی آیا، اور نماز کی نیت باندھ کر کہنے لگا کہ اے اللہ مجھ پر اور محمدؐ دونوں پر رحم فرما، اور ہمارے سوا کسی اور پر رحم نہ فرمانا۔ نماز کے بعد حضورؐ نے فرمایا، تم نے ایک وسیع چیز کو بہت محدود کر دیا۔

نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت

(۳۵۴) حضرت زید رضہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین نازل ہوئی تو حضورؐ نے نماز میں بات چیت کرنے سے روک دیا، ورنہ اس سے پہلے ہم نماز میں آپس میں بات چیت کر لیا کرتے تھے۔

نماز میں بھول کر پہلے تشہد پر سلام پھیر دینا

(۳۵۵) حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذو الیدین نے حضورؐ سے عرض کیا، حضورؐ آپ بھول گئے، یا ظہر کی نماز چار رکعتوں کی بجائے دو رکعت ہو گئی؟ حضورؐ نے فرمایا، نہ ہم بھولے اور نہ چار کی بجائے دو رکعت ہوگئیں، پھر حضورؐ نے صحابہ رضہ سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا جی حضورؐ اس کے بعد حضورؐ نے اٹھ کے بقیہ دو رکعتیں پڑھیں، اور سلام پھیر دیا سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے سہو کئے۔

اگر نماز میں رکعتوں کی تعداد کے متعلق شک پڑ جائے

حضرت ابوسعید رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جب کسی شخص کو نماز میں رکعتوں کی تعداد کے متعلق شک پڑ جائے، تو شک کی بجائے یقین پر اعتماد کرے، اور نماز پوری کر لینے کے بعد دو سجدۂ سہو کرے۔

اگر بھول کر چار کی بجائے پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

(۳۵۷) حضرت عبداللہ رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دفعہ ظہر میں چار رکعت کی بجائے پانچ پڑھ لیں، نماز کے بعد صحابہ نے عرض کیا حضورؐ کیا نماز بڑھ گئی؟ حضورؐ نے فرمایا کیسے؟ صحابہ رضہ نے عرض کیا، حضورؐ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، یہ سُن کر حضورؐ نے دو سجدۂ سہو کئے، اور فرمایا میں انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں، اگر کبھی ایسا ہو جائے تو بتا دیا کرو۔

آخری تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

(۳۵۸) حضرت ابوحمید رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ آخری تشہد میں اپنے بائیں سرین پر اس طرح بیٹھتے۔ بایاں پیر داہنی پنڈلی کے نیچے سے نکال دیتے۔

حضرت وائل رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو آخری تشہد میں اس طرح بیٹھے دیکھا کہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے، اور داہنے ہاتھ کی دو انگلیاں بند کر کے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ کر شہادت کی انگلی کو ہلا رہے تھے۔

(۳۵۹) حضرت عبداللہ رضہ فرماتے ہیں کہ جب حضورؐ اشارہ فرماتے تو نگاہ انگلی پر رکھتے۔

تشہد کی اہمیت

(۳۶۰) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ قرآن کی سورتوں کی طرح تشہد سکھایا کرتے۔

دعا مانگنے سے پہلے اللہ کی تعریف اور حضورؐ پر درود بھیجنے کی تاکید

(۳۶۱) حضرت فضالہ رضہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں اللہ کی عظمت بیان کئے اور حضورؐ پر درود بھیجے بغیر دعا مانگ رہا ہے، حضورؐ نے فرمایا، اے نماز پڑھنے والے تم نے جلدی کی، پھر اس سے فرمایا پہلے اللہ کی تعریف کر پھر مجھ پر درود پڑھ، اور اس کے بعد جو چاہے، مانگ۔

تشہد کے بعد درود

(۳۶۲) حضرت کعب رضہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضورؐ سے درود کا طریقہ پوچھا، حضورؐ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو۔ (اللھم صلے علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد بارکت علی ابراھیم وعلی

آل ابراھیم انک حمید مجید۔

نماز میں درود کے بعد کی دعائیں

(۳۶۴) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا تشہد اور درود کے بعد چار چیزوں سے اس طرح پناہ مانگنی چاہیئے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من عذاب جھنم و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا و الممات ۔ یعنی قبر اور دوزخ کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگی جائے

سلام پھیرنے کا طریقہ

حضرت عبد اللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت فرمایا کرتے ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ سلام پھیرتے وقت حضورؐ کے دونوں رخساروں کی سفیدی ہم لوگوں کو نظر آ جاتی۔

سلام پھیرتے کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہونا

(۳۶۵) حضرت یزید رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، حضورؐ نماز سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی اٹھ گئے۔

سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

(۳۶۶) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضورؐ کے نماز ختم کرنے کی اطلاع اس وقت ہوتی تھی، جب حضورؐ سلام کہنے کے بعد تکبیر کہتے

سلام پھیرنے کے بعد استغفار

(۳۶۷) حضرت ثوبان رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

سلام کے بعد کی دوسری دعا

حضرت عبد اللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کرتے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین

(باقی آئندہ)

بڑے پیر کی گیارھویں

حضور غوث پاک کے منکرین کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ غوث الاعظم نامی کتاب پڑھیں جس میں گیارھویں شریف کے جواز کے دلائل قرآن حکیم و حدیث نبویؐ اور اقوال اولیاء اللہ سے اتنے زبردست دیئے گئے ہیں کہ ان کی تردید کی جرأت آج تک کسی کو نہ ہو سکی۔

حضور شاہ بغداد کے کروڑوں عقیدت مندوں کے گھر گھر میں بڑے پیر کی بڑی سوانحعمری پڑھی جاتی ہے جس میں سرکار جیلان کی پیدائش سے بعد وفات تک کے مکمل حالات، وعظ، کرامات کا تذکرہ ہے، حضرت غوث الثقلین کے مقالات، قادری خاندان کی صوفیانہ تعلیم، حضور کے اوراد و وظائف، نقش، عملیات سب ہی "بڑے پیر کی گیارھویں" نامی کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں، حضور غوث الاعظم رضؓ کی جو اکثری ہیں آپ کی سب سے بہترین کتاب "فتوح الغیب" کا بہترین خلاصہ اور آپ کے دیوان کا انتخاب دے دیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اتنی بڑی نعمت اور سعادت سے آپ ابھی تک محروم ہیں، فوراً یہ نسخہ طلب کر لیجئے اور ذکر غوث پاکؒ کی گوناگوں برکتوں سے مالا مال ہو جایئے۔ دنیا کی کوئی اہم سے اہم مشکل نہیں ہے جو اس سے حل نہ ہو، اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ $\frac{22 \times 29}{16}$ سائز۔ ضخامت ۲۷۲ صفحے گرد پوش ٹائٹل پر حضور غوث پاک کے روضہ مبارک کا سہ رنگا عکس۔ قیمت صرف عہ محصول ۳؍

اُردو بُخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے، مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اتلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے، الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی، چنانچہ علمائے عرب، شام، مصر و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے حجم ۵۲۵ صفحے۔

قیمت بلا جلد ایک روپیہ، مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ ۱۲؍ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ دو روپے آٹھ آنے۔ مجلد چرمی پشتہ ۱۲؍ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد۔ دہلی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو وضو کرتے دیکھا، اور ان کی ایڑیاں خشک تھیں، تو حضورؐ نے فرمایا، ان ایڑیوں پر افسوس ہے جو آگ میں جلائی جائیں گی، وضو اچھی طرح کیا کرو۔

پاؤں کو دھونے کا حکم

(۳۲۲) ابوحیۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے وقت، دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتے دیکھا، پھر فرمایا، میں نے سوچا کہ تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کرکے دکھاؤں۔

(۳۲۳) حضرت مقدام بن معدیکرب رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور اپنے دونوں پاؤں کو تین دفعہ دھویا۔

(۳۲۴) حضرت ربیع رضؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابن عباس رضؓ آئے، اور مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، جس میں میں نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پاؤں دھوئے، حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ لوگ غسل کے سوا کسی اور چیز سے انکار کرتے ہیں، مگر میں نے کتاب اللہ میں مسح کے سوا اور کوئی حکم نہیں پایا۔

(۳۲۵) حضرت عثمان رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے اللہ کے حکم کے مطابق اچھی طرح وضو کیا تو اس کی فرض نمازیں اس کے ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں، جو اس سے ان نمازوں کے درمیانی وقفہ میں کئے۔

(۳۲۶) رفاعہ بن رافع رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضورؐ نے فرمایا تمہاری نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی، جب تک تم اچھی طرح اس طریق پر وضو نہ کرو، جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ منہ دھوؤ، ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ، سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں دھوؤ۔

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی سے چھینٹے دینا

(۳۲۷) حکم بن سفیان ثقفی رضؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ پر پانی سے چھینٹے دیتے دیکھا۔

حضرت زید بن حارثہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیلؑ نے وضو سکھایا ہے، اور حکم دیا ہے کہ میں وضو کے بعد اپنے کپڑے کے نیچے پانی سے چھینٹے دوں تاکہ پیشاب کے قطرے نہ ٹپک سکیں۔ (باقی آئندہ)

حدیث کی دوسری کتاب
مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد
احادیث مستندہ میں، بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے، کیونکہ بخاری اور مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں، بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے، لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے، جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی ارجح ہے، اس کی دو جلدیں ہیں پہلی جلد ۹۲۰ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری جلد بھی ۱۱۴ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار، آٹھ سو دس حدیثیں ہیں گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں، لیکن بڑی جامع ہیں، اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیا، میل اخیرت، تقدیر، علم، ذکر و دعا، توبہ، صفات، منافق، جنت دوزخ، قیامت، زہد اور تفسیر قرآن غرض ہر شعبے سے متعلق احادیث ہیں شروع میں امام مسلمؒ کے حالات، صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبویؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کرکے جمع کر دیا گیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ جو صحیح مسلم میں نہ آ گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ، ضخامت ۲۰۰ صفحے، [illegible] کاغذ قیمت ۱۲، مجلد پارچہ ۱۴، مجلد چرمی پشت ۱۶، اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible]

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی اور فارسی
خلفائے راشدین رضؓ
ایک لاکھ صفحات پر مورخانہ و محققانہ ریسرچ
حضور سرور کائناتؐ کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رضؓ خلیفہ سوم حضرت علیؓ خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رضؓ خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل مستند اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں، تو وہ صرف خلفائے راشدینؓ ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے، شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات، ان کا طرز حکومت اور ان کے ملکی اصلاحات، علمی اور تمدنی ترقیات، اخوت و مساوات کے پر در مظاہرے صحابہ کرام کی پرجوش خدمات، تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی علاوہ خلفائے راشدینؓ کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب [illegible] اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ۸۰۰ صفحے [illegible] لکھائی چھپائی [illegible] کاغذ قیمت [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible] سفید چکنا کاغذ قیمت ۱۲ مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشت [illegible]

ملنے کا پتہ: دفتر رسالہ پیشوا، جامع مسجد دہلی

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور مستند کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے)

(جامع سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۰۳) توحید سالم کیا ہے؟

حضرت خواجہ رح بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ توحید سالم کا مطلب یہ ہے کہ سالک عیوب اور نقائص کو اپنے نفس کی جانب منسوب کرے (یعنی جو کمزوریاں قلب میں پیدا ہوں یا جو عیوب بظاہر محسوس ہوں ان کی نسبت یہ خیال قائم کرے کہ یہ کمزوریاں اور عیوب نفس کی کمزوریاں ہیں حقیقت میں کچھ نہیں ہے) اور اس کو اپنے استعداد کی کمی جانے اور تمام کمالات کو حق تعالے کی ذات سے وابستہ جانے۔

(۲۰۴) اسمار وصفات باری سے متخلق ہونا

ایک روز حضرت خواجہ سے ایک ارادت مند نے دریافت کیا کہ حضرت جی! شیخ بوعلی فارمدی نے یہ فرمایا ہے کہ سالک کا واصل ہونے سے پہلے حق تعالے کے اسمار وصفات سے متخلق ہو جانا ممکن ہے (یعنی واصل بحق ہونے سے پہلے سالک میں اسمار وصفات الہی کی تخلیق ممکن ہے) شیخ بوعلی کا یہ ارشاد مشہور روایت کے خلاف ہے، یعنی عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ اخلاق الٰہی کے ساتھ متخلق ہونا وصول کے بعد حاصل ہوتا ہے، وصول سے پہلے حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔" حضرت خواجہ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ "شیخ بوعلی فارمدی کے کلام میں تو امدرت ہو سکتا ہے) کا لفظ آیا ہے۔ اس لئے اس قول کے بموجب یہ کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے بعض حضرات کو سیر الی اللہ کے وقت وصول سے پہلے یہ بات حاصل ہو جائے، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ سیر الی اللہ کے آخری مقام پر پہنچنے کے بعد یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے اندر وصول الی اللہ سے پہلے اس کی صلاحیت واستعداد پیدا کرے تو ممکن ہے، وہ وصول سے پہلے اسمار وصفات باری تعالیٰ سے متخلق ہو جائے۔ اس صورت میں اس تخلق کو صرف تخلق کہیں گے، اور وصول الی اللہ کے بعد جو مرتبہ حاصل ہوگا، اس کو تحقق کہا جائے گا۔"

(۲۰۵) پیر کے احکام

حضرت خواجہ کی خدمت میں عقیدت مندوں کی جماعت حاضر تھی کہ پیر کے مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی، حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ پیر تین قسم کے ہیں، ایک تو پیر خرقہ، دوسرا ذکر بتلانے والا، اور تیسرا پیر صحبت۔ پیر خرقہ سے مراد وہ پیر ہے جس سے مرید نے خرقہ ارادت پہنا ہو، یا جس سے تبرک واجازت کا خرقہ حاصل کیا ہو، اصطلاح میں ایسے پیر کو پیر خرقہ کہا جاتا ہے۔ ذکر بتانے والے پیر کی حقیقت ظاہر ہے، اور ہر شخص اس سے واقف ہے۔ پیر صحبت سے مراد وہ پیر ہے جس سے سالک محبت رکھے، اور اس کی صحبت سے منافع اور ترقیات حاصل کرے۔

(۲۰۶) پیر متعدد ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

مذکورہ بالا صحبت میں حضرت خواجہ رح نے پیر کے متعلق سلسلہ بحث میں یہ بھی فرمایا کہ "ہندوستان کے اندر چشتیہ اور سہروردیہ خانوادوں کا مدار خرقہ پر ہے، یعنی ان خانوادوں میں پیر خرقہ ہی کو مطلق پیر کہتے ہیں، اور اس بنا پر ان کے ہاں پیر کا متعدد ہونا جائز نہیں، یعنی صرف ایک ہی پیر ہو سکتا ہے، دوسرا پیر بنانا درست نہیں ہے، پھر ان کی اصطلاح میں پیر تعلیم وتلقین اور پیر صحبت کو پیر نہیں مرشد کہتے ہیں۔" اس کے بعد حضرت خواجہ نے ایک بزرگ کا نام لے کر فرمایا کہ "ان بزرگ نے اپنے رسائل میں لکھا ہے کہ پیر کا تعدد مکروہ ہے خواہ وہ مطلق پیر ہو یا پیر تعلیم، البتہ پیر صحبت متعدد ہو سکتے ہیں اور اس پیر کا تعدد بھی اس صورت میں جائز ہے، جبکہ مطلق یا اصل پیر اس کی اجازت دیدے، یا پیر مطلق و پیر تعلیم کی صحبت فوت ہو جائے" پھر حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ "ہمارے ہاں بھی پیر خرقہ متعدد نہیں ہو سکتے، البتہ پیر صحبت کی طرح پیر تعلیم متعدد ہو سکتے ہیں۔ سالکوں کا معمول یہی ہے اور اسی پر اتفاق ہے۔"

(۲۰۷) اسناد خرقہ کا بیان

حضرت خواجہ رح نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ چشتیہ اور سہروردیہ خانوادے اپنے خرقہ کی اسناد حضرت رسالت پناہ صلعم تک دست بدست پایا جانا ظاہر کرتے ہیں، مگر اس سند کے واسطوں کا ذکر ضروری نہیں سمجھتے، سلسلہ نقشبندیہ میں سلسلہ

اور واسطوں کا ذکر ضروری ہے، اور وہ حضرات صدیق اکبرؓ اور علیؓ سے آج تک کے تمام درمیانی واسطوں کو بیان کرتے ہیں، اور خرقہ کا دست بدست پہنچنا ظاہر کرتے ہیں۔

(۲۰۸) رابطہ کا طریقہ

اسناد خرقہ کی بحث جاری تھی کہ ایک ارادت مند نے حضرت خواجہ رح سے دریافت کیا کہ " یہ بات جو عام طور پر مشہور ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں رابطہ کا طریقہ حضرت صدیق اکبرؓ سے اور ذکر کا طریقہ حضرت علیؓ سے جاری ہوا ہے، اس کی اصلیت کیا ہے" حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ جو ذکر سلسلہ نقشبندیہ میں جاری ہے، اور جس کو مقررہ طریق کے مطابق وقوف عددی کہتے ہیں جیسا کہ ضبط نفس وغیرہ، یہ ذکر حضرت صدیق اکبرؓ سے دست بدست پہنچا ہے، اور صحبت کا طریق بھی آپ ہی سے حاصل ہوا ہے، کیونکہ آپ حضر و سفر میں اکثر حضور صلعم کے ساتھ رہے ہیں، اور حضور صلعم کی صحبت کے طریق کو حاصل کیا ہے، اور اس کام (یعنی سلوک) میں اصل چیز صحبت ہی ہے اور رابطہ اس کا ظل یعنی سایہ ہے۔ اگر کسی کو ظاہری صحبت حاصل نہ ہو تو اس کے لیے رابطہ بھی کافی ہوتا ہے، اس لیے کہ رابطہ باطنی صحبت کا نام ہے"۔ اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ " اگر کوئی شخص پیر صحبت کی خدمت میں حاضر رہ کر صحبت پیر سے کمال کے درجہ کو حاصل کرلے، تو پھر اس کو پیر تعلیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اور اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص راستہ طے کرکے منزل پر پہنچ گیا ہے، تو اب اس کو گھوڑے کی ضرورت نہیں رہتی"۔

(باقی آئندہ)

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، ابن ماجہؒ، نسائیؒ، مسند امام شافعیؒ، مسند امام حنبلؒ، مسند بیہقیؒ، رزینؒ اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی، مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدینؒ بن محمد عبد اللہ خطیبؒ نے مشکوٰۃ المصابیح میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کردی ہیں، حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے، دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے، اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے، اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری تشریح کے جمع کردی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے، دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی منتخب کتاب ہے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے چھوٹے چھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں، شروع میں طویل فہرست مضامین ہے، اس کے بعد گیارہ جامعان حدیث کی سوانح عمریاں ہیں، آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ۔ ۲۰x۲۶ بڑا سائز پیشوا کے صفحہ کے برابر ضخامت یکہزار بہتر صفحے قیمت بلا جلد للعہ مجلد پارچہ للہ مجلد چرمی پشت للعہ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار

ترمذی شریف مکمل مترجم مشرح جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی معہ شمائل ترمذی کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہوگیا، اور حضرت علامہ مفتی بدیع الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ ادنیٰ و اعلیٰ طبقہ میں حکم رسول اللہ کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے، اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے، جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مردوں، عورتوں اور لیکچراروں کے لئے بحد کارآمد ہے، پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر بڑا صفحہ ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے۔ ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے، شروع میں ۲۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے، پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے، پھر حضرت امام ترمذی رح کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پاکر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں، ان کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں، غرضکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے اس اہتمام سے ترجمہ معہ شرح کے کسی ادارے نے آج تک شائع نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آرہی ہیں آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمالیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں اسٹاک میں ختم ہو جائیں، باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف للعہ مجلد پارچہ للہ مجلد چرمی پشت للعہ محصول ڈاک ۱۲؍ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں، ریل کا پارسل بغیر قیمت پیشگی آئے نہیں بھیجا جاتا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد - دہلی

مفتاح الفتوح

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی عربی میں علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب فتوح الغیب جسکی شرح حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے کی ہے جو رسالہ چشتیہ کیلئے مخصوص ہے

مترجمہ جناب مولانا عبدالفتاح صاحب)

گذشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح اس شخص کو بھی جو ارادت سے فانی ہو چکا ہے جب

ایک وعدہ کا احتیاج ان ہو جاتا ہے۔ بعد اس سے ارادت وغیرہ پیدا ہوتی

ہے تو فوراً دوسرے وعدے کی طرف اس کو نقل و صرف کرتے ہیں

اور اس طرح اس کو وعدہ کے تعلق و ارادت سے رہائی دیتے ہیں۔

اور کبھی اس طرح سے بھی آگے گذارتے ہیں کہ دنیا سے

رولی کر آخرت میں عطا کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک لطف و

مہربانی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں

جب تم اس مقام پر پہنچائے جاتے ہو جہاں تم کو قطعاً کسی چیز کی خواہش نہیں ہے تو تمہارے اندر کسی چیز کی خواہش پیدا کر دی جاتی ہے (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقام فنا و عدم ارادت میں بھی کبھی خواہش و ارادت ابھر آتی ہے) اور جب وہ دلی خواہش اس چیز کے لئے ثابت و محقق ہو جاتی ہے تب وہ چیز زائل و ناپید کر دی جاتی ہے اور تم اس چیز سے لوٹائے جاتے ہو۔ اور تمہاری یہ مراد دنیا میں نصیب نہیں ہوتی بلکہ اس کی عوض تم کو آخرت میں ایسی چیز دی جاتی ہے جس سے تمہاری قدر و منزلت اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ جو تمام موجودات سے اعلیٰ تر ہے۔ اور اس چیز سے فردوس میں تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک ہوگی اور تم خوش حال ہوگے۔ یہ بہشت (فردوس) سب بہشتوں سے اعلیٰ ہے، اور وہ متقیوں اور صالحوں کی جگہ ہے۔ اور اگر تم اس صفت میں ہو کہ باوجودیکہ تمہارے اندر ایک خواہش پیدا کی گئی اور اس کی طرف تم کو مائل کیا گیا، مگر تم اس کی تلاش و جستجو میں نہیں پڑتے، نہ اس کی آرزو کرتے ہو، نہ امید کرتے ہو، حالانکہ تم دنیا میں زندگی بسر کرتے ہو جو محل فنا ہے اور تکالیف شرعی اور ادائے حقوق و رعایت شروط کے لئے محفوظ رکھنے اور صرف کرنے کی جگہ ہے۔

یہ اشارہ ہے مراد دنیا کو طلب نہ کرنے کی علت کی

طرف کہ اس کو نہ چاہنا بباعث سختی و مشقت کے جو

اس کے اندر اور اس کے ادائے حقوق میں ہوتی ہے

اور باوجود اس شدت و محنت کے اس کو بھی فنا ہے سہ

بمردی بنرزد جہاں داشتن گرفتن بہ سختی و بگذاشتن

بلکہ حیات دنیا میں تمہاری امیدگاہ صرف باری تعالیٰ ہے، جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا، اور عدم سے وجود میں لایا، کسی کو روک دیا اور کسی کو عطا کیا، جس نے زمین کو کشادہ اور آسمان کو بلند کیا، جبکہ اللہ جل شانہ موصوف بصفات کمال و جامع جلال و جمال ہے، لہٰذا اسی کو اپنی مراد رکھنا چاہیئے، اور اسی کی طلب و آرزو رکھنا چاہیئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تم کو اس بے خواہشی و عدم طلبی کے عوض دنیا کی ادنیٰ ترین چیز دی جاتی ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہتر و اعلیٰ چیزیں عطا

فرمائی جاتی ہیں، مگر رعایت حفظ الٰہی کی بندگان خاص

اور طالبان وجہ کریم کے لئے اور ان کے حسن حال

صالحیت کے لئے ضروری ہے۔

مگر شکستہ دل ہو لینے کے بعد۔ کیونکہ تم نے اپنے کو مطلوب و مراد و آرزو سے باز رکھا اور آخرت میں اس کے عوض کے محقق و ثابت ہو جانے کے بعد جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عادت اپنے بندگان

خاص اور مقربان درگاہ کے لئے یوں جاری ہے

کہ اگر دنیا میں کسی مراد کی طرف متوجہ ہوں اور اس

کی خواہش کریں تو اس سے اُن کو باز رکھتا ہے۔ مگر

ان کو بحال خود رہنے بھی نہیں دیتا، بلکہ ان کی مراد

کے خلاف ان کا کام الٹ دیتا ہے اور اگر بجز ذات

خدا کے دوسری چیز نہ چاہیں اور دنیا کی کسی چیز کی آرزو

دل میں نہ رکھیں تو ایسی چیز دے گا جس کی اس وقت

ضرورت ہوگی اور وہ بھی مراد و آرزو کے کارخانہ

کو توڑ پھوڑ درہم برہم کرنے کے بعد دے گا۔ شعر

گر دست در کارے زنم زنجیر بر دستم نہند

در خم مے غرقم کنند گر نام ہشیاری برم

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

کے ماتحت شادیاں کی تھیں، اگرچہ غیر کتابی حسین نہ شرعی نقطۂ نظر سے انکا یہ قدم غلط تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان غیر مسلم خواتین سے جو اولادیں پیدا ہوئیں، وہ اسلامی تمدن سے قطعی بیگانہ اور اسلامی ذہنیت سے کوسوں دور۔

مسٹر محمد علی جینا نے ایک پارسی خاتون سے عشق و محبت کی بنیاد پر شادی کی، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی صاحبزادی نے ایک عیسائی نوجوان سے سال گذشتہ شادی کی، جس پر اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا، لیکن لیگی اخبارات نے اس کا یہ جواب دیا کہ مسٹر جناح بے قصور ہیں، اس لئے کہ ان کی بیٹی کی تربیت و تعلیم ان کی ساس نے کی تھی، اور یہ عذر لیگی اخبارات کے نزدیک اتنا وزنی تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے احکام کو ٹھکرا دیا اور مسٹر جینا کی حمایت اس طرح کی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بیٹی کی بے دینی کے الزام سے قطعی بری ہیں حالانکہ یہ غلط تھا۔

خان عبدالغفار خاں کے بڑے بھائی ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد و ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی بھی اسی قسم کی ناعاقبت اندیشی نوجوانی میں کر چکے تھے جس قسم کی مسٹر جینا نے کی تھی یعنی جب وہ انگلستان میں برغرض تعلیم گئے تو وہاں سے ایک عیسائی خاتون سے شادی کر لی اور حال میں ان کی لڑکی نے جو اپنی عیسائی ماں کی زیر نگرانی پروان چڑھی، ایک عیسائی نوجوان سے شادی کی جس پر لیگی اخبارات نے ڈاکٹر خان صاحب کو مورد ہدف بنایا۔ اور یہ واقعہ ان کے نزدیک اتنا زیادہ اہم تھا کہ اس پر نہایت اشتعال انگیز مضامین نثر و نظم شائع کئے، حتیٰ کہ دہلی و پنجاب کے بعض لیگی اخبارات نے اپنی بدتمیزیوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کی۔

ڈاکٹر خان صاحب کی لڑکی کی شادی کے دو تین روز بعد ان کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اپنی بدقسمتی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے پبلک لائف سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا، جو بہت افسوسناک ہے لیکن جس میں کم سے کم مسٹر جینا سے زیادہ خودداری اور غیرت کا ثبوت انہوں نے دیا ہے۔

لیگی اخبارات سے ہم یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ جس وقت ان کے قائد اعظم کی صاحبزادی ایک عیسائی کی زینت آغوش بنی اس وقت وہ الساکت عن الحق شیطان اخرس کا مصداق کیوں بنے ہوئے تھے ہم ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی کے اس غلط قدم کی اسی طرح مذمت کرتے ہیں، جس طرح ہم نے مسٹر جینا کی لڑکی کی شادی کے وقت کی تھی، لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو قدم اٹھایا ہے، وہ خودداری اور غیرت کے لحاظ سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو؛ مگر ملک اور خدمت خلق کے اعتبار سے بے حد غلط ہے۔ اس لئے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ پبلک لائف سے ہرگز ریٹائر نہ ہوں، اور جس طرح انہوں نے اپنے صوبہ کو فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک رکھنے میں ایثار و قربانی کی راہ اختیار کی ہے، اور ایک نمونہ کا صوبہ بنا کر پیش کیا ہے، اس کی امتیازی شان کو برقرار رکھنے کے لئے وہ پبلک لائف سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹیں، کیونکہ ملک اور خدمت کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

نیشنل فرنٹ

ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے گذشتہ مہینہ نیشنل فرنٹ کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے، وہ اس قابل ہے کہ اس کی تائید ملک کے ہر حصہ سے کی جائے، لیکن سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ حکومت غلط آدمیوں کا انتخاب کرتی ہے، اور اچھی سے اچھی اسکیم میں غنڈے اور بدمعاش داخل ہو کر اس مقصد کو فوت کر دیتے ہیں، اور یہی اس نیشنل فرنٹ کا حشر ہوگا کہ اس میں پولیس کے انتخاب کردہ لوگ زیادہ بھرتی ہوں گے، جو اسکیم کے اصل مقصد کو اپنے برے چال چلن کی وجہ سے تباہ کر دیں گے ہم ایکسیلنسی وائسرائے کے نیشنل فرنٹ کا خیر مقدم کرتے ہیں، لیکن حکومت کو متنبہ کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ اے۔ آر۔ پی اور سِوک گارڈ کے انتخاب کی طرح غلطی نہ کرے، ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان میں لنگی اور بہا بھائی کو ریلا سر ورسے کر دیں گے اور ملک میں ایک نئی مصیبت نازل ہوگی جس کا انسداد حکومت کے اختیار سے باہر ہوگا۔

صدر کانگریس کا چیلنج

(انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس منعقدہ الہ آباد کے دو روز بعد)

جس کی اشاعت حکومت نے ممنوع قرار دی، اس پر مسٹر ایمرے وزیر ہند نے ایک ایسا دلچسپ بیان دیا ہے کہ اس کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کسی ذمہ دار انہ پوسٹ پر ایسا بیان دیا جا سکتا ہے، لیکن ہمیں خوشی ہے کہ حضرت مولانا آزاد نے مسٹر ایمرے کے بیان کو چیلنج کیا اور ایمرے میں جرات نہ ہوئی کہ وہ صدر کانگریس کے چیلنج کو قبول کریں مسٹر ایمرے بھی مجبور ہیں کہ جو گمراہ کن اطلاع ان کو ہندوستان کے سرکاری حلقہ سے دی جائے، اس پر بلا سوچے سمجھے بیان دیدیں لیکن شاید انہیں معلوم نہیں کہ ہندوستان کی سب سے بڑی آرگنائزیشن کے مولانا آزاد صاحب صدر ہیں، جو اپنی سیاسی بصیرت کے لحاظ کانگریس میں سب سے اونچا درجہ رکھتے ہیں، اور اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں، اور بین الاقوامی سیاست کے سب سے بڑے ماہر ہونے کے اعتبار سے سر کرپس کو بے نقاب کر چکے ہیں۔

کاغذ کا قحط

جنگ کو شروع ہوئے تقریباً تین سال کا عرصہ گذر رہا ہے، اس عرصہ میں کاغذ کی قیمت ۹ روپے ریم سے دس روپے ریم تک پہنچ گئی، اور پھر یہ کاغذ دس روپے ریم کو بھی ناپید ہو گیا، اب حکومت نے پچاس فیصدی ورکا غذ کم کرنے کا اعلان کیا ہے، اور قیمت بھی خود ہی مقرر کر رہی ہے

نہیں کہا جا سکتا کہ کاغذ کی فراہمی میں آئندہ اور کیا مشکلات پیش آئیں گی، تاہم پوری ذمہ داری کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے کہ انتہائی کوشش کی جائے گی کہ پیشوا وقت پر شایع ہو، اور زیادہ سے زیادہ ضخیم ہو، عبارت کے بڑھ جانے کے باعث قیمت میں اضافہ کرنے سے کام کب تک چل سکتا ہے۔ یہ مجھے بھی نہیں معلوم، لیکن آپ اگر چاہیں تو پیشوا اس روح فرسا زمانے کو بڑی آسانی سے گذار سکتا ہے، اور اس کے لئے آپ کو صرف یہی کرنا ہے کہ نئے خریدار فراہم کریں، اور پیشوا کے کتب خانہ کی مطبوعات کی خریداری اپنے اور اپنے دوستوں کی ضروریات میں شامل کریں، اس سے زیادہ نہ کچھ میں نے آپ سے پہلے چاہا اور نہ اب۔ اگر پیشوا آپ کے نزدیک مفید پرچہ ہے، تو میری درخواست قبول کیجئے، ورنہ مسترد۔

صوبوں کی نئی تقسیم

محترم معاصر البشیر کے ایڈیٹر خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ بارہ صوبوں کی بجائے چوبیس صوبے بنائے جائیں اور اس میں اس کا خیال رکھا جائے کہ زبان اور کلچر کی نسبت سے تقسیم ہو، جو ذوالفقار خان بہادر موصوف نے اس اسکیم کی تائید میں پیش کئے ہیں، ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکستان کی اسکیم ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت اس تجویز کو منظور کیوں کرے جو ہندوستان کے تفرقہ کو دور کرنے والی ہے۔

پاکستان کی جدید تفسیر

پاکستان ایک ایسا مہمل لفظ ہے جس کی آج تک تشریح نہیں ہو سکی، حتیٰ کہ خود مسٹر جناح جو پاکستان کو عین اسلام کہتے ہیں، حالانکہ ان کو اسلام کی مبادیات سے بھی واقفیت نہیں، نہ پاکستان کی اسکیم پیش کر سکے اور نہ پاکستان کے معنی بتا سکے۔

لیکن حال میں دہلی میں پاکستان کی جدید تفسیر شایع ہوئی ہے۔

۱۔ مرکز میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت۔

۲۔ صوبوں میں مسلمانوں کے کلچر کی حفاظت۔

یہ دونوں تفسیریں ایک فتویٰ اور ایک اخبار میں شایع ہوئی ہیں۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے، ان میں

ایک آپ بھی ہیں۔ اور آپ کا نمبر خریداری ...... ہے۔

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار سے اور زر بھیجئے اور سب کی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے، اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے سال آئندہ کے لئے ہمارا رہنا پسند نہ کریں، تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ بھیجئے کہ

"سال آئندہ کے لئے خریداری منظور نہیں"

آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بعد افسوس خارج کر دیا جائے گا، اور اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا خریداری سے انکار کا خط نہ لکھا، تو حسب قاعدہ سمجھا جائے گا کہ آپ سال آئندہ کیلئے خریداری منظور کرنے اور وی۔ پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

شربت روح افزا

دہلی کے مشہور دوا خانہ ہمدرد کا گرمی کا مشہور تحفہ ہے، جو جدید سائنٹیفک آلات کے ذریعہ یورپ و امریکہ کی جدید فن دوا سازی کے اصول پر تیار کیا گیا ہے، خوش رنگ ہے، خوش ذائقہ ہے، دلکش ہے، روح پرور ہے، مسکن ہے، اور گرمی میں پیدا ہونے والی تمام شکایات کا دافع ہے عام دوا فروشوں کی طرح سے یہ ولایتی رنگ اور ولایتی خوشبو و شکر کا مرکب نہیں ہے بلکہ مفرح اور مقوی میوے اور قیمتی دوائیں اپنے پورے اوزان کے ساتھ ڈالی جاتی ہیں، جو قدیم اور جدید طب کی مکمل تحقیقات کے تجربات کا نچوڑ ہے۔

میں سالہا سال سے گرمی کے موسم میں اس لاجواب شربت کا استعمال کرتا ہوں، دل کی دھڑکن، پیاس کی شدت، دل و دماغ کی تسکین اور تھکے ہوئے اعضا میں ایک برقی رو دوڑا دینے والا بے مثل مرکب ہے جس کا ایک گلاس گرمی کی تمام شکایتوں کا ازالہ کرنے کیلئے کافی ہے ہر سال کئی لاکھ بوتلیں ہندوستان کے ہر حصہ میں طلب کی جاتی ہیں۔ ہر درجہ کے ہندوستانی شربت روح افزا کی بوتل اپنے ہمراہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں، حتیٰ کہ شربت روح افزا اپنی افادیت کے اعتبار سے یورپین سوسائٹی میں بھی مقبول ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ولایت کے قیمتی شربتوں کو چھوڑ کر شربت روح افزا کو گرمی میں استعمال کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس شربت روح افزا کی خریداری کی سفارش کرتا ہوں، جس کی ایک بوتل کی قیمت ۱۲؍ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ہمدرد دوا خانہ لال کنواں۔ دہلی۔

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف ناظرین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب بلند شہری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

والدین کے حقوق کے سلسلہ میں چند حقوق اولاد کے بھی بیان کئے جاتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں ایک شخص نے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم! سب سے اچھا نیکی کرنے والا کون ہے" حضور صلعم نے فرمایا "وہ شخص جو والدین کے ساتھ بھلائی کرے"، اس شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلعم! میرے والدین میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے" حضور صلعم نے فرمایا "تو اپنے بیٹے کے ساتھ بھلائی کر جس طرح تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے، اسی طرح تیرے بیٹے کا بھی تجھ پر حق ہے"۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے، حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بیٹا پیدا ہو تو ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا جائے، اور اذیت کو اس سے دور کیا جائے، اور جب وہ چھ برس کا ہو جائے تو اس کو ادب سکھایا جائے، اور جب سات سال کا ہو جائے تو اس کو علیحدہ بستر پر سلایا جائے، اور جب تیرہ سال کا ہو جائے تو تنبیہ کے ساتھ نماز پڑھوائی جائے، اور جب سولہ سال کا ہو جائے تو نکاح کر دیا جائے اور پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس سے کہہ دیا جائے کہ میں نے تجھ کو علم و ادب سکھا دیا، اور تیرا نکاح کر دیا، اب تو شریعت کے موافق اپنی زندگی بسر کر، میں خدا سے دنیا میں تیرے فتنہ سے اور آخرت میں تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں"۔

جس طرح اولاد پر ماں باپ کے حقوق ہیں، اسی طرح استاد اور شیخ طریقت کے حقوق شاگرد اور مرید پر ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ استاد اور شیخ باپ سے افضل ہوتا ہے، اس لئے کہ استاد اور شیخ کا ادب باپ کے ادب سے بڑھا ہوا ہے۔

ذوی القربیٰ کے حقوق یہ ہیں کہ جب وہ ملیں، ان کو پہلے سلام کیا جائے، حسد، کینہ اور بغض ان کی طرف سے دل میں نہ رکھا جائے۔ اگر چہ ان سے کسی معاملہ پر جھگڑا بھی ہو جائے، اور جب کبھی ان کا جھگڑا کسی فریق یا جماعت سے ہو، ان کا ساتھ دیا جائے، اگر وہ حق پر ہوں، پھر علماء کی رائے یہ ہے کہ دوستی کی قرابت کا حق رشتہ داری پر مقدم ہے، یعنی دوستی کی قرابت کے حقوق حقیقی قرابت سے زیادہ اور مقدم ہیں

یتامیٰ اور مساکین کے حقوق یہ ہیں کہ احسان و سلوک سے ان پر شفقت کی جائے، بھیک مانگنے سے ان کو بچایا جائے، اور جو شخص ان پر زیادتی کرے، اس کو روکا جائے، اور یہ کہ یتامیٰ کے مال کو ناحق اپنے صرف میں نہ لایا جائے، اس لئے کہ ایسا کرنا قطعی حرام ہے۔

پڑوسی کے حقوق خواہ وہ قریب کا ہو یا بعید کا، مسلمان ہو یا کافر، یہ ہیں کہ اپنے مکان کی دیواریں اتنی اونچی نہ بنائی جائیں کہ پڑوسیوں کے گھر میں تازہ ہوا نہ پہنچ سکے، اور یہ کہ ان کی نالیوں اور پرنالوں کو بند نہ کیا جائے کہ ان کے گھروں میں پانی رک جائے، اور یہ کہ کھانے پینے میں بھی ان کو یاد رکھا جائے، اور ہر قسم کے رنج و غم میں ان کی مدد کی جائے، اور ہمدردی کے کسی موقع کو ضائع نہ کیا جائے، اگر پڑوسی بھوکا ہو تو اس کو کھانا کھلایا جائے اور اگر استطاعت نہ ہو تو پھر اپنے گھر میں اس بات کی احتیاط کی جائے کہ پڑوسی کو کھانا پکنے کا علم نہ ہو کہ اس سے اس کو تکلیف ہوگی، فقہاء کی رائے ہے کہ ان تمام حقوق میں رشتہ دار پڑوسی کے حقوق اجنبی پڑوسی پر مقدم ہیں۔

اور پاس بیٹھنے والوں یعنی رفیق سفر، رفیق زندگی اور رفیق کار کے حقوق یہ ہیں کہ اگر ان لوگوں سے مراد بیوی ہے تو اس کے مصارف خورد و نوش اور لباس و سکونت کا خیال رکھا جائے، یعنی ان حقوق کو پورے طور پر ادا کیا جائے، اور متعدد بیویاں ہوں تو حقوق کے ادا کرنے میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھا جائے یعنی سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے، اور اس کو احکام فقہ یعنی نماز روزہ۔ طہارت، حیض و نفاس اور استحاضہ وغیرہ کی تعلیم دی جائے اور ادب سکھایا جائے، اور اگر وہ نافرمانی کریں تو ان کو تنہا چھوڑ دیا جائے، اور مناسب سزا بھی دی جائے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے، اور ان کی غیرت کے جذبات کو ترقی دی جائے کہ وہ کسی غیر کو اپنے گھر میں نہ آنے دیں، اور کسی

غیر مرد سے بات چیت نہ کریں، اور سیاست یعنی انتظام خانہ داری سکھائی جائے، اور یہ کہ ان پر پورا پورا اقتدار قائم رکھا جائے، اور اتنی آزادی نہ دی جائے کہ ان کی خواہشات ان کو خلاف شرع امور کی جانب متوجہ کر دیں۔

بیویوں کے متعلق حقوق کے سلسلہ میں چند حقوق شوہروں کے بھی اس موقع پر بتا دینا مناسب ہیں، اگرچہ آیت میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ عورت کا فرض یہ ہے کہ تمام دینی و دنیوی امور میں شوہر کی اطاعت کرے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے۔ شوہر کی کوئی چیز بلا اجازت کے کسی کو نہ دے۔ شوہر جس وقت بھی جماع کرنا چاہے، اگر وہ ایام ممنوع نہ ہوں، انکار نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر رفیق سے مراد ہر وہ شخص ہے، جو صحبت میں رہے یا سفر اور کاروبار میں شریک ہو، اس کے حقوق مختلف قسم کے ہیں۔ بعض کاروبار کے مالی حقوق یہ ہیں کہ وہ مال میں تصرف کا پورا پورا حق رکھتا ہے اور اپنے ساتھی سے اپنی ذات کے لئے اور اپنے زیر بار کی نصرت و حمایت میں بوقت مالی مدد لے سکتا ہے۔ اور زبان کے متعلق حقوق یہ ہیں کہ وہ نہ اس کی برائی کرے، اور نہ اس کے عیوب کو ظاہر کرے، اور اس کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرے۔ اس کے قصور سے درگذر کرے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔

ابن سبیل یعنی مسافر کے حقوق بتامی اور مساکین کے حقوق کے مساوی ہیں۔ اگر مسافر سے مراد ناخواندہ مہمان ہے، تو اس کے ساتھ نرم و شیریں گفتگو کرنا۔ اس کے دل کو خوش رکھنا، اور اس کو اپنی حیثیت کے موافق بہتر سے بہتر کھانا کھلانا میزبان کا فرض ہے۔ اور تین دن تک مہمانداری کے فرائض ادا کرنا ضروری ہیں، اس کے بعد اس کو اختیار ہے۔ ناخواندہ مہمان کے حقوق اس مہمان سے زیادہ اور بہت زیادہ ہیں جس کو بلایا جائے چنانچہ حضور نے حضرت موسیٰ کا یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک بار خداوند تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا "موسیٰ اپنے اور میرے مہمان کی عزت کرو" موسیٰ نے پوچھا "پروردگار! میرے اور تیرے مہمان سے کیا مراد ہے" خداوند تعالیٰ نے فرمایا "جو شخص بلا طلب تیرے پاس آئے، وہ میرا مہمان ہے، اور جو تیری طلب پر تیرے پاس آئے وہ تیرا مہمان ہے۔"

غلام اور لونڈیوں کے حقوق کی نسبت حضور نے یہ فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کے تم مالک ہو (یعنی لونڈی غلام) ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو، ان کو وہی چیز کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، اور ایسا ہی لباس پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو، اور ان سے اتنا کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ ان میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو، ان کو اپنے پاس رکھو، اور جن کو پسند نہیں کرتے ہو، ان کو فروخت کر ڈالو، مخلوق خدا کو تکلیف نہ دو۔ خدا نے تم کو ان کا مالک بنایا ہے اگر وہ چاہتا تو ان کو تمہارا مالک بھی بنا سکتا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سے پوچھا "ہم اپنے خادم کی غلطیوں یا فروگذاشتوں کو کس حد تک معاف کریں؟" حضور نے تھوڑے تامل کے بعد فرمایا "روزانہ ستر مرتبہ معاف کرو۔"

(۸۳)
تیمم اور نشہ و جنابت کی حالت میں نماز کے حرام ہونے کا بیان

یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا	مومنو! جب تم نشہ کی حالت
الصلوۃ و انتم سکاریٰ	میں ہو، تو جب تک تم اپنی بات
حتیٰ تعلموا ما تقولون	نہ سمجھنے لگو نماز کے قریب نہ جاؤ
ولا جنبا الا عابری سبیل	اور جنابت کی حالت ہو تو بھی
حتیٰ تغتسلوا۔ وان کنتم	باستثنائے حالت مسافرت
مرضیٰ او علیٰ سفر او جاء	بلا غسل کئے ہوئے نماز کے
احد منکم من الغائط	قریب نہ جاؤ، اگر تم بیمار یا مسافر
او لامستم النساء فلم	ہو یا تم جائے ضرور سے آئے
تجدوا ماءً فتیمموا	ہو یا عورتوں سے ہم صحبت
صعیدا طیبا فامسحوا	ہوئے ہو اور پانی نہیں ملتا
بوجوھکم و ایدیکم	تو پاک مٹی سے تیمم کر لو یعنی
ان اللہ کان عفوا غفورا	اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح

کر لو اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

تفسیر:- اس آیت میں چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا مسئلہ نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا مسئلہ ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ "مومنو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ" اس کا شان نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنے دوستوں کی دعوت کا اہتمام کیا، اور کھانے کے بعد سب نے خوب شراب پی، اسی حالت میں مغرب کی نماز کا وقت آ گیا، اور حاضرین میں سے ایک شخص نے امام بن کر نماز پڑھانی شروع کر دی۔ امام نے سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایھا الکفرون پڑھی اور لا اعبد ما تعبدون کی جگہ پوری سورۃ میں اعبد ما تعبدون پڑھ گیا،

جس سے آیت کا مفہوم بالکل بدل گیا، اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ جب تک تم نشہ کی حالت میں رہو، اس وقت تک نماز نہ پڑھو، جب نشہ اتر جائے اور تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اس وقت نماز پڑھو۔

یہ حکم ابتدا اسلام کا ہے، جبکہ شراب کا استعمال حرام و ممنوع نہ تھا، اس کے بعد شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا، اور ہر حال میں اس کے استعمال کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔

فقہاء نے اس حکم سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ نشہ کی حالت میں اگر کسی شخص کی زبان سے کلمات کفر نکل جائیں تو وہ کافر و مرتد نہیں ہو جاتا، اسی طرح اگر کوئی مجبور کیا جائے کہ وہ کلمات کفر اپنی زبان سے کہہ دے، اور اس کی جان کو خطرہ ہو، تو ایسی حالت میں کہ اس کا قلب ایمان سے معمور ہو، کلمات کفر کہہ دینے سے کافر نہ ہوگا۔

بعض نے آیت سے یہ مسئلہ بھی نکالا ہے کہ اگر انسان پر نیند کا غلبہ ہو، اور وہ جو بات زبان سے کہتا ہو اس کو سمجھتا نہ ہو اس کو بھی ایسی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے، بلکہ اس وقت ادا کرنی چاہیئے جبکہ وہ اپنی بات کو سمجھنے لگے۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ آیت میں حالت نشہ کے اندر نماز کے قریب نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے اوقات میں شراب سے قریب تک نہ جاؤ یعنی شراب استعمال نہ کرو، اس لئے کہ نماز کو پاکیزگی کی حالت میں پڑھنا صحت نماز کے لئے ضروری ہے۔

دوسرا مسئلہ جنابت یعنی ناپاکی کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا مسئلہ ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر تم ناپاک ہو تو جب تک تم غسل نہ کر لو نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ صحت نماز کے لئے پاکیزگی ضروری ہے، البتہ اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو سفر کی حالت میں ہو اور غسل کے لئے پانی موجود نہ ہو ایسی حالت میں غسل صحت نماز کے لئے ضروری نہ ہوگا، بلکہ صرف تیمم کر لینا کافی ہوگا۔

امام شافعی رح نے مذکورہ بالا آیت کے معنی یہ بتلائے ہیں کہ نشہ کی حالت میں، اور جنابت کی صورت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ یعنی مساجد کے قریب۔ اس موقع پر امام شافعی رح کے نزدیک صلوٰۃ (نماز) سے مراد مسجد ہے۔ اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم نشہ اور جنابت کی حالت میں ہو تو مسجدوں کے قریب نہ جاؤ، البتہ وہ مسافر مسجد میں جا سکتا یا مسجد کے اندر سے گذر سکتا ہے، جس کو غسل کیلئے پانی نہ ملے۔ ایک مفسر یہ کہتا ہے کہ آیت میں نماز سے مراد مسجد ہے لیکن یہ حکم صرف ناپاک کے لئے ہے اور اس حکم سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو اپنی حاجت کے لئے پانی کی تلاش میں مسجد کے اندر سے گذرے۔ (باقی آئندہ)

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بدمزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا، گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی، ماں کا بھی ناک میں دم تھا، آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچی خانہ

خریدا، اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں، بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بدمزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں، اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے، جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے، اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے دسترخوان کا اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت عہ

ہمارے گھروں کی رونق اور خوشحالی کا دارو مدار

عمدہ نظام خانہ داری پر ہے، اور عمدہ نظام خانہ داری کا دار و مدار بیویوں کی ان معلومات پر ہے، جو انہیں اس سلسلہ میں ہونی چاہئیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی، جو بیویوں کو خانہ داری کے تمام شعبوں کی ضروری تعلیم دے سکتی۔ یہ کمی ہماری نئی اور مفید کتاب

تعلیم خانہ داری

نے بدرجہ اتم پوری کر دی ہے، اس میں خانہ داری کے تمام شعبوں سے بحث کی گئی ہے، اور ۲۰ عنوانات کے ماتحت کفایت شعاری کے ساتھ گھر کے نہایت کامیاب نظام قائم کرنے کی آسان اور عملی تدبیریں بتائی گئی ہیں، پھر زبان اس قدر صاف اور سلیس ہے کہ بیویاں بآسانی سمجھ سکتی ہیں، اس کتاب کی ترتیب و تسوید میں مضمون خانہ داری وغیرہ کی تقریباً تمام مستند انگریزی، اردو، ہندی کتابوں سے مدد لی گئی ہے، اور جو ترکیبیں اور تدبیریں بتائی گئی ہیں، ان میں اپنے ملک اور قوم اور زمانہ حال کی ضروریات کو ہر قدم پر پیش نظر رکھا گیا ہے، اور ہر ہر ترکیب پر سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے عمل کیا گیا ہے، ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ مسلمان بیویوں کیلئے یہ نعمت غیر مترقبہ تیار کی گئی ہے، جو گھروں کو بارونق اور خوشحال بنانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی۔ ضخامت ۲۰۰ صفحے چکنا کاغذ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

آدابِ نبوی صلعم

(حضور سرورِ کائنات صلعم کی سیاسی، اخلاقی و معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ ؟ خان صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۵۸) مسلمان سے ترکِ تعلق حرام ہے

عن ابو ایوب الانصاری رضی ان رسول اللہ قال لا یحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام

رواہ البخاری ومسلم

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا ہے "کسی مرد (مسلمان) کو جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین رات سے زیادہ تعلق کو منقطع رکھے اور یہ صورت رہے کہ جب دونوں کا سامنا ہو تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر منہ پھیر لے، ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے، جو ملاقات کی ابتدا سلام سے کرے۔

تشریح الفاظ۔ ہجر۔ وصل (ملاقات) کی ضد ہے، مراد قول اور فعل میں ترک تعلق ہے، اس موقع پر ہجر سے مراد دو شخصوں کا ملاقات کے وقت باہم کلام نہ کرنا ہے۔

تشریح معانی:۔ مومن اپنے مومن بھائی کا دوست اور مخلص دوست ہے، اور اس سے اس قدر مانوس ہے، اور اتنی محبت رکھتا ہے کہ عداوت اور ترک حسن کو جانتا بھی نہیں۔ اور نفرت خصومت سے واقف ہی نہیں، اس لئے کہ عداوت اور خصومت دوستی کے خلاف ہے، وحدت شکن ہے، اور تفریق کو پیدا کرتی ہے، اسی بنا پر حضورؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ تین دن و رات سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک تعلق، ترک کلام اور ترک ملاقات جائز نہیں ہے، یعنی اس طرح زندگی بسر کرنا کہ جب دو مسلمان یکجا ہوں، یا راہ چلتے سامنا ہو جائے، تو ایک ادھر کو منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر، نہ تو آپس میں گفتگو کریں، نہ سلام و دعا کا تبادلہ کریں اور نہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔

حدیث بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین دن تک ترک تعلق ترک ملاقات اور ترک گفتگو جائز ہے۔ یہ جواز اس بنا پر ہے کہ انسان کمزور اور مغلوب بغضب ہے۔ اس قسم کے واقعات اکثر پیش آجاتے ہیں، اور انسان بغض و غضب سے اس قدر متاثر ہوتا ہے کہ انسان کی صورت سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ تین دن تک ترک گفتگو وغیرہ کی ایسی حالتوں میں اجازت دینا گویا انسان کے ساتھ نرمی اور رحم کا برتاؤ کرنا ہے۔

واضح ہو کہ ترکِ ملاقات وغیرہ اصل میں غیظ و غضب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ غصہ انسان کو مغلوب کر لیتا ہے، اور اس کی طاقت سے یہ امر باہر ہے کہ وہ فوراً غصہ پر غالب آجائے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو شایانِ شان نہیں ہے، اس لئے شارع نے اس کی اجازت دیدی ہے کہ جب تک غیظ و غضب کا اثر رہے، اس وقت تک ترک تعلق رکھا جا سکتا ہے، اور غیظ و غضب کے فرو ہو جانے کی انتہائی مدت بھی مقرر کر دی، یعنی تین دن کہ اس سے زیادہ عرصے کے لئے ترکِ ملاقات جائز نہیں ہے۔

تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے بغض رکھنا مسلمانوں کے لئے ممنوع و حرام ہے، البتہ اس سے زیادہ عرصہ تک انقطاعِ تعلق ان صورتوں میں جائز ہے جبکہ دینی اور اہم دنیوی مصلحتیں اس کی مقتضی ہوں، مثلاً کسی شخص سے تعلق رکھنے میں اپنی جان کا اندیشہ ہے، یا کسی دینی فساد کا خطرہ ہے، یا کسی اہم دنیوی مقصد کو ضرر پہنچنے کا خوف ہے، تو ان صورتوں یا ان جیسی اور صورتوں میں زیادہ عرصہ تک بھی ترک تعلق جائز ہے۔

ترک تعلق کی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں، جو تعلق جاری رکھنے سے زیادہ مفید ہیں۔ یعنی تعلق قائم رکھنے سے تعلق قائم نہ رکھنا زیادہ مفید اور نافع ہوتا ہے، اس قسم کی صورتوں کو پیش نظر رکھ کر خداوند تعالیٰ نے بیویوں کی تادیب کے لئے ہم کو یہ حکم دیا ہے:۔

والّتی تخافون نشوزھن	جن عورتوں کی نافرمانی سے
فعظوھن واھجروھن فی	تم ڈرتے ہو، ان کو سمجھاؤ، ان
المضاجع واضربوھن	کے ساتھ ہم بستری موقوف

فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ۵ — کردو۔ اور ان کو مارو۔ اگر وہ مان جائیں تو الزام کے پہلو نہ ڈھونڈو۔

اور حضور صلعم نے خدا کے اس ارشاد کے موافق ہم کو صبر اور ترک تعلق کا حکم دیا ہے۔

واصبر علی ما یقولون — کفار کے کہنے پر صبر کرو اور

واھجرھم ھجرا جمیلا — خوبی کے ساتھ ان سے کنارہ کشی کرو۔

حضور صلعم نے کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں سے پچاس دن تک تعلق کو منقطع رکھا اس لئے کہ وہ بلا عذر غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کو بھی ترک تعلق کا حکم دیا۔ حضور صلعم اور مسلمانوں کے ترک تعلق کا نتیجہ یہ نکلا کہ کعب بن مالک وغیرہ پر دنیا تنگ ہو گئی اور وہ اس قدر عاجز آگئے کہ زندگی سے بیزار ہو گئے اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اب خدا کے سوا کسی سے ان کو مدد اور پناہ نہیں مل سکتی۔

اسی طرح حضور صلعم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ تک تعلق کو منقطع رکھا، اور صحابہ نے بھی اس کی پیروی کی۔ مختصر یہ کہ اگر ترک تعلق کی ضرورت محسوس ہو اور یہ ضرورت ترک تعلق کے ضرر سے خوشی ہو تو تین دن تک۔ ترک تعلق کی قید ضروری نہیں رہتی تین دن سے زیادہ بھی تعلق کو منقطع رکھا جا سکتا ہے۔

حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک تعلق کا گناہ دعا و سلام سے ہی باطل ہو جاتا ہے، اور بہترین شخص وہ ہے جو سلام و دعا سے ابتدا کرے ملاقات کرے، اس کو سبقت (پہل) کا ثواب بھی ملے گا اور اس گرانی کا بھی جو ابتدا کلام سے اس کو پیش آئی۔ اس صورت میں اگر فریق ثانی سلام کا جواب نہ دیگا تو گنہگار ہوگا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی رائے یہ ہے کہ ترک تعلق کا خاتمہ صرف سلام و دعا سے نہیں ہوتا، بلکہ ضرورت ہے کہ دونوں کے دل بھی صاف ہو جائیں، اور وہ آپس میں اسی طرح بے تکلف ہو جائیں جس طرح پہلے تھے۔

(ربانی آنند)

اعجاز نما پارہ سورہ کی

معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ سورتی قلم مجد سوتی اور سورتوں کا ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن، شان نزول، رابطہ آیات درج کئے گئے ہیں، ہر سورۃ کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اور طاقتور نقش دیئے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر درود مستغاث، ختم خواجگان چشت، نقشبند اور اسمائے حسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات اور اسمائے بدریین وغیرہ معتبر دستی کتاب اور مستند مجرب خالف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰x۳۰ ضخامت ۲۸۰ صفحے قیمت ۸ر فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

سورۂ یٰسین	سورہ فلق وسورہ ناس	ترکیب نماز استخارہ	سفر پر جانے کا عمل
سورۂ فتح	دعائے گنج العرش	مشائخ طریقت کے اشغال	نماز حاجت، حزب البحر کا عمل
سورہ رحمٰن	ترکیب ختم خواجگان	اسمائے مبارک رسول کریم	ترکیب اوراد اسبوع
سورہ واقعہ	مناجات خواجہ معین الدین	اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ	ترکیب صلوٰۃ الاسرار
سورہ ملک	مراقبات مشائخ	درود تاج	ترکیب صلوٰۃ جمعہ
سورہ مزمل	درود اکبر ترکیب آیۃ کریمہ	تکمیرات سبعہ پڑھنے کی ترکیب	سفر پر جانے کی اچھی
سورہ نوح	ترکیب چہل کاف	حفظ قرآن کی دعا	بری تاریخیں
سورہ جن	ترکیب نماز مسبعات عشر	حضور کو خواب میں دیکھنے	فضائل و خواص بسم اللہ
سورہ کہف	ترکیب نماز تسبیح	کا عمل۔ دعا ماہ رمضان	وظیفہ اسمائے
سورہ نبا	ترکیب نماز تہجد	آخر عشرہ رمضان کی طاق راتیں	بدریین وغیرہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

حضرت امام اعظم کی فقہ اردو میں کامل

اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی

اسلامی تعلیم

کی ایک جلد منگا لیجئے، اس کتاب کی تالیف کے وقت قرآن حکیم، حدیث وفقہ، علم الکلام سیرت و تاریخ کی ایک ہزار کتابوں کی ورق گردانی کی گئی ہے۔ پانسو علماء کرام اس کا مطالعہ کر چکے ہیں، ایک لاکھ مسلمانوں کی نظر سے یہ بے مثل اسلامی فقہ گذر چکی ہے، آج تک اس کا ایک مسئلہ بھی مشتبہ نہیں بتایا گیا، مشاہیر علماء کرام، درصوبہ، عظام اسلامی تعلیم کو پسند کر چکے ہیں۔ پانچواں ایڈیشن نظر ثانی اور اضافہ کے بعد تیار ہوا ہے، اچھی لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کا فیروزی چکنا کاغذ ضخامت سات سو صفحے قیمت بلا جلد چار روپے، مجلد پارچہ چار روپے چار آنے مجلد چرمی پشتہ چار روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک ۱۲ر

جلدی منگا لیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا، اور دوسرا ایڈیشن کاغذ کے ناپید ہونے کی وجہ سے نہیں کہا جا سکتا کہ کب شائع ہو۔ بہت ہی کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

[redacted]

سالکانِ طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کیلئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۶۵۔ اطاعت الٰہی کا ثمرہ

حضرت سہل بن عبداللہ رح کہتے ہیں کہ آغاز جوانی میں ایک مرتبہ میں نے جمعہ کے دن گھر میں وضو کیا اور نماز کے لئے جامع مسجد میں گیا، دیکھا کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے، اور خطیب منبر پر جاکر خطبہ پڑھنے کا ارادہ کر رکھا ہے میں نے ادب کو ملحوظ نہیں رکھا، اور لوگوں کے درمیان سے گذرتا ہوا پہلی صف میں پہنچ گیا، اور جگہ پاکر بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ میرے دائیں جانب ایک خوب صورت جوان بیٹھا ہے جس کے لباس سے خوشبو آرہی ہے، یہ نوجوان ایک اونی چادر اوڑھے بیٹھا تھا، اس نے میری طرف دیکھ کر کہا: "سہل کیا حال ہے" میں نے کہا "ہر طرح خیریت ہے خدا آپ کو جزا ئے خیر دے" میں نے دیر تک نوجوان کو غور سے دیکھا، لیکن پہچان نہ سکا، پھر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ جوان نے مجھ کو کس طرح پہچان لیا، میں تو اس کو جانتا نہیں، میں اسی فکر میں تھا کہ مجھ کو پیشاب کی حاجت ہوئی اور اس سے مجھ کو اذیت ہونے لگی، میں سوچ رہا تھا کہ کیونکر باہر جاؤں اور اس ضرورت کو رفع کروں کہ یکایک جوان نے کہا: "سہل کیا تم کو پیشاب لگا ہے" میں نے کہا "سخت تکلیف سے ضبط کئے بیٹھا ہوں" جوان نے فوراً اپنی چادر اتاری اور مجھ پر ڈال دی، معاً مجھ پر غشی طاری ہوگئی، اسی حالت میں میں نے آنکھ کھول کر دیکھا، تو اپنے آپ کو ایک دروازہ کے سامنے پایا جو کھلا ہوا تھا، معاً یہ آواز میرے کان میں آئی "اندر چلے جاؤ، خدا تم پر رحم فرمائے" میں اندر گیا تو ایک عالی شان قصر نظر آیا جو بہت بلند تھا، قصر کے ایک حصہ میں کھجور کا ایک درخت تھا، اور درخت کے ایک جانب پانی سے بھرا ہوا ایک لوٹا رکھا تھا، سامنے پیشاب گھر یا طہارت خانہ تھا، میں نے لوٹا اٹھایا پیشاب کیا اور طہارت حاصل کی، اس کے بعد دوسرے لوٹے سے وضو کیا، ہوا کی اور تولیہ وہاں موجود تھی، وضو کرکے تولیہ سے پانی خشک کیا، معاً میرے کان میں یہ آواز آئی "سہل اگر فراغت حاصل کر چکے ہو تو بتاؤ" میں نے کہا "ہاں میں فارغ ہو چکا ہوں" یہ سنکر جوان نے چادر میرے جسم سے اتار لی اور میں نے دیکھا کہ میں مسجد میں اپنی جگہ پر بیٹھا ہوں، اور کسی کو یہ واقعہ معلوم نہیں ہے، میں سوچنے لگا کہ آخر یہ کیا ہوا ہے اپنی واقعہ کی تصدیق کرتا اور کبھی وہم و گمان خیال کرتا، اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی اور نماز شروع ہوگئی، تمام لوگوں کے ساتھ میں نے نماز پڑھی اس کے بعد اس کے سوا میرے دل میں کوئی خیال نہ تھا کہ اس جوان کا حال معلوم کروں، جب وہ جوان مسجد سے چلا، تو میں اس کے ساتھ ہولیا، مسجد سے باہر نکل کر جوان نے مجھ سے کہا "سہل تم نے جو کچھ دیکھا ہے، کیا اس پر یقین حاصل نہیں ہوا" میں نے کہا "ہاں میں مذبذب ہوں" یہ سنکر جوان نے کہا "اچھا پھر اس دروازہ کے اندر چلے جاؤ" معاً وہ دروازہ کھلا ہوا مجھ کو نظر آیا، اور میں اس میں داخل ہوگیا، وہی قصر تھا، وہی کھجور کا درخت تھا، وہی لوٹا رکھا تھا، یہاں تک کہ جس تولیہ سے میں نے منہ اور ہاتھوں کو خشک کیا تھا، اس میں اب تک تری باقی تھی، یہ دیکھ کر میں نے جوان سے کہا "میں خدا پر ایمان لایا اور میرا تذبذب دور ہوگیا"

- - - - - جوان نے کہا: "سہل جو شخص خدا کی اطاعت کرتا ہے، ہر چیز اس کی مطیع ہو جاتی ہے، تو خدا کا طالب ہوکر دیکھ" یہ سنکر میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اور میں نے دامن سے آنکھوں کو پاک کیا، پھر جو آنکھ کھول دیکھا تو جوان غائب تھا۔

۱۶۶۔ اولیاء اللہ کی شان عبودیت

حضرت سہل بن عبداللہ رح کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک حضرت سہل رح کی خدمت کی ہے، اور اس عرصہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی آرام سے نہ سوتے تھے، رات دن عبادت میں مشغول رہتے تھے، اور ایک لمحہ کو یاد الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے، اکثر ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے عشا کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

مرید مذکور کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ

عبادان اور بصرہ کے درمیان ایک جزیرہ میں چلے گئے تھے، اور لوگوں سے ملنا جلنا قطعاً بند کر دیا تھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک سال ایک شخص حج کو گیا، جس نے واپس آکر اپنے بھائی سے بیان کیا کہ میں نے حضرت سہل کو عرفات کے مقام پر دیکھا تھا۔ بھائی نے کہا تم غلط کہتے ہو۔ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو تو میں نے سہل بن عبداللہ کو تستر میں ان کے دروازہ پر دیکھا تھا اور وہ مسافر خانہ میں قیام پذیر تھے۔ اس بات پر دونوں بھائیوں میں اختلاف بڑھا، یہاں تک کہ حاجی بھائی نے کہا "اگر میں نے عرفات میں سہل بن عبداللہ کو نہ دیکھا ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے" دوسرے بھائی نے کہا "اچھا چلو حضرت سہل سے دریافت کریں، وہی اس کا فیصلہ کریں گے" دونوں بھائی حضرت سہل کے پاس پہنچے اور قصہ بیان کیا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اس قسم کی باتوں میں وقت ضائع کرنے سے فائدہ نہیں، جاؤ ذکر الٰہی میں مشغول رہو" اس کے بعد حضرت سہل بن عبداللہ نے حاجی بھائی کو بلایا اور فرمایا "جاؤ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اس پر طلاق نہیں پڑی، اور آئندہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا" مریدوں کا بیان ہے کہ اس واقعہ سے متاثر ہو کر حضرت سہل جزیرہ میں چلے گئے"۔

۱۶۷۔ ولی اللہ وحشت میں مبتلا نہیں ہوتا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ اپنے سیر و سیاحت کے ایام میں میں نے ایک جنگل میں ایک نوعمر لڑکی کو دیکھا جو تنہا پھر رہی تھی میں نے اس سے پوچھا لڑکی تو کہاں رہتی ہے؟ اس نے کہا "جنگل میں" میں نے کہا "جنگل میں رہنے سے تم کو وحشت نہیں ہوتی" لڑکی نے کہا "اے شخص! کیا وحشت اس شخص پر طاری ہو سکتی ہے جو خدا سے انس و محبت رکھتا ہو" یہ جواب سن کر میں مانوس سا ہو گیا پھر میں نے کہا "تم کہاں سے کھاتی ہو؟" لڑکی نے کہا "بابا! تو نے نہیں سوچا کہ وہ اپنے بندوں کو کہاں سے رزق پہنچاتا ہے جب وہ اپنے منکروں کو رزق پہنچاتا ہے تو موحدوں کو کیوں نہ پہنچائے گا" اس کے بعد لڑکی نے کہا "جو قلوب خدا کی معرفت کا ذوق رکھتے ہیں، جو انسان خدا کی وحدانیت کے معترف ہیں اور جو اشخاص خدا کی وحدانیت میں فنا ہو چکے ہیں ان کی غذا صرف خدا کی محبت ہے اور خدا کے دیدار کی آرزو وہ حقیقت میں خدا کے خاص بندے ہیں جو وحدانیت میں غرق ہیں (باقی آئندہ)

کربلا کے بعد

عربی، فارسی، انگریزی سے ناواقف مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد آل رسولؐ پر کیا بیتی اور شمر و ابن زیاد وغیرہ قاتلان حسینؓ کا انجام کیا ہوا اور مختار ثقفی کی شمشیر خارا شگاف نے قاتلان حسینؓ سے کیونکر انتقام لیا؟ اور بنی امیہ کے سفاک بادشاہوں نے آل رسولؐ پر کیسے وحشیانہ مظالم کئے اور بنی امیہ نے کعبۃ اللہ کی کیسی بے حرمتی کی؟ اور مدینۃ الرسولؐ میں کیسے حاکمانہ مظالم توڑے۔ پھر عباسیوں نے بنو فاطمہؓ کے نام پر دعوت خلافت دی، اور جب خلافت اموی کا خاتمہ خون حسینؓ کے انتقام میں ہو گیا، تو بنو عباس نے کیونکر بنو فاطمہؓ سے دیدہ بدلے، اور بنی امیہ سے بھی زیادہ وحشیانہ مظالم اپنے چچازاد بھائیوں (بنو فاطمہؓ) پر کئے؟ بنو فاطمہؓ نے خلافت فاطمی کے قیام کے لئے کیسی سرفروشانہ جدوجہد کی، اور بالآخر مصر وغیرہ ممالک پر وہ خلافت فاطمی قائم کرنے میں کن مشکلات کے بعد کامیاب ہوئے، اور ان تینوں خلافتوں نے کیا کیا کارنامے انجام دئے، اور ان کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپ کو کتاب **کربلا کے بعد** میں ملیں گے جس پر علمائے اسلام، لیڈران کرام، اور ایڈیٹران اخبارات نے بہت اچھی رائیں لکھی ہیں، جن میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے، (اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ، سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۰۲ صفحات قیمت ۱؎) (۱) **حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے** اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ واقعات درست ہیں اور ذاتی رائے سے ملوث نہیں ہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ مشتبہ واقعات کو ترک کیا گیا ہے اور تیسری خوبی یہ ہے کہ اختصار کے باوجود بہت کچھ بیان کیا گیا ہے اور زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے (۲) **شہید ملت حضرت مولانا مظہر الدین** کے اخبار الامان دہلی کی رائے۔ کربلا کے بعد اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر تاریخی کتاب کی حیثیت سے سادہ مگر پر زور و پر اثر انشا پردازی کا ایک نمونہ ہے (۳) جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے آرگن **اخبار الانصاری دہلی** کی رائے، اس کتاب میں کربلا سے پہلے اور کربلا کے بعد کے واقعات پر نہایت محققانہ نظر ڈالی گئی ہے اور یہ صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے، جو اس سے پہلے نایاب تھا۔ (۴) مصور مسلمانوں کے **باتصویر اخبار دین دنیا دہلی** کی رائے، سانحہ کربلا اور کربلا کے بعد کے دردناک اور تاریخی واقعات پر ایک مستند کتاب ہے۔ جو نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے (۵) مجلس احرار ہند کے آرگن **اخبار زمزم لاہور** کی رائے، کربلا کے واقعات پر اس وقت تک بہت سا رطب و یابس لٹریچر پیدا ہو چکا ہے، اور اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان آج تک یہ معلوم نہ کر سکے کہ صحیح کربلا کیا تھی۔ "کربلا کے بعد" تحقیقات اور صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جس نے اس سلسلہ کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے اکثر کتابوں میں نہ تو تحقیقات سے کام لیا گیا ہے اور نہ جنبہ داری سے واقعات کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ مگر اس کتاب کا دامن ان تمام داغوں سے قطعاً پاک ہے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح دیوان حافظ ؒ

(از معاون مدیر)

زبان مور بآصف دراز گشت ازاں کہ خواجہ خاتم جم یاوہ کرد و باز نجست

ترجمہ: چیونٹی کی زبان آصف پر اس وجہ سے دراز ہوئی کہ آصف نے سلیمان کی انگشتری گم کر دی اور پھر اس کی تلاش میں مشغول نہ ہوا۔

تشریح: مور سے مراد نفس ہے آصف حضرت سلیمان کا نام ہے، اور اس سے یہاں روح مراد ہے، خواجہ سے بھی روح مراد ہے۔ جم بھی حضرت سلیمان ؑ کا نام ہے، اور خاتم سے مراد خدا کی معرفت ہے، اس تشریح سے شعر کا مطلب یہ ہوا کہ مور یعنی نفس کی زبان روح پر اس وجہ سے دراز ہوئی یعنی نفس روح پر اس لئے غالب آگیا کہ روح نے قالب عنصری سے خدا کی معرفت کے جوہر کو گم کر دیا، اور پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مطلب یہ ہوا کہ نفس روح پر اس وقت غالب ہو جاتا ہے جبکہ روح ذکر الٰہی سے جو معرفت الٰہی کا سبب ہے غافل ہو جائے اور اس غفلت سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش نہ کرے۔

بصدق کوش کہ خورشید زاید از نفست کہ از دروغ سیہ رو گشت صبح نخست

ترجمہ: سچائی کی کوشش کر تاکہ تیرے دم سے آفتاب پیدا ہو، کیونکہ جھوٹ کی وجہ ہی سے پہلی صبح کا نام صبح کاذب پڑا ہے۔

تشریح: یعنی صدق و سچائی کو اپنا شیوہ بنا کہ تیرا نام آفتاب کی مانند روشن ہو جائے، یا تیری سچائی آفتاب کی سی روشنی پھیلا دے، جھوٹ سے اپنے آپ کو بچا، اس لئے کہ جھوٹ اسی طرح منہ کالا کر دیتا ہے جس طرح صبح کاذب کا منہ کالا ہوتا ہے۔

صبح کاذب چونکہ اندھیرے میں ہوتی ہے، اور سیاہی کا غلبہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام صبح کاذب رکھا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ صبح کاذب چونکہ جھوٹی صبح ہوتی ہے، اور اس پر سیاہی کا غلبہ ہوتا ہے، اس لئے جھوٹ ایک تاریکی ہے، تو اس تاریکی سے اپنے آپ کو بچا، اور سچائی کو اختیار کر۔

خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت است چوں کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

ترجمہ: جس شخص نے تنہائی اختیار کر لی ہے اس کو تماشے کی کیا ضرورت ہے، جب دوست کا کوچہ میسر ہے تو جنگل کی کیا حاجت ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب طالب کو مدعا حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی شخص کو محبوب کے دربار میں بار حاصل ہو جائے کہ پھر اس کو جنگلوں میں دیوانہ وار پھرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔

جاناں بحاجتے کہ ترا ہست با خدا آخر دمے بپرس کہ مارا چہ حاجت است

ترجمہ: اے دوست تجھ کو اپنی اس حاجت کی قسم جو تو خدا سے رکھتا ہے، ایک ذرا ہماری طرف بھی توجہ کر، اور ہم سے پوچھ کہ ہماری کیا حاجت ہے۔

تشریح: اس شعر میں دوست سے مراد مرشد کامل ہے، مرید مرشد کامل کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ اے دوست تجھ کو اپنی اسی حاجت کی قسم جو تو خدا سے رکھتا ہے، مثلاً قرب و وصال کی تو ہماری طرف بھی توجہ کر یعنی کامل توجہ اور ہمدردی سے ہم سے پوچھ کہ ہم بھی کوئی حاجت رکھتے ہیں یا نہیں، مطلب یہ کہ ہماری حاجت کو بھی اپنے خیال میں رکھ۔

اے پادشاہ حسن خدا را بسوختیم بارے سوال کن کہ گدا را چہ حاجت است

ترجمہ: اے حسن کے بادشاہ ہم جلے جاتے ہیں، خدا کیلئے ایک بار ہم سے بھی تو پوچھ کہ گدا کی کیا حاجت ہے۔

تشریح: حسن کے بادشاہ سے مراد پیر طریقت ہے۔ سالک کہتا ہے اے مرشد کامل میں اندرونی تپش یا اضطراب قلب سے جھنجھلا رہا ہوں، خدا کے لئے ہماری طرف توجہ کر، اور ہم سے پوچھ کہ ہماری کیا حاجت ہے۔ مطلب یہ کہ فقیروں سے زیادہ بے اعتنائی نہ کر، یا قوت سے زیادہ آزمائش و تجربہ میں نہ ڈال بلکہ ان پر رحم کر اور ہمدردی کے ساتھ ان کی ضروریات کا دھیان رکھ کہ ان کی حالت کا دیکھنے والا تیرے سوا کون ہے، اور ان کی ضروریات کا کفیل تیرے سوا کون ہو سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اسی کی ملک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں

فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۝

کہو تو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے بھی زیادہ خفی بات کو جانتا ہے اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

تفسیر۔ لہ ما سے۔ الحسنیٰ تک۔ طٰہٰ کے معنی تو اللہ کو معلوم ہیں (ہم نے آپ پر قرآن (مجید) اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے اتارا ہے جو (اللہ سے) ڈرتا ہو یہ اس (ذات) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے (اور) وہ بڑی رحمت والا عرش (یعنی تخت سلطنت) پر قائم (جلوہ فرما) ہے (اور وہ ایسا ہے کہ) اسی کی ملک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں، (یعنی آسمان سے نیچے اور زمین سے اوپر) اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں (یعنی زمین کے اندر جو تر مٹی ہے جس کو ثریٰ کہتے ہیں جو چیز اس کے نیچے ہے مراد یہ کہ زمین کی تہ میں) یہ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت و سلطنت تھی اور (علم کی یہ شان ہے کہ) اگر تم (اے مخاطب) پکار کر بات کہو تو (اس کے سننے میں تو کیا شبہ ہے) وہ تو (ایسا ہے کہ) چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور (بلکہ) اس سے بھی زیادہ خفی بات کو (یعنی جو ابھی دل میں ہے) جانتا ہے (وہ) اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود (ہونے کا مستحق) نہیں، اس کے (بڑے) اچھے اچھے نام ہیں (جو اوصاف و کمالات پر دلالت کرتے ہیں سو قرآن ایسی ذات جامع الصفات کا نازل کیا ہوا ہے، اور یقینی حق ہے) ف: آیت اولیٰ میں تعب کی نفی عام ہے چند امور کو، اول یہ کہ کفار کے انکار پر غم و حزن نہ کیجئے آپ کا کام تذکیر و تبلیغ ہے جس کی قسمت میں ڈرنا اور ماننا ہے وہ قبول کرے گا، دوم آپ شب کو قیام طویل فرماتے تھے اور اس میں قرآن پڑھتے تھے کہ تھک جاتے تھے اس لئے آسانی کا حکم دیا جیسے ارشاد ہوا ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن، سوم اس قیام طویل پر کفار نے طعن کیا کہ قرآن کی وجہ سے محمد مصیبت میں پڑ گئے اس کی نفی فرمائی چنانچہ دوم و سوم درمنثور میں منقول ہے اور اول بوجہ عموم لفظ کے احتمال معقول ہے، اور عرش حسب روایات و آیات ایک جسم عظیم ہے، آسمانوں اور کرسی کے علاوہ اور ان سب کے اوپر مثل قبہ کے اور ان سب سے بڑا اس کے پائے بھی ہیں اور فرشتے اس کو اٹھائے ہیں اور وہ ساکن ہے احیاناً اس کو حرکت ہو جاتی ہے، چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں صاحب روح نے وہ سب نصوص جمع کئے ہیں۔ ربط اوپر توحید و رسالت کی تقریر تھی آگے قصہ موسویہ میں بھی اسی کا بسط ہے۔

وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ إِذْ رَأٰى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

اور کیا آپ کو موسیٰ کی خبر بھی پہنچی ہے　جب کہ انہوں نے ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھہرے رہو

نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّا أَتٰىهَا نُودِيَ

میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں اس میں سے تمہارے پاس ایک شعلہ لاؤں یا آگ کے پاس رستہ کا پتہ مجھ کو مل جاوے سو وہ جب اس کے پاس پہنچے تو آواز

يٰمُوسٰى ۝ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو تم ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ

اور میں نے تم کو منتخب فرمایا ہے سو جو کچھ وحی کی جا رہی ہے اس کو سن لو۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری

لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝

یاد کیلئے نماز پڑھا کرو۔ بلاشبہ قیامت آنے والی ہے میں اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جاوے

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پاوے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم تباہ نہ ہو جاؤ۔

تفسیر:۔ (ھل اتٰک سے فتردیٰ تک) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) کی خبر پہنچی ہے (یعنی وہ سننے کے قابل ہے کہ اس میں توحید و نبوت کے متعلق علوم ہیں جن کی تبلیغ نافع ہوگی جو کہ اس حالت میں واقع ہوا تھا) جبکہ انہوں نے (مدین سے آتے ہوئے ایک رات کو کہ اس میں سردی بھی تھی اور راستہ بھی بھول گئے تھے کوہ طور پر) ایک آگ دیکھی (کہ واقع میں وہ نور تھا مگر شکل آگ کی سی تھی) سو اپنے گھر والوں سے (کہ حضرت بی بی تھیں یا خادم وغیرہ بھی) فرمایا کہ تم (یہاں ہی) ٹھیرے رہو (یعنی میرے پیچھے پیچھے مت آنا کیونکہ یہ تو احتمال ہی نہ تھا کہ بدون ان کے آگے سفر کرنے لگیں گے) میں نے ایک آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ (کسی لکڑی وغیرہ میں لگا کر) لاؤں (تاکہ سردی کا علاج ہو) یا (وہاں) آگ کے پاس رستہ کا پتہ (جاننے والا کوئی آدمی بھی) مجھ کو مل جاوے سو وہ جب اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (ان کو منجانب اللہ) آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو (کیونکہ) تم ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو (یہ اس کا نام ہے) اور میں نے تم کو (نبی بنانے کے لئے مجملہ دیگر خلائق کے) منتخب فرمایا ہے سو (اس وقت) جو کچھ وحی کی جا رہی ہے اس کو (غور سے) سن لو (وہ یہ ہے کہ) میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں (اور جب میں ہی لائق معبود ہونے کے ہوں) تو تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کے لئے نماز پڑھا کرو (دوسری بات یہ سنو کہ) بلاشبہ قیامت آنے والی ہے میں اس کو (تمام خلائق سے) پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں (اور قیامت اس لئے آوے گی) تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جاوے سو (جب قیامت کا آنا یقینی ہے تو) تم کو قیامت (کے لئے مستعد رہنے) سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پاوے (یعنی تم ایسے شخص کے اثر سے قیامت کے لئے تیاری کرنے سے بے فکر نہ ہو جانا) جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور (اس وجہ سے) اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم (اس بے فکری کی وجہ سے) تباہ نہ ہو جاؤ۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا

اور یہ تمہارے اپنے ہاتھ میں کیا چیز ہے اے موسیٰ انہوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں

عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ

پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کام ہیں ارشاد ہوا کہ اس کو ڈال دو اے موسیٰ سو انہوں نے اس کو ڈال دیا یکایک وہ

تَسْعٰى ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ وَاضْمُمْ يَدَكَ

ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا ارشاد ہوا کہ اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کو اس کی پہلی حالت پر کر دیں گے اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل

اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا

میں دے لو وہ بلا کسی عیب کے روشن ہو کر نکلے گا کہ یہ دوسری نشانی ہوگی تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی نشانیوں میں

الْكُبْرَى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝

بعض نشانیاں دکھلائیں تم فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے

تفسیر:- وما تلک سے انہ طغیٰ تک۔ اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے اے موسیٰ انہوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے میں (کبھی) اس پر سہارا لگاتا ہوں اور (کبھی) اس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کے) پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کام (نکلتے) ہیں (مثلاً کندھے پر رکھ کر اسباب وغیرہ لٹکا لینا اس سے موذی جانوروں کو دفع کرنا وغیرہ وغیرہ) ارشاد ہوا کہ اس (عصا) کو (زمین پر) ڈال دو اے موسیٰ سو انہوں نے اس کو (زمین پر) ڈال دیا یکایک وہ (خدا کی قدرت سے) ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا (جس سے موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے) ارشاد ہوا کہ اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی (پکڑتے ہی) اس کو اس کی پہلی حالت پر کر دیں گے (یعنی یہ پھر عصا بن جاوے گا اور تم کو کوئی گزند نہ پہنچے گا ایک امر خارق تو یہ ہوا) اور (دوسرا خارق اور دیا جاتا ہے کہ) تم اپنا (داہنا) ہاتھ اپنی (بائیں) بغل میں دے لو (پھر نکالو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بلا کسی مرض برص وغیرہ) کے (نہایت) روشن ہو کر نکلے گا کہ یہ دوسری نشانی (ہماری قدرت اور تمہاری نبوت کی) ہوگی (اور یہ عکم اعطاء عصا اور تعلیم ید کا اس لئے کیا گیا ہے) تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھلائیں (تو اب یہ نشانیاں لے کر) تم فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے (کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تم اس کو تبلیغ توحید کرو اور اگر نبوت میں شبہ کرے تو یہی معجزے دکھلا دو) ف اللہ تعالیٰ کا یہ پوچھنا کہ ما تلک بیمینک الخ اس لئے تھا کہ اس وقت اس کی حقیقت کہ عصا ہے اور اس کے منافع ان کے ذہن میں خوب مستحضر ہو جاویں پھر جو سانپ بن جاوے گا تو ذات وصفات دونوں کا انقلاب قدرت الٰہیہ پر زیادہ دال ہوگا اسی لئے موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں حقیقت اور منافع دونوں عرض کئے پس سوال وجواب دونوں بالکل منطابق ہیں اور دوسرے معجزے میں یہ اہتمام نہ فرمانا شاید اس لئے ہو کہ معجزہ عصا کا زیادہ عظیم ہے کہ اس میں ذات اور صفت دونوں کا تبدل ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ڈر جانا بعض نے کہا ہے کہ طبعی ہے تو کسی طرح جلالت شان کے منافی نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ جو حادثہ مخلوق کی جانب سے ہو اس میں نہ ڈرنا کمال ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام آتش نمرودی سے نہیں ڈرے اور جو امر خالق کی طرف سے ہو اس میں ڈرنا ہی کمال ہے کہ وہ نبی اکھبت حق تعالیٰ سے ڈرنا ہے جیسے ہوا تیز ہونے کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھبرا جانا حدیثوں میں آیا ہے سو چونکہ اس تبدل میں مخلوق کا واسطہ نہ تھا اس سے ڈر گئے کہ یہ کوئی قہر الٰہی نہ ہو اور دوسری آیت میں انک من الآمنین فرمانے سے تسلی دینا اس طرف مشیر ہے واللہ اعلم۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝

عرض کیا اے میرے رب میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے اور میرا کام آسان فرما دیجئے اور میری زبان پر سے بستگی ہٹا دیجئے

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ ۝

تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے یعنی ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں ان کے ذریعے سے میری قوت کو

وَاَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝

مستحکم کر دیجئے اور ان کو میرے کام میں شریک کر دیجئے تاکہ ہم دونوں آپ کی خوب کثرت سے پاکی بیان کریں اور آپ کا خوب کثرت سے ذکر کریں بیشک آپ ہم کو خوب دیکھ

تفسیر:- قال رب سے بنا بصیرا تک۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ مجھ کو پیغمبر بنا کر فرعون کی فہمائش کے لئے بھیجا جاتا ہے تو اس وقت اس منصب عظیم کے مشکلات کی آسانی کے لئے درخواست کی اور) عرض کیا کہ میرے رب میرا حوصلہ (اور زیادہ)

فراخ کر دیجئے (کہ تبلیغ میں انقباض یا تذبذب و مخالفت میں تشویش نہ ہو) اور میرا یہ (کام تبلیغ کا) آسان فرما دیجئے (کہ اسباب تبلیغ کے مجتمع اور موانع تبلیغ کے مرتفع ہو جاویں) اور میری زبان پر سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے یعنی ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں ان کے ذریعہ سے میری قوت کو مستحکم کر دیجئے اور ان کو میرے (اس تبلیغ کے) کام میں شریک کر دیجئے (یعنی ان کو بھی نبی بنا کر مامور بالتبلیغ کیجئے کہ ہم دونوں مل کر تبلیغ کریں اور میرے قلب کو قوت پہنچے) تاکہ ہم دونوں (مل کر تبلیغ و دعوت کے وقت) آپ کی خوب کثرت سے پاکی (شرک و نقائص سے) بیان کریں اور آپ (کے اوصاف کمال) کا خوب کثرت سے ذکر کریں (کیونکہ اگر دو شخص مبلغ ہوں گے تو ہر شخص کا بیان دوسرے کی تائید سے وافر اور موثر ہوگا) بیشک آپ ہم کو (اور ہمارے حال کو) خوب دیکھ رہے ہیں (اس حالت سے ہماری احتیاج اس امر کی کہ ایک دوسرے کے معاون ہوں آپ کو معلوم ہے) **ف** زبان کی گرہ کو کھولنے کی دعا کی ہے یا تو خلقی لکنت تھی جیسا بعض قائل ہوئے ہیں اور یا بچپن میں ایک بار جب انہوں نے فرعون کی ڈاڑھی پکڑ لی تھی اور فرعون نے بدلہ لینا چاہا اور حضرت آسیہ اہلیہ فرعون نے سفارش کی کہ بچہ ہے اس کو کیا سمجھ ہے اور اس کے امتحان کے واسطے ان کے سامنے آگ حاضر کی گئی، اس وقت انہوں نے ایک چنگاری اٹھا کر منہ میں رکھ لی تھی، اس سے زبان کی روانی کم ہو گئی تھی، اور یہ شبہ کہ ہاتھ کیوں نہ جل گیا پھر منہ تک چنگاری کیسے لے گئے، اسی طرح ممکن الجواب ہے کہ شاید اس کو منہ کا ایک حصہ نہ جلانا ہو، اور کو پکڑ کر جلتا ہوا حصہ منہ میں رکھ لیا ہو۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰى ۝ إِذْ

ارشاد ہوا کہ تمہاری درخواست منظور کی گئی اے موسیٰ اور ہم تو اور دفعہ بھی تم پر احسان کر چکے ہیں جبکہ ہم نے

أَوْحَيْنَا إِلٰى أُمِّكَ مَا يُوحٰى ۝ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي

تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی تھی یہ کہ موسیٰ کو ایک صندوق میں رکھو پھر ان کو دریا میں ڈال دو پھر دریا ان کو

الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

کنارے تک لے آوے گا کہ ان کو ایک ایسا شخص پکڑ لے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور ان کا بھی دشمن ہے اور میں نے تمہارے اوپر اپنی

مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي ۝ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى

طرف سے ایک اثر محبت ڈال دیا اور تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ جبکہ تمہاری بہن چلتی ہوئی آئیں پھر کہنے لگیں کیا تم لوگوں کو ایسے شخص کا پتہ

مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝ وَقَتَلْتَ نَفْسًا

دوں جو اس کو پالے رکھے پھر ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پھر پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کو غم نہ رہے اور تم نے ایک شخص کو

فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُونًا ۝ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۝ ثُمَّ

جان سے مار ڈالا پھر ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تم کو خوب خوب محنتوں میں ڈالا پھر مدین والوں میں کئی سال رہے پھر

جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۝ اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِاٰيٰتِي

ایک خاص وقت پر تم آئے اے موسیٰ اور میں نے تم کو اپنے لئے منتخب کیا تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لیکر جاؤ اور

وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝

اور میری یادگاری میں سستی مت کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت نکل چلا ہے پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جاوے

تفسیر:- قال قد سے او یخشٰی تک۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری (ہر) درخواست (جو کہ رب اشرح لی الخ میں مذکور ہے) منظور کی گئی اے موسیٰ اور (یہ تو تمہاری خود درخواست کی ہوئی تھی) ہم تو اور دفعہ اور بھی (اس کے قبل بے درخواست ہی) تم پر احسان کر چکے ہیں جبکہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی جو (بوجہ تمہارے بالشان ہونے کے الہام سے بتلانے کی (قابل) تھی (وہ) یہ کہ موسیٰ کو (جلادوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے) ایک صندوق میں رکھو پھر ان کو (مع صندوق کے) دریا میں (جس کی ایک شاخ فرعون کے محل تک بھی گئی تھی) ڈال دو پھر دریا ان کو (مع صندوق کے) کنارہ (کے پاس) تک لے آوے گا کہ (آخر کار) ان کو ایک ایسا شخص پکڑے گا جو (کافر ہونے کی وجہ سے) میرا بھی دشمن ہے اور ان کا بھی دشمن ہے (خواہ فی الحال بوجہ اس کے کہ سب بچوں کو قتل کرتا تھا خواہ آئندہ ان کا خاص طور پر دشمن ہوگا) اور (جب صندوق پکڑا گیا اور تم اس میں سے نکالے گئے تو میں نے تمہارے چہرے کے) اوپر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈال دیا (تاکہ جو تم کو دیکھے پیار کرے) اور تاکہ تم میری (خاص) نگرانی میں پرورش پاؤ (یہ اس وقت کا قصہ ہے) جبکہ تمہاری بہن (تمہاری تلاش میں فرعون کے گھر) چلتی ہوئی آئیں پھر (تم کو دیکھ کر اجنبی بن کر) کہنے لگیں (جبکہ تم کسی انا کا دودھ نہ پیتے تھے) کیا تم لوگوں کو ایسے شخص کا پتہ دوں جو اس کو (اچھی طرح) پالے رکھے (چنانچہ ان لوگوں نے چونکہ ان کو تلاش بھی منظور کیا اور تمہاری بہن تمہاری ماں کو بلا کر لائیں) پھر (اس تدبیر سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پھر پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کو غم نہ رہے (جیسا تھوڑے عرصہ تک فراق سے مغموم رہیں) اور (بڑے ہونے کے بعد ایک اور احسان کیا کہ) تم نے (غلطی سے) ایک شخص (قبطی) کو جان سے مار ڈالا (جس کا قصہ سورۂ قصص میں ہے اور ماکر غم ہوا خوف عقاب سے بھی اور خوف انتقام سے بھی) پھر ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی (خوف عقاب سے تو اس طرح کہ استغفار کی توفیق دی اور اس کو قبول کیا اور خوف انتقام سے اس طرح کہ مصر سے مدین پہنچا دیا) اور (مدین پہنچنے تک) ہم نے تم کو خوب خوب محنتوں میں ڈالا (اور پھر ان سے خلاصی دی جن کا ذکر سورۂ قصص میں ہے کہ خلاصی دینا بھی منت ہے اور خود ابتلا بھی بوجہ اس کے کہ وہ سبب ہے حصول اخلاق حمیدہ و ملکات فاضلہ کا مستقل منت ہے) پھر (مدین پہنچے اور) مدین والوں میں کئی سال رہے پھر ایک خاص وقت پر (جو میرے علم میں تمہاری نبوت و ہم کلامی کے لئے مقدر تھا) تم (یہاں) آئے اے موسیٰ اور (یہاں آنے پر) میں نے تم کو اپنے (نبی بنانے کے) لئے منتخب کیا (سو اب) تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں (یعنی معجزات کہ اصل دو معجزے ہیں عصا و ید بیضا اور ہر ایک میں وجوہ اعجاز متعدد ہیں) لے کر (جس موقع کے لئے حکم ہوتا ہے) جاؤ اور میری یادگاری میں (خواہ خلوت میں خواہ تبلیغ کے وقت) سستی مت کرنا (اب موقع جانے کا بتلایا جاتا ہے کہ) دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت نکل چلا ہے پھر (اس کے پاس جاکر) اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ (رغبت سے) نصیحت قبول کرلے یا (عذاب الٰہی سے) ڈر جاوے (اور اس سے مان جاوے) **ف**: وجوہ اعجاز کا تعدد اس طرح ہے کہ عصا کا اژدہا بن جانا ایک۔ پھر عصا بن جانا دوسرا۔ اور ید کا روشن ہونا ایک۔ پھر اصلی رنگ پر آجانا دوسرا اور لاتنیا اہتمام کے لئے فرمایا ورنہ انبیاء میں اس کا احتمال نہیں اور شاید کا لفظ باعتبار دوسرے لوگوں کے فرمایا نہ باعتبار علم الٰہی کے اور دونوں کو حکم فرمانے کے لئے ہارون علیہ السلام کا وہاں تشریف رکھنا ضرور نہیں یا تو موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہو کہ ان سے کہہ دیں یا ان کو ان کے مقام پر وحی ہوئی ہو یا یہ وحی دونوں کے اجتماع کے وقت ہوئی ہو بعد واپسی طور کے واللہ اعلم اور بار بار یا موسیٰ فرمانا رافت اور تشریف کے لئے ہے اور الہام میں عدد کی تعیین نہیں فرمائی تھی، جیسا قصہ سے معلوم ہوتا ہے اور الہام اگر فرشتہ کے ذریعہ سے ہو تب بھی نبوت لازم نہیں آتی کیونکہ نبوت کے لوازم سے تبلیغ ہے۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَا

دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نہ کرو میں

اَسْمَعُ وَاَرٰی ۝ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ

تم دونوں کے ساتھ ہوں سب سنتا دیکھتا ہوں تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے فرستادے ہیں سو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان کو

قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکَ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ

تکلیفیں مت پہنچا ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشان لائے ہیں اور ایسے شخص کیلئے سلامتی ہے جو راہ پر چلے ہمارے پاس یہ حکم پہنچا ہے کہ عذاب

الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی

اس شخص پر ہوگا جو جھٹلاوے اور روگردانی کرے وہ کہنے لگا کہ پھر تم دونوں کا رب کون ہے اے موسیٰ۔ موسیٰ نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز

کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝

کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی پھر رہنمائی فرمائی

تفسیر:۔ قال ربنا سے ثم ھدی تک۔ (جب یہ حکم دونوں صاحبوں کو پہنچ چکا تو) دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار (ہم تبلیغ کے لئے حاضر ہیں لیکن) ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ (کہیں) وہ ہم پر (تبلیغ سے پہلے ہی) زیادتی نہ کر بیٹھے (کہ تبلیغ ہی رہ جاوے) یا یہ کہ (عین تبلیغ کے وقت اپنے کفر میں) زیادہ شرارت نہ کرنے لگے (کہ اپنی بک بک میں تبلیغ پوری نہ سننے دے جس سے وہ عدم تبلیغ کے برابر ہوجاوے) ارشاد ہوا کہ (اس امر سے مطلق) اندیشہ نہ کرو (کیونکہ) میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب سنتا دیکھتا ہوں (میں تمہاری حفاظت کرونگا اور اس کو مرعوب کردوں گا جس سے پوری تبلیغ کرسکو گے جیسا دوسری آیت میں ہے نجعل لکما سلطانا) سو تم (بے خوف وخطر) اس کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے فرستادے ہیں (کہ ہم کو نبی بناکر بھیجا ہے) سو (تو ہماری اطاعت کر اصلاح عقیدہ میں بھی کہ توحید کی تصدیق کر اور اصلاح اخلاق میں بھی کہ ظلم وغیرہ سے باز آ اور) بنی اسرائیل کو (جن پر تو ناحق ظلم کرتا ہے اپنے پنجۂ ظلم سے رہا کرکے) ہمارے ساتھ جانے دے (کہ جہاں چاہیں اور جس طرح چاہیں رہیں) اور ان کو تکلیفیں مت پہنچا (اور) ہم (جو دعوئی نبوت کا کرتے ہیں تو خالی خولی نہیں بلکہ ہم) تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے (اپنی نبوت کا) نشان (یعنی معجزہ بھی) لائے ہیں اور (تصدیق اور قبول حق کا ثمرہ اس قاعدہ کلیہ سے معلوم ہوگا کہ) ایسے شخص کے لئے (عذاب الہی سے) سلامتی ہے جو (سیدھی) راہ پر چلے (اور تکذیب وردحق کے باب میں) ہمارے پاس یہ حکم پہنچا ہے کہ (اللہ کا) عذاب (قہر کا) اس شخص پر ہوگا جو (حق کو) جھٹلاوے اور (اس سے) روگردانی کرے (غرض یہ سارا مضمون جاکر اس سے کہو چنانچہ دونوں حضرات تشریف لے گئے اور جاکر اس سے سب کہہ دیا) وہ کہنے لگا کہ پھر (یہ تو بتلاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے (جس کے تم اپنے کو فرستادہ بتلاتے ہو) اے موسیٰ (جواب میں) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ ہمارا (دونوں کا بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی پھر (ان میں جو جاندار چیزیں تھیں ان کو ان کے منافع ومصالح کی طرف) رہنمائی فرمائی (چنانچہ ہر جانور اپنی مناسب غذا اور جوڑہ اور مسکن وغیرہ ڈھونڈ لیتا ہے بس وہی ہمارا بھی رب ہے)

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ

فرعون نے کہا کہ اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا موسیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر میں ہے میرا رب نہ غلطی

وَلَا یَنْسَی ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ

کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے وہ ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے واسطے رستے بنائے اور آسمان

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ

سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے خود کھاؤ اور اپنے مواشی کو چراؤ ان

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝

سب چیزوں میں اہل عقل کے واسطے نشانیاں ہیں ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو لے جاویں گے اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو نکال لینگے

تفسیر:- قال فما سے تارۃ اخریٰ تک۔ فرعون نے (اس پر شبہہ کیا ان العذاب علی من کذب وتولی اور) کہا کہ اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا جو انبیا کی تکذیب کرتے تھے ان پر کون سا عذاب نازل ہوا) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا (کہ میں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عذاب موعود دنیا ہی میں آنا ضرور ہے بلکہ کبھی دنیا میں بھی آجاتا ہے اور آخرت میں ضروری ہوگا چنانچہ) ان لوگوں (کی بداعمالیوں) کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر (اعمال) میں (محفوظ) ہے (گو ان کو دفتر کی حاجت نہیں مگر بعض حکمتوں سے ایسا ہی کیا گیا ہے غرض یہ کہ اللہ تعالے کو ان کے اعمال معلوم ہیں اور) میرا رب (ایسا جاننے والا ہے کہ) نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے (پس ان کے اعمال کا صحیح صحیح علم اس کو حاصل ہے تو عذاب کے لئے وقت مقرر کر رکھا ہے جب وہ وقت آوے گا وہ عذاب ان پر جاری کر دیا جاوے گا پس دنیا میں عذاب نہ ہونے سے۔ لازم نہیں آتا کہ کفر و تکذیب علت عذاب کی نہ ہو یہاں تک موسیٰ علیہ السلام کی تقریر ہو چکی آگے اللہ تعالے اپنی شان ربوبیت کی کچھ تفصیل بیان فرماتے ہیں جس کا ذکر اجمالاً موسیٰ علیہ السلام کے اس کلام میں تھا ربنا الذی اعطی الخ علمہا عند ربی الخ لا یضل ربی الخ چنانچہ ارشاد ہے کہ) وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا (کہ اس پر آرام کرتے ہو) اور اس (زمین) میں تمہارے (چلنے کے) واسطے رستے بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے (اور تم کو اجازت دی کہ) خود (بھی) کھاؤ اور اپنے مواشی کو (بھی) چراؤ ان سب (مذکورہ) چیزوں میں اہل عقل کے (استدلال کے) واسطے (قدرت الہیہ کی) نشانیاں ہیں (اور جس طرح نباتات کو زمین سے نکالتے ہیں اسی طرح) ہم نے تم کو اسی زمین سے (ابتدا میں) پیدا کیا (چنانچہ آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے سو ان کے واسطے سے سب کا مادہ بعید خاک ہوئی) اور اسی میں ہم تم کو (بعد موت) لے جاویں گے (چنانچہ کوئی مردہ کسی حالت میں ہو لیکن آخر کو گو مدتوں کے بعد سہی مگر مٹی میں ضرور ملے گا) اور (قیامت کے روز) پھر دوبارہ اسی سے ہم تم کو نکال لیں گے (جیسا پہلی بار اس سے پیدا کر چکے ہیں) **ف** شاید اللہ تعالے نے یہ جملہ اس لئے بڑھا دیا ہو کہ سورت مکیہ ہے کفار مکہ توحید و بعث کے منکر تھے اور اس جملہ میں دونوں پر دلالت ہے واللہ اعلم۔

وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

اور ہم نے اس کو اپنی سب ہی نشانیاں دکھلائیں سو وہ جھٹلاتا ہی رہا اور انکار ہی کرتا رہا کہنے لگا کہ اے موسیٰ تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو کہ ہم کو

یٰمُوْسٰى ۝ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ

ہمارے ملک سے اپنے جادو سے نکال باہر کرو سو اب ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں تو ہمارے اور اپنے درمیان میں ایک وعدہ مقرر

وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝

کر دو جس کو نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم خلاف کرو کسی ہموار میدان میں موسیٰ نے فرمایا تمہارے وعدے کا وقت وہ دن ہے جس میں میلا ہوتا ہے اور دن چڑھے

تفسیر:- ولقد اریناہ سے ضحیٰ تک۔ اور ہم نے اس (فرعون) کو اپنی (وہ) سب ہی نشانیاں دکھلائیں (جو کہ موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی تھیں) سو وہ (جب بھی) جھٹلاتا ہی رہا اور انکار ہی کرتا رہا (اور) کہنے لگا کہ اے موسیٰ تم ہمارے پاس (یہ دعویٰ

لے کر اس واسطے آئے ہو (گے) کہ ہم کو ہمارے ملک سے اپنے جادو (کے زور) سے نکال باہر کرو اور خود عوام کو فریفتہ اور تابع بنا کر
رئیس بن جاؤ) سو اب تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں تو ہمارے اور اپنے درمیان میں ایک وعدہ مقرر کر لو جس کو
نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم خلاف کرو کسی ہموار میدان میں (تاکہ سب دیکھ لیں) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا تمہارے (مقابلہ کے) وعدہ
کا وقت وہ دن ہے جس میں (تمہارا) میلا ہوتا ہے اور (جس میں) دن چڑھے لوگ جمع ہو جاتے ہیں (اور ظاہر ہے کہ میلے کا موقع
اکثر ہموار ہی زمین میں ہوتا ہے اس سے مکان سوی کی شرط بھی پوری ہو جاوے گی۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى

غرض فرعون لوٹ گیا پھر اپنا مکر کا سامان جمع کرنا شروع کیا پھر آیا موسیٰ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ ارے کمبختو مت اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا

اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

نسبت کرو کبھی خدا تعالیٰ تم کو کسی قسم کی سزا سے بالکل نیست و نابود ہی کر دے اور جو جھوٹ باندھتا ہے وہ ناکام رہتا ہے پس جادوگر باہم

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ

اپنی رائے میں اختلاف کرنے لگے اور خفیہ گفتگو کرتے رہے کہنے لگے کہ بیشک یہ دونوں جادوگر ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جادو سے تم کو تمہاری

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا

سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ طریقہ کا دستور اٹھا دیں تو اب تم مل کر اپنی تدبیر کا انتظام کرو اور صفیں آراستہ

صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ

کر کے آؤ۔ آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہو انہوں نے کہا اے موسیٰ آپ پہلے ڈالیں گے یا ہم پہلے

اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ

ڈالنے والے بنیں آپ نے فرمایا نہیں تم ہی پہلے ڈالو پس یکایک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کی نظربندی سے موسیٰ کے خیال

اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ

میں ایسی معلوم ہونے لگیں جیسے چلتی دوڑتی ہوں سو موسیٰ کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی غالب

الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ

رہو گے اور یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو ہے اس کو ڈال دو ان لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ سب کو نگل جاوے گا یہ جو کچھ بنایا

حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝

ہے یہ جادوگروں کا سوانگ ہے اور جادوگر کہیں جاوے کامیاب نہیں ہوتا سو جادوگر سجدہ میں گر گئے کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ کے پروردگار

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

فرعون نے کہا کہ بدون اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے واقعی وہ تمہارے بھی بڑے ہیں کہ انہوں نے تم کو سحر سکھلایا



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے۔ ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے۔ حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعے سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں۔ پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفی کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے علاوہ اپنے بچوں کو پڑھائے۔ اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب ہمہ کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھ کر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصول ڈاک

فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب الصلوٰۃ

کتاب الصوم

روزہ کی فضیلت ۔ فضائل روزہ ۔ فرض روزہ ۔ واجب ۔ نفل ۔ مکروہ ۔ حرام روزہ کی تعریف ۔ روزہ کی نیت اور اس کے احکام اور چند مسائل ۔ قضا کی روزہ اور چند مسائل ۔ روزہ توڑنے والی چیزیں ۔ کفارہ لازم

کتاب الزکوٰۃ

کتاب الجنائز

کتاب النکاح

کتاب الطلاق

کتاب الذبائح

کتاب اللباس

کتاب الاشربۃ والاطعمۃ

کتاب الحقوق

کتاب المیراث

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

جون ۱۹(۵)

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

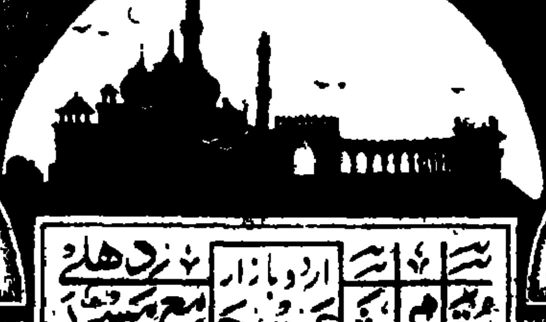
(اے ہمارے پروردگار! ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا)

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؍)

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دہلی



سیدہ فاطمہ کا لال

مظلوم کربلا [illegible] دنیائے ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

[illegible]

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

[illegible] تمام واقعات پر تاریخ کی روشنی میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب شیعوں کے لئے بھی قابل دید ہے اور اہل سنت کے لیے بھی۔

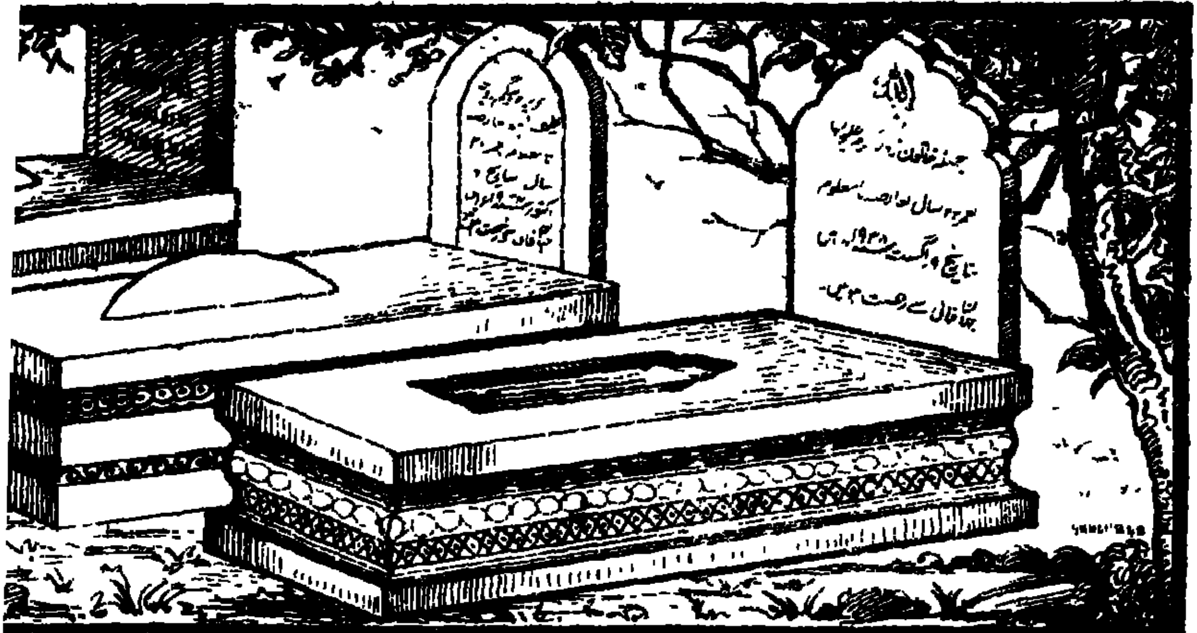
حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد

[illegible]

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

[illegible] مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے:۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ پیشوا دہلی



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جنکو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخرکار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرّحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو۔ ناف نلوں میں درد رہتا ہو۔ ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے **دوائی کیلہ** منگا لینی چاہیئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانیکے بعد کیلے کیساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف بیس روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک اختر الاطبا **حکیم احسان اللہ خاں** طبیب خاص وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور **مشہور دواخانہ دہلی** اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ سات آنہ محصول ڈاک۔

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے: **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**



یابس
جریان اور سرعت انزال کی
سب سے زیادہ کامیاب دوا
ایک ہزار مرتبہ
یابس کہنے سے شدید جریان کا بھوت اُترجاتا ہی!
یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے. مگر.
"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں
جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے
سفید قطرہ کا آنا۔ یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہوجانا نہایت بُرا مرض ہے اِس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذّت سے اِنسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اِس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اِس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر
سفوف یابس ہے
پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہی۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی۔ سستی۔ لاغری دُور کردیتا ہے ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہوچکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اِس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھکر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کردیا ہی پس اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ "منیجر مشہور دواخانہ دہلی" کو لکھئے اور یہ دوا بذریعہ وی پی پارسل منگاکر فائدہ اُٹھائیے، قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴/۱عہ) محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکیٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا انتظار کرنا ہوگا *

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی اور کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی مورشیس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں

کرایوں اور شرح بار برداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجیے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بینک اسٹریٹ بمبئی

سیرت سید المرسلین

مورخ اعظم حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کی لکھی ہوئی محققانہ و مکمل سوانح عمری، جس میں ہر سنہ کے تمام واقعات سیرت لکھے گئے ہیں اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب ایم۔ اے کے مرتب کردہ وہ تمام معاہدات نبوی ہیں جو حضور اکرمؐ نے غیر مسلم اقوام سے کئے اور وہ تمام فرامین نبوی ہیں جو حضور سرور کائناتؐ نے بغرض تبلیغ اسلام خاقان عالم کو لکھے۔ یہ پیشوا ۱۹۳۲ء کا بے مثل رسول نمبر ہے جس کی لاگت آٹھ آنے ہے، لیکن خریداران پیشوا سے صرف ۲؍ اور ایک روپیہ کے دس

سیرت رحمۃ اللعالمین

یہ ربیع الاول شریف میں پڑھنے کی بارہ مجالس ہیں جن میں یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک روزانہ ہر مجلس کا صوفیانہ بیان ہے، عشق رسالت مآبؐ کا پیدائش سے لے کر وفات تک والہانہ تذکرہ ہے ہر مجلس دو گھنٹہ کی ہے اور ان ۲۹ وفود کے مکمل حالات ہیں جو سرکار رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی نظر کیمیا اثر سے مسلمان ہوئے اس سیرۃ کے مصنف خطیب اعظم علامہ سید جعفر شاہ صاحب ندوی ہیں یہ سنہ ۱۳۵۶ھ کے پیشوا کا رسول نمبر ہے۔ لاگت اس پر ۸ رہے لیکن خریداران پیشوا کو صرف ۲؍ میں اور ایک روپیہ کے دس ملیں گے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی



غیبی نوشتے

[illegible]

پہلا حصہ

زہرہ بخانہ سوم	بخانہ چہارم	بخانہ اول			
بخانہ چہارم	بخانہ پنجم	بخانہ دوم			
بخانہ پنجم	بخانہ ششم	بخانہ سوم			
بخانہ ششم	بخانہ ہفتم	بخانہ چہارم			
بخانہ ہفتم	بخانہ ہشتم	بخانہ پنجم			
بخانہ ہشتم	بخانہ نہم	بخانہ ششم			
بخانہ نہم	بخانہ دہم	بخانہ ہفتم			
بخانہ دہم	بخانہ یازدہم	بخانہ ہشتم			
بخانہ یازدہم	بخانہ دوازدہم	بخانہ نہم			
بخانہ دوازدہم		بخانہ دہم			

دوسرا حصہ

چوتھا حصہ

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی

تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو خلافت اور طغیانی کا زمانہ ہے۔ اور قدم قدم پر مذہب کیلئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ایک ایک واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیمت ۸ر

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے۔ جو لوگ اچھے مذہبی، معاشرتی، اصلاحی افسانے چاہتے ہیں جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو اور آپ اپنے گھروں میں ان کو بے تکلف رکھ سکیں تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے اس میں کئی افسانے ہیں فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

آفتاب رسالت

مورخ اعظم حضرت آغا رفیق صاحب بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول مقبولؐ کے بہت مبسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں پہلا حصہ ۲۰۰ صفحات اس میں زیادہ حصہ تاریخ عرب اور بعثت رسولؐ سے پہلے کے حالات میں اور کچھ ولادت و خصوصیت رسولؐ حصہ دوم ۴۲۴ صفحات اس میں پوری رسالت کے جزو کل حالات مثل بلوغت، شادی، تبلیغ، غزوات اور سیاسی تبصرات اور متفرق واقعات کے تذکرے، آخر میں حضورؐ کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں ضخامت ہر دو حصہ ۶۲۴ صفحات قیمت ۱۲ر

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں، جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بلا استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے، ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہیئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز، مدرسوں میں اونچے کلاسوں میں بلند اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں، اب قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل ہے تین حصے ہیں اور تینوں یکجا۔ قیمت ۱۲ر

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے جو ہر عامل کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اس کے چار حصے ہیں اور ایک جا ہیں حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں حصہ دوم میں اسماء باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال و خواص حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں حصہ چہارم اذکار کے لئے مخصوص ہے پانچویں حصہ میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش ہیں۔ بڑی مجرب ہے قیمت ۸ر

نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول کریمؐ تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں اور ان کا قرآن میں تذکرہ ہے سب کا مکمل سوانح عمری ہے، بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۷۶ صفحوں کی مجلد کتاب ہے۔ انبیا کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پُر ہوں گے۔ اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضیات کے مقابلہ میں امت موسیٰ کی ہلکی عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادت الٰہی کی تشویق ہوتی ہے قیمت عہ

چھپانوے اولیا

کے حالات ان کی کرامات، ان کے خوارق ان کی تعلیمات، ان کی اولیانہ تبلیغ اسلام ان کے اسرار باطنیہ کی اہمیت کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے۔ اس کا نام بھی تذکرہ اولیا ہے، یہی وہ کتاب ہے جس میں چھیانوے اولیا کے حالات ہیں اس میں ہندوستان کے بھی ہیں ایران کے بھی، عراق کے بھی ہیں، اور شام کے بھی حجاز کے بھی ہیں یمن کے بھی مشرق قریب کے بھی ہیں اور مشرق بعید کے بھی۔ یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا مجلیٰ آئینہ ہے قیمت صرف ۸ر

بہشتی زیور

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ اس کے کل گیارہ حصے ہیں ایک عام عورت کو ایک صحیح مسلمان عورت بنانے کیلئے دین، اخلاق، معاملات، فرائض خانگی کاروبار اور زنانہ امراض وغیرہ کے متعلق جتنا بھی علم ضروری ہے، وہ سب کا سب ان گیارہ حصوں میں آگیا ہے۔ یہ کتاب مسلمان عورتوں کیلئے ایک مکمل اسلامی کتب خانہ کا علم رکھتی ہے۔ تمام جلدوں کی قیمت مجلد کامل صرف عہ محصول ڈاک ۱۲ر

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابو البصیر صاحب آزاد عتیقی کے ۱۴ سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے سرداران کفار قریش اور منکرین کلام الٰہی کا اس کو سنکر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجز نما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ہے۔ سفید چکنا کاغذ قیمت صرف ۶ر

اوراد و وظائف

مخدوم جہانیاں جہاں گشت جب سب طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے اور دنیا کے اسباب شکستہ ہو جائیں تو پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے اور اس کا نام اوراد و وظائف ہے یہی انسانی تکان کا آخری زینہ ہے جس سے وہ شاہراہ طے ہے جس میں مجبور انسان اور شہنشاہ زماں سب ایک حالت میں ہوتے ہیں فقیر کی کرامات ان ہی اوراد میں مضمر ہیں ان میں خصوصیت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے وظائف کو ہے۔ بہت نایاب ہیں اور مخدوم صاحب جہاں گشت کرکے لکھے ہیں قیمت ۸ر

نماز حنفی مدلل و مکمل

یہ وہ مقبول علم نماز کی کتاب ہے جو لاکھوں کی تعداد میں آج تک شائع ہو چکی ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے، اور نماز کی معلومات کے سلسلہ میں اس سے بڑی کتاب آج تک طبع نہیں ہوئی ہے اس میں وضو سے لے کر جنازہ تک ہر قسم کی نماز کے حالات ہیں اور ہر نماز کے صدہا مسائل ساتھ ساتھ درج ہیں جا بجا ترغیب کے لئے نقلیں اور اکابر سلف کی بھی حکایات ہیں غرضکہ جس مسلمان کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو اس کو نماز کے کسی مسئلہ کے پوچھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی قیمت عہ

سعیدی ڈکشنری

(۲۵ ہزار الفاظ) اردو کا مکمل لغت جس میں ۳۴۴۳ عربی الفاظ ۵۲۵۵ فارسی ۱۲۷ ترکی عبرانی یونانی وغیرہ ۲۴۱۵ اردو ۹۲۲ ہندی ۱۵۰ سنسکرت ۲۷۷۵ انگریزی ۱۹۹۵ محاورات ۱۰۷۰ قانونی اصطلاحات ۴۰۰ روزمرہ کے اردو فارسی فقرے ۷۰۰ اردو کے مرادف انگریزی کے محاورات ۲۴۱ سیاسی اخباری عدالتی علمی مذہبی متفرق اصطلاحات بہ ترتیب حروف تہجی درج ہیں ضخامت ۵۰۲ صفحات قیمت چار روپے علاوہ محصول (للعہ)

عورت (باتصویر)

پھولوں کی سیج پر حسن کی رعنائیاں دیکھنے سے پہلے محرمانہ کے تعلیم پوشیدہ واقعات سے واقف ہو جایئے " ورنہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے، جب آپ تمام کتاب " عورت " پڑھ لیں اس کتاب میں یورپ و امریکہ کی بہترین صنفی کتابوں کا عطر کھینچا گیا ہے " عورت " میں نسوانی زندگی کا مکمل فوٹو ہے۔ عورت کے پوشیدہ وعضانے حمل عورت کی فطرت، عورت کی زینت عورت کی ربیت، عورت کے باغ حسن کی خوشبو، غرضیکہ عورت کی زندگی کے متعلق کوئی بھی پوشیدہ موضوع نہیں جو اس میں نہ ہو قیمت ۱۲

برتھ کنٹرول (باتصویر)

عورت کی شباب آفرین لذت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جبکہ تم اس کے حسن و جمال کے خزانہ کو محفوظ رکھنے کا راز سمجھو، اولاد کی کثرت سے نہ صرف ملکہ حسن کے باغ جمال پر خزاں چھا جاتی ہے بلکہ غریب والدین کیلئے ان کی پرورش سوہان روح ہو جاتی ہے اور انسان ازدواجی مسرت و لذت سے محروم ہو جاتا ہے برتھ کنٹرول ایک حیرت انگیز علمی کتاب ہے جس کو پڑھنے کے بعد تمہارے سامنے عورت کی زندگی بے نقاب ہو جاتی ہے قیمت ۸

عورت سے لطف

حاصل کرنے کے لئے دوشیزہ کو مطالعہ میں رکھئے، یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں شب عروسی سے لے کر آخر تک کی تمام کیفیات، عورت کے جذبات درج ہیں، یہ کتاب صدہا مشرقی و مغربی کتابوں کا عطر ہے، یہ وہ کتاب ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور سادہ تصاویر ہیں تمام دنیا کی عورتوں کے لاجواب فوٹو ہیں علاوہ عورتوں کے تمام جسمانی حصوں کی مفید اور کارآمد تصاویر ہیں ایسی مکمل کتاب اردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی قیمت ہے

دوشیزہ کی ڈائری (باتصویر)

ایک دوشیزہ نازنین کے دل میں کس قسم کے پوشیدہ خیالات پیدا ہوتے ہیں شادی سے پیشتر کیا معلوم کرنا چاہتی ہے شادی کے بعد اس کے لئے کن باتوں کا علم ضروری ہے حسن و شباب کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے، اور دوشیزہ کی پرکیف زندگی سے عیش و مسرت کی بہار کس طرح لوٹی جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کا جواب آپکو دوشیزہ کی ڈائری میں ملیگا، ایک ستم شباب دوشیزہ کی زبان سے دلی تمام جذبات کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ قیمت ۸

سہاگن کا سہاگ

سات سہیلیوں کا جھرمٹ سات مست شباب لذیذ ساتوں کی لذیذ داستانیں ان میں سب کچھ ہے تو ... کی لذت میں ہو سکتا ہے، سہیلیوں کی پر لطف نوک جھونک محلات لکھنؤ کی خاص زبان سے شب عروسی کی داستانیں ازدواجی زندگی کے اہم ترین پوشیدہ راز، غرضکہ کتاب سہاگن کا سہاگ دنیائے مصنفات میں اپنے طرز کی انوکھی کتاب ہے، جس کو شادی کے جلسہ میں سات دلہنوں نے بیان کیا ہے۔ بڑی نایاب اور رنگین کتاب ہے قیمت ۸

شب عروسی کے افسانے

وہ لذیذ کتاب ہے جو شب عروسی کے تمام لذائذ کو یکجا کرنے میں کامیاب ہوئی ہے، اس کا ہر صفحہ انعام عروس نو ہے۔ کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ کتاب کیسی دلچسپ ہوگی اور واقعہ یہ ہے کہ عروس نو کی طرح سے یہ کتاب حسین، پر لطف اور معطر جذبات کی آئینہ دار ہے۔ شب عروسی کے متعدد افسانے ہیں، اپنے ہی طرز پر اس زندگی کی سب سے بہترین رات کے مزے لوٹے گئے ہیں فقط باتیں یا حکایتیں ہی نہیں بلکہ ہر کلمہ نتیجہ خیز ہے قیمت ۸

شب عروسی (باتصویر)

پڑھ لینے کے بعد شب عروسی کی سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ شادی کے وقت عموماً دوستوں کو کچھ نہ کچھ تحفہ دیا جاتا ہے، اگر آپ اپنے دوستوں کو ایسے مواقع پر کوئی بہترین تحفہ دینا چاہتے ہیں تو صرف یہ کتاب دیجئے شب عروسی انسانی زندگی کا بیمانہ ہے تکمیل انسانیت کے درجہ کی پہلی سیڑھی ہے اگر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس زینہ پر قدم رکھا جائے گا تو وہ ایسا کامیاب قدم ہوگا کہ انسان کی یہ فطرتی مسرت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ قیمت ۸

فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سکھانے والی کتاب فارسی بول چال ہے۔ جس میں پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کے اعلیٰ ڈگری یافتہ فاضل حضرات نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان کو اردو میں ڈھالا ہے، شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے، اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھے ہیں، اس کے علاوہ ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے چٹھیاں مبارکبادی اور تعزیت وغیرہ کے نمونے اردو میں درج ہیں قیمت ۱۲

کریم اللغات

فارسی زبان کے ۲۰ ہزار الفاظ کے لغات کی سستی کتاب، آپکو خبر بھی نہیں ہوتی اور روزمرہ بول چال میں کتنے الفاظ ایسے ہیں جو باوجود روزمرہ بولنے کے بھی ان کے معنوں سے واقف نہیں اور بعض مرتبہ ان کا محل استعمال غلط ہوتا ہے، اور پڑھے لکھے لوگوں میں جب اس کی وجہ سے خفت ہوتی ہے تو بڑا غصہ آتا ہے، اتنی بڑی آفت کے لئے ذرا سی تکلیف گوارا کرکے جدید کریم اللغات منگا کر اپنے مطالعہ میں رکھئے، دو چار مہینہ میں آپ کی بول چال اور تقریر نہایت موزوں و شستہ ہو جائے گی ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت ۱۲

تاریخ اسلام

بعثت رسول ؐ سے لیکر ترکوں کی جدید حکومت تک (۱) اس میں سنہ ہجری سے لیکر ایک صدی پیشتر سے لیکر وفات رسول ؐ تک پورے حالات درج ہیں ۲۹۲ صفحے (۲) اس میں حضرت ابوبکر ؓ حضرت عمر ؓ حضرت عثمان ؓ حضرت حمزہ ؓ حضرت علی ؓ کی خلافت اور فتوحات اسلام ۱۰۸ صفحے (۳) اس میں خلفائے بنی امیہ کے عہد حکومت اور شہادت الامین کا تذکرہ ہے ۸۴ صفحات (۴) اس میں خلفائے بنی عباس ؓ کے تمام کل حالات ۔ تاریخ عروج اسلام ۹۶ صفحے (۵) اس میں سلطنت عثمانیہ ترکی کے پورے حالات ہیں ۸۰ صفحے پانچوں حصے یکجا کپڑے کی جلد قیمت ۸

امام ابو حنیفہ رح

کے حالات پڑھنے ہر حنفی مسلمان کے لئے ضروری ہیں، کیونکہ جس کی نسبت سے وہ فخر کرتے ہیں، ان کے حالات سے بےخبر رہنا بہت ہی نا موزوں ہے۔ سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے، امام صاحب کے حالات اور علمی کارناموں، مناظروں، اور دقیق دینی مسائل کے معلوم کرنے کے لئے سب سے بہتر کتاب ہے، فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے علمی نکات بیان ہوئے ہیں جس سے آدمی ششدر رہ جاتے ہیں اور حقیقت میں امام موصوف کا مایہ الامتیاز فن ہے ضخامت ۴۰۰ صفحے قیمت مجلد ۸

یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول اور بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ ہدیہ ہوتا ہے، اور جو مدرس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں، وہ اسی کو منگاتے ہیں یہ بہت ہی آسان قاعدہ ہے، اس میں بجے پڑھ کر کتابت کی خوبی ہے یعنی نقطے زیر زبر پیش اور حروف مرکبات کے پہچان لینے کے بعد مرکبات کو بتانے کی مطلق ضرورت نہیں رہتی، مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھ لینے کے بعد صرف ۲ ماہ میں بچہ استاد کی مدد کے بغیر قرآن شریف پڑھنے لگتا ہے ضخامت ۴۸ صفحے قیمت ۲ ایک روپیہ کے ۱۲

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سرسید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے حضرت یہی کتاب لیکر جاؤں گا۔ یہ مسدس اسلام کی جوشیلی تاریخ اور مدو جزر اسلام ہے، لاکھوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی۔ یہ پہلا شتہارا ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے، ابتدا میں شاندار دیباچہ ہے جس نے گویا سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری کے پھر نکو یہ مسدس پڑھا یا جاتا ہے تو اس میں ایک سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے قیمت ۹ ر

سائیاں انکھیاں پھیریاں سو بیری ملک جہان

اگر بلا کیر دیں سک دہ ہے کی سچی تصویر دیکھنا ہو تو کتاب

آہ مظلوم بیٹیے جو بدنصیب عورتوں

کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے۔ آہ جس عورت کے سر سے اس کے سرتاج کا سایہ اٹھ گیا اس کے لئے سر چھپانے کی گوشہ لحد کے کہیں ٹھکانا نہیں مظلوم کی داستان غم شنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے گا۔ حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے۔

قیمت ۸ ر

شرح رباعیات عمر خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب و فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہے، مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت روح پرور انداز میں لکھی ہے، شروع میں عمر خیام کا فوٹو اور ایک درجن رباعیوں کو مصور کیا ہے

قیمت ۱۲ ر

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب محمد صدیق حسن خان بڑی تقطیع کے ۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے، اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے، اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں اس لئے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تجربہ علمی کے لحاظ سے مجرب ہونے کا ضامن ہے، یہ عمل تیر بہدف ہے دین دنیا کی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے قیمت ۱۲ ر

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی اردو نظم میں جسے پڑھنا چاہئیں ہیں، دعا مانگنے کے طریقے اور اولیا ئے عظام کی قبولیت دعا کی حکایتیں، پھر قرآن شریف سے سات دن کی دعا لیاقے کریم کی محبوب دعائیں جنکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے پھر استغاثہ منزل پھر دعائے استخارہ، شجرہ امدادیہ نظم مترجم درود شریف منظوم ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں قیمت ۸ ر

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی نہ پڑھ سکے، ان کو کلید قرآن پڑھائیے دو مہینہ میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجائے گا، جو بڑے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے ان کو کلید قرآن پڑھائیے۔ دو مہینہ میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے قیمت ۲ ر ایک روپیہ دس

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب محدث تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جا جمع کیا ہے۔ اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا علاج اور دوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی شفا ہے بلیات کی دفاع ہے، مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے حب کے وظیفے ہیں تسخیر کے نقش ہیں۔ ۱۶۰ صفحہ کی کتاب کاغذ اعلیٰ ہے رعایتی قیمت ۸ ر

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کے لئے بڑی اکسیر چیز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے مندرجہ شرائط کے ساتھ پڑھی جائے، اس کے اوصاف بیان کرنے کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہیں، جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اس کی ضرورت کبھی اٹکی نہیں رہتی، اس کے عامل رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں، پھر بھی ایکی یہی نعمت کیا کم ہے، اور وظائف اور دعا کے سلسلے میں بے نظیر کتاب ہے، اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر ولایتی سے چھپی ہے قیمت قسم اعلیٰ ولایتی کی عمر قسم دوم ۱۲ ر

چار انقلابی

۲۱۶ صفحہ کی کتاب ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ دنیا میں شہنشاہیت کو نیچا دکھانے اور جمہوریت کو عروج پر پہنچانے کے لئے چار انقلابی ایک اہم پروگرام سرمایہ داری کا خاتمہ اور مزدوروں کو ابھارنے کے لئے بناتے ہیں، کارخانوں میں ہڑتالیں آئین حکومت کی مخالفت کے لئے نت نئی ترکیبیں اہم سازشیں نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور دہشت انگیزی کی دل ہلا دینے والی داستان اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو ناول چار انقلابی پڑھیئے جب تک کتاب ختم نہ ہوگی ہاتھ سے نہ چھوٹے گی قیمت عہ ر

تہذیب المجالس

آج کل کے بچے مغربی تہذیب کی بدولت بزرگوں کا ادب گفتگو کرنے کا سلیقہ آداب طعام اور علم مجلسی سے قطعی نا آشنا ہیں، تہذیب و اخلاق نام کو نہیں اس کتاب میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، پہننے سونے اور بولنے لکھنے کے آداب ہیں، ہر قسم کی مجلس کے آداب کا بیان نہایت عمدہ طریقہ سے کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ ہے۔

قیمت صرف دس آنے

محصول ڈاک ۷ ر

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی، یہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھالو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات مقرر کرے ہوئے جنت کی دوامی حوشیوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں۔ ضخامت ۱۹۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی

قیمت عہ ر

وعظ کی سب سے بڑی کتاب

خیر المجالس اردو واعظوں کیلئے نہایت کار آمد وعظ و نصیحت کی دیگر سب کتابوں سے بے نیاز کرنے والی اس کا ایک ایک بیان الیا لیسا اور مسلسل ہے جس کو کافی عرصہ تک بیان کیا جا سکتا ہے باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے اس کے اول مناسب نصوص قرآنیہ سے استدلال کرکے احادیث صحیحہ سے معہ حوالہ کتب بیان کئے ہیں پھر صحابہ کرام اور اکابر بزرگان ملت کے اس کے متعلق طرز بیان حکایتوں اور واقعات کی صورت میں بیان ہوئے ہیں ایک ہزار صفحات کی بڑی تقطیع کی بہت مشہور کتاب ہے قیمت للعہ

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے۔ اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل ہو جائیں گے، واحباب کا مسخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، آدمی و افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کے عامل کیلئے معمولی بات ہے۔ قیمت ۶ر

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ لے، اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں، عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے ہیں۔ معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تھوڑے ایک سبق روزانہ پڑھ لے، تین ماہ میں خاصہ قرآن کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں، جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے۔ تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں۔ متعدد حسین و جمیل فوٹو ملاکر ہیں قیمت صرف ۸ر

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک قابل دینیات سے یہ کتاب مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا، دینی ضروریات ذیلی میں تقسیم کرنی چاہیئے دینی ضروریات کو کم از کم اہل تجارت پیشہ ذہب سے ملازمت زمیندار و صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اہل اصول اسلام سے واقف ہو جائے ضخامت ۳۰ صفحے قیمت ۸ر

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں آجاتی ہے اس گھر کا امن اور سکون زائل ہو کر جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے۔ بیوی کی تربیت کیلئے ویلا اور ہماری تندیں بے چین رہتی ہیں، ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب "گھروالی کی تربیت" پڑھا دیجئیں یہ راز بتا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف سو ہلی سگھڑ اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں انداز بیان ایسا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی۔ ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸ر

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے اور چاہے تو دوزخ، سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی باتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں، ایک مہینہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف عدہ تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے نکلوا دیجئے عالیہ عمدہ لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر

شریر لڑکی

ماں باپ کیلئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی طلسمی کتاب "بچی کی داستانی" ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کرکے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس کے مطالعہ سے ہنر مندی اور تمیزداری، سلیقہ شعاری آجاتی ہے، ایسی دلچسپ کتاب ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کرکے ختم کئے بغیر چین نہ آئے گا۔ سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸ر

درس معاشرت

ایہ ناز انشا پرداز کے نو بہ نو کیف عبرت خیز، دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی تصویر ہے۔ افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے۔ کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ ضخامت ۸۰ صفحے اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

اسلام کے سورما سپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی، ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول اور شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو بزدلوں کے دل میں بھی سچی اسلامی بہادری کا جذبہ پیدا کرنا موجیں مارتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اخلاق کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی۔ قیمت ۸ر

سیرت باقی رح

سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضور باقی باللہ رح بخاری کی مفصل مکمل سوانح عمری حضرت خواجہ رح کے تمام خلفا کا تذکرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم، تزکیہ نفس کے آسان طریقے مجرب المجرب اوراد و وظائف، حضرت خواجہ غریب نواز کی صوفیانہ قرآن حکیم کی تفسیر پڑھنی چاہتے ہو تو سیرت باقی کا مطالعہ کرو جس کے مصنف پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی نبیرہ خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں۔ اس میں پیرزادہ صاحب نے اپنا تذکرہ بھی لکھا ہے قیمت ۸ر

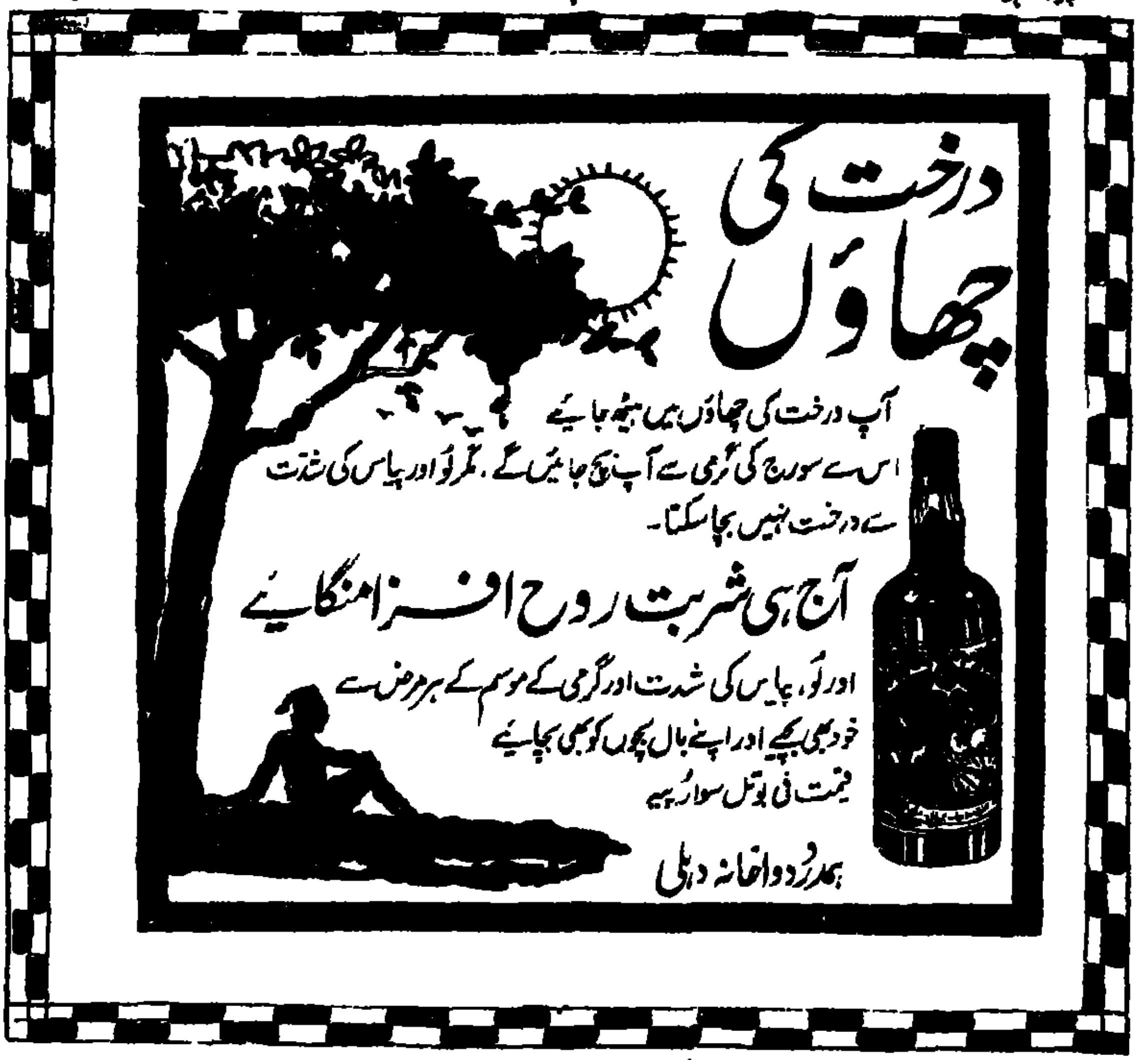
غیبی نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم اعداد، پامسٹری فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیر خواب اور فالنامہ کی انسائیکلو پیڈیا کچھ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کیلئے بے چین رہتا ہے، اور خواہ مخواہ نجومیوں اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے۔ کتاب منگانے کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں، اس کتاب میں معلومات ہی نہیں بلکہ ذہن کے لئے تریاق بھی ہے، سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے بتلائے اور آزمائے ہوئے طریقہ سے ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ، استخارہ قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء الہی کا فالنامہ، اسماء نبی کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ، فرانس کا فالنامہ، جرمنی کا فالنامہ، اعضاء کے پھڑکنے سے فالیں، روحانی عملیات درج ہیں قیمت صرف ۶ر

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی



معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

نادر نایاب، شہنشاہ، معرکۃ الآرا، سرتاج حکمی علاج گوہر نایاب، کمزوروں کا سہارا، طاقت کا بیمہ، شہ زور

کون سا لفظ باقی ہے جو نامردی کے مایوس مریضوں نے معجون شباب آور کی تعریف میں استعمال نہیں کیا، کثرت جماع، افسوسناک غلط کاریوں، ضعیفی اور لاحد دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، ہزاروں عقل مند اصحاب جو روپیہ کو روپیہ سمجھتے ہیں، اور روپیہ کو برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں، اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ علاج ہے، جو بازاری دواخانوں اور ایسے دواخانوں سے جہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے، پرہیز کرتے ہیں، ہمدرد کی مشہور عالم معجون شباب آور استعمال فرماتے ہیں۔

معجون شباب آور سے پرکیف ہیجان اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ ابل پڑتا ہے، اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ معجون شباب آور اسی منٹ منگائیے۔ قیمت پانچ تولہ کی شیشی پانچ روپے، ایک تولہ کی شیشی ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر ہمدرد یونانی دواخانہ دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسّر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زوائد و توسین کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر تشریح العرب۔ انجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری چڑھائی گئی ہے جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور دنیائے اسلام میں بے حد مقبول ہے۔ اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ تفسیر بیان الفرقان کو علماء ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے، جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا، یہ مقدمہ پچاس سالہ مطالعہ کلام اللہ اور صدہا کتب تعلق توضیح کلام اللہ پر محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ کتابت کے اعتبار سے بھی اعجاز نما قرآن مجید لاثانی و بے مثل ہے اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ آخر میں یہ بتا دینا بھی ضروری ہوگا کہ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون جید حافظوں اور عالموں نے کی ہے جن کی مہریں قرآن مجید پر ثبت ہیں

قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ سفید نار دے کا کاغذ عہ مجلد چرمی کامل نقرئی کار ۱۲ر اعلیٰ اندلیس مجلد پارچہ ۱۲ر مجلد چرمی نقرئی کار ہے محصول ڈاک ۱۳ر

آسان ترجمہ اور تفسیر والا قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ہے، حاشیہ پر ان ہی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں۔ پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے، اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے، تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے، پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں، جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے، چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں، ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب لکھی گئی ہے، قلم جلی ہے صحت اکیس علماء اور قاریوں نے کی ہے سفید نارے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ مساجد میں رکھنے غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے اس سے سستا قرآن مجید آپکو کہیں نہیں ملے گا قیمت مجلد نقرئی کار ۱۲ر حاشیہ رغوانی ایک روپیہ مجلد نقرئی کار عہ محصول ڈاک ۱۳ر

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامیہ دارالاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی، اخلاقی، اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۱۹ سال سے
تبلیغ و اشاعت کیلئے دہلی سے شائع ہوتا ہے
قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں برہما بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶

DELHI.

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

حریت کا سالنامہ شائع ہوگیا

حریت کا سائز پیشوا سے دوگنا ہے، اور اس کی ضخامت ۹۴ صفحے ہے، جس میں ۱۶ صفحے پر پچاس بلاک ہیں، پانچ بلند پایہ ڈرامے ہیں آٹھ سبق آموز افسانے ہیں، پانچ مشاہیر ہند کے سوانحات ہیں، ۱۴ ادبی شہپارے ہیں، مسلمانوں کی رواداری پر تین محققانہ مقالے ہیں، مسلمانوں نے ہندوستان کی تہذیب اور تمدن کے لیے جو کام کیا ہے، اس پر دو اہم مضامین ہیں، بیس شعرا کا روح نواز کلام ہے، دس علمی دنیا کے اکابرین کے حالات ہیں گویا کل نظم و نثر کے مجموعہ میں ستاون عنوانات ہیں، جن میں ہندوستان کے بہترین لکھنے والوں کے مضامین ہیں، دو رنگ کا خوشنما ٹائیٹل ہے، قیمت بلا تصویر آٹھ آنے اور باتصویر بارہ آنے لیکن جو حضرات حریت کے سالانہ خریدار ہو جائیں، ان کو یہ بیش قیمت ادبی تحفہ مفت ملے گا۔ سالانہ قیمت صرف تین روپے ہے۔

عزیز حسن کا مقدمہ بنام کارکنان وحدت

مسٹر آر کے ٹنڈن صاحب فسٹ کلاس مجسٹریٹ و افسر خزانہ کا چونکہ بارہ سو روپے ماہوار پر انڈر سکریٹری پبلسٹی منسٹر تقرر ہو گیا ہے، اس لیے عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا نے جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا کارکنان اخبار وحدت (مسٹرز عاشق علی، سردار علی صابری، محمد عاقل) کے خلاف دائر کر رکھا ہے اور جس میں عدالت مذکورہ نے فرد قرارداد جرم لگادی ہے، اس کا اپیل مسٹر بی آر بیدی سشن جج دہلی کی عدالت سے خارج ہو چکا ہے، اور اب سکنڈ اپیل ہائی کورٹ لاہور میں جسٹس منرو کی عدالت میں دائر ہوا، جسٹس مسٹر منرو نے موجبات اپیل سننے کی بجائے پہلی پیشی میں سے لینے کا حکم دیا، جس کی ۲۹ جون لاہور میں مقرر ہے۔

دہلی میں مسٹر آر کے ٹنڈن کی جگہ مسٹر صوبہ سنگھ کا تقرر ہوا ہے، اور انگریزی قانون کے مطابق ملزمان کو یہ حق ہے کہ عدالت کی تبدیلی کے ساتھ وہ کارروائی مقدمہ دوبارہ شروع کراسکتے ہیں اس لئے فرد قرارداد جرم ہٹائے بغیر ۲۲ جون کو مقدمہ مذکور کی کارروائی از سر نو شروع ہوگی۔

مگر چونکہ ہائی کورٹ نے عدالت ماتحت سے مسل طلب کرلی ہے، اس لئے خیال ہے کہ ۲۲ جون کو کوئی کارروائی دہلی کی عدالت میں نہ ہوسکے گی، اور غالباً اس درخواست کا فیصلہ بھی نہ ہوسکے گا، جو مستغیث (عزیز حسن بقائی) نے وحدت اخبار کے مذکورہ کارکنوں کے خلاف توہین عدالت کی پیش کی ہے۔

مضمون متنازعہ ۲ اکتوبر کو لکھا گیا، ۳۱ اکتوبر کو استغاثہ دائر ہوا، اور نو مہینے میں تقریباً ۴۰ پیشیاں ہوئیں، جن میں صبح سے شام تک مجھے اور میرے دوستوں کو کچہری میں حاضر رہنا پڑا اس کے علاوہ تقریباً پچاس مرتبہ اس مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری میں جانا پڑا جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ انصاف حاصل کرنے کیلئے کتنا وقت اور روپیہ اور انرجی خرچ کرنے کی ضرورت ہے

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

قارئین پیشوا سے درخواست ہے کہ وہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے اپنی مخلصانہ دعاؤں میں مجھے فراموش نہ کریں۔

پاکستان مسلمانوں کا متحدہ مطالبہ نہیں

مسلم لیگ کی نمائندہ پوزیشن کو سالہا سال سے متوا سے کے ذریعہ چیلنج کیا جارہا ہے مسٹر جناح اور ان کے لفٹنٹ نواب زادہ لیاقت علی خاں مسلم لیگ کے سرکاری آرگن منشور اور ڈان ... دفتر میں ہمت نہیں ہے کہ وہ پیشوا کے [illegible] کرسکیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلم لیگ کے ابتدائی ممبر ایک لاکھ بھی نہیں ہیں، حالانکہ مسلمانان ہند کی تعداد دس کروڑ سے کم نہیں ہے، لیکن لیگ کا یہ دعویٰ کتنا دلچسپ ہے کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہے

کچھ عرصے سے لیگ نے پاکستان کا نعرہ بلند شروع کردیا ہے پاکستان کا لفظ کتنا دلچسپ ہے اس کا اندازہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ آج تک لفظ پاکستان شرمندہ معنی نہ ہوا، جتنے منہ اتنے ہی معنے۔ خود مصنف پاکستان اور مسلم لیگ کے صدر لیگ کے سرکلر؟ اعلان میں پاکستان کی تشریح نہ کرسکے، حصول پاکستان کا پروگرام پیش نہ کیا جاسکا، قیام پاکستان کا مقصد واضح نہ ہوسکا۔ عشاق پاکستان اقلیتی صوبوں کے چار کروڑ مسلمانوں اور ان کے مقدس مقامات کی حفاظت سے اپنے عجز کا اظہار کرچکے۔ لیکن "پاکستان ہی ہمارا نصب العین ہے" کا نعرہ لیگی کیمپ کا اب بھی طرۂ امتیاز ہے۔

راجہ گوپال اچاریہ نے کانگریس کی رائے عامہ کو یہ غلط اطلاع دے کر اپنا ہمنوا بنانا چاہا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے، اور کانگریس کو پاکستان عارضی طور سے منظور کرلینا چاہیئے؟ اگرچہ راجہ جی کو کانگریس ہائی کمانڈ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں بہت ہی قلیل تعداد میں ووٹ ملے۔ لیکن اس کے بعد راجہ جی کا طرز عمل بہت ہی ناعاقبت اندیشانہ اور غیر مدبرانہ ہوگیا ہے، وہ جابجا جلسوں میں مسلم لیگ کی واحد نمائندگی اور مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی اہمیت کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اس سے یہ اندیشہ ہوسکتا ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا متحدہ مطالبہ ہے، حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے اور یہ غلط بیانی راجہ جی جیسے کانگریسی رہنما کو زیب نہیں دیتی۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ لیگ پر رجعت پسند اور سرکار کے خطاب یافتہ مسلمانوں کا قبضہ ہے، اور لیگ نے مذہب کے نام پر کچھ مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، مسلم لیگ کا یہ سب سے بڑا سامراجی کارنامہ ہے کہ اس نے ہندوؤں کا خوف مسلمانوں کی ایک قلیل تعداد پر مسلط کردیا ہے، لیکن لیگ کن مسلمانوں کی طرف سے بولنے کا حق رکھتی ہے، اس کا جواب مسلم لیگ کے رجسٹروں سے لیا جاسکتا ہے جہاں ایک لاکھ ممبروں کی آمدنی کا بھی اندراج نہیں ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ راجہ جی کا یہ استدلال تسلیم کرلیا جائے کہ لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے، اور لیگ کا مطالبہ پاکستان عارضی طور سے تسلیم کرلیا جائے، جبکہ مسلمانوں کی گیارہ آل انڈیا جماعتیں پاکستان کی مخالفت کا اعلان کرچکی ہیں، اور مسلمانوں کی وہ عظیم الشان اکثریت جو لیگ کی ممبر نہیں ہے، لیگ کے مطالبہ پاکستان کی ہمنوا نہیں ہے، تو پھر یہ فریب کارانہ تحریک تمام مسلمانوں کے نام پر کیوں آگے بڑھائی جارہی ہے؟ جبکہ مسلمان خود مطالبہ پاکستان پر متفق نہیں ہیں، اور نہ پاکستان کے نقصانات کے پیش نظر کوئی غور وفکر کرنے والا اسلامی دماغ پاکستان کو مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ کہہ سکتا ہے۔

پیشوا ان مسلمانوں کی رائے کی نمائندگی کرتا ہے، جو مسلم لیگ میں شامل نہیں ہیں، لیکن کانگریس اور مسلم لیگ کے سمجھوتہ کے قطعی حامی ہیں، اور مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت حقائق اور واقعات کی بنا پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

پس راجہ جی کی یہ تحریک نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں مفاہمت ہو جائے، لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا یہ فریب آمیز اعلان کہ پاکستان کا مطالبہ تسلیم کرلیا جائے، بالکل گمراہ کن ہے، اور آزاد خیال مسلمان اس کے سخت مخالف ہیں، اور چونکہ پاکستان کا مطالبہ متفق علیہ نہیں ہے، اس لئے اس پر اس وقت تک غور نہیں کیا جاسکتا، جب تک کہ خود مسلمان قوم متفق نہ ہو۔

ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کے وقت جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار، مومن کانفرنس، شیعہ لیگ، خدائی خدمتگار، انجمن دفاع وطن، برجا کرشک پارٹی، وغیرہ آل انڈیا جماعتوں کو مسلم لیگ کے دوش بدوش کانگریس کو بٹھانا پڑے گا، کیونکہ جن مسلمانوں نے کانگریس کے جھنڈے کے نیچے قید وبند کو دعوت دی پھانسی کے پھندے اور بندوق کی گولی کا خیر مقدم کیا سامراجی لاٹھی کا وار سر پر روکا، کالے پانی کی سزائیں برداشت کیں، ان کو کانگریس آج سمجھوتے کے وقت نظر انداز نہیں کرسکتی۔

لندن کے کمیونسٹ اور لیبر لیڈر

انگلستان کے سوشلسٹ لیڈر سر کرپس جب تک لارڈ پریوی سیل نہیں ہوئے تھے، اس وقت تک ان کا نظریہ ہندوستان کے متعلق کچھ اور تھا، لیکن جوں ہی وہ مسٹر چرچل کی وزارت میں شامل ہوئے، ہرگز زرکان نمک رفت نمک شد کا مصداق ہو گئے۔

گذشتہ ہفتہ انگلستان کے کمیونسٹوں اور لیبروں کی کانفرنس ہوئی، جس میں ہندوستان سے سمجھوتہ کی راہ نکالنے کے لئے زور دیا گیا، اور ہندوستان کے کاز سے ہمدردی ظاہر کی گئی۔

ہندوستان آنجہانی ریمزے میکڈانلڈ کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتا، جو وزیر اعظم ہونے سے پہلے ہندوستان کے کاز سے بڑی ہمدردی ظاہر کیا کرتے تھے، اور ان کے مضامین پڑھ کر، ان کی تقریریں سنکر یہ معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر ناس نے لندن میں جنم لیا ہے، لیکن جب وہ وزیر اعظم ہوئے تو سب سے زیادہ گرفتاریاں ان کے عہد میں ہوئیں۔

پس جو لوگ لندن کے کمیونسٹ اور لیبر لیڈروں کی طرف دیکھ رہے ہیں، وہ جنت الحمقا میں رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی لندن کی طرف دیکھنے سے نہیں ملے گی بلکہ ہندوستان میں متحدہ محاذ اور ایثار و قربانی کی راہ اختیار کرنے سے ملے گی۔

حر تحریک

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت سندھ نے حر تحریک کے لیڈر پیر پگارو کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے بلکہ حر تحریک کو طاقت کے ذریعہ فنا کرنے کے لئے مزید قدم اٹھائے ہیں، لیکن حروں کی مجرمانہ جدوجہد بدستور جاری ہے۔

مہاتما گاندھی نے اس سلسلہ میں بہت ہی دلچسپ بیان ہریجن میں شایع کیا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے۔

۱۔ وزارت اور تمام کانگریسی ممبران استعفے دے کر حروں کے مرکز میں آباد ہو جائیں۔

۲۔ پیر پگارو سے امن کی اپیل لکھوا کر حروں میں تقسیم کی جائے۔

ہمیں مہاتما جی کے بیان کے پہلے حصہ سے قطعی اختلاف ہے، کوئی سمجھدار انسان جان بوجھ کر آگ کے سمندر میں غوطہ نہیں لگاتا، البتہ ہم ان کے بیان کے دوسرے حصہ سے متفق ہیں کہ پیر پگارو صاحب سے ان کے مریدوں کے نام امن کا پیغام حاصل کیا جائے، لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی پسند کرتے ہیں کہ پیر پگارو کو کھلی عدالت میں ان الزامات کی صفائی کے لئے پیش کیا جائے، جو سندھ گورنمنٹ نے ان پر لگائے ہیں، نیز ہماری رائے یہ ہے کہ کسی حالت میں بھی حر تحریک کے آگے سر نہ جھکایا جائے اور ہر ممکن قیمت پر قتل و غارت گری اور ڈاکہ کی واردات کو ختم کیا جائے، اور اگر خان بہادر اللہ بخش کی منسٹری میں یہ طاقت نہ ہو تو خلق اللہ کی عدم حفاظت کی بنیاد پر ان کو فوراً استعفے دے دینا چاہیئے، لیکن ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مسلم لیگی لیڈروں نے قتل و غارت گری کی اس گرم بازاری کے موقعہ پر اسلام کی تعلیم پر کہاں تک عمل کیا؟

کانگریس لیگ کا سمجھوتہ

کانگریس کے اجلاس الہ آباد میں جس وقت مسٹر راج گوپال اچاریہ نے لیگ اور کانگریس کے سمجھوتے پر تقریر کی، تو ان کو ایک بہت قلیل اقلیت کے ووٹ حاصل ہوئے، لیکن اس عالم یاس میں امید کی ایک کرن حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کا یہ اعلان تھا کہ

"جس وقت مسلم لیگ اس کی خواہش کرے، کانگریس ورکنگ کمیٹی مسلم لیگ کے نمائندوں کے ساتھ ملنے کے لئے پانچ نمائندے مقرر کر دے گی"۔

اس اعلان کے بعد مسٹر جینا اگر چاہتے تو فوراً لیگ کے پانچ نمائندوں کے تقرر کا اعلان کر دیتے، لیکن چونکہ وہ سمجھوتے کو اپنی لیڈری کے خلاف سمجھتے ہیں، اس لئے انہوں نے صدر کانگریس کے اس اعلان کا کوئی جواب نہ دیا، لیکن مہاتما گاندھی نے صدر کانگریس کے اعلان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے، اگرچہ صدر کانگریس کے اعلان کے بعد اس کی ضرورت نہ تھی، لیکن گاندھی جی کو جو رسوخ عوام اور خصوصاً ہندوؤں میں حاصل ہے اس کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ ہندو قوم کی اکثریت نے لیگ کی طرف مصالحت کا ہاتھ بڑھایا، لیکن لیگ نے اس کا دوستانہ اسپرٹ میں خیر مقدم نہیں کیا۔

مسٹر راج گوپال اچاریہ نے کانگریس میں اپنی ناکامی کے بعد اس وقت تک متعدد تقریریں کی ہیں، جن میں ۱۷ مئی کی وہ تقریر جو گھوکھلے ہال کے عظیم الشان جلسے میں کی گئی ہے، بہت اہم اور متعدد غلط فہمیوں کا باعث ہے اگرچہ مہاسبھائیوں نے اس جلسہ میں کافی شرارت کی، لیکن سب ہندو مہاسبھائی اشرار کے ساتھی نہ تھے، اس لئے راجہ جی کی تقریر سکون کے ساتھ سنی گئی، جس کا ماحصل یہ ہے:-

۱۔ میری تجویز الہ آباد کا مسلمانوں کی طرف سے پرجوش

خیر مقدم کیا گیا۔

۲۔ میری تجویز کا منتہائے مقصد آزادی اور صرف آزادی ہے اور آزادی کے لئے اتحاد لازمی ہے۔

۳۔ [illegible] مسلمانوں کا اتحاد ملک کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

۴۔ [illegible] تقسیم ہند کے نظریہ کو تسلیم کرے۔

۵۔ [illegible] حکومت کا قیام اور جمہوریت کی کامیاب مزاحمت ہوتی ہے۔

راجہ جی کے خلوص ایمان و وطن پرستی اور اتحاد دوستی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن [illegible] کہا جاتا ہے کہ ان کا طریق کار غلط ہے۔ ان کی تجویز کا جو خلاصہ اوپر کی سطروں میں لکھا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے۔

۱۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمان اتحاد چاہتے ہیں، لیکن لیگ کے کسی ایک ذمہ دار عہدہ دار نے راجہ کی تجویز الہ آباد کا خیر مقدم نہیں کیا، اگر وہ لیگ اور [illegible] سمجھوتا چاہتے تو الہ آباد کانگریس کی دوستانہ اسپرٹ کا خیر مقدم کرنا چاہئے تھا، اور صدر کانگریس کے اعلان کے جواب میں [illegible] کرنا چاہتے تھے۔

۲۔ اس سے کسی ذی عقل ہندوستانی کو انکار کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

۳۔ اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ بڑی حد تک کانگریس زبان کے لحاظ سے صوبوں کی جدید تقسیم اور یونٹ کو مرکز سے علیحدہ ہونے کا حق تسلیم کر چکی ہے لیکن تقسیم ہند کا نظریہ مسلمانوں کا کوئی متحدہ مطالبہ نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جس کی نمائندگی کا لیگ کو کوئی حق نہیں ہے، اور جو لیگ کے ممبروں سے بہت زیادہ ہے، تقسیم ہند کے خلاف ہے، کیونکہ اس کے سامنے یو پی، سی پی بہار، بمبئی، اڑیسہ، مدراس کے چار کروڑ مسلمان ہیں، جن کا کوئی حل پاکستان کے مصنف پیش نہیں کر سکے، اور کانگریس کے لئے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ وہ لیگ کی ڈکٹیٹری تسلیم کرے، اور ان مسلمانوں کو جنہوں نے کانگریس کے جھنڈے کے نیچے قربانیاں کی ہیں فراموش کر کے صرف لیگ کو جس کے ایک لاکھ ابتدائی ممبر بھی نہیں ہیں، دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرے۔

۵۔ اصولی طور پر کسی شخص کو بھی راجہ جی کی اس تجویز سے اختلاف نہیں ہو سکتا، لیکن لیگ کا تعاون حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں، لیگ کا ڈکٹیٹر ہرگز نہیں چاہتا کہ لیگ اور کانگریس سے صلح ہونے کے بعد پھر وہ خود ختم ہو جائے ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کو "شو بوائے" جیسے مکروہ اور بازاری لفظ سے مخاطب کیا جاتا، اور پنڈت جواہر لال نہرو اور مہاتما گاندھی اس شخص کے پاس جائیں، تو وہ معمولی اسلامی اخلاق کا اتنا ثبوت بھی نہ دے، جتنی ایک جاہل سے توقع کی جا سکتی ہے۔

بہرحال راجہ جی کی تجاویز خوب صورت، خوش نما ضرور ہیں لیکن عملی دنیا میں ان کی صفر سے زیادہ اہمیت نہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہوگا کہ راجہ صاحب لیگ اور کانگریس کے سمجھوتے کو خدا کے سپرد کر دیں، کیونکہ جب انگریز اور خدا چاہے گا، جب ہی اس کا امکان ہے

مسلم یونیورسٹی کو بچاؤ

مسلم یونیورسٹی پر جب سے ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب قابض ہوئے ہیں، اس کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے، اور اب یونیورسٹی کو تباہی سے بچانے کا صرف ایک ہی رستہ رہ گیا ہے، اور وہ یہ کہ اعلیٰ حضرت جلالت الملک حضور نظام یونیورسٹی کی بہتری اور ارتقا کے لئے ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کا تقرر فرمائیں، جو ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی بے عنوانیوں پارٹی بازی اور مالیات کی آزادانہ تحقیقات کرے، تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر صاحب نے کتنے نالائق دوست اور عزیز ملازم رکھے، کتنے بے غرض، مخلص اور قابل اور باثر ممبران نے یونیورسٹی سے ڈاکٹر صاحب کی سکھا شاہی کی بدولت استعفے دیئے، اور کتنے باثر اور ذی علم حضرات کو پارٹی بازی کے ماتحت یونیورسٹی سے نکالا گیا، اور کتنے ہزار روپیہ قرض کھاتے میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے نام لکھوایا۔

لیگیوں کی ایمان داری

جن مسلمانوں نے غیر مسلم خواتین سے عشق و محبت کے جذبات کے ماتحت شادیاں کی تھیں، شرعی نقطۂ نظر سے ان کا یہ قدم غلط تھا، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان غیر مسلم خواتین سے جو اولادیں پیدا ہوئیں، وہ اسلامی تمدن سے قطعی بیگانہ اور اسلامی ذہنیت سے کوسوں دور۔

مسٹر محمد علی جناح نے ایک پارسی خاتون سے عشق و محبت کی بنیاد پر شادی کی، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی صاحبزادی

نے ایک عیسائی نوجوان سے سال گزشتہ شادی کی، جس پر اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا، لیکن لیگی اخبارات نے اس کا یہ جواب دیا کہ مسٹر جینا بے قصور ہیں، اس لیے کہ ان کی بیٹی کی تربیت و تعلیم ان کی ساس نے کی تھی، اور یہ عذر لیگی اخبارات کے نزدیک اتنا وزنی تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے احکام کو ٹھکرا دیا اور مسٹر جینا کی حمایت، اس طرح گویا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بیٹی کی بے دینی کے الزام سے مسٹر جینا بری ہو جاتے۔ یہ غلط تھا۔

خان عبد الغفار خاں کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد و ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی بھی اسی قسم کی ناعاقبت اندیشی نوجوانی میں کر چکے تھے، جس قسم کی مسٹر جینا نے کی تھی، یعنی جب وہ انگلستان میں بغرض تعلیم گئے تو انہوں نے ایک عیسائی خاتون سے شادی کر لی، اور حال میں ان کی لڑکی نے جو اپنی عیسائی ماں کی سرپرستی میں پروان چڑھی، ایک عیسائی نوجوان سے شادی کی، جس پر لیگی اخبارات نے ڈاکٹر خان صاحب کو مورد ہدف بنایا، اور یہ واقعہ ان کے نزدیک اتنا زیادہ اہم تھا کہ اس پر نہایت اشتعال انگیز مضامین نثر و نظم شائع کئے، جن میں دہلی اور پنجاب کے بعض لیگی اخبارات نے اپنی بدتمیزیوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کی۔

ڈاکٹر خان صاحب کی لڑکی کی شادی کے دو دن بعد ان کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا، جس میں انہوں نے اپنی بدقسمتی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ملک لائف سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا، جو بہت افسوسناک ہے، لیکن جس میں کم سے کم مسٹر جینا سے زیادہ خودداری اور غیرت کا ثبوت انہوں نے دیا ہے۔

لیگی اخبارات سے ہم یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ جس وقت ان کے قائد اعظم کی صاحبزادی ایک عیسائی کی زینت آغوش بنی، اس وقت وہ الساکت عن الحق شیطان اخرس کا مصداق کیوں بنے ہوئے تھے، ہم ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی کے اس غلط قدم کی اسی طرح مذمت کرتے ہیں جس طرح ہم نے مسٹر جینا کی لڑکی کی شادی کے وقت کی تھی لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو قدم اٹھایا ہے، وہ خودداری اور غیرت کے لحاظ سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو، مگر ملک اور خدمت خلق کے اعتبار سے بے حد غلط ہے، اس لئے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ پبلک لائف سے ہرگز ریٹائر نہ ہوں، اور جس طرح انہوں نے اپنے صوبہ کو فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک رکھنے میں ایثار و قربانی کی راہ اختیار کی ہے، اور ایک نمونہ کا صوبہ بنا کر پیش کیا ہے، اس کی اعلیٰ شان برقرار رکھنے کے لئے وہ پبلک لائف سے ایک انچ بھی نہ ہٹیں کیونکہ سیاست اور خدمت کا مذہب بہت بلند ہے۔

[illegible]

[illegible] سر [illegible] کانگریس، ہندو مسلم [illegible] اور جس دماغ نے ریس کے [illegible] انگریز کی حمایت پر مستعد کر دیا وہ حضرت علامہ [illegible] آزاد [illegible] سیاسی بساط پر بیدل کی بات کہا کرتا تھا، [illegible] نے کیا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ سر کرپس کی واپسی کے بعد ہندوستان میں سخت گیری ان کی بہتری [illegible] ہوگی [illegible] کانگریس نے اس کی تردید کی تھی لیکن حقیقت [illegible] رہی۔

مسٹر [illegible] سابق [illegible] منسٹر یو پی) کی نظر بندی اور منتقل [illegible] آزاد دنیا اڈیٹران اخبار اور لیڈروں [illegible] کانگریسی علاقوں میں پھیلنے جا رہے [illegible] غالب گاندھی جی اس [illegible] نئی تحریک شروع کرنے والے ہیں

وطن [illegible] گیا ہے اس کا انتصار [illegible] اور ہندوستان میں منتقل گورنمنٹ [illegible] اور وں کو اپنے ناپاک ارادوں [illegible] حالات اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ [illegible] عام گرفتاریوں کے نئے دور کا کانگریسی علاقوں میں [illegible] کیا جائے گا، جو کسی صورت میں بھی حکومت اور کانگریس کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔

کیا مناسب نہ ہوگا کہ [illegible] اور مہاتما گاندھی میں پھر ملاقات کا [illegible] کیا جائے، اور ملک کو آنے والے مصائب سے بچانے کے لئے [illegible] بہادر سپرو پھر میدان عمل میں آئیں۔

مہاتما جی کی نئی تحریک

حکومت کی پے در پے [illegible] سے مجبور ہو کر مہاتما گاندھی نے نئی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہوگا۔

[illegible] انگریز کو دیکھ کر کانگریسی یہ کہے گا، مہربانی فرما کر

آپ لندن تشریف لے جائیے، کیونکہ آپ ہندوستانی نہیں ہیں۔

اگرچہ اس سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو جیسے لیڈران سے مہاتما جی کی گفتگو ہو چکی ہے، لیکن ابھی تک اس تحریک پر کانگریس نے مہر تصدیق نہیں لگائی ہے، اس لئے سر دست یہ تجویز جب تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کو قبول نہ کرے، کانگریس کی طرف سے جاری نہیں ہو سکتی۔

اس تحریک کے معنی یہ تو نہیں ہو سکتے کہ اگر انگریز چلے جائیں تو جاپانیوں کو آنے کی دعوت دی جائے، لیکن نازی ریڈیو یہی پراپیگنڈہ کرے گا کہ ہندوستانی نازیوں اور جاپانیوں کی محبت میں انگریزوں کو "گو بیک" کہہ رہے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہوگی، لہذا کسی صورت میں بھی ملک کا مفاد یہ نہیں چاہتا کہ مہاتما گاندھی ایسی دلچسپ اور بے نتیجہ تحریک شروع کریں جس سے ملک میں بے چینی پیدا ہو، اور جنگ کی کامیابی میں مشکلات پیدا ہوں اور حملہ آور جاپانیوں کے لئے سہولت ہو، کیونکہ جس ملک میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ڈیفنس میں مشکلات لازمی ہیں۔

پس ہر محب وطن کا فرض ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کو اپنی اس بے نتیجہ تحریک کو جاری کرنے سے رک جانے کا مشورہ دے۔ جو اگر خدانخواستہ جاری ہو گئی، تو ہندوستان میں ایک طرف اندرونی بے چینی پیدا کرنے کا موجب ہوگی اور دوسری جانب بیرونی حملہ آور کی راہ میں آسانی پیدا کرے گی۔

میں نے ہمیشہ کانگریس کی تائید کی ہے اور اس کا خمیازہ مالی نقصان کی اور مسلمانوں میں اپنی ہر دل عزیزی کو کم ہونے کی صورت میں بھگتا ہے۔ میں اب بھی کانگریس کی تائید کرنا اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھتا ہوں۔ لیکن ملک کا امن اور ہندوستان کا تحفظ چاہتا ہے کہ میں کانگریس کے اس غلط اقدام پر اس کو متوجہ کروں، کیونکہ میں کسی قیمت پر بھی آقاؤں کی تبدیلی کیلئے تیار نہیں۔ اگرچہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ ہندوستان پر ہندوستانیوں کی حکومت ہو، اور جو اختیارات انگریز کو اپنے وطن میں حاصل ہیں، وہی ہندوستانیوں کو اپنے وطن میں حاصل ہوں کیونکہ انگریزوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ انگلستان سے آکر ہندوستان پر حکومت کریں، اس لئے آزادی کامل کی حمایت کرنا میں اپنا قومی اور مذہبی فریضہ سمجھتا ہوں۔

سکندر اکالی پیکٹ

مولوی فضل الحق کی طرح سر سکندر نے اپنی وزارت کی ناؤ کو منجدھار میں دیکھ کر فوراً ہی سکھوں کے لیڈر مسٹر بلدیو سنگھ سے ایک عہد نامہ کیا، جس کی اہم دفعات یہ ہیں:۔

۱۔ جھٹکہ کی آزادی۔

۲۔ گورمکھی کی تعلیم کے لئے سہولت۔

۳۔ مرکزی حکومت میں سکھوں کی نمائندگی کی تائید۔

۴۔ پنجاب میں سکھوں کو ۲۰ فیصدی ملازمت۔

۵۔ اسمبلی میں فرقہ وارانہ معاملات میں سکھوں کے ووٹ پر فیصلہ۔

بڑی خوشی ہوتی اگر یہ معاہدہ صرف سکھوں سے نہ ہوتا، بلکہ ہندو، مسلمانوں، سکھوں اور عیسائیوں، غرضکہ پنجاب میں تعلق رکھنے والی اقوام میں ہوتا اور اس میں مسلمانوں کے ساتھ انصاف ہوتا، میرے نزدیک مسلمانوں کو اس پیکٹ سے جو نقصان پہنچا ہے وہ یہ ہے:۔

۱۔ جھٹکہ کی آزادی پر کسی شخص کو اعتراض نہیں ہو سکتا، لیکن ذبیحہ کیلئے جو مشکلات سکھ آبادی میں ہیں، ان کا کوئی حل اس پیکٹ میں نہیں ہے، نیز وہ پچاس مساجد جو سکھوں کے تا، دا ظلم کی وجہ سے تکبیر و تحمید سے محروم ہیں، اس کا بھی کوئی حل نہیں۔

۲۔ گورمکھی کی سرکاری حیثیت تسلیم کر کے اردو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا گیا۔

۳۔ پنجاب میں سکھوں کی آبادی ۱۳ فیصدی ہے اور اس تناسب سے ان کا اگر حق مرکزی حکومت میں ہے تو کسی انصاف پسند انسان کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

۴۔ ۱۳ فیصدی آبادی کو ۲۰ فیصدی ملازمتوں میں حصہ دینا کسی نوعیت سے بھی درست نہیں، کیونکہ معلوم ہے کہ ہندو اپنی آبادی کے تناسب سے کم ملازمتوں پر مطمئن نہیں ہوں گے، ظاہر ہے کہ پنجاب کی ۵۶ فیصدی آبادی (مسلمان) کا گلا کاٹ کر سکھوں کا پیٹ بھرا جائے گا، جو کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے، اور پنجاب کی مسلمان اکثریت پر پنجاب کی مسلم لیگی حکومت کا یہ سب سے بڑا ظلم ہوگا۔

۵۔ یہ کانگریس کا فارمولا ہے جو اس نے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کیلئے پیش کیا تھا، اور میں اس کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں کہ اسمبلی میں جب کبھی کسی فرقہ کا مذہبی یا سوشل معاملہ پیش ہو تو اس وقت رائے دہندگی کا حق صرف اسی فرقہ کو ہو جس کا مفاد اس مسئلہ سے وابستہ ہو، اور اسی فرقہ کے ممبران کی اکثریت پر ووٹ لیا جائے۔

میری رائے میں یہ پیکٹ سر سکندر کی وزارت کو بچا سکتا ہے، لیکن مسلمانوں کیلئے بے حد نقصان رساں ہے، تعجب ہے کہ مسٹر جناح (مسلم لیگی لیڈر) اور مسلم لیگی ایڈیٹر اس پر خاموش ہیں، کیا اس لئے کہ سر سکندر حیات مسٹر جناح کے نفشٹ ہیں۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ میں ختم ہو رہی ہے، ان میں

ایک آپ بھی ہیں، اور آپ کا نمبر خریداری ہے

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم فرما دیجئے اور سالانہ قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو براہ کرم اسی وقت از راہ کرم ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ "سال آئندہ کیلئے خریداری منظور نہیں"

آپ کے اس کارڈ کے موصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس علیحدہ کر دیا جائے گا، ورنہ اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا خریداری سے انکار کا خط نہ لکھا تو حسب

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ عارف بیگ صاحب بلند شہری)

(گزشتہ سے پیوستہ)

بعض علماء کا بیان یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں چند انصار کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے، وہ ناپاکی کی حالت میں مسجد کے اندر سے ہو کر دوسری جانب جانے پر مجبور تھے اس لئے کہ پانی حاصل کرنے کے لئے اور کوئی راستہ نہ تھا، ان کو اس کی اجازت اس آیت میں دیدی گئی اس حالت میں مسافر سے مراد ہر وہ شخص ہوگا جو مسجد کے اندر سے گذرے۔

مختصر یہ کہ امام شافعی رحمہ کے نزدیک ہر حال میں ناپاک انسان کا مسجد کے اندر سے گذرنا ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ کہتے ہیں کہ ناپاک کو صرف اس حالت میں مسجد کے اندر سے گذرنے کی اجازت ہوگی، جبکہ پانی مسجد کے اندر ہو یا مسجد کے اندر سے گذر کر پانی ملتا ہو۔

تیسرا مسئلہ اس آیت میں تیمم کی مشروعیت کا مسئلہ ہے جس کا بیان وان کنتم مرضیٰ الخ میں کیا گیا ہے، اس مسئلہ کا ذکر سورہ مائدہ میں بھی کیا گیا ہے۔

یہ آیت یعنی تیمم کی آیت غزوہ بنو مصطلق (۵ھ) میں نازل ہوئی تھی، لشکر اسلام غزوہ سے واپسی میں رات کو ایک ایسے مقام پر ٹھہرا جہاں پانی نہ تھا، ارادہ یہ تھا کہ صبح کو سویرے ہی یہاں سے کوچ کر کے ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جائے گا، جہاں پانی ہوگا لیکن رات کو حضرت عائشہ رضہ کا ہار کھو گیا، اور لشکر اسلام کو کوچ کر کے ایک ایسے مقام پر حضرت عائشہ رضہ کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا، جہاں پانی نہ تھا، بہت سے لوگ ناپاک تھے، اور جو پاک تھے ان کے لئے وضو کو پانی نہ تھا، صحابہ نے حضور صلعم کی خدمت میں اس شکایت کو پیش کیا، اس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی اور تیمم کو غسل و وضو کا قائم مقام قرار دے دیا گیا، جبکہ پانی نہ ہو۔

آیت تیمم کے معنی میں مفسرین کے درمیان بڑا اختلاف ہے، ہم اس مضمون پر صرف وہ معنی لکھتے ہیں، جن پر اکثر مفسرین کا اتفاق ہے۔ آیت میں او جاء احد منکم من الغائط کے جملہ سے مراد وہ اشخاص ہیں جن کا وضو ٹوٹ جائے، خواہ پاخانہ پیشاب سے خواہ ریح وغیرہ سے خاص وہ شخص مراد نہیں ہے جس نے پاخانہ کیا ہو اور فلم تجدوا ماءً کا مطلب یہ ہے کہ انسان پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو، پانی نہ ملنے کے سبب یا کسی عذر یعنی بیماری وغیرہ کے سبب یا پانی حاصل کرنے کے آلات کی عدم موجودگی کے سبب یا کسی خطرہ کے سبب مثلاً پانی تو موجود ہے، مگر اس کے پاس شیر یا سانپ بیٹھا ہوا ہے، جس سے جان کا خطرہ ہے اس قسم کی تمام حالتوں میں وضو و غسل کے بجائے تیمم کر لینا جائز ہے۔

آیت میں جن لوگوں کو پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کے سبب تیمم کی اجازت دی گئی ہے، فقہاء نے ان میں حیض و نفاس کو بھی شامل کیا ہے، یا حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد اگر غسل کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر لینا جائز ہے۔

آیت کے آخری جملہ میں تیمم کا طریقہ بتایا گیا ہے، علماء کہتے ہیں کہ تیمموا سے مراد تیمم کا ارادہ کرنا ہے۔ اس بنا پر تیمم کی نیت یا حصول پاکی کی نیت تیمم میں ضروری ہوگی، اور صعید سے مراد زمین ہے، خواہ مٹی ہو یا اور کوئی چیز اسی بناء پر امام ابوحنیفہ رحمہ نے ہر اس چیز پر تیمم کو جائز قرار دیا ہے جو زمین کی جنس سے ہو مثلاً مٹی، ریت اور پتھر، لیکن ان تمام چیزوں کا پاک ہونا ہر حال میں شرط ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ کہتے ہیں کہ جس زمین پر ناپاکی پڑی ہو اور زمین خشک ہو جائے اس پر تیمم جائز نہ ہوگا، البتہ اس پر نماز پڑھ لینا درست ہوگا۔ امام شافعی رحمہ کہتے ہیں تیمم صرف اس زمین پر جائز ہے، جس پر سبزہ اُگ سکے۔ امام ابو یوسف اور حضرت ابن عباس رضہ کی رائے بھی یہی ہے۔ ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ آیت میں صعید سے مراد مٹی اور طیب سے مراد روئیدگی ہے۔

غرض تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ زمین پر دو مرتبہ ہاتھ مارے جائیں، ایک مرتبہ چہرہ پر پھیرنے کے لئے اور دوسری مرتبہ ہاتھوں پر پھیرنے کے لئے، جیسا کہ فامسحوا بوجوہکم وایدیکم کے جملہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

زمین پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرنے کا جواز تو

آیت سے ثابت ہے اب رہا یہ کہ مسح اور ہاتھوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہاتھ مارے جائیں، اس کا ثبوت حدیث سے ملتا ہے چنانچہ حضور نے عمار بن یاسر سے فرمایا کہ تیمم کے لئے تجھ کو دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے، ایک مرتبہ منہ کے لئے اور ایک مرتبہ ہاتھوں کو کہنیوں تک کے لئے

فقہ حنفیہ کے نزدیک زمین پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرنا کافی ہے، امام مالک یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ مارنے میں مٹی کا ہاتھوں پر لگنا بھی شرط ہے جیسا کہ سورہ مائدہ میں ہے مگر

علماء نے کہا ہے کہ تیمم چونکہ وضو کا قائم مقام ہے اس لئے زمین پر ہاتھ مار کر پورے منہ پر اور ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیرنا ضروری ہے۔

چند مسائل تیمم سے اور بھی تعلق رکھتے ہیں، ان کا ذکر کرنا اس موقع پر ضروری نہیں ہے، سورہ مائدہ میں ان کو بیان کیا جائیگا

(۸۴)

شرک کے جرم کو معاف نہیں کیا جائے گا

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک	اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ
بہ و یغفر ما دون ذلک	کسی کو شریک کیا جائے، اور اس
لمن یشاء ومن یشرک	کے سوا جو گناہ ہیں جسے چاہے
باللّٰہ فقد افتریٰ اثماً	بخش دے، اور جو اللہ کے
عظیماً۔	ساتھ شرک کرتے ہیں وہ افترا پرداز

کرتے ہیں، یہ بڑا گناہ ہے۔

تفسیر:۔ اس سورہ میں یہ آیت دو جگہ آئی ہے، پہلی یہ ہے اور دوسری کے الفاظ یہ ہیں ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ آخری آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک عرب شخص حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا "یا رسول اللہ میں ایک بوڑھا شخص ہوں جس کی زندگی گناہوں میں بسر ہوئی ہے لیکن (خدا کا شکر ہے) میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے اور خدا کو پہچانا ہے، اس وقت سے کسی کو خدا کا شریک نہیں مانا ہے، اور نہ خدائے حقیقی کے سوا کسی دوسرے کو خدا تسلیم کیا ہے، اور نہ ارتکاب معاصی میں خدا کے خلاف کوئی جرأت کی ہے، اور میرے خیال و گمان میں بھی کبھی یہ بات نہیں آئی ہے کہ (معاذ اللہ) خدا عاجز و درماندہ ہے، میں اپنے جرائم پر نادم ہوں اور سچے دل سے توبہ کرتا ہوں (توبہ کے بعد) خدا کے یہاں میرا کیا حال ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

پہلی آیت اگرچہ اس سلسلہ میں نازل نہیں ہوئی ہے، لیکن دوسری آیت کی طرح اس کا حکم بھی ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے، جنہوں نے شرک وغیرہ گناہوں سے توبہ نہیں کی ہے۔

دونوں آیتوں کے مفہوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر توبہ کے شرک کی معافی نہیں ہوتی اور اس سے کم درجے کے گناہوں کی معافی خدا کی مشیت پر موقوف ہے۔ اگر وہ چاہے تو ان گناہوں پر سزا دے، اور چاہے معاف کردے، خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ہاں توبہ سے ہر قسم کے گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ (باقی)

اعجاز نما بارہ سورہ معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی نہایت صاف موٹوں اور خوشنما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے حاشیہ پر خواص القرآن فوائد شان نزول، ربط آیات پڑھائے گئے ہیں، ہر سورہ کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اور وظائف و نقش دیئے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسمائے حسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات ؐ اور اسمائے بدرین وغیرہ معہ شروطی اور مستند مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں، کاغذ بہت سفید چکنا، چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۸۴ صفحے قیمت ۸/ فہرست مضامین حسب ذیل ہے

سورہ یٰسین	سورہ جن	خواجگان	ترکیب استخارہ	اسمائے مبارک رسول	حضور کو خواب	حزب البحر کامل	بسم اللہ
سورہ فتح	سورہ کہف	مناجات خواجہ	مسبعات عشر	کریم۔ اسمائے حسنیٰ	میں دیکھنے کا عمل	ترکیب اوراد السبوع	وظیفہ اسمائے بدرین
سورہ رحمٰن	سورہ نبا	معین الدین	ترکیب نماز تسبیح	باری تعالیٰ،	عبادات رمضان	ترکیب صلوٰۃ الاسرار	وغیرہ
سورہ واقعہ	سورہ فلق	مراقبات مشائخ	ترکیب نماز تہجد	درود تاج	آخر عشرہ رمضان	ترکیب صلوٰۃ فاطمہ	ضخامت ۱۸۴ صفحے
سورہ ملک	سورہ ناس	درود اکبر	ترکیب نماز استخارہ	تکبیرات سو پڑھنے	کی عبادت	سفر پر جانے کی اچھی	قیمت صرف ۸/
سورہ مزمل	دعائے گنج العرش	ترکیب آیۂ کریمہ	مشائخ طریقت کے	کی ترکیب	سفر پر جانے کا عمل	بری تاریخیں۔	جلد طلب کریں بہت
سورہ نوح	ترکیب ختم	ترکیب چہل کاف	اشغال۔	ختم قرآن کی دعا	نماز حاجت	فضائل و خواص	کم جلدیں باقی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی۔

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات کی سیاسی، اخلاقی و معاشرتی تعلیم پر لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرعہ کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے بخاری میں ہے کہ ایک روز عبداللہ بن زبیر رضؓ نے لوگوں سے یہ کہا کہ "خدا کی قسم! اگر حضرت عائشہ رضؓ نے اپنا ہاتھعہ نہ روکا، تو میں عطیات بند کر دوں گا" حضرت عائشہ رضؓ کو اس کی خبر ملی تو [illegible] میں خدا کے سامنے نذر مانتی ہوں کہ کبھی ابن زبیر رضؓ سے کلام نہ کروں گی" چنانچہ آپ نے عبداللہ بن زبیر رضؓ سے بات کرنی ترک کر دی، جب کچھ دن اسی طرح گذر گئے تو عبداللہ بن زبیر نے لوگوں کو سفارش کے لئے بھیجا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے ان سے کہا "خدا کی قسم! ابن زبیر کے معاملہ میں کسی سفارش کو نہ مانوں گی، اور اپنی نذر کو نہ توڑوں گی" جب کچھ عرصہ اور گذر گیا اور عبداللہ بن زبیر رضؓ کو حضرت عائشہ رضؓ کی ناراضی برداشت نہ ہو سکی تو انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے کہا "میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں، تم مجھ کو حضرت عائشہ رضؓ کے پاس [illegible] امر ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ قطع رحم کی نذر [illegible] عبدالرحمن عبداللہ بن زبیر کو چادر میں [illegible] اور حضرت عائشہ رضؓ کے دروازہ پر پہنچ کر اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم [illegible]" حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا "آ جاؤ" مسور نے عرض کیا "کیا ہم سب حاضر ہوں؟" حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا "ہاں سب، آ جاؤ" حضرت عائشہ رضؓ کو اس کا علم نہ تھا کہ مسور اور عبدالرحمن کے ساتھ عبداللہ بن زبیر رضؓ بھی ہیں۔ مسور اور عبدالرحمن اندر گئے تو [illegible] باہر بیٹھ گئے اور عبداللہ بن زبیر رضؓ پردہ [illegible] اور حضرت عائشہ کے گلے سے لپٹ کر رونے اور اپنے قصور کی معافی مانگنے لگے مگر حضرت عائشہ رضؓ نے ان سے بات نہیں کی مسور اور عبدالرحمن نے عرض کیا "ام المومنین آپ کو معلوم ہے حضور ﷺ نے [illegible] ترک تعلق کو منع کیا ہے، اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ [illegible] مسلمان کے لئے حرام ہے" اس کے بعد مسور اور عبدالرحمن نے صلہ رحم عفو اور غصہ کو ضبط کرنے کے فضائل بیان کئے اور ترک تعلق کے نقصانات سے آگاہ کیا، مسور اور [illegible] اسی قسم کی باتیں کر رہے تھے، اور حضرت عائشہ رضؓ رو رہی تھیں [illegible] حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا "میں نے نذر مانی ہے اور [illegible]" مسور اور عبدالرحمن اس کے بعد بھی برابر حضرت عائشہ رضؓ کو سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضؓ نے نذر توڑ دی اور عبداللہ بن زبیر رضؓ سے گفتگو کی اور [illegible] چالیس غلام آزاد کئے، اس واقعہ [illegible] کو اپنی یہ نذر یاد آتی اور وہ [illegible] آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

اس واقعہ [illegible] ایک تو یہ کہ حضرت عائشہ رضؓ کی نذر [illegible] جس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے، دوسرا شبہ یہ کہ حضرت عائشہ رضؓ کی شان سے یہ امر بعید تھا کہ وہ عرصہ دراز تک کلام کے سلسلہ کو جاری رکھتیں خصوصاً اس حالت میں [illegible] ان شبہات کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ [illegible] یہ الفاظ کہے تھے کہ "میں عطیات [illegible] کے نزدیک ایک امر عظیم [illegible] بلکہ [illegible] کا [illegible] حضرت عائشہ رضؓ [illegible] عالم تھیں اور ان کی مربی بھی [illegible] عبداللہ بن زبیر رضؓ کا ایسے الفاظ کہنا ایک [illegible] ناصافی تھی جس کو حضرت عائشہ رضؓ گوارا نہیں کر سکتی تھیں۔

عہ عبداللہ بن زبیر رضؓ حضرت عائشہ رضؓ کی [illegible] بہن حضرت اسماء رضؓ کے صاحبزادے تھے جن کو حضرت عائشہ رضؓ نے متبنیٰ بنا لیا تھا ۱۲ مولف

عہ حضرت عائشہ رضؓ انتہا درجہ کی مخیر اور فیاض تھیں، جو کچھ ہاتھ آتا تھا خیرات کر ڈالتی تھیں۔ ۱۲ مولف۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان اپنی ذات خاص سے تعلق رکھنے والوں کی معمولی سی بات کو بھی برداشت نہیں کرسکتا، لیکن غیروں کی بات کو برداشت کرسکتا ہے، عبد اللہ بن زبیر رضہ حضرت عائشہ رضہ کے بھتیجے بھی متبنیٰ تھے اور انتہا درجہ کی قرابت رکھتے تھے، حضرت عائشہ رضہ کو ان سے توقع نہ تھی کہ وہ ان کے اختیارات اور تصرفات میں دخل دیں گے، لیکن جب خلاف امید ان کی جانب سے ایسا ہوا تو حضرت عائشہ رضہ کو اس سے بے حد تکلیف ہوئی، اور انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رضہ سے بات نہ کرنے کی قسم کھائی بالکل اسی قسم کا واقعہ کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کا تھا، جن سے حضور صلعم نے ترک تعلق کر لیا تھا اور مسلمانوں کو بھی منع کر دیا تھا کہ ان سے تعلق نہ رکھیں، حالانکہ صورت یہ تھی کہ غزوہ تبوک میں بہت سے لوگ شریک نہیں ہوئے تھے، خصوصاً منافقین، لیکن کعب بن مالک وغیرہ سے چونکہ خصوصیت کا تعلق تھا، حضور صلعم کو ان کا شریک نہ ہونا شاق گذرا اور ان سے ترک تعلق کر لیا، اور دوسرے لوگوں کی پروا بھی نہ کی۔ حضرت عائشہ رضہ کے واقعہ کو کعب بن مالک رضہ کے واقعہ سے نہ صرف مناسبت ہے، بلکہ وہ بعینہ اسی قسم کا واقعہ ہے۔ اس بنا پر حضرت عائشہ رضہ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ حضرت عائشہ رضہ کے سامنے کعب بن مالک رضہ کا واقعہ موجود تھا، اس لئے آپ اس قسم کے ترک تعلق کو جائز خیال کرتی تھیں، اور اسی بنا پر آپ نے نذر کی تھی، لیکن نذر کو پورا نہ کرسکیں اور کفارہ دے دیا۔

اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کو ام المومنین رضہ کا کس قدر ادب ملحوظ تھا اور وہ ان کی خوشنودی اور رضامندی کو اپنی سعادت سمجھتے تھے، پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ کو اپنی نذر کا کتنا خیال تھا کہ نذر کو پوری نہ کرسکنے پر آپ اکثر رویا کرتی تھیں۔

واقعہ یہ ہے کہ شرائع دین کا احترام اسی کا نام ہے اور ایسا ہی احترام تابان ہے، اور حضور صلعم کی ازواج مطہرات بھی اسی احترام کی مستحق تھیں جیسا کہ صحابہ کرام کرتے تھے۔

(باقی آئندہ)

کربلا کے بعد

عربی، انگریزی، فارسی سے ناواقف مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد آل رسول صلعم پر کیا بیتی اور شمر و ابن زیاد وغیرہ قاتلان حسین ع کا انجام کیا ہوا، اور مختار ثقفی کی شمشیر خارا شگاف نے قاتلان حسین رضہ سے کیونکر انتقام لیا اور بنی امیہ کے سفاک بادشاہوں نے آل رسول صلعم پر کیسے وحشیانہ مظالم کئے، اور بنی امیہ نے کعبۃ اللہ کی کیسی بے حرمتی کی؟ اور دربار رسول صلعم میں کیسے سفاکانہ مظالم توڑے، پھر عباسیوں نے بنو فاطمہ رضہ کے نام پر دعوت خلافت دی، اور جب خلافت اموی کا خاتمہ خون حسین رضہ کے انتقام میں ہو گیا، تو بنو عباس نے کیونکر بنو فاطمہ رضہ سے دیدے بدلے، اور بنی امیہ سے بھی زیادہ وحشیانہ مظالم اپنے چچازاد بھائیوں (بنو فاطمہ رضہ) پر کئے؟ بنو فاطمہ رضہ نے خلافت فاطمی کے قیام کے لئے کیسی سرفروشانہ جد و جہد کی اور بالآخر مصر وغیرہ مقامات پر وہ خلافت فاطمی قائم کرنے میں کن مشکلات کے بعد کامیاب ہوئے، اور ان تینوں خلافتوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے، اور ان کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپکو کتاب کربلا کے بعد میں ملیں گے جس پر علمائے اسلام، لیڈران کرام، اور ایڈیٹران اخبارات نے بے حد اچھی رائیں لکھی ہیں، جن میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ، سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت عہ (۱) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ واقعات درست ہیں، اور ذاتی رائے سے ملوث نہیں ہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ مشتبہ واقعات کو ترک کیا گیا ہے، اور تیسری خوبی یہ ہے کہ اختصار کے باوجود بہت کچھ بیان کیا گیا ہے، اور زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے (۲) شہید ملت حضرت مولانا مظہر الدین کے اخبار الامان دہلی کی رائے، کربلا کے بعد اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر تاریخی کتاب کی حیثیت سے سادہ مگر پرزور و پراثر انشا پردازی کا ایک نمونہ ہے (۳) جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے آرگن اخبار انصاری دہلی کی رائے، اس کتاب میں کربلا سے پہلے اور کربلا کے بعد کے واقعات پر نہایت محققانہ نظر ڈالی گئی ہے اور یہ صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جو اس سے پہلے ناپید تھا، ریاستی مسلمانوں کے باتصویر اخبار دین و دنیا دہلی کی رائے، سانحہ کربلا اور کربلا کے بعد کے دردناک اور تاریخی واقعات پر ایک مستند کتاب ہے، جو نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے (۴) مجلس احرار ہند کے آرگن اخبار زمزم لاہور کی رائے۔ کربلا کے واقعات پر اس وقت تک بہت سا رطب و یابس لٹریچر پیدا ہو چکا ہے، اور اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان آج تک یہ معلوم نہ کر سکے کہ صحیح کربلا کیا تھی، کربلا کے بعد تحقیقات اور صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جس نے اس سلسلہ کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے، اکثر کتابوں میں نہ تو تحقیقات سے کام لیا گیا ہے اور نہ جنبہ داری سے واقعات کو محفوظ رکھا گیا ہے، مگر اس کتاب کا دامن ان تمام داغوں سے قطعاً پاک ہے۔

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کیلئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۴۸۔ شغل شکر و استغفار

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا "ابو سعید! یہاں بصرہ میں ایک شخص ہے جو ہمیشہ تنہا ایک ستون سے کمر لگائے بیٹھا رہتا ہے، اور کسی سے بات نہیں کرتا، کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے؟" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "میں نے نہیں دیکھی" یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اس شخص کے پاس پہنچے جس کا ذکر سنا تھا اور اس کے پاس پہنچ کر کہا "اے خدا کے بندے تجھ کو خلوت تنہائی بہت پسند ہے، آخر کیا وجہ ہے کہ تو آدمیوں سے بات چیت نہیں کرتا؟" اس شخص نے کہا "مجھ کو میرا شغل آدمیوں سے بات چیت کرنے کا موقع نہیں دیتا" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "تم تو حسن بصری کے پاس بھی کبھی نہیں گئے، ان کے پاس تو تمام لوگ جاتے ہیں اور صحبت گرم رہتی ہے" اس شخص نے کہا "مجھ کو میرا شغل کہیں آنے جانے کا موقع نہیں دیتا" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا "خدا تم پر رحم فرمائے، آخر تمہارا شغل کیا ہے؟" اس شخص نے کہا "میں جب صبح کو اٹھتا ہوں تو خدا کی نعمت اور گناہ کو دیکھتا ہوں، اور دن بھر نعمت کے شکر اور گناہ سے استغفار میں گذار دیتا ہوں، اور میرا یہ شغل مجھ کو کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "اے خدا کے بندے! تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار ہے، اپنے کام میں مشغول رہ"۔

۱۴۹۔ فلاح دین و دنیا کی دعا

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دولت مند شخص اپنے دوستوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا، اسی حالت میں اس نے اپنے غلام کو بلایا اور چار درہم دے کر حکم دیا کہ "ان کے پھل بازار سے لے آؤ"۔ غلام درہم لیکر روانہ ہوا، راستہ میں ایک مقام پر اس عہد کے مشہور واعظ منصور بن عمار وعظ کہہ رہے تھے، اور ایک فقیر کے لئے جو ان کے ساتھ تھا، لوگوں سے مالی امداد کی درخواست کر رہے تھے، اسی سلسلہ میں انہوں نے فرمایا "جو شخص اس فقیر کو چار درہم دے گا میں اس کے لئے چار دعائیں کر دوں گا"۔ غلام نے یہ الفاظ سنکر چاروں درہم فقیر کو دے دیئے، منصور بن عمار نے غلام سے پوچھا "تم اپنے لئے کیا دعائیں کرانا چاہتے ہو" غلام نے کہا "میں اپنے آقا کا غلام ہوں، اور یہ چاہتا ہوں کہ اس کی ملکیت سے آزاد ہو جاؤں" منصور بن عمار نے اس کی آزادی کی دعا کر کے کہا "اور دوسری دعا" غلام نے کہا "جو درہم میں نے فقیر کو دیئے ہیں دعا کر دیجئے کہ ان کا بدل مجھ کو مل جائے یعنی اتنے ہی درہم خداوند تعالے مجھ کو کہیں سے دلوا دے" منصور بن عمار نے دعا کر کے تیسری دعا کو پوچھا، غلام نے کہا "تیسری دعا یہ کر دیجئے کہ خداوند تعالے مجھ کو اور میرے آقا کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے اور توبہ قبول کرے" منصور بن عمار نے دعا کر کے چوتھی دعا کو پوچھا، غلام نے کہا "آپ یہ دعا کیجئے کہ خداوند تعالیٰ مجھ کو، میرے آقا کو، آپ کو اور تمام قوم کو بخش دے" منصور بن عمار نے دعا کر دی اور غلام واپس چلا آیا، جس وقت آقا کے سامنے پہنچا، آقا نے پوچھا "اتنی دیر کہاں لگائی" غلام نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ آقا نے پوچھا "تو نے کیا کیا دعائیں کرائیں" غلام نے کہا "ایک تو یہ کہ آپ مجھ کو آزاد کر دیں" آقا نے کہا، "جاؤ میں نے تم کو آزاد کیا، اور اب بتاؤ کہ دوسری دعا کیا تھی" غلام نے کہا "دوسری دعا یہ کرائی کہ خداوند تعالے مجھ کو کہیں سے چار درہم دلوا دے" آقا نے کہا "میں نے اپنے مال میں سے تجھ کو چار ہزار درہم عطا کئے، اب تیسری دعا بتاؤ" غلام نے کہا "تیسری دعا یہ تھی کہ خداوند تعالے آپ کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے" آقا نے کہا "میں خداوند تعالے کی درگاہ میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں، اب چوتھی دعا بتاؤ" غلام نے کہا "چوتھی دعا یہ تھی کہ خداوند تعالے میرے، آپ کے، واعظ کے اور تمام قوم کے جرائم کو معاف کر دے" آقا نے کہا "یہ کام خداوند تعالے کا ہے، اور وہی اس کو انجام دے گا" رات کو آقا نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اس کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے "اے شخص جو کام تیرے اختیار میں تھے تو نے ان کو انجام پر پہنچا دیا، اب کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ جو کام میرے اختیار میں ہے میں اس سے گریز کروں گا، میں نے تجھ کو

پیرے غلام کو منصور بن عمار ... اکو اور تمام حاضرین کو بخش دیا اور میں سب سے زیادہ ثواب والا ہوں۔

۱۷۰۔ خدا کی پاکی بیان کرنے کی فضیلت

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام پیغمبر ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے ان کے تخت کے اوپر پرندے سایہ کئے ہوئے تھے اور چارپائے جانور وحشی درندے اور جن و انسان اور بقیہ حیوانات آپ کے دائیں بائیں صفیں باندھے ہمراہ تھے۔ یہ جلوس جب ایک عابد کے قریب سے گذرا جو بنو اسرائیل کا مشہور عابد تھا تو عابد نے حضرت سلیمان کے جاہ و حشم کو دیکھ کر کہا: خدا کی قسم داؤد کے بیٹے تجھ کو خدا نے بہت بڑا ملک عطا فرمایا ہے۔ عابد سے یہ الفاظ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سن لئے اور عابد کو مخاطب کر کے فرمایا اے عابد! خدا کی قسم مومن کے صحیفۂ اعمال میں ایک تسبیح اس ... ملک سے جو ... سے زیادہ بہتر ہے جو داؤد کے بیٹے کو دی گئی ہے۔ یہ واقعہ سن کر ایک بزرگ نے یہ شعر پڑھے۔

اذا مالم تکن ملکا مطاعا	اگر تیرے پاس مطیع و وفادار ملک
فکن عبدا لمالکہ مطیعا	نہ ہو تو تو اپنے مالک کا وفادار
وان لم تملک الدنیا جمیعا	غلام بن جا، اگر تو اپنی خواہش کے
کما تختار فاترکھا جمیعا	مطابق ساری دنیا کا مالک نہ
ھما شیئان من ملک ونسک	بن سکے تو پھر ساری دنیا چھوڑ دے
ینیلان الفتی شرفا رفیعا	یہ دو چیزیں ہیں یعنی ملک اور ترک
ومن یقنع من الدنیا بشیء	دنیا، اور دونوں جوان کو عاجز
سوی ھذین عاش بھا وضیعا	عظمت بخشتی ہیں اور جو شخص ان

دونوں کے سوا صرف تھوڑی سی دنیا پر قناعت کر لے اس کو ذلیل خوار سمجھ کر مسکین و احسان کی زندگی بسر کرے گا۔

(باقی آئندہ)

بڑے پیر کی گیارھویں

حضور غوث پاک کے منکرین کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ وہ غوث الاعظم نامی کتاب پڑھیں، جس میں گیارھویں شریف کے جواز کے دلائل قرآن حکیم و حدیث نبوی اور اقوال اولیاء اللہ سے زبردست دیئے گئے ہیں کہ ان کی تردید کی ہمت ... کسی کو نہ ہوگی۔

حضور شاہ بغداد کے دربار ... کے گھر گھر پڑھے جانے والی بڑے پیر کی بڑی سوانح عمری تیار ہو گئی ہے جس میں ... کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے مکمل حالات، وعظ، کرامات کا تذکرہ ہے۔ حضرت غوث الثقلین کے مقالات، آپ کے خاندان کی صوفیانہ تعلیم، حضور کے اوراد و وظائف نفس عملیات سب بڑے پیر کی گیارھویں نامی کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ حضور غوث الاعظم کی سوانح عمری میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب "فتوح الغیب" کا بہترین خلاصہ اور آپ کے دیوان کا انتخاب ... ہے تعجب ہے کہ اتنی بڑی نعمت ... آپ ... کیوں محروم ہیں، فوراً ... طلب کر لیجئے اور ذکر غوث پاک کی گوناگوں برکتوں سے مالا مال ہو جائیے ... سال ہوئی ... اس سے اہم مشکل نہیں ہے ... اس پر ... اچھی لکھائی چھپائی ... کاغذ ۲۲×۲۹/۱۶ سائز ضخامت ۲۷۲ صفحے مجلد ... ٹائٹل پر حضور غوث پاک کے روضہ مبارک کا سبز عکس قیمت صرف عہ محصول علاوہ۔

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بدمزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی، اماں ... کا بھی ناک میں دم تھا، آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچی خانہ

خرید لیا اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بدمزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے، جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے، اس کا ... ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے دسترخوان کا اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت صرف ایک روپیہ۔

پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو عمدۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز ... کے ملفوظات ... تصوف کی نادر علمی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں)

(جامع سید عزیز حسن نقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۰۹۔ مکاشفہ جھوٹا نہیں ہوتا

پیروں کی اقسام پر بحث و گفتگو کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "مخدومی مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے کہ کبھی حضور کے وقت امور غیب کی بعض حقائق سالکان طریقت پر کشف ہو جاتے ہیں، اور اسی کو مکاشفہ کہتے ہیں، ... مکاشفہ ... اور مکاشفہ کسی حالت میں جھوٹا نہیں ہوتا ... مکاشفہ میں بدن کی ... حجابات سے بالکل علیحدہ ہو جاتی اور ... غیبی امور کا مشاہدہ کرتی ہے۔"

۲۱۰۔ مکاشفہ میں غلطی ہونا ممکن ہے

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کی تحقیق بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "حضرت مولانا جامیؒ نے مکاشفہ کی بابت جو لکھا ہے وہ اصل میں عوارف المعارف کی عبارت ہے، جس کو انہوں نے درست تسلیم کر کے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے) لیکن تحقیق یہ ہے کہ بعض اوقات مکاشفہ میں بھی غلطی ہو جاتی ہے بخصوصاً اس مکاشفہ میں جس میں خیال کا دخل ہوتا ہے۔"

۲۱۱۔ الہام میں غلطی ناممکن ہے

اسی سلسلہ میں حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "یقینی علوم میں جو مدرکہ یا قوت مدرکہ پر الہام کی صورت میں وارد ہوتے ہیں غلطی اور خطا کا واقع ہونا ممکن نہیں ہے۔" ایک صاحب بصیرت مرید نے حضرت خواجہؒ کے اس ارشاد کو سن کر عرض کیا کہ "حضرت جی! بعض علوم یقینی میں بھی جو مدرکہ پر وارد ہوتے ہیں غلطی ہو جانا ممکن ہے، اور بعض مواقع پر اس کا مشاہدہ ہوا ہے۔" حضرت خواجہؒ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ "الہام میں غلطی یا خطا کا واقع ہو جانا اس سبب سے ہوتا ہے کہ صاحب مکاشفہ جن مقدمات مسلمہ کو یقینی خیال کرتا ہے، وہ بالکل یقینی نہیں ہوتے بلکہ ان میں غیر یقینی مقدمات شامل ہو جاتے ہیں، اور غیر یقینی مقدمات شامل ہو جاتے ہیں، اور غیر یقینی مقدمات کے شمول سے ان میں خطا واقع ہو جاتی ہے۔" یہ بیان فرما کر حضرت خواجہؒ نے اپنے اس ارشاد کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی کہ "جو لوگ معقولی ہیں اور علم منطق کے اصول کو استعمال کرتے ہیں، ... ان کے افکار میں بھی غلطی واقع ہوتی ہے اس کا سبب بھی وہی ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے یعنی معقولی اپنی مقررہ ... کو یقینی خیال کر کے ان میں غیر یقینی مقدمات کو شامل کرتے ہیں اور خطا واقع ہو جاتی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ... علم ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کا ذہن خطا و غلطی سے محفوظ رہتا ہے، اگر لوگ صرف قطعی مقدمات سے کام لیں اور غیر معقولی مقدمات کو شامل نہ کریں تو ہرگز غلطی میں نہ پڑیں۔" اس کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "اسی طرح جہاں صرف علوم ... سے کام لیا جاتا ہے، اور غیر یقینی علوم سے اجتناب کیا جاتا ہے، ... الہام میں بھی غلطی واقع نہیں ہوتی۔"

۲۱۲۔ کشف کے اقسام

مذکورہ بالا صحبت میں حضرت خواجہؒ نے الہام و کشف کی گفتگو کے سلسلہ میں ... فرمایا کہ "جو لوگ صرف ذات احدیت سے نسبت رکھتے ہیں ... توجہ کرنا مناسب نہیں سمجھتے ... کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ وہ کشف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ..." حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "کشف دو قسم کا ہوتا ہے، ایک تو دنیوی کشف اور یہ کشف ایک بے فائدہ اور بیکار چیز ہے، اور دوسرا کشف اخروی ہے، جس کا ذکر کتاب و سنت میں کیا گیا ہے اور طالب کے لئے یہ کشف کافی ہے، اور اس کشف کے برابر اور کوئی کشف نہیں ہے۔"

۲۱۳۔ تفصیلی سلوک ضروری نہیں ہے

تفصیلی سلوک کے متعلق گفتگو جاری تھی (یعنی اس موضوع پر کہ سالک کو تفصیل کے ساتھ اور درجہ بدرجہ حاصل کیا جائے اور تمام مقامات سلوک کو بتدریج طے کیا جائے) کہ حضرت خواجہؒ نے فرمایا "ابتدا میں کئی مرتبہ دل میں یہ خیال آیا کہ مقامات سلوک کو تفصیل کے ساتھ طے کیا جائے، جیسا کہ سلسلہ کبرویہ میں کیا جاتا ہے کہ انہیں ایام میں حضرت خواجہ محمد پارسا سے خواب

میں ملاقات ہوئی، انہوں نے (اس سلسلہ میں) فرمایا کہ تفصیل کے ساتھ سلوک کے منازل طے کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سالک کو اخلاق حسنہ و عالیہ حاصل ہو جائیں، اگر یہ چیز دوسرے طریقہ سے حاصل ہو جائے، تو پھر تفصیلی سلوک حاصل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔"

۲۱۴۔ افادہ کا صحیح طریقہ

ایک روز ایک مرید نے حاضر ہو کر حضرت خواجہ رح کی خدمت میں عرض کیا کہ "بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضور والا اپنے مریدوں کو نئی راہ پر چلاتے ہیں اور جو اعتقاد دوسرے بزرگوں سے ان کو ہوتا ہے، اس کو برگشتہ کر دیتے ہیں، اور افادہ کو اسی پر موقوف سمجھتے ہیں۔"

حضرت خواجہ رح نے یہ سنکر فرمایا کہ "حقیقت اس کے خلاف ہے، واقعہ یہ ہے کہ میں جس مرید کو مذبذب اور پراگندگی کی حالت میں پاتا ہوں، تو اس کو یہ ہدایت کر دیتا ہوں کہ وہ صرف ایک راستہ اختیار کرے، اور متعدد طریقوں کو چھوڑ دے، اور میرا یہ طریقہ اکابر کے طریقوں کے خلاف نہیں ہے، چنانچہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایک جگہ ہے، سب جگہ ہے، اور جو سب جگہ ہے وہ کسی جگہ بھی نہیں۔ ایک اور بزرگ نے یہ فرمایا ہے کہ مطلب و مقصد کا ایک ہونا سلوک کی شرط ہے (یعنی متعدد مقاصد و مطالب یا مختلف طریقوں کا اختیار کرنا اصل مطلب کو فوت کر دیتا ہے، اور سلوک حاصل نہیں ہوتا۔ سلوک حاصل کرنے کے لئے ایک مطلب کا پیش نظر رکھنا اور ایک طریقہ پر چلنا ضروری ہے، ورنہ پراگندگی اور پریشانی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا) غرض حقیقت یہ ہے، اگر میں ایسا نہ کروں تو مرید یقیناً آوارہ ہو جائے، اور کچھ حاصل نہ کر سکے۔ لوگ میرے پاس استفادہ کے لئے آتے ہیں نہ اور کسی غرض سے۔ اس لئے افادہ کی جو صورت میں مناسب سمجھتا ہوں، اس سے کام لیتا ہوں۔"

(باقی آئندہ)

خلافت راشدہ
خلفائے راشدین کے متعلق تیرہ سو سال

عربی اور فارسی کے ایک لاکھ صفحات پر بے خانہ دمحققانہ ریسرچ
حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام، حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رض خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رض خلیفہ سوم حضرت علی رض خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رض خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل شرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں، تو وہ صرف خلفائے راشدین ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے۔ شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات، ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات، علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے، صحابہ کرام کی پر جوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے، غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی، خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور انکی خدمت اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ۵۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی رف کاغذ قیمت رعایتی عہ مجلد پارچہ ۱۲ مجلد چرمی پشت ۶۔
خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت ۶ مجلد پارچہ ۶ مجلد چرمی پشت ۶ محصول ۱۲ ار

ترمذی شریف مکمل مع شرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے مولویوں واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بیحد کارآمد ہے پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر بڑا صفحہ ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے۔ شروع میں ۲۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے، پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے پھر امام ترمذی رح کے حالات زندگی ہیں، اور جن مشکلات پر قابو پاکر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں انکا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں۔ غرضکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مع شرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے، اس اہتمام سے ترجمہ مع شرح کے کسی ادارے نے آج تک شائع نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں، آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ قلت کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں قیمت ہر مجلد پارچہ ہر مجلد چرمی پشت عہ محصول للعہ

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)

ورز او و۔ ورز چوں او صد ہزار ؛ بس گرداند خدا از یک شرار

ترجمہ :۔ اس کے تعلقات کا بار اور اسی کے مانند ہزاروں بار سب کو خداوند تعالےٰ ایک شعلہ سے فنا کر دیتا ہے۔

تشریح :۔ اس شعر میں دنیوی تعلقات اور افکار و ترددات کا ذکر ہے مولانا فرماتے ہیں کہ دنیا کے تعلقات اور افکار و ترددات خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں، معرفت الٰہی میں مانع نہیں، جب خداوند تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے کہ اس کا نیک بندہ تائب ہو کر معرفت الٰہی کی طرف متوجہ ہو تو وہ اس کے تمام تعلقات اور افکار و ترددات کو دور کر دیتا ہے، یعنی مخلص بندہ کی توبہ جب اس کو عشق حقیقی کی طرف متوجہ کر دیتی ہے تو عشق الٰہی کا ایک شعلہ تمام تعلقات اور افکار و ترددات کو جلا کر خاک کر دیتا ہے، اس لئے طالب عشق الٰہی یا سالک معرفت کو چاہیئے کہ وہ معاصی کی کثرت، تعلقات کی زیادتی اور افکار و ترددات کی فراوانی سے پریشان نہ ہو، معاصی سے توبہ کرے اور عشق حقیقی کو اپنا رہنما بنائے، وہ تعلقات کی پریشانی اور اضطرابات سب کو دور کر دے گا۔

عین آں تخییل را حکمت کند   عین آں زہر آب را شربت کند

ترجمہ :۔ اگر خدا چاہے تو ان خیالات فاسدہ کو حکمت کر دے اور آب زہر کو شربت بنا دے۔

تشریح :۔ اس شعر میں اس شبہ کا جواب ہے کہ خیالات فاسدہ اور علوم وطرق ضارہ بھی مانع معرفت الٰہی نہیں ہیں، انسان کو چاہیئے کہ وہ خیالات فاسدہ کے دل و دماغ میں زیادہ پیدا ہونے سے پریشان نہ ہو اور نہ علوم وطرق ضارہ کو مانع محبت الٰہی خیال کرے اس لئے کہ جب وہ معاصی اور افعال ناشائستہ سے توبہ کرکے خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو خداوند تعالےٰ اس کے خیالات فاسدہ اور علوم ضارہ کو حکمت و علوم بنا دیتا ہے، اور وہ ان کے فساد اور ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔

اب رہا یہ کہ علوم ضارہ اور خیالات فاسدہ حکمت و علم نافع کیونکر بن سکتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ جب انسان معاصی سے توبہ کرکے اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے دل و دماغ میں صحیح ادراک کی قوت پیدا کر دیتے ہیں، اور فہم میں بھی امور کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا کر دیتے ہیں، یعنی انسان جس طرح توبہ سے پہلے امور منکرہ اور علوم ضارہ پر غور و فکر کرکے نخوت میں لگا رہتا تھا اسی طرح توبہ کے بعد تعمیر کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور غور و فکر کی اس کی قدیم عادت امور نافعہ کی طرف متوجہ ہوتی اور اس کے دل و دماغ میں امور باطلہ اور حقائق ساقطہ کے خلاف صداقت و دلائل پیدا کرتی ہے، اور وہ بہترین خیالات اور علوم نافعہ کا حامل ہو جاتا ہے، اور چونکہ وہ قوت استدلال کا مالک ہوتا ہے، اس لئے اپنی اس قوت کو امور نافع میں خرچ کرنے لگتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے کہ ایک شخص علوم معقول و منقول میں کامل دستگاہ رکھتا ہے لیکن علوم منقول کا اس پر اتنا غلبہ ہے کہ علوم معقول کے دلائل دیکھتا اس کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ منطقی دلائل کی قوت اس کو منقولات سے منحرف کر دیتی ہے، اور وہ دن رات خیالات فاسدہ میں مبتلا رہتا، اور منقولات کا مذاق اڑاتا رہتا ہے۔ اگر ایسا شخص خدا کی ہدایت سے توبہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور توبہ کر لے تو خداوند تعالےٰ کی یہ ہدایت اس کے دل و دماغ میں یہ صلاحیت پیدا کر دیتی ہے کہ جس طرح وہ منقولات کو بے حقیقت خیال کرتا تھا اب اس کی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے لگتا ہے، اور خود بخود اس کے دل میں علوم معقول کے دلائل منقول کی تائید میں پیدا ہونے لگتے ہیں، اور جس قدر وہ غور و فکر کرتا ہے منطقی اصول منقولات کی تائید کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اس حد پر پہنچ گیا ہے، جو معتقدات کی آخری حد ہے، یعنی اس کے خیالات فاسدہ اور شبہات باطلہ دور ہو جاتے ہیں، اور وہ معرفت الٰہی کی راہ پر تیزی سے چلنے لگتا ہے۔

دیوان حافظ مترجم

یہ دیوان خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے، اصل فارسی اشعار جلی قلم سے لکھے گئے ہیں، نیچے صاف اور سلیس اردو میں ترجمہ ہے اور حاشیہ پر اردو میں تشریح۔ قیمت ۸ محصول علاوہ

ملنے کا پتہ :۔ منیجر رسالہ مشتہر جامع مسجد دہلی

مفتاح الفتوح

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی عربی میں علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب فتوح الغیب جسکی شرح حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے کی ہے جو رسالہ پیشوا کیلئے مخصوص ہے

(مترجمہ جناب مولانا عبد الفتاح صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مقالہ (۲۰)

(ترک مشکوکات)

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دع ما یریبك الی ما لا یریبك مشکوک چیزوں کو ترک کرو، اور غیر مشکوک چیزوں کی طرف توجہ کرو (اس حدیث شریف کی تشریح بیان فرماتے ہیں) یعنی دو چیزیں سامنے ہیں، ایک تو ایسی ہے جس کے حلال و حرام ہونے میں شک ہے، اس کو چھوڑ دو، اور دوسری چیز کی بابت کوئی شک نہیں ہے، پس تم کو لازم ہے کہ جس چیز میں شک و شبہہ کی آمیزش نہ ہو اور وہ اس عدم شک سے اولیٰ و افضل ہو، اس کو لو، اختیار کرو، اور دلی قصد سے اس پر عمل کرو، اور مشکوک چیز کو ترک کر دو اور چھوڑ دو (یہ اس صورت میں ہوگا جبکہ مشکوک و غیر مشکوک جمع ہوں) لیکن جبکہ مشکوک چیز تنہا ہو (پہلے مشکوک چیز کی پہچان بتلاتے ہیں) مشکوک چیز کی علامت یہ ہے کہ وہ سوہان قلب سے خالی نہیں ہوتی، یعنی دلی خلجان و قلبی خارش سے وہ کبھی صاف نہیں ہوگی، جیسا کہ حدیث شریف آیا ہے الاثم حزاز القلوب گناہ دلوں کو کاٹنے والی ہوتی ہیں (دوسری روایت یہ ہے الاثم ما حاك فی القلب، یعنی فعل قبیح جس کا ارتکاب گناہ ہے، اس کے پہچاننے کی یہ علامت ہے کہ دل کے اندر ایک تردد و خلجان پیدا ہو جاتا ہے، اور اس پر اطمینان قلب نہیں ہوتا، دل کو قرار نہیں ہوتا۔

لیکن یہاں دل سے مراد وہ مقدس دل ہے، جو گناہ کے لوث سے پاک ہو، ولایت و تقوےٰ کے نور سے روشن ہو باوجود اس کے اس قاعدہ کا اعتبار محل، اشتباہ و اختلاف ہی میں ہے صاف میں نہیں ہے، یعنی اس موقع پر نہیں، جہاں کہ قرآن و حدیث و اتفاق علما اس کے اختیار کی جانب ہوں بلکہ جہاں معتبر دلیل شرعی ایک جانب نہ ہو، اور یہ جو فرمایا ہے (اذا افتاك المفتون فاستفت قلبك تو اس صورت میں معتبر ہے واذا لم تستحی فاصنع ما شئت کے بھی یہی معنی ہیں، پس فرماتے ہیں کہ جب ایسی چیز ہو

تو اس میں توقف کرو، اور اس کے ارتکاب میں جلدی مت کرو، بلکہ امر باطن و اشارہ غیبی کا انتظار کرو، اگر اس کے کرنے کا حکم ہو تو کرو اور اگر منع کیا جاتے تو ہٹ جاؤ۔

پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ امر و نہی صریح سے مراد افعل و لا تفعل ہے، جو کسی صحیح دل کے نور یقین سے ظاہر ہو اس مقام پر بظاہر سیاق کلام دوسرے معنے سے مراد ہے، اور اس مبحث میں آپ کا کلام دوسرے موقع پر دونوں احتمال کی بابت صریح ہے، واللہ اعلم۔

بہر حال جب تم منع کئے جاؤ تو اس مشکوک فعل کو ایسا سمجھو کہ گویا کچھ تھا ہی نہیں، اور اس کا وجود ہی نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر جاؤ، اپنے پروردگار سے رزق مانگو، اور اس فعل کے کرنے کے واسطے کوئی اور طریقہ چاہو، یہ بھی اس وقت کے لئے ہے جب تم میں صبر کرنے کی طاقت نہ ہو، جو کہ ارادت الٰہی کی موافقت کا ادنیٰ درجہ ہے، اور تسلیم تقضائے الٰہی تم سے نہ ہو سکے، جو اس سے بلند درجہ ہے، یا فنا و گم ہو جانا، جو سب سے بڑا درجہ ہے، یہ بھی نہ ہو سکے تو بہتر یہی ہے کہ کچھ نہ چاہو، دم نہ مارو، صبر کرو، راضی رہو اور فانی ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالےٰ کے لئے اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ یاد دلایا جائے، اس لئے کہ وہ تمہارے یا کسی کے حال سے غافل نہیں ہے، وہ تو کافروں اور منافقوں تک کو کھلاتا ہے، (صرف کھانے کا ذکر محض بطریق تمثیل ہے، ورنہ حکم عام ہے جو شامل ہے ہر قسم کے افعال و ارزاق و ارتزاق پر) اور ان لوگوں کو بھی جو اس سے برگشتہ اور اس کی عبادت و اطاعت سے پھرے ہوے ہیں، پھر تم کو کیسے بھول جائے گا جبکہ تم مومن ہو، موحد ہو، اس کی فرمانبرداری کی طرف متوجہ رہتے ہو، اور دن رات اس کے حکم سے کھڑے رہتے ہو۔

یعنی صرف ایک مسلمان ہونا کافی ہے، اور جب
اس کے ساتھ دوسری صفتیں بھی ہوں تو خدا کی
مہربانی اور بھی زیادہ ہوگی ؎

ہندوستاں را کجا گنج محب بدم
تو کہ بادشہاں نظر دارد ری

اس حدیث شریف کے معنی میں ایک توجیہ اور بھی ہے دع ما یریبک مالا یریبک دع ما فی ید الخلق یعنی جو چیز خلق کے ہاتھ میں ہے اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا حصول بھی شک وشبہہ میں ہے کہ دیں گے یا نہ دیں گے، اور طمع کے بھی یہی معنی ہیں کہ جس چیز کا ملنا شک وشبہہ میں ہے اسی کی توقع رکھنا، اس جو چیز خلق کے ہاتھ میں ہے اس کو مت مانگو، اور اس سے دل کے تعلق کو ہٹالو، اور خلق سے نہ کسی بات کی امید رکھو، اور نہ خوف کھاؤ (یہاں تک نہی تھی) اللہ تعالےٰ کے فضل کو لو، اس سے مانگو، یہ ایسی چیز ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں، بلکہ اس کے ملنے کا یقین ہے، بس چاہیئے کہ صرف ایک ہی سوال کرو، اور ایک ہی طرف قصد کرو کہ دینے والا ایک ہی ہے، اور وہ تنہا پروردگار عزوجل ہے جس کے ہاتھ میں تمام بادشاہوں کی چوٹیاں ہیں، اور دل جو بدن کا حاکم اور اس پر متصرف ہے، وہ بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور جو مال خلق کے پاس ہیں وہ بھی اسی کے ہیں، اور خلق اس کے وکیل اور امین ہیں، ان کے ہاتھوں کی حرکت جبکہ وہ تم کو دینے کے لئے جنبش دیں، اسی کے اذن وامر سے اور اسی کے حرکت دینے سے ہوگی۔

جس صورت میں کہ مباح ہے اور اس سے منع نہیں کیا ہے، وہاں اذن کا لفظ استعمال کیا ہے اور جس جگہ حکم واجب ہے، وہاں لفظ امر کالاتے ہیں، اور حرکت دینے سے اشارہ تقدیر کی طرف ہے۔

اور اسی طرح تم کو نہ دینے کے لئے لوگوں کا ہاتھ روک لینا بھی خدا ہی کے اذن، امر اور روک دینے سے ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ سے سوال ومانگ اور اس کی درگاہ میں دعا وتضرع اور بندوں کی دعا کا قبول ہونا اور درجہ اجابت ہونے کی تائید آیات قرآنی سے فرماتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاسئلوا اللہ من فضلہ مانگو اور سوال کرو اللہ کے فضل سے، اور فرمایا ہے ان الذین تدعون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا فابتغوا عند اللہ الرزق واعبدوہ واشکروا لہ "خدا کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو، وہ لوگ تمہارے لئے کسی روزی کے مالک نہیں ہیں بس خدا ہی کے پاس سے رزق چاہو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو" اور فرمایا ہے۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے بندے تم سے مجھ کو پوچھتے ہیں تو بے شک میں اپنے بندوں سے قریب ہوں اور جب وہ دعا کرتے ہیں مجھے پکارنے میں تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور فرمایا ہے ادعونی استجب لکم "بندو مجھ سے دعا کرو اور مجھ سے چاہو میں تمہاری دعا قبول کروں گا" اور فرمایا ہے۔ ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین: اللہ ہی روزی دینے والا اور قوت مستحکم کا مالک ہے کہ تغیر وتبدل وزوال ونقصان اس کی جناب عزت وقدرت میں دخل نہیں پاسکے اور فرمایا ہے ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حد وحساب روزی دیتا ہے۔

اردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے، مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل وناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا، اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی، چنانچہ علماء نے عرب وشام ومصر وحجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت وصحت وطباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ حجم ۵۲۰ صفحے۔ قیمت بلا جلد ایک روپیہ، مجلد پارچہ ۱؎ مجلد چرمی پشتہ ۱؎

سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱؎ مجلد چرمی پشتہ ۱۲؎

محصول ڈاک علاوہ

نسائی شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نماز کے بعد کی تسبیحات

(۳۶۹) حضرت کعب رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمدللہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے والا ثواب سے کبھی محروم نہیں کیا جاتا۔

صبح کی نماز سے فراغت کے بعد مصلّے پر بیٹھے رہنا

(۳۷۰) حضرت جابر رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سورج نکلنے تک مصلّے پر بیٹھے رہتے۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ حضور ؐ نماز سے فراغت کے بعد کبھی دائیں طرف منہ کرکے بیٹھا کرتے اور کبھی بائیں طرف۔

سلام پھیرنے کے بعد امام سے پہلے مقتدی نہ اٹھیں

(۳۷۱) حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں تمہارا امام ہوں، لہذا رکوع، سجدہ، قیام اور نماز سے فراغت کے بعد اٹھنے میں مجھ سے پہلے سبقت نہ کیا کرو۔

کتاب الجمعہ

جمعہ کے دن کی تقدیس

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے عیسائیوں اور یہودیوں کو جمعہ کے دن عبادت کرنے کا حکم دیا تھا، لیکن انہوں نے جمعہ کی بجائے ہفتہ اور اتوار کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا، لیکن اللہ نے ہمیں جمعہ کے دن کی عبادت کا حکم دیا ہے، اور اب یہ یہودی اور عیسائی ہمارے تابع ہیں۔

ترک جمعہ کی سزا

(۳۷۳) حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ منبر پر چڑھے اور فرمایا یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، اور وہ غافل ہو جائیں گے۔

حضرت سمرہ رض فرماتے ہیں کہ جو شخص عذر کے بغیر جمعہ نہ پڑھے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیئے، اور اگر ایک دینار کی استطاعت نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

جمعہ کی فضیلت

(۳۷۴) حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے۔ اسی دن حضرت آدم ؑ پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل کئے گئے، اور اسی دن وہاں سے نکالے بھی گئے۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کا ثواب

(۳۷۵) حضرت انس رض فرماتے ہیں، حضور ؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ اس دن تم سب کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، اور کیا جائے گا، صحابہ رض نے عرض کیا، حضور ؐ جب آپ کا انتقال ہو جائے گا، اور مٹی آپ کا جسم کھا جائے گی تو حضور ؐ پر درود کیسے پیش کیا جائے گا، حضور ؐ نے فرمایا تو مٹی پر یہ حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

جمعہ کے دن مسواک اور غسل کرنے کی فضیلت

(۳۷۶) حضرت ابو سعید رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر فرشتے جمعہ پڑھنے کے لئے آنے والوں کا اس وقت تک نام لکھتے رہتے ہیں، جب تک کہ امام خطبہ کے لئے نہ کھڑا ہو جائے، خطبہ شروع ہونے کے بعد فرشتے اپنے کاغذات سمیٹ لیتے ہیں۔

جمعہ کی اذان

(۳۷۷) حضرت سائب رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ جمعہ کے دن جس وقت منبر پر تشریف رکھتے، تو اس وقت حضرت بلال رض جمعہ کی اذان دیا کرتے تھے۔ حضرت صدیق رض اور فاروق رض کے زمانہ میں یہی دستور رہا، حضرت عثمان رض کی خلافت میں جمعہ سے پہلے ایک اور اذان زوراء پر کھڑے ہو کر دی جانے لگی پھر اس کا دستور ہو گیا۔

خطبہ شروع ہو جانے کے بعد مسجد میں آنیوالے کو دو سنتیں پڑھنے کا حکم

(۳۷۸) حضرت جابر رض فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا جو شخص خطبہ شروع ہو جانے کے بعد مسجد میں آئے، تو اسے دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیئے۔

امام خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے

(۳۷۹) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ خطبہ کے وقت مسجد کے ایک کھجور کے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے، اس کے بعد منبر بنا تو حضورؐ اس پر کھڑے ہوکر خطبہ دینے لگے۔ ستون حضورؐ کے فراق میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، حضورؐ منبر سے اترے اور اُسے سینہ سے لگایا تو چپ ہوگیا۔

خطبہ ہوتے وقت مسجد میں آنے والے کو تنبیہ

(۳۸۰) حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا، اور لوگوں کو پھلانگتا ہوا اگلی صفوں تک پہنچا، حضورؐ نے اسے تنبیہ فرمائی اور حکم دیا کہ وہیں بیٹھ جائے، لوگوں کو تنگ نہ کرے۔

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے کی ممانعت

(۳۸۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جمعہ کے دن خطبہ کی حالت میں دوسرے شخص کو چپ رہنے کے لیے زبان ہلانا بھی بیہودگی ہے۔

(۳۸۲) حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن پاک صاف ہوکر مسجد میں حاضر ہو اور نماز تک خاموش رہے، تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

غسل کی تاکید

(۳۸۳) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ ایک دفعہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا جو مسلمان نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو اُسے نہا کر آنا چاہئے۔

خطبہ میں ضرورت کے وقت صدقہ خیرات کی ترغیب

(۳۸۴) حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص انتہائی خراب حالت میں مسجد میں آیا، حضورؐ نے اس سے پوچھا سنتیں پڑھ چکے اس نے کہا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا دو سنتیں پڑھ لے اس نے دو سنتیں پڑھ لیں تو حضورؐ نے لوگوں کو صدقہ و خیرات کی تلقین فرمائی، جب بہت سے کپڑے جمع ہو گئے تو اس شخص کو ان میں سے دو کپڑے عطا فرما دیئے۔

امام خطبہ دیتے وقت حاضرین سے مخاطب ہو

(۳۸۵) حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کو منبر پر کھڑے خطبہ دیتے دیکھا حضورؐ کے ساتھ حضورؐ کے نواسے امام حسنؓ بھی تھے، حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور کبھی امام حسنؓ کی طرف۔ اور پھر فرمایا اے لوگو! یہ میرا بیٹا حسنؓ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

(باقی آئندہ)

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ ۱۱ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، ابن ماجہؒ، نسائی، مسند امام شافعی، مسند امام حنبل، مسند بیہقی، رزینؒ اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی۔ مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدینؒ بن محمد عبد اللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں، حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے، دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے، اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے، دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے، بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں۔ شروع میں طویل فہرست مضامین ہے، اس کے بعد گیارہ جامعان حدیث کی سوانح عمریاں ہیں، آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ۲۲×۲۰ بڑا سائز رسالہ پیشوا کے صفحہ کے برابر ضخامت ۱۰۰۲ صفحے قیمت ہر دو جلد مجلد چرمی پشتہ للعہ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگوائیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ابن ماجہ شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال

(۳۲۸) ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت فاطمہؓ نے آپ کے لئے پردہ کیا، اور آپ کے کپڑے سے آپ کا جسم مبارک صاف کیا۔

(۳۲۹) حضرت میمونہ ام المؤمنین رضہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا۔ میں آپ کے پاس ایک کپڑا لے کر گئی، آپ نے اُسے واپس فرما دیا اور پانی کے قطرے گر رہے تھے۔

(۳۳۰) حضرت سلمان فارسی رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور اپنے جبے سے جو صوف کا بنا تھا، اپنا منہ پونچھا۔

برنج کے برتن سے وضو کرنا

(۳۳۱) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو ہم نے آپ کے لئے برنج کے برتن میں پانی ڈالا اور آپ نے اس سے وضو کیا۔

(۳۳۲) حضرت زینبؓ بنت جحش فرماتی ہیں کہ میرے پاس برنج کا ایک برتن تھا، اور میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھویا کرتی تھی۔

سونے سے وضو

(۳۳۳) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویا کرتے، یہاں تک کہ ہوا خارج ہو جایا کرتی، پھر کھڑے ہو جاتے، نماز پڑھتے، اور وضو نہ کرتے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ دبر کی نگراں ہے، اور جو شخص سو جائے اُسے چاہیئے کہ وضو کرے (یعنی آنکھ جب بند ہو جاتی ہے تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہوا کب خارج ہوئی، اس لئے وضو لازم آتا ہے)

(۳۳۴) صفوان بن عسال رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ ہم اپنے موزے جنابت کے علاوہ پاخانے، پیشاب اور سونے کی وجہ سے تین دن سے پہلے نہ اتارا کریں۔

مس ذکر سے وضو

(۳۳۵) بسرہ بنت صفوان رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے، اُسے چاہیئے کہ وضو کرے۔

مس ذکر سے وضو نہ کرنے کی اجازت

(۳۳۶) قیس بن طلق الحنفی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے مس ذکر کے بارے میں پوچھا گیا، حضورؐ نے فرمایا، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے

آگ سے پکی ہوئی چیز پر وضو

(۳۳۷) حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چیز آگ سے پکائی جائے، اس پر وضو ہے (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم آتا ہے، محدثین نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضہ کی حدیث کی بناء پر منسوخ قرار دیا ہے) اس پر حضرت ابن عباس رضہ نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ کیا حمیم سے بھی وضو ہے، حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا کہ برادر زادے جب تم رسول اللہؐ کی حدیث سنو تو باتیں نہ بنایا کرو۔

رخصت

(۳۳۸) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا، اور اپنے ہاتھ ایک رومال سے پونچھے، پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

(۳۳۹) حضرت جابرؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ نے روٹی اور گوشت کھایا اور وضو نہیں کیا۔

(۳۴۰) حضرت سوید بن نعمان انصاری رضہ فرماتے ہیں

کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو چلے، اور جب صہبا مقام پر پہنچے، عصر کی نماز پڑھی اور کھانے کو منگایا ستو کے سوا کچھ کھانے کو نہیں ملا، انہیں کھایا، پانی پیا اور کلی کی، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی۔

اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو

(۳۴۱) حضرت براء بن عازب رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا، تو حضور ؐ نے فرمایا اس پر وضو کرو۔

(۳۴۲) حضرت جابر بن سمرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے پر تو وضو کریں، مگر بکری کا گوشت کھانے کے بعد نہ کریں۔

(۳۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو تو کرو، مگر بکری کے گوشت کے بعد وضو نہ کرو، اور اونٹ کا دودھ پینے کے بعد تو وضو کرو، مگر بکری کا دودھ پینے کے بعد نہ کرو، اور بکریوں کے باڑے میں نماز تو پڑھ لو، مگر اونٹوں کی جگہ پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

(۳۴۴) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کیا کرو، کیونکہ منہ میں اس کا اثر رہتا ہے۔

(۳۴۵) حضرت عروہ بن زبیر رضہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا اور نماز کو نکلے اور کلی نہیں کی، حضرت عروہ رضہ نے کہا یہ کون تھی، آپ یہ سنکر کر حضرت عائشہ رضہ مسکرا دیں۔

مذی سے وضو

(۳۴۶) حضرت علی رضہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا، تو حضور ؐ نے فرمایا مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل، یعنی اگر مذی خارج ہو جائے تو دوبارہ وضو کرنا پڑتا ہے، اور اگر منی خارج ہو تو غسل۔

(۳۴۷) حضرت مقداد بن اسود رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو اپنی بیوی سے قریب ہو لیکن جماع نہ کرے اور انزال بھی نہ ہو تو حضور ؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو یہ صورت پیش آئے، تو تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی شرم گاہ کو دھو لو

حدیث کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو مجلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے، کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے، لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے، جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف، حدیہ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی صحیح ہے اس کی دو جلدیں ہیں، پہلی جلد ۳۸۴ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری جلد بھی اتنے ہی صفحے کی ہے، اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں، گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں، لیکن بڑی جامع ہیں، اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں، ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا انبیاء، نیکی خیرات، تقدیر، علم، ذکر و دعا، توبہ، صفات، منافق، جنت، دوزخ، قیامت، زہد اور تفسیر قرآن، غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں، شروع میں امام مسلم رح کے حالات۔ صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی ؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ ؐ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا ہو، لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت ۸۰۰ صفحے نادرے کاکاغذ قیمت ۶ر مجلد پارچہ ۷ر مجلد چرمی پشتہ ۸ر اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ ۷ر مجلد پارچہ ۸ر مجلد چرمی پشتہ ۹ر خاص ایڈیشن چکنا ممیفدی کاغذ ۱۰ر مجلد پارچہ ۱۱ر مجلد چرمی پشتہ ۱۲ر۔

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح دیوان حافظ رح

(از معاون مدیر)

اربابِ حاجتیم و زبان سوال نیست
در حضرت کریم تمنا چہ حاجت است

ترجمہ:- ہم اگرچہ حاجت مند ہیں، لیکن سوال نہیں کرتے (اس لئے کہ) کریم کی درگاہ میں اظہار تمنا کی ضرورت نہیں ہے۔

تشریح:- ہم کو اگرچہ مرشد کی رہنمائی کی ضرورت ہے، لیکن طریق سلوک کی بابت مرشد سے کچھ کہنا اس کی ضرورت ہم کو نہیں ہے اس لئے کہ مرشد ہماری حالت سے واقف ہے، اور جس چیز کی ضرورت ہمارے لئے محسوس کرتا ہے، خود اس کی طرف ہم کو متوجہ کر دیتا ہے، بعض حضرات نے حضرت کریم سے مراد حضور رسول مقبول ؐ کی درگاہ مراد لی ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ہم کو اگرچہ قدم قدم پر رسول خدا کی رہنمائی کی ضرورت ہے، لیکن ہم اپنی زبان سے اپنی ضرورت کا اظہار نہیں کرتے اس لئے کہ رسول صلعم ہماری ضروریات سے اچھی طرح واقف ہیں اگر اس شعر کو خاص ذات الٰہی سے متعلق سمجھا جائے تو ظاہری معنی کے اعتبار سے یہ بھی صحیح ہوگا یعنی یہ کہ دینی اور دنیوی زندگی میں اگرچہ ہم کو ہر وقت ضروریات پیش آتی ہیں، لیکن ادب کے لحاظ سے ہم ان کا اظہار مناسب نہیں سمجھتے، اور پھر اظہار کی ضرورت بھی کیا ہے، جبکہ خداوند تعالےٰ عالم الغیب ہے، اور ہماری آرزو کو مناسب موقع پر کسی نہ کسی صورت میں پوری کر دیتا ہے۔

جام جہاں نماست ضمیر منیر دوست
اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است

ترجمہ:- دوست کا روشن دل جام جہاں نما ہے، اپنی حاجت کو اس کے سامنے ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

تشریح:- جام جہاں نما ایران کے مشہور بادشاہ کیخسرو کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں یہ خوبی تھی کہ آئندہ پیش آنے والے واقعات اس میں نظر آجاتے تھے، حضرت حافظ رح اسی پیالہ کا ذکر کرکے بتلاتے ہیں کہ دوست یا مرشد کا روشن قلب گویا جام جہاں نما ہے جس میں مریدوں کی تمام حاجتیں نظر آتی رہتی ہیں، ایسی حالت میں مرید کا مرشد کے حضور میں اپنی ضروریات کا اظہار بیکار چیز ہے۔

آں شد کہ بار منتِ ملاح بردمے
گوہر چو دست داد بدریا چہ حاجت است

ترجمہ:- ایک وقت تھا کہ میں ملاح کے احسان کا بار اٹھاتا تھا، اب جبکہ گوہر ہاتھ آگیا ہے، دریا کی ضرورت کیا باقی ہے۔

تشریح:- ملاح سے مراد مرشد ہے، گوہر سے مراد معرفت الٰہی اور دریا سے مراد عشق ہے، شاعر یا سالک کہتا ہے ایک وقت تھا کہ دریائے عشق سے معرفت الٰہی کے گوہر کو حاصل کرنے کے لئے مجھ کو ملاح یعنی مرشد کا احسان اٹھانا پڑتا تھا، وہ وقت تو گیا، اب جبکہ گوہر معرفت الٰہی مجھ کو مل گیا ہے، نہ تو مجھ کو دریائے عشق میں غوطہ لگانے کی ضرورت ہے، اور نہ ملاح کی رہنمائی کی حاجت۔

محتاج جنگ نیست گرت قصد خون ما است
چوں رخت ازآں تست بیغما چہ حاجت است

ترجمہ:- اگر تو ہمارے خون کا ارادہ رکھتا ہے، تو اس کیلئے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے، جب سارا سامان تیرا ہی ہے تو لوٹنے کی کیا حاجت ہے۔

تشریح:- یعنی اے محبوب جسم و جان سب تیری ملکیت ہے اگر تو جان لینا چاہتا ہے، تو بے تکلف لے لے، کسی بہانہ و عذر کی ضرورت نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب خواہ حقیقی ہو یا مجازی، عاشق کی ہر چیز کا مالک و مختار ہے، اور جب وہ عاشق کی ہر چیز کا مالک ہے، تو پھر اس کو اس کی کسی چیز یہاں تک کہ جان لینے کے لئے بھی جنگ و پیکار کی حاجت نہیں ہے، جب اس کا جی چاہے جان لے لے، اور عاشق کی فانی زندگی کو ختم کرکے حیات جاودانی بخش دے۔

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپکی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت ملاحظہ فرمایئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے، آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائے گی، ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ ہزاروں کے مجمع میں آپ بے دھڑک تقریر کرسکیں گے قیمت صرف آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ:-

منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

سو میں تم سب کے ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں اور تم سب کو کھجور کے درختوں پر سولی دلواتا ہوں اور یہ بھی

وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ○ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے ان لوگوں نے صاف جواب دیا کہ ہم تجھ کو کبھی ترجیح نہ دینگے

وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ اِنَّآ اٰمَنَّا

بمقابلہ ان دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں اور بمقابلہ اس ذات کے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے تجھ کو جو کچھ کرنا ہو کر ڈال تو بجز اس کے کہ اس دنیوی

بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّهٗ

زندگانی میں کچھ کرے اور کر ہی کیا سکتا ہے ہم اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے تاکہ ہمارے گناہ معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ بدرجہا اچھے

مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا

ہیں اور زیادہ بقا والے ہیں جو شخص مجرم ہو کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا سو اس کیلئے دوزخ ہے اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا اور جو شخص رب

قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ

کے پاس مومن ہو کر حاضر ہوگا جس نے نیک کام بھی کئے ہوں سو ایسوں کیلئے بڑے اونچے درجے ہیں یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ○ ع

نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور جو شخص پاک ہو اس کا یہی انعام ہے

تفسیر: - قال تولّٰی سے من تزکّٰی تک۔ غرض (یہ سنکر) فرعون (دربار سے اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنا مکر کا (یعنی جادو کا) سامان جمع کرنا شروع کیا پھر سب کو لے کر اس میدان میں جہاں وعدہ ٹھیرا تھا) آیا (اس وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگر) لوگوں سے فرمایا کہ ارے کمبختی مارو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا مت کرو (کہ اس کے وجود یا توحید کا انکار کرنے لگو یا اس کے ظاہر کئے ہوئے معجزات کو سحر بتلانے لگو) کبھی خدا تعالیٰ تم کو کسی قسم کی سزا سے بالکل نیست و نابود ہی کر دے اور جو جھوٹ باندھتا ہے وہ (آخر کو) ناکام رہتا ہے پس جادوگر (یہ بات سنکر ان دونوں حضرات کے بارے میں) باہم اپنی رائے میں اختلاف کرنے لگے اور خفیہ گفتگو کرتے رہے (آخری نتیجہ سب متفق ہو کر) کہنے لگے کہ بے شک یہ دونوں جادوگر ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہاری سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ (مذہبی) طریقہ کا دفتر ہی اٹھا دیں تو اب تم مل کر اپنی تدبیر کا انتظام کرو اور صفیں آراستہ کر کے (مقابلہ میں) آؤ اور آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہو (پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا کہ اے موسیٰ (کہیے) آپ (اپنا عصا) پہلے ڈالیں گے یا ہم ڈالنے والے بنیں (آپ نے رعایت بے پروائی سے) فرمایا نہیں تم ہی پہلے ڈالو (چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور نظر بندی کر دی) پس یکایک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں انکی نظر بندی سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں ایسی معلوم ہونے لگیں جیسے (سانپ کی طرح) چلتی دوڑتی ہوں سو موسیٰ (علیہ السلام) کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا (کہ جب دیکھنے میں یہ رسیاں اور لاٹھیاں بھی سانپ معلوم ہوتی ہیں اور میرا عصا بھی بہت سے بہت سانپ بن جاوے گا تو دیکھنے والے تو دونوں چیزوں کو ایک ہی سا سمجھیں گے تو حق و باطل میں امتیاز کس طرح کریں گے اس وقت) ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی غالب رہو گے اور (اس کی صورت یہ ہے کہ) یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے

اس کو ڈال دو (لوگوں نے) جو کچھ (سانگ) بنایا ہے یہ (عصا) سب کو نگل جاوے گا یہ جو کچھ بنایا ہے جادوگروں اور جادوگر
کہیں جاوے (معجزہ کے مقابلہ میں بھی) کامیاب نہیں ہوتا (موسیٰ علیہ السلام کو تسلی ہوگئی کہ اب امتیاز خوب ہو سکتا ہے چنانچہ انہوں نے
عصا ڈالا اور وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا) سو جادوگر (دل سے جو یہ فعل فوق السحر دیکھا سمجھ گئے کہ یہ بے شک معجزہ ہے اور فوراً
سب سجدہ میں گر گئے (اور با آواز بلند) کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے پروردگار پر فرعون نے جو واقعہ
دیکھا کہ رسوائی ہونے لگی تو) کہا کہ بدون اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں (یعنی میری خلاف مرضی) تم موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان
لے آئے (یعنی معلوم ہوتا ہے کہ) وہ (موسیٰ) تم سب کے بڑے (اور استاد) ہیں کہ انہوں نے تم کو سحر سکھلایا ہے (اور استاد
شاگرد ملے ہوئے ہیں کہ تم کو ریاست حاصل ہو سو اب حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے) میں تم سب کے
ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں اور تم سب کو کھجوروں کے درختوں پر سولی دلواتا ہوں اور سب دیکھ لو
جب تب حال معلوم ہو اور یہ بھی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں (یعنی مجھ میں اور رب موسیٰ میں) کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا
ہے ان لوگوں نے صاف جواب دیا کہ ہم تجھ کو کبھی ترجیح نہ دیں گے بمقابلہ ان دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں اور بمقابلہ اس ذات کے
جس نے ہم کو پیدا کیا ہے تو تجھ کو جو کچھ کرنا ہو (ہم پر) کر ڈال تو بجز اس کے کہ اس دنیوی زندگانی میں کچھ کرے اور کر ہی کیا سکتا ہے
(اس کے بعد تو) ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکہ ہمارے (پچھلے) گناہ (کفر وغیرہ) معاف کردیں اور تو نے جو جادو (کے مقابلہ) کیا
ہم پر زور ڈالا اس کو بھی معاف کردیں اور اللہ تعالیٰ (باعتبار ذات و صفات کے بھی تجھ سے) بدرجہا اچھے ہیں اور (باعتبار
ثواب و عذاب دینے کے) زیادہ بقا والے ہیں (اور تجھ کو نہ حسن نصیب ہے نہ بقا تو تیرا کیا انعام جس کا وعدہ ہم سے کیا تھا اور کیا
عذاب جس کی وعید کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ثواب اور عذاب کو رکھا ہے اس کا قانون یہ ہے کہ) جو شخص (بغاوت
کا) مجرم ہو کر (یعنی کافر ہو کر) اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا سو اس کے لئے دوزخ (مقرر) ہے اس میں نہ مرے ہی گا اور
نہ جیے ہی گا (یعنی مرنا تو ظاہر ہے اور جینا یہ کہ جینے کا آرام نہ ہوگا) اور جو شخص اس رب کے پاس مومن ہو کر حاضر ہوگا جس نے
اس نے نیک کام بھی کئے ہوں سو ایسوں کے لئے بڑے اونچے درجے ہیں یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے نہریں
جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور جو شخص (کفر و معصیت سے) پاک ہو اس کا یہی انعام ہے (پس اس قانون کے موافق
ہم نے کفر کو چھوڑ کر ایمان اختیار کرلیا) ف فرعون کا یہ کہنا کہ علمکم السحر عوام کو فریب دینے کے لئے تھا ورنہ موسیٰ علیہ السلام سے ان کی
بے تعلقی وہ بھی جانتا تھا۔ اور اگر یہ تاکید یا تو اس بنا پر ہو کہ حکم سلطانی کے بعد آزادی سے رائے قائم کرنے کی گنجائش نہیں رہتی اور
یا اس وجہ سے ہو کہ ساحرین کی رائے مقابلہ میں آنے کی نہ ہوگی کسی مصلحت کے خیال سے اور اس کی کہیں تصریح نہیں دیکھی کہ فرعون
نے ان کو سولی دی یا یہ سزا دی یا نہیں ۔ مومن غیر عامل صالحات کا ذکر اس آیت میں نہیں ہے ۔ اس کا حال دوسرے دلائل سے
معلوم ہے

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ

اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں خشک رستہ بنا دینا

يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ۝ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ

نہ تم کو کسی کے تعاقب کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (غرق) کا خوف ہوگا پس فرعون اپنے لشکروں کو لے کر ان کے پیچھے چلا تو دریا ان پر جیسا ملنے

مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ۝ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم

کو آ ملا اور فرعون نے اپنی قوم کو بری راہ لایا اور نیک راہ ان کو نہ بتلائی اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۝

اور ہم نے تم سے کوہ طور کی داہنی جانب آنے کا وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل فرمایا

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ

ہم نے جو نفیس چیزیں تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور اس میں حد سے مت گزرو کبھی تم پر میرا غضب واقع ہو جاوے اور جس شخص پر

عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

میرا غضب واقع ہوتا ہے وہ بالکل گیا گذرا ہوا اور میں ایسے لوگوں کیلئے بڑا بخشنے والا بھی ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لے آویں

تفسیر: ولقد اوحینا سے ثم اھتدیٰ تک۔ اور جب فرعون اس پر بھی ایمان نہ لایا اور دریا بہ سے معاملات و واقعات ہوتے رہے اس وقت) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے ان بندوں (یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے) راتوں رات (باہر) لے جاؤ ، اور دور چلے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم و ستم سے ان کو نجات ہو پھر (راہ میں جو دریا ملے گا تو) ان کے لئے دریا میں (عصا مار کر) خشک رستہ بنا دینا (یعنی عصا مارنا کہ اس سے خشک رستہ بن جاوے گا) نہ تو تم کو کسی کے تعاقب کا اندیشہ ہوگا (کیونکہ اہل تعاقب کامیاب نہ ہوں گے گو تعاقب کریں) اور نہ اور کسی قسم کا (مثلاً غرق وغیرہ کا) خوف ہوگا (بلکہ امن و اطمینان سے پار ہو جاؤ گے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام موافق حکم کے ان کو شبا شب نکال لے گئے اور صبح مصر میں خبر مشہور ہوئی) پس فرعون اپنے لشکروں کو لے کر ان کے پیچھے چلا (اور بنی اسرائیل موافق وعدہ الٰہیہ کے دریا سے پار ہو گئے اور ہنوز وہ راستے اسی طرح اپنی حالت پر تھے جیسا دوسری آیت میں ہے واترک البحر رھوا انھم جند مغرقون فرعونیوں نے جلدی میں کچھ آگا پیچھا سوچا نہیں ان رستوں پر ہو لئے جب سب اندر آ گئے) تو (اس وقت چاروں طرف سے) دریا (کا پانی سمٹ کر) ان پر جیسا کچھ آ ملا (اور سب غرق ہو کر رہ گئے) اور فرعون اپنی قوم کو بری راہ لایا اور نیک راہ ان کو نہ بتلائی (جس کا اس کو دعویٰ تھا وما اھدیکم الا سبیل الرشاد اور بری راہ ہونا ظاہر ہے کہ دنیا کا بھی ضرر ہوا اور آخرت کا بھی حیث اغرقوا فادخلوا نارا پھر بنی اسرائیل کو بعد نعمت ابخا کے اور نعمتیں عنایت ہوئیں مثلاً عطائے توراۃ اور من و سلویٰ ان نعمتوں کو عطا کر کے ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ) اے بنی اسرائیل (دیکھو) ہم نے (تم کو کیسی کیسی نعمتیں دیں کہ) تم کو تمہارے (ایسے بڑے) دشمن سے نجات دی اور ہم نے تم سے (یعنی تمہارے پیغمبر سے تمہارے نفع کے واسطے) کوہ طور کے داہنی جانب آنے کا (اور وہاں آنے کے بعد توراۃ دینے کا) وعدہ کیا اور (وادی تیہ میں) ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل فرمایا (اور اجازت دی کہ) ہم نے جو نفیس چیزیں (شرعاً بھی کہ حلال ہیں اور طبعاً بھی کہ لذیذ ہیں) تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور اس (کھانے) میں حد (شرعی) سے مت گزرو (مثلاً یہ کہ حرام سے حاصل کیا جاوے یا کھا کر معصیت کی جاوے) کبھی میرا غضب تم پر واقع ہو جاوے اور جس شخص پر میرا غضب واقع ہوتا ہے وہ بالکل گیا گذرا ہوا اور (نیز اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ) میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا بھی ہوں جو (کفر و معصیت سے) توبہ کر لیں اور ایمان لے آویں اور نیک عمل کریں پھر (اسی) راہ پر قائم (بھی) رہیں (یعنی ایمان و عمل صالح پر مداومت کریں یہ مضمون ہم نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تذکیر نعمت اور امر بالشکر و نہی عن المعصیت اور وعد و وعید یہ خود بھی دینی نعمت ہے) ف جانب طور کو ایمن اس لئے فرمایا کہ وہ جانب اس طرف جانے والے کے داہنے ہاتھ پڑتی ہے اور بعض نے یمن سے لیا ہے بمعنی برکت یعنی جانب مبارک اس کی توجیہ ظاہر ہے کیونکہ محل وحی کے مبارک ہونے میں کیا شبہ ہے، چنانچہ اس کو مقدس بھی کہا ہے

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ

اور اے موسیٰ آپ کو اپنی قوم سے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا انہوں نے عرض کیا کہ وہ لوگ یہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے اور میں آپ کے

رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝

پاس جلدی سے اس لئے چلا آیا کہ آپ خوش ہوں گے ارشاد ہوا کہ تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے بعد ایک بلا میں مبتلا کر دیا اور ان کو سامری

فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا

غرض موسیٰ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے فرمانے لگے کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک

أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ ٱلْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم

اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کیا تم پر زیادہ زمانہ گذر گیا تھا یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو اس لئے تم نے

مَّوْعِدِى ۝ قَالُوا۟ مَآ أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَآ أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ

مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو خلاف کیا وہ کہنے لگے کہ ہم نے جو آپ سے وعدہ کیا تھا اس کو اپنے اختیار سے خلاف نہیں کیا ولیکن قوم کے

ٱلْقَوْمِ فَقَذَفْنَٰهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى ٱلسَّامِرِىُّ ۝ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُۥ خُوَارٌ

زیور میں سے ہم پر بوجھ لد رہا تھا سو ہم نے اس کو ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈال دیا پھر اس نے ان لوگوں کے لئے ایک بچھڑا ظاہر کیا کہ وہ

فَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِىَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا

ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی سو وہ لوگ کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰ کا بھی معبود تو یہ ہے موسیٰ تو بھول گئے کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں

يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝

دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے

تفسیر: - وما اعجلک سے ولا نفعا تک۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو توراۃ دینا منظور ہوا تو موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر آنے کا حکم فرمایا اور ساتھ آنے کا قوم کو بھی یعنی بعضوں کو حکم موسیٰ علیہ السلام شوق میں سب سے آگے تنہا جا پہنچے اور دوسرے لوگ اپنی جگہ رہ گئے طور کا ارادہ ہی نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ) اے موسیٰ آپ کو اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا انہوں نے (اپنے گمان کے موافق) عرض کیا کہ وہ لوگ یہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے (آرہے ہیں) اور میں (ب سے پہلے) آپ کے پاس (یعنی وعدہ مکالمت و مخاطبت کی جگہ) جلدی سے اس لئے چلا آیا کہ آپ (زیادہ) خوش ہوں گے (کیونکہ امتثال امر میں پیش دستی کرنا زیادہ موجب خوشنودی کا ہے) ارشاد ہوا کہ تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے (چلے آنے کے) بعد ایک بلا میں مبتلا کر دیا اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا (جس کا بیان آگے آتا ہے فاخرج لہم عجلا الخ اور اضلال سامری کا ظاہر ہے اور فتنا میں اسناد باعتبار تخلیق کے ہے جس میں کوئی قبح نہیں) غرض موسیٰ (علیہ السلام بعد انقضاء میعاد کے) غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور) فرمانے لگے کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا (اور سچا) وعدہ نہیں کیا تھا (کہ ہم تم کو ایک کتاب احکام کی دیں گے تو اس کتاب کا تم کو انتظار واجب تھا) کیا تم پر (میعاد مقررہ سے کچھ) زیادہ زمانہ گذر گیا تھا (کہ اس کے ملنے سے ناامیدی ہو گئی اس لئے اپنی طرف سے ایک عبادت ایجاد کر لی) یا (باوجود ناامیدی نہ ہونے کے) تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو اس لئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا (کہ آپ کی واپسی تک بھی اسی دین توحید پر قائم رہیں گے) اس کو خلاف کیا وہ کہنے لگے کہ ہم نے جو آپ سے وعدہ کیا تھا اس کو اپنے اختیار سے خلاف نہیں کیا (یہ معنی نہیں کہ بالکل مضطر ہو گئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس رائے کو ہم ابتداءً محض بالطبع ہو کر اختیار کرتے سامری کا فعل ہمارے لئے منشاء اشتباہ بن گیا جس سے ہم نے وہ رائے سابق اختیار نہ کی بلکہ رائے بدل گئی گو اس پر بھی عمل اختیار ہی سے ہوا جس کو آئندہ کہا گیا) ولیکن قوم (قبط) کے زیور میں سے ہم پر بوجھ لد رہا تھا سو ہم نے اس کو (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی اپنے ساتھ کا زیور) ڈال دیا (آگے اللہ تعالیٰ قصہ کی تتمیم فرماتے ہیں)

پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لئے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک قالب (خالی از کمالات) تھا جس میں ایک (بے معنی) آواز تھی سو (اس کی نسبت، وہ احمق) لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰ کا بھی معبود تو یہ ہے (اس کی عبادت کرو) موسیٰ تو بھول گئے (کہ طور پر خدا کی طلب میں گئے ہیں حق تعالیٰ نے ان کی تقبیح فرمائی ہے کہ) کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ (بواسطہ نہ بلا واسطہ) نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے اور ایسا ناکارہ خدا کیا ہوگا اور اللہ حق بواسطہ انبیاء کے خطاب و کلام ضروری فرماتا ہے) ف زیور بنت کا قصہ پارہ نہم کے رکوع ۷ و اتخذ قوم موسیٰ الخ میں گذر چکا ہے اور اس زیور کو تصرف میں نہ لانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ مال کفار کا ہے جو اباحت ہوا تھا اس کا حکم شریعت موسوی میں اب تک معلوم نہ ہوا تھا اس سے سامری نے جمع کرنے کی رائے دی کہ محفوظ رہے پھر علم کی تحقیق کریں گے، اور سامری منسوب ہے سامرہ کی طرف کہ ایک قریہ کا نام ہے شام میں اور یہ شخص منافق تھا اور بچھڑے میں آواز ہونے کی وجہ آگے آوے گی اور ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکالمت طور پر پہنچتے ہی ہوئی اور اس مکالمت کے وقت فتنہ گوسالہ کا واقع ہو چکا تھا پس غالب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پہنچنے میں جو ایام لگے ہیں ان ایام میں یہ واقعہ ہوا تھا اور اگر اس سے زیادہ مدت کسی صحیح روایت سے ثابت ہو جاوے تو فتنہ او طینہ کو ماؤل کیا جاوے گا یعنی فتنہ و اضلال کے سامان اور اس سے لوگوں کی رائے بدلنا اور اس کا منصوبہ ہو چکا شروع کب ہوگا۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اور ان لوگوں سے ہارون نے پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو اور تمہارا رب رحمان ہے

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ قَالَ يٰ

سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہنا مانو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس آئیں اسی پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے کہا

هٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا

اے ہارون جب تم نے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہو گئے تو تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوا تھا سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا

تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝

ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے تم میری داڑھی مت پکڑو اور نہ سر پکڑو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میں

تفسیر:- ولقد قال سے ترقب قولی تک۔ اور ان لوگوں سے ہارون (علیہ السلام) نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لوٹنے سے) پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس (گوسالہ) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو (یعنی اس طریق میں صواب کا احتمال نہیں یقیناً ضلالت ہے) اور تمہارا رب (حقیقی) رحمان ہے (نہ کہ یہ گوسالہ) سو تم (دین کے بارہ میں) میری راہ پر چلو اور (اس باب میں) میرا کہنا مانو (یعنی میرے قول و فعل کا اقتدا کرو) انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس واپس (نہ) آئیں اسی (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے (غرض ہارون علیہ السلام کا کہنا نہیں مانا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام بھی آ گئے اور قوم سے اول خطاب کیا جو اوپر آ چکا بعد اس کے ہارون علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور) کہا اے ہارون جب تم نے (ان کو) دیکھا تھا کہ یہ (بالکل) گمراہ ہو گئے (اور نصیحت بھی نہیں سنی تو اس وقت) تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوا تھا یعنی اس وقت میرے پاس چلا آنا چاہئے تھا تاکہ ان لوگوں کو اور زیادہ یقین ہوتا کہ تم ان کے فعل کو نہایت ناپسند کرتے ہو اور نیز ایسے باغیوں سے قطع تعلقات جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے) سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا (کہ میں نے کہا تھا لا تتبع سبیل المفسدین جیسا پارہ نہم میں ہے جو بعموم دال ہے عدم

موافقت مفسدین بوجہ من الوجوہ پر اور اس عموم میں مساکنت بھی داخل ہے) ہارون (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے ماں جائے (یعنی میرے بھائی) تم میری داڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو (اور میرا عذر سن لو میرے تمہارے پاس نہ آنے کی یہ وجہ تھی کہ) مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (اگر میں چلا تو میرے ساتھ غیر عابدین عجل بھی چلیں گے اور اس حالت میں) تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میں تفریق ڈال دی (جو بعض اوقات مشارکت فی المسکن سے زیادہ مضر ہوتی ہے کہ مفسدین خالی میدان پاکر بے خطر فساد میں ترقی کرتے ہیں، اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا (کہ میں نے کہا تھا اصلح) **ف** حاصل مقام کا یہ ہے کہ یہاں دو اجتہاد ہیں ایک یہ کہ ترک مساکنت زیادہ نافع تھی، دوسرا یہ کہ ترک مساکنت زیادہ مضر تھی موسیٰ علیہ السلام کا ذہن اجتہاد اول کی طرف گیا اور ہارون علیہ السلام کا ذہن دوسرے اجتہاد کی طرف گیا۔ اور ان لوگوں کا حتیٰ یرجع الینا موسیٰ کہنا وعدہ ترک کے لئے نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ بحالت یہ کہا کہتے ہیں اور بعض مفسرین نے ولقد قال لہم الخ کو تتمہ مضمون افلا یرون کا کہہ کر مجموعہ سے تحمیق ان لوگوں کی مقصود بتلائی ہے یعنی وہ لوگ ایسے احمق تھے کہ نہ ان کو خود سوجھا ان لا یرجع الیہم الخ اور باوجودیکہ ہارون علیہ السلام نے بھی سمجھایا جب بھی نہ سمجھا واللہ اعلم۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

کہا کہ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے — اس نے کہا کہ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی جو ہارون کو نظر نہ آئی تھی پھر میں نے

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ○ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ

اس فرستادہ کے نقش قدم سے ایک مٹھی اٹھالی تھی سو میں نے وہ مٹھی ڈال دی اور میرے جی کو یہی بات پسند آئی آپ نے فرمایا تو

فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ

بس تیرے لئے اس زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو کہتا پھرا کرے گا کہ مجھ کو کوئی ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے

الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ○ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ

والا نہیں اور تو اپنے اس معبود کو دیکھ جس پر تو جما ہوا بیٹھا تھا ہم اس کو جلا دیں گے پھر اس کو دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے بس تمہارا معبود تو

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ علم سے تمام چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تفسیر:۔ قال فما سے علما تک (پھر سامری کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے) کہا کہ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے (یعنی تو نے یہ حرکت کیوں کی) اس نے کہا کہ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی جو اوروں کو نظر نہ آئی تھی (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑے پر چڑھے ہوئے جس روز دریا سے پار اترے ہیں کہ بمصلحت نصرت مومنین و اہلاک کفار کے آئے ہوں گے اور تاریخ طبری میں نقل کیا ہے کہ حضرت جبرئیل موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ حکم لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تھے کہ آپ طور پر جاویں تو اس وقت سامری نے دیکھا تھا اھ) پھر میں نے اس فرستادہ (خداوندی کی سواری) کے نقش قدم سے ایک مٹھی (بھر کر خاک) اٹھالی تھی (اور خود بخود میرے قلب میں یہ بات آئی کہ اس میں اثر تحصیل حیات کا ہوگا) سو میں نے وہ مٹھی (خاک اس قالب کے اندر) ڈال دی (اور میرے جی کو یہی بات (بھاتی اور) پسند آئی آپ نے فرمایا تو بس تیرے لئے اس (دنیوی) زندگی میں یہ سزا (تجویز کی گئی) ہے کہ تو یہ کہتا پھرا کرے گا کہ مجھ کو کوئی ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے (اس سزا کے علاوہ) ایک اور وعدہ (حق تعالیٰ کے عذاب کا) ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں (یعنی آخرت میں جدا عذاب ہوگا) اور تو اپنے اس معبود (باطل) کو دیکھ جس (کی عبادت)

پر توجما ہوا بیٹھا تھا، دیکھ) ہم اس کو جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے (تاکہ نام و نشان اس کا نہ رہے) بس تمہارا (حقیقی) معبود تو صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو احاطہ کیے ہوئے ہے **ف** درمنثور میں حضرت ابن عباسؓ سے بصرت بما لم یبصروا بہ الخ کی یہی تفسیر منقول ہے جو احقر نے ترجمہ میں لکھی ہے اور اسی میں حضرت ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ جب فرعون بچوں کو قتل کرتا تھا تو سامری کی ماں اس کو کسی غار میں چھپا کر ڈال آئی تھی کہ ذبح سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے اس کو پرورش کرایا پس وہ جبرئیل علیہ السلام کو اس صورت سے پہچانتا تھا اور اس روایت پر یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ وہ تو قریہ سامرہ کی طرف منسوب ہے دوسرے ذبح مختص تھا بنی اسرائیل کے ساتھ جواب یہ ہے کہ ممکن ہے اس کا باپ دادا سامرہ سے بنی اسرائیل میں آبسا ہو اور بعد الحاق انہیں میں شمار کیا جاتا ہو۔ اور یہ بات کہ اس کو کیسے معلوم ہوا کہ اس میں یہ اثر ہے اس کی وجہ بھی اکثر عبارت میں ہے الھمنی، وعرفت انہ لا یلقیھا علی شیء فیقول کن کذا الا کان جس کا ترجمہ میری تقریر میں ہے یعنی خود بخود میرے قلب میں آیا بقول بعض اس گھوڑے کا جہاں سُم پڑتا تھا سبزہ جم آتا تھا اس سے استدلال کیا ہو اور اسی تفسیر کو روح المعانی میں صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین سے منقول کہا ہے اور اس میں بعضے ظاہر پرستوں کو جو استبعادات واقع ہوئے ہیں صاحب روح نے سب کا جواب دیا ہے اور ایسے استبعادات کی بنا پر سلف صالحین کی تفسیر ترک کرنے والوں پر تشنیع کی ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء اور سامری کو یہ سزا جو تجویز کی ممکن ہے کہ وحیاً ہو یا اجتہاداً ہو اور اس سزا کی تقریر میں مشہور قول یہ ہے کہ اگر کوئی اس کو چھوتا تھا تو دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا کذا فی المعالم اس ڈر کے مارے بھاگا بھاگا پھرتا تھا اور کسی کو دور سے دیکھتا تو کہتا تھا لامساس اور دوسرے بھی اس سے بچتے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس کو کچھ جنون سا ہو گیا تھا اس وحشت جنون میں لوگوں سے بھاگتا بھی تھا اور یہ لفظ بھی کہتا تھا۔ اور اس گوسالہ کے باب میں ایک اختلاف یہ ہے کہ آیا وہ لحم و شحم کا تھا یا چاندی سونے ہی کا تھا۔ پھر اس میں آواز حیوان کی پیدا ہو گئی تھی پہلے قول پر تحریق بعد ذبح کے ہوگا اور دوسرے قول پر احراق دو صورت سے ہو سکتا ہے یا تو سوہان سے ریت کر جیسا درمنثور میں ہے یا کسی جزو اکسیریہ سے جیسا صاحب روح نے کہا ہے واللہ اعلم۔ اور ہر حالت میں یعنی خواہ وہ لحم و شحم ہو یا چاندی سونا وہ خارق عادت تھا اور اس پر اگر کسی کو شبہ ہو کہ خرق عادت سے تو نبوت پر استدلال کیا جاتا ہے تو کاذب کے ہاتھ پر کیسے ظہور ہو گیا جواب یہ ہے کہ خارق عادت مطلقاً دلیل نبوت نہیں بلکہ جب وہ مقرون ہو دعویٰ رسالت کے ساتھ تو اگر وہ دعویٰ رسالت کے ساتھ تو اگر وہ دعویٰ رسالت کا کرتا تو حسب عادت الٰہیہ اس کے ہاتھ پر اس خارق کا ظہور نہ ہوتا مگر ایسے امر کا دعویٰ کیا کہ عقلاً بھی باطل ہے یعنی الوہیت عجل کا تو اس صورت میں اشتباہ و التباس کا احتمال نہیں لہٰذا ظہور خارق میں امتناع نہیں خوب سمجھ لو اور ظلت علیہ عاکفا میں تخصیص سامری کی باعتبار بانی ہونے کے ہے۔ اور روح میں بحر کے حوالہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے سخی ہونے کے سبب قتل سے منع فرما دیا **ف۲** یہاں ایک شبہ ہے وہ یہ کہ بنی اسرائیل نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اگر وہ اس کے مالک نہ ہوئے تھے تب تو وہ واپس کیوں نہ کیا گیا اور اگر مالک ہو گئے تھے تو اولاً ان کے لئے غنیمت کا حلال ہونا لازم آتا ہے جو بروئے حدیث امت محمدیہؐ کے خصائص سے ہے ثانیاً موسیٰ علیہ السلام کے ذمہ اس کا ضمان کیوں نہ واجب ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ وہ مالک ہو گئے تھے خواہ ابتداءً یا بعد ہلاک فرعون و اہل فرعون کے۔ اور حلت غنیمت کا خاص ہونا شاید خاص ہو غنیمت حاصلہ وقت الحرب کے ساتھ اور یہی جواب ہوگا اس کا کہ بنی اسرائیل قبطیوں کے باغ و املاک کے مالک ہو گئے تھے کما قال تعالیٰ و اورثنا بنی اسرائیل واللہ اعلم اور عدم ضمان موسیٰ علیہ السلام پر اس لئے ہو سکتا ہے کہ آلات معصیت کے اتلاف سے امام پر ضمان نہیں **ربط** اوپر قصہ موسویہ میں رسالت محمدیہ کا اثبات بھی تھا جس کی تقریر تمہید سورت و تمہید قصہ میں گذر چکی ہے آگے اجمالاً بیان قصص سے اور تنزیل قرآن کے ذیل میں معاد کی کچھ تفصیل ہے بمناسبت جزا و سزا مصدق و مکذب قرآن کے خاتمہ پر آیت وکذلک انزلناہ الخ میں قرآن کی مدح اور اس کے تنزیل پر منت اور اس کے متعلق بعض خاص آداب اور اس کے علوم کا مطلوب ہونا بیان فرمایا ہے پس اس مقام کا آغاز و انجام دونوں قرآن کے ذکر سے ہوئے۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝

اسی طرح ہم آپ سے اور واقعات گذشتہ کی خبریں بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَآءَ

جو لوگ اس سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ لادے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝

قیامت کے روز ان کے لئے برا ہوگا جس روز صور میں پھونک ماری جاوے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت سے جمع کریں گے

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ

کہ کرنجے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ صرف دس روز رہے ہوگے جس کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اس کو ہم خوب

اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ

جانتے ہیں جبکہ ان سب میں کا زیادہ صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم تو ایک ہی روز رہے ہو اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے

نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ

ہیں سو آپ فرما دیجئے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک ہموار میدان کر دیگا کہ جس میں تو نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی دیکھے گا

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَىِٕذٍ

اس روز سب کے سب بلانے والے کے کہنے پر ہولیں گے اس کے سامنے کوئی ٹیڑھا پن نہ رہے گا اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے دب جاویں گی سو تو

لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سنے گا اس روز سفارش نفع نہ دیگی مگر ایسے شخص کو کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی ہو اور اس شخص کے واسطے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ

بولنا پسند کر لیا ہو وہ ان سب کے اگلے پچھلے احوال جانتا ہے اور اس کو ان کا علم احاطہ نہیں کرسکتا اور تمام چہرے اس حی قیوم کے سامنے جھکے

حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝ وَ

ہوں گے اور ایسا شخص تو ناکام رہے گا جو ظلم لے کر آیا ہوگا اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا سو اس کو نہ کسی زیادتی کا

كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ

اندیشہ ہوگا اور نہ کمی کا اور ہم نے اسی طرح اس کو عربی قرآن کر کے نازل کیا ہے اور اس میں ہم نے طرح طرح سے وعید بیان کی ہے تاکہ وہ لوگ

يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى

ڈر جائیں یا یہ قرآن ان کے لئے کسی قدر سمجھ پیدا کر دے سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے بڑا عالیشان ہے اور قرآن میں قبل اس کے کہ آپ پر اس کی



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بےنیاز ہوجایئے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام وکمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوی سے کہا جاسکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلو پیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کردیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزے میں سمندر کو بند کیا گیا ہے:-

کتاب العقائد [illegible]

آنحضرت کو خدا نے غیب کی باتیں بتائیں [illegible]

قرآن کی ترتیب [illegible] قرآن کی سات قرات [illegible]

صحابہ میں کون فقیہ تھے [illegible] شیطان کون تھا [illegible] تصدیق قلبی اور اقرار زبانی [illegible] قضا و قدر [illegible] مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

[illegible] قیامت کی علامتیں [illegible] حضرت عیسیٰ کا نزول [illegible] گناہ صغیرہ [illegible]

آنحضرت کی شفاعت [illegible] جنت و دوزخ کا حال [illegible]

کتاب الطہارت

فقہی اصطلاحات

کتاب الصلوٰۃ

کتاب الصوم

کتاب الحج

کتاب الزکوٰۃ

کتاب النکاح

کتاب الطلاق

کتاب الذبائح

کتاب الاشربۃ والاطعمۃ

کتاب اللباس

کتاب الحقوق

کتاب المیراث

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(اے ہمارے پروردگار) ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رُو بنا

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اِصلاحی رِسالہ

مُدیرِ مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

مُقامِ اِشاعت جامع مسجد اردو بازار دہلی



سیدہ فاطمہ کالال

کربلا کے میدان ستم میں خاندان رسالت کی بربادی، ارض میں میوا کے جلتے ہوئے ریگستان میں فاطمی شہیدوں کی بے گور و کفن لاشوں کے تڑپنے کا خونچکاں مرقع :—

مظلوم کربلا تیار ہو گیا ہے۔ یہ کتاب کیا ہے کربلا کے المناک واقعات کی سے بولتی تصویر اور عہد نبوت و عہد خلافت کی وہ دردناک اور مکمل تاریخ ہے جس کا ایک ایک حرف محبان اہلبیت کے دامن کو اشک خونیں سے سرخ کر دیتا ہے۔ دنیائے ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے مظلوم کربلا کے مصنف سے زیادہ چابکدستی کے ساتھ آج تک کسی نے صفحۂ قرطاس پر نہیں کھینچے اگر روتے روتے ہچکیاں نہ بندھ جائیں تو ایسی کتاب کی قیمت واپس۔

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم اس کتاب کے اسلام کے دو فرقوں کے درمیان تیرہ سو برس کے بعد ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار کیا ہے۔ اس میں تمام واقعات پر تاریخ کی روشنی میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب شیعوں کے لئے ہی قابل دید نہیں بلکہ اہل سنت کے لئے بھی۔

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد حضور مولا علی کا خلافت سے محروم ہونا، خلیفۂ ثالث کے عہد میں بنو امیہ کی ریشہ دوانیاں، جنگ جمل و جنگ صفین کے نظارے، معاویہ کی پولیٹکل چالیں، مروان کی فتنہ طرازیاں، حضرت امام حسن کی خلافت سے دستبرداری، یزید کی ولیعہدی، بیعت یزید، اہل بیت اطہار کا انکار، فرزند رسول کی مدینہ سے روانگی، حضرت مسلم کی شہادت، کوفیوں کی غداری، حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی دردناک شہادت، مظلوم کربلا میدان کربلا میں، خود رسول کے جگر پارے، غریب الوطن مسافروں کا نرغہ، نہر فرات سے محرومی

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

کربلا میں ستم کے تمام مناظر، آخری فرزند رسول کی بیکسی اور دربار شام میں عترت رسول کی رسوائی ... کتاب کے آخر میں میر انیس و مرزا دبیر کے دردناک مرثیے ... مراثی کی جدت نے تیاری پر چار چاند لگا دئیے ہیں ... کربلا کے مقدس مقامات کے فوٹو، قیمت ان تمام مصارف کے مقابلہ میں بہت ہی کم یعنی عہ مع محصول ... کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے :—

فوٹو بلاک

- روضۂ جناب سیدہ کا بیرونی منظر
- شیر خدا کی آرام گاہ کا اندرونی منظر
- سید حسین کے مقبرے کی اندرونی آرام گاہ
- بارگاہ امام و علمدار ... کا منظر
- شہر کربلا اور روضۂ سید الشہداء کا ایک منظر
- تعزیہ شہادت کا ہشت ماہ
- سید الشہداء امام حسین کا روضۂ مبارک
- روضۂ سیدنا امام علی رضا
- امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی کے مزارات

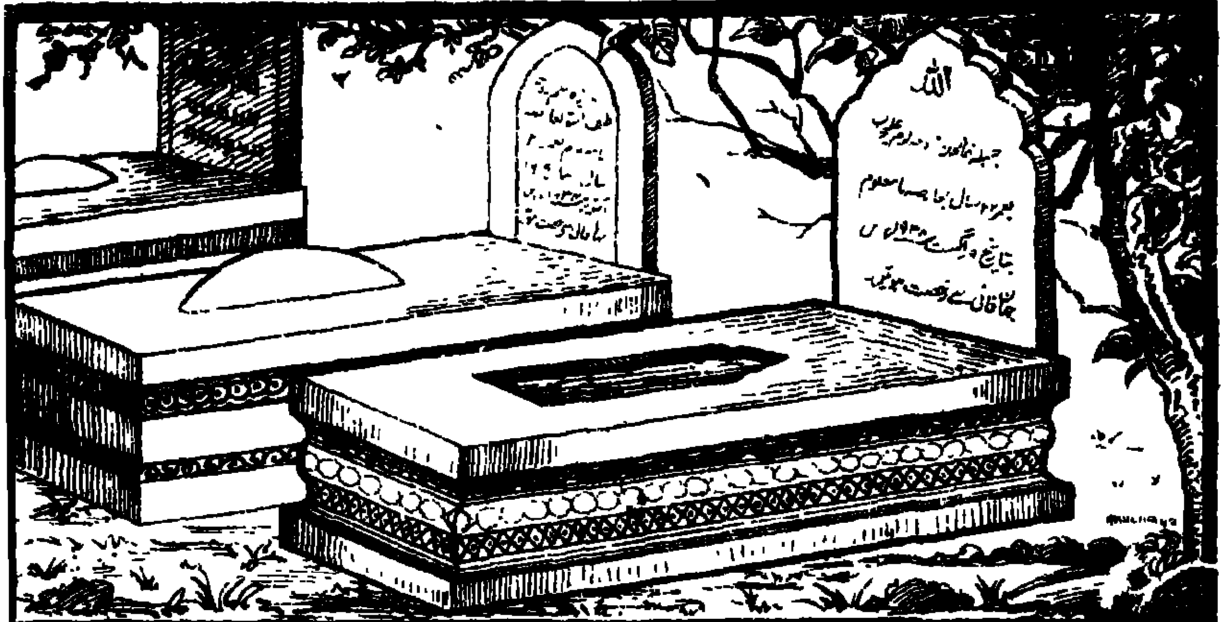
فہرست مضامین

سلام — سلام بر شہیدان ستم — مقدمہ — یوم عاشورہ — ... — پہلی مجلس — ... — دوسری مجلس — ... — تیسری مجلس — ... — چوتھی مجلس — ... — پانچویں مجلس — ... — چھٹی مجلس — ... — ساتویں مجلس — ... — آٹھویں مجلس — ... — نویں مجلس — ... — دسویں مجلس — ... — گیارہویں مجلس — ... — بارہویں مجلس

[illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

BASHIR



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ھی اندر گھلتی رہیں جنکو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلکاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے ۹۹ عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے ۹۹ میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو۔ ناف تلوں میں درد رہتا ہو۔ ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے **دوای کیلہ** منگالینی چاہیئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانیکے بعد کیلے کیساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف بیس روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ **حکیم احسان اللہ خاں** نبیرۂ خاص وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور **مشہور دواخانہ دہلی** اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ سات آنہ محصول ڈاک۔

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**

یابس

جریان اور سرعت انزال کی
سب سے زیادہ کامیاب دوا



ایک ہزار مرتبہ

یابس کہنے سے شدید سے شدید جریان کا بھوت اُتر جاتا ہی!

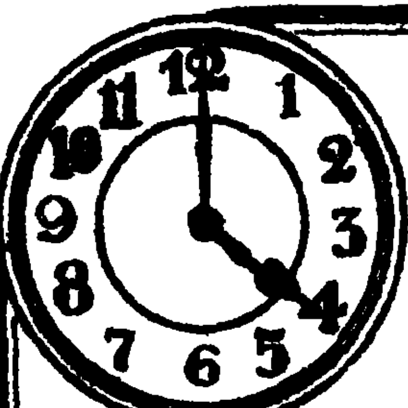
یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے۔ مگر ......
"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں

جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے

سفید قطرہ کا آنا۔ یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہوجانا نہایت بُرا مرض ہے اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے اِنسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اِس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اِس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر

سفوف یابس ہے

پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو گاڑھا کر دیتا ہے۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی سستی۔ لاغری دُور کر دیتا ہے ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہوچکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اِس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھکر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کر دیا ہے پس اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہے تو آج ہی ایک کارڈ مرجیرد مشہور دواخانہ دہلی۱۱ کو لکھئے اور یہ دوا بذریعہ وی پی پارسل منگا کر فائدہ اُٹھائیے۔ قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ درجن بکس محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا اِنتظار کرنا ہوگا ✖



چار بجے

چار بجے — جب آپ کام کرتے کرتے تھک گئے ہوں، پسینوں میں شرابور ہوں، آپ کا حلق خشک ہو، ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوں، سر میں درد ہو، پانی پی پی کر پیٹ پھول گیا ہو اور دل ڈوبا جا رہا ہو، اس وقت روح افزا کا ایک گلاس فوراً پی لیجیے — تھکن فوراً دور ہو جائے گی۔ ایسا معلوم ہوگا کسی نے نئی زندگی پھونک دی۔

"روح افزا" کا ہر گلاس نئی زندگی، فرحت، سرور، جوش اور امنگ سے بھرا ہوتا ہے۔

اس کی خوشبو باغ کے تازہ پھولوں سے بسی ہوئی اور اس کا ذائقہ باغ کے رسیلے پھلوں کا سا لطف دیتا ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

پر لطف گرمیاں گذارنے کے لئے دواخانہ سے رسالہ ہمدرد گرما مفت طلب فرمایئے



ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

معجون شباب آور رجسٹرڈ

نادر، نایاب، شہنشاہ، معرکۃ الآرا، سریع، حکمی علاج، گوہر نایاب، کمزوری کا سہارا، طاقت کا بیمہ، شہ زور کوئی سا لفظ باقی ہے، جو نامردی کے مایوس مریضوں نے معجون شباب آور کی تعریف میں استعمال نہیں کیا ہو۔

افسوسناک غلط کاریوں، ضعیفی اور لاحد دماغی محنت سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، ہزاروں عقلمند اصحاب جو روپیہ کو روپیہ سمجھتے ہیں اور روپیہ کو برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں، اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ علاج ہے، بیوپاری دوا خانوں اور ایسے دوا خانوں سے جہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہے، پرہیز کرتے ہیں ہمدرد کی مشہور عالم معجون شباب آور استعمال فرماتے ہیں۔

معجون شباب آور سے پرکیف بہار اور جوانی کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ اٹھتا ہے، اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ معجون شباب آور اس کی مفت تفصیلی جیبی فہرست، قیمت پانچ تولہ کی ٹکیہ پانچ روپے، نمونہ کی شیشی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ :-

منیجر ہمدرد یونانی دواخانہ دہلی

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ، سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے بصرہ براستہ پورٹ لوئی و دریشس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جاسکتی ہیں۔

کرایوں اور شرح بار برداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

سیرت سید المرسلینؐ مورخ اعظم حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کی لکھی ہوئی محققانہ مکمل سوانحعمری، جس میں ہر سنہ کے تمام واقعات سیرت لکھے گئے ہیں، اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب ایم۔ اے کے مرتب کردہ تمام معاہدات نبویؐ ہیں جو حضور اکرمؐ نے غیر مسلم اقوام سے کئے اور وہ تمام فرامین نبویؐ ہیں جو سرور کائنات نے بغرض تبلیغ اسلام شاہان اسلام کو لکھے۔ یہ پیشوا سنہ ۵۹ھ کا بے مثل رسول نمبر ہے، جس کی لاگت ۸ روپے ہے لیکن خریداران پیشوا سے صرف ۲ روپے اور ایک روپے کے دس۔

سیرت رحمۃ اللعالمین

یہ ربیع الاول شریف میں پڑھنے کی بارہ مجالس ہیں، جن میں یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک روزانہ ہر مجلس کا صوفیانہ بیان ہے عشق رسالت آب کا پیدائش سے لیکر وفات تک والہانہ تذکرہ ہے۔ ہر مجلس ہمہ گھنٹہ کی ہے، اور ان ۲۹ وفود کے مکمل حالات ہیں جو سرکار رسالت مآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کی نظر کیمیا اثر سے مسلمان ہوئے۔

اس سیرت کے مصنف خطیب اعظم علامہ سید جعفر شاہ ندوی ہیں۔ یہ سنہ ۶۰ھ کا رسول نمبر ہے۔ لاگت اس پر ۸ روپے ہے لیکن خریداران پیشوا سے ۲ روپے ایک روپے کے دس۔

اعمال قرآنی اعمال قرآنی مع تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب تھانوی۔ حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے، آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جگہ جمع کیا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی شفا ہے، بلیات کی دفاع ہے، مقدمات کی جیت ہے، کشائش رزق ہے، حب کے وظیفے ہیں۔ تسخیر کے نقش ہیں، ۱۶۰ صفحے کی کتاب ہے بجائی قیمت ۸ آنہ

چار انقلابی ۲۱۶ صفحہ کی کتاب ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ دنیا میں شہنشاہیت کو نیچا دکھانے اور جمہوریت کو عروج پر پہنچانے کے لئے چار انقلابی ایک اہم پروگرام سرمایہ داری کا خاتمہ اور مزدوروں کو ابھارنے کے لئے بناتے ہیں، کارخانوں میں ہڑتالیں آہنی حکومت کی مخالفت کے لئے نت نئی ترکیبیں اہم سازشیں نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور دہشت انگیزی کی دل ہلا دینے والی داستان اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو ناول چار انقلابی پڑھئے، جب تک کتاب ختم نہ ہوگی ہاتھ سے نہ چھوٹے گی قیمت ۸ آنہ

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت، جب سب طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے اور دنیا کے اسباب شکستہ ہو جاتے ہیں تو پریشانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے، اور اس عالم اوراد و وظائف ہی کی نشانی تسکین کا آخری زینہ ہے یہیں سے روحانیت کی چھیڑ میں مبتلا انسان اور شہنشاہ ولی سب ایک حالت پر ہیں تیرے فقیر کی کرامات انہی اوراد میں مخفی ہے بہترین کتاب ہے قیمت ۱۰ آنہ

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو سننے والوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت ملاحظہ فرمایئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے ہر کہیں [illegible] بہ صرف [illegible]

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت میراں سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے، جو لوگ اچھے مذہبی معاشرتی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں، جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو اور آپ بہت کچھ دل میں ان کے لئے کلاف رکھ سکیں، تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ اس میں کمی . ف نے بونٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہے قیمت ۹؎

آفتاب رسالت

موسف اعظم حضرت آغا رفیق صاحب بلند شہری نے یکاں در جہاں رسول خدا کے بہت بسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں۔ پہلا حصہ ۲۰۰ صفحات اس میں زیادہ حصہ تاریخ عرب اور بعثت رسول سے پہلے کے حالات ہیں اور کچھ ولادت و طفولیت رسول۔ حصہ دوم ۲۲۴ صفحات اس میں پیدائش رسالت کے جزئی حالات مثل بعثت، شادی، تبلیغ، غزوات اور سیاسی تبصرا او مختلف واقعات کے مدرسے آخر میں صحابہ کی معاشرت اور رواج معاہدات کے حالات ہیں مجلد دونوں حصے ۴۲۴ صفحات قیمت ۱۲؍

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو فراست کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں، اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہیئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز درجہ میں اونچے کلبوں میں بشمولیکار دربار میں ہونہار بن جائیں اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے۔ مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھا ہوا علم تین حصے ہیں اور تینوں یکجا۔ قیمت ۱۲؍

ساتیاں انکھیاں پھیریاں سو میری ملک جان

اگر آپ کیو اس کے درجے کی تصویر دیکھنا ہو تو پڑھیئے جو بدنصیب

آہ مظلوم

عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے۔ آہ جس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اٹھ گیا، اس کیلئے سوائے گوشہ لحد کے کہیں ٹھکانا نہیں۔ مظلوم کی داستان خون سے لکھی ہوئی کو آئے گا۔ یہ حضرت علامہ راشد الخیری دہلوی کی تصنیف ہے

قیمت صرف ۸؍

عورت (باتصویر)

لڑکیوں کی کیسی حسن کی رعنائیاں دیکھنے سے پہلے تجسس ہارے کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جایئے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ علم کتاب "عورت" پڑھ لیں اس کتاب میں یورپ و امریکہ کی بہترین جنسی کتابوں کا عطر کھینچا گیا ہے، عورت میں نسوانی زندگی کا مکمل فوٹو ہے، عورت کے پوشیدہ اعضا جسم، عورت کی فطرت، عورت کی زینت، عورت کی تربیت، عورت کے باغ حسن کی خوشہ چینی، غرضکہ عورت کی زندگی کے متعلق کوئی بھی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو اس میں نہ ہو قیمت ۸؍

برتھ کنٹرول (باتصویر)

عورت کی شباب آفریں لذت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تم اس کے حسن و جمال کے خزانے کو محفوظ رکھنے کا راز سمجھ لو ورنہ اولاد کی کثرت نہ صرف ملکہ حسن کے باغ و بہار پر خزاں چھا جاتی ہے بلکہ غریب والدین کے لئے انکی پرورش سوہان روح ہو جاتی ہے اور انسان ازدواجی زندگی ولذت سے محروم ہو جاتا ہے برتھ کنٹرول ایک حیرت انگیز علمی کتاب ہے جس کے پڑھنے کے بعد تمہارے سامنے عورت کی زندگی بے نقاب ہو جائے گی قیمت ۸؍

عورت سے لطف

حاصل کرنے کے لئے دوشیزہ کو مطالعہ میں رکھئے یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں شب عروسی سے لیکر آخر تک کی تمام کیفیات درج ہیں۔ یہ کتاب صد ہا مشرقی و مغربی کتابوں کا عطر ہے یہ وہ کتاب ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور سادہ تصاویر ہیں تمام دنیا کی عورتوں کے لاجواب فوٹو ہیں اور عورتوں کے تمام جسمانی حصوں کی مفصل اور کارآمد تصاویر ہیں، ایسی مکمل کتاب اردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول

دوشیزہ کی ڈائری (باتصویر)

ایک دوشیزہ نازنین کے دل میں کس قسم کے پوشیدہ خیالات پیدا ہوتے ہیں شادی سے پیشتر کیا معلوم کرنا چاہتی ہے شادی کے بعد اس کیلئے کن باتوں کا علم ضروری ہے، حسن و شباب کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے اور دوشیزہ کی پر کیف زندگی سے عیش و مسرت کی بہار کس طرح لوٹی جاتی ہے، ان تمام باتوں کا جواب آپ کو دوشیزہ کی ڈائری میں ملے گا ایک مست شباب دوشیزہ کی زبان سے ان تمام پوشیدہ جذبات کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ قیمت ۸؍

فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سکھانے والی کتاب فارسی بول چال ہے جس میں پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کے اعلیٰ ڈگری یافتہ فاضل حضرات نے لیا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان کو اردو میں ڈھالا ہے۔ شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں ہزاروں کی تعداد میں لکھے ہیں، اس کے علاوہ ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے رقعہ جات چٹھیاں سالگرہ شادی اور تعزیت وغیرہ کے نمونے اردو فارسی [illegible]

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی، وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھالو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشیوں کا حقدار ٹھیراتے ہوئے کیا کیا ہدایات زبانی ہیں، ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۸؍

حقوق و فرائض اسلام

اسلام کا حق اور مسلمان کا فرض۔ ان دو باتوں کے متعلق جو کچھ بھی لکھنا اور سیکھنا ضروری ہے وہ سب اس کتاب میں آگیا ہے، توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حقوق زوجین، قوانین معاشرت، طریق تجارت، نکاح، یتیم، اہل کتاب، اہل معاہد وغیرہ کے حقوق و فرائض کی پوری پوری تفصیل اس کتاب میں موجود ہے یہ کتاب ہر اسلامی گھر میں موجود رہنی چاہیئے حجم تقریباً ۴۰۰ صفحے قیمت صرف ۱۲؍ محصول الگ

تذکرہ اولیائے ہند

تذکرہ [illegible] اولیائے ہند
[illegible] کا حال اس کتاب
میں ہے یہ کتاب [illegible] خاندان [illegible]
[illegible] کی لکھی ہوئی ہے [illegible] اس میں [illegible]
کرامات کے [illegible] اقوال اولیاء اللہ کا
وہ خزانہ بھی شامل ہے جو شاید اور کہیں
نہ ملے۔ یہ کتاب ایک جگہ خود صاحب [illegible]
[illegible] کر پہلے [illegible] چھپا اور
اس کے ذریعہ [illegible] ہو گیا۔ اگر یہ کتاب [illegible]
کے مطالعہ سے گزرے [illegible] کے دماغ [illegible]
[illegible]

بہشتی زیور

یہ کتاب [illegible] ہزاروں فروخت ہو چکی
ہے۔ اس کے [illegible] حصے ہیں۔ ایک
عام عورت کو ایک سچی مسلمان عورت بننے
کے لئے دین، اخلاق، معاملات [illegible]
[illegible] مضمون کے
متعلق جتنا بھی علم ضروری ہے وہ سب
سب ان گیارہ حصوں میں آگیا ہے۔ یہ
کتاب مسلمان عورتوں کے لئے ایک مکمل
اسلامی کتب خانہ کا [illegible] ہے۔ تمام
جلدوں کی قیمت مجلد کامل صرف [illegible]
محصول ڈاک ۱۲

دلائل الخیرات

حل مشکلات کیلئے بڑی اکسیر چیز ہے [illegible]
ہے کہ اس کے [illegible] کے ساتھ
[illegible] اس کے اوصاف بیان کرنے
[illegible] کو [illegible]
[illegible] ہے اس کی [illegible] نہیں
[illegible] اس کے عامل رسول کی زیارت سے
مشرف ہوتے ہیں [illegible] نعمت کیا
کم ہے [illegible] اور وظائف کے سلسلے میں بے نظیر
کتاب ہے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر [illegible] سے
چھپی ہے جس کی قیمت قسم اعلیٰ مجلد [illegible]
ایڈیشن ۱۲

کتاب التعویذات

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی تمام سورتوں [illegible]
ہیں اس لئے ایک بھی [illegible]
ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ
اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تجربہ
علمی اس کے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن
ہے [illegible]
[illegible]

مسدس حالی

عالم اسلام ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی
کتاب جس کے متعلق سر سید مرحوم نے کہا
تھا، خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر
جاؤں گا۔ یہ مسدس اسلام کی [illegible] تاریخ
اور مدوجزر اسلام ہے لاکھوں سے زائد
چھپی اور فروخت ہوئی، زیر اشتہار
ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے
ابتدا میں [illegible] ہے، جس میں گویا
نثر مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی
کی سوانح عمری ہے۔ بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے
تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہو تا
قیمت [illegible]

جواہر خمسہ

عملیات [illegible] مخصوص کتاب ہے جو ہر
عامل کیلئے [illegible] ہیں اس کے چار حصے
ہیں اور ایک چاہیں حصہ اول میں ختم
قرآنی بسم اللہ [illegible]
اعمال [illegible] ہیں حصہ دوم [illegible]
باری تعالیٰ [illegible] خواجگان اور قرآن شریف
کی ہر سورۃ کے اعمال و خواص حصہ سوم
موکلات کے تابع ہونے کے اعمال پر حصہ
چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے پانچویں حصہ
میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش
ہیں۔ بڑی مجرب ہے قیمت [illegible]

نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول کریم
تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ہیں اور ان کا
قرآن میں تذکرہ ہے سب کی مکمل سوانح عمری
ہے جو [illegible] مستند احادیث سے مستنبط ہے
۲۷۶ صفحوں کی مجلد کتاب ہے انبیاء کے [illegible]
ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پر
ہوں گے اہم ترین مقصد اس کتاب کا یہ ہے
کہ دیگر امتوں کے سخت ترین ریاضیات کے
مقابلہ میں امت نبوی کی ہلکی عبادتوں اور
اعلیٰ اجر سے عبادات الٰہی کی تشویق ہوتی
ہے۔ قیمت ایک روپیہ

تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو
[illegible] کا زمانہ ہے اور
قدم قدم پر مذہب کیلئے عقلی دلائل [illegible]
گئے ہیں، یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت
[illegible] کو معقول طریقہ
پر سمجھایا گیا ہے یہ تفسیر علامہ عبدہ
مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ
ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں [illegible]
کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے
والا حیرت میں رہ جاتا ہے یہ تفسیر بہت
اہم ہے اور ایک ایک واقعہ نہایت [illegible]
بیان کیا گیا ہے قیمت [illegible]

شرح رباعیات عمر خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب فلسفی
اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل
رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف
طریقوں اور رنگ برنگ کی تصاویر کے
ساتھ شائع ہوئی ہے۔ مگر اس نامور حکیم کے
[illegible] گوشہ
گمنامی میں پڑے ہوئے تھے اب بڑی تلاش
و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں
کی شرح نہایت صحیح [illegible] میں
لکھی ہے۔ شرح میں عمر خیام کا [illegible]
اور ایک [illegible] رباعیوں کو [illegible]
ہے قیمت [illegible]

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن
کی اردو نظم میں بہت موثر مناجاتیں ہیں۔ دعا
مانگنے کے طریقے اور دعائے [illegible]
دعائی حکایتیں پھر قرآن شریف سے سات
دن کی اور بزرگان کرام کی مجرب دعائیں جنکو
حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے
پھر اشغال منزل پھر دعائے استخارہ شجرہ
اور منظوم ترجمہ درود شریف منظوم ترجمہ
مولوی اشرف علی صاحب [illegible]
کر گئی ہیں لاکھوں مسلمانوں کے [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

تاریخ اسلام

بعثت رسول سے لیکر ترکوں کی جمہوریت کو
تک (۱) اس میں سنہ ہجری سے لیکر [illegible]
پیشتر سے لیکر وفات رسول تک پورے حالات
درج ہیں ۲۹۲ صفحے (۲) اس میں حضرت ابو بکر
حضرت عمر، حضرت عثمان و حضرت [illegible]
حضرت علی کی خلافت اور فتوحات اسلام
۲۰۰ صفحے (۳) اس میں خلفاء بنی امیہ کے [illegible]
[illegible] کا تذکرہ ہے ۱۲۵ صفحات
(۴) اس میں خلفاء بنی عباس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وعظ کی سب سے بڑی کتاب

خیر المواعظ اردو یا [illegible]
نہایت کار آمد وعظ و نصیحت کی دوسری
سب کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی اس کا
ایک ایک بیان ایسا سلیس و سلسل ہے جس
کو کافی عرصہ تک بیان کیا جا سکتا ہے
باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع کیا ہے
اس کے دلائل مناسب نصوص ترجمہ [illegible]
استدلال کر کے احادیث صحیحہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خوش نما ایک ترجمہ والا قرآن

تقطیع ۷×۱۰ انچ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی حاشیہ کا غذ ولایتی [illegible] کیا گیا ہے ترجمہ حضرت علامہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی، حاشیہ پر آیات کی تفسیر [illegible] تحت میں لکھا ہوا ہے مقدمۃ القرآن [illegible] قرآن، تلاوت و خواص قرآن، اسرار قرآن، قرآنی تعبیر نامہ، قرآنی فالنامہ وغیرہ وغیرہ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ مجلد پارچہ ... مجلد چرمی ... محصول الگ جلد طلب فرمائیں، بہت کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

خوش خط حمائل شریف والا قرآن

[illegible] ترجمہ مولانا مولوی [illegible] اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر نہایت اچھی تفسیر ہے، ابتدا میں ایک بہت کامیاب اور مفید مقدمہ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ منقش چھپائی بہت صاف کاغذ بنگال پیپر مل سفید چکنا شدہ جلد چمڑے کی منقش نقرئی کار ہدیہ مجلد چرمی کامل علیحدہ کلام اللہ اپنی اندازی کا بہترین کتاب چھپائی اعلیٰ درجہ کی صحت کی وجہ سے بہت مقبول ہو رہا ہے یہی کلام اللہ [illegible] کاغذ پر مجلد [illegible]

آسان مجلد قرآن مجید

تقطیع ۱۱×۱۵ انچ بہت ہی جلی قلم کی سطروں کے فاصلے سے بڑے نشان پڑھیے ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تحت اللفظ ۔ چرمی پشتہ نقرئی مجلد ابتدا میں ایک طویل مقدمہ ۔ ترجمہ کا قلم بھی خوب جلی ہے ۔ ہدیہ مجلد چرمی پشتہ نقرئی کار چھپا شدہ ۔ کاغذ آسٹریلیا کا ۔ کتابت نہایت دیدہ زیب اور نہایت خوشخط قیمت صرف للعہ علاوہ محصول ڈاک

معجز نما [illegible] ترجمہ

تقطیع بڑی ہے دو ترجمہ اور کامل تفسیر ہے لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ ہے، ایک ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور دوسرا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، حاشیہ بہت مفصل ہے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ ہے ایک ہزار صفحے کی ضخامت ہے کاغذ عمدہ مضبوط کتابت اعلیٰ طباعت نہایت عمدہ کامل جلد چمڑے کی نقرئی کار ہے ہدیہ صرف ... محصول ڈاک ... [illegible] اعلیٰ درجہ کے سفید چکنے کاغذ پر [illegible]

متوسط دو ترجمہ والا

تقطیع ۷×۱۰ انچ ضخامت ۹۲۰ صفحے کاغذ سفید ولایتی نادرے کا بہت چکنا صحت خاص طور پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا دوسرا ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا، حاشیہ پر تمام تفاسیر کا خلاصہ سلیس اردو میں شروع میں ۱۲ باب کا بے مثل دیباچہ ہے اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ مجلد چرمی کامل نقرئی کار قیمت صرف چار روپے یہی قرآن [illegible] کاغذ پر قیمت [illegible]

تلاوت آسان مصری

۲۰×۲۶ سائز بہت جلی قلم بہت کتابت ہے۔ ۲۰۰ صفحے کی ضخامت ہے کاغذ ولایتی گلیز جن لوگوں کا ذہن خراب ہو اور جو اردو خوان بھائی بغیر استاد کی مدد کے صاف اور صحیح قرآن مجید پڑھنا چاہیں ان کو خاص طور سے تلاوت آسان قرآن مجید اپنی تلاوت میں رکھنا چاہیے ہدیہ ایک جلد ... مجلد چرمی کامل نقرئی مجلد پارچہ ... محصول ایک قرآن پر بارہ روپیہ ... زیادہ ریل سے منگائیے۔

عکسی قرآن مجید مصری

۱۰ انچ لمبا ۷ انچ چوڑا ساڑھے آٹھ سو صفحے اعلیٰ درجہ کی صحت اور کتابت بہترین ولایتی چکنا کاغذ اور اعلیٰ ترین چھپائی۔ ایک لاکھ روپیہ خرچ کرکے اس کے فوٹو بلاک تیار ہوئے ہیں پانچ سال کی محنت اور ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے بعد یہ اعلیٰ درجہ کا قرآن تیار ہوا ہے جس کو دیکھ کر یورپ و امریکہ کی بہترین مطبوعات شرماتی ہیں کاغذ اتنا اعلیٰ درجہ کا کہ آپ خیال بھی نہیں کر سکتے۔ قیمت مجلد قسم اول تین روپے علاوہ محصول۔

بڑا معجز نما قرآن مجید پوری تفسیر

یہ قرآن مجید کے خط سے زیادہ خوش خط دو ترجمہ تقطیع ... مفید ... متوسط بہ ترتیب ... علیحدہ علیحدہ ہیں تاکہ بچے عورتیں بوڑھے آسانی سے پڑھ لیں، حاشیہ پر تفاسیر کتب احادیث سے اختصار کرکے ... لکھی ہے شروع میں ایک مقدمہ ۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... کا ہے دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ... ہے ۱۲ ... لکھائی بہترین صحت کا ... [illegible] اعلیٰ ...

عکسی جیبی حمائل

مصری کارڈ سائز جدید الطبع ایسی شاندار دیدہ زیب چھپائی اور کاغذ ہے کہ دیکھتے ہی روح خوش ہو جاتی ہے کئی سال کی جدوجہد میں اسے کامیابی ہوئی ہے کہ اتنا سستا شائع ہو سکا آپ [illegible] ... کاغذ، ... اعلیٰ درجے کی [illegible]

سہاگن کا سہاگ

سات سہیلیوں کا جھرمٹ سات مست شباب نئی دلہنوں کی لذیذ داستانیں، ان میں سب کچھ ہے جو ... کی ذکر میں ہو سکتا ہے سہیلیوں کی بے تکلف نوک جھونک، محلات لکھنؤ کی خاص زبان سے شب عروسی کی داستانیں ازدواجی زندگی کے اہم ترین پوشیدہ راز، غرضکہ کتاب سہاگن کا سہاگ دنیا کی مصنفات میں اپنے طرز کی انوکھی کتاب ہے جس کو شادی کے جلسے میں سات ماہ پیکروں نے بیان کیا ہے قیمت عہ

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق، معارف، فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابوالبصیر صاحب عتیقی کے ہم سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے سردار ان کفار قریش کے منکرین کلام الٰہی کا اس کو سنکر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجز نما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لیے بہترین چیز ہے۔ سفید چکنا کاغذ قیمت صرف ۱۲ ...

یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول اور بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ چھپتا ہے، اور جو مدرس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو منگاتے ہیں بہت ہی آسان قاعدہ ہے، اس ... پڑھ کر کتابت کی خوبیاں ... زیر وزبر پیش اور مد ... لینے کے بعد مرکبات کو ... ضرورت نہیں رہتی مصنف کا دعویٰ ہے کہ یہ قاعدہ ... کے بعد ... [illegible]

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں، وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جس میں لکھا ہے عمل کر کے عامل بن جائیں تو حاجات کو [illegible] کا مطیع کرنا، افسر پر قابو پانا، مقدمات کیلئے حسب منشا فیصلہ کرانا [illegible] عامل کیلئے معمولی بات ہے قیمت ۸

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی عربی سیکھ جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ سکے، گر معانی نہ بھی جانے تو کم از کم الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں، عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ نہایت دقت طلب تھا اس کے [illegible] صرف، نحو [illegible] معلم [illegible] [illegible] طریقہ [illegible] [illegible] [illegible] قیمت ۸

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جنہیں دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے لکھے ہوئے خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بے تابی اور بے چینی ٹپکتی ہے۔ تمام خطوط نہایت دلچسپ اور پر اثر ہیں۔ متعدد دلکش و جمیل فوٹو بلاک ہیں۔ قیمت صرف ۸

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا مسلمان رہ سکنا [illegible] یہ ضروریات دین نو مسلموں میں تقسیم کرنی چاہیئے۔ یہ ضروریات کو کم فرصت، تجارت پیشہ، مذہب سے ناواقف [illegible] اور جدید مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تاکہ [illegible] کم وقت میں [illegible] [illegible] قیمت ۸

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں آ جاتی ہے اس گھر کا امن اور سکون [illegible] جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے۔ بیوی کی تربیت کے لئے دولہا [illegible] بے چین رہتی ہیں ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب "گھر والی کی تربیت" پڑھانا چاہئے جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں۔ انداز بیان اتنا دلچسپ کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی ضخامت [illegible] صفحے قیمت ۸

تعلیم خانہ داری

کتنے [illegible] بیوی کی جہالت سے برباد ہیں، عورت گھر کو جنت نہیں بنا سکتی [illegible] [illegible] کوشش کے [illegible] اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو سلیقہ [illegible] ہی نہیں [illegible] آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف [illegible] تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے گزروا دیجئے اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت [illegible]

شریر لڑکی

ماں باپ کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی علمی کتاب [illegible] جو شریر بچوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کر کے نیک [illegible] ہے اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور [illegible] سلیقہ شعاری آ جاتی ہے، ایسی دلچسپ کتاب ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر [illegible] کاغذ سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸

درس معاشرت

ایڈیٹر [illegible] کے نو [illegible] عبرت خیز، دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے، ہر ایک افسانہ اسلام کے [illegible] مسرت کی [illegible] تصویر ہے افسانے [illegible] جن میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے ضخامت [illegible] صفحے اور قیمت صرف ۸

اسلام کے سورما سپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا کے برسہا برس کے مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے، پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول اور شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو بزدلوں کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا جذبہ پیدا [illegible] مارتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اتحاد کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی اور وہ خانہ جنگی کے طوق لعنت کو گلے سے اتار کر پھینک دیں گے قیمت ۸

سیرت باقی رح

سالار نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضور باقی باللہ بخاری کی مفصل مکمل سوانح عمری، حضرت خواجہ کے تمام خلفاء کا تذکرہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم، تزکیہ نفس کے آسان طریقے، مجرب المجرب اوراد و وظائف حضرت خواجہ [illegible] صوفیانہ قرآن حکیم کی تعبیر پڑھنی چاہتے ہوں تو سیرت باقی کا مطالعہ کریں جس کے مصنف پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی نبیرہ خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں۔ اس میں پیرزادہ صاحب نے اپنا تذکرہ بھی لکھا ہے۔ قیمت صرف ۸

غیبی نوشتے

علم نجوم، علم رمل، علم اعداد، پامسٹری، فال اور شگون، علم قیافہ، تعبیر خواب اور فالنامہ کی انسائیکلوپیڈیا۔ کچھ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کے لئے بے چین رہتا ہے اور خواہ مخواہ نجومی اور رمالوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے۔ کتاب منگا لیجئے آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں معلومات ہی نہیں بلکہ زیور کے لئے [illegible] بھی ہے سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible]

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگرچہ بزرگان اسلام کے بتائے اور آزمائے ہوئے طریقہ سے ہر کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ، استخارہ قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء الٰہی کا فالنامہ، اسماء نبی کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ، فرانس کا فالنامہ، جرمنوں کا فالنامہ، اعضاء کے پھڑکنے سے فالیں، روحانی عملیات وغیرہ درج ہیں قیمت صرف ۶

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم مفسر

پر محترم علمائے ہند مشائخ عظام ایڈیٹران کرام کی رائیں

(۱) حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی رائے

مترجم نے صرف اپنی تفسیر کے ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ خود بھی مفید فوائد کا اضافہ کیا ہے، ان کے توجیہ کا طرز اور استفادہ فوائد کی نوعیت محل اعتراض نہیں ہے۔ میں اس کلام الٰہی کے حواشی اور دیباچہ کو پسند کرتا ہوں۔

(۲) مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی رائے

میں نے اول سے آخر تک سرسری نظر سے اعجاز نما قرآن دیکھا۔ یہ بہت خوبصورت ہے، جس میں مذہبی تصور و تخیل کی اعلیٰ شان پائی جاتی ہے ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے اور حضرت علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر بیان القرآن کا مکمل اردو ترجمہ حاشیہ پر ہے ایک سو تیرہ صفحات پر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کا مقدمہ اردو زبان میں ہے جو اردو زبان میں قرآن مجید کی نسبت ایک لاجواب چیز ہے، کیونکہ اس مقدمہ میں نہایت اہم عنوانات کے ماتحت قرآن مجید کے حقائق و معارف کو علم فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی تمام سورتوں کے مسائل و احکام کو الگ الگ بہت مقبول اور عام فہم طریقہ اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو ایک نئی اور مفید چیز ہے اور جس سے کم علم عورتوں اور مردوں اور بچوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے، اگر وہ اس پر توجہ کریں۔ قرآن مجید کے مضامین کی فہرست بھی بہت اچھی ہے، اس معاملہ میں اور لوگوں نے بھی کوششیں کی ہیں، لیکن آغا صاحب کا طرز بیان بہت زیادہ عام فہم اور مفید ہے، کیونکہ اس سے قرآن مجید کی ان آیات کا نکالنا آسان ہو جائے گا جو کسی خاص مضمون کے لئے درکار ہوں۔

حضرت علامہ فرید وجدی مصر کے مشہور عالم ہیں اور ان کی تفسیر بیان القرآن فہم قرآن کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر آغا رفیق صاحب کا مقدمہ مجھ کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کے بیان اور عام فہم طرز بیان کے اعتبار سے علامہ فرید وجدی کی تفسیر سے زیادہ عام معلوم ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پہلی مرتبہ اعجاز نما قرآن مجید میں شائع ہوئی ہیں۔

(۳) حضرت علامہ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین کی رائے

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب کے مشہور و مقبول ترجمے کے ساتھ علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر کا ترجمہ اور پچھتر سے زائد صفحات کا مبسوط مقدمہ قرآن حکیم اور کامل تفسیر لئے علمی بہا ہیں کر ان کے مقابلہ میں ہدیہ مقررہ بالکل بے وقعت معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حضرت علامہ حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی رائے

ترجمہ کے لئے حضرت علامہ تھانوی صاحب کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے اور تفسیر کے لئے حضرت علامہ فرید وجدی کی شخصیت کفیل، اور اس کو عربی سے اردو قالب میں لانے کے لئے ادیب شہیر آغا رفیق صاحب کا نام نامی ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

میں نے بہت سے اس تفسیر کو پڑھا ترجمہ مستند اور قابل اعتبار ہے۔ آغا صاحب نے اشاعت کے سلسلہ میں قرآن مجید ہر عزیز و ادنیٰ مسلمان تک پہنچانے کے لئے ارزانی کا کافی لحاظ رکھا ہے۔

میں اپنے مسلمان دوستوں سے خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اعجاز نما قرآن مجید کو اپنے مطالعہ میں رکھیں جو ایک طرف قرآن عزیز کے ترجمہ اور تفسیر دونوں کی تفسیر چاہتے ہوں اور دوسری جانب زیادہ بدیہ ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(۵) حضرت علامہ سعید احمد صاحب فاضل دیوبند ایم۔ اے کی رائے

قرآن مجید کے متن میں صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی بین السطور میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا ترجمہ ہے، جو اب مستند اور درست ہونے میں کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ حاشیہ پر دور حاضر کے مشہور مصری عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان القرآن کو اردو میں ترجمہ کر کے چڑھایا گیا ہے، ترجمہ کی بیتی، سلاست اور روانی کے لئے جناب محترم مولانا آغا رفیق صاحب کا نام نامی کافی ضامن ہے۔ یہ دونوں تفسیریں بذات خود بہایت مفید اور قرآنی مطالب و احکام کو آسان طریقے سے سمجھانے میں مدد دینے والی تھیں، اس پر مستزاد یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مترجم نے شروع میں ۱۱۳ صفحہ کا مبسوط اور فہم قرآن کے لئے لاجواب مقدمہ لکھ کر اس اعجاز نما قرآن مجید کے ایڈیشن کی افادی حیثیت کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اس مقدمہ میں ان تمام اصولی باتوں کا ذکر آ گیا ہے جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جن کو پڑھ کر ایک مسلمان مسائل و اصول دین سے خاصی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ مولانا آغا رفیق صاحب کا یہ کمال سب سے زیادہ مستحق ستائش ہے کہ وہ دین کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ کو بہت آسان طریقہ سے سمجھا دیتے ہیں۔

(۶) ایڈیٹر صاحب اخبار الامان دہلی کی رائے

اس اعجاز نما قرآن مجید کا اردو ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی کا ہے، جو لفظی ہونے کے باوجود با محاورہ اور زبان دانی کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان مگر پوری کی پوری تفسیر دے دی گئی ہے جسے علامہ موصوف نے زمانۂ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھا۔ یہ تفسیر عربی میں تھی اور اس کا اردو ترجمہ بصرف زر کثیر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے۔ اکابر علماء اس ترجمہ کو پسند فرما چکے ہیں۔ اعجاز نما قرآن مجید کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مقدمہ میں علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ دیا گیا ہے جو کسی مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ یہ مقدمہ مدہا کتب متعلقہ تو ہے کلام اللہ پر محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ متن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا محققانہ اور مستند ترجمہ اور حاشیہ پر نہایت مفید تفسیر درج کی گئی ہے جس میں علامہ فرید وجدی مصری کی قرآنی تحقیقات بھی شامل ہیں۔ ابتداء میں حضرت مولانا آغا رفیق صاحب کا ایک طویل اور مفید مقدمہ بھی درج ہے جو قرآن اور مذہب اسلام سے متعلق بیش بہا معلومات کا حامل ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب اخبار حمایت الاسلام لاہور کی رائے

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسے بزرگ، محترم عالم دین اس کے مترجم ہیں۔ ان کے ترجمہ کی خوبی کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم مصنف، علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ تفسیر حضرت علامہ نے موجودہ دور کے مسلمانوں کی ضروریات اور فہم و ادراک کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے اور عالم اسلام میں اس کو بہت پسند کیا گیا ہے۔

یہ تفسیر گو پہلی تفسیروں کی طرح غیر ضروری تفصیلات کی حامل نہیں ہے، لیکن قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان تمام پر حاوی ہے۔

اعجاز نما قرآن مجید میں ایک اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے شروع میں "مقدمۃ القرآن" کے ماتحت ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ قرآن حکیم سے متعلق تمام وہ معلومات درج کر دی گئی ہیں، جن کا ایک مسلمان کے لئے جاننا نہایت ضروری ہے۔

ان تمام معلومات کا ماخذ اعجاز نما قرآن حکیم ہے، اور اس طرح قرآن کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے ناشر نے ہر امکانی کوشش کی ہے۔

(۹) ایڈیٹر صاحب رسالہ سب رس حیدر آباد دکن کی رائے

اس قرآن مجید کے مقدمہ میں خدا کے وجود کے دلائل، مذہب اسلام کی حقیقت، نبوت کی تشریح، وحی کی تعریف، وراس کے اقسام وغیرہ قرآن مجید کی خصوصیات، قرآن کے اعمال و وظائف، قصص امثال تاریخ اور فضائل وغیرہ کو مختصر مگر دل نشین پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے۔ مقدمہ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست درج ہے، ترجمہ سلیس اور واضح ہے۔ حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کامل کا ترجمہ آغا رفیق صاحب نے پیش کیا ہے۔ باوجود ان ساری خوبیوں کے اس قرآن مجید کا ہدیہ بہت ہی کم ہے۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب اخبار دین و دنیا دہلی کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید ہماری رائے میں اپنی نوعیت کا واحد اپنی قسم کا بے نظیر شائع شدہ قرآن مجید ہے، جسے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے نہایت مکمل کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کلام مجید میں وہ خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں جو آج تک کسی قیمتی سے قیمتی قرآن مجید میں نہیں پائی گئیں۔ نیز ایک ایسی چیز اس کلام مجید میں موجود ہے، جو کسی کلام مجید میں نہیں پائی گئی یعنی کلام اللہ کے مضامین کی مکمل فہرست اور قرآن پاک پر ایک مکمل مقدمہ جس کے مطالعہ کے بعد انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کیا ہے اور اس کا کیا مقام ہے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں جو غالباً آج تک کسی کلام اللہ میں نہیں پائی گئیں، اور اس کے ساتھ ہی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید ضرورت سے زیادہ لمبا چوڑا بھی نہیں ہے، بلکہ نہایت موزوں تقطیع پر ہے یعنی لمبائی ۱۱ انچ ہے اور چوڑائی ۸ انچ ہے۔

(۱۱) ایڈیٹر صاحب اخبار زمزم لاہور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کا یہ ایڈیشن جس کا متن صحیح، ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا اور حاشیہ پر علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر قرآن کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا آغا رفیق نے اردو میں منتقل کیا ہے ترجمہ اور تفسیر دونوں استناد کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور اس قرآن مجید کا مطالعہ قرآنی بصیرت کا موجب ہو سکتا ہے۔ ترجمہ اور حاشیہ کے علاوہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ پسند آئی وہ ایک مبسوط مقدمۃ القرآن ہے۔

جس اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر کی تعریف مسلمانوں کے اکثر جید علماء بند صوفیاء کرام اور ایڈیٹران عظام نے متفقہ طور سے کی ہے، اور مسلمانوں سے اس کی خریداری کی اپیل کی ہے اور قرآن سمجھنے کے لئے سب سے بہتر تفسیر بیان الفرقان کامل (جو اعجاز نما قرآن کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے) اور علوم قرآن اور اس کی تاریخ سمجھنے کے لئے سب سے بہتر دیباچہ کو قرار دیا ہے اس اعجاز نما قرآن کے دو ایڈیشن ہیں۔ ایک رنگین اور ایک چکنا، سائز ۲۰×۳۰ ضخامت تقریباً ۱۰۰۰ صفحے رنگین ایڈیشن، خوشنما ہدیہ بلا جلد ۱۲ر مجلد پارچہ ۱۴ر مجلد چرمی کامل عہ/ اعلیٰ ایڈیشن چکنا، سفید، عمدہ کاغذ ہدیہ بلا جلد خوشنما ۸ر مجلد پارچہ ۹ر مجلد چرمی اعلیٰ ہے محصول ڈاک علاوہ اگرچہ کاغذ کی قیمت چوگنی ہو گئی ہے لیکن اعجاز نما قرآن مجید کا ہدیہ بڑھایا نہیں گیا ہے، اس لئے جلد ہی طلب کر لیجئے ورنہ اس ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد اس بے نظیر کلام اللہ کے لئے جنگ کے ختم کا انتظار کرنا ہوگا۔ خدا شاہد ہے کہ ان دامول میں یہ سادہ کاغذ بھی نہ مل سکے گا۔ یہاں سب سے بڑی تفسیر سب سے بڑا دیباچہ سب سے بڑی فہرست مضامین قرآن اور سب سے بہتر ترجمہ کا گلدستہ اور مجلد قرآن آج ہی طلب فرمالیں، ورنہ ممکن ہے کہ فرمائشوں کی کثرت سے آپ دین اور دنیا کی اس سب سے بڑی سعادت سے محروم رہ جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا ایک ماہوار مذہبی، اخلاقی، اصلاحی ادبی رسالہ

پیشوا دہلی

مقام اشاعت: دفتر جامع مسجد دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو ۱۸ سال سے تبلیغ و اشاعت کیلئے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ

اعلیٰ ایڈیشن　دو روپے

ارزاں ایڈیشن　ایک روپیہ

[illegible]

اعلیٰ ایڈیشن　۵ شلنگ

ارزاں ایڈیشن　۳ شلنگ

جلد ۱۹ || بابت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق اگست سنہ ۱۹۴۲ء || نمبر ۷

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

زکوٰۃ کا بہترین مصرف

حضور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب کے مہینے سے رمضان المبارک کے خیر مقدم کی تیاری کیا کرتے تھے۔ ان لئے ارباب خیر ایام رمضان کی مبارک مصروفیتوں میں خلل نہ پڑنے کے اندیشہ سے رجب میں خدائی انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔

میرے نزدیک زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ ہے کہ کلام اللہ اور کلام رسول اللہؐ کی تبلیغ کی جائے، اور اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تراجم احادیث اور مترجم و مفسر کلام اللہ زکوٰۃ کے روپے سے لے کر مساجد اور خانقاہوں میں رکھ دیئے جائیں، اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر نادار مگر شوقین مسلمانوں کو تقسیم کئے جائیں جو کلام اللہ اور احادیث رسول اللہؐ کی تلاوت کا ذوق رکھتے ہیں، لیکن اپنی ناداری کی وجہ سے خرید نہیں سکتے۔ نیز پیشوا کو بغرض تبلیغ نادار بھائیوں کے نام مفت جاری کرانا بھی زکوٰۃ کے روپے سے مناسب ہے۔

پس وہ لوگ جو صاحب نصاب ہیں اور خیر جاریہ میں اپنی زکوٰۃ کو خرچ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے روپے سے کلام اللہ اور بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ خرید کر نادار مسلمان بھائیوں اور مساجد اور درگاہوں میں تقسیم کر دیں جب تک مسلمان ان کی تلاوت کریں گے اس کا ثواب ملتا رہے گا

اور یا [illegible] ان کے مطالعہ سے ارتداد سے [illegible] کا حاصل دین چند پیسے ہوں [illegible] تو ہم خرما و ہم ثواب بھی ہے کہ [illegible] فروخت سے پیشوا کا قرض ادا ہوگا، اور آپ کے پرچہ کی مالی امداد ہو جائے گی، اور ہزاروں نادار مسلمان بھائی اس علمی سرچشمہ سے سیراب ہوں گے۔

پیشوا کے دفتر میں ہزارہا روپے کی کتابیں رکھی ہیں، اگر ان کی فروخت جاری رہے، تو اس روپے سے پیشوا کا نقصان بہت آسانی سے پورا ہو جائے، لیکن تعجب ہے کہ کئی مہینے سے کتابوں کی فروخت اور نئے خریداروں کی فراہمی بالکل صفر ہے۔

پس اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ پیشوا اس گرانی کاغذ کے زمانہ میں بغیر قیمت کے اضافہ کے زندہ رہے تو براہ مہربانی میری اس درخواست پر آج ہی غور کیجئے۔

مسلم لیگ پر تارپیڈو

مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے، جس میں مسلم لیگ کو "غیر مشرع" اور "غیر جمہوری" ادارہ بتاتے ہوئے پروگریسیو مسلم لیگ بنانے کا اعلان ہے، اگرچہ اس اعلان میں انہوں نے اپنی خدمات کا تذکرہ بھی کیا ہے، اور اپنی صفائی بھی پیش کی ہے، جس سے پیشوا کو کوئی دلچسپی نہیں۔

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لیگ جمہوری ادارہ نہیں ہے، اور لیگ غریب مسلمانوں کے دکھ کی دوا نہیں ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ لیگ کو اور اس کے ڈکٹیٹر کو شرع اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اور نہ پروگریسو مسلم لیگ کو شریعت اسلام سے کوئی تعلق ہوگا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک سیاسی جماعت کی تشکیل کے لئے مذہب شریعت اسلام کو کیوں گھسیٹا جا رہا ہے۔ جبکہ دونوں حریف یعنی آل انڈیا مسلم لیگ اور پروگریسو آل انڈیا مسلم لیگ، شریعت کے معاملہ میں صفر ہیں۔

پیشوا نے مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت کو چیلنج کیا ہے اور یہ چیلنج اب بھی قائم ہے کہ لیگ کے ایک لاکھ بھی تمام ہندوستان میں ابتدائی ممبر نہیں ہیں، اور اگر بوگس ممبروں کو علیحدہ کر دیا جائے تو دس ہزار بھی آنے والے ممبر ثابت کرنے مشکل ہیں۔ اس لئے لیگ کی واحد نمائندگی کا راگ بہت ہی بے سرا ہے۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جذباتی مسلمانوں پر لیگ کا کوئی اثر ہے لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلم لیگ کے مخالف مسلمانوں کی تعداد موافقوں سے زیادہ ہے، اگرچہ ان کی تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے ان کی آواز کچھ وزنی نہیں ہے۔

آزاد خیال مسلمانوں کی تنظیم کی اہمیت سے انکار کفر ہے، اور یہی خیال آزاد مسلم کانفرنس کی تاسیس کے وقت پیش نظر تھا، لیکن افسوس ہے کہ جو توقعات آزاد مسلم کانفرنس سے قائم کی گئی تھیں، وہ نوے فیصدی اس کے بے عمل کارکنوں کی وجہ سے پوری نہیں ہوئیں۔ اگر اس وقت سے مسلسل کام ہوتے جاتا تو مسلم لیگ کا چیلنج بڑے عرصہ ہو چکا ہوتا، مگر افسوس ہے کہ دہلی کے جلسہ کے بعد آزاد مسلم کانفرنس ایسی چادر تان کر سوتی ہے، کہ سال لیا سال گذرنے پر بھی خواب خرگوش سے بیدار نہ ہوئی، اور اس کی بے عملی سے مسلم لیگ کو گمراہ کرنے کا موقع ملا۔

اب اگر مولوی فضل الحق صاحب آزاد خیال مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے ہیں، تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن ہمیں معاف کیا جائے، اگر ہم یہ عرض کریں کہ یہ کام ان جیسے جذباتی آدمی کے بس کا نہیں ہے، اس کے لئے بہت ہی ٹھوس قابلیت اور انتھک محنت کی ضرورت ہے ورنہ اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو آزاد مسلم کانفرنس کا خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کی صدارت میں ہوا۔

اگر ہر صوبہ میں فیشلسٹ مسلمان مستعدی سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو لیگ کے تھرڈ ناٹ کے لئے پروگریسو مسلم لیگ کے تارپیڈو کا یہ حملہ بے پناہ ثابت ہو سکتا ہے، اور لیگ کو جو طاقت اور نمائندگی کی بد ہضمی ہو گئی ہے، اس کا موثر علاج ہو سکتا ہے، لیکن سر دست ہم نہیں کہہ سکتے کہ پروگریسو مسلم لیگ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوگا یا نہیں۔ تاہم اس تحریک کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور نتائج کے منتظر۔

ٹائمز × ٹائمز

ہندوستان خطرات سے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی لندن کے خداؤں کا پارہ کانگریسی رہنماؤں کے خلاف چڑھتا ہے، اور یہ داستان بہت ہی دلچسپ ہو جاتی ہے، جب لندن ٹائمز کے سریاب امریکن ٹائمز نے سر ملا کر جمہوریں مشورہ سے کر دی۔

امریکہ اور لندن کے ٹائمز میں سے کسی ایک کو اگر عقل و خرد سے کچھ بھی واسطہ ہوتا تو ان کو اس رنگین عینک کو اتار دینا چاہئے جو ہندوستان کی سول سروس نے ان کے چہرہ پر لگا دی ہے، ان کا غصہ اور غصہ شاہ غلط اسی وقت بجا ہو سکتا ہے جب وہ ہندوستان کے صحیح حالات سے باخبر ہوں۔

اندوہناک حادثہ

افسوس ہے کہ ڈکیتیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے خصوصاً ریلوں کے ذریعہ جو ڈاکے پڑ رہے ہیں، ان کی نوعیت خواہ کچھ ہی ہو، مگر ہے بہت تشویشناک۔

گذشتہ مہینے شملہ کالکا لائن پر موٹر ریل کو پٹری پر پتھر رکھ کر روکنا اور پھر لوٹنا، اور اس سلسلہ میں چند فوجی افسروں اور ڈرائیور کا سفاکانہ قتل بہت ہی عبرتناک واقعہ ہے، اور آئندہ کے لئے خطرات کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے، اگر اس کا فوراً ہی تدارک نہ کیا گیا۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ حادثہ پولیٹیکل نوعیت کا ہے یا نہیں اور اس کا گورکھپور کی ریلوے ڈکیتی سے تعلق ثابت ہوگا یا نہیں تاہم اس طرح دلیرانہ ڈاکہ کے بعد ڈاکوؤں کا فرار ہو جانا عوام میں دہشت اور ہراس کا باعث ہو رہا ہے۔

اگرچہ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان ہوا ہے، اور پولیس کی مشینری حرکت میں آ چکی ہے، اور ریل کے ساتھ مسلح پولیس کا بھی انتظام کیا گیا ہے تاہم یہ واقعہ اپنی سنگینی اور سفاکی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔

ہمیں ایک مقامی اخبار کی اس رائے سے قطعی اتفاق نہیں ہے کہ سر چھوٹو رام وزیر پنجاب جو اسی ٹرین سے سفر کر رہے تھے اور فوری ضرورت پیش آنے کی وجہ سے وہ سفر ترک کرنے پر مجبور ہوئے، ڈاکوؤں کو ان کی تلاش تھی۔

سر چھوٹو رام جاٹوں میں اتنے ہی ہر دلعزیز ہیں جتنے متھرا میں سری رام چندر جی ہو گئے [illegible] قوم سے دشمنی مول لینا آسان نہیں، اور پھر ان کے دشمن اگر ہو سکتے ہیں تو پنجاب اور ساہوکار جن کے پنجہ سے غریب کاشتکار کو سر چھوٹو رام نے بچانے میں ایک نجات دہندہ کا پارٹ ادا کیا ہے، ان سے عداوت کے معنی ہیں اور ان کے لئے ایسے اقدام قتل ممکن نہیں۔

بہانہ بازی سے کام نہیں چلے گا

گذشتہ مہینہ کا اہم ترین واقعہ مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ کی ملاقات ہے، جو کئی ہفتہ جاری رہی، اور ملک میں اس ملاقات کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

مسٹر چرچل کا کوئی بیان شائع نہیں ہوا، اس لئے قیاسی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ چین اور روس کو زیادہ سے زیادہ سامان حرب سپلائی کیا جائے۔

۲۔ روس پر جرمنی کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے دوسرا محاذ قائم کیا جائے۔

۳۔ مسئلہ ہند کو فیصلہ کرنے کی پھر کوشش کی جائے۔

اگر ملاقات کے مرکزی نقاط یہی تھے، تو پبلک [illegible] لئے ان پر روشنی ڈالنی ضروری ہے۔

۱۔ روس کے لئے سپلائی کا راستہ کھلا ہوا ہے، اور جس استقلال سے سوویٹ روس نے نازی سیلاب کا مقابلہ کیا ہے، وہ اس کا مستحق ہے کہ زیادہ سے زیادہ امداد کی جائے، لیکن برما روڈ پر جاپان کا قبضہ ہونے کی صورت میں چین کی امداد کا مسئلہ روس سے زیادہ اہم اور غور طلب ہے، اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ چین نے روس سے زیادہ جانبازی اور استقلال کا ثبوت دیا ہے۔

۲۔ روس پر جرمنی کا دباؤ کم کرنا اشد ضروری ہے، لیکن جاپان کا دباؤ چین پر سے کم کرنا اس سے کم ضروری نہیں، پھر چین کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے کیوں نہ برما کے محاذ پر حملہ شروع کیا جائے؟

۳۔ ہندوستان کی آزادی سے انگلستان اور امریکہ کے مدبرین کو ہمدردی ہے، اور وہ اس جنگ کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے لئے ہندوستان کا دلی تعاون حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں، اسی کوشش کا تجربہ کرپس کی آمد تھا۔ لیکن کرپس مشن کے وقت مسٹر پریزیڈنٹ کے نمائندہ کرنل جانسن کی موجودگی اور مسٹر کرپس کا آزادی سے گریز [illegible] کے لئے آزادی کا ڈھونگ کانگریس کو دکھانا [illegible] تھے، مسٹر جانسن اس سے متاثر ہوئے اور اس کے بعد صدر کانگریس مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو وغیرہ سے ملاقاتیں ایسی نہ تھیں کہ بے اثر رہتیں، اور اسی کا یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں آزادی ہند کے ساتھ دلچسپی بڑھ رہی ہے، سرکاری اور غیر سرکاری حلقے ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا کوئی تعجب نہ ہوگا، اگر صدر امریکہ نے مسٹر چرچل کو توجہ دلائی ہو، اور اس کے پیش نظر سرکاری حلقوں میں پھر کانگریس سے گفت و شنید کے لئے غور کیا جا رہا ہو۔

انگلستان کا ٹوری اور ہندوستان کا آئی سی ایس ایک عرصہ سے ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے، اور ہر مرتبہ نئی قسم کی بہانہ بازی سے کام لیا جاتا رہا ہے کبھی "اتفاقی نہیں ہے" سے کام لیا گیا، اور آج کل انہیں [illegible] ہندو ہوتے سے مسلمانوں کو مرعوب کیا جا رہا ہے، کبھی ہندو مسلم [illegible] کی ناچاقی اور جہل کی آڑ لی جاتی ہے، اور کبھی [illegible] سے ڈرایا جاتا ہے، غرضکہ مسئلہ

خوئے بد را بہانہ بسیار

کا مصداق رہا ہے، اور یہ کھیل جو آج کل کھیلا جا رہا ہے اب سے بہت پہلے کھیلا جاتا رہا ہے، فرق صرف اتنا ہوا ہے کہ اس مرتبہ نئے کھلاڑی ہیں، اور کھیل کا رخ تبدیل کر دیا گیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ چین کا بچانا ہندوستان کے لئے اور امریکہ کے لئے ضروری ہے، اور چین کی حفاظت اور اعانت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہندوستان میں ایک بے پناہ جوش جنگ کے لئے پیدا کیا جائے، اور جو فضا روس اور چین میں ہے، وہی ہندوستان میں ہو، تاکہ جنگ جلد از جلد کامیابی سے ختم ہو، اس لئے توقع ہے کہ اس مرتبہ بہانہ بازی سے کام نہیں چلے گا، اور سامراج کو اپنی جگہ سے ہٹنا پڑے گا، اور ملک کی آواز کو بہرے کانوں سے سننا ہوگا چاہے لیگ کے نام پر کتنے ہی سامراجی ایجنٹ شور مچائیں

لیکن حکومت اس سے ناواقف نہیں ہے کہ جن اداروں کو وہ ہندوستان کی آزادی کی راہ میں لانے کے لئے ساعی ہوتی ہے، یا ان کی ہمت افزائی سامراجی اغراض کے لئے کرتی ہے ملک ان کے ساتھ کتنے قدم چلتا ہے؟

بہر حال اگر حکومت حقیقتاً یہ چاہتی ہے کہ طاقت ملک کے نمائندوں کو دے، اور جب کہ طرز نازانہیں چاہتی، تو اس کو اس مقام سے نیچے اترنا پڑے گا جس پر سر کرپس کو بٹھایا گیا تھا، اور اس کے لئے لازمی طور سے شاہی خاندان کے کسی ممتاز فرد کو وزیر ہند اور وائسرائے کی دی ہوئی نگرانی سے آزاد کرکے شاہی اختیارات کے ساتھ ہندوستان بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ جلد از جلد ہندوستان میں جنگ جیتنے کے لئے وہ فضا پیدا ہو سکے، جو رکیس اور چین میں ہے، اور جس جوش نے نازی طاقتوں کو باوجود مشکلات کے روک رکھا ہے، ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ دنیا کا جغرافیہ کیا ہوتا؟

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کئی سال گذرنے پر اور مزاحمت نہ ہونے پر بھی حکومت ہند وہ جوش اور وہ فضا پیدا نہ کر سکی جو چین اور روس میں ہے۔ ظاہر ہے کہ روپیہ اور جبر تی حاصل کرنے میں حکومت کے لئے مشکلات نہیں ہیں، لیکن اس کے باوجود قومی حکومت کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے، جس سے حکومت ہند بھی نا آشنا نہیں۔

لہذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ وقت کو ضائع نہ کرے اور اس مہلت سے جو جاپان نے ہندوستان پر حملہ نہ کرکے دی ہے جس قدر جلد ہو سکے فائدہ اٹھایا جائے، اور ہندوستان کے چپہ چپہ پر کارخانے کھول کر ایک کروڑ کی فوج تیار کرنے اور اس کے لئے اسلحہ فراہم کرنے کا وسیع پروگرام پیش کرنا چاہیئے۔ پھر دیکھنا ہے کہ جدید اسلحہ سے مسلح اور بے پناہ جوش کی مالک مخلص گورنمنٹ سے جس میں دنیا کی بہادر اقوام شامل ہوں گی، جاپان اور جرمنی کس طرح ٹکر لے سکے گا۔

ہندوستان میں خام اشیاء کی کمی نہیں ہے، ہندوستان بہادر اقوام کا چمن ہے اگر ضرورت ہے تو صرف وہ بے پناہ جوش پیدا کرنے کی جس نے چین اور رکیس کو ناقابل تسخیر بنا دیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ جاپانی اور جرمنی سپاہیوں کے مقابلہ میں ہندوستانی سپاہی ہر طرح بہتر ہے، وہ مصائب کے وقت استقلال کا ثبوت دیتا ہے، اور چنے کھا کر بھی کئی کئی دن میدان جنگ میں اپنے فرائض ادا کر سکتا ہے، وہ موت سے کھیلنا معمولی بات سمجھتا ہے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ دشمن ہندوستان پر حملہ آور ہو اور اس کی قبر وہیں نہ بنا دی جائے کہ قرائن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس لڑائی کا فیصلہ ہندوستان کی سرزمین پر ہوگا۔

گوالیار کے مسلمان کیا کہتے ہیں؟

اس مہینہ میں پیشوا کے دفتر میں گوالیار کے متعدد مسلمانوں کے مراسلے آئے ہیں، جن میں خصوصیت سے مولانا مسعود احمد صاحب آف سنٹرل مسلم انڈیا بلاک (اوجین) اور مولوی سید امین احمد صاحب قادری آف انجمن اسلام اور ایڈیٹر صاحب اتحاد گوالیار کے مسلمانوں کے بیان کردہ فرضی مظالم اور ان کے ایجی ٹیٹ لیڈروں کے پوست کندہ حالات لکھے ہیں، جو بے حد شرمناک اور افسوسناک ہیں، ان مراسلات کو اگر حریت کے صفحات پر جگہ دی جائے تو پوری ایک اشاعت بھی کافی نہ ہو۔

افسوس ہے کہ پیشوا کے صفحات محدود ہیں، اس لئے یہ طویل مراسلے درج نہیں کئے جا سکتے، لیکن ان میں سے ہر مضمون کا خلاصہ ضرور آئندہ اشاعتوں میں درج کیا جائیگا۔

ہمیں خوشی ہے کہ ایک منصف مزاج، غیر متعصب حکمراں کے خلاف جو کمینہ پراپیگنڈا شروع کیا گیا تھا وہ اپنی موت آپ مر رہا ہے۔

ہم کوشش کریں گے کہ بہت جلد اکبر اعظم کی پالیسی کے علمبردار ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب گوالیار کے دور کی ترقیات اور مسلمانوں کے ساتھ رواداری کے حالات پیشوا میں شائع کریں، اور اعداد و شمار سے ثابت کریں کہ مسلمانوں کی آبادی کا تناسب کیا ہے، اور سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں تناسب آبادی سے کتنا زیادہ حصہ مسلمانوں کو ملا ہے۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ نواب بہادر یار جنگ مہدوی، اسٹیٹس مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے گوالیار آنے والے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر نواب صاحب مسلمانان گوالیار کے ساتھ بیان کردہ مظالم کو بے نقاب کر سکیں، مگر اس سلسلہ میں نواب صاحب کی پوزیشن بہت دلچسپ ہے، وہ حیدر آباد میں غیر حیدر آبادیوں کی مداخلت ناپسند کرتے ہیں، لیکن ان کی آمد گوالیار کو کیا کہا جائے گا؟

کیا مسٹر شیں غائب؟

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مشرقی بہت جلد رہا ہوں گے اور

خاکساروں پر سے پابندیاں بھی عنقریب اٹھ جائیں گی، اور مشرقی صاحب کو موقع دیا جائے گا کہ وہ حسب وعدہ چار لاکھ مسلمان فوجی بھرتی کے لئے پیش کر سکیں۔

اس سلسلہ میں مسٹر مشرقی کا ایک بیان خاکساروں کے نام سے شایع ہوا ہے، جس میں ان کو خدمت خلق کا حکم دیتے ہوئے عصر اور مغرب کے صرف فرض پڑھنے کا حکم ہے، بلکہ سنتوں کی ادائیگی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ خدمت کی نمائش کے لئے سنتیں ترک کر دی جائیں۔

اگر مسٹر مشرقی کے بیان کا یہی مطلب ہے جو ہم سمجھے ہیں تو مذہبی احکام میں یہ ایک بہت بڑی اور ناقابل برداشت فتنہ انگیزی ہے، جس کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر مشرقی اپنے اس بیان کی تشریح کریں، تاکہ عوام کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقع ملے۔

لیبیا میں شکست کے بعد

لیبیا میں شکست کے بعد ایک طرف انگلستان میں لے دے ہو رہی ہے، دوسری طرف ہندوستان میں چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں، حالانکہ اس شکست کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ جس طرح جنرل رومیل نے سال گزشتہ برطانوی افواج سے شکست کھائی تھی، اسی طرح سامان اور فوج کی کثرت کے بل بوتہ پر اس نے طبروق فتح کر لیا ہے، اور جنگ میں ایسا ہوتا ہی ہے کہ کبھی فوجی مصالح کے پیش نظر پیچھے ہٹا جاتا ہے اور کبھی سامان کی کمی کی وجہ سے دشمن آگے بڑھتا ہے بالکل یہی حالت طبروق میں پیش آئی کہ روس کو سامان کثرت سے بھیجا گیا، اور یہ سمجھا گیا کہ لیبیا کو زیادہ ضرورت نہیں ہے، اس لئے غلط اندازہ کی وجہ سے طبروق ہاتھ سے نکل گیا۔

اب صورت یہ ہے کہ طبروق حاصل کرنے کے لئے ہر طرف سے فوج اور سامان بھیجا جا رہا ہے۔ اور جنرل رومیل سے زیادہ ہوشیار برطانوی جنرل (آکن لک) نے فوج کی کمان سنبھال لی، اور جرمنی سیلاب کو جو مصر کی جانب تیزی سے بڑھ رہا تھا، روک لیا ہے، اور توقع کی جا رہی ہے کہ بہت جلد برطانوی افواج نازی افواج کا تعاقب کریں گی، اور اس مرتبہ لیبیا میں مکمل شکست دشمن کو دے کر دم لیا جائیگا۔

لہٰذا نہ گھبرانے کی ضرورت ہے، اور نہ پریشان ہونے کی بلکہ پہلے سے زیادہ جوش اور استقلال سے جنگ میں حکومت کی اعانت کرنی چاہیئے، اور زیادہ سے زیادہ بھرتی اور مالی امداد کرنی چاہیئے، تاکہ حکومت اس سیلاب کو جو ہندوستان کی جانب ہر چہار طرف سے ہے، [illegible]

کانگریس کو بدنام کرنے والے

بمبئی میں مسٹر راج گوپال اچاریہ تقریر کر رہے تھے کہ کسی بدتمیز نے ان پر تارکول پھینک دیا، ملک کے جلسوں میں اب تک انڈے، سوڈے کی بوتلیں، پرانے جوتے، کرسیاں ہی آلات حرب سمجھے گئے تھے، لیکن اس گندہ شاہی کے لئے تارکول پہلی مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

راجہ جی کی تقریروں پر سخت تنقید بھی کی گئی ہیں، اور ان کے ارادوں پر بھی بہت زیادہ بحث کی جا چکی ہے، لیکن یہ کیسی درندگی اور غنڈہ گردی ہے کہ راجہ صاحب جیسا بڑا لیڈر اور پرانا محب وطن محض اختلاف رائے کی بنیاد پر اپنی عزت کو گندوں سے نہ بچا سکا، راجہ جی پر جس شخص نے تارکول پھینکا، اس نے ملک کے سب سے بڑے مسئلہ کے حل میں مشکلات پیدا کیں، کانگریس کی مجلسی تہذیب پر بٹہ لگایا، ملک کے بہت بڑے لیڈر کی بے عزتی کی، مہاتما گاندھی، مولانا آزاد، پنڈت نہرو کی بے عزتی کی اور آزادی خیال کا جنازہ اٹھایا۔

اگر وہ کانگریس کا ممبر ہے، تو اس کا فرض ہے کہ وہ جرات کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے نام کا اعلان کرے، اور یا اپنی اس حرکت کے جواز کے دلائل پیش کرے ورنہ راجہ جی سے معافی مانگے۔

امید ہے کہ راجہ جی کی اس توہین پر کانگریسی لیڈران خاموش نہ رہیں گے۔

حریت کا سالنامہ

حریت کا سائز پشولے دوگنا ہے، اور اس کی ضخامت ۹۲ صفحے ہے، جس میں ۱۶ صفحے پر پچاس بلاک ہیں، پانچ بلند پایہ ڈرامے ہیں آٹھ سبق آموز افسانے ہیں، پانچ مشاہیر ہند کے سوانحات ہیں، ۱۴ ادبی شہپارے ہیں، مسلمانوں کی رواداری پر تین مختصر مقالے ہیں، مسلمانوں نے ہندوستان کی تہذیب اور تمدن کے لئے جو کام کیا ہے، اس پر دو اہم مضامین ہیں بیس شعراء کا روح نواز کلام ہے۔ دس فلمی دنیا کے اکابرین کے حالات ہیں، گویا کل نظم و نثر کے مجموعہ میں ستاون عنوانات ہیں، جن میں ہندوستان کے بہترین لکھنے والوں کے مضامین ہیں، دو رنگ کا خوش نما ٹائٹل ہے، قیمت بلا تصویر آٹھ آنے اور با تصویر بارہ آنے، لیکن جو حضرات حریت کے سالانہ خریدار

ہوجائیں، ان کو یہ بیش قیمت ادبی تحفہ مفت ملے گا۔ سالانہ قیمت صرف تین روپے ہے۔ آج ہی تین روپئے کامنی آرڈر بھیج کر رسالہ خریدار بن جائیے

نیشنل گورنمنٹ کا سراب

ہندوستان کا متحدہ مطالبہ نیشنل گورنمنٹ کا ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حکومت کسی صورت میں بھی طاقت ہندوستانیوں کو منتقل کرنے کے لئے تیار نہیں، اور اسی ذہنیت کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک میں جو جوش ہندوستان کے بچاؤ کے لئے ہونا چاہیئے، وہ نظر نہیں آتا۔ جس کی ذمہ داری سے کسی صورت میں بھی حکومت سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

عرصے سے شور تھا کہ وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل میں توسیع ہوگی، اور کرپس مشن کے اصولوں پر اس کی بنیاد ہوگی لیکن

"کھودا پہاڑ نکلی چوہیا"۔

والی ضرب المثل اس نئی توسیع شدہ کونسل پر عائد ہوتی ہے اس کونسل کی حالت یہ ہے کہ

"نہ روے زناں نہ رہے مرداں"

نہ یہ ہندوستان کے مطالبات کو پورا کرتی ہے، نہ پوری طرح اس پر انگریز کا قبضہ ہے، وہ ہندوستانی جو جسم کے اعتبار سے ہندوستانی ہیں، لیکن جن کی روح سامراجی ہے، اور جن کو عوام کی کسی جماعت کا اعتماد حاصل نہیں ہے، ہندوستان کے متحدہ مطالبہ کے خلاف حکومت کو مل گئے ہیں، اور اس نے ان کو نامزد کر لیا ہے، اب وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل کی ترتیب یہ ہوگی :۔

ممبر انچارج سول ڈیفنس۔ سر جے پی سریواستو آنریبل ڈاکٹر راگھویندرا راؤ آنجہانی کی جگہ۔

ممبر وار ٹرانسپورٹ۔ سر ای سی بنتھل (سر اینڈرو کلو کی جگہ جو اب آسام کے گورنر مقرر ہوئے ہیں)

ممبر پوسٹل اینڈ ایر (ڈاک و فضا) خان بہادر سر محمد عثمان۔

ممبر ڈیفنس۔ آنریبل ملک سر فیروز خاں نون۔

کامرس ممبر۔ آنریبل این۔ آر سرکار۔ آنریبل دیوان بہادر سر راسوامی مدلیار کی جگہ جو اگزیکٹیو کونسل کے ممبر رہیں گے، اور وار کیبنٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔

ممبر ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈس۔ سر جوگندر سنگھ، آنریبل مسٹر سرکار کی جگہ۔

لیبر ممبر ڈاکٹر بی آر امبیدکر۔ آنریبل ملک سر فیروز خاں نون کی جگہ۔

محکمہ جنگ آیندہ اس محکمہ کا نام ہوگا جو ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف کے پاس ہے۔

نئے ڈیفنس ممبر کے فرائض :۔ نئے ڈیفنس ممبر اس کام کے ذمہ دار ہوں گے، جو اس وقت ڈیفنس کوارڈی نیشن ڈیپارٹمنٹ (محکمہ ارتباط دفاع) کے ہاتھوں سرانجام پاتا تھا، اور ہندوستان کے بچاؤ کے متعلق ایسے دوسرے معاملات ان کے ہاتھوں میں ہوں گے جو اس وقت وزارت جنگ اور وزارت دفاع شہری کے کاموں میں شامل نہیں ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ چند نئے نام اس نئی کونسل میں ہندوستانیوں کے ضرور شامل کر دیئے گئے ہیں، لیکن ان میں سے کیا ایک بھی یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ اس کو عوام کا اعتماد حاصل ہے، اور وہ عوام کے سامنے حکومت کا نظریہ پیش کر سکتا ہے۔ تیرہ فیصدی سکھوں کو مرکز میں جو نمائندگی دی گئی ہے، اس تناسب سے نہ مسلمانوں کا خیال رکھا گیا ہے، نہ ہندوؤں کا اور نہ اچھوتوں کا، خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ اس نامزدگی میں بھی ناانصافی برتی گئی ہے، کیونکہ صرف سر محمد عثمان صاحب کا اضافہ مسلمانوں کی دس کروڑ آبادی کی نمائندگی کیلئے منظور نہیں کیا جا سکتا، پھر جو محکمہ سر محمد عثمان کے سپرد کیا گیا ہے، وہ کچھ زیادہ اہم بھی نہیں ہے، اس لئے حکومت کی یہ نامزدگی نہ مسلم لیگ کے نقطۂ نظر سے درست ہے نہ مہا سبھا کی خواہشات کے مطابق۔

جب تک کانگریس اور لیگ کی نمائندہ جماعتوں سے غداری کرنیوالے حکومت کو ملتے رہیں گے، حکومت کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ ملک کی آواز کو سنے۔ کانگریس کا فرض ہے کہ وہ اس نئی کونسل کے متعلق ایک عام اعلان کرے اور ایک تاریخ مقرر کرکے تمام ہندوستان میں جلسے کرا کر نیشنل گورنمنٹ کے اس نام نہاد سراب پر صدائے احتجاج بلند کرے تاکہ ان نئے تقررات کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ رہے، ہمارا خیال ہے کہ مسلم لیگ کے ڈکٹیٹر مسٹر جینا کو بھی ان نئے تقررات پر لیگ کی رائے ظاہر کرنی چاہیئے تاکہ ملکی حلقوں کی رائے ظاہر ہو سکے۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے ان میں

ایک آپ بھی ہیں، اور آپ کا نمبر خریداری ہے

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم اور کیجئے اور سب کی قیمت آج ہی بذریعہ منی آرڈر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

معتزلہ کہتے ہیں کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیگا اس کے صغیرہ خود معاف ہو جائیں گے یعنی ان پر مواخذہ نہ ہوگا، معتزلہ اپنے اس عقیدہ کے ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

ان تجتنبوا کبائر ما	اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے
تنہون عنہ نکفر عنکم	جن سے تم منع کئے گئے ہو
سیاتکم و ندخلکم مدخلا	بچتے رہوگے تو ہم تمہارے
کریما۔	چھوٹے چھوٹے قصور محو کردینگے

اور مقام عزت میں تم کو داخل کریں گے۔

اس آیت میں کبیرہ گناہوں کے مقابلہ میں سیئات یعنی صغائر کی معافی کا ذکر کیا گیا ہے۔

علماء اہل السنت والجماعت کہتے ہیں کہ اس آیت میں کبائر سے مراد کفر ہے اور سیئات سے مراد کبیرہ اور صغیرہ دونوں قسم کے گناہ ہیں، اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر تم کفر سے بچتے رہوگے تو ہم تمہارے بڑے چھوٹے گناہوں کو معاف کردیں گے، اسی آیت کے مفہوم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہوں کی معافی خدا کے ذمہ واجب نہیں ہے، بلکہ اس کا یہ فعل بندوں پر فضل و احسان ہے۔

پھر معتزلہ کا خیال یہ ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ملن لیشاء کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ نہیں کرے گا، خدا اس کے شرک کو معاف نہیں کرے گا، اور اس سے کم درجہ کے گناہوں کو توبہ کرنے پر معاف کردے گا، معتزلہ کا یہ عقیدہ عقل کے قطعاً خلاف ہے، اس لئے کہ جب کفر تک توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو اس سے کم درجہ کے گناہوں کا توبہ کے بعد معاف ہو جانا کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔

یہ آیت شرک اور دوسرے تمام گناہوں کے فرق کو ظاہر کرتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ خوارج کا یہ عقیدہ کہ ہر گناہ شرک ہے، اور مرتکب گناہ مشرک ہے قطعاً غلط ہے۔

قرآن مجید میں ایک اور آیت یہ ہے

قل یا عبادی الذین اسرفوا	اے محمدؐ تم میری طرف سے ان
علی انفسہم لا تقنطوا من	لوگوں سے کہہ دو کہ اے میرے
رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر	بندو گناہ کرکے اپنے آپ پر
الذنوب جمیعا انہ ھو	زیادتیاں کرنے والو، اللہ کی
الغفور الرحیم	رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اللہ

سب گناہ بخش دے گا، وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالےٰ تمام گناہوں کو بخش دیگا اس بناء پر مشرک بھی بخشا جائے گا، اور اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

امام زاہدؒ کہتے ہیں کہ اس آیت میں اسرفوا علی انفسہم سے اگر مراد شرک اور دوسرے تمام گناہ ہیں تو آیت کے معنی یہ ہونگے کہ ایمان لانے کے بعد خداوند تعالےٰ تمہارے شرک اور دوسرے تمام گناہ معاف فرمادے گا، اور اگر اسراف سے مراد صرف صغائر ہیں تو پھر کوئی شبہ ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس آیت میں توبہ سے مراد عمل کا اخلاص ہے یعنی توبہ کے بعد دوبارہ ارتکاب نہ کیا جائے گا۔

(۸۵)
امانتوں کو طریقۂ حق پر تقسیم کرنے اور فیصلہ میں زیادتی نہ کرنے کا بیان

ان اللہ یامرکم ان	
تؤدوا الامانات الی اہلہا	اے مسلمانو! اللہ تم کو حکم دیتا
واذا حکمتم بین الناس	ہے کہ امانت رکھنے والوں کی
ان تحکموا بالعدل۔	امانتیں تم ان کے حوالہ کردیا
ان اللہ نعما یعظکم	کرو۔ اور جب تم لوگوں کے
بہ۔ ان اللہ کان	باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرو تو
سمیعا بصیرا۔	انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ

تم کو جو نصیحت کرتا ہے وہ اچھی ہے۔ اللہ بے شک سنتا اور دیکھتا ہے۔

تفسیر:- اس آیت کے نزول کا واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ فتح مکہ کے دن کعبہ کے کلید بردار، متولی عثمان بن طلحہ نے خانہ کعبہ کے دروازہ کو بند کر دیا تھا جب حضور نے ان سے کنجیاں طلب کیں تاکہ آپ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں، تو عثمان بن طلحہ نے کنجیاں دینے سے انکار کر دیا، اور یہ کہا کہ اگر میں آپ کو خدا کا رسول مانتا تو ضرور کنجیاں دے دیتا۔ یہ الفاظ سنکر حضرت علیؓ نے عثمان بن طلحہ کا ہاتھ پکڑ لیا، اور جھٹکا دے کر کنجیاں چھین لیں اور خانہ کعبہ کا دروازہ کھول دیا۔ حضورؐ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی، جب آپ باہر تشریف لائے تو حضرت عباسؓ نے پوچھا "کنجیاں کس کو دی جائیں"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور حضورؐ نے فرمایا "علیؓ! کنجیاں عثمان بن طلحہ کو دے دو، خدا تعالےٰ یہ حکم دیتا ہے کہ "امانت داروں کو ان کی امانت حوالہ کر دی جائے"۔ اس کے بعد حضرت عثمان بن طلحہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا، اور حضورؐ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ کعبہ کی تولیت ہمیشہ ان کی اولاد میں رہے۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! خدا تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان کسی بات کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے کام لو، اور جب تمہارے پاس امانتیں رکھی جائیں تو تم ان کو ان کے مالکوں کے حوالہ کر دو یعنی خیانت نہ کرو۔

بعض مفسرین کا بیان تو یہ ہے کہ واذا حکمتم کے مخاطب والی و حاکم ہیں، اور حاکم سے مراد ہر وہ شخص ہے جو فیصلہ کا حق رکھتا ہے، خواہ امام ہو یا قاضی۔ حاکم ہو یا امیر یا اور کوئی شخص۔

(باقی آئندہ)

آسان ترجمہ اور تفسیر والا قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ محدث دہلوی کا ہے، حاشیہ پر ان ہی کی تفسیر موضح القرآن ہے، بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں، پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے، اور دوسرے باب میں قرآن حکیم کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے، پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں، جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے۔ چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں، ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے، قلم جلی ہے، صحت اکیس علما اور قاریوں نے کی ہے، سفید ناروے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے، مساجد میں رکھنے، غربا میں تقسیم کرنے کے لئے اس سے سستا قرآن مجید آپکو کہیں نہیں ملے گا قیمت مجلد نقرئی کار ۱۴؍ حاشیہ ارغوانی بلا جلد عہ حاشیہ مجلد قرئی کار ۶؍ محصول ڈاک ۱۳؍

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ادبِ نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات صلعم کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ غازی صاحب)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۵۹) صدق اور کذب اور ان کے اثرات

عن عبد اللہ بن مسعودؓ عن النبی صلعم قال. علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ ومایزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا. وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار ومایزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا ہے سچ بولنا اختیار کرو، اس لیے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے، اور آدمی برابر سچ بولتا اور سچ بولنے کا قصد رکھتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں اس کا نام سچوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ جھوٹ فجور (بدکاری) کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ میں لیجاتی ہے، اور آدمی برابر جھوٹ بولتا ہے، اور جھوٹ بولنے کا قصد رکھتا ہے، یہاں تک کہ اس کا نام خدا کے ہاں جھوٹ بولنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

تشریح الفاظ:۔ راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں لکھا ہے کہ صدق اور کذب قول میں ہوتا ہے، خواہ قول کا تعلق زمانہ گزشتہ سے ہو یا آئندہ سے۔ وعدہ ہو یا غیر وعدہ، اور صدق وکذب ارادی کا تعلق خبر سے ہوتا ہے، اور کبھی خبر کے علاوہ بھی جیسا کہ استفہام اور طلب میں۔

صدق کا تعلق ضمیر اور مخبر عنہ سے ہوتا ہے یعنی جو بات دل کے موافق اور جس واقعہ کو بتایا گیا ہے اس کے مطابق ہو اس کو صدق کہتے ہیں، اور جو بات ایسی نہ ہو یعنی مخبر عنہ اور ضمیر کے مطابق نہ ہو وہ صدق نہ ہوگا، اور اس کی دو قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ وہ بات بالکل جھوٹی ہو، دوسرے یہ کہ مشکوک ہو یعنی اس کا صدق وکذب دائمی نہ ہو جیسا کہ منافق کا یہ قول کہ "محمدؐ خدا کے رسول ہیں" اس اعتبار سے کہ محمدؐ واقعی خدا کے رسول ہیں یہ قول صحیح ہے لیکن اس اعتبار سے کہ یہ قول منافق کے ضمیر کے مخالف ہے اس کو جھوٹ بھی کہہ سکتے ہیں۔

صدیق اس شخص کو کہتے ہیں جو کثرت سے سچ بولتا ہو۔ صدق وکذب کبھی اعتقاد میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ میرا خیال درست ثابت ہوا، اور کبھی فعل میں بھی ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص قتال میں سچا ثابت ہوا، اور اسی میں یہ قول بھی داخل ہے کہ صدقت الرؤیا یعنی خواب کو سچا کر دکھایا۔ یا خواب سچ ہوا یا تیرا خواب سچ رہا۔

جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ صدق وہ چیز ہے جو واقع کے مطابق ہو، اور کذب وہ چیز ہے جو واقع کے مطابق نہ ہو۔ اور بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ صدق وہ چیز ہے جو اعتقاد کے مطابق ہو اور کذب وہ ہے جو اعتقاد کے مطابق نہ ہو۔

ہدایت کے معنی ہیں ایسا رستہ بتانا یا دکھانا جو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ بر کے معنی ہیں بھلے کاموں میں زیادتی۔ اس میں خیرات وصدقات کی تمام اقسام داخل ہیں۔ عمل خالص دائمی کو بھی بر کہتے ہیں جنۃ اصل میں ڈھال یا اس چیز کو کہتے ہیں جو بچانے اور چھپانے والی ہو۔ اصطلاح میں اس باغ کو کہتے ہیں جس میں پھل دار درخت کثرت سے ہوں، چونکہ ان درختوں کا سایہ دھوپ سے بچاتا اور بالائی مضرات سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے اس کو جنۃ کہتے ہیں تحری الشئی کسی کام کو قصداً وعمداً کرنے کو کہتے ہیں۔ فجور دیانت کے پردہ کو چاک کر دینا اصطلاح میں فساد کی خواہش اور معاصی کی جانب رغبت کو بھی کہتے ہیں، اور شر کی تمام اقسام اس میں داخل ہیں۔

تشریح:۔ صدق فضائل میں بہترین فضیلت ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اخلاق کی بنیاد ہے، صدق ہی پر اجتماعی نظام قائم ہے اور امور کی ترتیب بھی صدق ہی کے ذریعہ درست ہوتی ہے

اور صدق ہی کے ذریعہ تمام امور بہترین حالت میں انجام پہنچتے ہیں۔

سچ بولنے والے انسان کا درجہ لوگوں میں بلند ہوتا ہے۔ وہ اس پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہیں اس کی باتوں کو رغبت اور شوق سے سنتے ہیں، اس سے محبت کرتے ہیں، عدالتوں میں وہ معزز سمجھا جاتا ہے اور قضاۃ اس کی شہادت کو معتبر سمجھتے ہیں۔ اسی بنا پر حضورؐ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سچ بولو، اور سچائی کو اپنا نصب العین بنالو، اسی طرح خداوند تعالےٰ نے ہم کو یہ حکم دیا ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین	ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔

اور خداوند تعالےٰ نے حضرات ابراہیمؑ۔ اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے فضائل بیان کرتے ہوئے صدق کی ایک خاص فضیلت کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے۔

ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا	اور ہم نے ان کو اپنی رحمت عطا کی اور ان کے لئے سچائی کی زبان ہم نے بلند کی۔

اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مدح اسی سلسلہ میں ان الفاظ سے کی ہے:۔

واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیا۔	اے محمدؐ! اسمٰعیل کا ذکر بھی کتاب (قرآن) میں بیان کر، وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول و نبی تھا۔

اور حضرت ادریسؑ کی تعریف اسی سلسلہ میں ان الفاظ سے فرمائی ہے:۔

واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا ورفعناہ مکانا علیا	کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر بھی بیان کر، وہ بڑا سچا نبی تھا۔ ہم نے اس کا درجہ بلند کیا تھا۔

(باقی آئندہ)

حدیث کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد

احادیث ستہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں، بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفق علیہ کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف عدیہ کر معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے اس کی دو جلدیں ہیں، پہلی جلد ۴۰۲ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری جلد بھی ۱۱۴ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں، گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں۔ اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام میں ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج نکاح، دودھ پلانا۔ طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیا، نیکی، خیرات، تقدیر غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں، شروع میں امام مسلمؒ کے حالات صحیح مسلم کامل کے حالات، صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبویؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں صحیح مسلم میں عہد رسالتؐ کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہؐ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت ۶ر مجلد ۸؍ مجلد چرمی پشت ۸؍ اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ ۸ر مجلد ۹ر مجلد چرمی ۱۰ر ہے خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ للعہ مجلد ۱۲ر مجلد چرمی پشت ۱۳ر

۲۰۰ دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

(حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، ابن ماجہؒ، نسائیؒ، مسند امام شافعیؒ مسند امام حنبلؒ، مسند، بیہقیؒ، زرینؒ اگر آپ خریدیں تو انکی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبد اللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں، حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس تقریباً مشرح اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے، اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے، بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان حدیث کی سوانح عمری اور آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ۲۶×۲۰ بڑا سائز رہنما کے صفحے کے برابر، ضخامت ۱۰۷۲ صفحے قیمت بلا جلد للعہ مجلد بارہ للعہ مجلد چرمی پشت للعہ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلد میں ریلوے کے ذریعہ منگاتے ہیں۔

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۷۰- ایک بادشاہ کے تمرد کا نتیجہ

بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ اقلیم میں ایک سرکش بادشاہ تھا جو خدا کا منکر تھا، مسلمانوں نے اس سے جہاد کیا، اور اس کو زبح کو شکست دے کر اس کو گرفتار کر لیا، آپس میں مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اس منکر و نافرمان بادشاہ کو قتل کی کون سی سزا دی جائے رائے یہ قرار پائی کہ پنجرے میں بند کر کے طرح طرح کی تکلیفیں دی جائیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، جب وہ ناقابل برداشت تکلیفوں سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنے معبودوں کو مدد کے لئے بلایا، اور ایک ایک بت کا نام لے کر کہا کہ مجھ کو اس تکلیف سے نجات دو، لیکن کسی بت نے اس کی التجا کی پروا نہ کی، آخر مایوس ہو کر اس نے ایک روز اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا "اے بزرگ و برتر خدا تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک و مثیل نہیں، اور تو ہی صرف عبادت کے قابل ہے، اور کوئی نہیں۔ تو مجھ کو اس تکلیف سے نجات دے" معاً آسمان پر ابر آیا اور تیز ہوا چلی، جس نے پنجرے کو اٹھا لیا، اور دیر تک پنجرے کو آسمان و زمین کے درمیان گھماتی رہی پھر ایک ایسی آبادی میں پنجرے کو جا کر ڈال دیا جہاں بت پرست رہتے تھے، لوگوں نے بادشاہ کو پنجرے سے نکال کر اس کا حال پوچھا۔ بادشاہ نے تمام واقعہ بیان کیا، اور اس کے بعد اُن لوگوں میں اسلام کی تبلیغ شروع کر دی، اور بہت تھوڑے دنوں میں ساری آبادی کو مسلمان کر لیا۔

۱۷۲- ایک بزرگ اور یہودی کا مکالمہ

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک جامع بیان واعظ لوگوں کے مجمع میں وعظ و نصیحت کر رہا تھا کہ ایک یہودی ادھر سے گذرا، اس نے سُنا کہ واعظ لوگوں کو خوف خدا دلا کر بتا رہا ہے کہ عذاب الٰہی سے اپنے آپ کو بچاؤ جو بہت سخت ہے۔ اس سلسلہ میں واعظ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

وان منکم الا واردھا	لوگو تم میں سے کوئی ایسا نہیں
کان علی ربک حتما مقضیا	ہے جو جہنم سے ہو کر گذرے

یہ ایک وعدہ فیصل شدہ تیرے رب پر لازم ہے۔

یہودی نے واعظ کی یہ تقریر سُن کر واعظ سے کہا "اگر آپ کا یہ بیان درست ہے تو ہم اور تم دونوں برابر ہیں (یعنی دونوں جہنم سے ہو کر گذریں گے)" واعظ نے یہ الفاظ سُن کر کہا "ہم اور تم دونوں برابر نہیں ہیں، ہم لوگ (یعنی مسلمان) جہنم سے ہو کر گذر جائیں گے اور تم دوزخ سے آگے نہ جانے پاؤ گے (یعنی دوزخ ہی میں رہ جاؤ گے) یعنی ہم دوزخ سے اپنے تقوے کے سبب نجات پا جائیں گے اور تم دوزخ کے اندر اپنے ظلم کے سبب رہ جاؤ گے" یہ کہہ کر واعظ نے یہودی کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

ثم ننجی الذین اتقوا و	پھر پرہیزگاروں کو ہم بچا لیں گے
نذر الظالمین فیھا جثیا	اور ظالموں کو ہم اس میں گھٹنوں

کے بل چھوڑ دیں گے۔

یہودی نے یہ سُن کر واعظ سے کہا کہ "ہم بھی متقی لوگ ہیں اور دوزخ سے نجات پائیں گے"۔ واعظ نے کہا: "تم متقی نہیں ہو متقی صرف ہم لوگ ہیں"۔ یہ کہہ کر واعظ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

ورحمتی وسعت کل شئی	اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے
فساکتبھا للذین یتقون	ہوئے ہے میں اپنی رحمت ان
ویؤتون الزکوٰۃ والذین	لوگوں کے لئے لکھ دوں گا، جو
ھم بآیاتنا یومنون	پرہیزگاری اختیار کریں گے، زکوٰۃ
الذین یتبعون الرسول	دیں گے، میری آیتوں پر ایمان
النبی الامی	لائیں گے اور ایسے پیغمبر کی بیعت

کریں گے جو ان پڑھ (نبی) ہوگا۔

یہودی نے یہ سنکر واعظ سے کہا: "اگر تمہارا بیان درست ہے تو اس کی دلیل پیش کرو"۔ واعظ نے کہا: "اس کی دلیل تو ہر شخص کے سامنے موجود ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس کا ثبوت ہر شخص اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتا ہے، اور وہ ثبوت یہ ہے کہ تم اور ہم دونوں اپنے کپڑوں کو جسم سے اتار کر آگ میں ڈال دیں، جس کے کپڑوں کو آگ نہ جلائے وہی ناجی ہے اور

جس کے کپڑوں کو آگ جلا دے وہی ناری یعنی دوزخی ہے"۔

اس فیصلہ کے مطابق واعظ اور یہودی دونوں نے اپنے اپنے جسموں سے اپنے کپڑوں کو اتارا۔ واعظ نے اول یہودی کے کپڑوں کی چھوٹی سی پوٹلی بنائی اور اس پوٹلی پر اپنے کپڑوں کو لپیٹا اور حاضرین کے سامنے اس گٹھری کو آگ میں ڈال دیا، تھوڑی دیر بعد واعظ آگ کے اندر داخل ہوا اور کپڑوں کی گٹھری کو نکال لایا اور سب کے سامنے گٹھری کو کھولا۔ واعظ کے کپڑے جوں کے توں سالم محفوظ رہے اور یہودی کے کپڑے جو اندر تھے جل کر خاک ہو گئے۔ یہودی بزرگ واعظ کی کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا۔ اور خدا نے اس کو اسلام پر ثبات قدمی مرحمت فرمائی۔

۱۷۳۔ دنیا سے قطع تعلق

ایک بادشاہ زہد و قناعت کی زندگی عرصہ دراز تک بسر کرتا رہا پھر اس کو دنیا کی طرف رغبت ہوئی اور وہ حکومت کرنے لگا۔ انہیں ایام میں اس نے ایک شاندار محل تیار کرایا، اور اس کو خوب آراستہ کیا، جب وہ آراستہ ہو چکا تو لوگوں کی دعوت کی۔ اور کئی روز تک دعوتوں کا سلسلہ جاری رہا، لوگ کھانا کھانے آتے اور محل کی خوب صورتی و نفاست سے بہت خوش ہوتے۔

دعوتوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد ایک روز بادشاہ اپنے خاص مصاحبوں کے ساتھ محل میں بیٹھا تھا۔ کھانے پینے کا شغل جاری تھا کہ بادشاہ نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "تم نے دیکھا میں اس محل کی تعمیر سے کس قدر خوش ہوں، اور یہ محل میرے لئے کس قدر آرام دہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسی قسم کے محل میں اپنی اولاد کے لئے بھی تعمیر کراؤں۔ تم اس معاملہ میں وقتاً فوقتاً مجھ کو بہترین مشورات دیا کرو۔

مختصر یہ کہ لوگ روزانہ محل میں جمع ہوتے۔ کھانے پینے کا شغل اور مشورہ جاری رہتا کہ یکایک ایک روز بادشاہ کے کان میں محل کے کسی گوشہ سے یہ آواز آئی۔

"اے وہ شخص جو اپنے آپ کو ہمیشہ رہنے والا سمجھتا ہے موت کو بھولے ہوئے ہے، تو بے خوف نہ رہ، موت ایک دن تجھ کو ضرور آنی ہے۔ لوگوں میں بیٹھ کر تو خوشی سے اپنے اوقات کو بسر کر یا رنج و غم سے ایام کو گذار، موت تجھ کو چھوڑنے والی نہیں ہے، تو ایسے محل نہ بنا جن میں تو زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتا، ہاں قناعت اور زہد اختیار کر تاکہ خداوند تعالیٰ تجھ کو بخش دے اور جنت کے محل عطا فرما دے"۔

یہ آواز سنکر بادشاہ گھبرا گیا اور حاضرین بھی پریشان ہو گئے بادشاہ نے حاضرین سے پوچھا "تم نے وہ آواز سنی جو میرے کانوں میں آئی ہے"۔ حاضرین نے کہا "ہاں ہم نے سنا ہے"۔ بادشاہ نے کہا "کیا تم اس چیز کو بھی محسوس کر رہے ہو جس کو میں محسوس کر رہا ہوں"۔ حاضرین نے کہا "تم کیا محسوس کر رہے ہو"۔ بادشاہ نے کہا "میں محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی شخص میرے قلب کو دبا رہا ہے، میرے خیال میں یہ موت کا پیام ہے"۔ حاضرین نے کہا "نہیں خدا کے فضل سے آپ صحیح و تندرست رہیں گے"۔ بادشاہ یہ سنکر رو پڑا، اور اس کے بعد حکم دیا کہ شراب کے مٹکوں کو توڑ دو، شراب بہا دو، لہو و لعب کے آلات پھینک دو اور محل کو تمام ممنوعات سے پاک و صاف کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور تمام ممنوعات کو محل سے نکال دیا گیا، اس کے بعد خدا نے بادشاہ کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی، اور اس نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا، وہ ہر وقت یہ کہتا رہتا تھا "موت موت"۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں اس نے اپنی جان خدا کے سپرد کر دی۔ (باقی آئندہ)

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بد مزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا، گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی، ماماؤں کا بھی ناک میں دم تھا، آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

مکمل دہلی کا شاہی باورچی خانہ

خرید لیا اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں، بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بد مزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں، اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں، یہ کتاب جناب حافظ سید عزیز حسن نقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے، جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے، اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے دسترخوان کو اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز ثانی نبی اللہ حضرۃ خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات معرفت کی نادر و قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے)

(جامع سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۱۵. ایک حدیث قدسی کی تشریح

صحبت گرم تھی کہ انا عند ظن عبدی حدیث قدسی کے بیان میں گفتگو شروع ہوئی جس کا مطلب یہ ہے خداوند تعالے فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اتنا قریب ہوں جتنا قریب کہ وہ مجھ کو خیال کرتا ہے۔ حضرت خواجہ رح نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ "انسان کو خداوند تعالے پر نیک گمان رکھنا چاہیئے، اور اپنے نفس پر یعنی اپنے آپ پر بد گمانی رکھنی چاہیئے۔ اور ہر وقت خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔" اسی سلسلہ میں حضرت خواجہ رح نے یہ بھی فرمایا کہ "مشائخ طریقت اس بارہ میں مختلف رائیں رکھتے ہیں کہ انسان کے حال میں امید غالب رہنی چاہیئے یا خوف. بعض مشائخ کی رائے تو یہ ہے کہ بڑھاپے میں امید اور جوانی میں خوف غالب رہنا چاہیئے. بعض نے کہا ہے خوف غالب رہنا چاہیئے اور بعض کہتے ہیں رجا (امید) کا غلبہ ہونا چاہیئے. میری تحقیق یہ ہے کہ انسان پر امید غالب رہنی چاہیئے۔

۲۱۶. ایک اور حدیث کی تشریح

حدیث ان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنی بندہ اگر مجھ کو اپنے نفس میں یاد کرتا تو میں بھی اس کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت یا گروہ میں یاد کرتا ہے، تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں یاد کرتا ہوں کہ ذکر ہو رہا تھا کہ حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ "جماعت یا گروہ کا بہتر ہونا اس اعتبار سے ہے کہ خداوند تعالے بندہ کو حضور صلعم کے گروہ میں یاد کرے اس اعتبار سے نہیں ہے کہ رسل ملک (فرشتے) رسل بشر سے افضل ہیں۔"

اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ "خداوند تعالے نے جس گروہ خیر کا ذکر فرمایا ہے، اس کا خیر ہونا اس اعتبار سے ہے کہ حضور صلعم کا وجود روحانی ملاء اعلیٰ میں موجود ہے اور خداوند تعالے نے اسی کے حضور میں اور اسی گروہ میں بندہ کا ذکر کرتا ہے یا گروہ کا خیر ہونا اس اعتبار سے ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جس کو مہین کہتے ہیں، اور جس کی نسبت ارباب سلوک کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بشر سے افضل ہے، خداوند تعالے نے اسی جماعت میں بندہ کا ذکر کرتا ہے۔"

۲۱۷. موت کے بعد سالک کی ترقی

موت کے بعد سالک کی ترقی کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت خواجہ رح نے فرمایا "شیخ ابن عربی رح نے لکھا ہے کہ جو شخص صحیح اعتقاد اور درست نیت کے ساتھ خدا کی راہ پر قدم زن ہو جائے، اور شریعت کے اصول و آداب کو خوبی کے ساتھ بجا لائے زندگی میں اس کو سلوک کا ذوق اور وجد وغیرہ اگرچہ کچھ حاصل نہ ہوں لیکن موت کے بعد یہ تمام باتیں اس کو حاصل ہو جائیں گی اور خداوند تعالے اس کو سب کچھ عطا کر دے گا" شیخ ابن عربی کا یہ قول نقل کر کے حضرت خواجہ رح نے تھوڑی دیر غور و تامل کیا اور پھر فرمایا کہ "ایسے شخص کو موت سے آنے سے پہلے یا موت کے وقت اسی جہان میں خداوند تعالے اس دولت سے مشرف فرما دیتے ہیں۔" اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ "اعتقاد کا صحیح و درست ہونا. احکام شریعت کی پابندی. اخلاص اور بارگاہ ذوالجلال میں توجہ کا دائمی ہونا ایک بہت بڑی دولت ہے، اس دولت کے مقابلہ میں نہ کوئی ذوق ہے نہ وجد، جس کو یہ دولت حاصل ہو جائے اس کو اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔"

۲۱۸. نسبت قدیم میں اضافہ

حضرت خواجہ رح ارادت مندوں کے حلقہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ "خواجگان طریقت کی نسبت قدیم ہے (یعنی ابتدا سے چلی آتی ہے) وہ کیا چیز ہے جس کو حضرت خواجہ نقشبند رح نے اس کے ساتھ ملایا ہے اور سلسلہ نقشبندیہ اس سے مشہور ہوا ہے۔" حضرت خواجہ رح نے یہ سوال سنکر فرمایا کہ "حضرت خواجہ نقشبند رح نے نسبت قدیم

میں بعض تجلیات اور کیفیات زیادہ کی ہیں چنانچہ حضرت خواجہ احرار رح نے اس کی نسبت لکھا ہے کہ نسبت قدیم کو ختم کرنے والے حضرت خواجہ نقشبندی ہیں اور (ختم نسبت کا مطلب یہ ہے کہ) خاتم وہ شخص کہلاتا ہے جو نسبت کو پورا کر کے ختم کر دیتا ہے (یعنی حضرت خواجہ نقشبند رح نے قدیم نسبت کی اول تکمیل کی اور پھر اس کے سلسلہ کو ختم کر دیا یعنی تکمیل نسبت کا کوئی گوشہ نا تشنہ نہ چھوڑا) اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ " خود حضرت خواجہ نقشبند رح نے بھی یہ فرمایا ہے کہ میں نے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جو بلاشبہ خداوند تعالےٰ تک پہنچانے والا ہے، اور وہ طریقہ محبت اور انجذاب کا ایک خاص طریقہ ہے جو طریق نقشبند میں معمول ہے:" اس کے بعد حضرت خواجہ رح نے فرمایا کہ "محبت اور انجذاب کا جو طریقہ حضرت خواجۂ نقشبند رح نے اختیار کیا ہے، اس کا رُخ صرف ذات احدیت کی جانب ہے، اور وہ بلاشبہ موصل الی اللہ ہے، برخلاف دوسرے طریقوں کے کہ وہ انوار الٰہی کی جانب بھی رُخ رکھتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ جو ان طریقوں کو اختیار کرتے ہیں، اکثر انوار الٰہی میں اُلجھے رہ جاتے ہیں:"

۲۱۹۔ رویت باری کا مسئلہ

حضرت خواجۂ فرمایا کرتے تھے کہ " رویت بصری (یعنی دنیوی آنکھوں سے خداوند تعالےٰ کو دیکھنا) دنیا میں ناممکن ہے البتہ قیامت کے دن یا جنت میں اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سالک دل کی آنکھوں سے اس دنیا میں خداوند تعالےٰ کو دیکھ سکتا ہے۔ مسئلہ کی تحقیق یہ ہے کہ رویت بصری کے ساتھ رویت قلبی کا بھی وعدہ کیا گیا ہے، کیونکہ رویت سے مراد انکشاف کامل ہے اور انکشاف کامل اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ روح کا تعلق بدن سے ہے، خواہ یہ تعلق بدن سے کتنا ہی ضعیف کیوں نہ ہو، [بقیہ]

حضرۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ کا یونیہ قرآن مجید

اس قرآن مجید کی تقطیع ۸ انچ سے ۱۱ انچ ہے، جو نہ بڑی ہے نہ چھوٹی، خاصی چوڑی جلد ہے جس سے حروف کشادہ ہو گئے کتابت عجیب شان کی۔ زیر و زبر اپنے اپنے حرفوں پر پڑھنے میں آسان۔ ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ سلیس ہے، جو خود ایک تفسیر کا کام دیتا ہے، حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحبؒ کی تفسیر موضح القرآن کا اختصار چڑھا ہوا ہے، عربی اور اردو ہر دو خوشخط اور جلی ہیں چھپائی ایسی جیسے بلاک کی۔ ہدیہ مجلد ... یہ پونی سطر کا نمونہ ہے۔ قرآن شریف کا صفحہ اس سے بڑا ہے۔

موضح القرآن یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو	هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
	یہ ہار خاص تمہاری طرف سے ہوئی بے شک اللہ تعالےٰ کو ہر چیز پر پوری

ضعیف العمر اور بچوں کے لئے چوب قلم کشادہ بلا ترجمہ قرآن مجید

خدا شاھد ھے کہ اس کا قلم اتنا موٹا اور تحریر کشادہ

تقطیع ۱۲ انچ طول اور ½۹ انچ عریض ہے۔ گویا پیشوا سے ڈیوڑھا صفحہ ہے۔ سفید کاغذ پر بہت صاف چھپا ہوا ہے، بچوں، عورتوں اور کمزور نگاہوں والے مردوں کے لئے ایسا سستا اور اچھا دوسرا قرآن نہیں ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ہدیہ ہو چکا ہے بہت کم رہ گیا ہے خدا جانے دوسرا ایڈیشن کب چھپے۔ اسی کا دوسرا نام بطرز یسرنا القرآن ہے ہدیہ مجلد ... محصول ڈاک ۱۲ ار

ابن ماجہ شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۴۸) حضرت سہل بن حنیف رضہ فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت شدت سے آتی تھی اور اس کی وجہ سے بہت غسل کرتا تھا اس لئے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو حضور نے فرمایا تمہارے لئے وضو کافی ہے، میں نے عرض کیا، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میرے کپڑوں پر اس کا اثر رہتا ہے، حضور نے فرمایا ایسی صورت میں تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ تم کپڑے پر اس جگہ جہاں کہ تمہیں مذی کا اثر معلوم ہو پانی کے چھینٹے دے لیا کرو۔

سوتے وقت وضو

(۳۴۹) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات اٹھے، بیت الخلا گئے، رفع حاجت کی، ہاتھ منہ دھویا اور سو گئے۔

ہر نماز کے لئے وضو، اور ایک وضو سے تمام نمازیں

(۳۵۰) حضرت انس بن مالک رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے، اور ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے۔

(۳۵۱) سلیمان بن بریدہ رضہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے، مگر فتح مکہ کے دن حضور نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں۔

وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا

(۳۵۲) ابی غطیف الہذلی رضہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کی ایک مجلس میں جو مسجد میں منعقد تھی بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا کہ نماز کا وقت ہوا، آپ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اپنی مجلس میں واپس آ گئے، پھر عصر کا وقت آیا، آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی، اسی طرح مغرب کا وقت ہوا تو آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی، اور اپنی مجلس میں لوٹ آئے، اس پر میں نے عرض کیا اللہ تعالے آپ کا بھلا کرے، ہر نماز پر وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ آپ نے فرمایا اگر میں صبح کے وقت وضو کرتا اور میرا وضو نہ ٹوٹتا تو میں اس سے ساری نمازیں پڑھ لیتا، لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص وضو ہونے کے باوجود ہر نماز کے لئے وضو کرے، اسے دس نیکیاں ملتی ہیں، میں نے یہ جو کچھ کیا، یہ اسی غرض سے تھا کہ نیکیاں کماؤں۔

وضو ٹوٹنے کے بغیر وضو کرنے کی ضرورت نہیں

(۳۵۴) عباد بن تمیم رضہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ۔۔ جس نے نماز میں کوئی چیز پائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، حضور نے فرمایا اس وقت تک وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں، جب تک ہوا خارج نہ ہو یا آواز نہ سنائی دے۔

پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی ایسی محفوظ جگہ پر ہو جہاں جانور یا درندے نہ پہنچ سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلّے[1] ہو تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

(۳۵۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک تالاب پر پہنچے اور اس میں گدھا مرا پڑا تھا، ہم لوگ رک گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، پس ہم نے اس تالاب سے پانی پیا، وضو وغیرہ کیا، اور اپنے ساتھ بھی کچھ پانی لے لیا۔

ایسے بچے کے پیشاب کے متعلق جو کھانا نہ کھاتا ہو

(۳۵۷) حضرت ام قیس بنت محصن رضہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور میرے ساتھ میرا دودھ پیتا بچہ تھا، اس نے حضور پر پیشاب کر دیا، حضور نے پانی منگوایا، اور جہاں بچے نے پیشاب کیا تھا، اس جگہ پر چھینٹے دے دیئے۔

(۳۵۸) (حضرت ابو السمح رضہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ

---

[1] دو قلّے پانی پانچ سو رطل ہوتا ہے۔

صلے اللہ علیہ سلم کا خادم تھا، ایک روز حضرت امام حسنؓ یا حضرت امام حسینؓ حضور کے پاس لائے گئے، اور انہوں نے حضورؐ کے سینہ پر پیشاب کر دیا، لوگوں نے ارادہ کیا کہ حضورؐ کا سینہ دھوئیں، اس پر حضورؐ نے فرمایا، اس پر پانی کے چھینٹے دیدو کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیئے، اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے دینے چاہئیں۔

جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے اُسے کیسے دھونا چاہیئے

(۳۵۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، اس پر بعض لوگ اسکو مارنے کو دوڑے حضورؐ نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو، پھر ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اس پر گروا دیا۔

(۳۶۰) حضرت ام سلمہؓ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم سے عرض کیا کہ میری چادر کا دامن لٹکا رہتا ہے، اور بعض دفعہ میں گندی جگہ سے گذرتی ہوں تو حضورؐ نے فرمایا کہ اسے بعد میں دھو لیا کرو۔

(۳۶۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگ مسجد کی طرف آتے ہیں، اور رستہ ناپاک ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو پاک کر دیتا ہے۔

جنبی سے مصافحہ

(۳۶۲) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم مدینہ کی ایک گلی میں ملے، اور وہ جنبی تھے، اس لئے راستہ کترا کر نکل گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے ان کو بلا بھیجا اور جب وہ آئے تو پوچھا تم کہاں رہے انہوں نے جواب دیا، حضورؐ میں جنبی تھا اور میں نے یہ بُرا سمجھا کہ اس حالت ناپاکی میں آپ کی مجلس میں بیٹھوں، حضورؐ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۳۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور مجھے ملے، میں جنبی تھا، اس لئے میں آپ سے علیحدہ ہو گیا، اور غسل کر کے واپس آیا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا تھا، میں نے عرض کیا حضورؐ میں جنبی تھا، حضورؐ نے جواب دیا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

(باقی آئندہ)

کربلا کے بعد

عربی۔ انگریزی فارسی سے ناواقف مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد آل رسولؐ پر کیا بیتی اور شمر و ابن زیاد وغیرہ قاتلان حسینؓ کا انجام کیا ہوا؟ اور مختار ثقفی کی شمشیر خارا شگاف نے قاتلان حسینؓ سے کیونکر انتقام لیا اور بنی امیہ کے سفاک بادشاہوں نے آل رسولؐ پر کیسے وحشیانہ مظالم کئے اور بنی امیہ نے کعبۃ اللہ کی کیسی بے حرمتی کی؟ اور دربار رسولؐ میں کیسے سفاکانہ مظالم توڑے، پھر عباسیوں نے بنو فاطمہؓ کے نام پر دعوت خلافت دی اور جب خلافت اموی کا خاتمہ خون حسینؓ کے انتقام میں ہو گیا تو بنو عباس نے کیونکر دیدہ سے بدلے اور بنی امیہ سے بھی زیادہ وحشیانہ مظالم اپنے چچازاد بھائیوں (بنو فاطمہؓ) پر کئے؟ بنو فاطمہؓ نے خلافت فاطمی کے قیام کے لئے کیسی سرفروشانہ جدوجہد کی، اور بالآخر مصر وغیرہ مقامات پر وہ خلافت فاطمی قائم کرنے میں کن مشکلات کے بعد کامیاب ہوئے اور ان تینوں خلافتوں نے کیا کیا کارنامہ انجام دیئے اور ان کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپ کو کتاب کربلا کے بعد میں ملیں گے جس پر علمائے اسلام، لیڈران کرام اور ایڈیٹران اخبارات نے بے حد اچھی رائیں لکھی ہیں، جن میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت ۱۲؍ (۱) **حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے** اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ واقعات درست ہیں اور ذاتی رائے سے ملوث نہیں ہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ مشتبہ واقعات کو ترک کیا گیا ہے اور تیسری خوبی یہ ہے کہ اختصار کے باوجود بہت کچھ بیان کیا گیا ہے اور زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے (۲) **شہید ملت حضرت مولانا مظہر الدین کے اخبار الامان** دہلی کی رائے۔ کربلا کے بعد اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر تاریخی کتاب کی حیثیت سے سادہ مگر پُر زور و پُر اثر انشا پردازی کا ایک نمونہ ہے (۳) **جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے آرگن اخبار الانصاری** دہلی کی رائے۔ اس کتاب میں کربلا سے پہلے اور کربلا کے بعد کے واقعات پر نہایت محققانہ نظر ڈالی گئی ہے، اور یہ صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جو اس سے پہلے ناپید تھا ریاستی مسلمانوں کے با تصویر اخبار **دین دنیا دہلی** کی رائے۔ سانحہ کربلا اور کربلا کے بعد کے دردناک اور تاریخی واقعات پر ایک مستند کتاب ہے جو نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے (۴) **مجلس احرار ہند کے آرگن اخبار زمزم** لاہور کی رائے۔ کربلا کے واقعات پر اس وقت تک بہت سا رطب و یابس لٹریچر پیدا ہو چکا ہے اور اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان آج تک یہ معلوم نہ کر سکے کہ صحیح کربلا کیا تھی۔ "کربلا کے بعد" تحقیقات اور صحیح واقعات کا ایک ایسا نادر مجموعہ ہے جس نے اس سلسلہ کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اکثر کتابوں میں غلط تحقیقات سے کام لیا گیا ہے اور نہ جنبہ داری سے واقعات کو محفوظ رکھا گیا ہے، مگر اس کتاب کا دامن ان تمام داغوں سے قطعاً پاک ہے۔ قیمت ۱۲؍

نسائی شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب مکی)
(گذشتہ سے پیوستہ)

خطبہ میں تلاوت قرآن

(۳۸۸) حضرت حارثہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہوکر سورہ ق پڑھا کرتے۔ آپ کی اسی تلاوت کے باعث میں نے سورہ ق حفظ کرلی۔

امام کو خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھانیکی ممانعت

(۳۸۹) حضرت حصین رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بشر رضؓ نے خطبہ کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے، حضرت عمارہ رضؓ نے بشر کو اس حرکت سے روکا اور فرمایا حضورؐ خطبہ میں صرف ایک انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

خطبہ دیتے وقت امام منبر سے نیچے اتر سکتا ہے

(۳۹۰) حضرت بریدہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضرت حسن و حسین علیہما السلام سرخ رنگ کے لمبے لمبے کرتے پہنے گرتے پڑتے مسجد میں آتے دکھائی دیئے۔ حضورؐ نے خطبہ بند کردیا اور منبر سے اتر کر دونوں کو گود میں اٹھالیا اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد اور مال فتنہ ہیں، جب میں نے ان دونوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھا تو مجھ سے ضبط نہ ہوسکا۔

خطبہ مختصر ہونا چاہیئے

(۳۹۱) حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرتے اور بیکار باتیں بہت کم کرتے۔ نماز لمبی کرتے اور خطبہ مختصر پڑھتے۔

جمعہ کے خطبے

(۳۹۲) حضرت عبداللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کھڑے ہوکر دو خطبہ اس طرح ارشاد فرمایا کرتے کہ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے۔

دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں خاموش رہنا چاہیئے

(۳۹۳) حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ اس درمیانی وقفہ میں حضورؐ بالکل خاموش رہتے۔

دوسرے خطبہ میں قرآن کی تلاوت اور اللہ کی تعریف کرنا

(۳۹۴) حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے، اور پھر دوبارہ کھڑے ہوکر قرآن کی تلاوت فرماتے، اور اللہ کی تعریف بیان کرتے۔

امام آخری خطبہ کی فراغت کے بعد اور نماز سے پہلے گفتگو کرسکتا ہے

(۳۹۵) حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ منبر سے اترنے کے بعد اگر کسی شخص سے ضروری بات کرنی ہوتی تو کرلیتے، اس کے بعد نماز پڑھاتے۔

جمعہ کی نماز کی رکعتیں

(۳۹۶) حضرت عبداللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے، کہ جمعہ، عید، اور سفر میں مغرب کی نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھنی فرض ہیں، اجر کے اعتبار سے یہ پوری ہیں اس لحاظ سے ان میں کوئی کمی نہیں۔

جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنے کا بیان

(۳۹۷) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز میں الم تنزیل اور ہل اتیٰ علی الانسان پڑھا کرتے اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھتے۔

جمعہ کی نماز میں صرف ایک رکعت پانا

(۳۹۸) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پالی، اس نے جمعہ پالیا۔

جمعہ کی نماز کے بعد کی سنتیں

(۳۹۹) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد نمازی کو چار سنتیں پڑھنی چاہئیں۔

امام جمعہ کی نماز کے بعد کی سنتیں گھر میں پڑھ سکتا ہے

(۴۰۰) حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جمعہ کے بعد کی دو سنتیں گھر میں جاکر پڑھتے تھے، حضورؐ یہ سنتیں بہت آرام سے پڑھتے۔

جمعہ کے دن قبول دعا کی ساعت

(۴۰۱) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جمعہ

کے دن ایک وقت ایسا بھی ہے کہ جس میں نمازی جو دعا بھی کرے قبول ہوتی ہے، مگر یہ وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے، حضورؐ نے یہ الفاظ فرماتے وقت بیچ کی انگلی یا چھوٹی انگلی پر انگوٹھا رکھا۔

کتاب التقصیر فی السفر

سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان

سفر میں آدھی نماز فرض ہے (۴۰۲) حضرت یعلی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضؓ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز قصر کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ اگر کافروں کا ڈر ہو تو اس صورت میں نماز قصر کی جائے، اب تو امن امان ہے، حضرت عمر رضؓ نے جواب دیا، میرے دل میں بھی یہی شبہ پیدا ہوا تھا، لیکن جب میں نے حضورؐ سے پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا یہ اللہ کی دی ہوئی رعایت ہے سفر میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(۴۰۳) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ مکہ سے مدینہ کی طرف تشریف لے گئے، اور اس وقت حضورؐ کو خدا کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں تھا، مگر حضورؐ نے ہر مقام پر دو دو رکعتیں پڑھیں۔

سفر میں اگر ایک مقام پر قیام ہو تو کتنے دن تک قصر جائز ہے

(۴۰۴) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے مکہ میں پندرہ دن تک قیام فرمایا اور اس اثنا میں قصر ہی پڑھتے رہے۔

سفر میں فرض کے علاوہ سنتیں یا نفل نہ پڑھے جائیں

(۴۰۵) حضرت وبرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضؓ سفر میں فرض نماز کی دو دو رکعتوں کے علاوہ کوئی سنت یا نفل نہ پڑھتے لوگوں نے جب اس فعل کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا حضورؐ بھی ایسا ہی کرتے تھے

کتاب الکسوف

چاند اور سورج کا گہن

(۴۰۶) حضرت ابو بکرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، ان میں کسی انسان کی موت یا حیات کے باعث گہن نہیں لگتا، اللہ تعالیٰ ان دونوں کو گہن لگا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب سورج یا چاند میں گہن لگے تو اللہ کی اس وقت تک عبادت کرو، جب تک گہن دور نہ ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

اردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے، مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے الحمدللہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و شام و مصر و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ حجم ۵۲۵ صفحے قیمت بلا جلد ایک روپیہ مجلد پارچہ ۱؎ مجلد چرمی پشت ۱؎ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱؎ مجلد چرمی پشت ۱؎ محصول ڈاک علاوہ

ترمذی شریف مکمل مع شرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا با محاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں احکام رسول پاکؐ کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقاؐ کے احکام کی تشریح کر رہا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بے حد کارآمد ہے، پیشوا کے … صفحہ کے تقریباً بارہ سو صفحے ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۲۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے پھر امام ترمذیؒ کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں غرضیکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مع شرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرما لیں ورنہ ممکن ہے کہ قابل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں۔ قیمت ۸؎ مجلد پارچہ ۱۲؎ مجلد چرمی پشت للعہ محصول ڈاک ۱۲؎

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

مفتاح الفتوح

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی عربی میں علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب فتوح الغیب جس کی شرح حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے کی ہے جو رسالہ پیشوا کیلئے مخصوص ہے)

(مترجمہ جناب مولانا عبدالفتاح صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مقالہ (۲۱)

خواب میں ابلیس سے گفتگو کا واقعہ

میں نے ابلیس لعین کو خواب میں دیکھا، گویا کہ میں ایک بڑی جماعت میں ہوں۔

ممکن ہے کہ خدا ہی لشکر اذکار۔ اعمال وصفات حمیدہ کا ہو، جو آپ کو ابلیس سے حفاظت کرنے وامداد ومعاونت وحمایت کے لئے تھا۔

میں نے اس کو قتل کر دینا چاہا، اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے کیوں اور کس قصور پر قتل کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالےٰ نے بدی ہی کے لئے تقدیر فرمائی ہے، تو میں اس کو نیکی میں تبدیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ اس بدی کو نیکی سے بدل دوں۔

یہ ظاہر ہے کہ شیطان سے خیر کا کام ہو ہی نہیں سکتا اس کا اس ذکر سے دوسرا مطلب ہے جیسا کہ آگے فرمایا ہے۔

اور اگر نیکی کے لئے تقدیر ہو چکی ہے تو مجھے اس کی بھی قدرت نہیں کہ اس نیکی کو بدل کر بدی کر دوں میرے ہاتھ میں ہے ہی کیا، اور میری قدرت ہی کیا ہے؟

یہ اس مردود کا عذر وحیلہ ہے تاکہ لوگ اس پر لعنت نہ کریں اور عداوت نہ رکھیں، اور یہ عذر وحجت اس کی باطل ہے، اس سے اس کو کچھ فائدہ نہیں، کیونکہ یہ تو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ اس کو برا کہیں، اور اس پر لعنت کریں، اور اس کو دشمن رکھیں وقتل کریں، کیونکہ اسی کے ذریعہ سے آدمیوں میں نقصان وگمراہی پھیلتی ہے جیسا کہ تمام مفسد وموذی شرعی حکم سے مستوجب قتل ہیں۔

میں نے ابلیس کو خناثار کی شکل میں دیکھا تھا۔

خناثار جمع خنثیٰ کی ہے جس میں علامت مرد وعورت دونوں ہوتی ہے، چنانچہ ابلیس مرد وعورت دونوں کیلئے یکساں ہے کہ اسی طرح کا ظاہر ہو کر گمراہ کرتا ہے۔

نرمی ودستی سے بات کرتا تھا۔

نرمی کلام کی یا تو یہ سے تعبیر ہے کہ آپ سلطان ولایت تھے آپ کے دبدبہ وسطوت کے سامنے یہ کیا بول سکتا تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان وکان کید الشیطان ضعیفا اور یا جیسا کہ مکاروں حیلہ سازوں اور بازی گروں کی صفت ہے کہ نرمی سے بات کرکے گمراہی میں ڈالتے ہیں۔

اس کا چہرہ لمبا تھا، ناک بھی لمبی تھی، اس کی ٹھوڑی میں چند بال تھے، حقیر صورت وبدشکل سا تھا۔

ابلیس کو آپ نے ذلیل حالت وبدشکل میں دیکھا تو یہ آپ کی غلبۂ حقانیت وعزت دین کا باعث ہے کہ آپ کو ایسا خوار وزار دکھائی دیا، اور اگر بالفرض اس کو کسی نے اچھی حالت وخوب صورت شکل میں دیکھا ہو تو غالباً اس دیکھنے والے کی حالت ایسی نہ ہوگی۔ یعنی وہ کوئی معمولی آدمی ہوگا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویا شرمیلے اور ڈرپوک انسان کی طرح میرے منہ پر نہ ہر خندگی سے تبسم کرتا تھا۔ یہ واقعہ ۴۹۱ھ ۱۲ ذی الحجہ الولد کی رات کا ہے۔

اس حساب سے اس وقت آنجناب رضی اللہ عنہ کی عمر شریف ۲۱ سال تھی، کیونکہ آپ کی پیدائش ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ ہے پس یہ واقعہ آپ کے ابتدائے دن کا ہے اور شروع تحصیل علم کا زمانہ تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ صغر سنی ہی سے مظہر خوارق وکرامات ومصدر خیرات وبرکات تھے۔

باش تا پیش جمال تو بہار دگر است   ہمہ گل از صد شگفت گلستان مرا
کجا حدست حسنت را ہنوز آغاز می بینم

مقالہ (۳۲)

اللہ تعالیٰ مومنوں کو بقدر ان کے ایمان کے مبتلائے مصیبت کرتا ہے

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا یہ حکم ہمیشہ سے ہے، اور اس کی سنت یوں ہی جاری ہے کہ وہ اپنے بندۂ مومن کو جس کو رحمت و محبت کے لئے مخصوص کر لیتا ہے اس کو بلا و مصیبت میں ضرور مبتلا کرتا ہے، پھر جتنا ہی زیادہ جس کا ایمان ہوگا اتنی ہی زیادہ اس پر بلائیں و مصیبتیں نازل ہوں گی، پس جس کا ایمان زیادہ قوی و بزرگ ہے اور جس سے آثار و احکام ایمان زیادہ صادر ہوتے ہیں اور اس کے انوار کا ظہور اور اس کے نتائج بہت پائے جاتے ہیں، اس پر بلا بھی بہت بڑی نازل ہوتی ہے۔

(تنبیہ) جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکام ارادیہ یا قدریہ بندوں پر نازل ہوتے ہیں، عرف عام میں ان کی دو قسمیں ہیں۔ اگر وہ احکام بندوں کی طبیعت اور نفس کی خواہش کے موافق ہیں تو ان کو لطف و عطا کہتے ہیں، اور اگر طبیعت کے خلاف اور نفس کو ناپسند ہیں تو ان کو قہر و بلا کہتے ہیں، لیکن غور کیا جائے تو حقیقتاً دونوں ہی لطف و عطا ہیں۔ اگر فرق ہے تو صرف یہ کہ لطف ایک میں ظاہر ہے، ایک میں پوشیدہ۔ یہی معاملہ سب کے ساتھ ہے، عوام ہوں یا خواص یا اخص خواص۔ عوام کے لئے تو گناہوں کے کفارہ، منع معاصی اور انتباہ نفس کا فائدہ دیتا ہے، اور خواص کے لئے رفع درجات و مزید ثواب و حصول کرامات و کمالات کو مفید ہے، اور دونوں میں بندہ کی تربیت و تزکیہ مقصود ہے اور اخص خواص کو ہر وقت کی حضوری و بیداری اور حقاً ماسوا اللہ سے التفات کا انقطاع غلط بلحاظ وجود بشریت کے ہوتا ہے، اور محبت کی جھلک اور اسرار تربیت کا اظہار (سیاق عبارت و انداز کلام سے پایا جاتا ہے کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اس مقالہ میں اسی قسم سے ہے)

چنانچہ رسل علیہم السلام جو ہدایت خلق کے لئے مبعوث ہوتے ہیں، اور وہ صاحب کتاب و صاحب شریعت بھی ہوتے ہیں، ان پر بھی بلائیں نازل ہوتی ہیں، اور ان کی بلائیں بہت بڑی اور سخت ہوتی ہیں، بمقابلہ نبی کی بلاؤں کے جن پر نہ کتاب ہوتی ہے نہ شریعت، کیونکہ ایمان کی درستی و راستی میں رسول زیادہ بزرگ و قوی ہوتے ہیں ان کے انوار و آثار بہ نسبت کثیر ہوتے ہیں اور جناب حق میں انکی قدر و منزلت زیادہ بلند ہوتی ہے اور خدا کی محبت رسول پر زیادہ غالب ہوتی ہے بہ نسبت نبی کے اور جو بلائیں کہ نبی پر اترتی ہیں وہ بہت بڑی ہوتی ہیں، بدل کی بلاؤں سے اور بدل کی بلائیں بہت بڑی ہوتی ہیں ولی کی بلاؤں سے

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی اور فارسی کی ایک لاکھ صفحات پر مورخانہ و محققانہ ریسرچ۔ حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الہیہ کا قیام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل مفصل مشرح اور مطول حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے، شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات ان کے طرز حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے زریں نظائر صحابۂ کرام کی پرجوش خدمات، مبلغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے۔ غرضیکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمت اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ۵۰۰ صفحے۔ اچھی لکھائی چھپائی رف کاغذ قیمت رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) مجلد پارچہ ایک روپیہ بارہ آنے (عہ) مجلد چرمی پشتہ دو روپے (عہ)

خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت دو روپے (عہ) مجلد پارچہ دو روپے چار آنے (عہ) مجلد چرمی پشتہ دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک ۱۳ ار

اعجاز نما پارہ ۱۲ سورہ معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم مجید سنہری اور خوش خط ہے ترجمہ حضرۃ علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن شان نزول ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں، ہر سورہ کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اوراد و وظائف و نقش دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسمائے الحسنیٰ اور اسمائے مبارک محمد کا نات ۲ اور اسمائے بدرین وغیرہ معہ شجرہ کی اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں، کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۱۸۴ صفحے قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

سورہ یٰسین	سورہ فلق	ترکیب چہل کاف	رسول کریم	تہجد کا عمل	ترکیب صلوٰۃ فاطمہ
سورہ فتح	سورہ ناس	ترکیب استخارہ	اسمائے حسنیٰ	دعا ماہ رمضان	سفر پر جانے کی دعا
سورہ رحمٰن	دعائے گنج العرش	مسبعات عشر	باری تعالیٰ	آخر عشرہ رمضان کی عبادت	بیوی کی تسخیر
سورہ واقعہ	ترکیب ختم خواجگان	ترکیب نماز تسبیح	درود تاج	سفر پر جانے کا عمل	فضائل و خواص بسم اللہ
سورہ ملک	مناجات خواجہ حسن بصری	ترکیب نماز تہجد	تکبیرات عید	عمل نماز حاجت	وظیفہ اصحاب بدرین
سورہ مزمل	نسب نامہ مشائخ	ترکیب نماز تحیۃ الوضو	پڑھنے کی ترکیب	حزب البحر کامل	عمل رجوعات و فتوحات
سورہ نوح	دعائے حضرت	شجرہ مشائخ طریقت	حفظ قرآن کی دعا	ترکیب اسبوع	حضور کو خواب میں دیکھنے کا عمل
سورہ جن	نسبت اکبر	کے استعمال	دعا حضور کو خواب میں	ترکیب صلوٰۃ الاسرار	آخر عشرہ رمضان کی عبادت
سورہ کہف	ترکیب آیت کریمہ	اسمائے مبارک			
سورہ نبا					

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)
(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک اور مثال اس تبدیلی کی یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خیالات فاسدہ اور علوم ضارہ باطلہ چونکہ انسان کے اخلاق کو خراب کر دیتے ہیں اور وہ ہر وقت تذبذب میں مبتلا رہتا ہے، توبہ کر لینے کے بعد توبہ کا اثر اس کے دل و دماغ میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ معتقدات و منقولات پر بھی تو دلائل کی روشنی میں غور و فکر کرنا چاہیے، یہ خیال اس کو غور و فکر پر آمادہ کرتا ہے، اور قوتِ استدلال تائید میں دلائل پیش کرتی ہے، یہاں تک کہ اس کے تمام شبہات زائل ہو جاتے ہیں اور ہر منقولی چیز اس کی نظر میں دلائل سے آراستہ نظر آنے لگتی ہے اور یہی تبدیلی اخلاق کی تبدیلی کہلاتی ہے۔ یعنی توبہ اس کے اخلاق ذمیمہ کو دور کر دیتی ہے، اور اخلاق صالحہ صحیح غور و فکر کی قوت سے آراستہ کر دیتے ہیں۔

آں گماں انگیز را سازد یقیں   مہرہا رویاند از اسباب کیں

ترجمہ:- وہ (یعنی خداوند تعالےٰ اگر چاہے تو) بدگمانوں کو یقین دلا سکتا ہے اور کینہ کے اسباب سے مہر و محبت پیدا کر سکتا ہے۔

تشریح:- یعنی خداوند تعالےٰ کو وہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اخلاق ذمیمہ اور خیالات فاسدہ کو اخلاق حمیدہ اور خیالات غالتہ میں تبدیل کر سکتا ہے اور شبہات و تردودات کو نیست و نابود کر کے علوم یقینی عطا فرما دیتا ہے۔ بعض اصحاب نے اس شعر کو فتنہ انگیز وزیر سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے کے متعلق کہا ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اگر خداوند تعالےٰ چاہتا تو اس فتنہ انگیز وزیر کو جس نے مسیحیوں کو متضاد احکام دے کر ان میں فتنہ و فساد پیدا کر دیا تھا اگر خداوند تعالےٰ چاہتا تو ایسی بصیرت عطا فرما دیتا کہ اس کو یقینی علم حاصل ہو جاتا اور وہ سمجھ لیتا کہ حضرات موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں کے دین سچے ہیں، اور ان میں کوئی مغایرت نہیں ہے، اور اس کے دل میں کینہ کی جو باتیں تھیں ان کو دور کر دیتا اور وہ سمجھ لیتا کہ جس طرح موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ کے دین ایک ہیں، اسی طرح دونوں کے پرستار بھائی بھائی ہیں، اور ان میں مہر و محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔

مختصر یہ کہ اس شعر میں خدا کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگرچہ موجودات میں اسباب کارفرما ہیں لیکن خدا کی قدرت کے مقابلہ میں اسباب کوئی حقیقت نہیں رکھتے، وہ ہر حال میں اچھی چیز کو بری اور بری چیز کو اچھی کر سکتا ہے۔

ہمچو در آتش ابراہیم را   ایمن روح سازد بیم را

ترجمہ:- اس نے ابراہیم ؑ کو آگ میں پالا ہے، اور روح کے خوف کو امن سے بدل دیا ہے۔

تشریح:- اس شعر میں خدا کی قدرت کاملہ کی ایک مثال دی گئی ہے، مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت ابراہیم ؑ کو آگ میں زندگی بخشی ہے، یعنی آگ میں جلنے سے بچا کر ان کو زندگی عطا کی ہے، اور خداوند تعالےٰ ہی روح کو خوف سے امن دیتا ہے، یعنی روح جو آگ سے خوفزدہ تھی، اور حضرت ابراہیم ؑ آگ میں ڈال دیے گئے تھے، اس آگ سے ان کی روح کو امن بخشا تھا، اور وہ خطرہ اور خوف سے بے پروا ہو گئی تھی۔

در خرابی گنجہا پنہاں کند   خار را گل جسم ہا را جاں کند

ترجمہ:- وہی خدا ویرانوں میں خزانوں کو پوشیدہ رکھتا ہے اور وہی کانٹے کو پھول اور جسم کو روح کر دیتا ہے۔

تشریح:- اوپر بیان ہوا ہے کہ سلوک میں جسمانی حالت اور جسمانی آرائش کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور سالک بظاہر ذلیل و خوار صورت میں نظر آتا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ ویرانوں ہی کو یہ شرف بخشتا ہے کہ ان میں خزانوں کو مخفی رکھتا ہے، اور خداوند تعالےٰ ہی مصیبت کو راحت اور جسم کو روح بنا دیتے ہیں، یعنی جس طرح روح کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا اسی طرح جسم روح کی مانند ہو جاتا اور ضرر سے محفوظ رہتا ہے، جب حالت یہ ہے تو انسان کو سالک کی خستہ حالی یا سالک کو اپنی ظاہری بدصورتی سے گھبرانا نہ چاہیے۔

(باقی آئندہ)

شرح دیوان حافظ

(از معاون مدیر)

خوشتر ز عیش و صحبت باغ و بہار چیست ساقی کجاست گو سبب انتظار چیست

ترجمہ :۔ صحبت اور باغ و بہار کے عیش سے زیادہ خوش کرنے والی اور کیا چیز ہے، ساقی کہاں ہے (اس کو بلاؤ اور) کہو کہ انتظار کا اب کیا سبب ہے۔

تشریح :۔ صحبت یار اور باغ و بہار کے عیش سے بہتر اور کیا چیز ہے، ساقی یا مرشد سے کہو کہ اب انتظار کا کیا سبب ہے یعنی اب کس بات کا انتظار ہے، تمام سامان موجود ہے، شراب معرفت کا دور چلے اور خوب چلے۔

پیوند عمر بستہ بموئیست ہوشدار غمخوار خویش باش غم روزگار چیست

ترجمہ :۔ عمر کا رشتہ بال سے بندھا ہے۔ اے انسان ہوشیار ہو اپنا فکر کر، دنیا کا غم اٹھانا بیکار چیز ہے۔

تشریح :۔ اس شعر میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے، حافظ کہتے ہیں کہ عمر کا رشتہ گویا بال سے بندھا ہے یعنی اس قدر نازک ہے کہ ذرا سی حرکت سے یہ رشتہ منقطع ہو سکتا ہے، جب حالت یہ ہے کہ عمر بے اعتبار اور زندگی ناپائدار ہے تو دنیا بھر کے افکار و ہموم میں اس کو ضائع کرنا مناسب نہیں ہے، انسان کو چاہیئے کہ اپنے انجام پر غور کرے اور آخرت کے لئے سامان راحت و آسائش فراہم کرے، تاکہ آخرت کی زندگی بے کسی اور بے مائیگی میں بسر نہ ہو۔

راز درون پردہ ز رندان مست پرس اے مدعی نزاع تو با پردہ دار چیست

ترجمہ :۔ پردے کے اندر کا راز مست رندوں سے دریافت کر اے مدعی تو اس معاملہ میں پردہ دار سے کیوں جھگڑا کر رہا ہے۔

تشریح :۔ پردہ کے اندر کے راز یعنی حقیقت منتظرہ کو مست رندوں یعنی ان لوگوں سے جو شراب معرفت کے نشہ میں مست و مدہوش ہیں پوچھنا چاہیئے کہ وہی اس کو بتا سکتے ہیں۔ پردہ داروں یعنی ظاہر پرستوں سے اس معاملہ میں بحث و تکرار بالکل فضول بات ہے، اس لئے کہ وہ بیچارے حقیقت منتظرہ سے قطعاً ناواقف ہیں۔ اس شعر میں یہ بتایا گیا ہے کہ سلوک کے اسرار و حقائق انہیں لوگوں کو معلوم ہیں جو اس راہ کے مرد ہیں، اور جنہوں نے معرفت الٰہی کے ذوق میں اپنے آپ کو دنیا و مافیہا سے اس قدر بیگانہ بنا رکھا ہے، گویا وہ مست و مدہوش ہیں کہ کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ ظاہر پرستوں سے ان باتوں کو پوچھنا گویا بحث و تکرار کا دروازہ کھولنا ہے، اور اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے کہ بحث و تکرار سے بدگمانی اور عقیدت میں اضطراب و انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔

مستور و مست ہر دو چو از یک قبیلہ اند ما دل بعشوہ کہ دہیم اختیار چیست

ترجمہ :۔ مستور اور مست جب دونوں ایک قبیلہ میں سے ہیں تو میں دل کسی کے عشوہ پر دوں میرا اختیار کیا ہے۔

تشریح :۔ حافظ رحمتہ اس شعر میں ان لوگوں کی حالت بیان کی ہے جو منازل سلوک طے کرنے میں حیرت سے دوچار ہوتے ہیں یعنی اس شعر میں ان لوگوں کے جذبات کو بیان کیا ہے، جو سلوک کی منزل حیرت میں داخل ہوتے اور حیران و ششدر رہتے ہیں، حافظ رح کہتے ہیں کہ جب مستور و مست دونوں ایک ہی ہیں تو میں ان میں سے کس کی راہ پر چلوں اور کس کی راہ کو اختیار کروں۔ مستور سے مراد وہ زاہد ہیں جو لباس شریعت میں زندگی بسر کرتے اور منازل سلوک کو شریعت کی پابندی کے ساتھ طے کرتے ہیں اور مست سے مراد وہ سالک ہیں جن کا ظاہر و باطن دونوں عشق الٰہی کے دریا میں غرق ہے، شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب مستور و مست دونوں منازل سلوک کو طے کر رہے ہیں تو میں ان میں سے کس کی راہ کو اختیار کروں، حیرت مجھ پر طاری ہے، اور انتخاب کے اختیار کی قوت مجھ میں نہیں ہے۔

سہو و خطائے بندہ چو گیرند اعتبار معنی عفو و رحمت پروردگار چیست

ترجمہ :۔ جب بندہ کے سہو و خطا کا اعتبار کیا جائے گا، تو پھر پروردگار کے عفو و رحمت کے معنی کیا ہوں گے۔

تشریح :۔ قیامت کے دن جب حساب و کتاب ہوگا تو انسان کے سہو و خطا کی پرسش بھی ہوگی یعنی اس کا حساب بھی لیا جائے گا، جب صورت یہ ہے تو پھر پروردگار کے عفو و رحمت کے معنی کیا ہیں، مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ چونکہ رحیم و کریم اور بخشش والا ہے، اس لئے انسان کے سہو و خطا کو معاف ہونا چاہیئے اگر ایسا نہ ہوگا تو خدا کے عفو و رحم کے معنی کچھ نہ ہوں گے۔ (باقی)

اِلَیۡکَ وَحۡیُہٗ ۫ وَ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾

وحی پوری نازل ہو چکے عجلت نہ کیا کیجئے اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے

تفسیر:۔ کذٰلک نقص سے زدنی علما تک۔ (جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا) اسی طرح ہم آپ سے اور واقعات گزشتہ کی خبریں (اور حکایتیں) بھی بیان کرتے رہتے ہیں (تاکہ نبوت پر دلیلیں کثیر ہوتی جاویں) اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے (یعنی قرآن جس میں وہ خبریں ہیں اور وہ خود بھی استقلالاً بوجہ اعجاز کے دال علی النبوۃ ہے اور وہ نصیحت نامہ ایسا ہے کہ) جو لوگ اس (کے مضامین ماننے) سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ (عذاب کا) لادے ہوں گے (اور) وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے بڑا (بوجھ) ہوگا جس روز صور میں پھونک ماری جاوے گی (جس سے مردے زندہ ہو جاویں گے) اور ہم اس روز مجرم (یعنی کافر) لوگوں کو (میدان قیامت میں) اس حالت سے جمع کریں گے کہ (نہایت بدصورت ہوں گے کہ) آنکھوں سے (کرنجے ہوں گے اور بدترین الوان جسم ہے اور خوفزدہ اس قدر ہوں گے کہ) چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے (اور ایک دوسرے سے کہتے ہوں گے) کہ تم لوگ (قبروں میں) صرف دس روز رہے ہو گے (مطلب یہ ہے کہ ہم تم یوں سمجھے تھے کہ مر کر پھر زندہ ہونا نہیں یہ گمان تو بالکل غلط نکلا نہ زندہ ہونا تو درکنار یہ بھی تو نہ ہوا کہ دیر ہی میں زندہ ہوتے بلکہ بہت ہی جلدی زندہ ہو گئے کہ وہ مدت دس روز کے برابر معلوم ہوتی ہے وجہ اس مقدار کے برابر معلوم ہونے کی اس روز کی درازی اور ہول اور پریشانی ہے کہ مدت لبث فی القبر اس کے سامنے اس قدر قصیر معلوم ہوگی حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) جس (مدت) کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اس کو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہے) جبکہ ان سب میں کا زیادہ صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم تو ایک ہی روز (قبر میں) رہے ہو اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا حال سن کر بعضے) لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) سو آپ (جواب میں) فرما دیجئے کہ میرا رب ان کو (ریزہ ریزہ کر کے) بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا کہ جس میں تو (اے مخاطب) نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی (پہاڑ ٹیلہ وغیرہ کی) دیکھے گا اس روز سب کے سب (خدا کی) بلانے والے (یعنی صور پھونکنے والے فرشتہ) کے کہنے پر ہو لیں گے (یعنی وہ اس صور پھونکنے کی آواز سے سب قبروں سے بلا دے گا سب نکل پڑیں گے) اس کے سامنے (کسی کا) کوئی ٹیڑھا پن نہ رہے گا (کہ قبر سے زندہ ہو کر نہ نکلے جیسے دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے سامنے ٹیڑھے رہتے تھے کہ تصدیق نہ کرتے تھے) اور (مارے ہیبت کے) تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے دب جاویں گی سو (اے مخاطب) تو بجز پاؤں کی آہٹ کے (کہ میدان حشر کی طرف چپکے چپکے چل رہے ہوں گے) اور کچھ (آواز) نہ سنے گا (خواہ بوجہ اس کے کہ اس وقت بولتے ہی نہ ہوں گے گو دوسرے موقع پر آہستہ آہستہ بولیں جیسا اوپر آیا ہے یتخافتون اور خواہ بوجہ اس کے کہ بہت آہستہ بولتے ہوں گے کہ جو ذرا فاصلے ہو وہ نہ سن سکے) اس روز (کسی کو کسی کی) سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو (انبیاء و صلحا کی سفارش نفع دے گی) کہ جس (کی سفارش کرنے) کے واسطے اللہ تعالیٰ نے (شافعین کو) اجازت دیدی ہو اور اس شخص کے واسطے (شافع کا) بولنا پسند کر لیا ہو (مراد اس سے مومن ہے کہ شافعین کو اس کی سفارش کے لئے اجازت ہوگی اور اس باب میں شافع کا بولنا پسندیدہ حق ہوگا اور کفار کے لئے سفارش کی کسی کو اجازت ہی نہ ہوگی پس عدم نفع بوجہ عدم شفاعت کے ہے اس میں ترہیب ہے کفار معرضین کو کہ تم تو شفاعت سے بھی محروم رہو گے اور) وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور اس (کے معلومات) کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا (یعنی ایسا تو کوئی امر نہیں جو خلق کو معلوم ہو اور اللہ تعالیٰ کو معلوم نہ ہو اور ایسے بہت امور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور خلق کو معلوم نہیں پس مخلوقات کے وہ سب احوال بھی اس کو معلوم ہیں جن پر شفاعت کی قابلیت یا عدم قابلیت مرتب ہے سو جو اس کا اہل ہوگا اس کے واسطے سفارش کرنے کی شافعین کو اجازت ہوگی اور جو اہل نہ ہوگا اس کے لئے اجازت نہ ہوگی) اور (اس روز) تمام چہرے اس حی قیوم کے سامنے جھکے ہوں گے (اور سب متکبرین دنیا صدین کا تکبر و تجود ختم ہو جاوے گا) اور (اس وصف میں تو سب مشترک ہوں گے پھر آگے ان میں یہ فرق ہوگا کہ) ایسا شخص تو (ہر طرح) ناکام رہے گا جو ظلم (یعنی شرک) لے کر آیا ہوگا اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے

اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا سو اس کو (کامل ثواب ملے گا) نہ کسی زیادتی کا اندیشہ ہوگا اور نہ کمی کا (مثلاً یہ کہ کوئی گناہ اس کے نامۂ اعمال میں زیادہ لکھ دیا جاوے یا کوئی نیکی کم لکھ دی جاوے اور یہ کنایہ ہے کمال ثواب سے پس اس کے مقابلہ میں کفار سے ثواب کی نفی مقصود ہوگی بوجہ عدم موجب ثواب کے گو ظلم و ہضم کفار کے لئے بھی نہ ہوگا اور ان کے حسنات کا نہ لکھا جانا بوجہ عدم شرط قبول یعنی ایمان کے ہضم نہیں ہے) اور ہم نے (جس طرح یہ مضامین مذکورہ مقام صاف صاف ارشاد کئے ہیں) اسی طرح اس کو (سارے کو) عربی قرآن کرکے نازل کیا ہے (جس کے الفاظ واضح ہیں) اور اس میں ہم نے طرح طرح سے وعید (قیامت و عذاب کی) بیان کی ہے (جس سے معنی بھی واضح ہوگئے مطلب یہ کہ سارے قرآن کے مضامین ہم نے صاف صاف بتلائے ہیں) تاکہ وہ (سننے والے) لوگ (اس کے ذریعہ سے بالکل) ڈر جائیں (اور فی الحال ایمان لے آئیں) یا (اگر بالکل نہ ڈریں تو یہی ہو کہ) یہ قرآن ان کے لئے کسی قدر (تو) سمجھ پیدا کردے (یعنی اگر پورا اثر نہ ہو تو تھوڑا ہی ہو اور اس طرح چند بار تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر کافی مقدار ہو جائے اور کسی وقت مسلمان ہو جاویں) سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے عالیشان ہے (کہ ایسا نافع کلام نازل فرمایا) اور (جس طرح عمل کرنا اور نصیحت ماننا جو اوپر مذکور ہوئے قرآن کے حقوق متعلقہ تبلیغ سے ہیں جن کا ادا کرنا سب مکلفین پر فرض ہے اسی طرح بعض آداب قرآن کی تنزیل کے متعلق بھی ہیں جن کے ادا کا تعلق آپ سے ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ) قرآن (پڑھنے) میں قبل اس کے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے عجلت نہ کیا کیجئے (کہ اس میں آپ کو تکلیف ہوتی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام سے سننا اور اس کو پڑھنا ساتھ ساتھ کرنا پڑتا ہے سو ایسا نہ کیجئے اور اس کا اندیشہ نہ کیجئے کہ شاید یاد نہ رہے یاد کرانا ہمارے ذمہ ہے) اور آپ (بھی یاد ہونے کے لئے ہم سے) یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے (اس میں علم حاصل کے یاد رہنے کی اور غیر حاصل کے حصول کی اور جو حاصل ہونے والا نہیں ہے اس میں عدم حصول کی خیر سمجھنے کی اور سب علوم میں خوش فہمی کی یہ سب دعائیں داخل ہیں تو لا تعجل کے بعد اس کا آنا نہایت ہی مناسب ہوا حاصل یہ کہ تدابیر حفظ میں سے تدبیر تعجیل کو ترک کیجئے اور تدبیر دعا کو اختیار کیجئے) **ف** حدیثوں میں آیا ہے کہ آپ پہلے ایسا کرتے تھے **ربط** اوپر آیت من اعرض عنہ فانہ یحمل الخ میں معرضین عن الاحکام کی وعید ارشاد فرمائی تھی اب آگے اس مضمون کی تاکید کے لئے قصہ آدم علیہ السلام کا بیان فرماتے ہیں کہ دیکھو جب باوجود ان کے کمال مقرب و مقبول ہونے کے ایک ترک احتیاط سے ان کی شان اور عمل کی مناسب ان کو ضرر پہنچا تو عوام مکلفین تو کس شمار میں ہیں ان کو اعراض عن الذکر کی سزا ہونا کیا مستبعد ہے چنانچہ آغاز قصہ میں آیت وکذلک نقص الخ کی تتمیم اور انجاز وعد بھی ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور اس سے پہلے ہم آدم کو ایک حکم دے چکے تھے سو ان سے غفلت ہوگئی اور ہم نے ان میں پختگی نہ پائی اور وہ وقت یاد کرو جب کہ ہم نے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى ۝ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ

فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ آدم کے سامنے سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے اس نے انکار کیا پھر ہم نے کہا کہ اے آدم یہ بلاشبہ تمہارا

وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا

اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے

تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ

ہو گے اور نہ ننگے ہو گے اور نہ یہاں پیاسے ہو گے اور نہ دھوپ میں تپو گے پھر ان کو شیطان نے بہکایا کہنے لگا کہ

يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

اے آدم کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتلادوں اور ایسی بادشاہی جس میں کبھی ضعف نہ آوے سو دونوں نے اس درخت سے کھا لیا تو

لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۝

ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۝ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ بَعْضُكُمْ

سو غلطی میں پڑ گئے پھر ان کو ان کے رب نے مقبول بنا لیا سو ان پر توجہ فرمائی اور راہ پر قائم رکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں کے دونوں جنت سے

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا

اترو ایسی حالت سے کہ ایک کا دشمن ایک ہوگا پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے سو جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ

يَشْقَىٰ ۝ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ

گمراہ ہوگا اور نہ شقی ہوگا اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اسکو اندھا کر کے اٹھائیں گے

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا

وہ کہے گا کہ اے میرے رب آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو آنکھوں والا تھا ارشاد ہوگا کہ یوں ہی تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے

فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ۝ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن

تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائے گا اور اسی طرح ہم اس کو سزا دیں گے جو حد سے گزر جاوے اور اپنے رب

بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ۝

کی آیتوں پر ایمان نہ لاوے اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور بڑا دیر پا ہے

تفسیر: — ولقد عہدنا سے والبقٰی تک۔ اور اس سے پہلے زمانہ میں ہم آدم علیہ السلام کو ایک حکم دے چکے تھے (جس کا بیان آگے آتا ہے) سو ان سے غفلت (اور بے احتیاطی) ہو گئی [illegible] اور ہم نے ان میں پختگی (اور ثابت قدمی) نہ پائی اور (اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ) [illegible] جبکہ ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ (تحیت) کرو سو سب نے سجدہ کیا [illegible] پھر ہم نے (آدم سے) کہا کہ اے آدم (یاد رکھو) یہ بلاشبہ تمہارا (اور تمہاری بی بی کا) دشمن ہے (کہ اس نے تمہاری وجہ سے یہ مردود ہوا) سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے (یعنی اس کے کہنے سے کوئی ایسا کام مت کر لینا کہ جنت سے باہر کئے جاؤ) پھر مصیبت (اکتساب معاش) میں پڑ جاؤ (اور ساتھ میں تمہاری بی بی بھی [illegible] مصیبت کا تم کو بھگتنا پڑے اور) یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ (آرام) ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے ہو گے [illegible] اور نہ [illegible] اور نہ یہاں پیاسے ہو گے [illegible] اور نہ دھوپ میں ہو گے [illegible] پناہ کے ہر طرح بخلاف اس حالت کے کہ اگر جنت سے نکل گئے [illegible] پھر ان کو شیطان نے وسوسہ دیا (یعنی) بہکایا کہنے لگا کہ اے آدم کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتلا دوں [illegible] کہ اس کے کھانے سے ہمیشہ شاد و آباد رہو) اور ایسی بادشاہی جس میں کبھی ضعف نہ آوے [illegible] دونوں نے اس درخت سے کھا لیا (جس سے ممانعت ہوئی تھی اور شیطان نے اس کو شجرۃ الخلد کہا تھا) تو [illegible] دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور (اپنا بدن ڈھانکنے کو) دونوں اپنے اوپر [illegible] جنت کے پتے چپکانے لگے اور

آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو (تحصیل مقصود خلد کے باب میں) غلطی میں پڑ گئے پھر (جب انہوں نے معذرت کی تو) ان کو ان کے رب نے (زیادہ) مقبول بنا لیا سو ان پر (مہربانی سے) توجہ فرمائی (اور داہ راست) پر (ہمیشہ) قائم رکھا (کہ پھر ایسی خطا نہیں ہوئی) اور جب درخت کھا لیا تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں کے دونوں جنت سے اترو (اور دنیا میں) ایسی حالت سے (جاؤ) کہ (تمہارے فرزندوں میں) ایک کا دشمن ایک ہوگا پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت (کا ذریعہ یعنی رسول یا کتاب) پہنچے تو (تم میں) جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) شقی ہوگا اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے (قیامت سے پہلے دنیا اور قبر میں) تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے (قبر سے) اٹھائیں گے وہ (تعجب سے) کہے گا کہ اے میرے رب آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو (دنیا میں) آنکھوں والا تھا (مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی) ارشاد ہوگا کہ (جیسی تجھ کو سزا ہوئی ہے ایسا ہی) تجھ سے عمل ہوا تھا وہ یہ کہ تیرے پاس (انبیاء علماء کے واسطے سے) ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تو نے ان کا خیال کچھ نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جاوے گا (جیسا تو نے خیال نہ کیا تھا) اور (جس طرح کہ یہ سزا مناسب عمل دی گئی) اسی طرح (ہر) اس شخص کو ہم (مناسب عمل) سزا دیں گے جو حد (اطاعت) سے گذر جاوے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لاوے اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور بڑا دیرپا کہ اس کی کہیں انتہا ہی نہیں تو اس سے بچنے کا بہت ہی اہتمام کرنا واجب ہے

ف تشقی میں تخصیص آدم علیہ السلام کی اس لئے ہے کہ اکثر مرد پر مشقت معیشت کی زیادہ ہوتی ہے اور لا تجوع سے یہ فائدہ ہے کہ اگر جنت میں کسی قدر بھوک اور پیاس کا تحقق بھی ہو تب بھی اشکال نہ رہے جیسا کہ احتمال ہے کہ شاید خفیف سی بھوک اور پیاس اس مصلحت سے لگے کہ مطعومات و مشروبات میں التذاذ ہو ربط اور قصہ آدم علیہ السلام سے آیت من اعرض عنہ کے مضمون کی تاکید تھی جیسا کہ تمہید آیات قصہ میں بیان کیا گیا اب آگے بھی ان ہی معرضین کے احوال و اقوال کی تقبیح اور ان اقوال و احوال سے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حزن ہوا کرتا تھا، درمیان میں اس حزن کا ازالہ اور آپ کی تسلی کا مضمون ہے، اور اس مضمون خاتمہ کو مضمون فاتحہ سورت سے بھی خاص مناسبت ہے چنانچہ وہاں اول آیت میں بھی یہی مضمون آپ کی رفع مشقت کا جو بعموم حزن با قوال الکفار کو بھی شامل ہے مذکور تھا اور تمن یخشی کے مفہوم مقابل سے غیر خاشین کا عدم تذکر بھی معلوم ہوتا ہے پس جو وہاں مجمل ہے یہاں مفصل ہے واللہ اعلم۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ

کیا ان لوگوں کو اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ ان کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا

بھی چلتے ہیں اس میں تو اہل فہم کے لئے دلائل موجود ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور ایک میعاد معین

وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

نہ ہوتی تو عذاب لازمی طور پر ہوتا سو آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے آفتاب نکلنے سے پہلے

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا

اور اس کے غروب سے پہلے اور اوقات شب میں تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ خوش ہوں۔ اور ہرگز ان

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ دنیوی

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ

زندگی کی رونق ہے اور آپ کے رب کا عطیہ بدرجہا بہتر ہے اور دیرپا ہے اور اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس کے

عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا

پابند رہیے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے اور وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ ہمارے

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ

پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کے مضمون کا ظہور نہیں پہنچا اور اگر ہم ان کو قبل قرآن آنے

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

کے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ یوں کہتے کہ اے ہمارے رب آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم آپ کے احکام پر

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ

چلتے قبل اس کے کہ ہم بے قدر ہوں اور رسوا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ سب انتظار کر رہے ہیں سو اور انتظار کر لو اب عنقریب تم کو معلوم ہو جاوے گا

اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝

کہ راہ راست والے کون ہیں اور وہ کون ہے جو مقصود تک پہنچا

تفسیر: افلم سے من اھتدیٰ تک۔ (یہ معترضین جو اعراض پر اصرار کر رہے ہیں تو) کیا ان لوگوں کو (اب تک) اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو (اس اعراض ہی کی بدولت عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں کہ ان (میں سے بعض) کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ بھی چلتے (پھرتے) ہیں (کیونکہ شام کو جاتے ہوئے اہل مکہ کے رستہ میں بعض ان قوموں کے مساکن آتے تھے) اس (امر مذکور) میں تو اہل فہم کے (سمجھنے کے) لئے (کافی) دلائل (اعراض کے مذموم عند اللہ ہونے کے) موجود ہیں اور (ان پر عذاب نہ آنے سے جو ان کو شبہ اپنے مسلک کے مذموم نہ ہونے کا ہوتا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ) اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی (وہ یہ کہ بعض مصلحتوں کی وجہ سے ان کو مہلت ہوگی) اور (عذاب کے لئے) ایک میعاد معین نہ ہوتی (کہ وہ قیامت کا دن ہے) تو (ان کے کفر و اعراض کے مقتضا سے) عذاب لازمی طور پر ہوتا (خلاصہ یہ کہ کفر تو مقتضی عذاب کا ہے لیکن ایک مانع سے توقف ہو رہا ہے، پس ان کا وہ شبہ اور تمسک عدم و توقع عذاب سے غلط ہے غرض یہ کہ امہال ہی اہمال نہیں) سو (جب عذاب کا آنا یقینی ہے تو) آپ ان کی (کفر آمیز) باتوں پر صبر کیجئے (اور بغض فی اللہ کی وجہ سے جو ان پر غیظ آتا ہے اور اس پر توقف عذاب سے اضطراب ہوتا ہے اس اضطراب کو ترک کیجئے) اور اپنے رب کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کیجئے (اس میں نماز بھی آ گئی) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً نماز فجر) اور اس کے غروب سے پہلے (مثلاً نماز ظہر و عصر) اور اوقات شب میں (بھی) تسبیح کیا کیجئے (مثلاً نماز مغرب و عشا) اور دن کے اول و آخر میں (تسبیح کرنے کے واسطے اہتمام کے لئے مکرر کہا جاتا ہے جس سے نماز فجر و مغرب کے ذکر کی اہتمام تاکید ہو گئی) تاکہ (آپ کو جو ثواب ملے) آپ (اس سے) خوش ہوں (مطلب یہ کہ آپ اپنی توجہ معبود حقیقی کی طرف رکھیے ان کی فکر نہ کیجئے) اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے (جیسا اب تک بھی نہیں دیکھا) جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو (مثلاً یہود و نصاریٰ و مشرکین کو) ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ (محض) دنیوی زندگی کی رونق ہے (مطلب اوروں کو سنانا ہے کہ جب معصوم کے لئے یہ ممانعت ہے جن میں احتمال بھی نہیں تو غیر معصوم کو تو اس کا اہتمام

[illegible]

کیونکہ ضروری نہ ہوگا (اور آزمائش یہ کہ کون احسان مانتا ہے اور کون سرکشی کرتا ہے) اور آپ کے رب کا عطیہ (جو آخرت میں ملے گا بدرجہا (اس سے) بہتر ہے اور دیرپا ہے (کہ کبھی فنا نہ ہوگا خلاصہ کلام کا یہ ہوا کہ ان کی اعراض بکسر الہمزہ کی طرف التفات کیا جاوے نہ ان کے اعراض بفتح الہمزہ کی طرف سب کا انجام عذاب ہے) اور اپنے متعلقین کو (یعنی اہل خاندان کو یا مومنین کو) بھی نماز کا حکم کرتے رہیئے اور خود بھی اس کے پابند رہیئے (یعنی زیادہ توجہ کے قابل یہ امور ہیں) ہم آپ سے (اور اسی طرح دوسروں سے ایسے) معاش (کموانا) نہیں چاہتے (جو مانع طاعات ضروریہ ہو) معاش تو آپ کو (اور اسی طرح اوروں کو) ہم دیں گے (یعنی مقصود اصلی اکتساب نہیں بلکہ دین اور طاعت ہیں اکتساب کی اسی حالت میں اجازت ہے یا امر ہے کہ ضروری طاعت میں وہ مخل نہ ہو) اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے (اس لئے ہم حکم دیتے ہیں لا نسئلک الخ (وامر اہلک الخ) اور (معرضین کے بعض احوال واقوال جیسے اور معلوم ہیں اسی طرح ان کا ایک اور قول بھی نقل کرنا ہے کہ) وہ لوگ (عناداً) یوں کہتے ہیں کہ یہ (رسول) ہمارے پاس کوئی نشانی (اپنی نبوت کی) کیوں نہیں لاتے (آگے جواب ہے کہ) کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کے مضمون کا ظہور نہیں پہنچا (مراد اس سے قرآن ہے کہ اس سے کتب سابقہ کے مضمون پیشین گوئی کی صدق کا ظہور ہو گیا مطلب یہ کہ کیا ان کے پاس قرآن نہیں پہنچا جس کی پہلے سے شہرت تھی کہ وہ نبوت پر کافی دلیل ہے) اور اگر ہم ان کو قبل قرآن آنے کے (سزائے کفر میں) کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے (اور پھر قیامت کے روز اصلی سزا کفر کی دی جاتی کہ وہ لازم ہی تھی) تو یہ لوگ (بطور عذر کے) یوں کہتے کہ اے ہمارے رب آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول (دنیا میں) کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم آپ کے احکام پر چلتے قبل اس کے کہ ہم (یہاں خود) بے قدر ہوں اور (دوسروں کی نگاہ میں) رسوا ہوں (سو اب اس عذر کی بھی گنجائش نہیں رہی اگر وہ یوں کہیں کہ وہ عذاب کب ہوگا تو) آپ کہہ دیجئے کہ (ہم) سب انتظار کر رہے ہیں سو (چندے) اور انتظار کر لو اب عنقریب تم کو (بھی) معلوم ہو جاوے گا کہ راہ راست والے کون ہیں اور وہ کون ہے جو (منزل) مقصود تک پہنچا (یعنی وہ فیصلہ عنقریب بعد موت یا بعد الحشر ظاہر ہو جاوے گا) سورۃ الانبیاء مکیۃ وھی مائۃ واثنا عشر آیۃ کذا فی البیضاوی اس سورت میں یہ مضامین مختلط ہیں تحقیق معاد تحقیق نبوت تحقیق توحید اور توحید ورسالت کی تائید کے لئے بعض انبیاء علیہم السلام کے قصص مذکور ہوئے ہیں اور یہی مضامین خصوص مضمون قصص وجہ ارتباط ہے سورہ طہ کے ساتھ اور اس سورۃ کے آغاز میں حساب کا اقتراب اور سورہ طہ کے ختم میں انکشاف حقیقت حقیت کا اقتراب جو مدلول ہے ستعلمون کا وجہ ارتباط ہے دونوں کے آغاز وانجام میں۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

ان لوگوں سے ان کا حساب نزدیک آپہنچا اور یہ غفلت میں ہیں اعراض کئے ہوئے ہیں ان کے پاس ان کے رب کی

ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا

طرف سے جو نصیحت تازہ آتی ہے یہ اس کو ایسے طور سے سنتے ہیں کہ ہنسی کرتے ہیں ان کے دل متوجہ نہیں ہوتے اور یہ لوگ

النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

یعنی ظالم لوگ چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں کہ یہ محض تم جیسے ایک آدمی ہیں تو کیا تم پھر بھی جادو کی بات سننے جاؤ گے حالانکہ تم جانتے ہو

قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝ بَلۡ قَالُوۡۤا

پیغمبر نے فرمایا کہ میرا رب ہر بات کو آسمان میں اور زمین میں جانتا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے بلکہ یوں کہا کہ یہ

اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ۝

پریشان خیالات ہیں بلکہ انہوں نے اس کو تراش لیا ہے بلکہ یہ تو ایک شاعر شخص ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی نشانی لادیں جیسا

مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا ۚ اَفَهُمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ

پہلے لوگ رسول بنائے گئے تھے ان سے پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائے سو کیا یہ لوگ ایمان لے آدیں گے اور ہم نے آپ سے

اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ

قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کر لو اور ہم نے ان رسولوں

جَسَدًا لَّا يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ۝ ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ

کے ایسے جسد نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ حضرات ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے پھر ہم نے جو ان سے وعدہ کیا تھا اس کو سچا

وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۝ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝

کیا یعنی ان کو اور جن جن کو منظور ہوا ہم نے نجات دی اور حد سے گذرنے والوں کو ہلاک کیا ہم تمہارے پاس ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اس میں تمہاری نصیحت

تفسیر:- اقترب للناس سے تعقلون تک۔ ان (منکر) لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آپہنچا (یعنی قیامت وقتاً فوقتاً نزدیک ہوتی جاتی ہے) اور یہ (ابھی) غفلت (ہی) میں (پڑے) ہیں (اور اس کے یقین کرنے سے اس کے لئے تیاری کرنے سے) اعراض کئے ہوئے ہیں (اور ان کی غفلت یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو نصیحت تازہ (حسب حال ان کے) آتی ہے (بجائے اس کے کہ ان کو تنبہ ہوتا) یہ اس کو ایسے طور سے سنتے ہیں کہ (اس کے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں (اور) ان کے دل (اصلاً ادھر) متوجہ نہیں ہوتے اور یہ لوگ یعنی ظالم (اور کافر) لوگ (آپس میں) چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں (نہ بوجہ خوف اہل اسلام کے کہ کمزور ضعیف تھے، بلکہ بقصد تمہید کر ابطال شیوع اسلام کے اخفا ایسے امور کا عادات میں ہے) کہ یہ (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) محض تم جیسے ایک (معمولی) آدمی ہیں (یعنی نبی نہیں اور یہ جو ایک دلکش دلربا کلام سناتے ہیں اس پر اعجاز کا شبہ اور اس اعجاز سے نبوت کا خیال نہ کرنا کیونکہ وہ حقیقت میں جادو آمیز کلام ہے) تو کیا (باوجود اس بات کے) پھر بھی تم جادو کی بات سننے کو (ان کے پاس) جاؤ گے حالانکہ تم (اس بات کو خوب) جانتے (بوجھتے) ہو پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جواب دینے کا حکم ہوا اور انہوں) نے (موافق حکم کے جواب میں) فرمایا کہ میرا رب ہر بات کو (خواہ آسمان میں (ہو) اور (خواہ) زمین میں (ہو اور خواہ ظاہر ہو یا خفی ہو خوب) جانتا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے سو تمہارے ان اقوال کفریہ کو بھی جانتا ہے اور تم کو خوب سزا دے گا اور انہوں نے صرف سحر کہنے پر اکتفا نہیں کیا) بلکہ یوں (بھی) کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں (کہ واقع میں دلکش بھی نہیں) بلکہ (اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ) انہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس کو (قصداً و اختیاراً اپنے دل سے) تراش لیا ہے (اور اضغاث احلام میں تو انسان کو کس قدر بے اختیار اور معذور اور مبتلائے اشتباہ بھی ہوتا ہے اور یہ افترا کچھ قرآن ہی کے ساتھ خاص نہیں) بلکہ یہ تو ایک شاعر شخص ہیں (ان کی تمام باتیں ایسی ہی تراشیدہ اور خیالی ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ رسول نہیں ہیں اور اگر یہ مدعی رسالت کے ہیں) تو ان کو چاہیئے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی (بڑی) نشانی لادیں جیسا پہلے لوگ رسول بنائے گئے (اور بڑے بڑے معجزات ظاہر کئے اس وقت

تشنیع بر غفلت و طعن بر رسالت

ہم رسول مانیں اور ایمان لاتیں اور یہ کہنا بھی ایک بہانہ تھا ورنہ وہ انبیاء سابقین کو بھی نہ مانتے تھے حق تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں کہ) ان سے پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے (باوجود ان کے فرمائشی معجزات ظاہر ہونے کے) ایمان نہیں لائے سو کیا یہ لوگ (ان معجزات کے ظاہر ہونے پر) ایمان لے آویں گے (اور ایسی حالت میں ایمان نہ لانے پر عذاب نازل ہوجاتا ہے اس لئے ہم وہ معجزات ظاہر نہیں فرماتے اور قرآن معجزہ کافی ہے) اور رسالت کے متعلق جو ان کا یہ شبہہ ہے کہ رسول بشر نہ ہونا چاہیئے اس کا جواب یہ ہے کہ) ہم نے آپ سے قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو (اے منکرو) اگر تم کو (یہ بات) معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کرلو (کیونکہ اولاً تو خبر متواتر بلا اشتراط عدالت راوی کے واقع میں بھی حجت ہے پھر تم ان کو اپنا دوست سمجھتے ہو تو تمہارے نزدیک معتبر ہونے چاہئیں) اور (اسی طرح رسالت کے متعلق جو اس شبہہ کی دوسری تقریر ہے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیئے اس کا جواب یہ ہے کہ) ہم نے ان رسولوں کے (جو کہ گذر چکے ہیں) ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی فرشتہ نہ بنایا تھا) اور (یہ لوگ جو آپ کی وفات کے انتظار میں خوشیاں منا رہے ہیں لقولہ تعالیٰ نتربص بہ ریب المنون یہ وفات بھی منافی نبوت نہیں کیونکہ) وہ (گذشتہ حضرات بھی دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے (پس اگر آپ کی بھی وفات ہو جاوے تو نبوت میں کیا قدح لازم آیا غرض یہ کہ جیسے پہلے رسول تھے ویسے ہی آپ بھی ہیں اور یہ لوگ جس طرح آپ کی تکذیب کرتے ہیں اسی طرح ان حضرات کی بھی اس زمانہ کے کفار نے تکذیب کی) پھر ہم نے جو ان سے وعدہ کیا تھا (کہ مکذبین کو عذاب سے ہلاک کریں گے اور تم کو اور مؤمنین کو محفوظ رکھیں گے ہم نے) اس (وعدہ) کو سچا کیا یعنی ان کو اور جن کو (نجات دینا) منظور ہوا (اس عذاب سے) ہم نے نجات دی اور (اس عذاب سے) حد (اطاعت) سے گذرنے والوں کو ہلاک کیا (سو ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے اور اے منکرو اس تکذیب کے بعد اگر تم پر دنیا یا آخرت میں عذاب آوے تو تعجب نہیں کیونکہ) ہم تمہارے پاس ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اس میں تمہاری نصیحت (کافی) موجود ہے کیا (باوجود ایسی بلیغ موعظت کے) پھر بھی تم نہیں سمجھتے (اور نہیں مانتے) **ربط** اوپر مکذبین کی مذمت اور عذاب الٰہی سے ان کا ہلاک ہونا اجمالاً بیان کیا گیا تھا آگے اسی کی کسی قدر تفصیل ہے۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحَسُّوا

اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے ظالم تھے غارت کردیں اور ان کے بعد دوسری قوم پیدا کردی سو جب ان ظالموں

بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ

نے ہمارا عذاب آتا دیکھا تو اس بستی سے بھاگنا شروع کیا بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کی طرف اور اپنے مکانوں

مَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ

کی طرف واپس چلو شاید تم سے کوئی پوچھے پاچھے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے سو ان کی یہی غل پکار

دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝

رہی حتی کہ ہم نے ان کو ایسا کردیا جس طرح کھیتی کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہوگئی ہو

تفسیر: وکم قصمنا سے خامدین تک۔ اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے ظالم (یعنی کافر) تھے غارت کردیں اور ان کے بعد دوسری قوم پیدا کردی۔ سو جب ان ظالموں نے ہمارا عذاب آتا دیکھا تو اس بستی سے بھاگنا شروع کیا (کہ عذاب سے بچ جاویں حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ) بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف واپس چلو شاید تم سے کوئی پوچھے پاچھے (کہ کیا گذری مقصود اس سے تعریض ہے کہ نہ وہ سامان رہا نہ مکان رہا نہ کسی ہمدرد کا

چہرے از تفصیل ہلاک عذاب مذکورہ



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوی سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلو پیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آ سکتے ہیں

اس کتاب کے مصنف حضرت العلام مولانا سید محمود صاحب مفتی اکبر نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلی درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصول ڈاک — فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجیے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد [illegible]

[illegible]

کتاب الطہارت [illegible]

[illegible]

کتاب الصلوٰۃ

[illegible]

کتاب الصوم

[illegible]

کتاب الزکوٰۃ

[illegible]

کتاب الجنائز

[illegible]

کتاب النکاح

[illegible]

کتاب اللباس

[illegible]

کتاب الذبائح

[illegible]

کتاب الاشربۃ

[illegible]

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ [illegible]

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

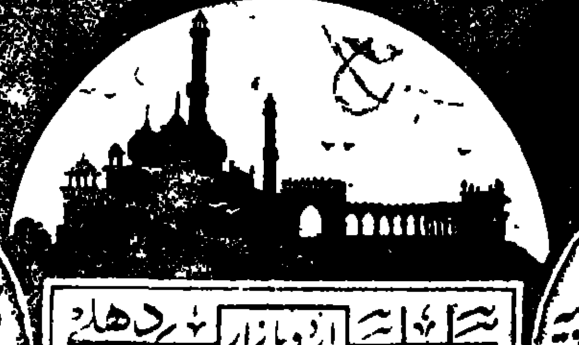
(اے ہمارے پروردگار) ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا

پیشوا

دھلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؍)

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دھلی



غیبی نوشتے

اگر قسمت کے پوشیدہ راز ... آپ ... بگڑی ہوئی قسمت کو بنانا چاہتے ہیں تو **غیبی نوشتے** ... یہ عجیب و غریب کتاب ہے جس میں وہ تمام باتیں درج کر دی گئی ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آپ کی قسمت ... آپ کے سامنے ... کیسی زندگی ... کس طرح کامیابی ہوگی ... شادی کب ہوگی اولاد ... کیسی ... ہوگی ... آپ کو ... ہاتھوں کی لکیروں سے ... قسمت کا ... اور دوسروں کی قسمت کا حال بھی ...

اس کتاب میں ... علم نجوم ... مشرق و مغرب ... سنسکرت ... یہ کتاب ... حیرت انگیز ... علم نجوم ... پامسٹری ...

اس کتاب میں کوئی بات ... **غیبی نوشتے** ... دنیا کے تمام ... قیافہ شناسوں ... دیکھنے والوں ... کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہے ...

ہاتھ کی ... قسمت کے تمام پوشیدہ راز معلوم کرنے والوں کی سہولت کے لیے پچاس ہاتھوں کی تصویریں، صفحات ضخامت ... لکھائی چھپائی ... قیمت ... مجلد ... محصول ڈاک ...

پہلا حصہ

علم نجوم

ستاروں اور کواکب کی ماہیت

بروج آسمانی

[illegible]

دوسرا حصہ

فال و شگون

[illegible]

تیسرا حصہ

[illegible]

چوتھا حصہ

[illegible]

پانچواں حصہ

[illegible]

چھٹا حصہ

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی



یابس

جریان اور سُرعت انزال کی سب سے زیادہ کامیاب دوا

ایک ہزار مرتبہ

یابس کہنے سے شدید سے شدید جریان کا بھوت اُتر جاتا ہے!

یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے یابس کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے مگر
"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں

جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے

سفید قطرہ کا آنا۔ یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہوجانا ... بُرا مرض ہے اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے اِنسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اِس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اِس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر

سفوف یابس ہے

پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہے۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی سستی۔ لاغری دُور کر دیتا ہے۔ ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہوچکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھ کر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کر دیا ہے پس اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ منیجر مشہور دواخانہ دہلی کو لکھئے اور یہ دوا بذریعہ وی پی ... قیمت بیس خوراک کا ایک ... ایک روپیہ چودہ آنہ ... محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا انتظار کرنا ہوگا ✱

یابس

جریان اور سرعت انزال کی سب سے زیادہ کامیاب دوا

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

ایک ہمزاد ہے

یابس کہنے سے شدید سے شدید جریان کا بھوت اتر جاتا ہے

یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے۔ مگر......

"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے، یا کوئی ہمزاد ہے نہیں، بلکہ یہ سفوف کی شکل میں

جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے

سفید قطرہ کا آنا، یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہو جانا نہایت بُرا مرض ہے۔ اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے انسان محروم رہتا ہے، ہومیو پیتھک ویدک وغیرہ طبوں میں اس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر

سفوف یابس ہے

پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہے، کمر کا درد، چہرے کی بے رونقی، کاہلی، سستی، لاغری دور کر دیتا ہے۔ ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اکثر ڈاکٹروں نے بھی اس دوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھ کر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کر دیا ہے، پس اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ منیجر "مشہور دواخانہ دہلی" کو لکھیے اور یہ دوا بذریعہ وی۔ پی پارسل منگا کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت میں خوراک کا بکس عہ (ایک روپیہ چودہ آنہ) ہے۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے، ورنہ دوبارہ تیاری کا انتظار کرنا ہوگا۔



دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی مورشیس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جاسکتی ہیں۔

کرایوں اور شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی



تسخیر القلوب کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں، وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو آشنا کا ہو چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں گے، فوراً احباب کا مسخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرانا، افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ اثناء اس کے عامل کیلئے معمولی بات ہے قیمت ۱ر

معلم عربی ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھ لے۔ اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں۔ عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے ہیں معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلے سے بے فکر ہو کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تامل سے ایک ایک سورت روزانہ پڑھ کر تین ماہ میں قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت صرف ۸ر

محبت کے پیغام اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے، تو ہمارے کتاب محبت کے پیغام پڑھیے، اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں متعدد حسین تصاویر فل ٹائپ میں قیمت ۸ر

پھوہڑ دلہن جس گھر میں آ جائے اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں کے نیستاں میں دفن ہو جاتا ہے بیوی کی تربیت کے لئے دولہا و رسالہ منہیں لیجیئے ہیں ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب "گھر والی کی تربیت" پڑھوائیے جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیوی اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں، اندازِ بیان ایسا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کا ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی قیمت ۸ر

تعلیم خانہ داری کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں، عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی عورتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک مہینہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف ۸ر میں تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے گزروا دیجئے سفید چکنا کاغذ ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت ۸ر

شریر لڑکی ماں باپ کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے۔ مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی طلسمی کتاب "بچی کی استانی" ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کر کے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے، اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور تمیز داری سلیقہ شعاری آ جاتی ہے ایسی دلچسپ کتاب ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چین نہیں آتا سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی**

خوش نما قرآن مجید مترجم

ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر آپ ہی کے فوائد موضح القرآن صحت میں لاجواب، کتابت کی خوبی یہ ہے کہ زیر، زبر وغیرہ اپنے اپنے مقام پر ہیں جس سے پڑھنے میں قطعی غلطی نہ ہوگی

شروع میں عظمت القرآن اس میں فضائل قرآن و تلاوت قرآن، خواص القرآن، اسرار القرآن، قرآنی تعبیر، تعبیر نامہ، ذاب نامہ، فالنامہ قرآنی، ہر سورۃ کا نقش معہ اعمال، پھر تمام قرآن مجید کا ایک تعویذ، قرآن مجید کے تمام حرفوں کا شمار یعنی کسے حروف ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح عمری، آپکی نبوت و ولادت، غزوات وغیرہ وغیرہ، پھر خوبی یہ ہے کہ ہر پارہ الگ الگ نشان اور منزل جدا جدا ہے غرضکہ یہ قرآن ظاہری افادیات میں بے نظیر ہے۔ رعایتی ہدیہ کاغذ سفید رفاشدہ مجلد پارچہ صرف ۱۲ مجلد چرمی نقرئی کار جا لدار ۱۴ یہی قرآن چکنے کاغذ پر مجلد چرمی ۱۶

مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ

اللہ کی اور مہربانی بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے تو اللہ ہی کے پاس

تُحْشَرُوْنَ ۝ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

جمع ہوگے۔ سو اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا ان کو اور اگر ہوتا تو تند خو اور سخت قلب

موضح القرآن: یعنی نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو کتنے پر افسوس نہ کیجئے اس میں نکار آخرت اللہ ہی کا

خوش نما قرآن مجید دو ترجمہ والا

بس یہی وہ قرآن شریف ہے جو چھپنے سے پہلے ہزاروں ہدیہ ہوگیا اب چھپ کر آیا ہے ... تو سبحان اللہ کیسی مقبولیت ہے۔

جو ایک منگالیتا ہے پھر وہ دس منگاتا ہے آج ہندوستان بھر میں اس سے بہتر قرآن شریف اس ہدیہ کا نہیں ہے اور ہو بھی کیونکر اس قدر محنت کوئی نہیں کر سکتا جتنی اس کی طباعت میں ہوتی ہے، اگر ایک کاغذ بھی خراب ہو تو رد کیا گیا۔ نمونہ سے قرآن شریف بہت اعلیٰ ہے، کیونکہ ایسی کتابت ہو سکی نہ ویسی چھپائی اور نہ ایسی جلد۔ کاغذ لطافت تریب تریب ولایتی ہے اصل اندازہ تو پورے قرآن شریف کو ہی دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ ناپسند ہونے پر فوراً واپس کر دیجئے۔ سرینڈن کا کاغذ مجلد للعہ خاص اڈیشن سفید چکنا کاغذ مجلد چرمی صہ

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

سوائے اس کے معبود اگر چاہے خدا مہربان مجھ پر کچھ تکلیف کچھ کام نہ آوے مجھ کو

اور اپنے معبود قرار دیتے ہیں کہ اگر رحمن مجھ کو کچھ تکلیف پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی سفارش میرے کام آئے

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

سفارش ان کی کچھ اور نہ چھڑاویں مجھ کو حقیقت میں اس وقت البتہ میں گمراہی ظاہر میں ہوں

اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں جا پڑوں

یہ وہ بزرگ تھے آپ کو اپنے ساتھ رہنا تھا ایک موقعہ پر اپنی قوم سے کہا کہ یہاں وہ آدمی آئے تھے اور کچھ بیان کرتے تھے اور آپ نے انکو تبلیغ کر دیا یہ انہوں نے کہا کہاں دشمنوں نے کہا انکو بلاؤ تو ہمیں کہاں تک پہنچے ہیں۔

متوسط دو ترجمہ والا قرآن

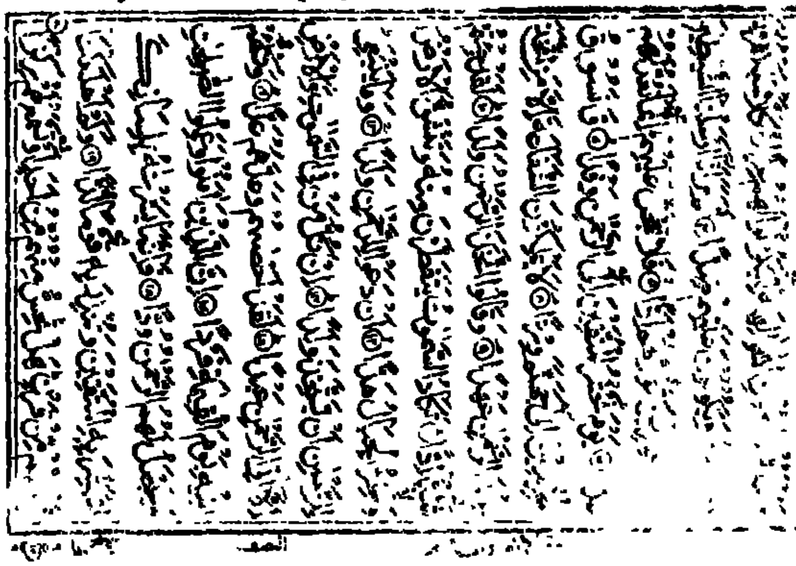
جس کا پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا اور دوسرا بامحاورہ ترجمہ علامہ شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ سولہ ابواب کا ایک طویل اور مدلل دیباچہ ہے، جس کی ضخامت اسّی صفحے ہے، اس دیباچہ میں قرآن شریف کے متعلق تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں، بے حد اچھی لکھائی ہے، صحت کا بھی اعلیٰ انتظام ہے پورے قرآن شریف کی ضخامت تقریباً ایک ہزار صفحہ ہے کاغذ دو قسم کا ہے رف اور چکنا۔ رف پارچہ مجلد کا ہدیہ تین روپے، چکنا مجلد چرمی کامل کا ہدیہ پانچ روپے۔ محصولڈاک ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

۱۰ آنے میں فوٹو بلاک پرسنٹ بے مثال کارڈ سائز حمائل مجلد

حیرت سے پڑھیے اور داد دیجیے ایک پارہ نہیں تیسوں پارے مجلد سنہری ۱۰ آنے میں

پیشوا کا کارنامہ کیسے انمول جواہر پیش ہوئے ہیں۔ اس حمائل کو بھی ضرور ملاحظہ کریں دیکھیں تو آپ بھی حیرت میں رہ جائیں۔ ایسی درخشندہ صاف کاغذ سفید نہایت عمدہ۔ مجلد سنہری ہدیہ صرف دس آنے محصول ڈاک



دیکھا جناب عالی پورے تیسوں پارے کامل مجلد پورا قرآن شریف ملتا ہے جو کام آپ کے پیسہ والدار کرکے عیاشی میں خرچ کرتے ہیں وہ آپ کے واسطے پیشوا نے کر دکھایا۔ قرآن پاک کی اشاعت کا کام تو ہم سب پر فرض ہے ہیں ہے ہی کم رکھئے آپ بھی تماشا اشاعت فرمائیے۔

لطف یہ ہے کہ اکثر بھائیوں کو یقین ہی نہیں آتا وہ پوچھتے ہیں کہ ... فی پارہ ہدیہ ہے یا پورے قرآن شریف کا

دو ترجمہ والا بڑا معجز نما قرآن مجید مترجم معہ پوری تفسیر

معجز نما متوسط اور معجز نما حمائل شریف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ چھوٹے اور درمیانہ سائز کے قرآن ... چھپ گئے ... خواہش ... کو بڑی تقطیع کا بھی ضرور چھپنا چاہیے، اس قسم کے اصرار کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر بڑی تقطیع کا قرآن شریف بھی چھپا اور اس قدر پسند ہوا کہ چھپتے ہی دھڑا دھڑ آرڈر آنے لگے۔ یہ قرآن مجید کے خط سے زیادہ خوش خط دو ترجمہ، تقطیع موزوں یعنی متوسط سے دوگنی، اس میں یہ خاص صفت رکھی گئی ہے کہ حروف علیحدہ علیحدہ ہیں جس کو بچے عورتیں اور بوڑھے بھی آسانی سے پڑھ لیں، حاشیہ پر تفسیر کتب احادیث سے اختصار کر کے تفسیر چھاپی گئی ہے شروع میں ایک مقدمہ ہے۔ ترجمہ بھی اسی طرح اول ترجمہ حضرت مولینا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا لفظی ہے دوسرا ترجمہ مولینا اشرف علی صاحب کا عام فہم سلیس ہے۔ اتنی خوبیوں کے ساتھ تقطیع ۱۳ × ۱۸ لمبی اور ۸ انچہ چوڑی ہے لکھائی ہندوستان کے بہترین کاتبوں کی ہے صحت کا یہ عالم ہے کہ ایک ایک لفظ کی ذمہ داری

ہدیہ مجلد چرمی ... قسم اعلیٰ ... قرآن مجید کے پورے صفحہ کی چوڑائی اس صفحہ سے بہت بڑی ہے اس لئے آدھی سطر کا نمونہ لکھا ہے۔

يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

دیں زکوۃ کو اور یہ ہے دین لوگوں قائم رہنے والوں کا

زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

ف تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اہل کتاب سے

بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے

ف یعنی یہ چیزیں سب دینوں میں کہنہ ہیں ۱۲ موضح القرآن ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم ساری خلقت سے بہتر آدمی نہ بتلاؤں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بتلایئے، فرمایا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ جہاد کیلئے پکڑی جس وقت کوئی کھٹکا سنا اس پر سوار ہو بیٹھا، پھر فرمایا

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ضعیف العمر اور کمزور نگاہ والوں کے لئے بہت جلی چوب قلم

آسان دید قرآن شریف مترجم مفسر

مترجمہ تحت اللفظ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رح

حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن چھپائی خوب سیاہ چمکدار کاغذ سفید ولایتی ۔ سائز کا بہت موٹا وزن پانچ سیر کے قریب خانشدہ بستی ۔ بڑے بڑے کلام کرنیوالے حیران ہیں کہ کسی حساب سے بھی آپ ایسا جلی قلم ۔ اسی ضخامت کا قرآن شریف پانچ روپیہ میں نہیں چھپ سکتا ۔ عمدہ کتابت ہے ۔ اعراب پورے اور حروف کشادہ ہیں قلم کا نمونہ سامنے موجود ہے ۔ ترجمہ نمونہ سے بھی بڑا جلی ہے اور ٹھیک عربی کے نیچے جس سے عربی الفاظ کے معنی شدید طور سے معلوم ہو جاتے ہیں ۔ قرآن شریف چونکہ بہت موٹے حروف کا ہے اس لئے ہیں بھی جو ایک عمر کی عینک لگاتا ہیں ۔ چار گز کے فاصلہ سے پڑھ لیتا ہے اور کمزور نگاہ والے تو بلا عینک بھی دور دور سے پڑھ سکتے ہیں اور ضعیف العمر بڑی آسانی اور چاندنی میں بے تکان تلاوت کر لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس قرآن شریف کا نام آسان دید قرآن شریف ہے ۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے اور جس قدر قرآن بڑا ہے اسی نسبت سے یہ مقدمہ بہت اہم معلومات سے پر ہے ۔ مجلد خانشدہ ہدیہ محصولڈاک ع ر ریل کے ذریعہ منگائیں تو ہدیہ سے ۵ ر زائد کا منی آرڈر بھیں ۔ ریل کا پارسل پیشگی قیمت آنے پر بھیجا جائے گا ۔

ہدایت نما متوسط قرآن مجید مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر

اس قرآن شریف کا ترجمہ اول حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ۔ ترجمہ دوم حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو لفظی نہ تحت اللفظ ہونے کے باوجود با محاورہ اور نہایت سلیس ہے ۔ خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مشہور تفسیر کبیر ۔ تفسیر درمنثور ۔ خازن ۔ ابن کثیر ۔ مدارک ۔ موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب ۔ مستدرک حاکم ۔ ابن مردویہ ۔ ابن ابی حاتم ۔ مسند امام احمد ۔ اسباب شان نزول ۔ جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث (بخاری مسلم ترمذی وغیرہ وغیرہ) کے خلاصہ و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ عام فہم اردو میں حاشیہ لکھی گئی ہے ۔ شروع میں حصہ اول میں حضرت آدم سے لیکر پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات ہیں ۔ اسلام سے پہلے عرب کی قوموں کی تاریخ اور رسول کریم کی پیدائش سے لیکر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل ہے جو کفار عرب سے آپ کے خلاف انجام دیں حصہ دوم میں فضائل قرآن و اعمال حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے مخفی اعمال ۔ حصہ چہارم میں سنا میں قرآن کی فہرست حصہ پنجم میں قواعد قراۃ قرآن ۔ قیمت کاغذ سفید ولایتی خانشدہ مجلد پارچہ ۶ ر کاغذ گلیز اول نمبر پختہ چکنا عمدہ پالش خانشدہ مجلد چرمی للعہ

ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا
اے رب ہمارے مت گرفت کر ہماری اگر ہم بھول جائیں یا خطا ہو جائے ہم سے
حاشیہ اس جگہ سے پڑا ہے اور اس پر تفسیر موضح القرآن ہے گنجائش کم ہونے کی وجہ سے نہیں لکھی گئی ۔ انچوں کے حساب سے ۱۵ انچ طول اور گیارہ انچ عرض ہے

وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
اور نہ نفع اور اللہ وہی ہے سننے والا جاننے والا کہہ اے اہل کتاب
اور نہ نفع پہنچانے کا ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں آپ فرمایئے کہ اے اہل کتاب
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ
مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو خواہشوں اس قوم کی
تم اپنے دین میں ناحق کا غلو مت کرو اور ان لوگوں کے خیالات پر مت چلو
نمونہ پوری سطر کا نہیں ہے

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

قرآن شریف منگانے اور مدارس میں تقسیم کرنے میں صرف ناظرین پیشوا کیلئے بڑی آسانی

ہوگئی اب آپ اس ہدیہ پر مترجم قرآن لے سکتے جو بڑے بڑے تاجروں کی لاگت

سے بھی کم ہو لیکن یہ رعایت صرف ناظرین پیشوا کیلئے ہے اور یہ ان کے احسان کا ادنیٰ کرشمہ ہے جو کہ پیشوا کو ہر اول کو [illegible] سے اور پیشوا کی بروقت امداد فرماتے ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی امداد اور میری محنت سے اب [illegible] ہوگیا ہے۔ [illegible] قتل ایذی اور [illegible] معاونین پیشوا [illegible] اجازت دیتے رہیں تو یہ قرآن شریف بالکل [illegible] ناظرین پیشوا کو [illegible] ہوا ہے حتی کہ اشتہار [illegible] کوئی خرچ آپ سے نہ لوں [illegible] پیشوا کے [illegible] کے ساتھ ہوگا جس کیلئے انکے خریداری کا حوالہ ضروری ہے۔ یہ غریبوں کیلئے

آسان ترجمہ والا قرآن مجید

یہ ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے حاشیہ پر ان کی ہی تفسیر موضح القرآن ہے، بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں، پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی ہے اور دوسرے باب میں [illegible] اور [illegible] ترتیب [illegible] باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقات [illegible] اشارات قرآنی کی [illegible] پانچویں باب میں قرآن شریف کی [illegible] مجرب [illegible] وظائف لکھے گئے ہیں جن کی مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا قصص اور [illegible] لکھے گئے ہیں، ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور انڈیکس کے لکھی گئی ہے قلم جلی ہے صحت [illegible] علما [illegible] ہدیہ مجلد [illegible] محصولڈاک [illegible] نمونہ [illegible]

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ	تفسیر موضح القرآن کامل ۲ یعنی دو آیتیں کہیں ایمان والوں کو جو گرفتار تھے کافروں کی ایذا میں اور یہ آیت جو کافروں کو ستاتے تھے مسلمانوں کو ۳ یعنی اعمال کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہونگی

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم مفسر

محترم علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران کرام کی رائیں

(۱) حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی رائے

مترجم نے صرف عربی تفسیر کے ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ خود بھی مفید فوائد کا اضافہ کیا ہے۔ ان کے ترجمہ کا طرز اور اضافہ فوائد کی نوعیت محل اعتراض نہیں ہے۔ میں اس کلام الٰہی کے حواشی اور دیباچہ کو پسند کرتا ہوں۔

(۲) مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی رائے

میں نے اول سے آخر تک سرسری نظر سے اعجاز نما قرآن دیکھا۔ سرورق بہت خوبصورت ہے جس میں مذہبی تصور اور تخیل کی اعلیٰ شان پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے اور حضرت علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر بیان الفرقان کا مکمل اردو ترجمہ حاشیہ پر ہے۔ ایک سو ستر صفحات پر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کا مقدمہ اردو زبان میں ہے، جو اردو زبان میں قرآن مجید کی نسبت ایک لاجواب چیز ہے کیونکہ اس مقدمہ میں نہایت اہم عنوانات کے ماتحت قرآن مجید کے حقائق و معارف کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے، قرآن مجید کی تمام سورتوں کے مسائل و احکام کو الگ الگ بہت مقبول اور عام فہم طریقہ اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو ایک نئی اور مفید چیز ہے اور جس سے کم علم عورتوں اور مردوں اور بچوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ اس پہلو پر، قرآن مجید کے مضامین کی فہرست بھی بہت اچھی ہے۔ اس معاملہ میں اور لوگوں نے بھی کوششیں کی ہیں، لیکن آغا صاحب کا طرز بیان بہت زیادہ عام فہم اور مفید ہے کیونکہ اس سے قرآن مجید کی ان آیات کا نکالنا آسان ہو جائے گا جو کسی خاص مضمون کے لئے درکار ہوں۔

حضرت علامہ فرید وجدی مصر کے مشہور عالم ہیں، اور ان کی تفسیر بیان الفرقان فہم قرآن کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر آغا رفیق صاحب کا مقدمہ مجھ کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کے بیان اور عام فہم طرز بیان کے اعتبار سے علامہ فرید وجدی کی تفسیر سے زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے، اور یہ دونوں چیزیں پہلی مرتبہ اعجاز نما قرآن مجید میں شائع ہوئی ہیں۔

(۳) حضرت علامہ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین کی رائے

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب کے مشہور و مقبول ترجمہ کے ساتھ علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر کا ترجمہ اور پھر ڈیڑھ سو صفحات کا مبسوط مقدمہ قرآن حکیم اور کامل تفسیر ایسے علمی پارے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ہدیہ مقررہ بالکل بے وزن معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حضرت علامہ حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی رائے

ترجمہ کے لئے حضرت علامہ تھانوی صاحب کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے، اور تفسیر کے لئے حضرت علامہ فرید وجدی کی شہرت کفیل، اور اس کو عربی سے اردو قالب میں لانے کے لئے ادیب شہیر آغا رفیق صاحب کا نام نامی ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

میں نے جستہ جستہ اس تفسیر کو پڑھا، ترجمہ مستند اور قابل اعتبار ہے۔ سید صاحب نے اشاعت کے سلسلہ میں قرآن مجید ہر امیر و غریب مسلمان تک پہنچانے کے لئے ارزانی کا کافی لحاظ رکھا ہے۔

میں ایسے مسلمانوں سے خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اعجاز نما قرآن مجید کو اپنے مطالعہ میں رکھیں جو ایک طرف قرآن عزیز کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور پھر دوسرے کی تفسیر چاہتے ہوں، اور دوسری جانب ہدیہ ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(۵) حضرت علامہ سعید احمد صاحب فاضل دیوبند ایم اے کی رائے

قرآن مجید کے متن میں صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ بین السطور میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا ترجمہ ہے، جو اپنے مستند اور درست ہونے میں کسی دلیل کا محتاج نہیں، حاشیہ پر مصر کے مشہور مصری عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کو اردو میں ترجمہ کر کے چھاپا گیا ہے، ترجمہ کی درستی و سلاست اور روانی کے لئے جناب محترم مولانا آغا رفیق صاحب کا نام نامی کافی ضمانت ہے۔ یہ دونوں تفسیریں بذات خود نہایت مفید اور قرآنی مطالب و احکام کو آسان طریقہ سے سمجھانے میں مدد دینے والی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مترجم نے شروع میں ۱۷۰ صفحہ کا مبسوط اور فہم قرآن کے لئے لاجواب مقدمہ لکھ کر اس اعجاز نما قرآن مجید کے ایڈیشن کی افادی حیثیت کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے، یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اس مقدمہ میں ان تمام اصولی باتوں کا ذکر آگیا ہے جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، اور جن کو پڑھ کر ایک مسلمان مسائل و اصول دین سے خاصی واقفیت حاصل کر سکتا ہے، مولانا آغا رفیق صاحب کا یہ کمال بہت زیادہ مستحق ستائش ہے کہ وہ دین کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ کو بہت آسان طریقے سے سمجھا دیتے ہیں۔

(۶) ایڈیٹر صاحب اخبار الامان دہلی کی رائے

اس اعجاز نما قرآن مجید کا اردو ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ اور زوائد و قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ گرانقدر پوری تفسیر دیدی گئی ہے، جسے علامہ موصوف نے زمانۂ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھانے کیلئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھا۔ یہ تفسیر عربی میں تھی اور اس کا اردو ترجمہ بصرف زر کثیر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے، اکابر علما اس ترجمہ کو پسند فرما چکے ہیں تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مقدمہ میں علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ دیا گیا ہے، جو کسی مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا یہ مقدمہ مالک متعلق توضیح کلام اللہ محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ متن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا محققانہ اور سلیس ترجمہ اور حاشیہ پر نہایت مفید تفسیر درج کی گئی ہے جس میں علامہ فرید وجدی مصری کی قرآنی تحقیقات بھی شامل ہے ابتدا میں حضرت مولانا آغا رفیق صاحب کا ایک طویل اور مفید مقدمہ بھی درج ہے جو قرآن اور مذہب اسلام کے متعلق بہترین معلومات کا حامل ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب اخبار حیات الاسلام لاہور کی رائے

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسے بزرگ محترم عالم دین اس کے مترجم ہیں، ان کے ترجمہ کی خوبی کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے، حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان القرآن کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ تفسیر حضرت علامہ نے موجودہ دور کے مسلمانوں کی ضروریات اور فہم و ادراک کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے، اور عالم اسلام میں اس کو بہت پسند کیا گیا ہے۔

یہ تفسیر گو پہلی تفسیروں کی طرح غیر ضروری تفصیلات کی حامل نہیں ہے، لیکن قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان تمام پر حاوی ہے۔

اعجاز نما قرآن مجید میں ایک اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے شروع میں مقدمۃ القرآن کے ماتحت ڈیڑھ سو صفحات میں قرآن حکیم سے متعلق وہ تمام معلومات درج کر دی گئی ہیں، جن کا ایک مسلمان کے لئے جاننا نہایت ضروری ہے۔

ان تمام معلومات کا مالک اعجاز نما قرآن حکیم ہے، اور اس طرح قرآن کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے ناشر نے ہر امکانی کوشش کی ہے۔

(۹) ایڈیٹر صاحب رسالہ سب رس حیدر آباد دکن کی رائے

اس قرآن مجید کے مقدمہ میں خدا کے وجود کے دلائل، مذہب اسلام کی حقیقت، نبوت کی تشریح، وحی کی تعریف اور اس کے اقسام وغیرہ قرآن مجید کی خصوصیات، قرآن کے اعمال و وظائف، قصص امثال، تاریخ اور فضائل وغیرہ کو مختصر مگر دلنشین پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے، مقدمہ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست درج ہے۔ ترجمہ سلیس اور واضح ہے۔ حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان القرآن کامل کا ترجمہ آغا رفیق صاحب نے پیش کیا ہے۔ باوجود ان ساری خوبیوں کے اس قرآن مجید کا ہدیہ بہت ہی کم ہے۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب اخبار دین دنیا دہلی کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید ہماری رائے میں اپنی نوعیت کا اور اپنی قسم کا ہندوستان میں پہلا قرآن مجید ہے۔ جسے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے نہایت مکمل کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کلام مجید میں وہ خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں جو آج تک کسی قیمتی سے قیمتی قرآن مجید میں نہیں پائی گئیں، نیز ایک ایسی چیز اس کلام مجید میں موجود ہے جو کسی کلام مجید میں نہیں پائی گئی یعنی کلام اللہ کے مضامین کی مکمل فہرست اور قرآن پاک پر ایک مکمل مقدمہ، جس کے مطالعہ کے بعد انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کیا ہے اور اس کا کیا اعجاز ہے، یہ ایسی خصوصیات ہیں جو غالباً آج تک کسی کلام اللہ میں نہیں پائی گئیں، اور اس کے ساتھ ہی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید ضرورت سے زیادہ لمبا چوڑا بھی نہیں ہے، بلکہ نہایت موزوں تقطیع پر ہے یعنی لمبائی ۱۱ انچ ہے اور چوڑائی ۷ انچ۔

(۱۱) ایڈیٹر صاحب اخبار زمزم لاہور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کا یہ ایڈیشن جس کا متن صحیح، ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا اور حاشیہ پر علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر قرآن کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا آغا رفیق نے اردو میں منتقل کیا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر دونوں استناد کے لحاظ سے بہت بلند ہیں، اور اس قرآن مجید کا مطالعہ قرآنی بصیرت کا موجب ہو سکتا ہے ترجمہ اور حاشیہ کے علاوہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ پسند آئی، وہ ایک مبسوط مقدمہ قرآن ہے۔

جس اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر کی تعریف مسلمانوں کے اتنے بڑے جید علما دیوبند، صوفیائے کرام اور ایڈیٹران عظام نے متفقہ طور سے کی ہے، اور مسلمانوں سے اس کی خریداری کی اپیل کی ہے، اور قرآن سمجھنے کے لئے سب سے بہتر تفسیر بیان القرآن کامل (جو اعجاز نما قرآن کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے) اور علوم قرآن اور اس کی تاریخ سمجھنے کے لئے سب سے بہتر دیباچہ کو قرار دیا ہے۔ اس اعجاز نما قرآن کے دو ایڈیشن ہیں، ایک رف اور ایک چکنا۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت تقریباً ۱۰۰۰ صفحے۔

رف ایڈیشن حنا شدہ ہدیہ بلا جلد ۸ مجلد پارچہ ۱۰ مجلد چرمی کامل ۱۲

اعلیٰ ایڈیشن چکنا سفید عمدہ کاغذ ہدیہ بلا جلد حنا شدہ ۱۰ مجلد پارچہ ۱۲ مجلد چرمی اعلیٰ ۱۵ محصول ڈاک ۱۲ اگرچہ کاغذ کی قیمت چار گنی ہو گئی ہے لیکن اعجاز نما قرآن مجید کا ہدیہ بڑھایا نہیں گیا ہے، اس لئے جلد ہی طلب کر لیجئے ورنہ اس ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد اس بے نظیر کلام اللہ کے لئے جنگ کے خاتمہ کا انتظار کرنا ہوگا۔ خدا شاہد ہے کہ ان داموں میں تو اب سادہ کاغذ بھی نہ مل سکے گا کجا سب سے بڑی تفسیر، سب سے بڑا دیباچہ، سب سے بڑی فہرست مضامین قرآن اور سب سے بہتر ترجمہ۔ لہٰذا سستا اور عمدہ قرآن آج ہی طلب فرمالیں، ورنہ ممکن ہے کہ فرمائشوں کی کثرت سے آپ دین اور دنیا کی سب سے بڑی سعادت سے محروم رہ جائیں۔

MUSLIM UN…
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی، اخلاقی، اصلاحی
ادبی رسالہ

پیشوا دہلی

مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۱۸ سال سے
تبلیغ و اشاعت کے لئے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن　دو روپے
ارزاں ایڈیشن　ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں برہما بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن　۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن　۳ شلنگ

جلد ۱۹ ‖ بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۲ء ‖ نمبر ۸

شذرات

ایڈیٹر پیشوا کا مقدمہ ہائیکورٹ میں

ایڈیٹر پیشوا نے جو استغاثہ کارکنان وحدت کے خلاف توہین کا دائر کر رکھا تھا، اس میں چونکہ ملزمان پر فرد قرارداد جرم لگ گئی ہے اور اس فرد قرارداد جرم کے خلاف عدالت سشن جج دہلی میں نگرانی کی گئی جو خارج ہوئی۔ اب ایک ملزم سردار علی صابری نے ہائیکورٹ پنجاب میں سشن جج کے فیصلہ کا اپیل کیا ہے۔

لاہور سے پہلے جون کے مہینہ میں سمن آیا، اور میرے دہلی میں نہ ہونے کی وجہ سے مجھ پر تعمیل نہ ہوسکی۔ دوبارہ ۲۷ جولائی کا سمن ۲۰ جولائی کو وصول ہوا، اور مجھے دوسری مرتبہ لاہور جانا پڑا تاریخ مقررہ پر لاہور میں معلوم ہوا، کہ یہ کچی پیشی ہے، ابھی کیس ہفتہ وار لسٹ پر نہیں ہے۔

ہفتہ وار لسٹ پر کیس کب آئے گا؟ یہ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ تاہم توقع ہے کہ اب زیادہ دیر نہ لگے گی، اور جلد اس کا فیصلہ ہوگا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مقدمہ میں میری کامیابی کی دعا کریں۔

صیام رمضان سے پہلے

حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب کا چاند دیکھ کر رمضان المبارک کے خیر مقدم کی تیاری میں مصروف ہو جاتے تھے، آپ کی اس سنت کا اتباع صحابہ کرام اعلی اللہ مقامہم کرتے تھے افسوس ہے کہ اب بہت کم مسلمان اس سنت پر عمل کرتے ہیں، تاہم جنکو خداوند قدوس نے ہمت دی ہے، وہ اس بشارت مذہب کے زمانہ میں بھی صیام رمضان کا خیر مقدم کرنے کی تیاریاں کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں سکون قلب سے عبادت کرنے کے لئے رجب اور شعبان میں خیرات و صدقات اور زکوٰۃ سے فارغ ہونے والے مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ خیرات و صدقات زکوٰۃ کے روپیہ سے خیر جاریہ قائم کریں، اور خیر جاریہ یہ ہے کہ اس روپے سے کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خرید کر دینی مدارس، مساجد اور لائبریریوں کو وقف کر دیں اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی، اور علم کے پیاسوں کی پیاس بھی نہ صرف ایک مرتبہ بجھے گی، بلکہ جب تک کاغذ کی زندگی ہے اس خیر جاریہ کی وجہ سے نیکیاں ہمیشہ آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

میں ہمیشہ رمضان کی آمد سے پہلے قارئین پیشوا کو اس خیر جاریہ کے لئے توجہ دلاتا ہوں، اور سینکڑوں کلام اللہ اور احادیث کے تراجم ارباب خیر خرید کر مدارس، مساجد اور کتب خانوں میں ہر سال رکھ دیتے ہیں۔

کتب خانہ پیشوا میں اس وقت تقریباً بیس ہزار روپے کی کتابیں قابل فروخت موجود ہیں، اور ان میں بڑا حصہ احادیث رسول اللہ کے تراجم (بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ) کا ہے، اور مترجم و مفسر کلام اللہ کی بھی بڑی تعداد کتب خانہ میں موجود ہے، پس اگر صدقات خیرات، زکوٰۃ کے روپے سے یہ کتابیں خریدی جائیں، اور وقف کی جائیں، تو اس سے دوہرا ثواب ہوگا، یعنی نادار مسلمان کلام اللہ

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

کے ترجمہ اور تفسیر سے کلام خدا کو سمجھیں گے، اور تراجم احادیث حضور سرور کائنات ﷺ کے احکام کو سمجھ کر پکے مسلمان بن جائیں گے، اور خصوصاً ایسی صورت میں کہ مترجم کلام اللہ در اعجاز نما مترجم و مفسر غریبوں کا سستا قرآن مترجم، اور احادیث رسول اللہ ﷺ (بخاری، مسلم، ترمذی مشکوٰۃ) کی قیمتوں میں اس ہوشناک گرانی کے زمانہ میں جبکہ کاغذ کی قیمت ۲۰۰ گنی بڑھ گئی ہے، پیشوا کے خریداروں کے لئے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں بھی آپ کو صدقات زکوٰۃ کے روپے سے حدیث کی کتابیں اور قرآن مجید خرید کر نادار مسلمانوں کے لئے وقف کر دینے میں کچھ تامل ہے؟

میرے نزدیک اس خیر جاریہ کے لئے آپ کی پاک کمائی کا بہترین مصرف یہی ہے کہ آپ پیشوا آفس سے تراجم احادیث اور کلام اللہ طلب فرمائیں، اور غریب اور نادار مسلمانوں کے لئے وقف کر کے تبلیغ کے اہم فرض سے بھی سبکدوش ہوں، اور زکوٰۃ و خیرات کا مقصد بھی پورا ہو۔ اور پیشوا کی اشاعت میں جو مالی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں، وہ کتابوں کی فروخت سے جاتی رہیں گی۔ جو میرے لئے اطمینان قلب و سکون روح کا ذریعہ ہے۔

رعایت کے لئے لکھنے والے

اس وقت کاغذ کے قحط کی وجہ سے کتابوں کی قیمتیں سب کتب خانوں نے بڑھا دی ہیں، لیکن پیشوا کے کتب خانہ میں سوائے اسلامی تعلیم کے اور کسی کتاب کی قیمت نہیں بڑھائی۔

البتہ دوسرے کتب خانوں کی وہ کتابیں اور کلام اللہ جن کے اشتہارات پیشوا میں درج ہوتے ہیں، ان میں اضافہ ہوا ہے، جو کارکنان پیشوا کے بس کی بات نہیں ہے۔

ایسی صورت میں اکثر حضرات کا رعایت کے لئے طلب و اصرار ہماری سمجھ اور قدرت سے باہر ہے۔

پس نہایت ادب سے التماس ہے کہ مقررہ اور مشتہرہ قیمتوں میں رعایت کے لئے ہرگز نہ لکھئے کہ رعایت کی مطلق گنجائش نہیں ہے، کیا یہ رعایت کم ہے کہ جنگ سے پہلے جو قیمت مقرر تھی، اسی پر کتاب آپ کو مل رہی ہے۔

ہندوستان کی گتھی

افسوس ہے کہ ہندوستان کی گتھی کسی طرح سلجھتی ہی نہیں۔ اور حکومت کسی حالت میں بھی اختیارات ہندوستان کو منتقل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس وقت تک جو اعتراضات سرکاری حلقوں میں کانگریس کے مطالبہ پر ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں:-

۱۔ مسلمان کانگریس کے ساتھ نہیں ہیں۔

۲۔ اچھوت مظلوم کانگریس سے علیحدہ ہیں۔

۳۔ والیان ریاست اور گورنمنٹ سے معاہدے ہیں۔

۴۔ ہندوستان اس قابل نہیں ہے۔

ان اعتراضات کے جوابات ملاحظہ ہوں:-

۱۔ یہ سچ ہے کہ کچھ مسلمان کانگریس کے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ کب کہا کہ وہ غلامی پر قانع ہیں، اور سامراج کے ساتھی ہیں۔

۲۔ اچھوتوں کی مظلومیت سے کسے انکار ہے، لیکن کیا اب سے پہلے وہ مظلوم نہ تھے۔ اگر مظلوم تھے تو اس دو سو سال میں ان کے ساتھ ہمدردی کیوں نہیں کی گئی؟ مگر اچھوت یہ کب کہتے ہیں کہ ہندوستان آزاد نہ ہو۔

۳۔ ٹھیک ہے، لیکن والیان ریاست سے جو معاہدے کئے گئے۔ کیا پوری زندگی میں ان پر عمل ہوا؟ اور کیا آج ان پر عمل ہو رہا ہے؟ اور آخر ریاستی پرجا کے بھی تو کچھ حقوق ہیں۔

۴۔ ہندوستان پر دو سو برس سے انگریزی تسلط ہے جس رفتار سے اس نے ترقی کی ہے، اگر اس کا انتظار کیا جائے تو ایک ہزار برس میں بھی ہندوستان اس قابل نہ ہو سکے گا، لیکن اس کی قابلیت کی ذمہ داری کس پر ہے؟

ہندوستان آزادی سے کم پر اب راضی نہیں ہو سکتا۔ اور انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے، اور ہندوستان سے ایک باعزت سمجھوتہ کے ذریعے لڑائی کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے میں ساعی ہو۔

ہو سکتا ہے کہ کانگریسی تحریک کی جزئیات سے ہندوستان کے کسی طبقہ کو اختلاف ہو۔ لیکن یہ قطعاً ناممکن ہے کہ ہندوستان کا ایک فرد بھی محکومانہ بے کسی اور مظلومانہ غلامی پر قانع ہو۔ اور اگر کوئی بدبخت ہندوستانی ایسا ہے، تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے ملک کا ہی غدار نہیں ہے، بلکہ سامراج کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

حکومت اگر دل سے یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان میں بے چینی پیدا نہ ہو تو اس کا ایک ہی علاج ہے، اور وہ صرف یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام اقوام کی گول میز کانفرنس طلب کر کے متحدہ مطالبہ کو فوراً تسلیم کرے۔

روس اور چین کی نازک حالت

چین میں جاپان برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور روس میں جرمنی۔ گو بہادر چینی اور غیور روسی نہایت بہادری کے ساتھ ایک ایک انچ زمین پر مدافعت کر رہے ہیں۔ لیکن فوج اور سامان کی کثرت کا علاج

صرف جذبہ حب الوطنی نہیں ہو سکتا۔

اتحادی طاقتوں کی قوت مدافعت ترقی کر رہی ہے۔ اگر اسی طرح سامان حرب کی سپلائی اور تیاری بھی حسب منشا ہو جائے، تو نقشہ ہی بدل جائے۔

تاہم جو اطلاعات امریکی کارخانوں کے متعلق آئی ہیں، اور جو انتظام سامان جنگ کی تیاری کا ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اس سے توقع ہوتی ہے کہ بہت جلد روس اور چین میں جنگ کا پانسہ پلٹے گا اور جاپان اور جرمنی کی تیر چین اور روس ہی میں بہے گی۔

پیشوا کا نقش ثانی

ہزارہا قارئین پیشوا کی یہ خواہش تھی کہ وہ پیشوا کو ہفتہ وار شائع کرنے کے لئے خطوط کے ذریعہ تقاضے کیا کرتے تھے۔ ان کی خواہش کے احترام میں عرصہ سے ہفتہ وار حریت جاری تھا۔ لیکن ابتدا اس کی کچھ شاندار نہ تھی۔ اس لئے میں نے قارئین پیشوا کو حریت کی خریداری کے لئے توجہ نہ دلائی۔

اب خدا کے فضل و کرم سے حریت ایک با تصویر شاندار پرچہ ہو گیا ہے، جس میں حالات حاضرہ پر میرے خیالات ہوتے ہیں سبق آموز افسانے ہوتے ہیں، بلند پایہ شعراء کا کلام ہوتا ہے۔ اہم سیاسی مضامین ہوتے ہیں، دلچسپ سوالات کے جوابات ہوتے ہیں۔

غرضکہ جتنی ایک اچھے نیشنلسٹ اخبار کی خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ ۴ صفحات پر عکسی فوٹو بلاک۔ ضخامت ۲۰ صفحے۔ قیمت سالانہ تین روپے معہ محصول ڈاک، جو اس گرانی کے زمانہ میں بہت ہی کم ہے۔

جو لوگ میری تحریرات کے قدردان ہیں، ان کو بغیر نمونہ دیکھے آج ہی تین روپے کا منی آرڈر بھیج دینا چاہیئے۔ یا وی۔ پی کی اجازت دینا چاہیئے۔ اور جو بھائی سالانہ قیمت نہ دے سکتے ہوں ان کو اپنے شہر کے ایجنٹ سے حریت خرید کر پڑھنا چاہیئے۔

اسلامی تعلیم کو چیلنج

صوبہ متحدہ میں سرکاری اور امدادی زنانہ اسکولوں میں گانے بجانے کی تعلیم لازمی کر دی گئی ہے، جو اسلامی تعلیم کو کھلا چیلنج ہے گانا فنون لطیفہ میں ہے، لیکن معصوم بچے عشقیہ غزلوں کی مزخرافات سے جو شیطانی اثر قبول کرتے ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ گانے کا مسئلہ اخلاقی مسئلہ ہے، اور یہ مسلمانوں کے آپس کے طے کرنے کا ہے۔ لیکن حکومت یو۔پی کی جرأت کہ وہ مسلمان بچیوں کو گانے اور بجانے پر مجبور کرے۔ اسلامی تعلیم اسلامی کلچر کے قطعاً خلاف ہے افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی واحد نمائندگی کی مدعی اور مسلمانوں کے کلچر کے تحفظ کا ڈھونگ رچانے والی مسلم لیگ اور اس کے تمام اخبارات خاموش ہیں۔

اگر یہی سرکار کانگریس منسٹری کے زمانہ میں جاری ہوتا، تو "اسلام خطرے میں" کا نعرہ لگانے والے لیگی اخبارات اور لیڈر کشمیر سے لے کر راس کماری تک طوفان بدتمیزی برپا کر دیتے۔ لیکن چونکہ بولی میں "گورنر کا آسمانی راج" ہے، اس لئے اسلامی تعلیم کو چیلنج دینے والے سرکلر کے خلاف مسلم لیگ کے لاؤڈ اسپیکر خاموش ہیں، ان کی زبانیں مفلوج ہیں، جن لوگوں کے لیڈر مذہبی مسائل سے ناواقف ہوں، اس قوم کے کلچر کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔

کیا ہم توقع کریں کہ معصوم مسلمان بچیوں کو اس گانے کی تعلیم سے روکنے کے لئے مسلمانوں کی نمائندگی کے ٹھیکیدار کوئی قدم اٹھانے کی جرأت کریں گے۔

لیگ کیوں خاموش ہے؟

ایسی صورت میں کہ لیگ کانگریس سمجھوتے کے متعلق کئی بار کوشش ہو چکی ہے، اور اس کی ناکامی کا اثر آزادی وطن پر پڑ رہا ہے، اور ایسی صورت میں کہ کانگریس کے صدر پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کر چکے ہیں، جو لیگ کے پانچ ممبران سے مل کر شرائط سمجھوتہ طے کرے، اور ایسی صورت میں کہ مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو وغیرہ اکابرین کانگریس یہ اعلان کر چکے ہیں کہ اگر حکومت لیگ کو تمام سلطنت سپرد کرے تو کانگریس کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا، اور کانگریس لیگ سے مفاہمت کرے گی۔ ایسی صورت میں کہ صدر مسلم لیگ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ کانگریس اور لیگ کا سمجھوتہ آزادی سے پہلے کیوں نہ ہو، تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ لیگ کانگریس کی پیشکش کو کیوں نہیں منظور کر لیتی۔

اگر کانگریس کی پیشکش کو منظور کر کے صدر لیگ پانچ ممبران کی ایک کمیٹی فوراً مقرر کر دیں، اور سمجھوتہ کی شرائط اس کے حوالے کر دیں تو معقول پسند حلقہ میں ان کے ضدی رویہ کے خلاف جو نفرت پیدا ہو گئی ہے، وہ تبدیل ہو جائے۔

ہولناک قحط

ضروریات زندگی کی ہوش ربا گرانی نے قحط کی صورت اختیار کر لی ہے، قحط اور بے روزگاری کے زمانہ میں جو ہوا کرتا ہے، اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں، جس کے تباہ کن نتائج سے آنکھیں نہیں بند کی جا سکتیں۔

اگر ہندوستان کی پیداوار باہر نہ جائے، اور حکومت کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو جائے، اور زمین میں دفن شدہ مال یا چھپا ہوا

کا پتہ چلانے میں کامیابی ہو جائے تو اس قحط میں اسی فیصدی کمی آسکتی ہے، مگر حکومت نہ ریل ورسائل کے لئے سہولتیں بہم پہنچاتی ہے، نہ دوسرے ممالک کی ترسیل بند کرتی ہے اور نہ چور بازار پر کنٹرول کرتی ہے، اور اس کے تو خناک نتائج سے قطعاً لاپروا نظر آتی ہے۔

اگر حکومت نے اب تک کچھ کیا ہے، تو صرف یہ کہ وعظ کہا ہے، اور اس سے زیادہ دلچسپ تحریک پھل کھاؤ کی شروع کی ہے اس مزخرافات کو شروع کرنے والوں پر "ساون کے اندھے کو ہرا ہی نظر آتا ہے" والی ضرب المثل صادق آتی ہے، جن کو یہ نہیں معلوم کہ پھل کھاؤ کی ایک خوراک فی کس ۸ر سے کم نہ ہو نہیں سکتی، اور گیہوں کی روٹی سے ۲ر میں ایک غریب آدمی پیٹ بھر سکتا ہے، جس ملک کی آمدنی کا اوسط چھ پیسہ روزانہ ہو، اس کے افلاس اور پریشانی کو نئی دہلی میں رہنے والے چھ ہزار روپے ماہوار کے وزراء کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔

بہر حال ضرورت ہے کہ حکومت قحط اور ہوش ربا گرانی کے مسئلہ پر "شرح قیمت" کی پالیسی سے ہٹ کر غور کرے، اور جلد از جلد اس خیالی قحط سے عوام کو نجات دلائے، ورنہ ایسے تباہ کن حالات پیدا ہوں گے کہ ان پر قابو پانا آسان نہ ہوگا، کہ پیٹ کا ایجی ٹیشن، نہی پابندیوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔

گوریلا وار کی تربیت

ایسی صورت میں کہ دشمن ہندوستان کی سرحد پر پہنچ گیا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ وطن عزیز پر کس وقت حملہ ہو جائے، اور دشمن کی فوج ہندوستان کے سرسبز و شاداب کھیتوں کو پامال۔ فلک نما عمارتوں کا انہدام اور سب سے زیادہ ہندوستان کے فرزندوں کا امن اور سکون جنگ کی ہولناکیوں کی نذر ہو جاتے۔ اور ناموس وطن کی خاطر تحفظ وطن کے لئے کب سینہ سپر ہونا پڑے۔

حکومت فوج تیار کر رہی ہے۔ ہوم گارڈ بھرتی ہو رہے ہیں لیکن سب سے زیادہ غفلت، سب سے زیادہ کامیاب طریقہ جنگ سے برتی جا رہی ہے، جس کا نام گوریلا وار ہے، اور جس کی تربیت صحیح معنوں میں اشد ضروری ہے کیونکہ یہ گوریلے ہی ہیں، جن کی سرگرمیوں سے چین میں جاپان۔ روس میں جرمنی عاجز ہے۔ اور ان کے اس کامیاب طریق حرب کو اگر جلد از جلد شروع نہ کیا گیا تو یہ جنگ کی ایسی تباہ کن غفلت ہوگی، کہ اس کا ازالہ کسی صورت میں ممکن نہ ہوگا۔

خصوصاً دیہات کے ان باشندوں کو جو فوج میں بھرتی نہیں ہوسکے ہیں، اس کامیاب طریق جنگ کی تربیت ضرور حاصل کرنی چاہیئے۔

حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہر ضلع میں گوریلا ٹریننگ سکول بلا توقف کھولنے شروع کر دے، تاکہ اگر بدقسمتی سے کبھی ضرورت ہو تو ہندوستان کے بہادر باشندے اپنے وطن مقدس کے تحفظ کے لئے تیار رہیں۔

گول میز کانفرنس

الہ آباد میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے سول نافرمانی کی تجویز پاس کی ہے، جس کی منظوری بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران سے لی جائے گی، اور خیال ہے کہ حکومت کی بے تدبیری اور نخوت سے معاملات سدھرنے کی بجائے بگڑیں گے، لیکن اس عالم یاس میں، امید کی کرن سر تیج بہادر سپرو کا بیان گول میز کانفرنس کے انعقاد، مسٹر ایمرے کا سفر دورہ - روس اور چین کے نمائندوں کی آمد ہے، جس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ شاید حالات درست ہو جائیں، اور ملک ایک عظیم ابتلا سے بچ جائے۔

گول میز کانفرنس کی ابتدا خود حکومت کو کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ جھوٹے اقتدار کے لئے عاقبت اندیشی کا ثبوت نہ دے تو پھر سر تیج بہادر سپرو کو کس نے منع کیا ہے کہ وہ خود گول میز کانفرنس دہلی میں طلب نہ کریں۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان سر سپرو خود "پیس میکر" کے فرائض انجام نہ دیں، اور ملک میں جو تباہی آنے والی ہے، اس کو روکنے کے لئے خود آگے قدم نہ بڑھائیں۔

پٹیالہ کی گورمکھی نوازی

نہایت افسوسناک اطلاع آئی ہے کہ پٹیالہ میں پرائمری تک گورمکھی لازمی قرار دیدی گئی ہے، اور اردو کے مستقبل کو تاریک کر دیا گیا ہے۔

پٹیالہ میں مسلمانوں کی آبادی ۴۰ فیصدی ہے۔ مالیہ بھی ان کا ۵۰ فیصدی کے قریب ہے۔ اور مہاراجگان پٹیالہ کا رویہ بھی اب سے پہلے کچھ زیادہ مسلمانان پٹیالہ کے متعلق قابل اعتراض نہ تھا، لیکن موجودہ مہاراجہ چونکہ اکالیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں، اس لئے پٹیالہ کے مسلمانوں کو حکام پٹیالہ کے طرز عمل سے عرصہ سے شکایات ہیں لہذا ہم چاہتے ہیں کہ مہاراجہ پٹیالہ اپنی مسلمان رعایا کی جائز شکایات پر فوراً توجہ فرمائیں اور گورمکھی کے متعلق جو انہوں نے سرکلر جاری کیا ہے، اس کو فوراً واپس لیں۔

گوالیار ایجی ٹیشن پر دلچسپ خط و کتابت

ریاست گوالیار میں جو نام نہاد ایجی ٹیشن مسلمانوں کے نام پر کیا جا رہا ہے، اس کے کھلے بندوں کو مسٹر منظر عالم نے مجھ سے خود

دفتر پیشوا میں تسلیم کیا، اور کوئی معقول وجہ وہ اس ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کی مجھے نہ بتا سکے، جس سے متاثر ہو کر میں نے متعدد مقالات پیشوا میں گوالیار ایجی ٹیشن کے متعلق لکھے، جن کا کوئی جواب مسٹر منظر عالم کے پاس نہیں۔ اس سلسلہ میں نواب بہادر یار جنگ صدر نام نہاد اسٹیٹس مسلم لیگ کا ایک خط حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کے پاس آیا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے :۔

"آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ راج محل میں مسلم زعماء کے ساتھ جو سلوک ہوا، اس کو سنکر بے اختیار میری آنکھیں اشک آلود ہو گئیں، خود اخبار "ریاست" جیسا سخت متعصب ہندو اخبار بھی اس زیادتی کو تسلیم کرتا ہے اور اس پر آرٹیکل لکھتا ہے۔"

راج محل کی گفتگو کے متعلق خود مسٹر منظر عالم نے جو رپورٹ مجھے سنائی، اس میں کوئی تذکرہ ایسا نہ تھا جس سے یہ معلوم ہوتا کہ ان کی کوئی ایسی توہین کی گئی جس کو سنکر نواب صاحب کی "آنکھیں اشک آلود ہو گئیں"۔

ریاست کو "سخت متعصب ہندو اخبار" لکھنا ہمارے خیال میں نواب صاحب کی زیادتی ہے یا ناواقفیت ہے

اگر نواب بہادر یار جنگ کے ماننے میں ریاست اخبار کی پالیسی کو تولا جائے تو کیا فرمائیں گے جناب صدر اسٹیٹس مسلم لیگ ان مضامین کے متعلق جو اس نے حیدرآباد دکن اور خسرو دکن کے متعلق لکھے ہیں۔ اگر نواب صاحب کے نزدیک اخبار ریاست میں لکھا ہوا سب کچھ سچ ہوتا ہے، تو کیوں نہیں وہ حیدرآباد، بھوپال، رامپور وغیرہ مسلمان ریاستوں اور مسلمان وزراء کے متعلق اس کی پالیسی کو صحیح سمجھتے؟

ہم نواب بہادر یار جنگ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کشمیر، پٹیالہ، کپورتھلہ، جے پور، جودھپور، بیکانیر، اودے پور وغیرہ ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کے ساتھ بیان کردہ مظالم پر اب تک کیوں ایکشن نہیں لیا۔ اور ایسی صورت میں جبکہ جلالت الملک اعلیٰ حضرت حضور نظام اور مسلمانوں کے مخالف وزراء (مسٹر آمگرٹے وغیرہ) کو ہز ہائی نس مہاراجہ گوالیار نہ صرف یہ کہ وزارت سے علیحدہ کر چکے ہیں۔ بلکہ حدود ریاست میں آج ان کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہے، نواب بہادر یار جنگ کا مسلمانان گوالیار کے خلاف ایجی ٹیشن میں اعانت کرنا گوالیار اور حیدرآباد کے تعلقات کو خراب کرنا نہیں ہے؟ اور کیا اس صورت کو بندگان عالی پسند فرمائیں گے؟

سول نافرمانی کو روکو

آج (۶ اگست کو) پیشوا کی آخری کاپی پریس میں جا رہی ہے یہ اطلاع نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ سر تیج بہادر سپرو کی اپیل پر گاندھی جی اس پر رضامند ہو گئے ہیں کہ وہ گول میز کانفرنس میں شریک ہی نہ ہوں بلکہ اس کے بلانے والوں میں اپنا نام بھی دیں۔

ہمارے خیال میں ملک کو اس انتشار و بے چینی سے بچانے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے، سول نافرمانی کو روکا جائے، اور فرزندان وطن کو آزمائش و ابتلاء سے بچایا جائے۔

پیشوا کی اشاعت کے تقریباً ساتھ ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی وار دھا رزولیوشن کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچ چکی ہوگی، اور وہ نتیجہ وار دھا رزولیوشن کی منظوری کے علاوہ دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کی کوششوں کا نتیجہ دیکھنے کے لئے انتظار کر لینا ضروری ہے۔

اس لئے ہم کانگریس ہائی کمانڈ (اگر وہ قائم ہے) سے اور مہاتما گاندھی سے ہندوستان کے مفاد کے لئے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سول نافرمانی شروع کرنے میں جلدی نہ کریں، اور جس طرح بھی ممکن ہو سکے، مفاہمت کے ذریعہ معاملات کو سنبھالنے کی کوشش کریں۔

اگرچہ مسٹر ایمرے اور سر کرپس کی تقریروں نے مایوسی، غصہ اور حقارت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں، لیکن ملک کے سامنے بیرونی خطرہ اتنا قریب ہے کہ اس کی موجودگی میں اندرونی انتشار حملہ آوروں کے لئے آسانی پیدا کر سکتا ہے، اور حملہ آور خواہ وہ کوئی ہو، کسی نوعیت سے بھی ہزاروں خامیاں اور لاکھوں شکایتیں ہونے کے باوجود موجودہ حکومت سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

مسٹر ساورکر کا سرٹیفکیٹ مہاراجہ کشمیر کو

مسٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا گذشتہ ہفتہ کشمیر میں پہنچے، ان کا جلوس نکالا گیا، اور جلوس میں نہایت بدتمیزی کے ساتھ "اسلام

مُردہ باد" کے دل آزار اور اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔

اور مسٹر سادرکر نے جو تقریر کی وہ انتہائی اشتعال انگیز تھی، جس میں ریاست کشمیر کے حکمران کو مبارک باد دی گئی کہ انہوں نے ایک ایسی ریاست میں جس کی آبادی میں نوے فیصدی مسلمان ہیں "رام راج" قائم کر رکھا ہے، اس تقریر سے زیادہ ریاست کشمیر کے ساتھ ہندو دشمنی کا ثبوت مسلم لیگ اور حامیان پاکستان بھی نہیں دے سکتے، اور اس سے زیادہ کشمیر کے مسلمانوں کی بے کسی اور مظلومیت کا ثبوت اور کیا ہوگا کہ نوے فیصدی آبادی میں مسلمان انتہائی بیکسی کے ساتھ ہی زندگی کے دن گذار رہے ہیں ہم جس طرح ہندوستان میں فرقہ وارانہ تحریکات کے مخالف ہیں اسی طرح دیسی ریاستوں میں بھی فرقہ پرستی کو لیگ سے زیادہ خوفناک اور جذام سے زیادہ مکروہ سمجھتے ہیں، اور ہمارے نزدیک یہ بہت ہی غلط اصول ہے کہ ریاستی پالیٹکس میں فرقہ پرست حصہ لیں، اور ریاست کی فضا کو زہر آلود کریں۔

تعجب ہے کہ حکومت کشمیر نے مسٹر سادرکر کو ایسی اشتعال انگیز تقریر کی اجازت کیوں دی، اور خوشی ہے کہ مسلمانوں نے صبر اور سکون کے ساتھ اس بدتمیزی کو گوارا کیا، اور اس سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ شریف اور انصاف پسند ہندوؤں کے مقتدر لیڈر لالہ گردھاری لال صاحب نے ان دل آزار نعروں کے خلاف ایک بیان شائع کر کے مسلمانوں سے معذرت کی اور اس زہریلی اور گندی فضا کو دور کرنے کی سعی جو مسٹر سادرکر اینڈ کمپنی کے غلط طرز عمل سے پھیلنی شروع ہوگئی تھی، اور بہت ممکن تھا کہ اس کے بعد کوئی خوفناک فساد ہوتا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکومت کشمیر نے اب تک کیوں مسٹر سادرکر کے خلاف دو فرقوں میں نفرت پھیلانے والی تقریر پر مقدمہ قائم نہیں کیا، کیا حکومت کشمیر اپنی رعایا میں نفرت پھیلنے کو روکنے اور اپنے نظام حکومت کو بدنامی سے بچانے کیلئے کوئی قدم اٹھائیگی؟

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے۔ ان میں

ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا
نمبر خریداری ہے

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم اور کیجئے اور سب کی قیمت آج ہی بحضور رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ سال آئندہ کیلئے خریداری منظور نہیں۔ آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائیگا، اور اگر آپ نے نہ آئندہ بھیجا یا عدم خریداری کا خط نہ لکھا تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائیگا کہ آپ سال آئندہ کیلئے خریداری منظور کرنے اور وی پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

تنقید

ہمدرد صحت کا غذائیات نمبر

۲۰×۲۶ سائز اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی رنگین کاغذ، ضخامت تقریباً ۲۰۰ صفحے قیمت ۸ ملنے کا پتہ:- منیجر صاحب ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی۔

یورپ و امریکہ میں حکومت کی اور سرمایہ داروں کی امداد سے صدہا ادارے ریسرچ ورک کے لئے قائم ہیں، اور مختلف موضوعات پر جن کا تعلق علم و حکمت سے ہے سالہا سال کی کاوشوں کے بعد وہ اپنے نتائج تحقیقات ملک کے سامنے پیش کرتے ہیں، اسی کا نتیجہ یورپ و امریکہ کی موجودہ ترقی ہے۔

غلام ہندوستان میں غیر ملکی حکومت اور عیش پرست امرا کی نالائقی کی وجہ سے اس قسم کے ادارے تقریباً مفقود ہیں، لیکن اس عالم یاس میں امید کی ایک کرن دہلی سے نکلی ہے، جس کی روشنی ہندوستان اور بیرون ہندوستان (جنوبی افریقہ، برما، عدن، ملایا، سیلون، عراق عرب، ایران، افغانستان وغیرہ) جیسے دور دراز مقامات پر پہنچ رہی ہے، اور وہ ادارہ ہمدرد دواخانہ ہے، جو شمس الاطبا، شفاء الملک حضرت مولانا حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کی سرپرستی اور مولانا حکیم حافظ محمد سعید صاحب کی زیر ہدایت قدیم اور جدید طبوں پر عرصہ سے ریسرچ ورک کر رہا ہے۔ اس کے کام کے دو شعبے ہیں، ایک دوا سازی کو قدیم اصول پر جدید سائنٹیفک طریقہ سے ترقی دینا، اور دوسرے غیر ملکی زبانوں کے اہم لٹریچر کو اردو میں منتقل کرنا۔

اس وقت ہمارے سامنے ہمدرد صحت کا "غذائیات نمبر" ہے جو اپنی ضخامت صوری اور معنوی خصوصیات کے اعتبار سے "غذا کی انسائیکلوپیڈیا" کہا جا سکتا ہے، غذائیات نمبر کی ترتیب میں فنی، علمی اور ادبی ضروریات کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا ہے۔ غذائیات نمبر کے ۱۶ باب ہیں، جن میں ملک کے بہترین لکھنے والوں نے اعلیٰ درجہ کے مضامین لکھے ہیں، اور غذائیات کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کی جزئیات تک پر تفصیل سے بحث نہ کی گئی ہو غذائیات نمبر کو سامنے رکھ کر ایک معمولی اردو پڑھنے والا بھی اپنا روزمرہ کا علاج حکیم اور دوا سے بے نیاز ہو کر صرف غذاؤں کی ادل بدل سے کر سکتا ہے۔ اور اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے یورپ و امریکہ کی جدید تحقیقات غذائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ یہ بہت کم تعداد میں چھپا ہے۔ اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہو جائیں تو یہ گراں قدر نمبر مفت مل جائے گا۔ ہمدرد صحت کی قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ ہے جو اس کی خوبیوں کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

...TIONAL MUSLIM UNIV...
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ عارفی صاحب بلند شہری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۸۶)

اولوالامر کی اطاعت واجب ہے

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا	مومنو! اللہ کا حکم مانو اور رسول
اللہ واطیعوا الرسول و	کا حکم مانو اور جو تم میں اختیار والے
اولی الامر منکم فان تنازعتم	ہیں ان کا حکم مانو اگر تم اللہ اور
فی شیء فردوہ الی اللہ	روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو
والرسول ان کنتم تؤمنون	تو جس امر میں تم اور حاکم وقت
ما بعد والیوم الاخر ذلک	آپس میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ
خیر واحسن تاویلا	اور رسول کے حکم کی طرف رجوع

کرو یہی بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔

تفسیر:۔ اس آیت کے نزول کا واقعہ یہ ہے کہ حضور صلعم نے کسی قبیلہ سے جنگ کرنے کے لئے خالد بن ولید کی ماتحتی میں ایک لشکر روانہ کیا تھا، عمار بن یاسر مشہور صحابی بھی اس لشکر میں شامل تھے اور ایک معمولی سپاہی کی حیثیت رکھتے تھے۔ لشکر جب منزل مقصود پر پہنچا یا اس قبیلہ کو جس کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کیا گیا تھا، لشکر کی آمد کا علم ہوا تو وہ بھاگ گیا صرف ایک شخص باقی رہ گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عمار کے خیمہ میں داخل ہو کر عرض کیا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، کیا میرا اسلام مجھ کو کچھ نفع پہنچائے گا عمار رض نے کہا "ہاں" دوسرے دن صبح کو حضرت خالد رض نے اس شخص کو گرفتار کر لیا، اور اس کے مال پر بھی قبضہ کر لیا، عمار رض نے کہا "اس شخص کو رہا کر دو میں نے اس کو امان دیدی ہے" خالد نے فرمایا "تم امان دینے والے کون؟ لشکر کا امیر تو میں ہوں" عمار رض نے کہا "ہاں میں نے اس کو امان دی ہے" دونوں کی نزاع نے طول کھینچا، یہاں تک کہ مدینہ پہنچ کر حضور صلعم کی خدمت میں معاملہ کو پیش کیا گیا، حضور صلعم نے امان کو جائز قرار دیا اور اس شخص کو رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضور ؐ نے عمار رض سے فرمایا "آئندہ امیر کی اجازت کے بغیر کسی کو امان نہ دینا" اس پر عمار اور خالد بن ولید رض دونوں حضور ؐ کے حضور میں جھگڑا کرتے رہے یہاں تک کہ عمار کی زبان سے کچھ سخت الفاظ بھی حضرت خالد رض کی نسبت نکل گئے، اس پر حضرت خالد رض کو غصہ آگیا اور حضور صلعم سے عرض کیا "خدا کے نبی! اس غلام سے میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں، حضور کے سامنے یہ میری توہین کر رہا ہے۔ خدا کی قسم! اگر آپ کی عظمت و حرمت کا لحاظ پاس نہ ہوتا تو میں بھی جواب میں عمار کو ایسا ویسا کہتا" عمار رض ہاشم بن مغیرہ کے آزاد کردہ غلام تھے، تب یہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے، تو حضور ؐ نے حضرت خالد سے فرمایا "خالد! عمار کے معاملہ کو زیادہ طول نہ دو، جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا خدا اس سے ناراض ہو جائے گا، اور جو شخص عمار پر لعنت کرے گا خدا اس پر لعنت کرے گا"

حضرت خالد رض حضور ؐ کے یہ الفاظ سنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور دوڑ کر عمار رض کو پکڑ لیا اور کہا "خدا کے لئے میرے قصور کو معاف کرکے خدا کو مجھ سے راضی کر دو" اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اولی الامر کی اطاعت کو فرض قرار دیا گیا۔

آیت کا مضمون ظاہر ہے، اول اس میں خدا، خدا کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تمہارے اور اولی الامر کے درمیان کسی معاملہ میں جھگڑا ہو جائے تو تم اس کو خدا اور رسول کے حوالہ کر دو یعنی کتاب اللہ اور رسول کی زندگی میں رسول کے فیصلہ پر اپنے معاملہ کو چھوڑ دو اور رسول کی وفات کے بعد اس کی سنت یعنی احادیث رسول کے حوالہ کر دو۔ کہ خدا اور رسول کی طرف اپنے معاملہ کو حوالہ کر دینا تمہارے لئے ہر طرح بہتر ہے، اور انجام کے اعتبار سے بھلا ہے۔

اس آیت سے اولی الامر کی اطاعت کا وجوب ثابت ہوتا ہے، لیکن مفسرین و فقہا کے درمیان اولی الامر کے معانی میں اختلاف ہے۔ اکثر کی رائے تو یہ ہے کہ اولی الامر سے مراد امراء اسلام خصوصاً خلفاء اسلام ہیں، اور بعض کہتے ہیں اولی الامر سے مراد سالار لشکر ہیں۔ آخری معنی آیت کے شان نزول سے

زیادہ مطابق ہیں لیکن یہ اطاعت اس وقت تک واجب ہے جب تک کہ اولی الامر عادل اور راہ راست پر ہیں۔ اگر امراء کی روش حق کے خلاف ہو تو ان کی اطاعت واجب نہیں ہے، جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی خدا کی نافرمانی و معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت واجب نہیں ہے۔

مورخین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مشہور اموی خلیفہ مسلمہ بن عبد الملک بن مروان نے ابو حازم سے یہ کہا تھا کہ "کیا خدا کے اس ارشاد کے بموجب کہ واولی الامر منکم تم پر ہماری اطاعت واجب نہیں ہے؟" ابو حازم نے اس کے جواب میں کہا "جب تم راہ راست سے ہٹ جاؤ گے یعنی حق کی مخالفت ترک کر دو گے تو تمہاری اطاعت سے ہم سبکدوش ہو جائیں گے، جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللّٰہ و الی الرسول۔"

اس موقع پر شبہ ہو سکتا ہے کہ مذہب حق یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کی اطاعت بھی واجب ہے، اور اس کے خلاف خروج و بغاوت ممنوع ہے اور یہ کہ فاسق امام یا حاکم کو معزول کرنا بھی درست نہیں ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے حکام کے زمانہ میں عدل و انصاف کے ساتھ احکام جاری کئے جائیں اور حق کے موافق معاملات کا انفصال ہوتا ہو تو اطاعت سے انحراف ممنوع ہے، اور ایسا نہ ہو تو اطاعت واجب نہیں۔

ہم نے اوپر یہ بتایا ہے کہ ظالم و فاسق حاکم کی اطاعت اس وقت تک واجب ہے جب تک کہ معاملات کا انفصال حق کے موافق ہو اور امور شرع میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ امراء و ائمہ میں فسق و فجور بہت پھیل گیا ہے، اور اس کا سلسلہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے بعد سے برابر جاری ہے، بایں ہمہ یہ تمام امراء اسلام امور شرع کی حفاظت کرتے تھے، اور خلاف حق فیصلوں سے گریز کرتے تھے، اس لئے صحابہ اور بعد کے علماء و فقہاء نے ان کی اطاعت کے وجوب کو جائز رکھا، اور ان کے خلاف بغاوت و خروج کو ممنوع قرار دیا۔

(باقی آئندہ)

خلفائے راشدین رضؓ

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سال عربی اور فارسی کے ایک لاکھ صفحات پر موزخانہ و محققانہ ریسرچ۔ حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الہیہ کا قیام حضرت ابو بکر صدیق رضؓ خلیفہ اول، حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوم، حضرت عثمان غنی رضؓ خلیفہ سوم حضرت علیؓ خلیفہ چہارم حضرت امام حسنؓ خلیفہ پنجم کے عہدہائے خلافت کے مکمل اور مفصل شرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف خلفائے راشدینؓ ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب بلند شہری کے پچاس سالہ مطالعۂ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات، ان کا طرز حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے صحابہ کرام کی پرجوش خدمات۔ تبلیغ اسلام کے کارہائے نمایاں غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی۔ خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ... صفحے بھی لکھائی چھپائی نفیس کاغذ قیمت غیر مجلد ... مجلد چرمی پشت ... خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت ... مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشت ... محصولڈاک ۱۲ ار

اعجاز نما پارہ ۱۴ سورہ معہ مجموعۂ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بجد موزوں اور خوشخط لکھے ہوئے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن شان نزول، ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں، ہر سورۃ کے شروع میں اس کے مجرب و مستند اعمال اور اوراد و وظائف و نقش دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائناتؐ اور اسمائے بدرین وغیرہ معتبر و مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ بہت سفید چکنا۔ چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۲×۳۰ ضخامت ۲۰۸ صفحے قیمت ... فہرست مضامین حسب ذیل ہے:-

سورہ یٰسین	سورہ نبا	ترکیب آیۃ کریمہ	اسمائے مبارک	ترکیب اوراد اسبوع
سورہ فتح	سورہ فلق	ترکیب چہل کاف	رسول کریمؐ	ترکیب صلوٰۃ الاسرار
سورہ رحمٰن	سورہ ناس	ترکیب استخارہ	اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ	ترکیب صلوٰۃ فاطمہ
سورہ واقعہ	دعائے گنج العرش	سبحات عشر	درود تاج	عمل بروجات ذیجات
سورہ ملک	ترکیب ختم خواجگانؒ	ترکیب نماز تسبیح	ترکیبات سبعہ	حضور کو خواب میں دیکھنے کا عمل
سورہ مزمل	مناجات خواجہ	ترکیب نماز تہجد	کی ترکیب	دعائے ماہ رمضان
سورہ نوح	[illegible]	ترکیب نماز اشراق	حفظ قرآن کا عمل	ادعیۂ ختم رمضان کی عبادت
سورہ جن	مراقبات مشائخ	مشائخ طریقت	نماز حاجت	سفر بخیر جانے کا عمل
سورہ کہف	درود اکبر	کے اشغال	حزب الکمال	وظیفہ اسمائے بدرین وغیرہ

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

صدق قول میں بھی ہوتا ہے، عقیدہ میں بھی اور عمل میں بھی، قولی صدق کا مطلب یہ ہے کہ قول ضمیر کے مطابق ہو یا حقیقت کے موافق یا ضمیر اور حقیقت دونوں کے موافق، اس قسم کے قول کے لئے لازم ہے کہ جب ہے کہ بات کو سوچ سمجھ کر کہے اور سکون و طمانیت سے کہے اور یہ کہ کوئی بات علم و یقین کے بغیر کسی سے نہ کہے، مثلاً جب اے مسلمان تو کسی گذشتہ بات کو بیان کرے تو حق بات کہہ اور جب اپنے ارادہ کو بیان کرے تو ضمیر اور نیت کے موافق بیان کر اور جب کوئی وعدہ کرے تو ایفاء وعدہ کی نیت رکھ اور وعدہ کو پورا کرنے کا عزم مستحکم رکھ، اور جب تو کوئی بات کسی سے دریافت کرنا چاہے تو مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے یا دھوکہ دینے کے لئے ایسی بات کو دریافت نہ کر جس کا تجھ کو علم ہو، اور اپنے خادم سے تو کوئی ایسی چیز طلب نہ کر یا ایسی خواہش نہ کر جس کو وہ نہ دے سکے یا پورا نہ کر سکے، یا اس نے پہلے سے تجھ کو آگاہ کر دیا ہو یا اشارۃً بتا دیا ہو۔

عقیدہ میں صدق سے مراد یہ ہے کہ عقیدہ حالی و موجود چیز کی مطابق ہو، مثلاً واقع میں صرف ایک ایسا خدا موجود ہے جو ہر قسم کی قدرت رکھتا ہے اور اپنے ارادہ کے موافق احکام جاری کرتا ہے، چیزوں کو وجود بخشتا ہے، اور ان کے فنا ہو جانے کے بعد پھر ان کو وجود میں لائے گا، ایسے خدا کے واحد وجود کو تسلیم کر، اور کسی کو اس کا مثل یا شریک قرار نہ دے، اور مثلاً واقع میں حضورؐ خدا کے نبی و رسول موجود ہیں، ان کی رسالت کا اعتراف کر، اور ان کو سچا پیغمبر مان۔ اور مثلاً جب کسی قوم یا کسی فرد پر ظلم ہو رہا ہو تو اس کو ظلم تسلیم کر، اور مثلاً جہاں کہیں انصاف پایا جاتا ہو تو اس کو انصاف مان۔

عقیدہ میں سچائی کے لئے چند باتوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک تو یہ کہ کافی غور و خوض اور تحقیق کے بعد عقیدہ کی بنیاد رکھی جائے دوسرے یہ کہ جس کو عقیدہ میں داخل کیا جائے حسی و عقلی دلائل سے اس کو مستحکم کر لیا جائے، اور جس قدر شبہات اس کے سلسلہ میں پیش آئیں، ان کو رفع کر لیا جائے، یقیناً اس قسم کا عقیدہ صحیح و درست ہو گا، اور سچائی اس سے وابستہ ہو گی۔

فعل یا عمل میں صدق سے مراد یہ ہے کہ ظاہر یا خارج میں فعل یا عمل کا وجود یا مظہر دل و دماغ کی شکل و صورت کے مطابق ہو یعنی دل و دماغ یا خیال میں عمل یا فعل کی جو صورت پائی جاتی ہے، اس کا ظہور بالکل اسی صورت کے مطابق ہو۔

دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ عمل عقیدہ کے مطابق ہو یعنی ذہن و خیال نے عمل کی جو تصویر کھینچی ہے عمل کا ظہور اس کے بالکل موافق ہو، ایسا عمل یقیناً خالص خدا کے لئے ہو گا، مصالح کے موافق ہو گا، اور ریا و نفاق کا اس میں شائبہ نہ ہو گا اور نہ اس میں کوئی ذاتی اور ذلیل غرض شامل ہو گی، مثلاً کسی بزرگ سے ملاقات کا خیال دل میں پیدا ہوا تو یہ ملاقات صرف اظہار محبت و عقیدہ تک محدود رہنی چاہیئے، اور اس میں کوئی شخصی منفعت یا ذاتی غرض شامل نہ ہونی چاہیئے کہ غرض و منفعت عقیدہ کے خلاف ہے اور مثلاً بندگان دین۔ اکابر قوم اور حکام شہر کی خاطر و مدارات ہے کہ اس سے غرض محض خدمت اور ادائے فرض ہونی چاہیئے۔ یہ غرض نہ ہونی چاہیئے کہ اس ذریعہ سے جاہ و مرتبت یا قدر و منزلت حاصل کی جائے۔

حدیث بالا میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ صدق انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے، یعنی نیکیوں کی طرف مائل کر دیتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ سچ انسان میں خوبیاں پیدا کرتا اور برائیاں دفع کرتا ہے، اور ظاہر ہے کہ جب برائیاں دفع اور ضائع ہو جائیں گی، تو انسان ہر وقت نیکیوں کی طرف مائل رہے گا اور نیکیاں اس کا شعار بن جائیں گی۔ اور خدا پر ایمان رکھنا خدا کے رسول اور خدا کی وحی کی تصدیق کرنا صدق ہی کا ایک شعبہ ہے۔

مختصر یہ کہ صادق انسان کو بھلائیوں کی توفیق خدا کی طرف سے ملتی ہے، اور وہ نیکیاں ہی کرتا ہے، اور نیکیاں جنت کا راستہ بلکہ جنت کے دروازوں کی کنجی ہے کہ ان کے بغیر جنت کے دروازے

نہیں کھلتے، چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے :-

ان الابرار لفی نعیم ۔ علی — نیک لوگ آرام میں ہوں گے جنت
الارائک ینظرون تعرف — میں تختوں پر بیٹھے نظارے
فی وجوھھم نضرۃ النعیم یسقون — کریں گے، اے مخاطب تجھے
من رحیق مختوم ختامہ مسک — ان کے چہروں سے جنت کی نعمتوں
وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون — کی تازگی معلوم ہوگی، انہیں شراب

خالص سربمہر پلائی جائے گی، ان کے شیشوں پر مشک کی مہریں ہوں گی خواہش کرنے والوں کو چاہیئے کہ اس کی خواہش کریں۔

اس حدیث میں حضورؐ نے اخلاق کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ کو بیان کیا ہے، اور وہ خلق کی تربیت و تکوین اور انسانی نفس میں اس کی تقویت و تثبیت ہے۔ گویا خلق کو حضورؐ نے طبیعت انسانی میں داخل کر دیا ہے، اور عادت بنلا دیا ہے، اس کی تشریح یہ ہے کہ حضورؐ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ سچ کو تلاش کرے اور سچ بولنے کا قصد رکھے، ظاہر ہے کہ جب انسان سچ بات کہنے کا ارادہ رکھے گا، اور ہر کام سچائی کے ساتھ کرے گا، ایک کے بعد دوسرا۔ دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور اسی طرح سچ بولتا، اور سچائی کے ساتھ کام کرتا رہے گا، تو سچ اس کی طبیعت میں راسخ ہو جائے گا، اور سچ بولنا اس کی عادت ہو جائے گی، اور پھر بلا قصد بھی اس کی زبان سے سچ ہی بات نکلے گی، صداقت کا یہ درجہ اس کے اخلاق کو پاکیزہ بنا دے گا اور اس سے ہمیشہ اچھے اعمال ہی صادر ہوں گے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ صدق کو اپنی عادت اور طبیعت بنائے اور ہر بات میں سچائی کو پیش نظر رکھے، یعنی اقوال میں، عقائد میں اور اعمال میں سچائی کو ملحوظ رکھے، اور برابر اس پر عامل رہے۔ یہاں تک کہ صدق اس کا تخلق بن جائے، اور صدیق اس کا لقب ہو جائے۔

جو شخص شجاع اور بہادر بننا چاہتا ہے، یا نامور افسر ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہیئے کہ موقع کے مناسب شد اند کا مقابلہ سچائی کے ساتھ کرے، اور خطرات کی پروا کئے بغیر اپنی خدمات کو سچائی کے ساتھ انجام دے۔

اور جو شخص سخی، مخیر، فیاض اور کریم بننا پسند کرتا ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے مال کو بے خوف ہو کر احسان و سلوک کے مواقع پر خرچ کرے، اور امور خیر میں صرف کرنے سے کسی موقع پر پہلو تہی نہ کرے۔

(باقی آئندہ)

اورنگ زیبی عکسی قرآن

۱۰ انچ لمبا سات انچ چوڑا ساڑھے آٹھ سو صفحے۔ اعلیٰ درجہ کی صحت اور کتابت، بہترین ولایتی چکنا کاغذ اور اعلیٰ ترین چھپائی۔ ایک لاکھ روپیہ خرچ کر کے اس کے فوٹو بلاک بنوائے گئے ہیں۔ پانچ سال کی محنت اور ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے بعد یہ اعلیٰ درجہ کا قرآن تیار ہوا ہے جس کو دیکھ کر یورپ و امریکہ کی بہترین مطبوعات شرماتی ہیں۔ کاغذ اتنا اعلیٰ درجہ کا کہ آپ خیال بھی نہیں کر سکتے قیمت مجلد ہر ۔ محصول ۱۲؎ ہر

تلاوت آسان معریٰ

۲۰×۲۶ سائز بیت جلی قلم ہے کشادہ کتابت ہے، ۲۰۰ صفحے کی ضخامت ہے، کاغذ ولایتی گلیز، جن بچوں کا ذہن خراب ہو، اور جو اردو خواں بھائی بغیر استاد کی مدد کے صاف اور صحیح قرآن مجید پڑھنا چاہیں، ان کو خاص طور سے تلاوت آسان قرآن مجید اپنی تلاوت میں رکھنا چاہیئے۔ ہدیہ ایک جلد ۔ مجلد چرمی کامل نقرئی مجلد پارچہ ۱۲؎ ر محصول ۱۲؎ ر

بے شمار خوبیوں کا مترجم قرآن مجید عربی قلم جلی ہے

ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر نزول قرآن اور مفید فوائد کا اضافہ ہے۔ دیباچہ کے ساتھ قرآن شریف کی منتخب دعائیں معہ ترجمہ کے درج کی گئی ہیں اعلیٰ درجہ کی کتابت و طباعت ہے ضخامت چھ سو صفحات سے زائد۔ بہت صحیح ہے، باوجود اتنی خوبیوں کے ہدیہ صرف ۱۲؎ ر مجلد کا ہے محصول ڈاک ۱۲؎ ر

عکسی قرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ کے مطبوعہ قرآن مجید کی شہرت اب ہندوستان ہی نہیں مصر تک ہو چکی ہے

اس سے بہتر کیا اس کے برابر بھی قرآن مجید یورپ تک میں نہیں چھپ سکے اسی درجہ سے ان کے ہدیہ بھی بہت زیادہ تھے گو اس ہدیہ گراں پر بھی لاکھوں قرآن شریف ہندوستان، مصر، عراق، شام اور جاوا میں پہنچ گئے لیکن پیشوا نے کبھی ان کا اشتہار نہیں دیا کیونکہ پیشوا کے غریب ناظرین کم سے کم دس روپیہ ہدیہ کا قرآن شریف نہیں منگا سکتے تھے پورے بارہ سال کے بعد آج پیشوا نے جب اس کا اشتہار دیا جب اس کا چوتھائی ہدیہ کرانے میں کامیاب ہو گیا پیشوا کے برابر تقطیع ۸۴۰ صفحات پیشوا کے ٹائیٹل جیسا کاغذ ہر صفحہ پر اعلیٰ نقش و نگار، ہر سورۃ کی ابتدا مرصع کار، ہر آیت پر نمبر، ہر سورۃ کے آخر میں آیات کی تعداد کا مجموعہ ہر صفحہ میں تیرہ سطریں، ہر سطر میں اوسطاً سات یا آٹھ الفاظ، بہت کشادہ تحریر بہترین کتابت، اعراب ہر حرف پر جس میں شبہ کی گنجائش نہیں، کاغذ نہایت سفید مضبوط چکنا، دبیز، جزو بندی اعلیٰ مشین سے بنی ہوئی، ٹائیٹل ہفت رنگ پورا قرآن شریف عکسی مطبوعہ بس کیا بتائیں واقعہ یہ ہے کہ لاجواب قرآن ہے، دس روپیہ کے بجائے اور اس انقلاب انگیز کا فنکاری گرانی کے زمانے میں ہدیہ مجلد صرف للعہ محصول ڈاک ۱۲؎ پہلے صرف ایک قرآن مجید منگائیں دیکھ کر یہ وہ کا آرڈر آپ خود دینے پر مجبور ہوں گے۔

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف تازیں پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۷۴۔ ایک بادشاہ اور فقیر کا واقعہ

قبیلۂ کندہ کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ لہو و لعب کا بہت شائق تھا، ہر وقت لوگوں کا اجتماع اس کے پاس رہتا، اور لہو و لعب کے مشاغل جاری رہتے، ایک روز وہ اپنے مصاحبوں کے ساتھ شکار کو نکلا جنگل میں شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک تارک دنیا فقیر پر پڑی جس کے سامنے مردوں کی ہڈیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا، اور وہ ان ہڈیوں سے کھیل رہا تھا، بادشاہ نے اس سے پوچھا "تم اپنا حال سناؤ، اور بتاؤ کہ تم نے اپنی یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے، تم اس قدر دبلے، پریشان اور زرد کیوں ہو؟ اور خلوت تم نے کیوں اختیار کر رکھی ہے"؟ تارک دنیا فقیر نے کہا "میں ایک بڑے سفر کی تیاریاں کر رہا ہوں، دو موکل مجھ کو اس جگہ سے زیادہ تنگ و تاریک جگہ میں لے جانے والے ہیں، اور میں طرح طرح کے مصائب و مصاعب میں گرفتار ہونے والا ہوں۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ میں اپنی زندگی کو صبر و آزمائش کا خوگر بناؤں اور لذات کو چھوڑ دوں"۔ بادشاہ نے پوچھا، اور یہ ہڈیاں جن سے تم کھیل رہے ہو، کس کی اور کیسی ہڈیاں ہیں"؟ فقیر نے کہا، یہ اُن بادشاہوں کی ہڈیاں ہیں جو غرور میں مبتلا تھے، اور آخرت کی تیاری سے غافل تھے کہ اسی حالت میں موت نے ان کو آ پکڑا، اور ان کا یہ حشر ہوا۔ ایک روز ان ہڈیوں پر پھر گوشت چڑھایا جائے گا، اور ان کے اعمال کا بدلہ اُن کو دیا جائے گا"۔ بادشاہ ان الفاظ سے بہت متاثر ہوا، اور اس کا قلب دنیا سے بیزار ہو گیا۔ گھر واپس جا کر رات ہی کو اس نے اپنا شاہی لباس اتار دیا، اور زہد و قناعت اختیار کر کے معمولی لباس میں جنگل کی طرف چل دیا۔

۱۷۵۔ ایسا گھر جس میں کوئی عیب نہیں

بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک شہر تیار کرایا، اور اس کو خوب رونق دی یہاں تک کہ شہر گلزار بن گیا، جب شہر آراستہ ہو چکا تو بادشاہ نے رعایا کی عام دعوت کی، اور شہر کے دروازوں پر آدمیوں کو بٹھا دیا تاکہ لوگ جب کھانا کھا کر واپس جائیں تو ان سے دریافت کیا جائے کہ تم نے شہر کے اندر کوئی کمی، کوئی خرابی یا کوئی عیب پایا، چنانچہ جب لوگ کھانا کھا کر شہر کے دروازہ سے باہر آتے تو ان سے پوچھا جاتا کہ "کیا تم نے شہر کے اندر کوئی عیب پایا"؟ لوگ جواب میں کہہ دیتے کہ ہم نے کوئی عیب نہیں پایا۔ آخر میں کمبل پوش لوگوں کی ایک جماعت شہر سے باہر آئی، حسب معمول ان سے بھی پوچھا گیا انہوں نے جواب میں کہا "ہاں ہم نے دو عیب پائے ہیں"۔ یہ جواب سنکر بادشاہ کے آدمیوں نے ان کو گرفتار کر لیا، اور بادشاہ کے حضور میں لے گئے، اور ان کا جواب بادشاہ کو سنایا، بادشاہ نے ان سے پوچھا "میں شہر کے اندر ایک عیب بھی دیکھنا نہیں چاہتا، اور تم دو عیب بتا رہے ہو، کہو وہ عیب کیا ہیں؟ کمبل پوش لوگوں نے کہا "ایک عیب میں تو اس شہر میں یہ ہے کہ کچھ دنوں بعد یہ خراب خستہ اور تباہ و برباد ہو جائے گا، اور دوسرا عیب یہ ہے کہ اس کا بنانے والا مر جائے گا"۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کوئی ایسا شہر اور ایسا مکان بتا سکتے ہو جو کبھی خراب خستہ اور تباہ و برباد نہ ہو، اور جس کا مالک کبھی موت سے آشنا نہ ہو"؟ کمبل پوش لوگوں نے کہا "ہاں ایسا شہر موجود ہے، اور وہ جنت و دوزخ ہے کہ جس روز سے ان کو تیار کیا گیا ہے اپنی حالت پر قائم ہیں، اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے اور ان کا مالک کبھی نہ مرے گا"۔ کمبل پوش لوگوں نے یہ کہہ کر جنت کی خوبیوں کا ذکر کیا، اور بادشاہ کو اس کے حصول کی ترغیب دی۔ اور دوزخ کے خطرات سے آگاہ کیا، اور اس سے بچنے کے طریقے بتائے، بادشاہ ان باتوں سے بہت متاثر ہوا، اور دنیا سے قطع تعلق کر کے جنگل میں نکل گیا، اور عبادت الٰہی میں مشغول رہنے لگا۔

۱۷۶۔ دیکھتا ہوں اور حفاظت کرتا ہوں

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں ایک پہاڑ پر زاہدوں اور عابدوں کی تلاش میں سرگرم تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے جسم پر گدڑی تھی، اور وہ ایک گڑھے میں بیٹھا ہوا تھا اور سر

جھکائے غور و فکر میں محو تھا میں غار میں اترا، اور اس شخص کے پاس پہنچا، اور اس کو مخاطب کر کے دریافت کیا "شیخ! تم یہاں کیا کر رہے ہو" شیخ نے جواب دیا "دیکھ رہا ہوں اور حفاظت کر رہا ہوں" میں نے کہا "تمہارے سامنے تو پتھروں کا ڈھیر پڑا ہے، کس چیز کو تم دیکھ رہے ہو، اور کس چیز کی حفاظت کر رہے ہو" میری یہ بات سنکر شیخ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور غضبناک تیوروں سے میری طرف دیکھ کر بولا "میں اپنے قلب کے خطرات کو دیکھ رہا ہوں، اور اپنے قلب کی حفاظت کر رہا ہوں، میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تم کو میرے پاس بھیج دیا ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ" میں نے کہا "کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے مجھ کو نفع پہنچے، اور پھر میں چلا جاؤں" شیخ نے کہا "جس شخص نے اس کے دروازہ کو پکڑ لیا یعنی اس کے دروازہ پر آپڑا، اس کو حشم و خدم کی ضرورت نہیں ہے، اور جو شخص اکثر اپنے گناہوں کو یاد کرتا رہے گا، وہ ہمیشہ نادم رہے گا، اور جس شخص نے خدا پر بھروسہ کر لیا، وہ عدم سے محفوظ ہو گیا" یہ کلمات سنکر میری حالت عجیب ہو گئی اور میں واپس چلا گیا۔

(باقی آئندہ)

حدیث کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کی اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفق صحیح کتاب ہے، جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف، حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے، اس کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۷۸۰ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری جلد بھی ۱۱۴ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں، گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں، ہیں لیکن بڑی جامع ہیں، اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں، ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیا، نیکی، خیرات، تقدیر، غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں، شروع میں امام مسلم رحمہ کے حالات، صحیح مسلم کامل کے حالات، صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی ؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کیلئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، صحیح مسلم میں عہد رسالت ؐ کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ، سفید کاغذ ضخامت ... صفحے قیمت مجلد ... مجلد چرمی پشت ... اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ ... مجلد ... مجلد چرمی پشت ... خاص ایڈیشن چکنا نیوزی کاغذ ... مجلد ... مجلد چرمی پشت ...

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، مسند امام شافعی، مسند امام حنبل، مسند بیہقی، رزین اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی، مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبداللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں، حضرت علامہ ولی الدین ؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے، دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین ؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس دلفریب با محاورہ اردو ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے، اور اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے، دوسرے اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے، بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان حدیث کی سوانح عمریاں ہیں آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں، اعلیٰ اردو کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ... بڑا سائز ... کے برابر ضخامت ... صفحے قیمت بلا جلد چار روپے مجلد ... مجلد چرمی پشت ... محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر و قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے)

(جامع سید عزیز حسن لقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۲۰- حضرت مجدد الف ثانی کو خاص نصائح

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی جو حضرت خواجہ رح کے خاص دوست اور مرید تھے۔ ایک مرتبہ دہلی سے سرہند کو جانے لگے تو رخصت کے وقت حضرت خواجہ رح نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

• اس نسبت عہ کو حتی الامکان پوشیدہ رکھنا۔ صبح کی نماز سے لے کر اشراق (سورج روشن ہو جانے) تک جائے نماز پر بیٹھے (ذکر الٰہی کرتے) رہنا۔ لیکن حلقہ عہ نہ کرنا۔ اس کے بعد (یعنی اشراق کے بعد) دینی علوم کے درس دینا۔ اکثر اوقات تصحیح کتب اور مطالعہ میں مشغول رہنا۔ اگر (کسی موقع پر) گفتگو کرنا ضروری ہو تو علماء کے طریق پر گفتگو کرنا۔ صوفیہ کے طریق پر گفتگو نہ کرنا، اور کسی وقت صوفیاء کے طریق پر گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسی مشکل گفتگو کرنا کہ مخاطب کے سوا کوئی دوسرا اس کا مفہوم نہ سمجھ سکے، اور یہ اس لئے کہ بعض وقت صوفیاء کے طریق پر گفتگو کو سن کر بعض اشخاص اس کا مطلب غلط سمجھ لیتے ہیں، اور یہی غلطی ان کی لغزش کا سبب بن جاتی ہے۔ تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر صبح کی نماز تک بالکل خاموش (غور و فکر میں مشغول) رہنا"

۲۲۱- افادہ اور استفادہ جنسیت اور مناسبت پر موقوف ہے

حضرت شیخ احمد سرہندی رح کو نصائح فرما کر حضرت خواجہ رح نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "افادہ (فائدہ پہنچانا) اور استفادہ (فائدہ حاصل کرنا) کا طریقہ جنسیت اور مناسبت پر موقوف ہے (یعنی کسی کو فائدہ پہنچانے یا کسی سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے دونوں کے درمیان مناسبت اور یک جنسی ضروری ہے) خوارق و تصرفات پر افادہ و استفادہ موقوف نہیں ہے۔ فائدہ حاصل کرنے والے کو جس قدر زیادہ فائدہ پہنچانے والے سے مناسبت ہوگی، وہ اسی قدر جلد فائدہ حاصل کرے گا اور اس کے کمال کا معتقد ہو جائے گا، اور اس اعتقاد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فائدہ حاصل کرنے والا فائدہ پہنچانے والے سے کمالات کو جلد سے جلد حاصل کرے گا، اور یک جنسی کے سبب اس کے خوارق و تصرفات کو بھی مشاہدہ کرتا رہے گا، اس کی مثال یہ ہے کہ جو سالک کسی پر عرفان کا اعتقاد رکھتا ہے یا کسی کو خداوند تعالےٰ کا محب جانتا ہے، تو اس کا یہ اعتقاد ظاہر کر دیتا ہے کہ اس کے باطن میں بھی عرفان کا مادہ ہے، اور جنسیت کا پرتو بھی، اگر یہ چیز (یعنی مادہ عرفان اور جنسیت کا پرتو) ظاہر نہیں تو پوشیدہ ضرور ہوگا" یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ رح نے حاضرین کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ "برے اوصاف کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیئے (یعنی مرید اور مرشد کے درمیان اگر معاملات اچھے نہیں ہیں یا اعتقاد درست نہیں ہے، یا

عہ نسبت سے مراد حضرت خواجہ رح کی طریق معرفت و سلوک ہے۔ اکثر بزرگوں سے یہی سنا ہے، ممکن ہے اس سے مراد یہ بھی ہو کہ جو نسبت باطنی حضرت خواجہ رح اور شیخ احمد رح کے درمیان تھی، اگر یہ مراد لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت خواجہ رح نے جو طریقہ خاص شیخ احمد رح کو تعلیم کیا تھا، عوام سے اس کو مخفی رکھنا چاہتے تھے، اس لئے کہ عوام کا ظرف اس کا متحمل نہ ہو سکتا تھا۔ ۱۲ مولف۔

عہ حلقہ سے مراد بعض سلاسل طریقت کا وہ حلقہ ہے جو اکثر کسی نماز کے بعد خصوصاً نماز عصر کے بعد سالکان طریقت کے اجتماع سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مختلف طریقے ہیں، بعض کوئی نظم پڑھتے اور حلقہ بنا کر گھومتے ہیں، اور بعض گھومتے نہیں، اپنی اپنی جگہ پر کچھ پڑھتے اور پھر سب نعرہ لگاتے ہیں، حضرت خواجہ رح نے اتباع شریعت میں کمال اور احتیاط خاص کو مد نظر رکھ کر حلقہ سے منع فرمایا ہوگا یا کوئی اور خاص وجہ ہوگی ۱۲ مولف۔

کوئی انسان صحیح الاعتقاد تو ہے، لیکن غیر اللہ سے اعتقاد رکھتا ہے، (ایسی تمام صورتوں میں ان کے نتائج بھی ایسے ہی ہوں گے) اور اس کی مثال بت پرست کی حالت ہے، یعنی بت پرست کو جتنی مناسبت پتھر کے ساتھ ہوتی ہے، اسی کے موافق وہ پتھر کے کمالات حاصل کر لیتا ہے، اور پتھر کے ساتھ ہم جنس ہونے کے سبب اس کو پتھر سے نفع اور فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ افادہ اور استفادہ ہم جنسی اور مناسبت پر موقوف ہے، اگر یہ نسبت درمیان میں نہ ہو تو افادہ و استفادہ کا راستہ بند رہتا ہے۔" اس کے بعد حضرت خواجہ نے فرمایا کہ "حضور صلعم نے ابوطالب (اپنے چچا) کے حق میں (غیر معمولی) تصرفات کئے تھے، معجزات دکھلائے تھے، اور وہ خود (یعنی ابوطالب) بھی حضور صلعم کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے تھے، باایں ہمہ ان کو ہدایت نصیب نہیں ہوئی) اس کی وجہ یہ تھی کہ ابو طالب اور حضور صلعم کے درمیان کوئی مناسبت نہ تھی (یعنی ابو طالب کو آپ پر اعتقاد قلبی نہ تھا) اسی واقعہ کی نسبت خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء	اے محمد صلعم تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے، ہاں خدا جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ کا پونیہ قرآن مجید

اس قرآن مجید کی تقطیع ۸ انچ سے گیارہ انچ ہے، جو نہ بڑی ہے نہ چھوٹی۔ خاصی چوڑی جلد ہے، جس سے حروف کشادہ ہو گئے۔ کتابت عجیب شان کی۔ زیر و زبر اپنے اپنے حرفوں پر، پڑھنے میں آسان، ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ سلیس ہے، جو خود ایک تفسیر کا کام دیتا ہے، حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب کی تفسیر موضح القرآن کا اختصار چڑھا ہوا ہے۔ عربی و اردو ہر دو خوشخط اور جلی ہیں، چھپائی ایسی جیسے بلاک کی۔ ہدیہ مجلد ۔/ ؎ یہ بدلی سطر کا نمونہ ہے۔ قرآن شریف کا صفحہ اس سے بڑا ہے۔

ھُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	موضح القرآن یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو
یہ ہار خاص تمہاری طرف سے ہوئی بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے	

ضعیف العمر اور بچوں کیلئے چوب قلم کشادہ بلا ترجمہ قرآن مجید

خدا شاھد ھے کہ اس کا قلم اتنا موٹا اور تحریر کشادہ

تقطیع ۱۲ انچ طول اور ساڑھے نو انچ عریض ہے، گویا پیشوا سے ڈیوڑھا صفحہ ہے، سفید کاغذ پر بہت صاف چھپا ہوا ہے، بچوں، عورتوں، اور کمزور نگاہوں والے مردوں کے لئے ایسا سستا اور اچھا دوسرا قرآن نہیں ہے، ہزاروں کی تعداد میں ہدیہ ہو چکا ہے اب بہت کم رہ گیا ہے، خدا جانے دوسرا ایڈیشن کب چھپے، اسی کا دوسرا نام بطرز یسرنا القرآن ہے، ہدیہ مجلد دو روپے (عہ) محصول ڈاک ۱۳؎

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

مفتاح الفتوح

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کی عربی میں علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب فتوح الغیب کی شرح حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے کی ہے جو رسالہ پیشوا کیلئے مخصوص ہے)

(ترجمہ جناب مولانا عبدالقادر صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قبل اس کے معلوم ہو چکا ہے کہ بدلیت ایک مرتبہ ہے، جو اصل ولایت کے رتبہ سے بلند ہے۔ اس بارہ خاص میں حضرت شیخ نے اکثر مقامات پر تصریح فرمائی ہے۔

ہر ایک رسول، انبیا، ابدال اور ولی بقدر اپنے ایمان و یقین کے مبتلا بلا و مصیبت ہے، اور اس کا ثبوت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے انا معاشر الانبیاء اشد الناس بلاءً یعنی ہم پیغمبروں کا گروہ حسب تفاوت مراتب و درجات تمام دوسرے لوگوں سے بلا و محنت کے برداشت کرنے میں سخت زیادہ ہے۔ یعنی جس قدر بلائیں مصیبتیں ان حضرات نے اٹھائیں دوسروں کی طاقت نہیں کہ اٹھا سکے، چنانچہ دین کے راستے میں خلق کی دعوت میں جو مشقت قرب میں انبیا کو جس شدت سے محنت و رنج پہنچا ہے، اس قدر اولیا کو نہیں پہنچا، اور جو کچھ سید رسل ہادی سبل صلے اللہ علیہ وسلم کو اس راہ میں رنج پہنچا ہے، اور خلق کے ہاتھ سے آپ نے جتنی ایذائیں اٹھائی ہیں، اتنی اذیت کسی کو نہیں پہنچ سکتی۔ انبیا و پیغمبروں کے بعد درجہ بدرجہ یہ بلائیں ہر برگزیدہ لوگوں و سادات کرام کے لئے لازمی ہیں تاکہ یہ لوگ ہمیشہ مجلس قرب و خلوت حضور میں حاضر رہیں غافل نہ ہونے پاویں، بیدار و ہوشیار رہیں۔

محبت ذاتی اور دائمی حضوری کی وجہ سے جس بلند مقام و مرتبہ عالی کے وہ مستحق ہیں اور بوجہ جبلت بشری ان میں کوئی حکمت پوشیدہ رکھی گئی ہے ما سوی اللہ کی طرف متفقت نہ ہوں اگرچہ خلق کو خدا کی طرف دعوت و ارشاد بھی کرتے رہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خاص طور پر دوست رکھتا ہے اور ایک لحظہ کے لئے بھی ان کی دوری و جدائی پسند نہیں فرماتا اور یہ لوگ اہل محبت ہیں یعنی محبت کرنے کے قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوست رکھا ہے اور کوئی دوست بھی اپنے محبوب کی دوری و جدائی کو پسند نہیں کرتا۔

یہاں ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ قرب و حضور کی خواہش اور اس کے ساتھ نعمتوں اور بخششوں کی زیادتی حیثیت سے زیادہ ہے، جس کی خاصیت یہ ہے کہ محبت بڑھے اور رضامندی بشکر گذاری زیادہ ہو، پھر محنت و بلا کی خصوصیت کیوں ہے کیونکہ جور و جفا کی خاصیت تو یہ ہے کہ محبت میں فتور پڑے اور نقصان واقع ہو، اور دل سرد پڑ جائے محبت کی گرمی جاتی رہے۔

اس اعتراض کا جواب آگے کے فقرہ میں فرماتے ہیں

پس بلا اچک لے جانے والی ہے ان کے دلوں کو حضرت حق کی طرف اور ایک بندش ہے ان کی جانوں کو غیر خدا کی طرف جھکنے سے اور اپنے غیر خالق کی طرف آرام کرنے و مائل ہونے سے باز رکھتی ہے۔

چونکہ نعمت و آسائش نفس و طبیعت کے موافق ہے لہذا احتمال ہے کہ صحت نفس کی طرف مائل ہو جائے بخلاف اس کے بلا و محنت کہ نفس کی مخالفت و مزاحمت ہوتی ہے اس لئے کہ محبت ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے اس میں احتمال کجروی نہیں ہے۔ یہاں پر ذکر عرف ارباب یقین کا ہے جو محبت ذاتی میں گرفتار ہیں کہ ان کے نزدیک لطف و قہر یکساں ہیں ؎

عاشقم بر لطف و بر قہرش بجد
ایں عجب من عاشق ایں ہر دو ضد

سست پیمانوں و نفس پرستوں کا ذکر نہیں ہے کہ حکم مولفۃ القلوب کا رکھتے ہیں اور وہ ان اصابہ خیر اطمأن بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ کے مصداق ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو بجائے قہر کے لطف ہی زیادہ باعث ضلالت ہوتا ہے۔ ارباب یقین تو تبدیلی حالات و فتنہ روزگار سے محفوظ ہیں۔ نعمت کی کامیابی

چونکہ محافظ بلا ہے، ان کے لئے بہت زیادہ موافق و مناسب ہے۔ اور نیز یہ نعمتیں اُن کو التفات ماسوا کی طرف ایک لحظ کے لئے بھی متوجہ ہونے نہیں دیتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ رسولوں کے سردار اور سلطان المقربین تھے۔ ایک مرتبہ نماز میں تھے کہ یکایک پیرہن مبارک جو جسم اطہر پر تھا نظر کے سامنے آگیا۔ اور اس کا علم بخیال نماز کی یکسوئی میں مخل ہوا فوراً جسم سے علیحدہ کرکے خیرات کردیا۔ حالانکہ آپ کو ہمیشہ قرب حقیقی بشہود دائمی حاصل تھا۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔ دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ ایسا بھید ہے جس کی تعبیر کسی طرح بن نہیں پڑتی ؎

یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشم ۔ ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

ان پر نزول بلا جب ہمیشہ و متواتر ہوتی رہتی ہے تو ان کی خواہش و ہوا گھل گھل کر فانی ہوجاتی ہے، اور ان کے نفس کو شکست حاصل ہوتی ہے لہذا باطل کی آمیزش یعنی ہوائے نفس والتفات ماسوائے دین وحق خالص ہوکر صاف علیحدہ ہوجاتا ہے۔

نفس کی شکستگی اور حق کی باطل سے تمیز کر ان کے بقا کی شاخ ہے، اولیاء و ابدال میں ممکن ہے، کیونکہ وے محفوظ ہیں لیکن معصوم نہیں ہیں، ان کے لئے میل ہوا و التفات ماسوا کبھی کبھی ہوسکتا ہے اس کے بعد اللہ اپنی رحمت سے ان کا تدارک توبہ وغیرہ کے ذریعہ کرلیتا ہے، لیکن انبیاء و رسل کے لئے (صلوات اللہ علیہم وسلامہ) یہ تمیز حق بوجہ جبلت بشریت ہے، ان کی شان و علوئے مقام کے مناسب ہے۔ اور ان کے واسطے باقی ہے اس کے متعلق حضرات صوفیا کا خیال یہ ہے کہ شیطنت کا حصہ تو ان میں سے قطعاً خارج کردیا گیا ہے، اور ان کا سینہ دھو دھو کر بالکل صاف کردیا گیا ہے، اور نفسانیت سے بھی ان کو بری کیا گیا ہے۔ ہاں لطافت و نورانیت کی بعض جزئیات رہنے دی گئیں ہیں، تاکہ اس کے آثار کا صدور باعث تشریح احکام ہو، اور امت کے لوگ اس کے اتباع کے طرف کو معلوم کریں، یہ ان کا قاعدہ حق اور مطابق علم کے ہے۔ لیکن حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے حال میں دم مارنے کی گنجائش نہیں کہ آپ کا حال و مقام قبیل "متشابہات" سے ہے۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کلیہ سے مستثنٰی ہیں اور قیاس سے باہر ؎

او برتر ازاں ست کہ آید بقیاس

پس نزول و دوام بلا کی وجہ سے رغبتیں، خواہشیں، لذتوں کی طرف میل، اور تمام آسائشیں دنیاوی ہوں یا اُخروی پچ جاتی، منقبض ہو جاتی اور نفس کی طرف یکسو ہو جاتی ہیں۔ پھر قلب کی طرف نہ آسکتی ہیں نہ سرایت کرسکتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

ترمذی شریف مکمل مشرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہوگیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ترمذی احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک ؐ کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا ؐ کے احکام کی تشریح کررہا ہے اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں اور دیگر اردواں کے لئے بے حد کارآمد ہے پیشانی کے صفو کے تقریباً برابر صفحہ ہے، اچھی لکھائی چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے، ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۲۶ صفحے کی فہرست مضامین ہے، پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے، پھر امام ترمذیؒ کے حالات زندگی ہیں، اور جن مشکلات پر قابو پاکر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے، ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں، غرضکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آرہی ہیں، آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہوجائیں۔ قیمت بلا جلد ہے، مجلد پارچہ ۱۲ر مجلد چرمی پشتہ للعہ محصولڈاک ۱۲ر

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

نسائی شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید اختر صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نماز کسوف (گہن کی نماز)

(۴۰۷) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ حضور ص کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور حضور ص نے موذن کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز کے لئے بلالو جب سب لوگ جمع ہوگئے تو حضور ص نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ہر رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

(۴۰۸) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نے سورج گہن کی نماز اس طرح پڑھائی کہ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کردی قرأت ختم کرنے کے بعد رکوع کیا، رکوع سے فراغت کے بعد پھر قرأت شروع کی، پھر رکوع کیا، رکوع کے بعد پھر قرأت فرمائی، اسی طرح چار دفعہ رکوع فرمایا، چوتھے رکوع کے بعد سجدہ کیا، دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھائی۔

بلند آواز سے قرأت کرنے کا بیان

(۴۰۹) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ حضور ص نے دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

بلند آواز سے قرأت نہ کرنے کا بیان

(۴۱۰) حضرت سمرہ رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی، لیکن ہم آپ کی قرأت کی آواز نہ سن سکے۔

کسوف کے وقت دعا اور استغفار

(۴۱۱) حضرت ابوبکرہ رضہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ص کے پاس بیٹھے تھے کہ کسوف ہوا، حضور ص جلدی سے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اٹھے نماز کسوف پڑھائی، اور نماز کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جب سورج گہن ہو تو نماز پڑھو، صدقہ دو، اور اللہ سے بخشش مانگو۔

کتاب الاستسقا

نماز استسقا

(۴۱۲) حضرت عبداللہ رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نماز استسقار کے لئے جنگل کی طرف نکل گئے، وہاں پہنچ کر حضور ص نے قبلہ کی طرف منہ کیا، چادر الٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

(۴۱۳) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ جنگل کی طرف چلے، اور دعا و استغفار کرتے رہے، اور تکبیریں کہتے رہے، پھر عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں۔

(۴۱۴) حضرت عباد کے چچا رضہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ص کے ساتھ نماز استسقا میں شریک ہوا، حضور ص نے لوگوں کی طرف پیٹھ کرکے اور قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھاکر دعا مانگی، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور چادر الٹی۔

دعا میں بہت کافی بلند ہاتھ اٹھانا

(۴۱۵) حضرت انس رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص کسی دعا میں ہاتھ بہت اوپر نہیں اٹھاتے تھے، لیکن استسقا میں حضور ص اتنے اونچے ہاتھ اٹھاتے کہ حضور ص کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

دعا کے الفاظ

(۴۱۶) حضرت انس رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نے استسقار کے لئے ان الفاظ میں دعا مانگی۔ اللہم اسقنا۔

نماز استسقا میں بلند آواز سے قرأت کرنا

(۴۱۷) عباد اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ص نے نماز استسقا میں بلند آواز سے قرأت کی۔

بارش کے وقت کی دعا

(۴۱۸) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب بارش ہونے لگتی تو حضور ص فرمایا کرتے اللّٰھم اجعلہ صیبًا نافعًا اے اللہ زور سے بارش ہو مگر مفید۔

بارش پر ستاروں کا اثر نہیں

(۴۱۹) حضرت ابو سعید رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص نے فرمایا کہ اگر متواتر پانچ سال تک بارش نہ ہو اور اس کے بعد ہو تو بعض لوگ یہی کفریہ بات کہیں گے کہ مجدح ستارہ کے طلوع کے باعث بارش ہوئی ہے۔

حضور ص کا بارش کیلئے دعا کرنے کا اثر

(۴۲۰) حضرت انس رضہ فرماتے ہیں کہ حضور ص کے زمانہ میں ایک دفعہ قحط پڑا، حضور ص جمعہ کے وقت خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ بعض اشخاص نے حضور ص سے قحط کی شکایت کی، اور عرض کیا کہ قحط کی وجہ سے ہمارے اونٹ مرگئے، زمین خشک ہوگئی، اور ہری

نیچے بھوک کی وجہ سے مرگئے، حضورؐ نے یہ شکایت سننے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاکر بارش کے لیے دعا فرمائی، دُعا فرمانے کی دیر تھی کہ اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ اپنے گھروں تک بڑی مشکل سے پہنچے بارش متواتر آٹھ دن تک ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو خطبہ کے وقت پھر لوگوں نے شکایت کی کہ حضورؐ کثرت بارش کی وجہ سے ہمارے گھر گر گئے، اور چلنا پھرنا مشکل ہوگیا، حضورؐ اس شکایت پر مسکرائے اور بارش رکنے کی دعا کی، حضورؐ ہاتھ سے ابر کی طرف اشارہ فرماتے جاتے، اور ابر چھٹتا جاتا یہاں تک کہ آسمان بالکل صاف ہوگیا۔ حضورؐ نے دعا کرتے وقت فرمایا اے اللہ مدینہ میں بارش نہ ہو اس کے اردگرد ہوتی رہے، چنانچہ یہی ہوا مدینہ کے چاروں طرف بارش ہوتی رہی، اور جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے اس چیز کی تصدیق کی

کتاب صلوٰۃ الخوف

میدان جنگ میں صرف ایک رکعت پڑھنے کا بیان

(۱۲۳) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ ضجنان اور عسفان کے درمیان کافروں کو گھیرے ہوئے تھے، کافروں نے باہمی مشورہ سے طے کیا کہ چونکہ مسلمانوں کو ہر چیز سے زیادہ نماز سے الفت ہے، اس لئے جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو ان پر دفعتہً حملہ کر دیا جائے مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور حضورؐ سے فرمایا مسلمانوں کو دو صفوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ چنانچہ ایک صف نے حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسری صف دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیاروں سے مسلح ہو کر کھڑی رہی، جب پہلی صف ایک رکعت پڑھ چکی تو وہ پیچھے ہٹ گئی، اور دوسری صف اس کی جگہ آگئی، اور اس نے بھی حضورؐ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ اس طرح حضورؐ نے دو رکعتیں پڑھیں، اور دونوں صفوں نے ایک ایک رکعت۔

میدان جنگ میں دو رکعت پڑھنے کا ثبوت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ میدان جنگ میں صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ان کی دو صفیں کر دیں، ایک صف کو دشمنوں کے سامنے کر دیا اور دوسری کو حضورؐ نے دو رکعتیں پڑھائیں، اور سلام پھیر دیا پھر یہ صف دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑی ہوگئی، اور دوسری صف پیچھے ہٹ آئی، حضورؐ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں، اور سلام پھیر دیا، اس طرح حضورؐ نے چار رکعتیں پڑھیں، اور صحابہ رضؓ نے دو دو۔ (باقی آئندہ)

اُردُو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے کثرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسن بن مبارک زبیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مسند متصل حدیثوں کو یکجا کیا، اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و شام و مصر و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت وصحت وطباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے، حجم ۵۲۰ صفحے۔ قیمت بلا جلد ایک روپیہ مجلد پارچہ ایک روپیہ چار آنہ مجلد چرمی پشت عہ۔ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ؎ مجلد چرمی پشت ؎۔ محصول ڈاک علاوہ۔

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بدمزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی، ماماؤں کا بھی ناک میں دم تھا۔ آخر کار بیگم نے

ہمارے یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچی خانہ

خرید لیا، اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بدمزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے، اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے، جس میں دہلی کے دسترخوان کو اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ابن ماجہ شریف کامل اردو

(مترجمہ حضرت علامہ رشید احمد صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

منی جب کپڑے کو لگ جائے تو کیا کیا جائے

(۳۶۴) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے اس کپڑے کے بارے میں پوچھا جس میں منی لگ جائے کہ آیا اسے پورے کو دھویا جائے یا صرف اس حصہ کو جس پر منی لگی ہو۔ سلیمان نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رض کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ؐ کے کپڑے میں منی لگ جاتی تو حضور ؐ اسے دھو لیا کرتے، پھر اسی کپڑے میں نماز کے لئے نکلتے اور میں کپڑے میں پانی کا اثر دیکھائی دیتا۔

منی کو کپڑے پر سے کھرچ دینا

(۳۶۵) حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں بسا اوقات منی کو اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی۔

اس کپڑے میں نماز جس کو پہن کر مجامعت کی

(۳۶۶) معاویہ بن ابوسفیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رض ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے، جسے پہن کر مجامعت فرماتے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں اگر اس کپڑے میں کوئی ناپاکی نہ ہوتی۔

موزوں پر مسح کرنا

(۳۶۷) ہمام بن حارث رض کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا، ان سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں، انہوں نے جواب دیا کیوں مجھے کس نے روکا ہے۔ جبکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(۳۶۸) حضرت جابر رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو وضو کر رہا تھا اور اس نے اپنے موزے دھوئے، تو حضور ؐ نے اس کا برا مانا اور فرمایا مسح کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھ سے پاؤں کے سیدھے حصہ پر انگلیوں سے لکیریں کھینچیں۔

(۳۶۹) حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، حضور ؐ موزوں کی طہارت کیا ہے، حضور ؐ نے فرمایا، مسافر کے لئے تین دن اور راتیں، اور مقیم کے لئے ایک رات اور راتیں۔

(۳۷۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

(۳۷۱) ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے سیاہ رنگ کے موزے حضور ؐ کو تحفۃً بھیجے، آپ نے انہیں پہن لیا اور ان پر مسح کیا۔

موزوں کے اوپر کے حصے اور نچلے حصہ پر مسح

(۳۷۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر کے اور نچلے دونوں حصوں پر مسح کیا۔

(۳۷۳) شریح بن ہانی رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا، حضرت علی ؓ کے پاس جاؤ، اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے مسح کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ اگر ہم مقیم ہوں تو ایک دن اور ایک رات تک مسح کریں اور اگر مسافر ہوں تو تین دن اور تین راتیں۔

جرابوں اور جوتوں پر مسح

(۳۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

عمامہ پر مسح

(۳۷۵) حضرت بلال رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

تیمم

(۳۷۶) حضرت عمار بن یاسر رض فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض کا ہار گم ہوگیا، تو آپ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں، حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے، اور حضرت عائشہ رض پر ناراض ہوئے، کہ انہوں نے لوگوں کو یونہی روک رکھا ہے، اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت نازل فرمائی حضرت بن یاسر رض نے فرمایا، اس

اس دن ہم نے پنڈلیوں تک مسح کیا، حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عائشہ کے پاس آئے اور کہا مجھے کیا معلوم تھا کہ تم مبارک ہو۔

(۳۷۷) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے لئے زمین، مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔

(۳۷۸) حضرت عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت اسما رضؓ سے ہار مانگا، اور وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار کی تلاش میں کچھ صحابہ رضؓ کو بھیجا، وہاں نماز کا وقت ہو گیا، اور انہوں نے بلا وضو کے نماز پڑھی (کیونکہ وہاں پانی نہ تھا) یہ لوگ جب نبی کریم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور ؐ سے شکایت کی، اس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی، اس پر اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا، اللہ تعالے تمہیں جزائے خیر دے۔ آپ جب کبھی کسی مصیبت میں پڑیں، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے آپ جب کبھی کسی مصیبت میں پڑیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے صاف بچا لیا، اور اسے مسلمانوں کیلئے بابرکت کیا۔

تیمم سے ایک بار زمین پر ہاتھ مارنا

(۳۷۹) سعید بن عبدالرحمن رحؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت میں جنبی ہو جاتا ہوں، مگر نہانے کے لئے پانی نہیں ملتا، حضرت نے فرمایا تو نماز نہ پڑھا کرو۔ یہ سنکر حضرت عمار بن یاسر رضؓ نے کہا۔ اے امیرالمومنین کیا آپ کو یاد نہیں رہا جبکہ میں اور آپ ایک لڑائی میں جنبی ہوئے تھے، اور ہمیں نہانے کے لئے پانی نہ ملا تھا، تو آپ نے تو نماز نہ پڑھی مگر میں نے خود کو مٹی میں لٹایا اور نماز پڑھ لی، اور جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ قصہ حضور ؐ سے عرض کیا، تو حضور ؐ نے فرمایا، تمہارے لئے یہ کافی تھا۔ یہ فرما کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان پر سے پھونک مار کر مٹی اڑا دی، اور انہیں چہرے اور ہاتھوں پر مل لیا۔

(۳۸۰) حضرت عمار بن یاسر رضؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت لوگوں نے حضور ؐ کے ساتھ تیمم کیا تو حضور ؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا تو انہوں نے زمین پر ہاتھ مارے، اور مٹی ہاتھوں میں نہ لی اور اپنے چہروں پر ایک بار مسح کیا، پھر

ساڑھے تین روپے میں مولوی نور محمد صاحب والا دو ترجمہ کا قرآن مجید

منگائیے ہندوستان کا سب سے پہلا اور سب سے بہتر دو ترجمہ کا قرآن مجید ہے اور اس کی تفسیر اسی عربی تفاسیر کا عطر ہے جو صرف اسی قرآن شریف کیلئے مخصوص ہے۔ اس کا ہدیہ پہلے سات روپئے تھا، اب نصف ہدیہ ہے، اسی لئے بے تحاشا اس کی طلبی ہے اور انشاء اللہ ہندوستان کے ہر گھر میں پہنچ کر رہے گا، اس قرآن مجید کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں اور تقطیع اس رسالہ کے برابر ہے، کاغذ سفید ملائم ہے، خاص قسم کا ہے، چھپا ہوا ہے، پورے چمڑے کی جلد ہے، دو ترجمہ ہیں پہلا ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے ترجمہ با محاورہ ہے حاشیہ پر تفسیر کامل ہے جس کا اندازہ نمونہ ذیل سے ہو سکتا ہے۔ ابتدا میں سو صفحہ کا ایک بسیط مقدمہ ہے جس میں قرآن کی بڑی معلومات ہے۔ مجلد چرمی کامل ہدیہ ۳؎ محصول ڈاک ۱۰؎۔ اسی قرآن شریف کا اعلیٰ ایڈیشن ولایتی چکنا کاغذ اعلیٰ جلد چرمی ۱۰؎

بطور نمونہ دو سطریں ملاحظہ ہوں

ف جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کئے اور جو تکلیف تھی اس کو شیطان کی طرف منسوب کیا، جو کر بھائیوں کو صدمہ ہوا اور تحمل سنایا، اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا آپس کی تعظیم تھی، فرشتوں سے آدم کو سجدہ کیا تھا، اللہ نے وہ رواج اب موقوف کیا ﴿ان المساجد للہ﴾ الآیۃ (مسجدوں کے کل حقوق اللہ کے لئے محفوظ ہیں) اس وقت پہلے رواج پر چلنا ایسا ہے کہ کوئی دین سے نکاح کرے کہ آدمؑ کے وقت میں ہوا ہے ۱۲ تفسیر موضح القرآن۔ یوسف کی اپنے والدین اور بھائیوں سے ملاقات ف۲ یوسفؑ کو ستر برس کی عمر میں بھائیوں سے

وما ابرئ ۱۳ — منزل ۳ — ۳۵۰ — یوسف ۱۲

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا

پس جب داخل ہوئے اوپر یوسفؑ کے جگہ دی طرف اپنے ماں باپ اپنے کو اور کہا کہ داخل ہو

پھر جب یہ سب کے سب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیماً) جگہ دی اور کہا سب مصر میں

مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ۝ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر میں اگر چاہا اللہ نے امن سے — اور چڑھایا ماں باپ نے اپنے کو اوپر تخت کے

چلئے اور خدا کو منظور ہے تو (وہاں) امن چین سے رہیئے اور اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر اونچا بیٹھا

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

شرح دیوان حافظؒ

(از معاون مدیر)

صحن بستاں ذوق بخش۔ و صحبت یاراں خوش است
وقت گل خوش باد کزوے وقت میخواراں خوش است

ترجمہ:۔ باغ کا صحن ذوق بخش ہے، اور دوستوں کی صحبت خوب ہے، پھول کا موسم خوش رہے کہ اس سے میخواروں کا وقت خوشی کے ساتھ گزرتا ہے۔

تشریح:۔ شعر کے ظاہری معنی ترجمے سے واضح ہیں، یعنی یہ کہ باغ کا سبزہ اور پھولوں کی بہار خوب لذت بخش ہے، پھولوں کی تازگی ہمیشہ قائم رہے کہ اس سے میخواروں کا وقت مسرت سے گذرتا ہے، حقیقی معنی یہ ہیں کہ باغ سے مراد تجلیات ربانی ہیں یاروں سے مراد نفس انسان ہے، اور وقت گل (موسم بہار) سے مراد مرشد کامل اور میخواروں سے مراد سالکان طریقت ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تجلیات ربانی ایک لذت بخش چیز ہے اور دوستوں کی صحبت یعنی سالکان طریقت یا عبادت گذار انسانوں کی صحبت بہترین چیز ہے، یا یہ کہ خود انسان اپنی ذات کے اندر جو خوبیاں رکھتا ہے، یا اپنے اخلاق و صفات پر غور کرتا ہے وہ خوش رکھنے والی چیز ہے، مرشد کامل خوش اور زندہ رہے کہ اس کی ذات سے سالکان طریقت کا وقت مسرت کے ساتھ گذرتا ہے، یعنی اس کی صحبت انتہا درجہ کی لذت بخش اور مسرت نواز ہے۔

گل کشودہ گل نقاب۔ آہنگ رحلت ساز کرد
نالہ کن بلبل کہ گل بانگ دل افگاراں خوش است

ترجمہ:۔ گل نے نقاب کھولے بغیر کوچ کا ارادہ کر لیا۔ بلبل نالہ کر کہ زخمی دلوں کی آواز پسندیدہ ہوتی ہے۔

تشریح:۔ معشوق نے نقاب کھولے بغیر کوچ کا ارادہ کر لیا ہے اے عاشق آہ و زاری کر کہ زخمی دلوں کی آہ و زاری پسندیدہ اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ ممکن ہے آہ و زاری معشوق کو روک لے اور جدائی کی مصیبت سر پر نہ پڑے۔ حقیقی معنی شعر کے یہ ہیں کہ گل سے مراد مرشد کامل ہے اور بلبل سے مراد سالک طریقت ہے مطلب یہ ہوا کہ مرشد کامل نے ابھی حجاب کی نقاب سالک طریقت کے سامنے سے نہیں اٹھائی تھی کہ دنیا سے کوچ کا ارادہ کر لیا۔ اے سالک بیہ موقع پر اس کے سوا کوئی علاج نہیں ہے کہ تو درگاہ باری میں آہ و زاری کر کہ خداوند تعالیٰ کو تیری آہ و زاری پر رحم آجائے، اور وہ مرشد کو شفا مرحمت فرما دے۔ بعض حضرات نے بتایا ہے کہ یہ شعر حافظؒ نے اپنے پیر و مرشد کی علالت کے وقت لکھا تھا، جبکہ وہ بہت پریشان تھے، اور مرشد سے کامل تعلیم و تربیت حاصل نہ کر چکے تھے۔

گرچہ در بازار دہر از خوش دلی جز نام نیست
شیوۂ رندی و خوش باشی عیاراں خوش است

ترجمہ:۔ اگرچہ بازار دہر یعنی دنیا میں خوش دلی کا نام نہیں ہے تاہم رندی اور عیاروں کی خوش باشی بہت غنیمت اور پسندیدہ ہے۔

تشریح:۔ دنیا میں خوش دلی اور خوشی اگرچہ نہیں ہے، اور خوشی و خوش دلی کا صرف نام ہی نام باقی ہے، حقیقت کچھ نہیں ہے بایں ہمہ رندی کا طریقہ اور عیاروں کی خوش دلی بہترین چیز اور پسندیدہ طریقہ ہے، واقعی معنی یہ ہیں کہ عیاروں اور طریقۂ رندی سے مراد سلوک اور طریق سلوک ہے، مطلب یہ ہوا کہ خوش دلی اور زندہ دلی اگرچہ دنیا میں موجود نہیں ہے، بایں ہمہ رندان طریقت کی خوش دلی اور خوش باشی بہترین چیز ہے، اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

از زبان سوسن ایں آوازہ ام آمد بگوش
کاندریں دیر کہن کار سبکباراں خوش است

ترجمہ:۔ سوسن کی زبان سے یہ آواز میرے کان میں پہنچی کہ اس پرانے دیر میں سبکباروں کا حال بہتر ہے۔

تشریح:۔ میں نے سوسن کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس دیر کہن یعنی دنیا میں اگر کسی کا حال درست اور اچھا ہے، تو وہ سبکبار لوگ ہیں، یعنی وہ لوگ جو دنیا کی آلائش میں گرفتار نہیں ہیں یا دنیوی اسباب و سامان نہیں رکھتے ہیں۔ مراد ان لوگوں سے سالکان طریقت ہیں، جو دنیوی ساز و سامان نہیں رکھتے اور سادہ زندگی پسند کرتے ہیں۔

خریداران پیشوا خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(از معاون مدیر)

از سبب سوزیش من سودائیم در خیالاتش چو سوفسطائیم

ترجمہ :- قدرت کی سبب سوزی سے میں حیران ہوں، اور اس سبب سازی نے میرے خیالات کو سوفسطائی بنا دیا ہے۔

تشریح :- اوپر بیان کیا گیا ہے کہ خداوند تعالےٰ بعض اسباب میں تبدیلیاں کر دیتا ہے، اور خلاف عقل وقیاس بعض اشیاء اپنی کیفیت کو بدل دیتی ہیں، چنانچہ بتایا گیا تھا کہ اگر خداوند تعالےٰ چاہے تو اخلاق ذمیمہ کو اخلاق حمیدہ اور آگ کو پانی بنا سکتا ہے۔ اس لئے خدا کی قدرت سے ہر چیز کا ہونا ممکن ہے، مولانا رومؒ خداوند تعالیٰ کی اسی قدرت کاملہ پر اظہار حیرت فرماتے اور کہتے ہیں کہ میں خداوند تعالےٰ کی سبب سوزی پر حیران ہوں، اور اس سبب سازی نے میرے خیالات کو سوفسطائی بنا دیا ہے۔

سوفسطائی ایک فرقہ یا جماعت حکماء کی ہے، جس کا عقیدہ یہ ہے کہ اشیاء کی حقیقت کا ثبوت ایک فضول چیز ہے، کائنات میں جو کچھ موجود ہے حقیقتاً کوئی چیز نہیں ہے، محض وہم وخیال ہے یہاں تک کہ وہم وخیال بھی وہم وخیال ہے۔ یہ فرقہ یونان میں تھا اور اس کی تین شاخیں تھیں، ایک کا نام عنادیہ تھا، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ حقائق اشیاء بالکل چیز ہے، دنیا میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں سب وہم وخیال ہیں، حقیقت میں کچھ نہیں، دوسری شاخ کا نام عندیہ تھا اس جماعت کا خیال یہ تھا کہ اشیاء کی حقیقت عقلی اعتبارات کے تابع ہے، یعنی عقل جس چیز کا کوئی نام رکھ دے وہ چیز وہی ہوتی ہے، مثلاً جوہر کا نام عرض رکھ دیا جائے تو وہ عرض ہی ہے اور عرض کو عقلی جوہر قرار دے دے تو وہ جوہر ہی ہے، یہاں تک کہ اس کے نزدیک قدیم حادث، اور حادث قدیم ہو سکتا ہے۔ تیسری شاخ کا نام لا ادریہ ہے، اس جماعت کو اشیاء کے ثبوت میں شک وشبہ ہے، یہاں تک کہ شک وشبہ میں بھی شک وشبہ ہے۔

مولانا فرماتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے جو اسباب اور مسببات پیدا کئے ہیں، ان میں بعض کے اندر چونکہ ربط وتعلق نہیں معلوم ہوتا، اور ان میں بعض تبدیلیاں خلاف توقع اور خلاف عقل وقیاس پیدا ہو جاتی ہیں، مثلاً اوپر ظاہر کیا جا چکا ہے کہ قدرت جہل کو علم کا سبب بنا دیتی ہے، اس لئے ان تغیرات نے مجھ کو حیران وپریشان کر دیا ہے، یہاں تک کہ میرے خیالات سوفسطائی جیسے ہو گئے ہیں، یعنی جس طرح سوفسطائی حقائق اشیاء کے منکر ہیں میرے خیال میں بھی تاثیرات کے اسباب کا انکار پایا جاتا ہے، لیکن میرے اور سوفسطائی فرقہ کے خیالات میں اختلاف ہے کہ سوفسطائی حقائق اشیاء کا مطلقاً انکار کرتا ہے، اور میں اسباب کے استقلال کا منکر ہوں۔

در سبب سازیش سرگرداں شدیم در سبب سوزیش ہم حیراں شدیم

ترجمہ :- اس کی سبب سازی میں ہم سرگرداں ہو رہے ہیں اور اس کی سبب سوزی میں بھی حیران ہو رہے ہیں۔

تشریح :- سبب سوزی کا مطلب یہ ہے کہ سبب کو خداوند تعالےٰ نے جلا کر خاک کر دیا ہے اور بلا سبب مسبب یعنی چیز کو پیدا کر دیا ہے اور سبب سازی کا مفہوم یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اسی تبدیلی کو سبب بنا دیا ہے۔ اگرچہ یہ سبب خلاف قیاس ہے۔

(۱) دونوں شعروں میں مولانا نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ قدرت کے اکثر کام سبب پر موقوف ہیں، مثلاً بارش کا ہونا اور اس سے سبزہ کا پیدا ہونا، رحم مادر میں نطفہ کا قرار پانا اور بچہ کا پیدا ہونا اور بعض کام ایسے ہیں جو سبب سے مستغنی ہیں، مثلاً حضرت ابراہیمؑ کا آگ میں محفوظ رہنا، اور آگ کا گلزار بن جانا، اور عصائے موسیٰ کا سانپ بن جانا، یہ دونوں باتیں اگرچہ سبب کے خلاف اور عقل وقیاس سے بعید ہیں لیکن وقوع میں آئی ہیں مولانا فرماتے ہیں، کہ اگرچہ اس قسم کی باتیں خلاف قیاس ہیں، لیکن ان کا ضرور کوئی نہ کوئی سبب ہے، جس کا علم خدا کو ہے، اور انہیں خلاف قیاس امور کو دیکھ کر میں حیران وسرگرداں اور سوفسطائیوں کی مانند ہو گیا ہوں، جس کا مطلب یہ ہے کہ سوفسطائی تو نہیں جو قطعی اثبات حقائق اشیاء کا منکر ہے، بلکہ عدم سبب کے اعتبار سے سوفسطائی کی مانند حیران ہوں، ممکن ہے ان تغیرات کا کوئی سبب ہو جس کا ہم کو کوئی علم نہیں، یا خدا نے سبب کو بھی اپنی قدرت سے بدل دیا ہو، اور یہ باتیں حیرانی وپریشانی کے لئے کافی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اشیاء کی حقیقت اور وجود کا سبب تو کوئی ضرور ہے لیکن ہم کو اس کا علم نہیں، اور یہ لاعلمی ہی موجب حیرانی وسرگردانی ہے۔

نشان رہا) وہ لوگ (نزول عذاب کے وقت) کہنے لگے کہ ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے سو ان کی یہی غل پکار رہی حتیٰ کہ ہم نے ان کو ایسا (نیست ونابود) کر دیا جس طرح کھیتی کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہو گئی ہو ف انا کنا ظالمین میں اقرار اس لئے ان کو نافع نہ ہوا کہ مشاہدہ ملائکہ عذاب کے بعد ہوگا جیسا فرعون کا آمنت کہنا بوقت غرق کے وقت واللہ اعلم ربط شروع سورت سے یہاں تک مضمون نبوت کا سلسلہ چلا آرہا تھا آگے تحقیق توحید کی ہے۔ کل فی فلک یسبحون تک۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْ

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کو اس طرح نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا منظور

نٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا

ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بنالیتے اگر ہم کو یہ کرنا ہوتا بلکہ ہم حق بات کو باطل پر پھینک مارتے ہیں سو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے سو وہ دفعتہً

هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ

جاتا رہتا ہے اور تمہارے لئے اس بات سے بڑی خرابی ہوگی جو تم گھڑتے ہو اور جتنے کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور جو اللہ کے

عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے عار نہیں کرتے　اور نہ　تھکتے ہیں　شب و روز تسبیح کرتے ہیں موقوف

لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ

نہیں کرتے　کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں زمین کی چیزوں میں سے جو کسی کو زندہ کرتے ہوں　ان آسمان

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا

میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں درہم برہم ہو جاتے سو اللہ تعالیٰ جو کہ مالک ہے عرش کا ان امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ

يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

بیان کرتے ہیں وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور اوروں سے باز پرس کی جا سکتی ہے کیا خدا کو چھوڑ کر انہوں نے اور معبود بنا رکھے ہیں کہئے کہ تم

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اپنی دلیل پیش کرو یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں موجود ہیں بلکہ ان میں زیادہ وہی ہیں جو امر حق کا یقین نہیں کرتے سو وہ اعراض

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کیا کرو

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد بنا رکھی ہے　وہ پاک ہے بلکہ بندے ہیں معزز　وہ اس سے آگے بڑھ کر

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ

بات نہیں کرسکتے اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور وہ بجز اس کے

إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ

جس کے لئے خدا کی مرضی ہو اور کسی کی سفارش نہیں کرسکتے، اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو شخص یوں کہے کہ میں علاوہ

مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝

خدا کے معبود ہوں سو ہم اس کو سزائے جہنم دیں گے ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

تفسیر:۔ وما خلقنا سے نجزی الظلمین تک۔ اور رب کے واحد ہونے پر ہماری مصنوعات دلالت کررہی ہیں کیونکہ ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں (بلکہ ان میں بہت سی حکمتیں ہیں جن میں اعظم دلالت علی التوحید ہے اور) اگر ہم کو (آسمان اور زمین کے بنانے سے کوئی حکمت مقصود نہ ہوتی بلکہ ان کو محض) مشغلہ ہی بنانا منظور ہوتا (جس میں کوئی معتدبہ فائدہ مقصود نہیں ہوتا محض دل بہلانا منظور ہوتا ہے) تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بنالیتے (مثلاً اپنی صفات کمال کے مشاہدہ کو) اگر ہم کو یہ کرنا ہوتا (کیونکہ مشغلہ کو شاغل کی شان سے مناسبت چاہیئے تو کہاں ذات واجب الوجود اور کہاں مصنوعات حادثہ البتہ صفات کو بوجہ قدیم اور لازم ذات ہونے کے تام مناسبت ہے سو جب بدلائل عقلیہ واجماع اہل ملل اسی کا مشغلہ قرار دیا جانا محال ہے تو مصنوعات حادثہ میں تو بدرجۂ اولیٰ یہ احتمال منتفی ہے پس ثابت ہوا کہ ہم نے عبث پیدا نہیں کیا) بلکہ (اثبات حق اور ابطال باطل کے لئے پیدا کیا ہے اور) ہم (اس) حق بات کو (جس کے ثبوت پر مصنوعات دال ہیں اس) باطل بات پر اس طرح غالب کردیتے ہیں جیسے یوں سمجھو کہ ہم اس کو اس پر پھینک مارتے ہیں سو وہ (حق) اس (باطل) کا بھیجا نکال دیتا ہے (یعنی اس کو مغلوب کردیتا ہے) سو وہ (مغلوب ہوکر) دفعۃً جاتا رہتا ہے (یعنی دلائل توحید جو ان مصنوعات سے حاصل ہوتے ہیں شرک کی بالکلیہ نفی کردیتے ہیں جس کی جانب مخالف کا احتمال ہی نہیں رہتا) اور (تم جو باوجود ان دلائل قاہرہ کے شرک کرتے ہو تو) تمہارے لئے اس بات سے بڑی خرابی ہوگی جو تم (خلاف حق کے) گھڑتے ہو اور (حق تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ) جتنے کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے (مملوک) ہیں اور (ان میں سے) جو اللہ کے نزدیک (بڑے مقبول ومقرب) ہیں (ان کی یہ کیفیت عبدیت کی ہے کہ) وہ اس کی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں (بلکہ) شب وروز (اللہ کی) تسبیح (وتقدیس) کرتے ہیں (کسی وقت) موقوف نہیں کرتے (جب ان کی یہ حالت ہے تو عام مخلوق تو کس شمار میں ہے پس لائق عبادت کے وہی ہے اور جب کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا شریک سمجھنا کتنی بے عقلی ہے) کیا (باوجود ان دلائل توحید کے) ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں (بالخصوص) زمین کی چیزوں میں سے (جو کہ اور بھی سافل تر اور نازل تر ہیں جیسے پتھر یا معدنیات کے بت) جو کسی کو زندہ کرتے ہوں (یعنی جو جان بھی نہ ڈال سکتا ہو ایسا عاجز کب معبود ہونے کے قابل ہوگا اور) زمین (میں یا) آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود (واجب الوجود) ہوتا تو دونوں (کبھی کے) درہم برہم ہوجاتے (کیونکہ عادۃً دونوں کے ارادوں اور افعال میں تزاحم ہوتا اور اس کے لئے فساد لازم ہے لیکن فساد واقع نہیں ہے اس لئے تعدد آلہہ بھی منتفی ہے) سو (ان تقریرات سے ثابت ہوا کہ) اللہ تعالیٰ جو کہ مالک ہے عرش کا ان امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کررہے ہیں (کہ نعوذ باللہ اس کے اور شرکاء بھی ہیں، حالانکہ اس کی ایسی عظمت ہے کہ) وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کرسکتا اور اوروں سے باز پرس کی جاسکتی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ باز پرس کرسکتا ہے پس کوئی عظمت میں اس کا شریک نہ ہوا پھر معبودیت میں کوئی کیسے شریک ہوسکتا ہے یہاں تک تو بطور ابطال اور نقض واستلزام محال کے کلام تھا آگے بطور سوال اور منع کے کلام ہے کہ) کیا خدا کو چھوڑ کر انہوں نے اور معبود بنا رکھے ہیں (ان سے) کہیئے کہ تم اپنی دلیل (اس دعوے پر) پیش کرو (یہاں تک تو سوال اور دلیل عقلی سے شرک کا ابطال تھا، آگے دلیل نقلی سے استدلال ہے کہ) یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب (یعنی قرآن) اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں (یعنی توراۃ وانجیل وزبور) موجود ہیں (جن کا صدق اور منزل من اللہ ہونا دلیل

عقل سے ثابت ہے اور اور دل میں گو تحریف ہوئی ہے مگر قرآن میں تحریف بھی منفی ہے پس جو مضمون ان کتب کا قرآن کے مطابق ہوگا وہ یقیناً صحیح ہے اور ان سب دلائل مذکورہ کا مقتضا یہ تھا کہ یہ لوگ توحید کے قائل ہو جاتے لیکن پھر بھی قائل نہیں ہوئے) بلکہ ان میں زیادہ وہی ہیں جو امر حق کا یقین نہیں کرتے سو (اس وجہ سے) وہ (اس کے قبول کرنے سے) اعراض کر رہے ہیں اور یہ توحید کوئی جدید بات نہیں جس سے توحش ہو بلکہ شرع قدیم ہے چنانچہ) ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو اور یہ (مشرک) لوگ (جو ہیں ان میں بعضے یوں کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھی ہے (توبہ توبہ) وہ (اللہ تعالیٰ اس سے) پاک ہے بلکہ وہ فرشتے اس کی اولاد نہیں ہیں) بلکہ (اس کے) بندے ہیں (ہاں) معزز بندے ہیں اس سے بعضوں کو اشتباہ ہو گیا اور ان کی عبدیت اور محکومیت اور ادب کی یہ کیفیت ہے کہ) وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے (بلکہ منتظر حکم رہتے ہیں) اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں (اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے احوال کو (خوب) جانتا ہے (پس جو حکم ہوگا اور جب حکم ہوگا موافق حکمت کے ہوگا اس لئے نہ فعلی مخالفت کرتے ہیں نہ قولی مسابقت کرتے ہیں) اور (ان کے ادب کی یہ کیفیت ہے کہ) وہ بجز اس (شخص) کے جس کے لئے (شفاعت کرنے کی) خدا تعالیٰ کی مرضی ہو اور کسی کی سفارش نہیں کر سکتے۔ اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور (یہ تو بیان تھا ان کی معبودیت اور محکومیت کا آگے بیان ہے اللہ تعالیٰ کی غالبیت اور حاکمیت کا گو حاصل دونوں کا متقارب ہے یعنی) ان میں سے جو شخص (فرضاً) یوں کہے کہ (نعوذ باللہ) میں علاوہ خدا کے معبود ہوں سو ہم اس کو سزائے جہنم دیں گے (اور) ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (یعنی خدا کا ان پر یہ دباؤ ہے جیسے اور مخلوقات پر پھر وہ خدا کی اولاد جس کے لئے خدا ہونا ضروری ہے کیسے ہو سکتے ہیں)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ

کیا ان کافروں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین بند تھے پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی

الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے کیا پھر بھی ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں اس لئے پہاڑ بنائے کہ زمین ان لوگوں کو

تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ

لیکر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ رستے بنائے تاکہ وہ لوگ منزل کو پہنچ جاویں اور ہم نے آسمان کو ایک

سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

چھت بنایا جو محفوظ ہے اور یہ لوگ اس کی نشانیوں سے اعراض کئے ہوئے ہیں اور وہ ایسا ہے کہ اس نے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝

اور سورج اور چاند بنائے ہر ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں

تفسیر:- اولم سے یسبحون تک۔ کیا ان کافروں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین (پہلے) بند تھے (یعنی نہ آسمان سے کچھ بارش ہوتی تھی نہ زمین سے کچھ پیداوار اور اسی کو بند ہونا فرمادیا چنانچہ جس زمانہ میں بارش نہیں ہوتی اور زمین سے کچھ پیدا نہیں ہوتا اب بھی بند ہوتے ہیں) پھر ہم نے دونوں کو (اپنی قدرت سے) کھول دیا (کہ آسمان سے بارش ہونے لگی اور زمین سے نباتات اُگنے لگیں پس فتق تو امر مشاہد ہے اور رتق جو فی الحال ہوتا ہے وہ بھی مشاہد ہے اور جو ابتدائی تھا وہ دلیل عقلی سے معلوم ہوتا ہے

تفسیر تلخیص بیان القرآن

کیونکہ فتق حادث ہے پس ہوتی بعد الفتق ہوگا اور عدم الفتق یا بوجہ عدم محل فتق کے ہوگا یا بعد وجود محل کے ہوگا شق ثانی کی تعیین کتب سماویہ سے ہوجاوے گی جن کا صدق دلیل عقلی سے ثابت ہے اولم یر مشاہدہ اور استدلال عقلی و نقلی سب کو شامل ہے) اور بارش سے صرف نباتات ہی کو نمو نہیں ہوتا بلکہ ہم نے (بارش کے) پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے خواہ حدوثاً خواہ بقاءً خواہ بواسطہ یا بلا واسطہ جیسا دوسری آیت میں ہے وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابۃ کیا (ان باتوں کو سنکر) پھر بھی ایمان نہیں لاتے اور ہم نے (اپنی قدرت سے) زمین میں اس لئے پہاڑ بنائے کہ زمین ان لوگوں کو لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس (زمین) میں کشادہ کشادہ رستے بنائے تاکہ وہ لوگ (ان کے ذریعہ سے) منزل (مقصود) تک پہنچ جاویں اور ہم نے (اپنی قدرت سے) آسمان کو بمقابلہ زمین کے اس کے اوپر مثل (ایک) چھت (کے) بنایا جو (ہر طرح سے) محفوظ ہے (یعنی گرنے سے بھی ٹوٹنے پھوٹنے سے بھی شیاطین کے استراق اخبار سے بھی کقولہ تعالیٰ ان اللہ یمسک السموات وقولہ تعالیٰ ہل تریٰ من فطور وقولہ تعالیٰ وحفظنٰہا من کل شیطٰن رجیم اور یہ محفوظیت دیر طویل تک رہے گی ابدیت کے ساتھ موصوف نہیں) اور یہ لوگ اس (آسمان) کے (اندر کی موجودہ) نشانیوں سے اعراض کئے ہوئے ہیں (یعنی ان میں تدبر نہیں کرتے) اور وہ ایسا (قادر) ہے کہ اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے (وہ نشانیاں آسمان کی یہی ہیں اور شمس وقمر میں سے) ہر ایک ایک ایک دائرہ میں (اس طرح چل رہے ہیں کہ گویا) تیر رہے ہیں۔ **ربط** شروع سورت میں انکار رسالت پر تشنیع تھی اور اس کے سباق وسیاق میں اس پر استحقاق وعید عذاب سے تفریع تھی آگے بھی دوسرے عنوان سے یہی مضمون ہے کفا بنا حاسبین تک، چنانچہ ترجمہ سے ظاہر ہوگا۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا پھر اگر آپ کا انتقال ہوجاوے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے ہر جاندار موت کا

ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ وَإِذَا رَآكَ

مزہ چکھے گا اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں اور پھر تم سب ہمارے پاس چلے آؤ گے اور یہ کافر لوگ جب

الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ

آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی ہیں جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتے ہیں

الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝

اور یہ لوگ رحمٰن کے ذکر پر انکار کیا کرتے ہیں انسان جلدی ہی کا بنا ہوا ہے ہم عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے دیتے ہیں پس تم مجھ سے جلدی مت مچاؤ

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کس وقت آوے گا اگر تم سچے ہو کاش ان کافروں کو اس وقت کی خبر ہوتی جبکہ یہ

يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ بَلْ تَأْتِيهِم

لوگ آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے اور نہ ان کی کوئی حمایت کرے گا بلکہ وہ آگ ان کو ایک

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

دم سے آئے گی سو ان کو بدحواس کردے گی پھر نہ اس کے ہٹانے کی ان کو قدرت ہوگی نہ ان کو مہلت دیجاوے گی اور آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوگذرے

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ

ہیں ان کے ساتھ بھی تمسخر کیا گیا تھا سو جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب واقع ہو گیا جس کے ساتھ وہ تمسخر کرتے تھے　　کہہ دیجئے کہ وہ

يَكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ

کون ہے جو رات میں اور دن میں رحمان سے تمہاری حفاظت کرتا ہو　بلکہ وہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے روگردان ہیں　کیا ان کے پاس

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝

ہمارے سوا اور ایسے معبود ہیں کہ ان کی حفاظت کر لیتے ہوں　وہ خود اپنی حفاظت کی قدرت نہیں رکھتے　اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی اور ان کا ساتھ دے سکتا ہے

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ

بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو خوب سامان دیا یہاں تک کہ ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا　کیا ان کو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم زمین کو ہر چہار طرف سے

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

برابر گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آویں گے　　آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تم کو ڈراتا ہوں　اور یہ

الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ

بہرے جس وقت ڈرائے جاتے ہیں سنتے ہی نہیں　　اور اگر ان کو آپ کے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی ذرا لگ جاوے تو یوں کہنے لگیں کہ ہائے

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ

ہماری کم بختی واقعی ہم خطاوار تھے　　اور قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے　　سو کسی پر اصلا ظلم نہ ہوگا

نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝

اور اگر عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے　　اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں

تفسیر:- وما جعلنا سے بنا حاسبین تک۔ اور (یہ لوگ جو آپ کی وفات کی خوشیاں منا رہے ہیں بقولہ تعالیٰ نتربص بہ ریب المنون یہ وفات بھی منافی نبوت نہیں کیونکہ) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے (خواہ وہ نبی ہو یا غیر نبی دنیا میں) ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا (کقولہ تعالیٰ وما کانوا خالدین پس جیسے آپ کے قبل نبوت اور وفات محل واحد میں مجتمع ہو چکی ہے اسی طرح آپ میں بھی اجتماع دونوں کا صحیح ہے اور) پھر (یہ کہ) اگر آپ کا انتقال ہو جاوے تو کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے (آخر یہ بھی مریں گے پھر خوشی کا ہے کی مطلب یہ کہ آپ کی وفات کی خوشی اگر بخیال نبوت کے ہے تب تو ماجعلنا لبشر الخ اس کا جواب ہے اور اگر بخیال نفس مخالفت کے ہے تو افائن مت الخ اس کا جواب ہے غرض ہر حال میں یہ انتظار جہل اور لغو ہے اور موت تو ایسی چیز ہے کہ تم میں) ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا اور (یہ جو ہم نے چند روزہ تم کو زندگی دے رکھی ہے تو اس سے مقصود محض یہ ہے کہ) ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں (بری حالت سے مراد جو کہ خلاف مزاج ہو جیسے مرض و فقر اور اچھی حالت سے مراد جو کہ موافق مزاج ہو جیسے صحت اور غنا زندگی میں یہی حالتیں مختلف طور پر پیش آتی ہیں کوئی ان میں ایمان اور طاعت بجا لاتا ہے اور کوئی کفر و معصیت کرتا ہے مطلب یہ کہ زندگی اس لئے دے رکھی ہے کہ دیکھیں کیسے کیسے عمل کرتے ہو) اور (اس زندگی کے ختم ہو) پھر تم سب ہمارے پاس چلے آؤ گے (اور ہر ایک کو اس کے مناسب سزا و جزا دیں گے پس امر مہم تو موت اور ما بعد الموت ہے نہ

اور زندگی محض عارضی پھر یہ لوگ اس پر اتراتے ہیں اور پیغمبر کی وفات پر خوشیاں مناتے ہیں یہ نہ ہوا کہ اس مستعار زندگی میں دولت ایمان و
طاعت کما لیتے ان کے کام آتی اور الٹا نامہ اعمال سیاہ اور آخرت بھاری کر رہے ہیں ڈرتے نہیں) اور (ان منکرین کی یہ حالت ہے کہ)
یہ کافر لوگ (جب آپ کو دیکھتے ہیں تو بس) آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں (اور آپس میں کہتے ہیں) کہ کیا یہی (صاحب) ہیں جو تمہارے معبودوں
کا (برائی سے) ذکر کیا کرتے ہیں (سو آپ پر تو بتوں کے انکار کا بھی اعتراض ہے) اور (خود) یہ لوگ (حضرت) رحمان (جل شانہ) کے
ذکر پر انکار اور کفر کیا کرتے ہیں (تو اعتراض کی بات تو درحقیقت یہ ہے پس ان کو اپنی اس حالت پر استہزاء کرنا چاہیئے تھا اور
ان کی یہ حالت ہے کہ جب سزائے کفر کا مضمون سنتے ہیں جیسے ابھی اوپر ہی ذکر ہوا ہے الینا ترجعون تو بوجہ تکذیب کے اس کا تقاضا
کرتے ہیں اور یہ تقاضا اور عجلت کچھ انسانی طبیعت کا خاصہ اکثریہ بھی ہے پس اس کا طبعی ہونا ایسا ہے جیسے گویا) انسان جلدی ہی
ہی (کے خمیر) کا بنا ہوا ہے (یعنی جلدی مثل اس کے اجزاء عنصریہ کے ہے، اسی واسطے یہ لوگ عذاب جلدی مانگتے ہیں، اور اس
میں دیر ہونے کو دلیل عدم وقوع کی سمجھتے ہیں لیکن اے کافرو یہ تمہاری غلطی ہے، کیونکہ اس کا وقت معین ہے سو ذرا صبر کرو)
ہم عنقریب (اس کے وقت آنے پر) تم کو اپنی نشانیاں (قہر کی یعنی سزائیں) دکھلائے دیتے ہیں پس تم مجھ سے جلدی مت مچاؤ
(کیونکہ وقت سے پہلے آتا نہیں اور وقت پر ٹلتا نہیں) اور یہ لوگ (جب یہ مضمون سنتے ہیں کہ وقت موعود پر عذاب آئے گا تو رسول اور
مومنین سے یوں) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کس وقت آویگا اگر تم (وقوع عذاب کی خبر میں) سچے ہو (تو توقف کاہے کا جلدی سے کیوں نہیں
واقع کر دیا جاتا اصل یہ ہے کہ ان کو اس مصیبت کی خبر نہیں جو ایسی بے فکری کی باتیں کرتے ہیں) کاش ان کافروں کو اس وقت کی خبر ہوتی
جبکہ (ان کو سب طرف سے دوزخ کی آگ آگھیرے گی اور) یہ لوگ (اس) آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے اور نہ اپنے
پیچھے سے اور نہ ان کی کوئی حمایت کرے گا (یعنی اگر اس مصیبت کا علم ہوتا تو ایسی باتیں نہ بناتے اور یہ جو دنیا ہی میں عذاب نار کی فرمائش
کر رہے ہیں سو یہ ضرور نہیں کہ ان کی فرمائش کے موافق ہی عذاب نار آجاوے) بلکہ وہ آگ (تو) ان کو ایک دم سے آلیگی سو ان کو بدحواس
کر دے گی پھر نہ اس کے ہٹانے کی ان کو قدرت ہوگی اور نہ ان کو مہلت دی جاوے گی اور (اگر وہ یوں کہیں کہ اگر یہ عذاب آخرت میں
موعود ہونے کی وجہ سے دنیا میں نہیں ہوتا تو اچھا دنیا میں اس کا کوئی نمونہ تو دکھلا دو تو گو بقاعدہ مناظرہ نمونہ دکھلانا ضرور نہیں لیکن تبرعاً
نمونہ کا پتہ بھی دیا جاتا ہے وہ یہ کہ) آپ سے پہلے جو پیغمبر ہو گذرے ہیں ان کے ساتھ بھی (کفار کی طرف سے) تمسخر کیا گیا سو جن لوگوں نے
ان سے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب واقع ہو گیا جس کے ساتھ وہ استہزاء کرتے تھے (کہ عذاب کہاں ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ
کفر موجب عذاب ہے پس اگر دنیا میں وقوع نہ ہو تو آخرت میں ہوگا اور یہ بھی ان سے) کہیے (کہ دنیا میں جو تم عذاب سے محفوظ
ہو سو یہ حفاظت بھی حضرت رحمان ہی کر رہا ہے اس میں بھی اسی کا احسان اور دلالت علی التوحید ہے اور اگر تم اس کو تسلیم نہیں کرتے
تو پھر بتلاؤ) کہ وہ کون ہے جو رات میں اور دن میں رحمان (کے عذاب) سے تمہاری حفاظت کرتا ہو (اور اس مضمون مسلّم کا مقتضا یہ تھا کہ
توحید کے قائل ہو جاتے مگر وہ اب بھی قائل نہ ہوئے) بلکہ وہ لوگ (اب بھی بدستور) اپنے رب (حقیقی) کے ذکر (توحید کے قبول کرنے)
سے روگردان (ہی) ہیں (ہاں ہم من یکلؤکم کے مصداق کو توضیح کے لئے تصریحاً دریافت کرتے ہیں کہ) کیا ان کے پاس ہمارے سوا
اور ایسے معبود ہیں کہ (عذاب مذکور سے) ان کی حفاظت کر لیتے ہوں (وہ بیچارے ان کی تو کیا حفاظت کرتے ان کی بے چارگی و درماندگی
کی تو یہ حالت ہے) کہ نہ خود اپنی حفاظت کی قدرت نہیں رکھتے (مثلاً ان کو کوئی توڑنے پھوڑنے لگے تو مدافعت بھی نہیں کر سکتے کقولہ تعالیٰ
وان یسلبہم الذباب الخ پس نہ وہ آلہہ ان کی حفاظت کر سکتے ہیں) اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دے سکتا ہے (اور یہ لوگ
باوجود اتنے دلائل ساطعہ کے جو حق کو قبول نہیں کرتے تو یہ وجہ نہیں کہ دعویٰ یا دلیل میں کچھ خلل ہے) بلکہ (اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ) ہم
نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کا) خوب سامان دیا یہاں تک کہ ان پر (اسی حالت میں) ایک عرصہ دراز گذر گیا (کہ پشتہا پشت
سے عیش آرام کرتے آرہے ہیں بس کھا کھا کے غرّانے لگے اور آنکھیں پتھرا گئیں مطلب یہ کہ ان ہی میں خلل غفلت کا ہے لیکن باوجود
تنبیہات تشریعیہ و تکوینیہ کے اتنی غفلت بھی نہ ہونا چاہیئے چنانچہ ایک امر مبنیہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ کہ) کیا ان کو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم (انکی)
زمین کو (بذریعہ فتوحات اسلامیہ کے) ہر چہار طرف سے برابر گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ (یہ توقع رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور مومنین پر) غالب آویں گے (کیونکہ قرائن عادیہ اور دلائل تنزیلیہ متفق ہیں ان کے مغلوب اور اہل حق کے غالب ہوتے
جانے پر بشرطیکہ مسلمان اطاعت خداوندی سے منہ نہ موڑیں اور حمایت اسلام نہ چھوڑیں پس اس امر میں تامل کرنا بھی تنبیہ کے لئے کافی

ہے اگر اس پر بھی عناد و جہالت سے دقوع عذاب ہی کی فرمائش کریں تو) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تم کو ڈراتا ہوں (عذاب کا آنا میرے بس سے باہر ہے) اور (گو یہ طریقہ دعوت الی الحق کا اور یہ انذار کافی ہے مگر) یہ بہرے جس وقت (حق کی طرف بلائے جانے کے واسطے عذاب سے) ڈرائے جاتے ہیں سنتے ہی نہیں (اور طریق وضوح حق میں تامل ہی نہیں کرتے بلکہ وہی مرغی کی ایک ٹانگ عذاب ہی مانگے جاتے ہیں) اور (کیفیت عالی ہمتی کی یہ ہے کہ) اگر ان کو آپ کے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی ذرا لگ جاوے تو (ساری بہادری ختم ہو جاوے اور) یوں کہنے لگیں کہ ہائے ہماری کمبختی (کیسی ہمارے سامنے آئی) واقعی ہم خطاوار تھے (پس اس ہمت پر عذاب کی فرمائش ہے واقعی ان کی اس شرارت کا تو یہی مقتضا تھا کہ تباہی کا فیصلہ کر دیتے مگر ہم بعض حکمتوں سے دنیا میں سزائے موعود دینا نہیں چاہتے) بلکہ آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے (اور وہاں) قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے (اور سب کے اعمال کا وزن کریں گے) سو کسی پر اصلاً ظلم نہ ہوگا (اور ظلم نہ ہونے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ) اور اگر (کسی کا کوئی) عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) حاضر کر دیں گے (اور اس کا بھی وزن کریں گے) اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں (ہمارے اس وزن اور حساب کے بعد پھر کسی حساب کتاب کی ضرورت نہ رہے گی بلکہ اسی پر سب فیصلہ ہو جاوے گا پس وہاں ان لوگوں کی شرارتوں کی بھی سزائے مناسب کافی جاری کر دی جاوے گی) ربط شروع سورت سے یہاں تک توحید اور رسالت کا زیادہ اور اس کے ضمن میں اس کے تعلق سے مخالفین رسل کا آخرت میں عموماً معذب ہونا اور بعض کا دنیا میں بھی ہلاک ہونا مذکور تھا آگے بعض حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصص بیان فرماتے ہیں ان ہی مضامین کی تائید فرماتے ہیں، رسالت کی تائید تو ان کے رسول ہونے سے ظاہر ہے اور توحید کی تائید ان کے داعی الی التوحید ہونے سے اور تعذیب کی تائید ان کی بعض امم کی ہلاکت سے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو ایک فیصلہ کی اور روشنی کی اور متقیوں کے لئے نصیحت کی چیز عطا فرمائی تھی جو اپنے رب

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ ایک کثیر الفائدہ نصیحت ہے جس کو ہم نے نازل کیا سو کیا پھر بھی تم اس کے منکر ہو

تفسیر:- ولقد اٰتینا سے منکرون تک۔ اور ہم نے (آپ کے قبل) موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو ایک فیصلہ کی اور روشنی کی اور متقیوں کے لئے نصیحت کی چیز (یعنی توریت) عطا فرمائی تھی جو (معنی) اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور (عذاب ہی سے ڈرنے کے سبب) وہ لوگ قیامت سے (بھی) ڈرتے ہیں (کیونکہ قیامت میں اسی کا خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور سزا نہ ہونے لگے) اور (جیسے ان کو وہ کتاب ہم نے دی تھی اسی طرح) یہ (قرآن بھی) ایک کثیر الفائدہ نصیحت (کی کتاب) ہے جس کو ہم نے نازل کیا سو کیا (بعد اس کے کہ تنزیل کتب کا عادۃ اللہ ہونا معلوم ہو گیا اور خود اس کا منزل ہونا دلیل سے ثابت ہے) پھر بھی تم اس کے (منزل من اللہ ہونے کے) منکر ہو۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ

اور ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو ان کی خوش فہمی عطا فرمائی تھی اور ہم ان کو خوب جانتے تھے جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝

اور اپنی برادری سے فرمایا کہ یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

ابراہیم نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادے صریح غلطی میں ہو وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا تم کچھ بات ہمارے سامنے پیش

كتاب الصلوٰة

كتاب الصوم

كتاب الزكوٰة

كتاب الحج

كتاب النكاح

كتاب الطلاق

كتاب اللباس

كتاب الذبائح

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مُدیر مسئول سید [illegible]ی،



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ دو آنہ

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دہلی



سید فاطمہ کا لال

کربلا کے ... [illegible] ... کی برباد ی اور سرزمین نینوا کے جلتے ہوئے ریگستان میں فاطمی شہیدوں کی بے گور و کفن لاشوں کے تڑپنے کا خونچکاں مرقع

مظلوم کربلا [illegible] ... ایک ایک حرف ہماری عقیدت کے ... [illegible] ... دنیا نے ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے [illegible] ... کتاب کی شرط ہے۔

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم [illegible] ... اہل سنت کے لئے بھی۔

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد [illegible] ... میدان کربلا میں ... [illegible]

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

[illegible] ... کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے۔

فونو بلاک ... [illegible]

پہلی مجلس ... [illegible]

دوسری مجلس ... [illegible]

تیسری مجلس ... [illegible]

چوتھی مجلس ... [illegible]

پانچویں مجلس ... [illegible]

چھٹی مجلس ... [illegible]

ساتویں مجلس ... [illegible]

آٹھویں مجلس ... [illegible]

نویں مجلس ... [illegible]

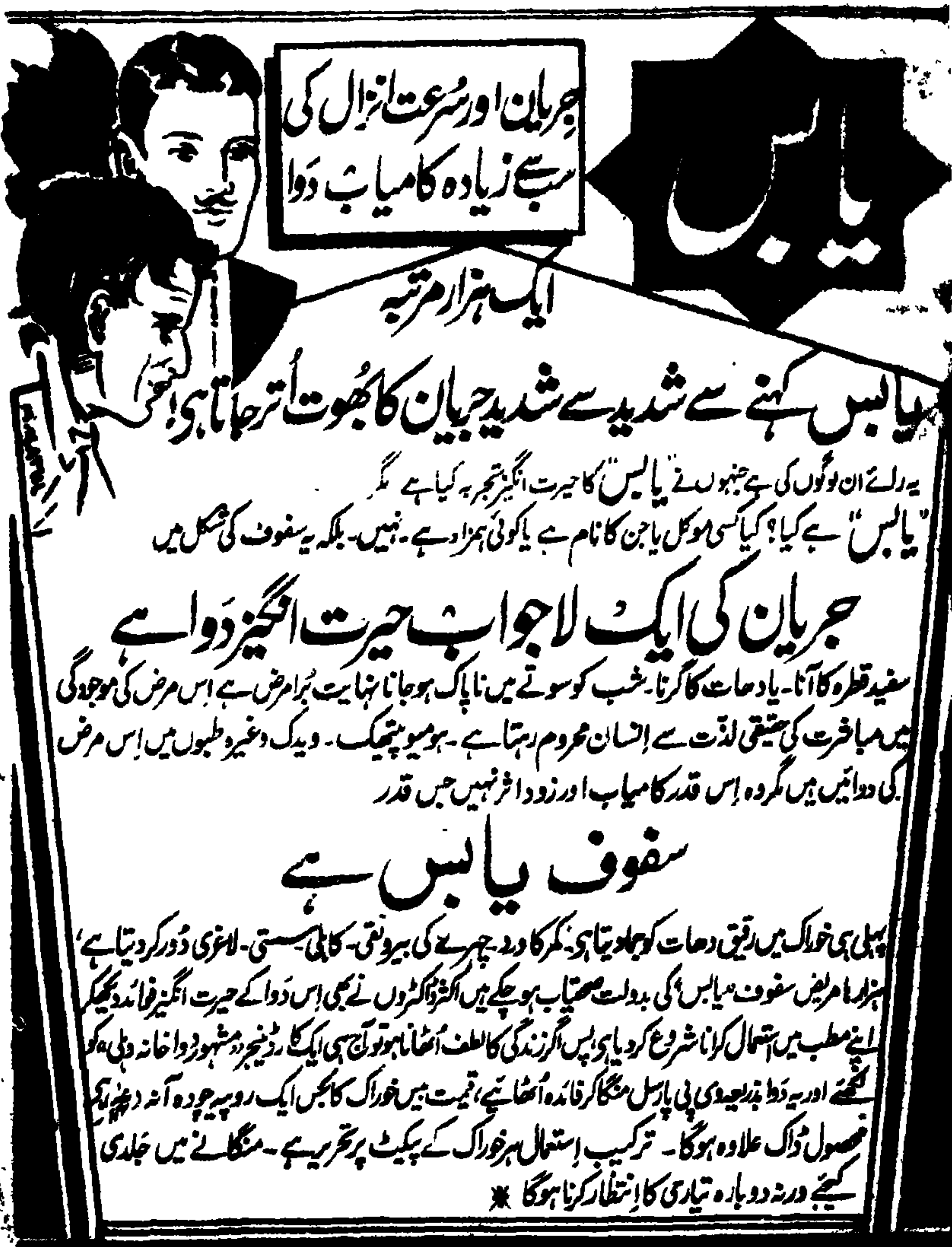
دسویں مجلس ... [illegible]

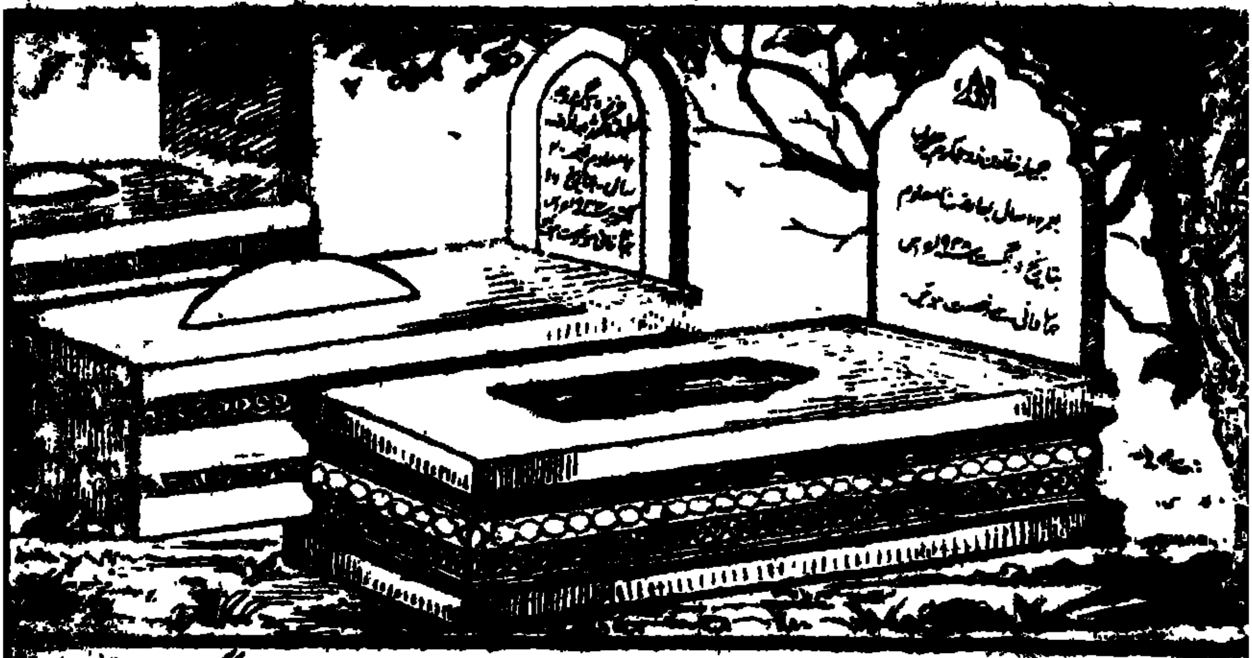
گیارہویں مجلس ... [illegible]

بارہویں مجلس ... [illegible]

فہرست مضامین ... [illegible]

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ پیشوا دہلی


جریان اور سرعت انزال کی
سب سے زیادہ کامیاب دوا
یابس
ایک ہزار مرتبہ
یابس کہنے سے شدید جریان کا بھوت اُتر جاتا ہے
یہ رائے ان لوگوں کی ہے جنہوں نے "یابس" کا حیرت انگیز تجربہ کیا ہے مگر
"یابس" ہے کیا؟ کیا کسی موکل یا جن کا نام ہے یا کوئی ہمزاد ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سفوف کی شکل میں
جریان کی ایک لاجواب حیرت انگیز دوا ہے
سفید قطرہ کا آنا۔ یا دھات کا گرنا۔ شب کو سوتے میں ناپاک ہوجانا نہایت بُرا مرض ہے اس مرض کی موجودگی میں مباشرت کی حقیقی لذت سے اِنسان محروم رہتا ہے۔ ہومیوپیتھک۔ ویدک وغیرہ طبوں میں اِس مرض کی دوائیں ہیں مگر وہ اِس قدر کامیاب اور زود اثر نہیں جس قدر
سفوف یابس ہے
پہلی ہی خوراک میں رقیق دھات کو جما دیتا ہے۔ کمر کا درد۔ چہرے کی بیرونقی۔ کاہلی۔ سستی۔ لاغری دُور کردیتا ہے، ہزارہا مریض سفوف "یابس" کی بدولت صحتیاب ہوچکے ہیں اکثر ڈاکٹروں نے بھی اِس دَوا کے حیرت انگیز فوائد دیکھکر اپنے مطب میں استعمال کرانا شروع کردیا ہے، پس اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو تو آج ہی ایک کارڈ منیجر "مشہور دواخانہ دہلی" کو لکھئے اور یہ دَوا بذریعہ وی پی پارسل منگاکر فائدہ اُٹھائیے، قیمت بیس خوراک کا بکس ایک روپیہ چودہ آنہ (دو روپیہ) محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر خوراک کے پیکٹ پر تحریر ہے۔ منگانے میں جلدی کیجئے ورنہ دوبارہ تیاری کا اِنتظار کرنا ہوگا



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جن کو سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنھوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا۔ اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو۔ ناف تلوں میں درد رہتا ہو، ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہیے۔ بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے مشہور دواخانے سے دوائی کیلئے منگا لینی چاہیے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے اور صرف بیس روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا حسب ارشاد حکیم احسان اللہ خاں طبیب خاص وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص علیہ ہے اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنہ۔ علاوہ آنہ محصول ڈاک۔

دوا منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے۔ **مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی**



دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں۔

کرایوں اور شرح باربرداری وغیرہ سے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی



تسخیر القلوب کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں، وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں گے، تو احباب کا مسخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کے عامل کے لیے معمولی بات ہے قیمت

معلم عربی ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھ سکے، اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں، عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا، اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے ہیں، معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلے سے بغیر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص نہ صرف سہولت سے ایک سبق روزانہ پڑھ کر تین ماہ میں قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت صرف ۸

محبت کے پیغام اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اور ایسے خطوط لکھا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے، تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیے، اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں متعدد حسین جمیل فوٹو بلاک ہیں قیمت ۸

پھوہڑ دلہن جس گھر میں آجائے اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے بیوی کی تربیت کے لیے دولہا رسالے منگائیں، بہنیں بیٹی ہیں ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب "گھر والی کی تربیت" پڑھائیں جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں، انداز بیان اتنا عجیب ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کا ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی قیمت ۸

تعلیم خانہ داری کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں، عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے، اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی عورتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقے سے نہیں چلا سکتیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک مہینہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف تم میں تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے ہاتھ سے پڑھوا دیجئے سفید چکنا کاغذ ضخامت صفحے قیمت

شریر لڑکی ماں باپ کے لیے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے، مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی طلسمی کتاب "پگلی کی داستان" ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کر کے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے، اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور تمیز داری، سلیقہ شعاری آ جاتی ہے اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کیے بغیر نہیں چھوڑیں گا سفید چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت صفحے قیمت

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

خوش نما قرآن مجید مترجم

ترجمہ با محاورہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر آپ ہی کے فوائد موضح القرآن صحت میں لاجواب، کتابت کی خوبی یہ ہے کہ زیر و زبر و غیرہ اپنے اپنے مقام پر ہیں جس سے پڑھنے میں غلطی نہیں ہوتی

شروع میں مقدمۃ القرآن اس میں فضائل قرآن، تلاوت قرآن، خواص القرآن، اسرار القرآن، قرآنی تعبیر، تعبیر نامہ خواب نامہ، فالنامہ قرآنی، ہر سورۃ کا نقش مع اعمال، پھر تمام قرآن مجید کا ایک تعویذ، قرآن مجید کے تمام حروفوں کا شمار یعنی کتنے حروف ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح عمری، آپ کی نبوت و ولادت، غزوات وغیرہ وغیرہ، پھر خوبی یہ ہے کہ ہر پارہ الگ الگ نقش اور منزل جدا جدا ہے، غرضکہ یہ قرآن ظاہری اعتبارات میں بے نظیر ہے۔ رعایتی ہدیہ کاغذ سفید حاشیہ دار مجلد پارچہ صرف عہ مجلد چرمی نقرئی کار جال دار، مگر یہی قرآن چکنے کاغذ پر مجلد چرمی ہے

مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللّٰهِ

اللہ کی اور مہربانی بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے تو اللہ ہی کے پاس

تُحْشَرُونَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ

اکٹھے ہو گے سو اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا ان کو اور اگر ہوتا تو سخت گو اور سخت قلب

موضح القرآن: یعنی نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلے پر نہیں [illegible] یہ سمجھ [illegible] آتا ہے عقیدہ کا

خوش نما قرآن مجید دو ترجمہ والا

بس یہی وہ قرآن شریف ہے جو چھپنے سے پہلے ہزاروں ہدیہ ہو گیا، اب چھپ کر آیا ہے... تو سبحان اللہ کیسی مقبولیت ہے۔

جو ایک منگا لیتا ہے پھر وہ دس منگاتا ہے، آج ہندوستان بھر میں اس سے بہتر قرآن شریف اس ہدیہ کا نہیں ہے اور ہو بھی کیونکر، اس قدر محنت کوئی نہیں کر سکتا جتنی اس کی طباعت میں ہوئی ہے، اگر ایک کاغذ بھی خراب ہوا تو ردی کیا گیا۔ نمونہ سے قرآن شریف بہت اعلیٰ ہے، کیونکہ نہ ویسی کتابت ہو سکی نہ ویسی چھپائی اور نہ ایسی حنا۔ کاغذ البتہ قریب قریب ویسا ہی ہے، اصل اندازہ تو پورے قرآن شریف کو ہی دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ ناپسند ہونے پر فوراً واپس کر دیجیے۔ سو تیرہ کا کاغذ مجلد للعہ خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ مجلد چرمی صہ

دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي

سوائے اس کے معبود اگر چاہے خدا میرے تئیں ایک نقصان نہ کفایت کرے مجھ سے

اور اپنے معبود قرار دیتے ہوں کہ اگر خدائے رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی سفارش میرے کام آوے

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

سفارش ان کی کچھ اور نہ چھڑا دیں مجھ کو تحقیق میں اس وقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں

اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں جا پڑوں

ف وہ ہر وقت آپ کو نصیحت کرتا تھا ایک موقع پر اپنے بادشاہ کے پاس یہاں وہ آدمی آئے تھے اور ان کے خلاف کچھ غلط بیان کرتے تھے اور آپ نے انکو تبلیغ کی تو انہوں نے کہا کان دھرنا نے کہا انکو بلاؤ تو یہی دیکھیں کہاں تک سچے ہیں۔

متوسط دو ترجمہ والا قرآن

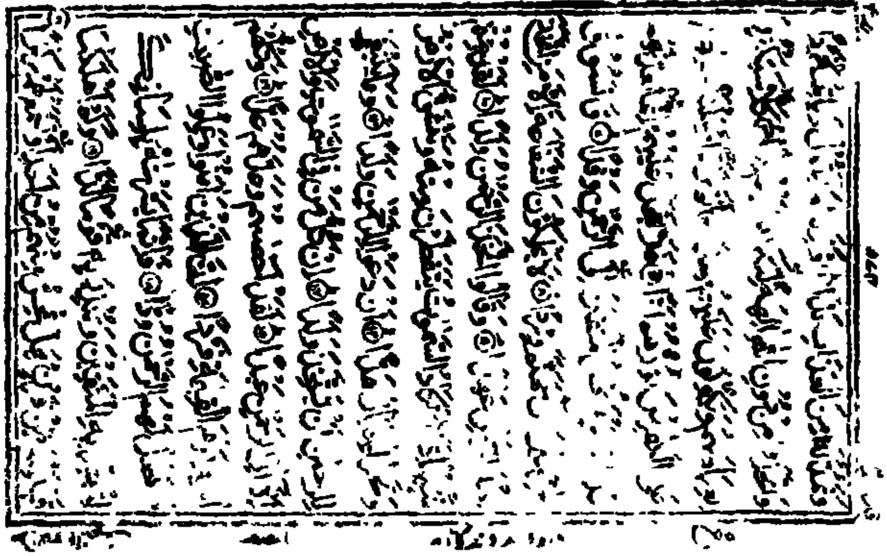
جس کا پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا اور دوسرا بامحاورہ ترجمہ علامہ شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ سولہ ابواب کا ایک طویل اور مدلل دیباچہ ہے، جس کی ضخامت اسی صفحے ہے، اس دیباچہ میں قرآن شریف کے متعلق تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں، بے حد اچھی لکھائی ہے، صحت کا بھی اعلیٰ انتظام ہے، پورے قرآن شریف کی ضخامت تقریباً ایک ہزار صفحہ ہے، کاغذ دو قسم کا ہے سفید اور چکنا۔ رف پارچہ مجلد کا ہدیہ تین روپے، چکنا مجلد چرمی کامل کا ہدیہ پانچ روپے۔ محصولڈاک ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

۱۲ ارے آنے میں فوٹو بلاک پرنٹ بے مثال کارڈ سائز حمائل مجلد

حیرت سے پڑھیے اور داد دیجئے ایک پارہ نہیں تیسوں پارے مجلد سنہری ۱۲ ارمیں

پیشوا کا کارنامہ۔ کیسے انمول جواہرات پیش ہوتے ہیں۔ اس حمائل کو اصلی صورت میں دیکھیں تو آپ بھی حیرت میں رہ جائیں۔ ایسی درخشندہ طباعت کاغذ سفید شفاف عمدہ۔ مجلد سنہری ہدیہ صرف ۱۲ آنے محصول ڈاک



دیکھا جناب عالی پورے تیسوں پارے کامل مجلد پیدا کرلی تیرہ سو برس ہوگئے ملتا ہے جو کام آج تک بڑے بڑے مالدار لوگ کے جیسے عیسائی صرف کرتے ہیں وہ آپ کے خادم پیشوا نے کر دکھایا۔ قرآن پاک کی اشاعت کا کام تو ہم سب کا فرض ہے جس میں ۱۲ ہدیہ کم رکھا ہے آپ بھی اشاعت فرمائیے۔

۱۲ ر لطف یہ ہے کہ اکثر بھائیوں کو یقین ہی نہیں آتا وہ پوچھتے ہیں کہ ۱۲ ارمیں پارہ ہدیہ ہے یا پورے قرآن شریف کا

دو ترجمہ والا بڑا معجزنما قرآن مجید مترجم معہ پوری تفسیر

معجزنما متوسط اور معجزنما حمائل شریف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ چھوٹے اور درمیانہ سائز کے قرآن مجید تو چھپ گئے لیکن موٹے حروف کا بڑی تقطیع کا بھی ضرور چھپنا چاہیئے۔ اس قسم کے اصرار کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر بڑی تقطیع کا قرآن شریف بھی چھپا اور اس قدر پسند ہوا کہ چھپتے ہی دھڑا دھڑ آرڈر آنے لگے۔ ہر قرآن مجید کے خط سے زیادہ خوشخط دو ترجمہ۔ تقطیع موزوں یعنی متوسط سے بڑی۔ اس میں یہ خاص صفت رکھی گئی ہے کہ حروف علیحدہ علیحدہ ہیں جس کو بچے، عورتیں اور بوڑھے بھی آسانی سے پڑھ لیں۔ حاشیہ پر تفسیر کتب احادیث سے اختصار کر کے تفسیر چھاپی گئی ہے۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے۔ ترجمہ بھی اسی طرح اول ترجمہ حضرت مولینا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا لفظی ہے دوسرا ترجمہ مولینا اشرف علی صاحب کا عام فہم سلیس۔ ۹۱۰ صفحے ہیں۔ اس کی تقطیع ۱۳ انچ لمبی اور ۸ انچ چوڑی ہے۔ لکھائی ہندوستان کے بہترین کاتبوں کی ہے صحت کا یہ عالم ہے کہ ایک ایک لفظ کی ذمہ داری ہے۔

ھدیہ مجلد چرمی ۔۔۔ قسم اعلیٰ ۔۔۔ قرآن مجید کے پورے صفحہ کی چوڑائی اس صفحہ سے بہت بڑی ہے اس لئے آدھی سطر کا نمونہ لکھا ہے۔

ف یعنی یہ چیزیں ملا ہر دین میں لکھی گئیں ۱۲ موضح القرآن ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم ساری خلقت سے بہتر آدمی تم کو بتلاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیے۔ فرمایا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ جہاد کیلئے پکڑی جس دم کوئی کھٹکا سنا اس پر سوار ہو بیٹھا۔ پھر فرمایا	يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ دیں زکوٰۃ کو اور یہ ہے دین لوگوں قائم رہنے والوں کا زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ف تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اہل کتاب سے بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ضعیف العمر اور کمزور نگاہ والوں کے لئے بہت جلی چوب قلم

آسان دید قرآن شریف مترجم مفسر

مترجمہ تحت اللفظ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی

حمائل تفسیر موضح القرآن چھپائی خوب سیاہ چمکدار کاغذ سپید ولایتی موٹا بہت موٹا وزن پانچ سیر کے قریب خانشدہ جلد ریشمی۔ بڑے بڑے کام کرنیوالے حیران ہیں کہ کسی حساب سے بھی آپ دیکھ لیجئے یہ قلم اتنی ضخامت کا قرآن شریف بائیس روپیہ میں بھی عجیب سکتا ہے عمدہ کتابت ہے اعراب برجا اور حروف کس قدر ہیں۔ قلم کا نمونہ سامنے موجود ہے۔ ترجمہ نمونہ سے بھی زیادہ جلی ہے اور ٹھیک عربی کے نیچے جس سے عربی الفاظ کے معنی ٹھیک طور سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف چونکہ بہت موٹے حروف کا ہے اس لئے جن کو بھی جو ایک نمبر کی عینک لگاتے ہیں، چار گز کے فاصلے سے پڑھ لیتے ہیں۔ اور ترچھی نگاہ والے تو ادھر بھی دور سے دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں اور ضعیف العمر بزرگ بھلی روشنی اور چاندنی میں بے تکان تلاوت کر لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس قرآن شریف کا نام آسان دید قرآن شریف ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے اور جس قدر قرآن بڑا ہے، اسی نسبت سے یہ مقدمہ بہت اہم معلومات سے پر ہے۔ ہدیہ مجلد خانشدہ صرف محصولڈاک عہ ریل کے ذریعہ منگائیں تو ہدیہ سے عہ زائد کا منی آرڈر بھیجیں۔ ریل کا پارسل پیشگی قیمت آنے پر بھیجا جائے گا۔

ہدایت نما متوسط قرآن مجید مترجم دو ترجمہ مع کامل تفسیر

اس قرآن شریف کا ترجمہ اول حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام علماء کے مسلمانوں میں بہت مقبول ہے۔ ترجمہ دوم حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو تقریباً تحت اللفظ ہونے کے باوجود بامحاورہ اور بہت سلیس ہے۔ خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثلاً [illegible] [illegible] [illegible] در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب، کشاف، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، لباب النقول فی اسباب النزول از جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصے و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے۔ نیز اس کے نسخہ میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں حصہ اول میں حضرت آدم سے لیکر پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات ہیں، اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم کی پیدائش سے لیکر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل ہے جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دیں حصہ دوم میں فضائل قرآن و ملائکہ حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے مخفی اعمال ہیں۔ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست حصہ پنجم میں قواعد قراءۃ قرآن۔ قیمت کاغذ سفید بہت ولایتی خانشدہ مجلد چار روپے کاغذ گلیز اول نمبر چکنا عمدہ پالش خانشدہ مجلد چرمی للعہ

وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

اور نہ نفع — اور اللہ وہی ہے — سننے والا — جاننے والا — کہہ اے اہل کتاب

اور نہ نفع پہنچانے کا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں۔ آپ فرمایئے کہ اے اہل کتاب

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ

مت زیادتی کرو اپنے دین میں سوائے حق کے اور مت پیروی کرو خواہشوں کی اس قوم کی

تم اپنے دین میں ناحق کا غلو مت کرو اور ان لوگوں کے خیالات پر مت چلو

ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا

اے رب ہمارے مت گرفت کر ہماری اگر ہم بھول جائیں یا خطا ہو جائے ہم سے

حاشیہ اس جگہ سے بڑا ہے اور اس پر تفسیر موضح القرآن ہے گنجائش کم ہونے کی وجہ سے نہیں لکھی گئی۔ انچوں کے حساب سے ۱۵ انچ طول اور گیارہ انچ عرض ہے

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

قرآن شریف منگانے اور مدارس میں تقسیم کرنے میں صرف ناظرین پیشوا کیلئے بڑی آسانی

ہوگئی اب آپ اس ہدیہ پر مترجم قرآن لے سکتے جو بڑے بڑے تاجروں کی لاگت

سے بھی کم ہو، لیکن یہ رعایت صرف ناظرین پیشوا کیلئے ہے اور یہ ان کے احسان کا ادنیٰ کرشمہ ہے جو کہ پیشوا کی ہر اپیل کو گوش شنوا سے سنتے اور پیشوا کی بروقت امداد فرماتے ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی امداد اور میری محنت سے اب دوسرا قرآن شریف مترجم مفسر تیار ہوگیا ہے اور اس مرتبہ میں نے بشکرانہ تفضل ایزدی اور بامتنان و معاونین پیشوا یہ تہیہ کرلیا ہے کہ اگر حالات اجازت دیتے رہیں تو یہ قرآن شریف بالکل اس ہدیہ پر ناظرین پیشوا کو دے دوں جو خالص اخراجات ہے حتی کہ اشتہار اور اسٹاف کا بھی کوئی خرچ آپ سے نہ لوں، مگر یہ سب کچھ پیشوا کے خریداروں کے ساتھ ہوگا جس کیلئے انکے نمبر خریداری کا حوالہ ضروری ہے۔ یہ خوبیوں کیلئے

آسان ترجمہ والا قرآن مجید

ہے ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے حاشیہ پر ان کی ہی تفسیر موضح القرآن ہے، بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں، پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کیگئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت و ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتلائے گئے ہیں، چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے، پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ لکھے گئے ہیں، ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے قلم جلی ہے، صحت کا بڑا خیال رکھا گیا ہے، سفید ناروے کا کاغذ ہے۔ ہدیہ مجلد نقرئی [illegible] مجلد نقرئی [illegible]

الۗمّۗ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا	تفسیر موضح القرآن مع کامل
کیا یہ سمجھے ہیں لوگ کہ چھوٹ جاویں گے اتنا کہہ کر ہم یقین لائے اور ان کو جانچ	
يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ	۲ پہلی دو آیتیں کہیں ایمان والوں کو جو گرفتار تھے کافروں کی ایذا میں اور یہ
نہ لیں گے اور ہم نے جانچا ہے ان کو جو ان سے پہلے تھے سو البتہ معلوم کرے گا اللہ جو لوگ	
صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ	آیت جو کافروں کو ستاتے تھے مسلمانوں کو
سچے ہیں اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹے کیا یہ سمجھتے ہیں جو لوگ کرتے ہیں برائیاں	
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ	۳ یعنی ایمان کی برکت سے
کہ ہم سے آگے نکل جاویں بری بات چکاتے ہیں جو کوئی توقع رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کی سو اللہ کا وعدہ	
لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ	نیکیاں ملیں گی
آتا ہے اور وہ سنتا جانتا ہے اور جو کوئی محنت اٹھاتا ہے سو اٹھاتا ہے اپنے ہی واسطے اللہ	اور برائیاں
اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ	سعات ہونگی
کو پروا نہیں جہان والوں کی اور جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام ہم اتار دیں گے	

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم مفسر

پر محترم علمائے ہند، مشائخ عظام ایڈیٹران کرام کی رائیں

(۱) حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی رائے

مترجم نے حضرت عربی تفسیر کے ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ خود بھی مفید فوائد کا اضافہ کیا ہے۔ ان کے ترجمہ کا طرز اور اضافہ فوائد کی نوعیت محل اعتراض نہیں ہے۔ میں کلام الٰہی کے حواشی اور دیباچہ کو پسند کرتا ہوں۔

(۲) مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی رائے

میں نے اول سے آخر تک سرسری نظر سے اعجاز نما قرآن دیکھا۔ سرورق بہت خوبصورت ہے جس میں مذہبی تصور اور تخیل کی اعلیٰ شان پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے۔ اور حضرۃ علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر بیان الفرقان کا مکمل اردو ترجمہ حاشیہ پر ہے۔ ایک سو ستر صفحات پر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کا مقدمہ اردو زبان میں ہے جو اردو زبان میں قرآن مجید کی نسبت ایک لاجواب چیز ہے کیونکہ اس مقدمہ میں نہایت اہم عنوانات کے ماتحت قرآن مجید کے حقائق و معارف کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی تمام سورتوں کے مسائل و احکام کو الگ الگ بہت معقول اور عام فہم طریقہ اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے تو ایک نئی اور مفید چیز ہے اور جس سے کم علم عورتوں اور مردوں اور بچوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے، اگر وہ اس پر توجہ کریں۔ قرآن مجید کے مضامین کی فہرست بھی بہت اچھی ہے۔ ان معاملات میں اور لوگوں نے بھی کوشش کی ہے لیکن آغا صاحب کا طرز بیان بہت زیادہ عام فہم اور مفید ہے کیونکہ اس سے قرآن مجید کی ان آیات کا نکالنا آسان ہو جاتا ہے کہ جو کسی خاص مضمون کیلئے درکار ہوں۔

حضرت علامہ فرید وجدی مصر کے مشہور عالم ہیں اور ان کی تفسیر بیان الفرقان فہم قرآن کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر آغا رفیق صاحب کا مقدمہ مجھ کو قرآن مجید کے حقائق و مسائل کے بیان اور عام فہم طرز بیان کے اعتبار سے علامہ فرید وجدی کی تفسیر سے زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں پہلی مرتبہ اعجاز نما قرآن مجید میں شائع ہوئی ہیں۔

(۳) حضرت علامہ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین کی رائے

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب کے مشہور و مقبول ترجمہ کے ساتھ حضرت علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر کا ترجمہ اور ہر ڈیڑھ سو سے زاید صفحات کا مبسوط مقدمہ قرآن حکیم اور کامل تفسیر ایسے علمی بنا پایا ہے کہ ان کے مقابلہ میں یہ مقدمہ بالکل بے وزن معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حضرت علامہ حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی رائے

ترجمہ کے لئے حضرت علامہ تھانوی صاحب کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے اور تفسیر کے لئے حضرت علامہ فرید وجدی کی شہرت کفیل اور اس کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کیلئے ادیب شہیر آغا رفیق صاحب کا نام نامی ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

میں نے جستہ جستہ اس تفسیر کو پڑھا۔ ترجمہ مستند و قابل اعتبار ہے۔ مید صاحب نے اشاعت کے سلسلہ میں قرآن مجید ہر غریب و امیر مسلمان تک پہنچانے کے لئے ارزانی کا کافی لحاظ رکھا ہے۔

میں ایسے مسلمانوں سے خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اعجاز قرآن مجید کو اپنے مطالعہ میں رکھیں جو ایک طرف قرآن عزیز کے ساتھ ترجمہ اور بہر دو کی تفسیر چاہتے ہوں اور دوسری جانب زیادہ ہدیہ ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(۵) حضرۃ علامہ سعید احمد صاحب فاضل دیوبند ایم اے کی رائے

قرآن مجید کے متن میں صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور اس پر طرفہ یہ کہ بین السطور میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا ترجمہ ہے۔ جو اپنے مستند اور درست ہونے میں کسی دلیل کا محتاج نہیں، حاشیہ پر دور حاضرہ کے مشہور مصری عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کو اردو میں ترجمہ کر کے چھاپا گیا ہے۔ ترجمہ کی درستی سلاست اور روانی کے لئے جناب محترم مولانا آغا رفیق صاحب کا نام نامی کافی ضمانت ہے یہ دونوں تفسیریں بذات خود نہایت مفید اور قرآنی مطالب و احکام کو آسان طریقہ سے سمجھانے میں مدد دینے والی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مترجم نے شروع میں ڈیڑھ سو صفحہ کا مبسوط اور نہایت ہی کے لئے لاجواب مقدمہ لکھ کر اس اعجاز نما قرآن مجید کے ایڈیشن کی افادی حیثیت کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اس مقدمہ میں ان تمام اصولی باتوں کا ذکر آ گیا ہے جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جن کو پڑھ کر ایک مسلمان مسائل و اصول دین سے خاصی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ مولانا آغا رفیق صاحب کا یہ کمال بہت زیادہ مستحق ستائش ہے کہ وہ دین کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ کو بہت آسان طریقہ سے سمجھا دیتے ہیں۔

(۶) ایڈیٹر صاحب اخبار الامان دہلی کی رائے

اس اعجاز نما قرآن مجید کا اردو ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ اور اندر وانداز قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے۔ حاشیہ پر علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان عام فہم حق کی پوری تفسیر درج کی گئی ہے۔ جسے علامہ موصوف نے ناکارہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت سے لکھا۔ یہ تفسیر عربی میں تھی اور اس کا اردو ترجمہ بمعرفت زندگیر حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرا دیا گیا ہے۔ اکابر علماء اس ترجمہ کو پسند فرما چکے ہیں اعجاز نما قرآن مجید کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مقدمہ میں علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ مہیا کیا ہے جو کسی مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا اور یہ مقدمہ صد ہا کتب متعلقہ توضیح کی موشگافی تحقیقات عمدہ ونکر کا نتیجہ ہے

(۷) ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ متن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا محققانہ اور مستند ترجمہ اور حاشیہ پر نہایت مفید تفسیر درج کی گئی ہے جس میں علامہ فرید وجدی مصری کی قرآنی تحقیقات بھی شامل ہے۔ ابتدا میں حضرت مولانا آغا رفیق صاحب کا ایک طویل اور مفید مقدمہ بھی درج ہے جو قرآن اور مذہب اسلام کے متعلق بہترین معلومات کا حامل ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب اخبار حمایت الاسلام لاہور کی رائے

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسے بزرگ محترم عالم دین اس کے مترجم ہیں، ان کے ترجمہ کی خوبی کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کا اردو ترجمہ دیا ہے۔ یہ تفسیر حضرت علامہ نے موجودہ دور کے مسلمانوں کی ضروریات اور فہم و ادراک کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے، اور عالم اسلام میں اس کو بہت پسند کیا گیا ہے۔

یہ تفسیر گو پہلی تفسیروں کی طرح غیر ضروری تفصیلات کی حامل نہیں ہے لیکن قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان تمام پر حاوی ہے اعجاز نما قرآن مجید میں ایک اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے شروع میں مقدمۃ القرآن کے ماتحت ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ قرآن حکیم سے متعلق تمام وہ معلومات درج کر دی گئی ہیں جن کا ایک مسلمان کے لئے جاننا نہایت ضروری ہے۔

ان تمام معلومات کا اضافہ اعجاز نما قرآن حکیم ہے اور اس طرح قرآن کو اچھی طرح سمجھانے کیلئے ناشر نے ہر امکانی کوشش کی ہے۔

(۹) ایڈیٹر صاحب رسالہ سب رس حیدرآباد دکن کی رائے

اس قرآن مجید کے مقدمہ میں خدا کے وجود کے دلائل، مذہب اسلام کی حقیقت، نبوت کی تشریح، وحی کی تعریف اور اس کے اقسام وغیرہ قرآن مجید کی خصوصیات، قرآن کے اعمال و وظائف، قصص امثال تاریخ اور فضائل وغیرہ کو مختصر مگر دلنشین پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے۔ مقدمہ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست درج ہے۔ ترجمہ سلیس اور واضح ہے۔ حاشیہ پر مصر کے مشہور عالم حضرت علامہ فرید وجدی کی تفسیر بیان الفرقان کامل کا ترجمہ آغا رفیق صاحب نے پیش کیا ہے۔ [illegible] ساری خوبیوں کے اس قرآن مجید کا ہدیہ بہت ہی کم ہے

(۱۰) ایڈیٹر صاحب اخبار دین دنیا دہلی کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید ہماری رائے میں اپنی نوعیت کا اور [illegible] میں پہلا قرآن مجید ہے جسے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے نہایت مکمل کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کلام مجید میں وہ خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں جو آج تک کسی قیمتی سے قیمتی قرآن مجید میں نہیں پائی گئیں نیز ایک ایسی چیز اس کلام مجید میں موجود ہے جو کسی کلام مجید میں نہیں پائی گئی یعنی کلام اللہ کے مضامین کی مکمل فہرست اور قرآن پاک پر ایک مکمل مقدمہ جس کے مطالعہ کے بعد انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کیا ہے اور اس کا کیا اعجاز ہے یہ ایسی خصوصیات ہیں جو غالباً آج تک کسی کلام اللہ میں نہیں پائی گئیں اور اس کے ساتھ ہی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید ضرورت سے زیادہ لمبا چوڑا بھی نہیں ہے، بلکہ نہایت موزوں تقطیع پر ہے۔ یعنی لمبائی ۱۱ انچ ہے اور چوڑائی ۷ انچ۔

(۱۱) ایڈیٹر صاحب اخبار زمزم لاہور کی رائے

اعجاز نما قرآن مجید کا یہ ایڈیشن جس کا متن اپیج، ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا اور حاشیہ پر علامہ فرید وجدی مصری کی تفسیر قرآن کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا آغا رفیق نے اردو میں منتقل کیا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر دونوں استناد کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور اس قرآن مجید کا مطالعہ قرآنی بصیرت کا موجب ہو سکتا ہے، ترجمہ اور حاشیہ کے علاوہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ پسند آئی وہ ایک مبسوط مقدمہ قرآن ہے۔

جس اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر کی تعریف مسلمانوں کے بڑے بڑے جید علماء، رہنما صوفیائے کرام اور ایڈیٹران عظام نے متفقہ طور سے کی ہے، اور مسلمانوں سے اس کو خریداری کی اپیل کی ہے، اور قرآن سمجھنے کے لئے سب سے بہتر تفسیر بیان الفرقان کامل (جو اعجاز نما قرآن کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے) اور علوم قرآن اور اس کی تاریخ لکھنے کے لئے سب سے بہتر دیباچہ کو قرار دیا ہے۔ اس اعجاز نما قرآن کے دو ایڈیشن ہیں ایک رف اور ایک چکنا۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت تقریباً ...۷ صفحے۔

رف ایڈیشن حنا شدہ ہدیہ بلا جلد [illegible] مجلد [illegible] مجلد چرمی کامل [illegible]

ر- اعلیٰ ایڈیشن چکنا سفید عمدہ کاغذ ہدیہ بلا جلد حنا شدہ [illegible] مجلد [illegible] مجلد چرمی اعلیٰ [illegible] محصول ڈاک [illegible] اگرچہ کاغذ کی قیمت چہار گنی ہو گئی ہے، اس لئے جلد ہی طلب کر لیجئے ورنہ اس ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد اس بے نظیر کلام اللہ کے لئے جنگ کے خاتمہ کا انتظار کرنا ہو گا خدا شاہد ہے کہ ان داموں میں تو اب سادہ کاغذ بھی نہ مل سکے گا۔ کہاں سب سے بڑی تفسیر، سب سے بڑا دیباچہ، سب سے بڑی فہرست مضامین قرآن اور سب سے بہتر ترجمہ کا اکا ستا اور عمدہ قرآن آج ہی طلب فرمالیں، ورنہ ممکن ہے کہ فرمائشوں کی کثرت سے آپ دین اور دنیا کی اس سب سے بڑی سعادت سے محروم رہ جائیں۔

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی، اخلاقی، اصلاحی
ادبی رسالہ

مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشوا دہلی

جو ہر قمری مہینہ کی ۱ تاریخ کو ۱۹ سال سے تبلیغ
و اشاعت کے لئے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ

اعلیٰ ایڈیشن	دو روپے
ارزاں ایڈیشن	ایک روپیہ

ممالک غیر سے
جس میں ہر جا محصول شامل ہے

اعلیٰ ایڈیشن	۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن	۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۹

شذرات

(از عزیز حسن)

گذشتہ مہینہ

رجب، شعبان اور رمضان کے مہینے ایسے ہوتے تھے کہ اس میں کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ ؐ اور دینی کتب کی خریداری زیادہ تعداد میں ہوتی تھی، اور سال بھر میں جو قرضہ پیشوا کو نقصان کی وجہ سے ہوتا تھا۔ اس میں سے کچھ ادا ہو جاتا تھا۔ مگر اس سال حالت یہ ہے کہ کساد بازاری انتہائی شباب پر ہے، گرانی کاغذ، کثرت بارش اور جنگ نے ادھ موا کر رکھا ہے، اس پر مرے کو ماریں شاہ مدار والی ضرب المثل ہے۔ کانگریس کے نام پر طوائف الملوکی، بدامنی کا راج ہے، اور اس کا سب سے بُرا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ رجب اور شعبان خرید کتب کے اعتبار سے صاف نکل گئے اور رمضان میں بھی فروخت کتب کی توقعات سراب سے زیادہ نہیں۔

جب حکومتوں کے بجٹ دیوالیہ ہو جائیں، تو پیشوا غریب کا ذکر ہی فضول ہے۔ تاہم اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس ہوش ربا گرانی میں پیشوا اپنی وضعداری کو قائم رکھتے ہوئے پابندی سے نکل رہا ہے۔ ایسی صورت میں اگر ہر مہینہ ایک ایک دو دو نئے خریدار فراہم کر دیئے جائیں، تو حالت نسبتاً بہتر ہو سکتی ہے، پھر اگر ۲۵ ہزار روپے کے کتب خانہ میں سے کتابیں ضرورت اور حالات کے مطابق طلب کی جائیں، تو کچھ نہ کچھ سہارا مل ہی جائے گا۔ اور اس طرح میرا ہاتھ بٹانے میں آپ ٹوٹے میں بھی نہیں رہیں گے، کیونکہ میں نے ابھی تک کتابوں کی قیمت نہیں بڑھائی ہے۔ لیکن رمضان ختم ہونے کے بعد مجبوراً دوسرے کتب فروشوں کی تقلید کرنی پڑے گی۔

بہر حال صرف دو ہی درخواستیں ہیں، ایک نئے خریدار فراہم کیجئے، دوسرے خرید کتب کا مستحق صرف پیشوا کے دفتر کو سمجھئے کہ اس کی زندگی کا سہارا نئے خریدار اور فروخت کتب ہیں۔

گوالیار میں کیا ہو رہا ہے؟

گوالیار کے باہر تو ہندو مسلمانوں کے تعلقات خراب کرنے کے لئے گوالیار پر موجودہ بازی ریاستوں کی قیادت عظمیٰ کے شوق میں کرنے کے لئے دست تل پر غور ہو رہا ہے۔ اور گوالیار کے ایک درجن مسلمانوں کے لیڈر نام نہاد مسلم اسٹیٹس لیگ کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ گوالیار میں جھتے جانے ہی آگ لگ جائے گی۔ لیکن صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ گوالیار کے ہندو مسلمانوں، راجہ اور پرجا کے تعلقات بے حد خوشگوار ہیں۔ خصوصاً مسلمانوں نے جلسے کر کے مسلم اسٹیٹس لیگ کے "قائدملت" کو اطلاع دیدی ہے کہ گوالیار میں "ناخواندہ مہمانوں" کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور چونکہ ان کو اپنے والیٔ ریاست سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اس لئے بیرون گوالیار کے مسلمانوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ چند ناکام ملازمت پیشہ کے بہکاتے میں آکر جتھے بازی کا شوق پورا کرنے کے لئے گوالیار کے مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کریں۔

مثل مشہور ہے کہ "ماں سے زیادہ چاہے، پھاپا کٹنی کہلائے"۔ یہی حالت اسٹیٹس مسلم لیگ کی ہے۔ گوالیار میں ۷ فیصدی مسلمانوں کو

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے کمال بندریسی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا دہلی سے شائع کیا)

۲۵ اور ۳۰ فیصدی تک ۔ ۔ ۔ ۔ حاصل ہے، مسلمان، نفرادر اور دوسرے اہل خدمت کے وظائف اور منصب ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ مقرر ہیں۔ مسلمان طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں، ان کی تعلیم کیلئے سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ محرم اور عید میلاد کے مراسم پر اسٹیٹ کے خزانہ سے خرچ کیا جاتا ہے کہ کسی مسلمان ریاست میں اس کی نظیر نہیں ملتی، مسلمان رعایا کو اپنے ہندو راجہ سے کوئی شکایت نہیں، لیکن حیدرآباد کے نواب بہادر یار جنگ کو یہ سب ظلم نظر آتا۔

اگر موجودہ ترقی کے زمانہ میں کوئی دوربین ایسی ایجاد ہوئی ہوتی تو نواب صاحب اس کی مدد سے گوالیار کے رہنے والے مسلمانوں کی صحیح حالت کو دیکھ سکتے، تو ہم باربرداری کی مشکلات کے باوجود ان کی خدمت میں یہ دوربین پیش کرنے کی کوشش کرتے۔

گوالیار اور حیدرآباد کے تعلقات بے حد خوشگوار ہیں لیکن اسٹیٹ مسلم لیگ کے نام پر جو چھوٹے بازی زیر تجویز ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حیدرآباد کے خلاف گوالیار سازش اور شورش کا مرکزی مقام بن جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ دونوں ریاستوں کے تعلقات اسٹیٹ مسلم لیگ کی بیان بازی اور رزولیشن بازی سے خراب ہو جائیں، جس کی ذمہ داری مسٹر منتظر عالم اور نواب بہادر یار جنگ پر ہوگی۔ پس یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے کہ سات فیصدی مسلمانوں کو گوالیار میں مشکلات میں مبتلا کیا جائے۔ اور گوالیار اور حیدرآباد کے تعلقات خراب کرا کر حیدرآباد میں دوبارہ جتھہ بازی اور شورش کے لئے آریہ سماج کو دعوت دی جائے۔

اگر گوالیار کے مسلمانوں کو کچھ شکایات ہیں، تو ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ اکبر اعظم کی پالیسی کے علمبردار ہز ہائی نس مہاراجہ ہر وقت ان کی شکایات سننے کے لئے بصد شوق منتظر ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے والد آنجہانی مہاراجہ کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اگر کوئی صحیح شکایت ہوئی تو اس کا ازالہ کردیں گے۔

کانگریس کے اجلاس کے بعد

۶ اگست کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع ہو کر ۸ اگست کو ختم ہوا۔ اور مہاتما گاندھی کو تمام اختیارات سونپ دیئے گئے۔ مہاتما گاندھی نے اعلان کیا کہ وہ آج رات وائسرائے کو ملاقات کے لئے خط لکھیں گے، لیکن سورج طلوع ہونے سے پہلے ورکنگ کمیٹی کے ممبران، مہاتما جی اور دوسرے صوبوں کے معتدر لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ یہ پہلی بے تدبیری تھی، جو ڈکٹیٹر شاہی سے ظہور میں آئی۔ اس کے بعد دوسری بے تدبیری وزیر ہند کا وہ بیان تھا، جس میں کانگریس کے پروگرام کو پیش ہونے سے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ کانگریس کا پروگرام یہ ہے۔ اور تیسری بے تدبیری یہ تھی کہ گرفتاریوں کے نتائج کا اندازہ اور انتظام کئے بغیر ملک کو لیڈروں کے مشورہ سے قطعاً محروم کر دیا گیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں طوائف الملوکی اور انارکی کا دور دورہ ہوا۔ تار اور فون کا سلسلہ منقطع کیا گیا۔ ڈاک خانہ اور اسٹیشن اور دوسری عمارات کو آگ لگائی گئی۔ ریل کے سلسلہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی، سرکاری ملازموں پر قاتلانہ حملے ہوئے، مسلسل جبراً ہڑتالیں کرائی گئیں، اور وہ سب کچھ ہوا جس سے کانگریس کو دور کی بھی نسبت نہیں، جس سے کانگریسی لیڈروں نے منع کیا تھا۔ اور جس سے مہاتما جی کو اپنی پوری زندگی نفرت رہی۔ اور جو اگر کچھ تھا تو صرف قابل نفرت گنڈہ راج۔

حقیقت یہ ہے کہ آزادی کی مسلح بغاوت اور مسلسل ایجی ٹیشن ہی سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ ملک مسلح بغاوت کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور مہاتما گاندھی کو عقیدتاً تشدد سے نفرت ہے۔ اور ان کے اتباع نے کانگریس کے ان لیڈروں کو جو عدم تشدد کے قائل نہ تھے، عدم تشدد کو بطور پالیسی اختیار کر رکھا ہے، اور جب تک مہاتما گاندھی زندہ ہیں۔ مسلح بغاوت یا تشدد کا کانگریس کے کسی ممبر کو یا کارکن کو خیال بھی نہیں آ سکتا، ورنہ ملک مہاتما جی کی رہنمائی سے محروم ہو جائے۔ لہذا اس غنڈہ گردی کو جو کانگریس ممبران کی گرفتاری کے بعد ملک میں ہوئی ہے، کانگریسی پروگرام یا کانگریسی تحریک کہنا سب سے بڑا اور ناقابل معافی جرم ہے۔ اور مہاتما گاندھی اور کانگریسی لیڈران کی سب سے بڑی توہین ہے۔

انارکی اور طوائف الملوکی کے جواب میں حکومت نے اپنی پوری طاقت استعمال کی۔ اور بڑی حد تک تشدد پر طاقت کے ذریعہ قابو حاصل کر لیا۔ لیکن اگر مہاتما جی ملک کے سامنے اپنا پروگرام پیش کرتے، اور عدم تشدد کے ذریعہ تحریک جاری بھی ہو جاتی، تو بھی نہ حکومت کو اتنی طاقت صرف کرنے کی ضرورت پیش آتی، اور نہ ملک میں یہ انتشار ہوتا، اور نہ مالی اور جانی نقصان اتنا ہوتا، جتنا اب تک ہو چکا ہے۔

بہرحال غصہ میں بھرے ہوئے عوام نے جو کچھ کیا، اس کو کوئی کانگریسی پسند نہیں کرتا، اور یہ فیصلہ آنے والا مورخ کرے گا کہ حکومت نے [illegible] کا جواب دینے میں کتنی نرمی برتی۔ اس وقت سب سے زیادہ اہم مقصد یہ ہے کہ بحالی امن کے لئے بلوائیوں کو تشدد سے کس طرح روکا جائے۔ اور کس طرح سنگین اور گولی کے ذریعہ امن قائم رکھنے کے طریقہ کار میں تبدیلی کی جائے، تاکہ زیادہ سختی اور زیادہ نقصان نہ ہو، اس کی ایک ہی صورت ہے، اور وہ یہ

کہ مسٹر راج گوپال اچاریہ، بھولا بھائی ڈیسائی، مفتی کفایت اللہ وغیرہ لیڈران ایک عارضی دورہ قیام امن کے لئے شروع کریں، اور جلسے، جلوسوں، پوسٹروں کے ذریعہ عوام کے غلط طریق کار کے نقصانات پر روشنی ڈالیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت کی توقع سے زیادہ جلدی اور دیرپا امن قائم ہوگا، اور حالات اتنے سازگار ہو جائیں گے کہ لیڈران کانگریس کی رہائی اور سمجھوتے کا ایجی ٹیشن کیا جا سکے گا۔

کیا ہم توقع رکھیں کہ کانگریس کے بقیہ ارکان اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے عوام کے غصہ کی پروا نہ کرتے ہوئے میدان عمل میں آنے کے لئے تیار ہوں گے؟

لیگ کا اجلاس بمبئی

اگست کے آخری ہفتہ میں لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا، شروع میں لیگ ہائی کمانڈ کے ارکان کی ذہنیت یہ تھی کہ مسٹر جناح گاندھی جی سے مل کر سمجھوتہ کی راہ نکالیں، اور اس طرح مشترکہ مطالبہ حکومت کے سامنے پیش کر کے موجودہ کا حل کیا جائے۔ لیکن جس طرح مسمریزم کے ذریعہ عامل اپنے معمول کے جسم اپنے ہاتھ کی گردش اور نگاہ کے اشارے پر چلاتا ہے یہی حالت ورکنگ کمیٹی کے ممبران کی ہوئی، کہ مسٹر جناح نے ایک گردش نیلوفری ہوشیار مسمریزم کی طرح رزولیوشن کی کایا پلٹ دی، اب جو رزولیوشن پاس ہوا ہے، اس کا ماحصل یہ ہے:

(۱) پاکستان کے نصب العین کی تجدید (لیکن حصول پاکستان کا پروگرام ندارد)

(۲) کانگریس کو گالیاں (یہ پرانی بات ہے، اور افلاس دماغی کا بے کار نتیجہ۔

(۳) مسلمان کانگریس سے علیحدہ رہیں، اور اگر ان کو شریک کیا جائے تو جھگڑا کریں (تاکہ ہندو مسلم فساد ہو، اور لیگی بکلار کا جیبیں سنہری اور روپہلی ٹکلیوں سے بھریں)

(۴) کانگریسی تحریک بغاوت ہے، اور ہندو راج کا قیام ہے (یہ ایسے کا گریہ وزن ہے)

اس پورے رزولیوشن میں کوئی عملی پروگرام ملک کی آزادی اور مسلمانوں کی بہبود کا نہیں ہے، اور افسوس یہ ہے کہ ایک بہترین موقع اور افضل ترین وقت تھا، جو قدرت نے لیگ کو دیا تھا، جس میں ہندو مسلمانوں کا سمجھوتہ بھی ہو سکتا تھا، ملک کی آزادی کا سہرا بھی لیگ کے سر بندھ سکتا تھا، اور ملک کی اندرونی بے چینی بھی دفع ہو سکتی تھی، لیکن ہمیشہ کی طرح لیگ نے غیر ملکی حکومت کے استحکام میں مدد کی، ملک اور قوم کے مفاد سے غداری کی، اور اسلام کے نام پر مسلمانوں کے ملی شرف کا نیلام کیا، اور مسلمان قوم کو آزادی کی راہ میں سب سے بڑا روڑا ثابت کیا۔

اس رزولیوشن کے بعد لیگ کے سمجھدار اور آزاد خیال حلقہ میں بے چینی پیدا ہوئی، اور دہلی، یوپی، پنجاب، بنگال، حیدر آباد کے نمائندہ مسلمانوں کے بیانات لیگ کی بے عملی اور بے تدبیری پر شائع ہو رہے ہیں، اور آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے ارباب اقتدار مسلمانوں کی ملامت سے متاثر ہو کر مسلم لیگ کا اجلاس طلب بھی کر لیں، تو بے نتیجہ ہے کیونکہ جب تک لیگ میں مسٹر جناح کو ہٹلر سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں نہ لیگ اور کانگریس کا سمجھوتہ ہوگا۔ اور نہ غریب مسلمانوں کے لئے کوئی کام لیگ کرے گی۔

اگر لیگ نے حکومت سے چند ممبریاں حاصل کر لیں، اور حکومت نے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والی ضرب المثل پر عمل کرتے ہوئے چند روز کے لئے لیگ کے نخرے برداشت کرلئے، تو خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ غریب مسلمانوں کو اس سے کیا فائدہ پہنچے گا، کیونکہ جو لوگ غریب نہیں ہیں، وہ غرباء کے درد دکھ سے کیونکر واقف ہو سکتے ہیں، علاوہ کیا یہ عارضی انتظام ہمیشہ قائم رہ سکتا ہے؟ لیگ اور حکومت ملک کی سب سے زیادہ طاقتور آرگنائزیشن سے بے نیاز رہیں؟ اگر اس کا جواب نفی نہیں بلکہ سو فیصدی نفی میں ہے، تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ صدر کانگریس اور مہاتما جی کی پیشکش کے بعد کیوں نہیں سمجھوتے کے لئے کانگریسی رہنماؤں سے ملاقات نہیں کی جاتی۔

لیگی دوستو! خوب یاد رکھو! ہندوستان زیادہ عرصہ تک محکوم نہیں رہ سکتا، تم مسلمانوں کو زیادہ عرصہ تک اسلام کے نام پر محکومی اور غلامی کے پلیگ میں مبتلا نہیں رکھ سکتے۔ البتہ تھوڑی دیر آزادی کے حصول میں تمہاری رزولیوشن بازیوں سے لگنی ممکن ہے، لیکن آخر کب تک؟ ایک نہ ایک دن یہ ملک آزاد ہوگا، ہندو مسلمانوں کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ اس وقت تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حشر کیا ہوگا؟ کیا مسلمان قوم کا نوجوان طبقہ تمہاری اس غلامانہ جدوجہد کو معاف کر دے گا؟

حریت کی مقبولیت

خدا کا شکر ہے کہ ادارہ پیشوا کا ہفتہ وار مصور اخبار حریت توقع سے زیادہ مقبولیت اور ہر دل عزیزی حاصل کر رہا ہے۔

کاغذ کے اس ہولناک قحط کے زمانہ میں تین روپے سالانہ جیسی حقیر قیمت پر حریت کی اشاعت پر لوگ حیرت کرتے ہیں، جس کا سائز پیشوا سے دوگنا، ضخامت ۱۸ صفحے، ۴ صفحات پر ہاف ٹون بلاک کی عکسی تصاویر نے حریت کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا ہے۔

بے لاگ سیاسی تبصرے، قوم پرستانہ خیالات کا لاجواب مرقع، علمی، ادبی، فلمی معلومات، کارآمد مضامین، سبق آموز اور دلچسپ افسانے پڑھتے ہوں تو آج ہی اخبار حریت کی قیمت تین روپے ایک سال کی منیجر حریت دہلی کے نام بھیج دیجئے، ورنہ ممکن ہے آئندہ قیمت میں اضافہ کر دیا جائے۔

اعجاز نما قرآن مجید کی تار کے ذریعہ طلبی

جس وقت اعجاز نما قرآن مجید مترجم مفسر تیار ہوا ہے تو اس وقت مجھے خیال بھی نہ تھا کہ یہ اپنے لاجواب، طویل، کارآمد دیباچہ اور فہم قرآن کے لئے بے مثل اور آسان تفسیر اور ترجمہ کی وجہ سے اتنا مقبول ہو گا کہ ہر سال سال گذشتہ سے زیادہ اس کو طلب کیا جائے گا۔ یہی وہ قرآن شریف ہے کہ جس نے ایک مرتبہ اس کو پڑھ لیا، اس کا گرویدہ ہو کر مجسم اشتہار بن گیا اور جس مقام پر ایک قرآن شریف طلب کیا گیا، پھر درجنوں کلام اس مقام پر منگائے گئے۔ حتیٰ کہ شوق تلاوت پاک کا یہ عالم ہے کہ میسور سے جناب مولوی نور حسین صاحب ایڈوکیٹ نے ۲۵ اگست کو تار کے ذریعہ اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر طلب فرمایا۔

ادارہ پیشوا اعجاز نما قرآن مجید کی مقبولیت پر خداوند قدوس کا شکر گزار ہے، جس کے فضل ذرہ نواز سے اعجاز نما کلام اللہ کی تلاوت کا ذوق مسلمانوں میں ترقی کر رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بصد افسوس یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ سردست کاغذ کے قحط کی وجہ سے اعجاز نما کلام اللہ کا دوسرا ایڈیشن چھپنا قطعاً ناممکن ہے۔ لہٰذا موجودہ ایڈیشن اپنی مقبولیت کی وجہ سے بہت کم رہ گیا ہے، اس لئے جتنے جلدی ہو سکے، دین اور دنیا کی اس سے بڑی نعمت کو طلب کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ ورنہ ممکن ہے کہ آپ رمضان المبارک میں اعجاز نما کلام اللہ کی تلاوت سے محروم رہ کر کلام اللہ کو اس کی اصلی شان میں سمجھنے سے محروم رہیں۔

کلام اللہ کو طوطے کی طرح پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں جب کلام اللہ کے حقیقی منشا کو آپ اپنی مادری زبان میں سمجھ سکتے ہیں، تو اس سے زیادہ بدبختی اور کیا ہوگی کہ آپ اعجاز نما کلام اللہ کو طلب کرنے میں دیر لگائیں۔ بہت تھوڑی جلدیں اسٹاک میں باقی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج کی غفلت پر آپ کو تمام عمر افسوس رہے، اور یہ گوہر نایاب پھر کسی صورت میں بھی آپ کو تلاوت کے لئے نہ مل سکے۔ سردست اس کا ہدیہ وہی ہے، جو جنگ سے پہلے تھا۔ یعنی بلا جلد ۱۲ مجلد پارچہ ۱۳ مجلد چرمی ۱۴۔ چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱۵ مجلد چرمی ۱۶۔ محصول علاوہ

خیرات وصدقات اور زکوٰۃ کے روپے سے اعجاز نما قرآن مجید مفت تقسیم کرنے کے لئے جلدی طلب فرمالیں۔ ریل کا پارسل بغیر پیشگی قیمت آئے کسی صورت میں بھی نہیں بھیجا جائے گا۔ اور اگر ریلوے نے پارسل سواری گاڑی سے لینے سے انکار کیا تو کئی حصے کر کے ڈاک خانہ کے ذریعہ بھیجا جائے گا۔ جس کے محصول کی ہر حالت میں ذمہ داری خریدار صاحبان پر ہوگی۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے ان میں

> ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا
> نمبر خریداری ـــــ ہے

اگر آپ سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم اور کیجئے، اور سب کی قیمت آج ہی بذریعہ منی آرڈر منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ خود سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ

"سال آئندہ کے لئے خریداری منظور نہیں"

آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائے گا۔ اور اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا عدم خریداری کا خط نہ لکھا، تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ سال آئندہ کے لئے خریداری منظور کرتے اور وی۔ پی بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔

پیشوا کے قدیم خریداروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس اپیل پر فوراً توجہ فرمائیں گے، اور جتنے جلدی ممکن ہوگا نہ صرف یہ کہ اپنی سال آئندہ کی قیمت بھیجیں گے، بلکہ اپنے دوستوں کو بھی خریداری کے لئے آمادہ کریں گے۔

خریداران حریت سے گذارش

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے، ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)

چوں وزیر ماکرو بد اعتقاد — دین عیسیٰ رابدل کرد از فساد
مکر دیگر آں وزیر از خود بہ بست — وعظ را بگذاشت در خلوت نشست
در مریداں در فگند از شوق سوز — بود در خلوۃ چہل پنجاہ روز

ترجمہ :۔ جب اس مکار اور بداعتقاد وزیر نے دین عیسیٰ کو بدل کر اس میں فساد ڈال دیا، تو دوسرا مکر اس نے اور کیا تھا۔ یعنی وعظ کو ترک کرکے خلوت نشین ہوگیا۔ خلوت میں وہ چالیس پچاس دن رہا کہ مریدوں میں ایک شور مچ گیا۔

تشریح :۔ یہاں سے مولانا رح اس یہودی وزیر کی دوسری مکاری کا ذکر شروع کرتے ہیں جس نے دین عیسوی کا رہنما بن کر مسیحیوں میں فساد پیدا کیا اور دین مسیح کو بدل ڈالا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جب مسیحیوں میں اس یہودی وزیر نے کامل اعتماد حاصل کر لیا اور پیروان مسیح اس کی خوش گفتاری اور پرکیف مواعظ سے اس کے عقیدت مند ہوگئے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پیروان مسیح کو وزیر نے اپنے مواعظ وارشادات سے اپنا گرویدہ بنا لیا تو دین مسیح کو برباد کرنے اور پیروان مسیح میں افتراق وانشقاق و بدعقیدگی پیدا کرنے کے لئے ایک اور مکر کیا تھا۔ یعنی مواعظ وارشادات کی مجالس یک لخت بند کردیں اور خلوت میں بیٹھ رہا اور مریدوں میں ایک شور برپا ہوگیا۔

خلق دیوانہ شدند از شوق او — از فراق حال وقال و ذوق او
لابہ وزاری ہمی کردند او — از ریاضت گشتہ در خلوت دوتو
گفتہ ایشاں بے تو ما را نیست نور — بے عصا کش چوں بود احوال کور
از سر اکرام و از بہر خدا — بیش ازیں ما را مدار از خود جدا
ما چو طفلانیم و ما را دایہ تو — بر سر ما گستراں آں سایہ تو

ترجمہ :۔ مخلوق (یعنی وزیر کے مرید اور معتقد) اس کے شوق میں اور اس کے حال وقال کی مجلسوں کی لذتوں کو یاد کرکے دیوانہ ہوگئی۔ تمام لوگ اس کی خوشامد کر رہے تھے، اور رو رو کر اس کو باہر لانے کی تدبیریں کر رہے تھے، ادھر وزیر کی حالت اس عرصہ میں یہ ہوگئی تھی کہ خلوت نشینی نے اس کی کمر خم کردی تھی۔ مولانا نے "از ریاضت گشتہ در خلوت دوتو" (یعنی خلوت میں ریاضت کے سبب وزیر کی کمر دوہری (خم) ہوگئی تھی) میں یہ بتایا ہے کہ وزیر کا یہ بھی ایک مکر تھا کہ لوگوں میں اپنا اعتقاد بڑھانے کے لئے اس نے کمر کو ریاضت سے خم کر لیا تھا پھر مولانا کا مقصد اس مصرعہ سے یہ بھی ہے کہ پیر خم کمر سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے کمر کا خم ہونا دلیل کمال و بزرگی نہیں ہے۔ اگر کسی نے کمر کے خم کا دھوکہ کھا کر کسی کو پیر بنا لیا تو اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو مکار یہودی وزیر کے مریدوں کا ہوا تھا۔

مختصر یہ کہ چالیس پچاس دن گذر جانے کے بعد وزیر کے مریدوں نے خلوت میں یہ کہلا بھیجا کہ آپ کے بغیر ہماری صحیح رہنمائی نہیں ہو سکتی۔ یا ہم کو آپ کے بغیر نور ہدایت میسر نہیں آسکتا، ذرا غور تو کیجئے جب اندھے کی لکڑی پکڑ کر لے چلنے والا کوئی نہ ہو تو اس کا کیا حال ہوگا۔ اپنی بزرگی کے صدقہ میں اور خدا کے واسطے زیادہ عرصہ تک ہم کو اپنے سے جدا نہ رکھئے، ہم تو آپ کے بچے ہیں۔ اور آپ ہماری دایہ ہیں۔ دایہ کہیں اپنے بچوں کو چھوڑتی ہے۔ ہمارے سروں پر آپ اپنے سایہ کو برقرار رکھئے اور جدائی کی زحمت سے بچا لیجئے۔

مولانا نے آخری مصرعہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب تک مرید منازل سلوک طے نہ کر لے مرشد کی صحبت سے جدا نہ ہو۔

گفت جانم از محباں دور نیست — لیک بیروں آمدن دستور نیست

ترجمہ :۔ وزیر نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میری جان (روح) دوستوں (یعنی مریدوں اور ارادتمندوں) سے دور نہیں ہے۔ یعنی میرا روحانی تعلق بدستور باقی ہے صرف ظاہری جدائی ہے، جس کا ختم کرنا اب دستور کے خلاف ہے، یا یہ خلوت شکنی دستور کے خلاف ہے۔ یعنی باہر نکلنے کی مجھ کو اجازت نہیں ہے۔

تشریح۔ مریدوں اور عقیدتمندوں نے جب وزیر کو بہت پریشان کیا، اور خلوت میں سلسلہ پیام جاری رہا تو وزیر نے جواب میں یہ کہلا بھیجا کہ تم جس چیز کو جدائی اور دوری سمجھ رہے ہو یہ صرف ظاہری جدائی اور دوری ہے حقیقت میں میرا روحانی تعلق تم لوگوں سے بدستور باقی ہے۔ یعنی میری روح تم لوگوں کے ساتھ ہے، اور تمہاری نگرانی کر رہی ہے۔ رہی ظاہری جدائی میں اس لئے اس کو ختم نہیں کر سکتا کہ یہ دستور کے خلاف ہے یعنی مجھ کو اس کی اجازت نہیں ہے یا تو اجازت سے مراد خدا کی اجازت لی جائے، یا حضرت عیسیٰ کی [illegible]

صوفیا کا بیان ہے کہ مولانا نے اس شعر میں طریقت کے ایک خاص مسئلہ کو بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مرید مجبور ہو جائے اور پیر کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے تو پیر و مرید کے درمیان روحی طریقہ پر افاضہ، استفاضہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

شرح دیوان حافظ ؒ

(از معاون مدیر)

در دیر مغاں آمد یارم قدحے در دست
مست از مے و میخواران از نرگس مستش مست

ترجمہ :۔ میرا محبوب پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے آتش پرستوں کے عبادت خانہ میں آیا۔ وہ شراب سے مدہوش تھا، اور اس کی مست نرگسی آنکھوں سے میخوار مست تھے۔

تشریح :۔ محبوب سے مراد پیر طریقت اور میخواروں سے مراد سالکان طریقت ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارا رہبر یعنی پیر طریقت خانقاہ میں داخل ہوا، اس حال میں کہ محبت الٰہی کی شراب سے مست و بیخود تھا، اور اس کا اثر یہ ہوا کہ مریدوں کی جماعت اس کی مست و مخمور نگاہوں سے اس قدر متاثر ہوئی کہ وہ بھی مدہوش و بیخود ہو گئے۔

آخر ز چہ گویم ہست از خود خبرم چوں نیست
از بہر چہ گویم نیست با او نظرم چوں ہست

ترجمہ :۔ جب مجھے اپنی ہی خبر نہیں ہے، تو یہ کیونکر کہوں کہ ہے اور جب محبوب کے ساتھ یا محبوب پر میری نظر ہے تو یہ کیونکر کہوں کہ نہیں ہے۔

تشریح :۔ حافظ ؒ نے اس شعر میں سلوک کے مرتبہ کیف و بیخودی کی تشریح کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب تصور محبوب میں مجھ کو اپنی ہی خبر نہیں ہے، یعنی محبوب کے تصور اور خیال میں اس قدر محو و بیخود اور کیف تصور میں اس قدر خود رفتہ ہوں کہ مجھ کو اپنی ذات ہی کی خبر نہیں ہے، تو میں یہ کیونکر کہوں کہ میں اپنے آپ میں ہوں، یا میں کسی کی رہنمائی و رہبری کے قابل ہوں، اور جب میری نظر محبوب پر ہے، یا محبوب کی ذات کے ساتھ ہے تو میں کیونکر یہ کہوں کہ دیکھتا نہیں ہے۔

چوں شمع وجودم شب تا بسحر خود را بسوخت چو پروانہ تا روز سر پا نشست

ترجمہ :۔ شمع کی مانند میرا وجود رات سے صبح تک اپنے آپ کو پروانہ کی طرح جلاتا رہا۔ یہاں تک کہ دن کو بھی پاؤں سے نہ بیٹھا۔

تشریح :۔ اس شعر میں سلوک کے مرتبۂ سوز و گداز کی تشریح کی گئی ہے۔ سالک نے اپنے آپ کو شمع سے اس بنا پر تشبیہ دی ہے کہ شمع رات بھر کھڑی رہتی اور آنسو بہایا کرتی ہے، اور پروانہ سے اس بنا پر تشبیہ دی ہے کہ وہ اپنے آپ کو جلاتا رہتا ہے۔ جب یہ ہوا کہ منازل سلوک کو طے کرنے اور مرتبہ سوز و گداز حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنے آپ کو شمع اور پروانہ کی مانند بنا رکھا ہے، یعنی جس طرح شمع رات بھر ایک پاؤں سے کھڑی رہتی ہے۔ میں بھی ذکر یا عبادت الٰہی میں اسی طرح مشغول رہتا ہوں، اور جس طرح پروانہ اپنے آپ کو جلاتا رہتا ہے۔ میں بھی محبت کی آگ میں اپنے آپ کو جلاتا رہتا ہوں۔

شمع دل دمسازاں بنشست چو او برخاست
افغان نظر بازان برخاست چو او بنشست

ترجمہ :۔ دمسازوں یعنی عاشقوں کے دل کی شمع گل ہو گئی۔ جبکہ معشوق جانے کے لئے اٹھا اور عاشقوں کا شور مسرت برپا ہوا، جبکہ معشوق بیٹھ گیا۔

تشریح :۔ اس شعر میں بتایا گیا ہے کہ محبوب یا شیخ طریقت کے وجود پر عاشقوں یا مریدوں کی زندگی اور مسرت موقوف ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ جب محبوب جانے کے لئے اٹھا یا مجلس عشاق سے جدا ہوا، یا خانقاہ سے پیر طریقت روانہ ہوا یا دنیا سے رخصت ہوا، تو عاشقوں کے دل کی شمع بھی بجھ گئی، یعنی وہ بھی سرد ہو گئے یا مر گئے، اور اس کی جدائی کو برداشت نہ کر سکے اور جب محبوب یا شیخ مجلس عشاق میں آ کر بیٹھا تو شور مسرت برپا ہو گیا، اور عشاق کی زندگی تازہ ہو گئی۔

باز آئی کہ باز آید عمر شدۂ حافظ   ہر چند کہ نامد باز تیرے کہ ز شست

ترجمہ :۔ محبوب واپس آجا کہ حافظ کی گذری ہوئی عمر واپس آجائے ہر چند کہ چلّے سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آیا کرتا۔

تشریح :۔ اگرچہ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آیا کرتا، لیکن محبوب کی دوبارہ ملاقات یا جدائی کے بعد وصال اس قدر مسرت بخش ہے کہ عمر رفتہ بھی اس سے واپس آجاتی ہے۔ عمر رفتہ کے واپس آنے سے مراد یہ ہے کہ وصال محبوب اس قدر لذت بخش ہے گویا نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ یہ مراد ہے کہ محبوب چونکہ عاشق کی روح اور زندگی ہوتی ہے اس کی جدائی کا خاتمہ اور حصول وصال گویا روح و زندگی بخش ہے، یا خود محبوب عاشق کے لئے زندگی و جان ہے۔

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گزشتہ سے پیوستہ)

آخری خلیفۂ راشد حضرت علیؓ تھے، ان کی موجودگی میں صحابہؓ نے امیر معاویہ کی اطاعت کو واجب قرار دیا، حالانکہ حق حضرت علیؓ کے ساتھ تھا، پھر علماء و فقہاء نے حجاج بن یوسف کی اطاعت کو بھی واجب قرار دیا، حالانکہ وہ مشہور ظالم امیر تھا، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ یہ امیر حق کی حمایت کرتے تھے، اور خلاف شرع امور سے گریز کر کے حق کو قائم رکھتے تھے اور ان کی عدالتوں سے کوئی فیصلہ حق کے خلاف نہ ہوتا تھا۔

بعض علماء کی رائے یہ بھی ہے کہ اولی الامر سے مراد علماء شرع ہیں۔ اس صورت میں عوام پر علماء کی اطاعت واجب ہوگی اور علماء پر مجتہدین کی اطاعت لازمی ہوگی لیکن یہ معنے خداوند تعالےٰ کے اس ارشاد فان تنازعتم فی شئی کے موافق قرار نہیں پاتے۔ اس لئے کہ مقلد عوام کو مجتہد سے نزاع جائز نہیں ہے، اور مجتہد کا فیصلہ ہر حالت میں درست ہے۔

ایک اور معنی فان تنازعتم کے یہ بھی بتلائے گئے ہیں کہ اگر امراء میں باہم کسی امر پر اختلاف ہو جائے تو اس صورت میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کی طرف رجوع کیا جائے۔

علماء حق نے اولی الامر کے معانی کے اختلاف کو دیکھ کر ایک فیصلہ یہ کیا ہے کہ عوام کی حالت کے مطابق اولی الامر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو انفصال امور کا حق رکھتا ہو، خواہ وہ بادشاہ ہو یا ماتحت حاکم، حاکم عالم ہو یا مجتہد قاضی۔ یا مفتی۔ اور یہ معنی اس لئے درست ہو سکتے ہیں کہ آیت میں اولی الامر کا لفظ عام اور مطلق ہے، اس لئے بلا وجہ موجہ کے اس کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔

(۸۷)
جہاد پر جانے کا بیان

یاایھا الذین آمنوا خذوا	ایمان والو! خوب اپنی خبرداری
حذرکم فانفروا ثبات	کر لو۔ پھر جدا جدا فوج کی صورت
او انفروا جمیعا۔	میں کوچ کرو۔ یا ایک ساتھ چلو۔

تفسیر: اس آیت میں حذر کے متعدد معنی ہیں، ایک تو دشمن سے احتراز اور بچنے کے ہیں اور دوسرے دشمن کے مقابلہ میں ہتھیاروں سے مسلح ہونے کے، دونوں معانی کے اعتبار سے درست ہیں۔

- آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم جہاد کے لئے نکلو خواہ متفرق جماعتوں کی صورت میں خواہ مجموعی لشکر کی شکل میں تو تمہارا فرض یہ ہے کہ دشمن سے بچاؤ کے لئے اپنے آپ کو ہتھیاروں وغیرہ سے اچھی طرح آراستہ کر لو۔

انفروا ثبات او انفروا جمیعا کے ایک معنی تو وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے، دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ متفرق جماعتوں کی شکل میں دشمن کی طرف جائیں اور کچھ لوگ علم دین کی تحصیل کے لئے حضورؐ کے پاس رہیں تاکہ دونوں کام خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچتے رہیں اور یا سب کے سب پورے لشکر کی صورت میں حضور صلعم کے ساتھ جائیں تاکہ جہاد اور علم دین کی تحصیل دونوں تکمیل کو پہنچتے رہیں ان معانی کے اعتبار سے متفرق جماعتوں سے مراد سرایا ہونگی یعنی وہ جماعتیں جو حضور صلعم کے ساتھ نہ جائیں اور مجموعی لشکر سے مراد وہ لشکر ہوگا، جس میں حضور صلعم شریک ہوں۔

(۸۸)
سلام کا جواب دینا فرض ہے

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا	جب کوئی شخص تمہیں سلام کرے،
باحسن منھا او ردوھا	تو تم جواب میں بہتر سلام کرو
ان اللہ کان علی کل شئی	یا ویسا ہی سلام کرو، بیشک اللہ
حسیبا۔	ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

تفسیر: جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ آیت تحیت سے مراد سلام ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنے یہ ہوں گے کہ جب کوئی شخص تم کو سلام کرے تو تم اس کے سلام کا جواب دو لیکن اس کا تم کو اختیار حاصل ہے کہ جواب میں صرف وہی الفاظ کہو یا ان سے بہتر مثلاً کسی شخص نے تم کو سلام کیا تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام بھی کہہ سکتے ہو اور اخلاق کو وسعت دے کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھی کہہ سکتے ہو۔

السلام علیکم کے معنی ہیں تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ جب انسان سلام میں سبقت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ مخاطب کا خیرخواہ اور دعاگو ہے۔ اس لئے بہتر تو یہ ہے کہ جواب کشادہ پیشانی سے دیا جائے، اور اخلاق کے اظہار میں دعا کے اور الفاظ جواب میں بڑھا دیئے جائیں، اگر ایسا نہ ہو تو پھر کم از کم وہی الفاظ مسنون صورت میں ادا کئے جائیں۔

تسلیم و تحیہ مسنون طریقہ ہے۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جس کی پوری کیفیت سورہ نور میں بیان کی جائیگی۔

علماء و فقہا کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا فرض ہے اور اس صورت میں یہ فرض فرض کفایہ ہو جاتا ہے، جبکہ کوئی شخص جماعت کو سلام کرے اور کسی خاص شخص کا نام نہ لے۔

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلعم کو السلام علیک کہہ کر سلام کیا، حضور نے اس کے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، ایک اور شخص نے ان الفاظ میں سلام کیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ اس کے جواب میں حضور صلعم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک اور شخص نے حضور صلعم کو ان الفاظ میں سلام کیا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا وعلیک السلام اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! آپ نے میری توہین کی۔ خداوند تعالٰی نے یہ فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تم کو سلام کرے تو تم جواب میں بہتر سلام کرو۔ حضور نے فرمایا۔ تم نے میرے لئے خدا کے فضل و کرم کے الفاظ میں سے کچھ چھوڑا ہی نہیں اس لئے میں نے سلام کے سادہ الفاظ میں جواب دے دیا۔

بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ فحیوا باحسن منہا میں سلام کا لفظ محذوف ہے مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمان تم کو سلام کرے تو اس کے جواب میں بہتر طریقہ پر سلام کرو یا ویسا ہی سلام کرو۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اہل کتاب تم کو سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف وعلیکم کہو۔

اہل کتاب یا ذمی کو پہلے سلام کرنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ضرورت داعی ہو تو سلام میں ابتدا کرنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ میں اہل کتاب وغیرہ کو پہلے سلام نہیں کروں گا۔ امام ابو یوسف رح کہتے ہیں اہل کتاب وغیرہ کو نہ تو سلام کرو اور نہ مصافحہ کرو، جب ان کے پاس جاؤ تو صرف یہ الفاظ کہو السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

طریقہ مسنون سلام کا یہ ہے کہ مرد جب گھر میں جائے تو پہلے بیوی کو سلام کرے، اور جو شخص چل کر آئے وہ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے، اور جو شخص سواری پر ہو وہ پیدل چلنے والوں کو سلام کرے۔ چھوٹا بڑوں کو سلام کرے۔ تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

امام ابو یوسف رح کہتے ہیں کہ شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنے والوں کو گانے والوں کو۔ جانوروں کے اڑانے والوں کو، اور حمام میں جو لوگ برہنہ ہوں، ان کو سلام نہ کرے اور جب کہ خطبہ یا آواز قرآن پڑھا جا رہا ہو، اس وقت سلام کا جواب نہ دے اور علمی و مذہبی مباحث اور اذان و اقامت کی حالت میں سلام کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ آیت میں تحیۃ سے مراد ہدیہ اور تحفہ ہے۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص تم کو ہدیہ یا تحفہ دے، اس کو اس کے ہدیہ اور تحفہ سے بہتر ہدیہ دو ورنہ کم از کم ویسا ہی دو۔ اس پر ثواب ملے گا۔

(باقی آئندہ)

ترمذی شریف مکمل مشرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری مستند کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے حضر ندی احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ ادنیٰ درجہ کا طبقہ بھی حکم رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے۔ اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بہترین کارآمد ہے۔ پیشوا کے نمونہ کے تقریباً برابر صفحہ ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے۔ ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے۔ شروع میں ۲۶ صفحے کی مفصل فہرست مضامین ہے۔ پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے۔ پھر امام ترمذی رح کے حالات زندگی ہیں، اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں، ان کا تذکرہ ہے۔ ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں، غرضکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں۔ آپ بھی ایک نسخہ آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ شائقین کی وجہ سے کتاب ختم ہو جائے۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی [illegible] علاوہ محصول ڈاک ۱۲

ملنے کا پتہ :۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات صلعم کی سیاسی، اخلاقی و معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جو شخص سچ کو اپنی عادت بنا لے، اس کی نسبت حضورؐ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے ہاں اس کو صدیق لکھ لیتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے رجسٹر یا اپنے شمار میں صدیقین کی فہرست میں اس کو شامل کر لیتا ہے۔ اور ملاءِ اعلیٰ یعنی فرشتوں میں اس کا اعلان کر دیتا ہے، تاکہ اس کے ذکر سے فرشتے خوش ہوں، اور خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں اس کی عظمت ڈال دیتا ہے تاکہ وہ اس کا احترام کریں۔

جس طرح صدق فضائل کی بنیاد ہے، اسی طرح کذب رزائل کی بنیاد ہے۔ اس لئے کہ کذب سے انسانی جماعتوں کی بنیاد کھوکھلی ہو جاتی ہے، اور امور کی رفتار میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے، لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، اور حقیر ہو جاتا ہے، نہ تو جھوٹے آدمی کی بات کا اعتبار کیا جاتا ہے، نہ اس کے کاموں پر اعتماد کیا جاتا ہے اور نہ کوئی انسانی جماعت اسے اچھی نظروں سے دیکھتی ہے۔ اس کی باتیں لغو و بیہودہ سمجھی جاتی ہیں، اور اس کی شہادت غیر معتبر خیال کی جاتی ہے۔ انہیں وجوہ سے حضورؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جھوٹ سے اپنے آپ کو بچائیں، اور جھوٹ کے قریب تک نہ جائیں، اور اس موضوع پر قرآن مجید میں بھی بہت سی آیات ہیں، جن میں کذب کو قابل نفرت چیز قرار دیا گیا ہے، اور جھوٹ بولنے والے کو عذاب شدید سے ڈرایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر ارشاد ہوا ہے۔

ولا تقولوا لما تصف السنتکم	تم اپنی زبان سے جھوٹ نہ کہا کرو
الکذب ھذا حلال وھذا	کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے
حرام لتفتروا علی اللہ	اور نہ اللہ پر جھوٹا افترا کرو۔
الکذب ان الذین یفترون	اللہ پر جھوٹا افترا کرنے والے
علی اللہ الکذب لا یفلحون	فلاح نہ پائیں گے۔ دنیا کا نفع قلیل
متاع قلیل ولھم عذاب الیم	ہے اور بالآخر ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے:۔

انما یفتری الکذب الذین	جھوٹ افترا کرنا انہیں کا کام
لا یؤمنون بآیات اللہ و	ہے جو اللہ کی آیتوں پر ایمان
اولئک ھم الکاذبون	نہیں لاتے، اور یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

صدق کی طرح کذب بھی قول- عقیدہ اور عمل میں ہوتا ہے۔ جو قول ضمیر- یا واقع یا ضمیر اور واقع دونوں کے مطابق نہ ہو، یا ارادہ اور نیت کے موافق نہ ہو وہ کذب ہے، اور ان چیزوں کا اعتقاد بھی جو حقیقی وجود نہیں رکھتیں کذب ہے۔ اور اصل میں ریاء بھی کذب ہے، حضورؐ نے فرمایا ہے کہ کذب فجور کی طرف لے جاتا اور شر پر آمادہ کرتا ہے اور دیانت کے پردہ کو چاک کر دیتا ہے۔

جھوٹ بولنے والا معاصی میں منہمک اور مستغرق ہوتا ہے اور اپنے قول و فعل کے خطرناک نتائج کی پروا نہیں کرتا۔ شرک جو دین کا سب سے بڑا جرم ہے کذب ہی تو ہے اور نفاق جو کفر صریح سے زیادہ قبیح ہے کذب ہی تو ہے پھر معاملات میں فریب کاری اور وعدہ کی خلاف ورزی کیا ہے، یہی کذب تو ہے مختصر یہ کہ جو انسان جھوٹ بولتا ہے، اور برابر بولتا رہتا ہے، اس سے اس قسم کے جرائم کا سرزد ہونا آسان ہوتا ہے، اور اس کے تمام اقوال- عقائد اور اعمال جھوٹ کی پوٹ بن جاتے ہیں۔ یہی مطلب ہے حضورؐ کے اس ارشاد کا کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے۔
حضورؐ نے فرمایا ہے کہ فجور یعنی معاصی کا بے دریغ ارتکاب جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ یعنی انسان کے جھوٹے اقوال عقائد اور اعمال اس کو جہنم کے گہرے درجہ میں جا گراتے ہیں۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وان الفجار لفی جحیم	اور گنہگار بیشک دوزخ میں رہیں گے
یصلونھا یوم الدین	جزا (قیامت) کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے۔

جس طرح اعمال محمودہ کی عادت و کوشش انسان کے اخلاق کو بلند کرتی ہے، اور وہ اخلاق عالیہ کے سبب نیکیوں اور محاسن کا مجموعہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح اعمال سیئہ (غیر پسندیدہ) کی عادت و کوشش انسان کے اخلاق کو اس طرح پست کر دیتی ہے کہ شر و فساد اس کی نظر میں بری چیزیں نہیں رہتیں، اور وہ بے باکانہ

فساد میں حصہ لینے لگتا ہے۔

جو انسان جھوٹ بولتا ہے، ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ، دوسری دفعہ کے بعد تیسری دفعہ - اور تیسری بار کے بعد چوتھی بار وہ اسی طرح جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے، جھوٹ اس کی طبیعت میں داخل ہو جاتا ہے، اور وہ جھوٹ کو معیوب نہیں سمجھتا، اور جب جھوٹ اس کی عادت بن جاتا ہے، تو وہ کذاب (بڑا جھوٹا) قرار پاتا ہے۔

مسلمانو! اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ، کہ جھوٹ تمہاری طبیعت اور عادت نہ بن جائے، اور ممنوع و حرام اشغال سے دور رہو، اگر خدانخواستہ کبھی اس میں مبتلا ہو جاؤ، تو جلد سے جلد توبہ کر لو، اور آئندہ ہمیشہ ایسے ابتلا سے بچتے رہو، ورنہ اس کا نتیجہ ہلاکت ہوگا۔

جھوٹے انسان کو خدا کے ہاں جھوٹوں میں لکھ لینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اس سیاہ دفتر میں جس میں جھوٹوں کے نام درج ہیں اس کا نام بھی درج کرے گا، یا جھوٹوں کی جو فہرست خدا کے علم میں ہے، اس میں اس کا نام بھی شمار کرے گا۔ ملاء اعلیٰ یعنی فرشتوں میں اس کو جھوٹا مشہور کر دے گا، اور لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے نفرت ڈال دے گا، تاکہ وہ اس کو حقیر و ذلیل خیال کریں، اپنے پاس نہ بیٹھنے دیں، اور اس سے دور رہیں۔

مسلمانو! سچ بولنا اپنے اوپر لازم کرو، تاکہ تمہارا شمار صدیقوں میں ہو، لوگوں کی نگاہوں میں بھی تم معزز و محترم رہو، اور خدا کی نظر میں بھی۔

(باقی آئندہ)

درس معاشرت

ماہ ناز انشا پرداز کے زیر ترکیب عبرت خیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی تصویر ہے افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو نہایت موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۰۰ صفحے قیمت صرف ۱۰ر محصول علاوہ -

فن خطابت

اگر خدانخواستہ آپ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کو مسخر کرنے کی قوت نہیں رکھتی اگر آپ کی گفتگو میں شیرینی نہیں ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت مطالعہ کیجئے اور اس کی ہزارہا ہدایتوں پر عمل کیجئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی اور ہزاروں کے مجمع میں آپ تقریر کر سکیں گے قیمت ۸ر

زبان کا چٹخارہ

اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلامی تہذیب کے گہوارہ بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں سے واقف نہ ہوں۔ دہلی کا مکمل باورچی خانہ فوراً طلب کیجئے جس میں قدیم امرا اور شرفاء دہلی کے تمام لذیذ اور نت نئے کھانوں کی تفصیل اور ان کے پکانے کے آسان طریقے درج ہیں تیسرے ایڈیشن باورچی خانہ کا دوسرا حصہ اسلامی دسترخوان بھی شامل کر دیا گیا ہے ضخامت [illegible]

کربلا کے بعد

ایک ہزار سالہ خونی تاریخ

حضور سرور کائنات کے عہد مبارک اور خلفائے راشدین رض کے زمانہ کے مفصل حالات اور بنی امیہ کے مظالم آل رسول پر کربلا کے بعد کیا ہوئے۔ قاتلان حسین کا عبرتناک انجام اور بنو عباس کی حکومت اور ان کے بے پناہ مظالم سادات بنو فاطمہ پر مصر میں بنو فاطمہ کی خلافت کے مفصل حالات اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی ضخامت ہم صفحے سفید چکنا کاغذ قیمت [illegible]

بڑے پیر کی گیارھویں

بغداد کی سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہتر اور سب سے بڑی سوانح عمری ہے جس میں حضور غوث پاک کی روح پاک کو ثواب پہنچانے کیلئے محافل گیارھویں منعقد کرنے کی ترکیب ہے۔ آپ کے دل میں بھی خواہش ہوگی کہ فرزند رسول پاک حضور غوث پاک کے حالات معلوم کریں، وہ دنیا میں کیوں آئے انہوں نے کیا کیا؟ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے آپ بڑے پیر کی سوانح عمری آج ہی طلب کیجئے ضخامت ۱۸۰ صفحے قیمت ۸ر

اسلام کے سو دا سپاہی

یہ معرکۃ الآرا اور بہترین کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کے ۱۲ سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے۔ پیشوا کے پڑھنے والے ایڈیٹر صاحب پیشوا کے پر جوش اور خطیبانہ انداز بیان سے خوب واقف ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اتحاد کی ایک غیر فانی لہر پیدا ہو جائیگی، وہ خانہ جنگی کے طوق لعنت کو گلے سے اتار کر پھینک دینگے اور پوری قوت اور کامل تنظیم کے ساتھ ہندوستان میں باعزت رہنے کا تہیہ کریں گے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں کو پڑھاتے ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت ۸ر

سیرت باقی رح

سالار نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضور باقی باللہ رض کی مفصل مشرح سوانح عمری حضرت خواجہ کے تمام خلفاء کا تذکرہ اور خواجہ کا تذکرہ بسلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم، تزکیہ نفس کے سہل طریقے - مجرب المجرب اوراد و وظائف حضرت خواجہ غریب نواز کا صوفیانہ قرآن حکیم کی تفسیر پڑھنی چاہتے ہو تو سیرت باقی رح کا مطالعہ کرو جس کے مصنف پیرزادہ سید عزیز حسن صاحب بقائی نبیرہ خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر پیشوا دہلی ہیں اس میں آپ نے خاندان کا پرانا تذکرہ بھی کیا ہے قیمت ۸ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے بتائے ہوئے اور آزمائے ہوئے طریقہ سے ہر کام سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو، جس میں علم قیافہ، استخارہ قرآنی فالنامہ، پیغمبری فالنامہ۔ دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء اللہ کا فالنامہ۔ اسماء نبی کریم کا فالنامہ، انگریزی کا فالنامہ، ہم عدد کا فالنامہ، خزانہ کا فالنامہ۔ اعضا کے پھڑکنے سے فالیں، اور روحانی عملیات درج ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۷۷۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار

زمانہ گذشتہ میں یمن کے دو سرداروں میں جنگ ہوئی۔ ایک نے دوسرے پر غلبہ حاصل کر کے مخالف کو مار ڈالا، اور اس کی فوج کو منتشر کر دیا، اور فاتح فتح کے شادیانے بجاتا ہوا دارالحکومت میں داخل ہوا۔ شہر میں داخل ہو کر وہ راستے سے گذر رہا تھا کہ ایک مجنون سامنے آیا اور چند شعر فاتح کے سامنے پڑھے۔ جن کا مفہوم یہ تھا:۔

• اگر تو (اے فاتح) محتاط انسان ہے تو زندگی کے ایام سے اس حالت میں فائدہ اٹھائے کہ اچھے کاموں کا لوگوں کو حکم دے اور برے کاموں سے انسانوں کو بچا۔ بہت سے بادشاہ گذر گئے ہیں جن کو زمین کے اندر رکھ کر اوپر خاک ڈال دی گئی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ بلند جگہ پر بیٹھا کرتے تھے، اور حکمرانی کرتے تھے اگر تو (اے فاتح) دنیا میں بصیرت سے کام لے گا تو دنیا سے صرف اتنا ہی فائدہ اٹھائے گا، جتنا کہ ایک مسافر اٹھاتا ہے۔ اگر دنیا انسان کے دین کو باقی رکھے (یعنی دنیا دین کو ضرر نہ پہنچائے) تو پھر اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا ہے"۔

فاتح نے دیوانے کے اشعار کو سنکر کہا: "تم نے سچ کہا ہے"۔ اس کے بعد وہ گھوڑے سے اترا۔ اپنے دوستوں کو خیرباد کہا۔ اور پہاڑ پر چلے کر اپنے دوستوں کو حکم دیا کہ اب وہ اس کا پیچھا نہ کریں اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں، چنانچہ وہ یمن کو چھوڑ کر چلا گیا اور یاد الٰہی میں بقیہ عمر بسر کر دی۔

۱۷۸۔ تین بھائیوں کی وفات کا واقعہ

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں کسی غزوہ میں جا رہا تھا کہ ایک مقام پر میں نے تین قبروں کو دیکھا جو یکساں تھیں، اور سب پر دو دو شعر لکھے ہوئے تھے۔

پہلی قبر پر یہ دو شعر لکھے تھے:۔

وکیف یلذّ العیش من ھو عالم — عیش کی لذت وہ شخص کیونکر
بأن الٰہ الخلق لابد سائله — حاصل کر سکتا ہے، جو اس بات
فیاخذ منه ظلمه لعباده — کو جانتا ہے کہ خلق کا خالق
ویجزیه بالخیر الذی ھو فاعله — اس سے اس کے اعمال کو

دریافت کرے گا، اور جو زیادتیاں اس نے اس کی مخلوق پر کی ہیں اس کا بدلہ دے گا اور جو نیکیاں اس نے کی ہیں اس کی جزا بھی دیگا۔

دوسری قبر پر یہ اشعار لکھے تھے۔

وکیف یلذّ العیش من کان موقنا — اور وہ شخص کیونکر عیش کی لذت
بان المنایا بغتة ستعاجله — حاصل کر سکتا ہے، جو اس بات کا
فتسلبه ملکا عظیما و بھجة — یقین رکھتا ہے کہ موت اچانک
وتسکنه القبر الذی ھو آہله — آجانے والی ہے۔ پھر وہ موت

اس کے بڑے ملک اور اس کی رونق کو چھین لینے والی اور اس کو قبر کے گوشہ میں ڈال دینے والی ہے۔

تیسری قبر پر یہ اشعار لکھے تھے:۔

وکیف یلذّ العیش من کان صائرا — اور کیونکر وہ شخص عیش کی لذت
الی حدث یبلی الشباب منازله — حاصل کر سکتا ہے جو رجوع کرنے
ویذھب ماء الوجه بعد بھائه — والا ہے ایک ایسی چیز کی طرف
سریعا ویبلی جسمه ومفاصله — جو اس کے شباب کی منزلوں

کو بیکار اور ضعیف کر دینے والی ہے۔ اور جو چہرہ کی رونق کو جلد مٹا دینے والی اور جسم و مفاصل کو کمزور و بیکار کرنے والی ہے۔

جہاد سے واپس آکر میں نے اپنے شیخ سے اس کا ذکر کیا۔ اور قبور کے تقریباً یکساں اور عبرت انگیز اشعار پر اپنی حیرت کا اظہار کیا۔ شیخ نے واقعہ سنکر فرمایا: "اور ان قبر والوں کا واقعہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے"۔ میں نے کہا: "واقعہ سنائیے"۔ شیخ نے بیان کیا: "یہ قبریں تین بھائیوں کی ہیں۔ ان میں سے ایک امیر و رئیس تھا، دوسرا سوداگر اور تیسرا زاہد۔ ان میں سب سے پہلے زاہد کی موت کا وقت آیا۔ دونوں بھائیوں نے اس کے پاس پہنچ کر کہا: "ہمارے مال میں سے جو چیزیں تم کو پسند ہوں یا

جس قدر مال تم چاہو خدا کی راہ میں خیرات کردو" زاہد نے کہا" مجھ کو تمہارا مال خیرات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ تم سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ تم اس عہد کی خلاف ورزی نہ کروگے" بھائیوں نے کہا" تم جو وصیت کروگے، ہم اس کے موافق کام کریں گے، اور ہرگز اس کی خلاف ورزی نہ کریں گے" زاہد نے کہا" جب میں مرجاؤں تو تم دونوں مجھ کو غسل دینا۔ کفن پہنانا، جنازہ پر نماز پڑھنا اور کسی اونچی جگہ پر دفن کرکے قبر بنانا اور قبر پر یہ دو شعر لکھ دینا۔

وکیف یلذ العیش من ہو عالم ۔ بان الله الخلق لابد سائلہ

فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ ۔ ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ

جب تم ان تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ، تو پھر روزانہ میری قبر پر آیا کرنا۔ ممکن ہے خداوند تعالےٰ تم کو ہدایت عطا فرمائے اور تم ان اشعار سے نصیحت و عبرت حاصل کرو۔

زاہد نے جو وصیت کی تھی، بھائیوں نے اس پر عمل کیا، اور امیر زادہ میں بھائی حسب وصیت اپنی محافظ جمعیت یا سپاہیوں کے ساتھ قبر کی زیارت کو روزانہ جانے لگا۔ حسب معمول تیسرے دن قبر کی زیارت کو گیا۔ بیٹھ کر فاتحہ اور آیات قرآن پڑھیں، اور متوفی بھائی کے لئے دعائے مغفرت کی، اس کے بعد واپسی کے لئے کھڑا ہی ہوا تھا کہ قبر کے اندر سخت ہتھوڑے اور مونگریاں پڑنے کی آوازیں آئیں۔ اس قدر سخت کہ رئیس و امیر بھائی کے قلب پر اس کا بڑا اثر ہوا، اور وہ گھبرا گیا۔ رات کو اس نے بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا۔ یہ ہتھوڑوں اور مونگریوں کی آواز آپ کی قبر میں کیسی تھی؟" متوفی بھائی نے جواب دیا" یہ ہتھوڑے اور مونگریاں آپ کی نافرمانی کی تھیں جو میں نے ایک مظلوم کی مدد نہ کرنے میں کی تھی" یہ خواب دیکھ کر امیر زادہ میں بھائی صبح کو نہایت رنجیدہ اور غمگین حالت میں اٹھا۔ گویا اس حالت میں کہ بخار اس پر چڑھا ہوا تھا۔ اس نے فوراً اپنے سوداگر بھائی کو بلایا، اور اپنے خاص دوستوں کو بھی۔ اور سب کو مخاطب کرکے کہا" میں تم کو گواہ بناکر کہتا ہوں۔ کہ اب میں آپ لوگوں کے درمیان زندگی بسر کرنا بہتر نہیں سمجھتا۔ میں تمام چیزوں سے ترک تعلق کرکے جاتا ہوں، اور واپس نہ آؤں گا۔" یہ کہہ کر اس نے امارت و ریاست ترک کردی، اور پہاڑوں میں جاکر عبادت میں مشغول ہو گیا، اور چرواہوں کو اپنا انیس بنالیا کچھ عرصہ بعد وہ مرض الموت میں گرفتار ہوا، بھائی کو چرواہوں سے اس کی اطلاع ہوئی، تو وہ بھائی کے پاس گیا اور کہا" بھائی جان! کچھ وصیت فرمائیے گا؟" رئیس بھائی نے کہا" کس چیز کی وصیت کروں، نہ میرے پاس مال ہے نہ سامان و اسباب۔ البتہ تم سے ایک عہد لیتا ہوں۔ امید ہے کہ تم اس کو پورا کروگے۔ جب میں مرجاؤں تو مجھ کو میرے زاہد بھائی کے پہلو میں دفن کردینا، اور میری قبر پر یہ دو شعر لکھ دینا۔

وکیف یلذ العیش من کان موقنا ۔ بان المنایا بغتة مستعاجلہ

فتسلبہ ملکا عظیما و بہجة ۔ وتسکنہ القبر الذی ہو آہلہ

اور مجھ کو دفن کردینے کے بعد تین دن تک میری قبر کی زیارت کرنا اور میری مغفرت کی دعا طلب کرنا۔ ممکن ہے خداوند تعالےٰ مجھ پر رحم فرمائے اور بخش دے۔ (باقی آئندہ)

اعجاز نما پارہ سورہ معہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم سے مندوں اور خوشنما ہے۔ ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر خواص القرآن، فوائد القرآن، شان نزول، ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں، ہر سورہ کے شروع میں اس کے مجرب اور مستند اعمال اور اوراد و وظائف و نقش دیئے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ درود تاج۔ درود لکھی دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبندیہ اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات ﷺ اور اسمائے بدریین وغیرہ معہ ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۴۰ صفحے قیمت صرف ۸ر فہرست مضامین حسب ذیل ہے:-

سورہ یٰسین	سورہ نوح	دعائے گنج العرش	ترکیب آیۂ کریمہ	ترکیب نماز استخارہ	درود تاج	دعا ماہ رمضان	ترکیب اوراد	بعض تاریخیں
سورہ فتح	سورہ جن	ترکیب ختم خواجگان	ترکیب چہل کاف	مشائخ طریقت کے	تکبیرات سبعہ پڑھنے	آخر عشرہ رمضان	اسبوع	فضائل و خواص
سورہ رحمٰن	سورہ کہف	مناجات خواجہ	ترکیب استخارہ	اشغال	کی ترکیب	کی عبادت	ترکیب صلوٰۃ الاسرار	بسم اللہ
سورہ واقعہ	سورہ نبا	معین الدینؒ	مسبعات عشر	اسمائے مبارک رسول	حفظ قرآن کی دعا	سفر پر جانے کا عمل	ترکیب صلوٰۃ	وظیفہ اسمائے
سورہ ملک	سورہ فلق	مراقبات مشائخ	ترکیب نماز تسبیح	کریم ﷺ	حضور ﷺ کو خواب میں	نماز حاجت	فاطمہؓ	بدریین وغیرہ
سورہ مزمل	سورہ ناس	درود اکبر	ترکیب نماز تہجد	اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ	دیکھنے کا عمل	حزب البحر کامل	سفر پر جانے کی دعا	قیمت ۸

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ملفوظات باقی باللہ رح

(ایک اہم اور نایاب کتاب جس میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں)

(جامع سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۲۲. انسان اخلاص اور محبت کیلئے مامور ہے

ایک صحبت میں حضرت خواجہؒ نے چند خاص باتیں بیان کیں جن کا ذکر مختصر الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

۱. حاضرین کو مخاطب کر کے حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "برزخ اور حشر[1] کا معاملہ بہت ہی دور و دراز معاملہ ہے"۔

۲. کوئی سعادت اس کے برابر نہیں کہ حق تعالیٰ کے ساتھ کسی کو انس[2] ہو جائے، اور جب انس میں دوام حاصل ہو جائے تو پھر کوئی انتظار باقی نہیں رہتا۔

۳. فرمایا کہ "انسان اخلاص و محبت کے لئے مامور ہے اور محبت کی خاصیت اپنے غیر کو جلا دینا ہے (یعنی جس ذات سے محبت ہو اس کے سوا کو جلا دینا اور فنا کر دینا ہے) یا یہ کہ انسان اخلاص و محبت کے لئے مامور ہے، انسان پر اور فرائض بھی ہیں، یعنی تکالیف شرعیہ کو برداشت کرنا (کہ وہ ان کے برداشت پر مجبور ہے)

۲۲۳. اہل اللہ کے تین فرقوں کا بیان

اہل اللہ کی نسبت گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ حضرت خواجہؒ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "اہل اللہ کے تین فرقے ہیں ایک تو عباد یعنی عبادت کرنے والے لوگ۔ دوسرے صوفیہ، اور تیسرے ملامتیہ عابد وہ لوگ ہیں جو صرف ظاہری عبادت پر اکتفا کرتے ہیں۔ یعنی فرائض و سنن ادا کرنے کے بعد نوافل اور امور خیریہ کو بھی بجا لاتے ہیں، اور خیرات و صدقات اور دوسرے نیک کاموں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ مواقع پر کسی نیکی کو فروگذاشت نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو صوفیہ کے ذوق و وجد اور لطف ذکر و شغل سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی ان چیزوں میں سے ان کو کچھ نصیب نہیں ہوتا، اور جب کسی کو ان چیزوں میں سے کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ عابدوں کے گروہ سے نکل کر صوفیا میں شامل ہو جاتا ہے۔

صوفیا وہ لوگ ہیں جو وجد کے ذوق سے بہرہ مند ہیں۔ خوارق و کرامات کو عوام سے پوشیدہ نہیں رکھتے۔ ان کی نظر تمام امور میں حق تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ یعنی تمام امور کو خالق کی طرف سے جانتے ہیں، اور خلق کو خدا کا مظہر مانتے ہیں۔ اس جماعت میں بعض امور سے کچھ کچھ رعونت اور رعنائی پائی جاتی ہے۔

ملامتیہ وہ لوگ ہیں جو عوام کے لباس میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ یعنی عوام میں اور ان میں کوئی چیز امتیاز کی نہیں پائی جاتی عبادت میں سے بظاہر وہ فرائض اور سنن موکدہ پر کفایت کرتے ہیں۔ اخلاص میں کافی کوشش کرتے ہیں، اور خوارق و کرامات کو ظاہر نہیں ہونے دیتے، اور نہ اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ دنیا محل ظہور نہیں ہے۔ اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں فرمایا ہے۔ اس کے اتباع میں اپنے آپ کو بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیئے، ان لوگوں میں رعونت بالکل نہیں پائی جاتی۔

یہ بیان فرما کر حضرت خواجہؒ نے ظاہر کیا کہ "ملامتیہ فرقہ کے لوگ عبودیت کے تمام کی نہایت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اگرچہ رتبہ میں یہ صوفیا سے بہت نیچے ہیں"۔

---

[1] حضرت خواجہؒ کی مراد غالباً اس سے یہ ہے کہ برزخ اور حشر کے معاملات تو دنیا کے فنا ہونے کے بعد کے معاملات ہیں۔ ان کی فکر میں نہ پڑو اور ان سے تعلق نہ رکھو، خاصان خدا کا کام تو صرف یہ ہے کہ بغیر کسی طمع یا خیال اجر کے اپنے آپ کو خدا کی محبت میں فنا کر دیں، اور زندگی کا ایک لمحہ بھی خدا کی یاد سے غافل ہو کر نہ گذاریں۔ ۱۲۰ مولف۔

[2] انس کے لغوی معنی میل اور محبت کے ہیں۔ اصطلاح طریقت میں اس روحانی تعلق کو کہتے ہیں، جو انسان کو خدا سے ہوتا ہے۔ خواجہ صاحبؒ اس تعلق کو تمام تعلقات سے برتر فرماتے (ہیں) ..... کہ جب تعلق سارے بیانے بنا دے تو پھر کسی اور چیز کا انتظار باقی نہیں رہتا ہے۔ ۱۲۰ مولف۔

۳۳۴۔ نغمہ کی بحث

نغمہ کے مسئلہ پر گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ فقہا اگرچہ نغمہ کو مکروہ کہتے ہیں، لیکن بعض مشائخ نے اس کو مباح کہا ہے، ان مشائخ کے نزدیک نغمہ اگرچہ مباح ہے، لیکن مبتدی کو وہ اس کی اجازت نہیں دیتے، اس لئے کہ وہ نغمہ کی اہلیت نہیں رکھتا ہے" اس کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "جو لوگ نغمہ سننے کے قائل ہیں، ان کے نزدیک نغمہ سننے میں یہ حکمت ہے کہ نغمہ سننے کے وقت سالک کی طبیعت ساکن اور اپنی جگہ پر قائم ہو جاتی ہے (یعنی نغمہ سالک کی طبیعت میں سکون و طمانیت پیدا کر دیتا ہے اور سکون و طمانیت نصیب ہونے پر روح معانی کا ادراک آسانی سے کر لیتی ہے (اور فہم معانی میں روح کو کوئی دشواری پیش نہیں آتی) اور سالک کا مقصد و محبوب معانی کا ادراک ہی ہوتا ہے اور (خلاصہ یہ کہ صوفیا) نغمہ کو زیور کی مانند خیال کرتے ہیں، ورنہ نفس نغمہ میں مبتلا نہیں ہیں (یعنی جس طرح زیور عورت کے حسن میں کچھ خوبیاں پیدا کر دیتا ہے، اسی طرح نغمہ سالک کی روح میں طمانیت کی لہر دوڑا دیتا ہے، اور وہ معانی کا ادراک کر لیتا ہے۔ حقیقت میں نہ زیور حقیقی حسن کو بڑھاتا ہے، اور نہ نغمہ کوئی مفید [illegible]

۳۳۵۔ نغمہ کی بحث میں شکوک و شبہات کا جواب

مذکورہ بالا گفتگو و بحث کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ نغمہ سننے کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نغمہ سننے والے پر حق تعالیٰ کی محبت غالب ہو" حضرت خواجہؒ کا یہ ارشاد سنکر ایک ارادت مند نے عرض کیا کہ "حق تعالیٰ کی محبت کے غلبہ کی کیا کیا علامت ہے؟" حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "حضور صلعم کا کامل اتباع اور فرمانبرداری" ارادتمند نے عرض کیا کہ "ممکن ہے جو شخص حضورؐ کا کامل اتباع کرتا ہو اس کی غرض اس سے حصول جنت ہو، یا عذاب دوزخ سے نجات" حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو کامل مطیع نہیں کہتے، ورنہ اس کو اہل اللہ کے گروہ میں سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر کا اتباع تو ظاہر ہے۔ باطن کا اتباع یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا سالک کا مطلوب اور کچھ نہ ہو"

(باقی آئندہ)

حدیث شریف کی دوسری کتاب
مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سنی شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف سب کے نزدیک یکساں صحیح ہے اس کی دو جلدیں ہیں پہلی جلد ۸۰۲ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو تیس احادیث ہیں، دوسری جلد ۱۰۱۱ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو چالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے، مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں۔ ایمان کامل۔ طہارت، حیض، نفاس، نماز، مسجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج، چاند گرہن، قحط سالی۔ جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح۔ دودھ پلانا۔ طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیا، نیکی، خیرات، تقدیر، غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلمؒ کے حالات صحیح مسلم کامل کے حالات، صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبویؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کیلئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت [illegible] صفحے قیمت [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible] اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible]
خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible]

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں۔
حدیث شریف کی گیارہ کتابیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی

گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی۔ مسند امام شافعیؒ، مسند امام احمد، بیہقی، رزین اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں [illegible] دو سو روپے سے کم نہیں مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین [illegible] مشکوٰۃ المصابیح میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں۔ [illegible] دوسری صدی ہجری کے نہایت مستند محقق جامع احادیث تھے دنیائے اسلام [illegible] سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ [illegible] کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و لفظ بلفظ اردو ترجمہ۔

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے اور اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری [illegible] کے جمع کر دی ہیں۔ اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے [illegible] اداروں نے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث [illegible] کتاب ہے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے [illegible] شروع [illegible] میں طویل فہرست مضامین ہے۔ اس کے بعد گیارہ جامعان حدیث [illegible] ہیں۔ آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات [illegible] اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۱۰۵۲ صفحے
قیمت ہر دو جلد [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible] محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔
دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگایئے۔ ریلوے سے [illegible] پیشگی وصول ہونے [illegible] کسی صورت میں نہیں بھیجا جاتا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی DELHI

مذہبی معلومات

مسائل رمضان المبارک

(از معاون ایڈیٹر)

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت کا مہینہ ہے، اس مبارک مہینہ میں حق سبحانہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا بندوں پر نزول ہوتا ہے، بہت خوش قسمت و مبارک ہیں وہ لوگ جو روزہ رکھیں اور اس پاک مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یوں تو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیاں تو ضرور بقدر اخلاص سات سو گنے تک تو میں دیتا ہی ہوں، مگر چونکہ روزہ خاص میری خوشنودی کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا بدلہ میں خود دوں گا، اور فرمایا کہ روزہ عذاب دوزخ سے بچانے کی ایک ڈھال ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی مہک خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ محبوب و مقبول ہے اور فرمایا کہ جو شخص رمضان کے دنوں میں روزہ رکھے اور رات کو عبادت (تراویح وغیرہ) تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور فرمایا کہ روزہ دار سے اگر کوئی جاہل لڑنے جھگڑنے لگے تو کہدے بھائی میں تو روزہ سے ہوں۔ یعنی مجھے لڑائی جھگڑے سے معاف رکھو اور فرمایا کہ جس شخص نے بغیر عذر شرعی رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا، تو پھر ساری عمر کے روزے بھی اس کے قائم مقام نہ بن سکیں گے یعنی ثواب و فضیلت میں ایک روزے کے برابر نہ ہوں گے۔

روزہ فرض ہونے کی شرطیں

مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم، تندرست ہونا اور عذروں سے خالی ہونا، جن کی وجہ سے روزہ رکھنا مباح ہو جاتا ہے۔ ان عذروں کا آگے ذکر آتا ہے۔

روزہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

نیت یعنی دل سے روزہ کا قصد کرنا اور زبان سے نصوم غداً نویت من شہر رمضان کہنا مستحب ہے۔ اگر نیت روزہ کی نہ کرے اور تمام دن نہ کھائے نہ پیئے، تاہم روزہ صحیح نہ ہوگا۔ روزہ کی نیت سحری کھانے کے بعد کر لی لیکن صبح صادق سے پہلے کھانا پینا درست ہے۔ رمضان کے ہر روزہ کی نیت ہر روز کرنی چاہیئے سحری کھانا نیت کے قائم مقام ہے۔

سحری کھانے کا بیان

سحری کھانے کی حدیث شریف میں بہت فضیلت آئی ہے۔ اور اس کو انبیا علیہم السلام کی سنت فرمایا گیا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو۔ اس میں بہت برکت ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر ہی کھائے، بلکہ جس قدر رغبت ہو کھالے۔ ایک دو لقمے یا پانی کے ایک دو گھونٹ پی لینے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔ سحری آخری وقت میں کھانی مستحب ہے۔ بشرطیکہ طلوع صبح صادق سے یقیناً پہلے ختم کر دی جائے۔ اگر صبح صادق ہو جانے کا شبہ ہو جائے تو پھر نہ کھائے سحری کھانے کی اجازت صبح صادق سے پہلے پہلے تک ہے کسی ناواقف موذن کی اذان سے سحری کھانا ممنوع نہیں ہو جاتا۔

افطار کا بیان

آفتاب غروب ہوتے ہی افطار کرنا مستحب ہے۔ دیر نہ کرنی چاہیئے ہاں ابر کے دن احتیاطاً تھوڑی تاخیر بہتر ہے۔ کھجور سے افطار مستحب ہے کھجور نہ ہو تو پانی افضل ہے۔ اگر کسی اور چیز سے افطار کیا جب بھی مضائقہ نہیں، افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا بہتر ہے اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ۔

مستحبات روزہ

روزہ میں لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنا، کثرت سے عبادت کرنا شب بیداری کرنا، عشرہ اخیر کا اعتکاف کرنا۔

مکروہات روزہ

روزہ میں یہ چیزیں مکروہ ہیں، ان میں سے کسی بات کے کرنے سے روزہ کا ثواب کم ہو جاتا ہے، غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا چغلی کھانا کسی کو برا کہنا۔ گالی دینا۔ بلا ضرورت کسی چیز کو چبا کر تھوک دینا۔ روزے کی حالت میں بلا ضرورت ناپاک رہنا ... تھوک جمع کرکے نگل جانا۔

مفسدات روزہ

قصداً کھا پی لینا۔ قصداً منہ بھر کے قے کرنا۔ کان یا ناک میں دوا ڈالنا قصداً جماع کرنا۔ حلق کے راستے یا حقنے کے ذریعہ پیٹ میں دوا پہنچانا۔ روزہ یاد ہونے کی حالت میں کلی کرتے ہوئے بلا قصد حلق میں پانی چلا جانا۔ صبح صادق کے بعد رات سمجھ کر سحری کھا لینا۔ دن میں یہ سمجھ کر کہ شام ہو گئی افطار کر لینا۔ ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور قضا واجب ہوتی ہے۔ اور صرف اس صورت میں کوئی قضا یا جوا

قصداً کھالے یا قصداً جماع کرے کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔

مستثنیات روزہ

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا ہے۔ بھولے سے کھا پی لینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے ہو جائے، یا خواب میں احتلام ہو جائے، یا قے خود بخود آ کر حلق میں لوٹ جائے، یا آنکھ میں دوا ڈالی جائے۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ میں مسواک کرنا، خوشبو سونگھنا، سرمہ لگانا، سر میں تیل ڈالنا جائز ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے عذر

اگر مرض پیدا ہونے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو دودھ پلانے والی کو اپنی یا اپنے بچوں کی جان کا خوف ہو، یا عورت حاملہ ہو، اور روزہ سے نقصان کا خوف ہو یا مسافر ہو یا شدت بھوک و پیاس سے جان کا خوف ہو، ان تمام حالتوں میں جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور عذر زائل ہونے کی صورت میں قضا کرے۔ سوائے حیض و نفاس کے باقی عذروں کے ہوتے ہوئے روزہ رکھ لے تو ہو جائے گا۔ اور اتنا بوڑھا کہ نہ اُسے روزے کی طاقت ہے اور نہ آئندہ امید کہ طاقت ہوگی اسے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے۔

نماز تراویح

نماز تراویح رمضان شریف میں مرد اور عورت دونوں کیلئے سنت موکدہ ہے (در مختار) نماز تراویح روزہ کے تابع نہیں ہے جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں، ان کو بھی تراویح پڑھنی سنت ہے اگر نہ پڑھیں گے تو ترک سنت کا گناہ ان پر ہوگا۔ مسافر اور مریض جو روزہ نہ رکھتا ہو اور اسی طرح حیض و نفاس والی عورت اگر تراویح کے وقت طاہر ہو جائے، اور اسی طرح وہ کافر جو اسلام لائے۔ ان سب کو تراویح پڑھنا سنت ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا (مراقی الفلاح) تراویح کا وقت بعد نماز عشا کے شروع ہوتا ہے اور صبح کی نماز تک رہتا ہے۔ نماز عشا سے پہلے اگر تراویح پڑھی جائے تو اس کا شمار تراویح میں نہ ہوگا۔ بہر حال تراویح پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

اعتکاف

رمضان شریف کے آخر عشرہ میں مسجد میں ٹھیرنا سنت موکدہ ہے۔ عورتوں کو اپنے اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا چاہیئے۔ بلا ضرورت باہر نہ جائے۔ اعتکاف میں نفلیں و تسبیحیں۔ تلاوت قرآن شریف کرنی چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عبادت کا اہتمام خصوصاً آخر عشرہ میں زیادہ فرماتے تھے۔ تخصیص کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر غالباً اسی عشرہ میں ہوتی ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وارد ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

صدقہ فطر

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ یا مال زکوٰۃ نہ ہو، مگر ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال اس کے پاس ہو جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ صدقہ اپنی طرف سے اور باپ پر اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دینا واجب ہے۔ اگر نابالغ اولاد مالدار ہو تو ماں باپ پر واجب نہیں، بلکہ ان ہی کے مال سے دے۔ میاں پر بیوی کی طرف سے اور بیوی پر شوہر کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ دے دیں تو احسان جائز ہے۔ صدقہ فطر میں گیہوں یا اس کا آٹا دے تو انگریزی تول سے پونے دو سیر دینا چاہیئے، یا جو یا جو کا آٹا دے تو اس کا دگنا اگر کوئی دوسرا اناج دینا چاہے تو اتنا دے کہ اس کی قیمت پونے دو سیر گیہوں کے برابر ہو۔ گیہوں اور جو کی قیمت دیدی جائے تو جائز ہے۔ ایک آدمی کا صدقہ ایک ہی فقیر کو دے، باقی فقیروں کو اختیار ہے صدقہ فطر کے مستحق وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

سنن عید الفطر

غسل کرنا، حتی المقدور عمدہ کپڑے پہننا خوشبو لگانا کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا۔ ایک راستہ سے جانا دوسرے سے واپس آنا پیدل جانا۔ آہستہ تکبیر کہنا۔

نماز عید الفطر

نماز کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر واجب کی ساتھ چھ تکبیروں کے پیچھے امام کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھے۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ پہلی دو مرتبہ میں ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار باندھ لے دوسری رکعت میں قرآت کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہے، ہاتھ ہر بار چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کہتا ہوا رکوع کرے نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور سب لوگ خاموشی سے سنیں، دور والے لوگ جن کو آواز نہ پہنچے، وہ بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ عید کی نماز میں اذان اور تکبیر نہیں ہوتی۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

افسانے

مجھے جانے دو

(از جناب اختر حسین صاحب رائے پوری)

"مجھے جانے دو" اس نے کہا، اور جب تک میں اُسے روکوں، وہ ہاتھ چھڑا کر جا چکی تھی، اندھیرے میں اس کی آنکھوں کی ایک جھپک اور دہلیز پر پاؤں کے بچھوے کی ایک جھنک سنائی دی، وہ چلی گئی اور میں کوٹھری میں اکیلا رہ گیا۔

میں وہاں جانا نہ چاہتا تھا۔ میں اکثر اس مکان کے آگے سے گذرا تھا۔ اور شام کے وقت کچھ جوان لڑکیوں کو اس کے پھاٹک کے آگے کھڑا پایا تھا۔ جاڑے کی راتوں میں نیم آستین جمپر پہنے ہوئے یہ چھوکریاں راہ چلتوں کو لبھانے کی تدبیر کیا کرتی تھیں کوئی بھی آنکھوں والا غازے کی سرخی میں عصمت کے خون کی جھلک دیکھ سکتا تھا۔ ان کے جسم کا ہر رواں تھرتھرا کر کہہ رہا تھا۔ ہمیں لے لو۔ ایک روپے کے بدلے۔

ان میں سے بعض سگریٹ کا دھواں نہایت نزاکت سے کسی رنگیلے کے منہ پر تھوک دیتی تھیں۔ اور کوئی منچلی کسی بدنما مارواڑی کے جوتے پر پان کی پیک تھوک دیتی تھی جب وہ پلٹ کر دیکھتا تو لڑکیاں آنکھ مار کر کھلکھلا پڑتی تھیں۔ ان کی ہر ادا زبان حال سے کہتی تھی — ہمیں لے لو — ایک روپے کے بدلے۔

ٹریم پر شریف زادیوں اور موٹروں پر امیر زادیوں کے کھیپ کے کھیپ گذرا کرتے تھے۔ ان سستی طوائفوں پر نظر پڑتے ہی وہ توبہ استغفار کے ساتھ دوسری طرف دیکھنے لگتی تھیں۔ یہ بدبخت، نسوانیت کی کلنگ، خدا انہیں غارت کرے۔ چند ٹکوں کے لئے، شراب کی ایک بوتل یا سگریٹ کی ایک ڈبیا کے لئے یہ اپنا تن ہر ایرے غیرے کے سپرد کر دیتی ہیں — اور ہم؟ پھر وہ اپنے شوہروں کو یاد کرنے لگتی تھیں، جنہوں نے انہیں اونچی حویلیاں، ریشمی ساریاں اور چھ چھ بچے عطا کئے تھے۔

اس مکان سے لگ کر کالی دیوی کا ایک چھوٹا سا مندر تھا۔ یہ کالی کلوٹی اور ننگ دھڑنگ دیوی اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے لیل و نہار کا تماشہ دیکھا کرتی تھی۔ شام کو جب آرتی شروع ہوتی اور کمسن لڑکیاں اس کے سامنے ناچنے لگتیں تو مٹی کے چراغوں کی دھندلی جوت میں اس کی شکل زیادہ پُر اسرار ہو جاتی۔

معلوم ہوتا کہ عورت کی روح ایک سیاہ کفن اوڑھے ہوئے اپنی تپسیا میں مگن ہے، اور ایک آن میں مرد کو فنا کر دے گی جو لوگ درشن کے لئے آتے وہ ہاتھ باندھے ہوئے للچائی ہوئی نظروں سے ان بنت ساز کو تاکا کرتے تھے، اور جب وہ التفات نہ کرتیں تو بے زبانی حیا ان طوائفوں کو گھورنے لگتے جو پجاری کے ڈر کے مارے سیڑھی کے نیچے سر جھکائے کھڑی رہتی تھیں۔

ان میں سے ایک کا انداز سب سے نرالا تھا۔ اس کے دل میں پوجا کی عظمت کا مطلق احساس نہ تھا۔ وہ سگریٹ پیتے ہوئے نہایت اطمینان سے آرتی کا تماشہ دیکھتی، اور وقتاً فوقتاً کیرتن کی لے پر پیروں سے ٹھیک دینے لگتی جب کوئی بوڑھا اپنی پھٹی ہوئی آواز سے تال کو بے تال کر دیتا، تو وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑتی اور پجاری کو پکار کر کہتی — "ارے، ذرا سی سری تو بنا تا"

اور کیرتن کا نغمہ کسی مجروح پرندے کی طرح دیر تک تڑپتا رہتا تھا۔

جب میں نے پہلی مرتبہ اُسے دیکھا تو میرا دل آپ ہی آپ مبہوت ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا، میں وہاں سے بھاگتے بھاگتے بھی اس کے قریب پہنچ گیا۔

لیکن اس نے بے پروائی سے مجھے دیکھا اور اپنی ایک سہیلی سے پوچھنے لگی "اری اس حرامزادے سے کتنے اینٹھے؟"

اب میں ہر شام کو اس فٹ پاتھ پر سے گذرنے لگا، جب اس مقام پر پہنچتی تو ذرا حیرانی سے میری طرف دیکھتی، اور پھر کچھ مسکرا کر اپنی ہم چشموں سے باتیں کرنے لگتی تھی کبھی وہ وہاں نہیں بھی ہوتی تھی، اور میں سمجھ جاتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ میرے دل پر چوٹ سی لگتی، خون کی روانی تیز ہو جاتی، اور ماتھے پر پسینہ کی بوندیں آ جاتیں۔ دور سٹریمپ کے کھمبے کا سہارا لئے میں گھنٹوں کھڑا رہتا تھا، حتیٰ کہ پیر شل ہو جاتے تھے۔ میں یوں ہی ٹکٹکی باندھے اس پھاٹک کو تاکتا رہتا تھا۔ بہتیرے شریف اس کے اندر سے نکلتے اور دائیں بائیں دیکھ کر لپکتے ہوئے بھیڑ میں گم ہو جاتے تھے۔ لمبی لمبی چوٹیوں اور کھچڑی ڈاڑھیوں والے بیسیوں بدمعاش اس چکلہ گھر سے برآمد ہو کر بھیلی

بلیوں کی طرح پنجے دبائے بھاگتے نظر آتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے کیونکر اس سے ہمکلام ہونے کی جسارت کی تھی۔

اسی روز میں اپنے سب سے پیارے دوست کو قبر میں لٹا کر لوٹا تھا۔ اب دنیا میں میرا کوئی اپنا نہ تھا۔ وہ دق میں گھل گھل کر مر گیا، اور میں اس کے علاج کا کوئی انتظام نہ کر سکا۔ جب وہ مر گیا تو ہم نے اسے مٹی کے تودوں کے نیچے دبا دیا۔ جب وہ قبر میں سلا دیا گیا تو میں نے کلیجہ تھام کر آخری مرتبہ اس کے چہرے کو دیکھا، اس پر اب بھی وہی بھولا پن تھا۔ گویا انسان سماج کی قبر میں چاندی کے ڈھیلوں کے نیچے دب گیا۔ اور اس نے مرتے مرتے کہا — میری پیپ تمہارے جسم کو سڑائے گی، میرا خون تمہارے بدن کو تپ دے گا۔ میرے آنسو تمہارے گوشت کو گلائیں گے۔

میں قبرستان سے لوٹا۔ تو میرے جسم کے اندر کچھ نہ تھا۔ ضمیر کی جگہ کوئی چیز بھائیں بھائیں کر رہی تھی، ایک خلا جس میں کاہش کے سوا کچھ نہ تھا۔

شام کے وقت بلا ارادہ میں اسی مکان کے آگے موجود تھا میں نے بنا کچھ کہے ہاتھ پکڑ کر اُسے اندر گھسیٹ لیا۔

* * *

اس نے مجھے ایک روپیہ دے کر کہا "اس مندر کے پیچھے کی گلی میں ایک کلال کی دوکان ہے، وہاں سے ایک ادھا خرید لاؤ"

میں نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا، لیکن اس وقت نہ جانے کیا ہو گیا میں نے تہیہ کر لیا کہ ہر وہ کام اچھا ہے جسے دنیا بُرا کہتی ہے۔ پھر میں اس کلال کی دوکان میں گھس گیا۔

مٹی کے بڑے بڑے مٹکے جن پر جھاگ کے بادل سمٹ آئے تھے، جیسے بھینس کے تھن سے دودھ ٹپک رہا ہو۔ ان میں مکھیاں اور مکوڑے تیرتے ہوئے۔ اندر متوالے مل کر گا رہے تھے اور مست تھے۔

" ایک شامبرون کا آآآآ .... بہا آآآ .....

دے نالا ....." میں نے جلدی سے ایک ادھا خریدا، اور دوآنے کی چاٹ۔ چٹپٹی مسالے دار۔

اس نے مُنہ لگا کر دیکھتے دیکھتے آدھی بوتل ختم کر دی پھر چپ چاپ ایک سگریٹ سلگایا، اور میری طرف دیکھ اپنے پاؤں پھیلا کر ٹوٹی ہوئی آرام کرسی پر دراز ہو گئی۔

یک بیک وہ زور سے ہنسی اور مجھے غور سے دیکھ کر پوچھا "تم یہاں کیوں آئے؟"

ہوا بند تھی۔ کھڑکی سے آسمان کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نظر آ رہا تھا جس میں دو تین ستارے چنبیلی کے پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سوال کا جواب کیا ہو سکتا تھا۔

"بولتے نہیں۔ میں پوچھتی ہوں کہ تم یہاں کس غرض سے آئے ہو۔ مجھے اس مرد سے نفرت ہوتی ہے جو عورت کے پاس بیٹھ کر اپنا مدّعا زبان سے نہیں بلکہ نگاہ سے ظاہر کیا کرتا ہے۔ اور اس گھڑی کا منتظر رہتا ہے، جب عورت خود اس سے کچھ پوچھ لے۔ تم چاہتے کیا ہو؟"

اس نے بوتل کی بچی ہوئی شراب اپنے گلے کے نیچے اتار لی اور سگریٹ کا ایک گہرا کش لے کر باہر دیکھنے لگی۔ میں بدستور چپ تھا۔ خود مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ میں کیوں آیا ہوں، اور کیا چاہتا ہوں۔

پھر وہ اٹھ کر کوٹھری میں ٹہلنے لگی۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی، اور اس میں اپنی صورت دیکھنے لگی جب وہ دوبارہ ہنسی، تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کوئی مُردہ ہنس رہا ہے۔

"یہ میری ہی صورت ہے۔ اگر میں کاجل، غازہ اور لاکھے کو دھو ڈالوں تو کیا رہ جائے — دھندلی آنکھیں پچکے ہوئے گال، سوکھے ہوئے ہونٹ۔ تین سال کے اندر کیا سے کیا ہو گیا۔ میرے جسم کو گھن لگ چکا ہے میں اندر سے کھوکھلی ہو گئی ہوں۔ مجھے ایسی ایسی بیماریاں لگ گئی ہیں، جن کے تصور سے تمہیں دحشت ہو گی، اور تم یہاں سے بھاگ جاؤ گے۔

دیر تک وہ کچھ سوچتی رہی۔ اس کا مُنہ غصہ سے تمتا رہا تھا۔ مجھ پر آنکھیں گاڑ کر وہ کہنے لگی: اور یہ بیماریاں مجھے کہاں سے لگیں؟ یہ تم جیسے چاہنے والوں کا ہی عطیہ ہے۔ مرد — سوزاک اور آتشک کے جراثیم کا باپ!

تم ابھی اس کوچے سے ناواقف ہو۔ نہیں جانتے کہ عورت کیا ہے۔ اگر تمہیں اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح معلوم ہوتا کہ وہ مٹی کا ایک کھلونا ہے اور بس، تو تم آتے ہی اسے توڑ دیتے یوں حیرت اور ہیبت سے مجھے نہ تاکا کرتے۔ مگر تم ان لوگوں سے اچھے ہو جو جنگلی درندوں کی طرح دیکھتے ہی ہمارے سینوں پر آتے ہیں، ہمیں کتوں کی طرح بھنبھوڑتے ہیں۔ اور جب ہڈیوں میں گودا نہیں رہتا، تو ہمارے پلّو میں دو چار ٹکلیاں باندھ کر

چلے جاتے ہیں۔

پھر گھروالی آتی ہے۔ ہماری گرہ سے ایک ایک چھدام نکال کرلے جاتی ہے، اور اس کے بدلے ہمیں کھانے کے لئے روٹیاں اور سنگار کے لئے کاجل کی سلائی دے جاتی ہے۔

دن کے اجالے میں جب تم لوگ ادھر سے آتے جاتے ہو تو حقارت سے منہ پھیر کر اپنے ساتھیوں سے کہتے ہو۔ بہ ہوں چھنالا ہے۔ ان کمینی طوائفوں کو عصمت یا عزت کا ذرا پاس نہیں انہیں شہر سے نکال دینا چاہیئے۔

مگر رات کے اندھیرے میں تم کشاں کشاں آتے ہو اور ان خرابوں کو آباد کرتے ہو، تم اپنا منہ کالا کرکے اپنی حرام کی کمائی کے چند درم ہمیں دیتے ہو، اور پھر اس نجس میں اپنی حرم سرا کو بھاگتے ہو کہ بیوی، تو خیریت سے ہے؛

وہ ہانپنے اور کھانسنے لگی۔ اس کا سانس پھول گیا۔ اور وہ چارپائی پر گر پڑی۔ اس نے در و دیوار کو دیکھا، اور آپ ہی آپ کہنے لگی: "زیادہ دن نہیں۔ یہ مصائب بہت جلد ختم ہو جائیں گے اب سب کچھ خواب معلوم ہوتا ہے۔

جب میں مر جاؤں اور میری نعش لاوارثوں کے قبرستان میں پھینک دی جائے، تو تم علی گڑھ کے مولانا نورالاسلام سے ملنا۔ اس وقت ان کے پاس جانا، جب وہ منبر پر بیٹھے جمعہ کا خطبہ سنا رہے ہوں، اور تمہیں شرافت کی قسم کہ جب وہ اخلاق کی تفسیر بیان کرنے لگیں تو اپنی صف سے نکل کر کہنا: "مولانا میں ایک پردیسی ہوں، اور آپ کو یہ پیغام سنانے کے لئے کلکتہ سے آیا ہوں کہ بداخلاقی اس دنیا سے چل بسی۔ اب اسے ناحق نہ پیٹیے"۔

اور جب سب بڈھے اپنی عینکیں کھسکا کر تمہیں گھوریں اور پوچھیں کہ یہ کیا بکتا ہے، تو تم کہنا: "میں آپ کی بیٹی کے جنازے کا تماشہ دیکھ کر آ رہا ہوں۔ وہ جسے ایک حرامی بچہ پیدا کرنے کے جرم میں آپ نے گھر سے نکال دیا تھا، اُسے ایک مرد مومن نے کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر ڈال لیا۔ اور اسی طرح ہاتھوں ہاتھ وہ کلکتہ پہنچ کر طوائف کا پیشہ کرنے لگی۔ آپ کے ہم جنسوں نے اُسے تحفہ میں گھناؤنی بیماریاں دیں، اور جب وہ مر گئی، تو ایک حافظ نے اس کی قبر پر فاتحہ خوانی کی، جب تم یہ کہہ چکو گے تو لوگ تمہیں بہت پیٹیں گے، لیکن اپنی محبت کے صدقے میں اتنی تکلیف اٹھا لینا"

میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہاں سے بھاگ جاؤں مگر پیروں میں جیسے زنجیر پڑ گئی تھی۔

وہ پھر کھانسنے لگی، جب اس کا جی کچھ سنبھلا، تو میں نے دیکھا کہ وہ چپکے چپکے رو رہی ہے۔ تم لوگ جانوروں پر رحم کھاتے ہو ان پر کوئی تشدد کرتا ہے تو سزائیں دیتے ہو۔ میں نے سیٹھوں کو دیکھا ہے کہ چیونٹیوں کو شکر اور سانڈوں کو پوریاں کھلاتے ہیں۔ مگر عورت! آہ عورت پر اتنا ظلم کیوں کرتے ہو۔

گو عورتیں ہوتیاں بنکر شاید نفوں سے مردوں کی بہ نسبت زیادہ نفرت کرتی ہیں، انہیں معلوم نہیں کہ ہمارا وجود ان کے حق میں کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہم انہیں زنا بالجبر، اغوا اور علانیہ عصمت دری سے بچا لیتی ہیں۔

اور خدا — وہ ہماری کیوں نہیں سنتا؟ اگر اس کی جنت میں مردوں کے لئے جگہ ہے۔ تو دنیا کا ایک کونا ہمیں کیوں نہیں مل سکتا؟

اب ہوا چل رہی تھی، اور تاڑ کے پتے غمناک آواز میں کراہ رہے تھے۔ سڑک پر ٹریموں اور موٹروں کا شور بہت کم ہو گیا تھا۔ البتہ اکّے دکّے رکشا کی گھنٹی بج اٹھتی تھی۔ بادلوں نے آسمان کے اس ٹکڑے کو گھیر لیا تھا۔ اور ان میں کبھی کبھی بجلی چمک جاتی تھی۔

وہ پھر بولنے لگی: "میں نے صرف ایک مرتبہ محبت کی ہے، اور اب بھی اس فریب میں مبتلا ہوں، کہ وہ سچی محبت تھی۔ یہ فریب کبھی نہ ٹوٹے گا۔ کیونکہ قبل اس کے کہ میں اس کا امتحان دوں، وہ مر چکا تھا۔

وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں اٹھا کر کس التجا سے مجھے دیکھتا تھا وہی تصور مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ میں نے اپنا مایۂ حیات اُسے سونپ دیا، اور اس سے پہلے کہ وہ اس امانت کو لوٹائے، وہ پلیگ میں مر گیا۔

اس نے مجھے جو بچہ دیا، وہ حرامی تھا۔ کاش ہماری محبت کو اخلاق کی مہر مل جاتی، اور میرا بچہ مل جاتا؟

ان بھولی ہوئی باتوں کی یاد سے اس کا دل بھر آیا، اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اُسے کس طرح دلاسا دوں، جس ماں کے آگے اس کے بچے کی لاش پڑی ہوئی ہو، اور جس عورت کے آگے اس کے محبوب کا جنازہ اُسے تسلی دینے کا اسلوب کوئی زبان پیدا نہیں کر سکتی۔

جیسے وہ عدالت کے آگے بیان دے رہی ہو: "میری سوتیلی ماں نے اندھیری رات میں اس بچہ کی لاش آنگن میں گاڑ دی۔ اپنے بستر پر بیٹھے بیٹھے بجلی کی روشنی میں میں نے وہ نظارہ دیکھا، اور پھر چیخ کر بے ہوش ہو گئی"۔

دو تین روز بعد میرے سوتیلے ماموں نے مجھے گاڑی میں بٹھاکر الہ آباد کا ٹکٹ ہاتھ میں تھما دیا۔ یہیں سے میری مصیبت کا آغاز ہوتا ہے۔

الہ آباد ...... میرے تسبتی خالہ کا مکان ......
میری مرضی کے خلاف عصمت دری .... بدنامی کا ڈر ...... کلکتہ ...... یہ چکلہ گھر ...... "

زیر لب وہ یہ ٹوٹے پھوٹے جملے دہراتی رہی، اور چند لمحوں کے لئے اس کی آنکھ لگ گئی۔

میں دبے پاؤں اٹھا، اور نکل بھاگنے کی نیت سے جوتے پہننے لگا، اتنے میں وہ چونک کر اٹھ بیٹھی "کیا تم جا رہے ہو؟" اس نے اداسی سے پوچھا۔ اب اس کی آواز نرم و نحیف ہوگئی تھی۔ میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ اب بھی کچھ کہہ نہ سکا۔

"اچھا تو جاؤ، خدا حافظ۔ اب نہ آنا۔ میں تم سے انتقام نہیں لینا چاہتی، ورنہ کوئی ہوتا تو میں بصد شکر سوزاک اور آتشک کے چند جراثیم نذر کرتی، وہ کسی اور کو دیتا، اور یہ اس کے بچوں کو ورثے میں ملتے۔ غرض ساری انسانیت ان امراض میں مبتلا ہو جاتی۔ تب شاید سماج کے ٹھیکہ داروں کو ہوش آتا کہ اس بلا کی جڑ کہاں ہے؟

مگر کبھی کبھی آ کر پوچھ لینا کہ تیرے مرنے میں کتنی دیر ہے۔ کوئی کانوں میں کہہ رہا ہے کہ زیادہ نہیں۔

کوئی بھری جوانی میں مرتا ہے تو لوگ افسوس کرتے ہیں کہ کیسا نامراد چلا۔ لیکن مجھے دیکھو کہ زندگی سے موت کے سوا کچھ نہیں مانگتی۔ تم نہیں جانتے کہ ہم آپ اپنی نظر میں کتنے ذلیل ہیں۔ ہمارا ہر لمحہ دوسروں کی خوشنودی میں بسر ہوتا ہے۔ ہم ایسی لونڈیاں ہیں جن کے آقا ہر روز بدلتے ہیں — کیوں کس خیال میں گم ہو گئے جاؤ خدا کے لئے چلے جاؤ۔"

لیکن میں نہ جا سکا۔ مجھے اس سے کچھ نہیں لینا تھا۔ پھر بھی میں گرفتار نظر پرندے کی طرح اپنی جگہ سے نہ ہل سکا۔

"میں نہیں جاؤں گا" یہ کہہ میں نے اپنا سر اس کی آغوش میں رکھ دیا، وہ ایک بے جان لاش کی طرح یوں ہی پڑی رہی۔ اس کے دل کی دھڑکن کو میں صاف سن سکتا تھا۔ اس کی روح کا نوحہ میرے کانوں میں گونج رہا تھا۔

"تو پھر مجھے جانے دو" اس نے کہا — اور وہ چلی گئی۔

اردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے، جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے کمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا، اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و مصر و شام و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دیباچہ کو وہ عربی تجرید البخاری مطبوعہ مصر کا بے لیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ حجم ۵۲۰ صفحے قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ ہے مجلد چرمی پشت ہے۔ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ہے مجلد چرمی پشت ہے۔ محصول ڈاک علاوہ

خلفائے راشدین رضؓ

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی اور فارسی کے

ایک لاکھ صفحات پر سو سالہ اور محققانہ ریسرچ۔ حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوم، حضرت عثمان غنی رضؓ خلیفہ سوم حضرت علیؓ خلیفہ چہارم حضرت امام حسنؓ خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل مشرح و مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف خلفائے راشدینؓ ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیرت کا نچوڑ ہے۔ شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے صحابہ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا بنا کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی۔ خلفائے راشدینؓ کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ...۵ صفحے اچھی لکھائی چھپائی ردی کاغذ قیمت ہے مجلد پارچہ ہے مجلد چرمی پشت ہے خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت ہے مجلد پارچہ ہے مجلد چرمی پشت ہے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

خیالات کی ہڑتال

(از جناب خواجہ حسن عباس صاحب بی۔اے)

عزت نگر ایک چھوٹی سی، مگر سونا اگلنے والی ریاست تھی۔ اس کے حکمراں راجہ صاحب کی سادہ زندگی اور رعایا پروری مثالی تھی۔ عوام اس کے جمہوری طرز نظام سے بہت خوش تھے۔ وزرا میں سوائے ایک نامزد کے باقی انہیں کی طرف سے باقاعدہ چناؤ کے ذریعہ نامزد ہوکر آتے۔ ریاست کی داخلی اور خارجی حکمت عملی انہی کے ہاتھ میں تھی، انسانوں کا ایک بڑا گروہ اس دنیا کے چھوٹے سے ٹکڑے میں خیالی زندگی بسر کر رہا تھا۔

راجگیری کی ہوس انسانی دل میں خواہ مخواہ بغض و حسد پیدا کر دیتی ہے۔ ایک قریبی ریاست کے مہاراجہ کے کانوں تک عزت نگر کی دولت اور زمینوں کی خبر گئی۔ اس کی نیت میں فرق آگیا۔ ایک بڑی مچھلی کی طرح اس نے ایک چھوٹی سی مچھلی سمجھ کر ہڑپ کرنا چاہا۔ اپنی عملت اور عسکری طاقت کے بل بوتے پر اپنی اس بوالہوسی کی تکمیل کے لئے اس نے عزت نگر کے بے گناہ انسانوں پر شب خون مارا ریاست میں خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ بوڑھے راجہ اور ریاست کی عزت کی خاطر جو انسانوں سے پہلے کٹ مرے۔ نوجوانوں کے گلے بھی خودداری کی کوشش میں تیغ کی خونی دھار سے جا لپٹے۔ مہاراجہ کی بوالہوسی نے بچے یتیم کر دیئے، مائیں بیوہ ہوگئیں، اور کتنی جواں سال دلہنوں کا سہاگ لٹ گیا۔ راجہ رانی کے ناگہاں قتل سے ریاست میں ابتری پھیل گئی، چند خود غرض وزیروں نے نئے راجہ کی اطاعت قبول کی۔ مہاراجہ نے ان پر ریاست کے خزانوں کے منہ کھول دیئے، لیکن عوام پر بغاوت کا الزام دے کر استبداد کے آخری ترکش ختم کر دیئے۔ انہوں نے مجبوراً پیٹ پالنے اور فاقہ کش جسموں کو زخموں سے بچانے کے لئے جبری اطاعت قبول کرلی۔

دن گذرتے گئے۔ عزت نگر پر مہاراجہ کا فرضی تسلط قائم ہوگیا، مطلق العنان مہاراجہ اور اس کے حواری مفت ہاتھ آئی دولت اور عیش کے نشہ میں مخمور تھے۔ امرا کو ہاتھ میں رکھنے کے لئے انہیں ہر قسم کی مراعات دی گئیں تھیں۔ کارخانوں کی ملکیت کی وجہ سے وہ ریاستی تجارت کے اجارہ دار تھے۔ ذاتی رسوخ کی وجہ سے اعلیٰ عہدے اور ریاستی وظائف انہوں نے اپنی ذات اور اولاد کے لئے وقف کر دیئے تھے۔ اس طرز نظام کا اثر یہ ہوا کہ چند ہی سال میں اوسط طبقہ کے لوگ مفقود ہوگئے۔ اور عزت نگر مطلق العنان امراء اور غریب عوام سے بھر گیا۔ نوکری۔ مزدوری، معمولی کاشتکاری، بس یہی کچھ ان کی زندگی کا ذریعہ معاش تھی۔ وہ اپنے قیمہ میں خود کو غریب الوطن تصور کرنے لگے۔ امرا کے ظالم ہاتھوں نے ان پر رفتہ رفتہ زندگی کے دروازے بند کر دیئے — اپنی زندگی ایک بار معلوم ہونے لگی۔

عوام نے اپنی گری ہوئی حالت پر غور و فکر کرنا چھوڑ دیا کیونکہ وہ سمجھ بیٹھے کہ ان کے مقدر میں یہی لکھا ہے کہ وہ اپنا معیار زندگی نہیں بدل سکتے۔ غلامی اب ان کا پیشہ ہو چکا ہے۔ امرا الگ اپنی رنگ رلیوں میں مصروف تھے۔ انہیں صورتِ حالات کو خیال میں لانے کی بھی فرصت نہ تھی — سرمایہ داری انسانی ذہن سے غور و فکر کا مادہ چھین لیتی ہے۔

خیالات پریشاں عزت نگر کی بالائی فضا میں چکر لگا رہے تھے ترقی پسند خیالات کی پرواز اور بلند تھی، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ امرا اپنی انتہائی تعیش پسندی اور عوام اپنی انتہائی بیچارگی کی وجہ سے اپنی حالت سے بے خبر ہو چلے ہیں، جیسے انہیں ہماری ضرورت ہی نہیں رہی۔ امرا تو آسودہ حالی اور عشرت کی وجہ سے بے خبر ہو رہے ہیں لیکن عوام کے دل میں احساس کیوں مردہ ہو چکا ہمارا فرض ہے کہ ان کے دل میں احساس کی چنگاری پیدا کر کے دامن عشرت کو جلا دیں۔ فیصلہ ہوا کہ چند منٹ کے لئے ایک ہڑتال کی جائے کوئی معمولی سے معمولی خیال بھی کسی ذہن میں داخل نہ ہو اور ان کو بالکل ایک کاغذ کی طرح کورا کر دیں۔ ایک بڑا اجتماع اور فضا میں ہر نوع کے ترقی پسند خیالات جمع ہوکر اپنا روح پرور پیغام عوام کے عاقبت اندیش کانوں تک پہنچا دیں۔ ان کا یہ مظاہرہ بنی نوع انسانوں کے ایک مفلس طبقہ کو سرمایہ داری کی قید سے نجات دلائے گا۔

آن کی آن میں خیالات جمع ہونے شروع ہوگئے باہمی مشورہ نے فضا میں ایک بھن بھناہٹ پیدا کر دی۔ آزادی۔ خودداری اور مختلف نوعیت کے ترقی پسند خیالات نے بیک آواز فضا میں گونجنا شروع کر دیا: "ہمیں لے لو! انسانوں ہمیں لے لو۔ ہم مظلوم انسانوں پر زندگی کے دروازے وا کر دیں گے — آزادی اولاد آدم کا پیدائشی حق ہے، اسے مت چھن جانے دو۔ تم اپنے سینوں کو اپنی آرزوؤں کا مدفن کیوں بننے دیتے ہو۔ سینے تان لو، اور خود ہی تمہارے اندر زندگی کی روح پھونک دی جائیگی ہمیں لے لو اور روح آزادی تمہاری غلام ہے۔"

اس قسم کی گونج نے فضا میں ایک کھلبلی مچا دی۔ خیالات کی ہڑتال کی وجہ سے لوگ جو چند منٹ تک بالکل چلتے پھرتے

پتلوں کی طرح ایک دوسرے کا منہ تکتے رہے، اب اس گونجتی ہوئی آواز کو سنکر ٹھٹک گئے۔ مظلوم انسانوں نے اُسے پیغام رحمت سمجھا، اور امرانے بدشگونی سے تعبیر کیا۔

مظلوم عوام کو اپنی ذلت کا احساس ہوگیا۔ انہوں نے منظم ہوکر اپنی قسمت بدل دینے کا تہیہ کرلیا۔ امراء — یہ خونخوار بھیڑیے عوام کو بھیڑوں کا گلہ سمجھے بیٹھے تھے۔ اب اپنے انتظام میں خلل پیدا ہوتا دیکھ سکے۔ امیر و غریب کی خواہ مخواہ کدورت کا چراغ روشن ہوگیا۔ عوام نے جائز حقوق کا مطالبہ کیا۔ امرار کی آہنی گرفت انہیں کچلنے کے لئے تیار ہوگئی ننگے پاؤں، اور بھینے ننگے کئے عوام سخت دل امرار کے عیش و عشرت کے راستے میں دیوار کی طرح حائل ہوگئے۔ وہ اب زندگی کی تنگ شاہراہ سے ہٹ کر کھلا راستہ اختیار کرنا چاہتے تھے

امراء نے ردکا اور ان کے خون سے ہولی کھیلی، عزت نگر میں بے موسم گل لالہ پیدا ہوگیا۔

ایام نے پلٹا کھایا، عوام کے خون ناحق کو رنگ لانا ہی تھا بے سروسامان انسان اپنے نیک ارادے میں کامیاب ہوگئے ان کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔ اور انہوں نے امرار کو جو جونک کی طرح چمٹ کر ان کا خون چوس رہے تھے دندا اٹھا پھینکا امرار کا بکھرنا تھا کہ عزت نگر کی باگ ڈور مستحق انسانوں کے ہاتھ میں آگئی، اور اب اس زرخیز ریاست کی آمدنی سے ان غریبوں کی دال روٹی کا سامان ہونے لگا۔ جو فاقے کاٹ کاٹ کر اس طرح مرجھا گئے تھے، جیسے زندگی نے انہیں اپنے سے کوسوں دور پھینک دیا ہو — عزت نگر ایک بار پھر لہلہانے لگا۔ ترقی پسند خیالات نے ایک ارضی جہنم کو جنت سے بدل دیا۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ کا پونیہ قرآن مجید

اس قرآن مجید کی تقطیع ۸ انچ سے گیارہ انچ ہے۔ جو نہ بڑی ہے نہ چھوٹی۔ خاصی چوڑی جلد ہے جس سے حروف کشادہ ہوگئے ہیں۔ کتابت عجیب شان کی زیر و زبر اپنے اپنے حرفوں پر پڑھنے میں آسان، ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ سلیس ہے، جو خود ایک تفسیر کا کام دیتا ہے۔ حاشیہ پر شاہ عبدالقادر صاحبؒ کی تفسیر موضح القرآن کا اختصار چھپا ہوا ہے، عربی و اردو ہر دو خوش خط اور جلی ہیں۔ چھپائی ایسی جیسے بلاک کی۔ ہدیہ مجلد تین روپے۔ یہ پونی سطر کا نمونہ ہے۔ قرآن شریف کا صفحہ اس سے بڑا ہے۔

موضح القرآن	هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو	یہ مار خاص تمہاری طرف سے ہوئی بے شک اللہ تعالٰی کو ہر چیز پر قدرت

ضعیف العمر اور بچوں کیلئے چوب قلم کشادہ بلا ترجمہ قرآن مجید

خدا شاہد ہے کہ اس کا قلم اتنا موٹا اور تحریر کشادہ

تقطیع ۱۲ انچ طول اور ساڑھے نو انچ عریض ہے۔ گویا پیشوا سے ڈیوڑھا صفحہ ہے۔ سفید کاغذ پر بہت صاف چھپا ہوا ہے۔ بچوں، عورتوں اور کمزور نگاہوں والے مردوں کے لئے ایسا سستا اور اچھا دوسرا قرآن نہیں ہے، ہزاروں کی تعداد میں ہدیہ ہوچکا ہے، بہت کم رہ گیا ہے، خدا جانے دوسرا ایڈیشن کب چھپے۔ اسی کا دوسرا نام بلا زلیسرنا القرآن ہے۔ ہدیہ مجلد دو روپے محصول ڈاک ۱۲/ر

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ

اور ہم نے ان سب کو نیک کیا اور ہم نے ان کو مقتدا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس

فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝

نیک کاموں کے کرنے کا اور نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کرتے تھے

تفسیر:۔ وَاِذْ قَالَ سے عٰبِدِیْنَ تک۔ اور ہم نے اس (زمانہ موسیٰ) سے پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی (شان کے مناسب) خوش فہمی عطا فرمائی تھی اور ہم ان (کے کمالات علمیہ وعملیہ) کو خوب جانتے تھے (یعنی وہ بڑے کامل تھے قولہ بالقوۃ مستعد قبل عطائے رشد یا بالفعل بعد عطائے رشد ان کا وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی برادری سے (ان کو عبادت اصنام میں مشغول دیکھ کر) فرمایا کہ کیا (واہیات) مورتیں ہیں جن (کی عبادت) پر تم جمے بیٹھے ہو (یعنی یہ ہرگز قابل عبادت نہیں) وہ لوگ (جواب میں) کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے (اور وہ لوگ عاقل تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مورتیں لائق عبادت کے ہیں) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ بیشک تم اور تمہارے باپ دادے (ان کو لائق عبادت سمجھنے میں) صریح غلطی میں (مبتلا) ہو (یعنی خود ان ہی کے پاس ان کی معبودیت کی کوئی دلیل اور سند نہیں ہے وہ تو اس لئے ضلال میں تھے اور تم ایسوں کی تقلید کرتے ہو جن کا تمسک بالدلیل ہونا ثابت نہیں اس سے تم ضلال میں ہو چونکہ ان لوگوں نے ایسی بات کبھی سنی نہ تھی نہایت متعجب ہو کر) وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا تم (اپنے نزدیک) سچی بات (سمجھ کر) ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو یا .... (یوں ہی) دل لگی کر رہے ہو ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ نہیں (دل لگی نہیں بلکہ سچی بات ہے اور صرف میرے ہی نزدیک نہیں بلکہ واقع میں بھی سچی بات یہی ہے کہ یہ عبادت کے قابل نہیں) بلکہ تمہارا رب (حقیقی جو لائق عبادت ہے) وہ ہے جو تمام آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے جس نے (علاوہ تربیت کے) ان سب (آسمانوں اور زمین اور ان میں جو مخلوق ہے جس میں یہ اصنام بھی داخل ہیں سب) کو پیدا (بھی) کیا اور میں اس (دعوی) پر دلیل بھی رکھتا ہوں (تمہاری طرح کورانہ تقلید سے تمسک نہیں کرتا) اور خدا کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی گت بناؤں گا جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے (تاکہ ان کا عاجز اور درماندہ ہونا ذلیلہ مشاہدے میں آجاوے، ان لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ اکیلے ہمارے مخالف کارروائی کیا کر سکتے ہیں کچھ التفات نہ کیا ہوگا اور چلے گئے تو (ان کے چلے جانے کے بعد) انہوں نے ان بتوں کو (تبر وغیرہ سے توڑ پھوڑ کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا بجز ان کے ایک بڑے بت کے (جو جثے میں یا ان لوگوں کی نظر میں معظم ہونے میں بڑا تھا کہ اس کو چھوڑ دیا جس سے ایک قسم کا استہزاء مقصود تھا کہ ایک کے سالم اور دوسروں کے قطع و برید سے ایہام ہوتا ہے کہ کہیں اسی نے تو سب کی خبر نہیں لی یہ ابتداء تو ایہام ہے پھر جب وہ لوگ قطع و برید کرنے والے کی تحقیق کریں گے اور اس متہم کبیر پر احتمال بھی نہ کریں گے تو ان کی طرف سے اس کے عجز کا بھی اعتراف ہو جاوے گا اور حجت اور لازم تر بلیغ ہیں انتہا یہ الزام و افحام ہے اور مقصود مشترک اثبات عجز ہے بعض کا انکار سے اور ایک کا ان کے اقرار سے غرض ایک کو اس مصلحت سے چھوڑ کر سب کو توڑ دیا) کہ شاید وہ لوگ ابراہیم کی طرف (دریافت کرنے کے طور پر) رجوع کریں (اور پھر وہ تقریر جواب سے کہ بل ... الخ۔ احقاق حق کر سکیں غرض وہ لوگ جو بت خانہ میں آئے تو بتوں کی بری گت دیکھی آپس میں) کہنے لگے کہ یہ (بے ادبی کا) کام ہمارے بتوں کے ساتھ کس نے کیا ہے (اس میں کوئی شک نہیں کہ) اس نے بڑا ہی غضب کیا (یہ بات ایسے لوگوں سے پوچھی جن تو اس قول واللہ ... تھی تاللہ لاکیدن الخ یا تو اس وجہ سے کہ وہ اس وقت موجود نہ ہوں گے کیونکہ اس مناظرہ کے وقت تمام قوم کا مجتمع ہونا ضروری نہیں ... یا موجود ہوں مگر سنا نہ ہو اور بعضوں نے سن لیا ہو کذا فی الدر المنثور عن ابن مسعود نحو امنہ) بعضوں نے کہا (جن کو اس قول کا علم تھا) کہ ہم نے ایک نوجوان آدمی کو جس کو ابراہیم کر کے پکارا جاتا ہے ان بتوں کا (برائی کے ساتھ) تذکرہ کرتے سنا ہے (پھر) وہ (سب) لوگ (یا جنہوں نے اول استفسار کیا تھا) بولے کہ (جب یہ بات ہے) تو اچھا اس کو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تاکہ (شاید وہ اقرار کر لے اور) وہ لوگ (اس کے اقرار کے) گواہ ہو جائیں (پھر سزا حجت سے دی جاوے جس پر کوئی ملامت نہ کرے غرض سب کے روبرو وہ آئے اور ان سے) ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہمارے بتوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے اے ابراہیم انہوں نے (جواب میں) فرمایا

رہے یہ احتمال کیوں نہیں عرض کرتے کہ یہ حرکت میں نے نہیں کی بلکہ ان کے اس بڑے گرو نے کی (اور جب اس کبیر میں فاعل ہونے
کا احتمال ہو سکتا ہے تو ان صغار میں ناطق ہونے کا احتمال بھی ہوگا) سو ان (ہی) سے پوچھ لو (نا) اگر یہ بولتے ہوں (اور اگر یہ شق
احتمال ناطقیت و فاعلیت کی باطل ہے تو تمہارا ان کا اعتبار سے نزدیک مسلّم ہوگیا پھر اعتقاد ربوبیت کی کیا وجہ) اس پر وہ لوگ اپنے جی
میں سوچے پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ حقیقت میں تم ہی لوگ ناحق پر ہو (اور ابراہیم حق پر ہے کہ جو ایسا عاجز ہو وہ کیا معبود ہوگا) پھر
(شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا (اور ابراہیم علیہ السلام سے نہایت مغلوبانہ لہجے میں بولے کہ) اے ابراہیم تم کو تو معلوم
ہی ہے کہ یہ بت (کچھ) بولتے (چالتے) نہیں (پھر ہم ان سے کیا پوچھیں اور اس سے فاعلیت کبیر کی نفی بدرجہ اولیٰ ہوگئی اس وقت ابراہیم
علیہ السلام نے (خوب خبر لی اور) فرمایا کہ (افسوس جب یہ ایسے ہیں) تو کیا خدا کو چھوڑ کر تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ
نفع پہنچا سکے اور نہ (بالمباشرۃ) کچھ نقصان پہنچا سکے (گو تسبیباً ضرر ہو جاتا ہو یعنی یہ کہ سبب کو خدا ہے) تف ہے تم پر کہ باوجود وضوح حق کے باطل پر مصر ہو
اور ان پر بھی جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (اس تمام تقریر سے خصوص اس سے کہ تو نے ہی توڑے ہیں سے
انکار نہیں فرمایا باوجودیکہ احتمال انتقام مقتضی انکار کا تھا ان کو ثابت ہوگیا کہ یہ کام ان ہی کا ہے اور تقریر کا کچھ جواب بن نہ آیا تو مصداق
اس قول کے کہ سے چو حجت نماند جفا جوی را + بپرخاش در ہم کشد روئے را یعنی جب جاہل جواب نہ رکھتا ہو اور قدرت رکھتا ہو تو درپے
پیکار آجاتا ہے۔ آپس میں) وہ لوگ کہنے لگے کہ ان (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا (ان سے) بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے
(تو یہ کام کرو ورنہ بالکل ہی بات ڈوب جاوے گی غرض سب نے متفق ہو کر اس کا سامان کیا اور ان کو آتش سوزاں میں ڈال دیا اس وقت
ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیم کے حق میں (یعنی نہ سوزاں رہ کہ گزند حرارت کا پہنچے اور نہ بہت
یخ ہو جا کہ گزند برودت کا پہنچے بلکہ مثل ہوائے معتدل کے بن جا چنانچہ ایسا ہی ہوگیا) اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا
(کہ ہلاک ہو جاویں گے) سو ہم نے ان ہی لوگوں کو ناکام کر دیا کہ ان کا مقصود حاصل نہ ہوا بلکہ اور بالعکس حقانیت ابراہیم علیہ السلام کا
زیادہ ثبوت ہوگیا) اور ہم نے ابراہیم کو اور (ان کے برادر زادہ کذا فی الدر المنثور عن ابن عباس) لوط (علیہ السلام) کو کہ انہوں نے
برخلاف قوم کے ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی تھی قال تعالیٰ فآمن لہ لوط اور اس وجہ سے لوگ ان کے بھی مخالف اور درپے تھے)
ایسے ملک (یعنی شام) کی طرف بھیج کر (کافروں کے شر و ایذا سے) بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے (خیر و) برکت رکھی
ہے (دنیوی بھی کہ فواکہ و حبوب بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس سے منتفع ہو سکتے ہیں اور دینی بھی کہ بکثرت وہاں انبیاء
علیہم السلام ہوئے جن کے شرائع کی برکت دور دور عالم میں پھیلی یعنی انہوں نے ملک شام کی طرف باذن الٰہی ہجرت فرمائی اور ہجرت کے
بعد) ہم نے ان کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب پوتا عطا کیا اور ہم نے ان سب (باپ بیٹے پوتے) کو (اعلیٰ درجہ کا) نیک کیا (اعلیٰ درجہ کی
نیکی کا مصداق عصمت ہے جو بشر میں خواص نبوت سے ہے پس مراد یہ کہ ان سب کو نبی بنایا) اور ہم نے ان (سب) کو مقتدا بنایا
(جو کہ لوازم نبوت سے ہے) کہ ہمارے حکم سے (خلق کو) ہدایت کیا کرتے تھے (کہ مناصب نبوت سے ہے) اور ہم نے ان کے پاس
نیک کاموں کے کرنے کا اور (خصوصاً) نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا (یعنی یہ حکم بھیجا کہ ان کاموں کو کیا کرو) اور وہ حضرات
ہماری (خوب) عبادت کیا کرتے تھے (یعنی ان کو جو حکم ہوا تھا اس کو اچھی طرح بجا لاتے تھے پس صالحین میں کمال نبوت کی طرف اور اوحینا
الیہم فعل الخیرات میں کمال علم کی طرف اور کانوا لنا عابدین میں کمال عمل کی طرف اور ائمۃ یہدون میں تکمیل غیر کی طرف اشارہ کافیہ ہے)
ف آیت لقد کنتم انتم وآباؤکم کی جو تقریر کی گئی ہے اس سے ان لوگوں کا استدلال باطل ہوگیا جو تقلید مشروع کی نفی ایسی آیتوں
سے کیا کرتے ہیں اور ما نحن ذلکم من الشاہدین میں کورانہ تقلید سے وہی تقلید مراد ہے جس کی نفی آیت بالا میں ہوتی ہے۔ اور اس
آتش ابراہیمی میں چند احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں حرارت و احراق نہ رہا ہو اور اضاءۃ و اشراق رہا ہو دوسرے یہ کہ ہیئت آگ
ہی کی رہی ہو مگر حقیقت اس کی منقلب ہوگئی ہو مثلاً ہوا بن گئی ہو تیسرے یہ کہ آگ ہی رہی ہو مگر موذی نہ ہے اور ظاہر علی ابراہیم
کی تیسرے احتمال ثابت ہے کہ خارق ہر حالت میں ہے۔ اور یہ سلامت رہنا ابراہیم علیہ السلام کا اگر باوجود بقاء سوہم
نار کے ہے تب تو معجزہ عظیمہ ہونا ظاہر ہے اور اگر اطفاء نار کی حالت میں ہے تو اولاً دفعۃً اطفاء ایسی نار عظیمہ کا خود
ایک معجزہ عظیمہ ہے ثانیاً بعد اطفاء کے بھی بقاء اثر یعنی حرارت شدیدہ کا بہت عرصہ تک ضروری تھی ہے۔ ایسی حالت
میں سلامت رہنا بھی معجزہ ہے۔

وَلُوطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط

اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نے ان کو اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

بلا شبہ وہ لوگ بڑے بدذات بدکار تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلا شبہ وہ بڑے نیکوں میں سے تھے

تفسیر: ولوطا سے من الصلحین تک۔ اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم (جو شان انبیا کے مناسب ہوتا ہے) عطا فرمایا اور ہم نے ان کو اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے (جن میں سب سے بدتر لواطت تھی اور بھی بعض افعال شنیعہ کے وہ لوگ معتاد تھے۔ ڈھیلے پھینکنا۔ کبوتر بازی۔ گانا بجانا۔ شراب خوری۔ ڈاڑھی کٹانا۔ مونچھیں بڑھانا۔ سیٹی بجانا۔ ریشمی لباس پہننا اخرجہ اسحق بن بشر والخطیب وابن عساکر عن الحسن مرفوعا کذا فی الدر) بلا شبہ وہ لوگ بڑے بدذات بدکار تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں (یعنی جن بندوں پر رحمت ہوتی ہے ان میں) داخل کیا (کیونکہ) بلا شبہ وہ بڑے (درجے کے) نیکوں میں سے تھے (بڑے درجے کے نیک سے مراد معصوم جو لوازم نبوت سے ہے) ف ہر چند کہ ان کے کئی قریے تھے لیکن چونکہ ان میں اصل پرگنہ ایک تھا اور بقیہ اس کے تابع تھے اس لئے اسی کے ذکر پر اکتفا فرمایا جس سے تجاسب کا حال معلوم ہوگیا۔ اور بعض نے خبائث کی تفسیر صرف لواطت سے کی ہے اور جمع لانا اس لئے ہوگا کہ متعدد فاعل کے افعال متعدد ہوں گے۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝

اور نوح کا تذکرہ کیجئے جبکہ اس سے پہلے انہوں نے دعا کی سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

اور ہم نے ایسے لوگوں سے ان کا بدلہ لیا جنہوں نے ہمارے حکموں کو جھوٹا بتلایا تھا بلا شبہ وہ لوگ بہت برے تھے اس لئے ہم نے ان سب کو غرق کر دیا

تفسیر: ونوحا سے اجمعین تک۔ اور نوح (علیہ السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جبکہ اس (زمانہ ابراہیم) سے (بھی) پہلے انہوں نے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کی (کہ ان کافروں سے میرا بدلہ لیجئے) سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے (جو تکذیب اور ایذا کفار کی وجہ سے ان کو پیش آتا تھا) نجات دی اور نجات اس طرح دی کہ ہم نے ایسے لوگوں سے ان کا بدلہ لیا جنہوں نے ہمارے حکموں کو (جو کہ نوح علیہ السلام لاتے تھے) جھوٹا بتلایا تھا بلا شبہ وہ لوگ بہت برے تھے) اس لئے ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

اور داؤد اور سلیمان کا تذکرہ کیجئے جبکہ دونوں کسی کھیت کے بارہ میں فیصلہ کرنے لگے جبکہ اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت

شٰهِدِیْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ

جا پڑیں اور ہم اس فیصلہ کو جو لوگوں کے متعلق ہوا تھا دیکھ رہے تھے سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان کو دے دی اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا

الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ

اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور کرنے والے ہم تھے اور ہم نے ان کو زرہ کی صنعت

مِّنۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ

واسطے سکھلائی تاکہ وہ تم کو ایک دوسرے کی زد سے بچائے سو تم شکر کرو گے بھی اور ہم نے سلیمان کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ○ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ

سرزمین کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں اور بعضے بعضے شیطان ایسے تھے کہ سلیمان کے لئے غوطے

لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ○

لگاتے تھے اور وہ اور کام بھی اس کے علاوہ کیا کرتے تھے اور ان کے سنبھالنے والے ہم تھے

تفسیر :- (وداؤد سے حفظین تک۔) اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جبکہ دونوں (حضرات) کسی کھیت کے بارہ میں جس میں غلہ تھا یا انگور کے درخت تھے) فیصلہ کرنے لگے جبکہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں (اور اس کو چر گئیں) اور ہم اس فیصلہ کو جو (مقدمہ والے) لوگوں کے متعلق ہوا تھا دیکھ رہے تھے سو ہم نے اس فیصلہ (کی آسان صورت) کی سمجھ سلیمان کو دیدی اور (یوں) ہم نے دونوں (ہی) کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا (یعنی داؤد علیہ السلام کا فیصلہ بھی خلاف شرع نہ تھا۔ صورت مقدمہ کی یہ تھی کہ جس قدر کھیت کا نقصان ہوا تھا اس کی لاگت بکریوں کی قیمت کی برابر تھی داؤد علیہ السلام نے ضمان میں کھیت والے کو وہ بکریاں دلوا دیں اور اصل قانون شرعی کا یہی مقتضا تھا جس میں مدعی یا مدعی علیہ کی رضا بھی شرط نہیں مگر چونکہ اس میں بکری والوں کا بالکل ہی نقصان ہوتا تھا اس لئے سلیمان علیہ السلام نے بطور مصالحت کے جو کہ موقوف تھی تراضی جانبین پر یہ صورت جس میں دونوں کی سہولت اور رعایت تھی تجویز فرمائی کہ چند روز کے لئے بکریاں تو کھیت والے کو دی جاویں کہ ان کے دودھ وغیرہ سے اپنا گذر کرے اور بکری والوں کو وہ کھیت سپرد کیا جاوے کہ اس کی خدمت آبپاشی وغیرہ سے کریں، جب کھیت پہلی حالت پر آجاوے، کھیت اور بکریاں اپنے اپنے مالکوں کو دیدی جاویں۔ بس اس سے معلوم ہو گیا کہ دونوں فیصلوں میں کوئی تعارض نہیں کہ ایک کی صحت دوسرے کی عدم صحت کو مقتضی ہو اس لئے کلا آتینا حکما وعلما بڑھا دیا گیا) اور (یہاں تک تو کرامت عامہ کا ذکر تھا جو دونوں حضرات میں مشترک تھی آگے دونوں حضرات کی خاص خاص کرامتوں کا بیان ہے) ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ (ان کی تسبیح کے ساتھ) وہ (بھی) تسبیح کیا کرتے تھے اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی (جیسا سورہ سبا میں ہے یاجبال اوبی معہ والطیر) اور (کوئی اس بات کا تعجب نہ کرے کیونکہ ان کاموں کے) کرنے والے ہم تھے (اور ہماری قدرت کا عظیم ہونا ظاہر ہے پھر ان خوارق میں تعجب ہی کیا ہے) اور ہم نے ان کو زرہ (بنانے) کی صنعت تم لوگوں کے (نفع کے) واسطے سکھلائی (یعنی) تاکہ وہ (زرہ) تم کو (لڑائی میں) ایک دوسرے کی زد سے بچائے (اور اس نفع عظیم کا مقتضا یہ ہے کہ تم شکر کرو) سو تم (اس نعمت کا) شکر کرو گے بھی (یا نہیں) اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے برکت کر رکھی ہے (مراد ملک شام جو ان کا مسکن تھا یعنی جب ملک شام سے کہیں چلے جاتے اور پھر آتے تو یہ آنا اور اسی طرح جانا بھی ہوا کے ذریعہ سے ہوتا تھا جیسا درمنثور میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی کیفیت مروی ہے کہ سلیمان علیہ السلام مع اعیان ملک کے کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر ہوا کو بلا کر حکم دیتے وہ سب کو اٹھا کر تھوڑی دیر میں ایک ایک ماہ کی مسافت قطع کرتی) اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں (یعنی ہمارے علم میں سلیمان کو یہ چیزیں دینے میں حکمت تھی اس لئے عطا فرمائی) اور بعضے بعضے شیطان (یعنی جن) ایسے تھے کہ سلیمان (علیہ السلام) کے لئے (دریاؤں میں) غوطے لگاتے تھے (تاکہ موتی نکال کر ان کے پاس لاویں) اور وہ اور کام بھی اس کے علاوہ (سلیمان کے لئے) کیا کرتے تھے اور (گو وہ جن بڑے سرکش اور شریر تھے مگر) ان کے سنبھالنے والے ہم تھے (اس لئے وہ چوں نہیں کر سکتے تھے) ف مسئلہ جیسا واقعہ بکریوں کا اس قصہ میں واقع ہوا تھا اگر اب واقع ہو ائمہ شریعت میں اس کا حکم مختلف فیہ ہے امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک تفصیل ہے کہ اگر بکریوں کے ساتھ کوئی سائق و قائد ہو تو اس صورت میں کچھ ضمان لازم نہیں۔ اور اگر کوئی سائق و قائد ہمراہ

ہو تو نقصان لازم آوے گا اور چونکہ حرث ذوات القیم سے ہے اس لئے قیمت متلف کی لازم آوے گی البتہ اگر بتراضی قیمت کے بدلے کوئی ذات القیم چیز لے لی جاوے جائز ہے فقط۔

وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۚۖ فَاسۡتَجَبۡنَا

اور ایوب کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں سو ہم نے ان

لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا

کی دعا قبول کی اور ان کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بھی اپنی رحمت خاصہ کے

وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ۞

سبب سے اور عبادت کرنے والوں کے لئے یادگار رہنے کے سبب سے

تفسیر وایوب سے للعبدین تک۔ اور ایوب (علیہ السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے (بعد مبتلا ہونے مرض شدید کے) اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں (پس اپنی مہربانی سے میری تکلیف رفع کر دیجئے) سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور (بلا استدعا) ہم نے ان کو ان کا کنبہ (یعنی اولاد جو ان سے غائب ہو گئے تھے قالہ الحسن کذا فی الدر المنثور یا مر گئے تھے کما قال غیرہ) عطا فرمایا (اس طرح سے کہ وہ ان کے پاس آ گئے یا بایں معنے کہ اتنے ہی اور پیدا ہو گئے قالہ عکرمۃ کذا فی فتح المنان) اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دیئے خواہ ان ہی کے صلب سے یا ان کی اولاد کے صلب سے کذا فی الفتح عن کتاب ایوب) اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور عبادت کرنے والوں کے لئے یادگار رہنے کے سبب سے (یعنی عابدین یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صابروں کو کیسی جزا دیتے ہیں) **ف** ایوب علیہ السلام کی بیماری میں بھی کئی قول ہیں بہرحال کوئی سخت بیماری تھی اور اولاد کے مفقود ہو جانے کا الگ صدمہ تھا۔ ان سب پر ایوب علیہ السلام نے صبر کیا جیسا دوسری آیت میں ہے انا وجدناہ صابرا اور یہ دعا خواہ ابتداء مرض ہی میں ہوئی ہو۔ اور قبولیت خواہ جلدی ہوئی ہو خواہ بدیر کسی مصلحت سے اور خواہ بعد چندے دعا ہوئی ہو اور ہر حال میں دعا منافی صبر کے نہیں۔ اور مثلہم معہم اگر ان کے صلب سے ہوں تب تو اہلہ سے مراد اہل سابقین ہیں اور اگرچہ وہ مر گئے ہوں مگر دوسرے جو عطا ہوئے ان کو ندرت موت کی وجہ سے حکماً عین سابقین قرار دے لیا اور اگر مثلہم معہم سے مراد اولاد الاولاد ہو تو اہلہ سے مراد اہل لاحقین ہو جاویں گے اور توجیہ میں کسی تکلف کی ضرورت نہ ہوگی اور یہاں اولاد پر اہل کے اطلاق کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ازواج پر کہیں اطلاق نہ ہو خوب سمجھ لو۔ اور دعا میں کشف ضر کی تخصیص غالباً اس لئے ہے کہ مرض کی تکلیف حاضر ہوتی ہے اور موت یا فقدان اولاد پر جو غم ہوتا ہے بعض اوقات غائب ہو جاتا ہے۔

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚۖ وَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کا تذکرہ کیجئے سب ثابت قدم رہنے والے لوگوں سے تھے اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل

اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۞

کر لیا تھا بیشک یہ کمال صلاحیت والے لوگوں میں سے تھے۔

تفسیر۔ واسمعیل سے من الصلحین تک۔ اور اسماعیل اور ادریس و ذوالکفل (کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے (یہ) سب (احکام

ایسے تشریعیہ وتکوینیہ پر) ثابت قدم رہنے والے لوگوں سے تھے اور ہم نے ان (سب) کو اپنی رحمت (خاصہ) میں داخل کر لیا تھا بیشک یہ (سب) کمال صلاحیت والے لوگوں میں سے تھے **ف** حضرت ذوالکفل کے باب میں اختلاف ہے کہ آیا وہ نبی تھے یا ایک صالح شخص تھے پھر پہلے سے صالح یا بعد توبہ کے صالح تھے ظاہر سیاق قرآن سے ان کا نبی ہونا مظنون ہوتا ہے اور اس قول پر اور اسی طرح دوسرے قول پر تعدد ذی الکفل کا التزام کیا جاوے گا کہ وہ تائب دوسرے شخص ہوں گے قول ثانی وثالث پر صابرین اور صالحین میں تشکیک کے قائل ہوں گے۔ اولین اول درجہ کے ہوں گے اور یہ مرتبہ متاخرہ کے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

اور مچھلی والے کا تذکرہ کیجئے جب وہ خفا ہو کر چل دیئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر کوئی دارو گیر نہ کریں گے پس انہوں نے اندھیروں میں

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ

پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں میں بیشک قصور وار ہوں سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اس

مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

گھٹن سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

قصہ حضرت یونس علیہ السلام

تفسیر:۔ وذا النون سے نجی المومنین تک۔ اور مچھلی والے (پیغمبر یعنی یونس علیہ السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جب وہ اپنی قوم سے (جبکہ وہ ایمان نہ لائے) خفا ہو کر چل دیئے اور ان کی قوم پر سے عذاب ٹلنے کے بعد بھی خود واپس نہ آئے اور اس سفر کے لئے ہمارے حکم کا انتظار نہیں کیا) اور انہوں نے (اپنے اجتہاد سے) یہ سمجھا کہ ہم (اس چلے جانے میں) ان پر کوئی دارو گیر نہ کریں گے (یعنی چونکہ اس فرار کو انہوں نے اجتہاداً جائز سمجھا اس لئے انتظار نص اور وحی کا نہ کیا لیکن چونکہ امید وحی تک وحی کا انتظار انبیاء کے لئے مناسب ہے اس ترک مناسب پر ان کو یہ ابتلا پیش آیا کہ راہ میں ان کو کوئی دریا ملا اور وہاں کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی چلتے چلتے رک گئی یونس علیہ السلام سمجھ گئے کہ میرا یہ فرار بلا اذن ناپسند ہوا اس کی وجہ سے یہ کشتی رکی۔ کشتی والوں سے فرمایا کہ مجھ کو دریا میں ڈال دو وہ راضی نہ ہوئے غرض قرعہ پر اتفاق ہوا تب بھی ان ہی کا نام نکلا آخر ان کو دریا میں ڈال دیا اور خدا کے حکم سے ان کو ایک مچھلی نگل گئی) پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا (ایک اندھیرا شکم ماہی کا دوسرا قعر دریا کا پھر دونوں گہرے اندھیرے بجائے بہت سے اندھیروں کے یا تیسرا اندھیرا رات کا غرض ان تاریکیوں میں دعا کی) کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (یہ توحید ہے) آپ (سب نقائص سے) پاک ہیں (یہ تنزیہ ہے) میں بیشک قصور وار ہوں (یہ استغفار ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ میرا قصور معاف کر کے اس شدت سے نجات دیجئے) سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی (جس کا قصہ سورہ صفت میں ہے) اور (جس طرح دعا کرنے سے یونس علیہ السلام کو نجات دی) ہم اسی طرح (اور) ایمان والوں کو (بھی کرب اور غم سے) نجات دیا کرتے ہیں (جبکہ ان کے غم میں رکھنا مصلحت نہ ہو) **ف** حضرت یونس علیہ السلام سے اس واقعہ میں کوئی امر کی مخالفت نہیں ہوئی صرف اجتہاد میں غلطی ہوئی جو امت کے لئے عفو ہے مگر انبیاء کی تربیت وتہذیب زیادہ مقصود ہوتی ہے اس سے یہ ابتلا ہوا۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

اور زکریا کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں سو ہم نے ان کی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَــيْرٰتِ

دعا قبول کر لی اور ہم نے ان کو یحییٰ عطا فرمایا اور ان کی خاطر سے ان کی بی بی کو اولاد کے قابل کر دیا یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے

وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○

اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے

تفسیر:- وزکریا سے خشعین تک۔ اور زکریا (علیہ السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو (یعنی مجھ کو فرزند دیجئے کہ میرا وارث ہو) اور (یوں تو) سب وارثوں سے بہتر (یعنی حقیقی وارث) آپ ہی ہیں (اس لئے وہ وارث حقیقی نہ ہوگا بلکہ ایک وقت وہ بھی فنا ہو جاوے گا لیکن اس ظاہری وارث سے بعض منافع دینیہ حاصل ہوں گے اس لئے اس کو مانگتا ہوں ورنہ کبھی نہ کبھی اس کے اور اس کے نائبوں کے فنا ہو جانے سے ان منافع کا سلسلہ بھی ختم ہو جاوے گا اور حقیقی اور دائمی بقا سب کے بعد آپ ہی کے لئے رہے گا) سو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ہم نے ان کو یحییٰ (فرزند) عطا فرمایا اور ان کی خاطر سے ان کی بی بی کو (جو کہ بانجھ تھیں لقولہ تعالیٰ وکانت امرأتی عاقرا ان کی اولاد کے قابل کر دیا یہ سب (جن کا اس سورت میں ذکر ہوا) نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے (جس سے ان حضرات کی کمال عبودیت اور ہماری کمال معبودیت ثابت ہوتی ہے پس رسالت اور توحید ہر دو مسئلوں کی تقویت ہوتی ہے جو کہ مقاصد سورت میں سے مقصد اعظم ہے۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

اور اس بی بی کا تذکرہ کیجئے جنہوں نے اپنے ناموس کو بچایا پھر ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ہم نے ان کو اور ان کے فرزند کو دنیا جہان والوں کے لئے نشانی

تفسیر:- والتی سے للعلمین تک۔ اور ان بی بی (مریم کے قصہ) کا (بھی) تذکرہ کیجئے جنہوں نے اپنے ناموس کو مردوں سے بچایا (نکاح سے بھی اور ناجائز سے بھی) پھر ہم نے ان میں (بواسطہ جبرئیل علیہ السلام) اپنی روح پھونک دی (جس سے ان کو بے شوہر حمل رہ گیا) اور ہم نے ان کو اور ان کے فرزند (عیسیٰ علیہ السلام) کو (کہ بدرح الشیٰ ہیں علاوہ صفات مذکورہ یسارعون الخ کی ایک صفت زائد کے ساتھ موصوف کیا کہ ان کو) دنیا جہان والوں کے لئے (اپنی قدرت کاملہ کی) نشانی بنا دی (کہ ان کو دیکھ کر سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں) ربط یہاں تک حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصص کا بیان ہوا چونکہ یہ سب حضرات موحد و داعی الی التوحید تھے جن کی بعض قصوں میں تو تفصیل کے ساتھ تصریح ہے جیسے قصہ ابراہیم علیہ السلام میں مناظرہ مشرکین سے اور قصہ یونس علیہ السلام میں لا الٰہ الا انت مذکور ہے اور ختم پر یدعوننا رغبا ورہبا الخ میں اجمالا بالاشتراک اس طرف تلویح ہے اور نیز سب حضرات کا اس میں متفق ہونا مشہور و معروف بھی ہے اس لئے آگے بطور نتیجہ قصص مذکورہ کے توحید کا اثبات اور اختلاف فی التوحید یعنی شرک کی مذمت اور ان مضامین کی تاکید کے لئے معاد کی تفصیل جس پر اہل حق کو جزا اور اہل باطل کو سزا ہوگی ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

یہ ہے تمہارا طریقہ کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو تم میری عبادت کیا کرو اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر لیا سب ہمارے پاس آنے والے ہیں سو جو شخص نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ○ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا

بھی ہوگا سو اس کی محنت اکارت جانے والی نہیں اور ہم اس کو لکھ لیتے ہیں اور ہم جن بستیوں کو فنا کر چکے ہیں ان کے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ

يَرْجِعُونَ ۝ حَتّٰىٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝

وہ پھر لوٹ کر آویں یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جاویں گے اور وہ ہر بلندی سے نکلتے ہوں گے

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا

اور سچا وعدہ نزدیک آپہنچا ہوگا تو بس پھر ایک دم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جاویں گی کہ ہائے کمبختی ہماری ہم اس

فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِينَ ۝ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ

سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ہی قصور وار تھے بلاشبہ تم اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوج رہے ہو سب جہنم میں جھونکے

جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وٰرِدُونَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خٰلِدُونَ

جاؤ گے تم سب اس میں داخل ہو گے اگر یہ واقعی معبود ہوتے تو اس میں کیوں جاتے اور سب اس میں ہمیشہ کو رہیں گے

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ

ان کا اس میں شور ہوگا اور وہاں کوئی بات سنیں گے بھی نہیں جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے

أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ

وہ لوگ اس سے دور رکھے جاویں گے اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ

خٰلِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ

رہیں گے ان کو بڑی گھبراہٹ غم میں نہ ڈالے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ ہے تمہارا وہ دن

الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون

خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِينَ ۝ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ

کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتدا کی تھی اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے ہم ضرور کریں گے

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ ۝

اور ہم کتابوں میں لوح محفوظ کے بعد لکھ چکے ہیں کہ اس زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے ۔

تفسیر :- ان ھذہ سے عبادی الصلحون تک ۔ (اے لوگو اوپر جو انبیاء علیہم السلام کا طریقہ توحید کا معلوم ہوا) یہ ہے تمہارا طریقہ (یعنی جس پر تم کو رہنا واجب ہے) کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے (یعنی جس میں کسی نبی اور کسی شریعت کو اختلاف نہیں ہوا) اور (حاصل اس طریقہ کا یہ ہے کہ) میں تمہارا رب (حقیقی) ہوں سو تم میری عبادت کیا کرو اور (لوگوں کو چاہئے تھا کہ بعد ثابت ہو جانے اس امر مذکور کے سب اسی ایک طریقہ پر رہتے مگر ایسا نہ کیا بلکہ) ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر لیا (مگر اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) سب ہمارے پاس آنے والے ہیں (اور آنے کے بعد ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ ملے گا) سو جو شخص نیک کام کرتا ہوگا اور



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود مفتی بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاویٰ کی مستند کتابیں دیکھ کر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک

فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کتاب الصلوٰۃ

[illegible]

کتاب الجنائز

[illegible]

کتاب الصوم

[illegible]

کتاب الزکوٰۃ

[illegible]

کتاب النکاح

[illegible]

کتاب الطلاق

[illegible]

کتاب اللباس

[illegible]

ملنے کا پتہ مینیجر رسالہ پیشوا دہلی

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

(اے ہمارے پروردگار! ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا)

پیشوا

دھلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؍۲)

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دھلی



کربلا کے بیداں میں ستر تیں خاندان رسالت کی بربادی اور سرزمین نینوا کے جلتے ہوئے ریگستان میں فاطمی شہیدوں کی بے گور و کفن لاشوں کے تڑپنے کا خونچکاں مرقع ——

مظلوم کربلا [illegible] وجہ خلافت کی وہ دردناک اور مکمل تاریخ ہے جس کا ایک ایک حرف محبان اہلبیت کے [illegible] دنیا نے ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے [illegible]

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم [illegible]

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد [illegible]

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

[illegible] کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمایئے:—

نو نو بلاک [illegible]

فہرست مضامین [illegible]

دوسری مجلس [illegible]

تیسری مجلس [illegible]

چوتھی مجلس [illegible]

پانچویں مجلس [illegible]

چھٹی مجلس [illegible]

ساتویں مجلس [illegible]

آٹھویں مجلس [illegible]

نویں مجلس [illegible]

دسویں مجلس [illegible]

گیارہویں مجلس [illegible]

بارہویں مجلس [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی

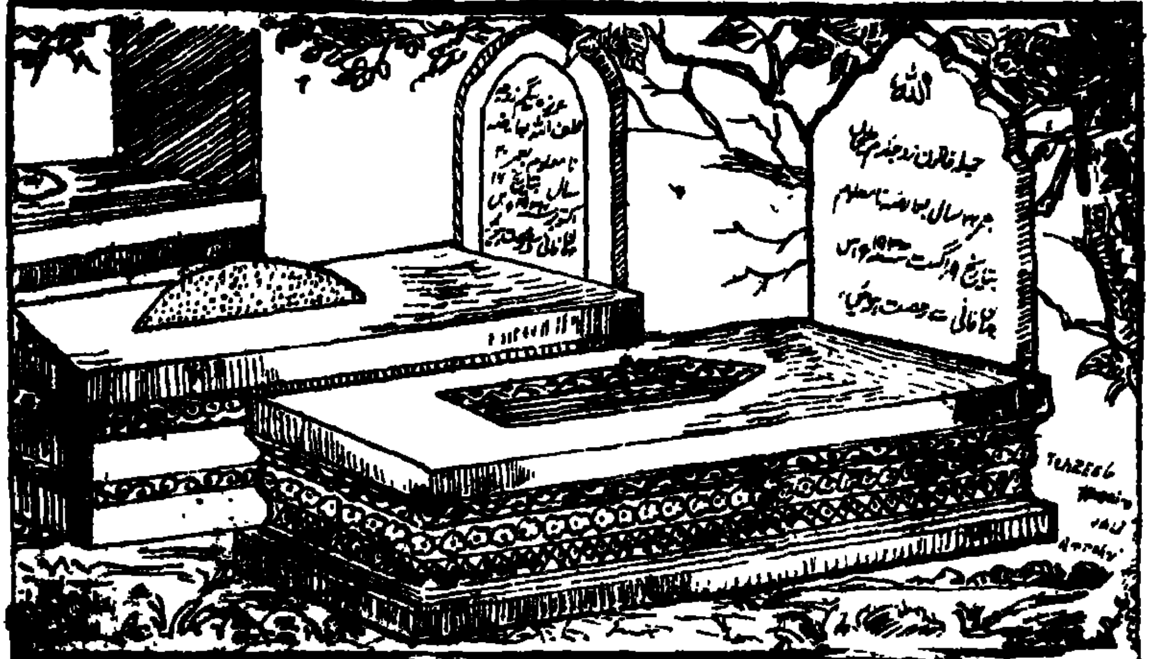


معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدہ دی اور عام عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقہ سے دور کر دیتی ہے رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیاں اس کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں، اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت زیادہ فائدہ پہنچتا ہے، عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہئے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (رجسٹرڈ)



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملینگی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جبکہ سیلان الرحم کی بیماری اندر ہی اندر سلگاتی رہی جنہوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہوئیں۔

ہندوستان میں سو میں سے ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں۔ اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بے حد خطرناک ہے

اگر خفیہ بدن سے سفید پانی جاتا ہو ناف تلوں میں درد رہتا ہو ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے۔ اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہئے بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹکارڈ لکھکر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے دوای کیلہ منگالینی چاہئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کیلے کیساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف بیس روز کے استعمال سے ہی یہ موذی مرض ہمیشہ کیلئے ختم ہوجاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ حکیم احسان اللہ خان طبیب خاص و وزیر اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنے۔ سات آنے محصولڈاک

دوا کے منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے۔ مشہور دواخانہ فراش خانہ دہلی

اس کو نہ پڑھئے اگر پڑھئے تو اس سے فائدہ اُٹھائیے

مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں؟

آجکل اشتہار بازی نے ایک ذریعۂ معاش کی صورت اختیار کرلی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مشکل سے یقین ہوتا ہے لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بد اعتقادی کے زمانہ میں مشہور و ماہر کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی نے اپنی دیانت دارانہ خدمات بہترین صحیح اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کر کے عام مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل کرلی ہے اور میری ذاتی معلومات ہیں کہ ان کا تمام کاروبار راستبازی، دیانتداری اور نہایت محنت اور قابل ترین کارکنان اور بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرنے میں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ روزافزوں ترقی کر رہا ہے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اور بیرون ہند و ساوتھ افریقہ، یوگنڈا، عدن، سیلون، برما، ملایا، انگلینڈ تک اس کارخانہ کی دواؤں کو استعمال کرنے والے اور ان کے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں ہم نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے لہٰذا میں ان حضرات کی جو ضرورتمند ہوں رہنمائی کرونگا وہ اس کارخانہ کی سریع الاثر و مفید ادویہ استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں۔ جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورۂ بالا سند کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے اگر آپ ضرورتمند ہوں تو ضرور دوا طلب فرمائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپے انعام اور قیمت واپس۔ ہمارا یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے اس میں ذرہ برابر مبالغہ یا دھوکہ نہیں۔ اگر ہم آپ سے دھوکہ کریں تو خدا اور رسول صلعم سے دھوکہ کریں۔

سائنٹفک آئل رجسٹرڈ

اس صدی کا انمول جوہر اور اس موسم کا خاص تحفہ ہے اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اُٹھائیے۔ نہ پان باندھنے کی ضرورت، نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہ آبلہ کا ڈر۔ لگاتے ہی جذب ہو کر بیتاب کر دیتا اور خوابیدہ جذبات میں طوفان عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہوگئے ہوں۔ مثلاً کجی، خمی، لاغری، نامردی، کم خواہشی رگوں کے پھول جانے کو دور کر کے کندن، فولاد بنا دیتا ہے یقین مانئے اس سے بہتر آئل آپ کو دنیا کے پردے پر نہ ملے گا۔ اس کے استعمال سے رگوں پٹھوں میں پختگی عضب کی سختی، ناقابل برداشت تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے۔ سب باتوں کے لئے اعجاز کا کام دیتا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ تمام نقائص دور کر کے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

دافع جریان و احتلام رجسٹرڈ

یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے شدید جریان اور کثرت احتلام کو بفضلہ تعالیٰ دعوے کے ساتھ دور کرتے ہیں۔ پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا۔ مادہ کا پتلا پڑ جانے کو دور کر کے قوت مردمی کا معاون ہوتا ہے جسم میں ترو تازگی و فربہی لاتا اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں کرتا ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے جسم میں مادہ کافی غلیظ اور مضبوط ہو کر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸۰ قرص دو روپے (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

ہماری یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنا دیا۔ غیر ملکوں تک اس دوا کی دھوم مچی ہے۔ جریان کا قلع قمع کرنے کے لئے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں جس کا دل چاہے آزمالے۔ اس کے استعمال کے بعد بدن میں توانائی، طبیعت میں چستی دل میں جوانی کی اُمنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔

حبوب عشرت رجسٹرڈ

یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں۔ خاص وقت کی پشیمانی سے بچا لیتی ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی۔ مغرور محبوبہ وارفتہ ہو جاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں۔ یہ گولیاں منشی ادویات سے پاک ہیں اور مستقل امساک پیدا کرتی ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دو دوائیں یکجا منگانے پر محصولڈاک معاف

ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(ٹیلیفون نمبر ۶۹۲۰)

دہلی کا نامور گورنمنٹ رجسٹرڈ کارخانہ:- انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

ہندوستان میں نوے فیصدی نوجوان جریان میں مبتلا ہوتے ہیں

لیکن

اُن کو خبر نہیں کہ جریان کیا ہے؟

لیجئے سمجھئے! اگر آپ کے سر میں درد رہتا ہو. چہرہ پر زردی ہوتی جاتی ہو. کمر میں درد رہتا ہو. قبض ہو جاتا ہو، پیشاب کے بعد یا پہلے سفید قطرہ آتا ہو، پنڈلیوں میں درد رہتا ہو، رات کو سوتے میں بدخوابی ہو جاتی ہو، مزاج میں چڑچڑا پن ہوگیا ہو، طبیعت میں سستی اور کاہلی رہتی ہو، ہر وقت برے برے خیالات آتے رہتے ہوں۔ بس اسی کو جریان کہتے ہیں۔

اگر آپ خدا نخواستہ جریان کی بیماری میں مبتلا ہیں تو اس سے غفلت نہ کیجئے یہ مرض انسان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے اور قوت مردمی کو ختم کر دیتا ہے حتیٰ کہ گور میں پہنچا دیتا ہے بس اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مایۂ ناز طبیب مسیح الزماں، افلاطون دوران سراج الاطباء فخر الحکماء عالیجناب حکیم محمد سراج الدین خان صاحب کے انمول مجربات:۔

سفوفِ یالبس

کا استعمال شروع کر دیں جس کی ایجاد نے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے آپ بھی تجربہ کریں۔ قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ایک روپیہ چھ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ مشہور دواخانہ فراشخانہ دہلی

گھر کی جنگ ختم ہوگئی راحت سے زندگی بسر کیجیے

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ

طلاء مخصوص رجسٹرڈ۔ دنیا کے تمام طلوں سے افضل ہے جس کے استعمال سے کجی۔ نمی۔ لاغری سستی۔ نامردی رگوں کا ابھر آنا۔ پتلا پن اور سُست ہا پن بغیر آبلہ چھالہ دُور ہو کر نامرد کو مرد بنا کر رگوں اور پٹھوں میں بجلی کی مانند قوت اور فولاد کے مانند سختی پیدا کرتا ہے
قیمت فی شیشی پانچ روپئے۔ نمونہ عہ جن کو معمولی شکایت ہو ان کے لئے نمونہ کافی ہے۔

راحت کا سمندر

فوری طلاء رجسٹرڈ۔ جن کو وقت سستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑی ہو ایسے مایوسوں کو فوتی مردت کے لئے سُرخرو کر دیتا ہے فوری طور پر اس کا استعمال اعصاب میں برقی لہریں دوڑا دیتا ہے اور اس بلا کی گرمی است۔ گی خیری پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا ہو یا جوان دنگ رہ جاتا ہے نکما سے ناکارہ آدمی وقت پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قیمت۔ ۱۲بار کے لئے صہ نمونہ ۱۰بار کے لئے عہ

امساکی رجسٹرڈ۔ رکاوٹ کے لئے عجیب تحفہ ہے عورت کو مسخر کر دینے کے لئے زندہ جادو ہے۔ بجد ممسک و ملذ ہے تک ترشی نہ کھاؤ فراغت ناممکن ہے قیمت تین درجن عہ نمونہ کے لئے ایک درجن عہ

تحفہ عجیب رجسٹرڈ۔ زبردست ملذذ دوا ہے خلوت میں عمر بھر ایسی لذت افزا دوا نہ استعمال کی ہو گی۔ اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی میں چور ہو کر فقط اور بیدام غلام بن جاتی ہے اس کی آنکھوں میں ڈورے پڑ جاتے ہیں۔ اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی صہ نمونہ ایک درجن عہ۔ عیش کا پورا لطف ان میں ہے۔

سدا بہار رجسٹرڈ۔ فراغت کے بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی۔ اور ہر بار نصف گھنٹہ کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس ہو گی۔ اس کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ قیمت۔ ۴بار کے لئے عہ نمونہ ۱بار کے لئے عہ

دنیا میں اپنی قسم کی سرتاج ایجاد ہے جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے اور نہ جوانی ختم ہوتی ہے

خدا گواہ ہے

نمونے بالکل اصل لاگت پر بھیجے جا رہے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی نمونہ منگا کر ہماری اس حقیر پیشکش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ اشتہار بن جائیں ۵ نمونے چار روپے۔ ۴ نمونے تین روپے آٹھ آنے۔ تین نمونے تین روپے دو نمونے ۲؎ دو نمونوں سے کم ہرگز نہ بھیجے جائیں گے محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہو گا۔ جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو ان کے لئے نمونہ کافی ہے۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ نیو ایجنسی جڑی بوٹی سپلائی کمپنی پشت جامع مسجد دہلی ۱

دی مغل لائن لمیٹڈ

مسلمانوں کی قائم کردہ حاجیوں کی واحد لائن

بمبئی، کراچی وکلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی وکراچی سے عدن پورٹ سوڈان، جدہ وسویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی وکراچی سے پورٹ لوئی مورشیس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں

کرایوں اور شرح بار برداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

دہلی کا مشہور بے لاگ ہفتہ وار مصور اخبار

حریت

جس سے مکار سیاسی لیڈر اور عیار مذہبی رہنما کانپتے ہیں

حریت کے ایڈیٹر ملک کے نامور اہل قلم سیف الحق جناب سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں، جن کو اخبار نویسی کا بیس سالہ تجربہ ہے۔ اور جن کے شذرات خریداران پیشوا مزے لے لیکر پڑھتے ہیں

حریت ہی اردو کا وہ قوم پرست اخبار ہے جس کے ایڈیٹوریل نوٹ ہندوستان ٹائمز بمبئی کرانیکل ہریجن وغیرہ جیسے وقیع انگریزی اخبارات نقل کرتے ہیں۔

حریت دہلی سے ہر اتوار کو پابندی وقت سے شائع ہو رہا ہے۔

حریت کی بے باک نکتہ چینی کی سارے ہندوستان میں دھوم ہے۔

حریت میں بلند پایہ تاریخی سیاسی، ادبی، فلمی مقالات، بے باک تنقیدیں، نصیحت آموز افسانے بلند پایہ سیاسی مقالات ہوتے ہیں

حریت بہت ہی سستا مصور اخبار ہے پیشوا سے دوگنا سائز اور ۱۸ صفحے کی ضخامت ہے ہر صفحے پر ہاف ٹون عکسی تصاویر، رنگ کا خوش نما ٹائیٹل قیمت تین روپے سالانہ پیشگی۔

حریت کا نمونہ دیکھے بغیر آج ہی خریداری کے لئے ذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیجئے، ناپسند ہونے پر اپنی قیمت واپس منگا لیجئے اس سے زیادہ ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے

روپیہ بھیجنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار حریت جامع مسجد دہلی

فن خطابت

کمال شخصیت اور اپنی اس غیر معمولی تقریری جادو بیانی سے محروم ہیں۔ اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے۔ اگر آپ کی گفتگو دل کو سحر کرنے کی قوت نہیں رکھتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت کا مطالعہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے۔ آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی۔ ہر محفل میں لوگ آپ کو سر آنکھوں پر بٹھائیں گے ہزاروں کے مجمع میں آپ بے دھڑک تقریر کر سکیں گے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اُردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے جو لوگ اچھے مذہبی، معاشرتی، اصلاحی افسانے چاہتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو اور آپ اپنے گھروں میں ان کو بے تکلف رکھ سکیں تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے۔ اس میں کئی افسانے فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں۔ قیمت ۸؍

آفتاب رسالت

مورخ اعظم حضرت آغا رفیق صاحب بلند شہری نے سرکار دو جہاں رسول خدا کے بہت مبسوط حالات دو حصوں میں لکھے ہیں۔ پہلا حصہ ۲۰۸ صفحات اس میں ۲۰ صفحہ تاریخ عرب و بعثت رسول۔ یہ نسب کے حالات ہیں، اور کچھ ولادت طفولیت رسول۔ حصہ دوم ۲۲۴ صفحات جس میں پوری رسالت کے مکمل حالات مثل ہجرت، شادی، تبلیغ، غزوات اور سیاسی جنگ، تیرھ[illegible] واقعات کا تذکرہ ہے جس میں حضور کی معاشرت اور ازواج مطہرات کے حالات ہیں۔ انجام ہر دو حصہ ۴۳۲ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں۔ جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو غیر اُستاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز مدرسوں میں اونچے طبقوں میں بلند اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں۔ قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل۔ تین حصے ہیں اور تینوں یکجا۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

سائیاں انکھیاں پھیریاں سوبیری ملک جہان

اگر آپ کبھی دل میں درد کی تصویر دیکھنا ہو تو کتاب آہ مظلوم پڑھئے جو بدنصیب عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے۔ آہ جس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اُٹھ گیا اس کے لئے سوائے گوشہ لحد کے کہیں ٹھکانا نہیں مظلوم کی داستان غم سنکر کلیجہ منہ کو آئیگا۔ یہ حضرت علامہ راشد الخیری دہلوی کی تصنیف ہے قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍)

عورت سے لطف

حاصل کرنے کیلئے دو فقیرہ کا مطالعہ میں رکھئے۔ یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں شب عروسی سے لیکر آخر تک کی تمام کیفیات درج ہیں۔ یہ کتاب صدہا مشرقی و مغربی کتابوں کا عطر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب فوٹو بلاک اور سادہ تصاویر ہیں۔ تمام دنیا کی عورتوں کے لاجواب فوٹو ہیں۔ اور عورتوں کے تمام جسمانی حصوں کی مفید اور کارآمد تصاویر ہیں۔ ایسی مکمل کتاب اُردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول

فارسی بول چال

بلا اُستاد کی مدد چند روز میں فارسی سیکھا دینے والی کتاب فارسی بول چال ہے جسمیں پنجاب یونیورسٹی سے علم کی ڈگری یافتہ فاضل حضرات نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان کو اُردو میں ڈھالا ہے شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اُردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے [illegible] بارہ خط کے نمونے۔ عرضیاں چٹھیاں مبارکبادی کے تعزیت وغیرہ کے نمونے اُردو میں درج ہیں قیمت ۱۲؍

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معنوی قرآن کا مطالعہ کرو۔ تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشیوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں صفحات ... صفحے قیمت ...

دلائل الخیرات

حل مشکلات کیلئے بڑی اکسیر چیز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسکے سند جملہ شرائط کے ساتھ ہی پڑھی جائے اسکے اوصاف بیان کرنے کیلئے دفتر کے دفتر درکار ہیں جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اسکی ضرورت کبھی رکی نہیں رہتی اس کے عامل بہت کی ذات سے مشرف ہوتے ہیں پھر بھی اسکی یہی نعمت کیا کم ہے وظائف اور دعا کے سلسلے میں بے نظیر کتاب ہے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر بلاک سے چھپی ہے جسکی قیمت قسم اعلیٰ مجلد ڈیڑھ روپیہ سستا ایڈیشن بارہ آنے (۱۲؍)

کتاب التعویذات

باعلاج روحانی از عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۱۱۰ صفحہ کی کتاب ہے اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں اسلئے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہو گی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تبحر علمی اسکے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن ہے۔ ہر عمل تیر بہدف ہے۔ دین کی ہر ضرورت بفضلہ اسکے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱۲؍

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جس کے متعلق سرسید مرحوم نے کہا تھا، خدا کے سامنے سب یہی کتاب لیکر جاؤں گا یہ مسدس اسلام کی جوبلی تاریخ اور مد و جزر اسلام ہے لاکھوں سے زیادہ بھی اور فروخت ہوئی، زیر اشتہار ایڈیشن علی کاغذ اور چھوٹی تقطیع کا ہے اندر اس نیا دیباچہ ہے جس میں گویا نثر مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانحعمری ہے۔ بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے جو ہر عامل کے لئے تیر بہدف ہیں اسکے چار حصے ہیں اور یکجا ہیں حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں۔ حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورہ کے اعمال و خواص۔ حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال ہیں حصہ چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے۔ پانچویں حصہ میں اشغال ہیں۔ آخر میں متفرق نقوش ہیں۔ بڑی مجرب ہے قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو پانا چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں گے تو احباب کا مسخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، افسر کا تابع بنانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کے عامل کے لئے معمولی بات ہے قیمت ۱۲

معلم عربی

ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ لے اگر معانی نہیں معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں۔ عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا، اسکے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے ہیں معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تامل سے ایک سبق روزانہ پڑھ لے تین ماہ میں خاصہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت ۱۲

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور اپنے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے۔ تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں۔ متعدد حسین و جمیل بلاک ہیں۔ قیمت صرف ۸

ضروریات دین

نذیر پیشوا نے قابل مفتیان سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں ضروری مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا، دینی ضروریات تو مسلموں میں تقسیم کرنی چاہئے دینی ضروریات کو کم فرصت وکیل تجارت پیشہ اور سبب ناواقف زمیندار و صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہئے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصل اصول اسلام سے واقف ہو جائیں ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۰

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں پھوہڑ دلہن ہو اس گھر کا امن و سکون رخصت ہو جاتا ہے گھر قبرستان بن جاتا ہے بیوی کی تربیت کیلئے دو ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں اس کتاب میں ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب گھر والی کی تربیت پڑھ لو جس میں بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں انداز بیان ایسا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کئے بغیر آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی۔ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۰ آنے

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی عورتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں انکی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک مہینہ میں آپکے گھر کی پلٹ سکتی ہے اور صرف ۱۲ میں تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے نکلوا دیجئے اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲

شریر لڑکی

ماں باپ کیلئے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے مگر اس عذاب سے نجات پانیکا واحد طریقہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی علمی کتاب ہی کی اشاعت ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کرکے نیک اور سلیقہ مند بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور تمیزداری سلیقہ شعاری آجاتی ہے اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ کتاب کو ایک دفعہ شروع کرکے ختم کئے بغیر چین نہ آئے گا سفید اور چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۰

درس معاشرت

ایڈیٹر صاحب رسالہ پیشوا کے نوک قلم کے عبرت خیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی تصویر ہے افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ کاغذ لکھائی، چھپائی عمدہ ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحے اور قیمت صرف ۱۰

اسلام کے سو سپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا کے بہترین مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس قوت وہ اپنے زور قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول اور شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو مردوں کے دلوں میں بھی سچے اسلامی بہادری کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں تمام کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائیگی اور وہ غلامی کے طوق لعنت کو گلے سے اتار کر پھینک دیں گے قیمت ۱۰

سیرت باقی

سلسلۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ غریب نواز حضور باقی باللہ بخاری کی مفصل مکمل سوانح عمری حضرت خواجہ کے تمام خلفاء کا تذکرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی تعلیم ذکر نقش کے آسان طریقہ مجرب المجرب اور وظائف حضرت خواجہ عزیز الحق کی صوفیانہ قرآن حکیم کی تفسیر پڑھی چاہتے ہو تو سیرت باقی کا مطالعہ کرو جسکے مصنف نبیرۂ سید عزیز حسن بقائی نبیرۂ خواجہ باقی باللہ ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں۔ اس میں ایڈیٹر صاحب نے اپنا تذکرہ بھی لکھا ہے۔ قیمت صرف ۱۰

عملی نوشتے

علم نجوم علم رمل اعداد، پامسٹری فال و شگون علم قیافہ تعبیر نامہ خواب اور فالنامہ کی انسائیکلوپیڈیا۔ کچھ فطرت انسانی ہے کہ وہ اپنے آئندہ واقعات معلوم کرنے کیلئے بے چین رہتا ہے اور خواہ مخواہ نجومیوں اور عاملوں کے پھندے میں پھنس کر جھوٹے سچے واقعات سے اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے۔ کتاب منگانے کے بعد آپ اپنے مستقبل کو درست کر سکتے ہیں یہ کتاب ہی نہیں بلکہ زہر کیلئے تریاق بھی ہے سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر قدیم بزرگان اسلام کے بتائے اور آزمائے ہوئے طریقے سے ہر کام کرنے کے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو جس میں علم قیافہ، اتفاقات قرآنی فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسمائے الٰہی کا فالنامہ، ابجد کا فالنامہ، انگریزوں کا فالنامہ، فرانس کا فالنامہ، جرمنوں کا فالنامہ، اعضاء کے پھڑکنے سے فالیں روحانی عملیات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی - اخلاقی - اصلاحی
ادبی رسالہ

پیشوا دہلی

دفتر اشاعت
اُردو بازار جامع مسجد دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۱۸ سال سے تبلیغ و اشاعت کیلئے دہلی سے شائع ہوتا ہے
قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں محصول بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

وزیر ہند کی ”نہیں“

ہندوستان کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ایک فوجی ذہنیت کا انسان وزیر ہند بنایا گیا ہے۔ جو تدبر اور رواداری سے مطلق محروم ہے۔ اور جس کی فوجی ذہنیت اور فوجی ڈکشنری میں ”نہیں“ کے علاوہ دوسرا لفظ نہیں۔ چنانچہ پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری ان کی فوجیانہ تقریریں اور ہندوستان دوست ممبران پارلیمنٹ کے سوالات کے جوابات میں نہیں کا لفظ کچھ اتنا مشہور ہو گیا ہے کہ وزیر ہند کے نام کے آگے اگر بجائے ایمرے کی بجائے مسٹر ”نہیں“ لکھ دیا جائے، ہر شخص بآسانی سمجھ جائے گا کہ یہ وزیر ہند ہیں۔

ہندوستان میں میاں مٹھو کی ٹیں ٹیں جس طرح مشہور ہے اسی طرح وزیر ہند کی نہیں ہے جو کہ ان سے تبدیل ہوتی ہے۔ تو اس میں یہ بتانا ہے کہ ہم نے یہ کیا اور ہم سے وہ کیا۔ حال میں انہوں نے کانگریسی لیڈروں سے مل کر ہندوستان کے جمود کا حل تلاش کرنے والوں کی ملاقات کی اجازت نہ دینے کی جس فوجیانہ انداز میں تردید کی ہے، وہ ہندوستان کی محکومانہ بےکسی کی مُنہ سے بولتی ہوئی تصویر ہے۔

ہم پبلک مفاد کے لئے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کانگریسی لیڈروں سے ہندوستان کی گتھی حل کرنے والوں کو ملاقات کی اجازت دیدی جاتی تو اس سے کیا نقصان ہو سکتا تھا۔ اگر حکومت کے تدبر اور سمجھ کا دیوالہ نہیں نکلا ہے تو اس کو نہ صرف یہ کہ کانگریسی، مسلم لیگی، مہاسبھائی اور دوسرے رہنماؤں سے قومی حکومت کی تشکیل کے سلسلہ میں ملاقات ہی کی اجازت نہیں دی چاہیے بلکہ اس سلسلہ میں تمام ممکن رعایتیں دینی چاہییں۔ اگر اس کا یہ دعوی بجا ہے کہ مسلم لیگ و کانگریس متفقہ مطالبہ پیش کرے تو حکومت اس کو منظور کرلے۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جب تک ہندوستان کے ارباب حل و عقد ایک جگہ بیٹھ کر ملک کے معاملات پر بحث نہ کریں گے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی متحدہ اسکیم پیش کی جا سکے۔

ہماری آواز اگر اس عظیم الشان برطانوی قوم تک پہنچ سکتی، جو وزیر ہند کے تحت مسٹر ایمری کو رائے عامہ کے زور سے اُلٹ سکتی ہے۔ اور جو حقیقتاً ہندوستان کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے بےچین ہے، اور جو یہ بھی جانتی ہے کہ ہندوستان کا رضاکارانہ تعاون حاصل ہوتے ہی پانچ کروڑ فوج نئے آلات جنگ سے مسلح ہو کر دشمن افواج کے سیلاب کو نہ صرف یہ کہ روک سکتی ہے، بلکہ انسانیت، امن، اور آزادی کے دشمن کو دولت مادی کے قبرستان میں دفن کر سکتی ہے۔ اور یہ فوج روس اور چین کی ناقابل شکست فوج سے کسی طرح کم نہ ہوگی کیونکہ ان میں یہ اسپرٹ ہوگی کہ وہ اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں تو ہم اس سے ہندوستان اور انگلستان کے مفاد کے لئے یہ درخواست کرتے کہ وہ اگر یہ چاہتی ہے کہ انگلستان ہندوستان کے ساتھ انصاف کرے تو اس کو وزیر ہند کی فوجی ذہنیت کو تبدیل کرنا چاہیے جو ہندوستان سے جنگ

(سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے کمال ہند برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا۔)

کے اس نازک دور میں مسلسل توہین آمیز اور غیر مآل اندیشانہ برتاؤ کر کے ہندوستان میں ایسی نفرت برٹش قوم کے خلاف پھیلا رہے ہیں کہ اس کا نتیجہ ہندوستان میں برٹش مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ بُرا ہو سکتا ہے۔

تاجدار دکن کا عطیہ

پونہ کے بھنڈار کر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو اعلیٰحضرت حضور نظام نے مہابھارت کی اشاعت کے لئے پانسو روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ دس سال سے اس مقصد کے لئے اس جماعت کو ایک ہزار روپیہ سالانہ مرحمت فرمایا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ ۳۳ ہزار روپئے ایک غیر فرقہ وارانہ مہمان خانہ کے لئے مرحمت ہوا ہے جس کا نام "نظام گیسٹ ہاؤس" رکھا گیا ہے۔

ہم اعلیٰحضرت کی اس علمی سرپرستی کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ مو بجے اینڈ کمپنی کے اُن جھوٹے دعووں کا عملی جواب ہے جو سلطنت آصفیہ کو بد نام کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔

راجہ جی کی اسکیم

مسٹر راج گوپال اچاریہ نے جو اسکیم ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ وہ ان تمام اسکیموں سے بہتر ہے جو اس وقت تک ملک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن سامراج کے رویہ سے قطعی توقع نہیں کہ یہ اسکیم کچھ آگے بڑھ سکے

البتہ اگر مسٹر راج گوپال اچاریہ ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان روانہ ہو جائیں۔ اور صحیح حالات جمہور انگلستان کے سامنے رکھیں تو توقع ہے کہ انگلستان کے آزادی پسند جمہور جو یکطرفہ کہانی سننے کے باوجود ہندوستانی کاز سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ راجہ جی کی تقاریر سے متاثر ہوں اور راجہ جی کی اسکیم سند قبولیت حاصل کر سکے۔

ڈاکٹر نائیڈو کی حماقت

دسہرہ کی مبارک تقریب پر ہندو مہا سبھا کے نائب صدر ڈاکٹر نائیڈو نے ایک نہایت اشتعال انگیز بیان ہندو قوم کے نام بھیجا ہے جس کو اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو حماقت! ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کا خلاصہ یہ ہے:۔

> "ہندو نئے نظام میں اپنے لئے جگہ حاصل کریں اور اپنے پُرانے کلچر اور تہذیب کی حفاظت کریں۔ ہم ہندوستان کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔ ہندو ہندوستان کے اصلی مالک ہیں ہمیشہ کے لئے ہندوستان ہماری ملکیت رہے گا غیر ملکی حملہ آوروں نے ہمارے ملک پر شکستیں کھانے اور ہماری تہذیب و تمدن میں جذب ہونے کے لئے حملے کئے"

ہمیں ڈاکٹر نائیڈو کے بیان کے اس آخری حصہ سے بحث ہے، جس میں انہوں نے بہت دلچسپ مورخانہ دعوے کئے ہیں کہ ہندوستان ہندوؤں کی ملکیت ہے۔ لیکن ہندوستان کی ملکیت کب ہندوؤں کو منتقل ہوئی؟ اور کس نے منتقل کی؟ کیا کوئی قبالہ ڈاکٹر صاحب اپنے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں؟

غیر ملکی حملہ آوروں سے مراد انگریز اور مسلمان ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے ہندو تو باہر سے آئے ہی نہیں۔ لیکن انگریزوں اور مسلمانوں نے ہندوؤں کی تہذیب اور کلچر میں جذب ہونے کی کوشش کب کی؟ اس کا ثبوت ڈاکٹر صاحب کے بیان سے نہیں ملتا اور یہ بھی ڈاکٹر صاحب نہ بتا سکے کہ شکستیں کھانے کے بعد انگریز اور مسلمان ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کیونکر کامیاب ہو گئے؟

ڈاکٹر صاحب بھولتے ہیں۔ ہندوستان کا اصلی مالک انگریز ہے۔ اور جب تک ڈاکٹر صاحب جیسے جگادری فرقہ پرست موجود رہیں گے انگریز ہی ہندوستان کا مالک رہے گا اور ڈاکٹر صاحب کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

ڈاکٹر نائیڈو صاحب کو اگر عقل و خرد سے دور کی نسبت بھی ہوتی تو وہ یہ اعلان کرتے کہ "ہندوستان کے اصلی مالک ہندوستانی ہیں اور ان میں ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی سب ہی اقوام شامل ہیں، اور ان سب کو مل کر ہندوستان کے دفاع کے لئے سر توڑ کوشش کرنی چاہئے تا کہ نازی اور جاپانی حملہ آوروں کے دانت کھٹے کئے جا سکیں"

دسہرہ کا متبرک تہوار ایثار۔ اور اطاعت والدین کا ایک ایسا موثر اور قابل تقلید تہوار ہے کہ ہندو قوم اس پر جتنا فخر کرے کم ہے۔ لیکن ڈاکٹر نائیڈو جیسے فرقہ پرست ہندو لیڈروں کے نزدیک ہندو قوم کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ وہ اس روز بھی ہندو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں۔

مسٹر ساورکر کا ہذیان

ایک وقت تھا کہ مسٹر ساورکر بہت بڑے محب وطن تھے اور حکومت کی بنیادیں ہلانے والے ایک انقلاب پسند کی حیثیت سے عوام ان کے مداح تھے لیکن سامراج کی خوش نصیبی قابل رشک ہے کہ کل کا باغی آج سامراج کا سب سے بڑا دوست ہے۔ اور غلامی کی زنجیریں مادر وطن کے گلے اور پیروں میں زیادہ مضبوط کرنے کے لئے نت نئی تجویزیں پیش کرتا رہتا ہے۔ انقلابات ہیں زمانے کے۔

دسہرہ کی تقریب پر مسٹر جینا کے اتباع میں مسٹر ساورکر کا ایک نہایت شر انگیز، دھمکی آمیز، نفاق پرور اعلان شائع ہوا ہے جس کا ماحصل یہ ہے:۔

> "مسلمان فاتحین کی حیثیت سے آئے مگر انہوں نے طویل مدت تک قیام کیا تھا کہ ہندوؤں نے انہیں زیر کر لیا اور لڑائی کے ہزاروں اکھاڑوں میں ان کو پیٹ پیٹ کر ان کے پرخچے اُڑا دئے۔ یہاں تک کہ آخرکار وہ طاقتور مسلم سلطنت جو چرخ تک چلی گئی تھی وہ ایک مکڑی کے جال کی طرح زمین پر آ رہی اور ہندوؤں کا راج ہوا اور فتح و نصرت کا جھنڈا

آگے نکل گیا اور کوئی اُسے روکنے ٹوکنے والا نہ رہا۔

مسلمانوں کا جو حشر ہوا اُس سے تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے

اور پاکستان کا خواب دیکھنے پر مصر نہیں ہونا چاہیئے۔ جو

آج محض ایک خواب ہے"

اس بیان میں مسٹر ساورکر نے جس تاریخ دانی کا ثبوت دیا ہے کیا کوئی پڑھا لکھا ہندوستانی اس پر شمار کیا جاسکتا ہے؟

اگر مغل سلطنت کے پرخچے ہندوؤں نے اُڑائے ہیں تو سر جادو ناتھ سرکار جو مغل تاریخ پر اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں ان کا تمام تاریخی سرمایہ اور دنیا کے تمام مورخوں کی تحقیقات غلط ثابت ہوتی ہے۔ اور تاریخ کے ماہرین کو مسٹر ساورکر کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اُنہوں نے ایک مؤرخ کی حیثیت سے دو سو سال کے ذخیرۂ تحقیقات کو غلط ثابت کرنا چاہا۔ یہ دوسری بات ہے کہ علمی دنیا نے ان کے بیان کو ہذیان سمجھا۔ اگر لڑائی کے ہزاروں میدانوں میں ہندو سورماؤں نے مسلمان فاتحوں کو پیٹ پیٹ کر اُن کے پرخچے اُڑا دئے تھے تو مسلمان حکومت پھر کیونکر قائم ہوگئی؟

اگر ہندوؤں کا راہوار فتح دندناتا ہوا آگے نکل گیا ہوتا تو آج ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت ہونی چاہیئے تھی نہ کہ انگریزوں کی۔

مسٹر ساورکر کو اگر تاریخ کا ایک مبتدی کی طرح بھی علم ہوتا تو وہ جانتے کہ مسلمان فاتحوں کو ہندوؤں نے انصاف کے لئے بلایا، ظلم و تعدی سے نجات حاصل کرنے کے لئے حملہ کی ترغیب دی حتیٰ کہ ہندوؤں نے مسلمان فاتحوں کی رواداری، محبت، انصاف پسندی سے متاثر ہو کر مستقل طور سے اسلامی حکومت قائم کرائی اور اپنی تلواروں سے ہندو باغیوں اور سرکشوں کی گردنیں کاٹ کر رکھدیں۔

اگر مغلوں کو شریف اور بہادر ہندو راجپوتوں کی اعانت حاصل نہ ہوتی تو کیا مغل حکومت قائم ہوسکتی تھی؟

مسلمانوں کے جس حشر کی جانب مسٹر ساورکر نے اشارہ کیا ہے وہ ہندوؤں کے ہاتھوں نہیں ہوا بلکہ مسلمان غداروں اور مسلمان بادشاہوں کی عیش پسندی اور مسٹر جیناکے بھائی بندوں کے ہاتھوں ہوا۔ اور یہ حشر ہر اُس قوم کا ہوا کرتا ہے جو عیش میں مبتلا ہوجاتی ہے کہ سنتِ الٰہیہ یہی ہے۔

اگر مسٹر ساورکر یاد کرنا چاہیں تو اُن کو پانی پت کے میدان میں شاہ ابدالی کی یلغار نہ بھولنی چاہیئے جس نے عظیم الشان ہندو سلطنت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیا۔ اور اس کی اسلامی رواداری نے انگریزوں کے سپاہی مہروں کو کامیاب بنادیا۔ ورنہ اگر احمد ابدالی ہندوستان میں رہ جاتا تو کون کہہ سکتا ہے کہ آج ہندوستان کی عنانِ حکومت کس کے ہاں میں ہوتی؟

تاہم اگر مسٹر ساورکر چاہیں تو ہز ایکسلنسی وائسرائے کی اجازت سے آج بھی ہندوستان کا مسلمان اپنی قسمت آزمانے کے لئے تیار ہے جب ان میں ہمت ہو۔ ایک مسلمان کے مقابلہ میں تین سنگھٹنی سورما بھیجدیں اور اپنے دل کا ارمان نکال لیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بھاگنے کے لئے خاردار جنگلے کے پاس زرہ تعینات ہو جو بھاگنے والوں پر شوٹ کرے۔ اور اس نتیجہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے ساورکر صاحب اس قسم کے اشتعال انگیز بیانات سے توبہ کریں۔

ہم اس بیان کا جواب دینے کے بعد حکومت سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ایسے دل آزار بیان شائع کرنے کا مہا سبھائی لیڈروں کو لائسنس مل گیا ہے؟ آخر معلوم تو ہو ان بیانات پر باز پرس کیوں نہیں کی جاتی اور ملک کے امن کو تباہ کرنے کے لئے ہندو مسلمانوں میں فساد کرانے کے لئے بے گناہ راہگیروں کو قتل، معصوم بچوں کو یتیم، شریف خواتین کو بیوہ بنانے کے ایسے بیانات پر کیوں نہیں مقدمات قائم کئے جاتے؟ کیا مسٹر ساورکر کیلئے تعزیراتِ ہند میں کوئی استثنا ہے؟

پیشوا لیگ اور مہاسبھا کو سامراج کا قوت بازو سمجھتا ہے اور اسلئے وہ ہمیشہ لیگ کی سامراجی پالیسی کے خلاف لکھتا رہا ہے۔ اور فرقہ پرستی کی لعنت سے ہمیشہ اپنا دامن مسلمانوں کی ناراضی کی پرواہ کئے بغیر بچاتا رہا۔ لیکن مسٹر ساورکر کے اگر ایسے ہی بیانات شائع ہوتے رہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ لڑائی کس وقت شروع ہو جائے؟

لہٰذا حکومت اگر یہ نہیں چاہتی کہ اس لڑائی کے وقت میں ہندو مسلمانوں میں سر پھٹول ہو تو اس کو ہر قسم کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا خاتمہ کردینا چاہیئے۔ ورنہ ایک دلچسپ گوریلا وار کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔

جے پور کا دورِ ترقی

سر مرزا اسماعیل نے چیف منسٹر ہوتے ہی جے پور کے نظام حکومت میں اہم تبدیلیاں شروع کردی ہیں۔ اگر فرقہ پرستوں نے ان کی راہ میں مشکلات پیدا نہ کیں تو جے پور میسور سے بھی زیادہ جلدی ترقی کی منزلیں طے کریگا۔

ہر محکمہ کا اوورہالنگ ہو رہا ہے۔ برٹش انڈیا کے آزمودہ کار حکام طلب کئے جارہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بڑی خوشی سے یہ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر بخشی ٹیک چند صاحب جج ہائیکورٹ پنجاب سے ریٹائر ہو کر ریاست کی چیف ججی کی کرسی کی عزت افزائی فرمائیں گے۔

سر بخشی ٹیک چند کے متعلق اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ جے پور میں انصاف کا معیار کتنا بلند ہوگا؟

پنجاب ہائیکورٹ کی یہ بدنصیبی ہوگی کہ اس کا ایک نامور فرزند جے پور جائے اور جے پور کی یہ انتہائی خوش نصیبی ہوگی، اگر سر بخشی ٹیک چند اس پیشکش کو منظور فرمائیں۔

اسی طرح دوسرے محکموں کی حالت بھی درست کی جارہی ہے سر مرزا کو مہاراجہ صاحب جے پور کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ اور جے پور

کے دور جدید سے راجپوتانہ کی تمام قدامت پسند ریاستیں متاثر ہو رہی ہیں اور توقع کی جا رہی ہے کہ جے پور کے تجربہ سے استفادہ حاصل کیا جائیگا۔

گوالیار میں گرانی کا الاؤنس

گوالیار سے ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ہز ہائینس نے سمت چھوٹی تنخواہوں کے ملازمان ریاست کو گرانی کا الاؤنس دینا منظور کیا گیا ہے۔

چونکہ حکومت اوسط درجہ کے ملازموں پر توجہ نہیں کرتی اس کو کوئی شخص کامیاب حکومت نہیں کہہ سکتا ہیگا۔ ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے کم تنخواہ کے ملازموں کی پریشانیوں کو محسوس کیا اور ان کی تنخواہوں میں قابل قدر اضافہ کیا۔

دو نئے استغاثے

وحدت کے ایک مضمون پر جو استغاثہ چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مضمون پر فوجداری دعویٰ دائر کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے اس نئے استغاثہ میں سابق ملزمان کے علاوہ عبدالحمید عرف راہ القادری اترولوی کا بھی اضافہ ہوگا۔ جن پر پہلے دعویٰ کر کے داخل دفتر کرا دیا گیا تھا۔

دوسرا دعویٰ بمبئی کے اخبار منصف کے ایڈیٹر پرنٹر پبلشر اور کیپر قلات پریس پر دائر کیا گیا ہے جن کو کئی ہفتے ہوئے نوٹس دیا گیا تھا جس کا تذکرہ انہوں نے اپنے اخبار میں کرکے ہمیں میدان میں آنے کی دعوت ہی کرنا ضروری سمجھا

ان دونوں دعووں کا مقصد یہ ہے کہ ملزمان نے جو الزامات لگائے ہیں ان کو ثابت کرنے کا موقع دیا جائے۔

جن دوستوں نے ہمیں مقدمات دائر کرنے سے روکا تھا۔ ان کے اخلاص پر اعتماد کرتے ہوئے ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آخر ان تہمت تراشیوں کا جواب کیا ہے۔ غالباً اسی مجبوری کے پیش نظر مسٹر راجگوپال اچاریہ مشہور کانگریسی رہنما کو بھی قانون کا دامن تھام کر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ اور ہمیں بھی مجبوراً عدالت کی پناہ لینی پڑی۔

آزاد مسلم بورڈ کا اجلاس

۹ نومبر کو اعلان کے مطابق آزاد مسلم بورڈ کا اجلاس مسٹر اللہ بخش سابق چیف منسٹر کی زیر صدارت ڈاکٹر شوکت اللہ انصاری کی کوٹھی پر منعقد ہوا حسب ذیل تجاویز پیش ہوئیں۔

۱۔ حج کے متعلق حکومت کے رویہ پر اظہار ملامت۔

۲۔ آزاد بورڈ کا پراپیگنڈہ کرنے کے لئے امریکہ، روس، چین کے لئے وفد کی روانگی۔

پہلی تجویز کھوکھلی اور بے عملی کا اسی طرح مظاہرہ ہے جس طرح لیگ نے کیا۔ دوسری تجویز بے نتیجہ اور لغو ہے جس سے مسٹر اللہ بخش کی لیڈری کا پراپیگنڈہ تو ہندوستان کے علاوہ یورپ اور امریکہ، روس، چین میں ہو سکتا ہے لیکن مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔

تقریباً تین سال ہوئے ہم نے اس بورڈ کی کچھ حقیر خدمت بھی کی تھی اور اس سے بہت سی توقعات مسلمانوں کی وابستہ تھیں لیکن افسوس کے ساتھ ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس بورڈ نے سوائے اس کے اور کچھ نہ کیا کہ لیگ کے سامراجی اغراض کی مخالفت میں قوم پرور مسلمانوں کا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے تار بازی کر لی۔ لیکن بورڈ کے قیام کا مقصد یہ نہیں تھا۔ بورڈ اگر چاہتا تو ہندوستان کے مسلمانوں کی بہت زیادہ خدمت کانگریس سے سمجھوتہ کر کے انجام دے سکتا تھا۔ بورڈ اگر چاہتا تو مسلمانوں کو کانگریس کے قریب لا سکتا تھا۔ بورڈ اگر چاہتا تو زیادہ سے زیادہ موجودہ ڈیڈلاک کو ختم کرنے کی کوشش کر سکتا تھا لیکن اس نے ان میں سے ایک کام بھی اس تین سال کے عرصے میں انجام نہیں دیا۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس بورڈ کو اب زندہ رکھا جائے کہ یہ مسلمانوں کی بے عملی کا سیاہ داغ ہے جس کو جتنی جلدی ہو سکے مٹا دینا چاہئے۔

جنگ کا پانسہ پلٹ

پورے تین سال کے بعد جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے۔ ایک طرف روس میں نازی جرمنی کی فوج پھنس گئی ہے۔ دوسری جانب مصر میں رومیل کے بڑے راہ فرار مسدود ہو چکی ہے تیسری جانب جاپان امریکہ کے بحری جال میں الجھ گیا ہے۔

لہٰذا توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۴۳ء میں جنگ کامیابی سے ختم ہو جائے گی اور نازی جرمنی اتحادیوں کے سامنے قیصر جرمنی کی طرح بے دست و پا ہو کر صلح کی بھیک مانگنے پر مجبور ہوگا۔

اگر روس نے جرمنی کی قوت کو جھٹکے لگا لگا کر سلب نہ کیا ہوتا تو آج جرمنی کو مدافعانہ جنگ نہ لڑنی پڑتی۔ اگر امریکہ جنگ میں شامل نہ ہوتا تو اتحادیوں کو اسلحہ اس کثرت سے مہیا نہ ہوتے۔ اگر انگریزی مدبر عزم و استقلال سے میدان میں ڈٹ جاتے تو آج جنگ کا پانسہ پلٹنے والے حالات پیدا نہ ہوتے۔

توقع کی جا رہی ہے کہ جنگ کے اس دور کے علاوہ دوسرا محاذ بھی جلد شروع کیا جائے گا اور وہ وقت دور نہ ہوگا جبکہ مظلوم اقوام جو نازی جرمنی کے آہنی پنجہ میں پھنسی ہوئی ہیں اتحادیوں کی یلغار کے وقت نازیوں کے خلاف کھڑی ہوں گی تو جرمنی کے لئے اندرونی بغاوت اور بیرونی حملوں کی روک تھام قطعاً ناممکن ہو جائے گی۔

جاپان نے دو چار ہوائی جہاز آسام میں بھیج کر عوام میں بے چینی پھیلانے کی جو کوشش کی تھی اس میں اس کو ناکامی ہوئی اور ہندوستانیوں نے انتہائی جرأت کے ساتھ اس تماشہ کو دیکھا۔ لیکن اس کی یہ شاطرانہ چال اس کو ہمارے برطانوی حملہ سے نہ بچا سکے گی۔ اس لئے کہ اتحادیوں کی تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ اور دنیا محوریوں کے مظالم سے تنگ آ چکی ہے اور اتحادی

انتقام پکار رہا ہے ؎

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

حیدرآباد کا بجٹ

حیدرآباد کا بجٹ آنریبل غلام محمد صاحب صدر المہام فینانس نے پیش کرنے سے پہلے حیدرآباد کے [illegible] پریس کو ایک پریس کانفرنس میں بجٹ کے لئے طلب کیا اور ان کے مشوروں سے استفادہ حاصل کیا۔

جنگ کے بڑھتے ہوئے خراجات کو پورا کرنے کے لئے ملک کے مختلف طبقات سے مشورت ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت کی مشنری بھی چلتی رہے اور کسی قسم کی مالی پریشانی بھی نہ ہو۔

اگر قرضہ لے لیا جاتا تو بہت آسانی سے جنگی امداد کا کام چل سکتا لیکن فینانس منسٹر اس کو پسند نہیں کرتے۔ وہ تنخواہوں میں تخفیف کر کے گرانی کا الاؤنس دینا چاہتے ہیں۔ اس سے آمدنی کا [illegible] اندازہ بھی [illegible]

ہماری رائے میں حسب ذیل طریقے ایسے ہیں جن سے آنریبل فینانس منسٹر کا منشا پورا ہو سکتا ہے۔

(۱) برٹش انڈیا کی طرح عارضی طور پر انکم ٹیکس لگایا جائے۔

(۲) غیر ضروری عطایا [illegible] وظائف بند کئے جائیں۔

(۳) پانسو سے اوپر کی تنخواہوں میں تخفیف کی جائے۔

اگر برٹش انڈیا کی تقلید میں انکم ٹیکس لگایا جائے تو حیدرآباد کے [illegible] ساہوکاروں سے ایک ہی سال میں جنگی مصارف پورے ہو سکتے ہیں۔ جہاں اب تک انکم ٹیکس نہیں ہے۔

اگر غیر ضروری عطایا اور وظائف بند کئے جائیں تو سرکار عالی کے خزانہ کا بڑا بار ہلکا ہو سکتا ہے۔ اور حضور نظام کی رعایا کا صحیح مطالبہ بھی پورا ہو سکتا ہے۔

مثلاً خیرات فنڈ سے جن ملاؤں کو امیرانہ زندگی گزارنے کے لئے لاکھوں روپے ماہانہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس کا ملک اور جنگ کی ضروریات کے لئے بند کرنا نہ صرف یہ کہ مفید بلکہ ضروری ہے۔ اس طرح دعاگوئی کے نام پر بیٹھ کر کھانے کی اصلاح بھی ہو جائے گی، اور تقریباً اسی کروڑ روپیہ کی بچت بھی ہو جائے گی۔

خصوصاً دہلی کے شمس العلما سید احمد اور اُن کے بیٹے اور بدایوں کے مولوی عبدالماجد وغیرہ جیسے لوگوں کو جو وظیفہ دیا جا رہا ہے اس سے حیدرآباد کو فائدہ؟ یہ لوگ نہ دلی استہ ہیں کہ ان کی جنبش ابرو کے اشارہ پر زمین و آسمان قائم ہیں۔ نہ اُنھوں نے مملکت آصفیہ کی کوئی خدمت کی ہے، اور نہ دعاگوئی ایسا اہم شعبہ ہے کہ اس کا بار [illegible] کے ٹیکس گذاروں کی جیب پر ڈالا جائے۔ اگر یہ لوگ سرکار نظام [illegible]

حقیقی خیر خواہ ہیں تو بغیر وظیفہ کے بھی سلطنت آصفیہ کی بقا اور حضور نظام کی تندرستی کی دعا کریں گے۔ ورنہ ان کی دعائیں نہ آنے والے انقلاب کو روک سکتی ہیں [illegible] ان کی بددعاؤں سے سلطنت کے کاموں میں رخنہ پڑ سکتا ہے۔

[illegible] سب سے زیادہ حق ٹیکس گزاروں کا ہے [illegible] خزانہ کو بھرتے ہیں [illegible] کی بہبود کے لئے [illegible] کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہو تو کوئی [illegible] وظائف کیوں [illegible] سے ثبوت یہ ہے کہ اس نے خود لکھا ہے کہ جس سجدہ کا ملازم ہوں [illegible] وقت [illegible] دیتا ہوں۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ اس ملک کی [illegible] لیکن یہ حقیقت ہے کہ [illegible] عالم ہے کہ [illegible] کی کثرت [illegible] بڑھا [illegible] نہیں آتا۔ کچھ [illegible] کی جائے۔ اس سے ۱۹۴۲ء میں اولاد [illegible] لی ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بیسوں کی طرح زندگی بسر کرنے والا [illegible] نظام سے امداد کا مستحق ہے یا نہیں؟

اس جاہل [illegible] اس لئے حکومت آصفیہ کیوں برداشت کرے [illegible] ریزیڈنٹ نے کی تھی؟ اگر [illegible] کرنے میں مصلحت بھی ہو تو آج یہ مصلحت جنگ میں امداد دینے اور کھوکے حیدرآبادیوں کا پیٹ بھرنے سے زیادہ [illegible] نہیں ہے۔

کیونکہ [illegible] سے زیادہ سرکاری جنگ کی امداد ہے اور اگر اس قسم کی [illegible] کی امداد میں خرچ کیا جائے تو بندگان عالی کی [illegible] کروڑ ہا روپیہ کی جنگی امداد کے لئے [illegible] آنریبل مسٹر غلام محمد فینانس منسٹر کا [illegible] حیدرآباد کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا [illegible] نے مصیبت کے وقت نہ صرف حیدرآباد کے خزانہ [illegible] ہلکا کیا [illegible] سلطنت کو شاندار امداد جنگ میں دینے کے لئے ایسی راہ نکالی کہ خزانۂ عامرہ پہ بار بھی نہ ہو اور معقول امداد جنگی اخراجات کے لئے مل جائے۔

ایسی حالت میں کہ ہز امپیریل مجسٹی نے تمام شاہی اخراجات روک لئے ہیں اور خیراتی، قوم جنگی اداروں کی طرف منتقل کر دی گئی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جلالت الملک حکیم السیاست سلطان الشعرا حضور

تمام کیوں نہ اس تجویز کو شرفِ قبولیت مرحمت فرمائیں اور دعاگوؤں کے اس طولہ کو اپنی روزی کمانے کے لئے دنیا کی وسعتوں میں آزادی نہ دی جائے؟

ہمیں اُمید ہے کہ حیدرآباد کا پریس اور حیدرآباد کے لیڈر نواب بہادر یار جنگ بہادر ان رہگانہ تجاویز پر غور کر کے سرکار عالی کی حکومت کی توجہ اس مفید تحریک پر مبذول کرانے میں کامیاب ہوں گے۔

گوالیار کا بوگس ایجی ٹیشن

خدا کا شکر ہے کہ گوالیار کا بوگس ایجی ٹیشن اپنی موت آپ مر گیا۔ اور منظر عالم صاحب کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ حالانکہ برٹش انڈیا کے پریس اور اسٹیج سے کام لینے کی غیر معمولی کوشش کی۔ اور اکبر اعظم کی پالیسی کے علمبردار مہاراجہ گوالیار کو بدنام کرنے کے لئے تاش کے ہوشیار کھلاڑی کی طرح ترپ کے مختلف پتے انہوں نے پھینکے لیکن ان کو بڑی مایوسی ہوئی کہ نہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کرا سکے اور نہ بیرونی مسلمانوں کے جتھے بھیجکر ریاست کو مرعوب کر سکے اور گوالیار کی واحد لیڈری ان کی توقع کے خلاف بہت مہنگی پڑی۔

جس وقت وہ دہلی میں مجھ سے ملے تو میں نے اُن سے حالات سُن کر اُن کو نصیحت کی تھی کہ گوالیار کی سات فی صدی مسلم آبادی کو جو نمائندگی گوالیار کے محکموں میں ملی ہوئی ہے وہ تناسب سے بہت زیادہ ہے اس لئے مہاراج کو بدنام کرنے اور شورش پھیلانے سے آپ کو لیڈری تو مل سکتی ہے۔ لیکن آپ کو نہیں معلوم کہ آپ برٹش انڈیا میں بیٹھ کر جو ایجی ٹیشن کرینگے اس کے نتائج گوالیار کے مسلمانوں کے لئے کتنے بُرے ہوں گے۔ اور ریاست کی کشیدگی کا اثر برٹش انڈیا کے ہندو مسلمانوں پر کتنا بُرا پڑیگا۔ اس وقت جوش میں انہوں نے نتائج سے بے پروا ہو کر جو کچھ کہا وہ ان کو یاد نہ ہو لیکن حقائق جھٹلائے نہیں جا سکتے۔ کیا وہ مجھے پبلک مفاد کیلئے بتا سکتے ہیں کہ آج تک انہوں نے گوالیار کے مسلمانوں کے لئے کیا حاصل کیا؟ کیا وہ کمیشن بھی ان کو مل گئی جس کے حصول میں ناکامی پر جھلا کر انہوں نے یہ بوگس پراپیگنڈا شروع کرایا؟

حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ غلط لائن پر کام نہ کرتے، گوالیار میں انتشار پیدا نہ ہوتا تو بہت سی جائز شکایات کا خاتمہ ہو جاتا لیکن "گوالیار کی واحد لیڈری" کا اعزاز کیونکر حاصل ہوتا؟

ہم جانتے ہیں کہ ایجی ٹیشن کی ناکامی کا اثر ان کے دل و دماغ پر کیا ہوا ہوگا لیکن اگر وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان کے لئے اب بہتر طریق کار یہی ہے کہ وہ گوالیار کی واحد لیڈری پر لعنت بھیجتے ہوئے اپنی تمام غلطیوں کے لئے ہز ہائینس سے معافی مانگ لیں۔ اپنی بقیہ زندگی امن و سکون سے گزارنے کا عہد کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ مہاراجہ بہادر اپنے شریف دل میں اتنی رواداری ضرور رکھتے ہیں کہ وہ ان کی غلطیوں کو معاف کر دینگے اور ان کی لیاقت کے مطابق گوالیار سروس میں وقت آنے پر گنجائش بھی نکل آئیگی۔ کیا منظر عالم صاحب ہماری اس مخلصانہ گزارش پر جو انہی کے فائدے کے لئے ہے غور فرمائیں گے؟

کانگریس کے نادان دوست

کانگریس کے عقیدے کے خلاف کانگریس کے نام پر جو غنڈہ گردی ہو رہی ہے اور جس طرح قانون اور امن کو چیلنج کر کے عوام کو تکالیف میں مبتلا کیا جا رہا ہے اس سے ہر ہندوستانی بخوبی واقف ہے۔

اس بے نتیجہ طوائف الملوکی کو اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو کانگریس کے نادان دوستی جس کی وجہ سے درجہ کے ہندوستانی مصائب آلام میں مبتلا ہیں۔ آگ لگانا۔ ریل کی لائن خراب کرنا۔ بم بنانا نہ انسانیت کی خدمت ہے نہ وطن کی اور بے گناہ ہوں کو اپنے ملکی وطنی بھائیوں کو بھی امداد غذائی شیائے محروم کرنا، انکا جانی و مالی نقصان کرنا کونسی حب الوطنی ہے یہ روری کا کونسا سبق ہے؟ یہ جنگ کیسی نبٹیگا۔

اگر یہ غنڈہ گردی نہ ہوتی تو حکومت اسکے دبانے کی آڑ میں ہندوستان کے سیاسی جمود کو نہ حل کرنے کیلئے کوئی بہانہ تراش سکتی۔ اور کانگریسی لیڈر نہ صرف یہ کہ رہا ہوتے بلکہ فرقہ وارانہ گتھی بھی جلد سلجھ چکی ہوتی اور ہندوستان کو زیادہ سے زیادہ اختیارات جو اس جنگ کے زمانہ میں مل سکتے ہیں وہ بھی مل چکے ہوتے۔ ایسی صورت میں کہ ہر ہندوستانی اس طوائف الملوکی سے عاجز آ چکا ہے۔ اس کو ختم کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ سٹیزن گارڈ کی تنظیم ہر جگہ کی جائے۔ اور نوجوانوں کو ذمہ دار سپاہی بنا کر شرارت کا خاتمہ کیا جائے۔ سٹیزن گارڈ بالکل غیر سیاسی آرگنائزیشن ہونا چاہئے جس میں بلا تفریق مذہب و ملت ہر امن پسند شہری حصہ لے سکے اور ڈٹ کر ایسی غیر قانونی حرکات کے مرتکب عاقبت نا اندیش کانگریس کے نادان دوستوں کا مقابلہ کر سکے۔

جن

خریدار صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے اُن میں

ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا نمبر خریداری ہے

اگر آپ سالِ آئندہ کے لئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم اور کیجئے اور سب کی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ خود سالِ آئندہ کے لئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹکارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ سالِ آئندہ کے لئے خریداری منظور نہیں ہے۔ آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپکا نام رجسٹر خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائیگا اور اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا عدم خریداری کا خط نہ لکھا تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائیگا کہ آپ سالِ آئندہ کیلئے خریداری منظور کر کے وی پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

اَحکامُ القرآنْ

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ آغا رفیق صاحب بلند شہری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فقہاء رح کہتے ہیں کہ خون بہا ادا کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ تین سال ہیں یہ خون بہا مقتول کے وارثوں کو دیا جائے اور وارث اس کو اسی طرح تقسیم کریں جس طرح ترکہ یا جائداد تقسیم ہوتی ہے۔ یعنی اول مقتول کا قرض ادا کیا جائے، پھر وصیت پوری کی جائے، اور اس کے وارثوں پر تقسیم کیا جائے، اور اگر وارث نہوں تو خون بہا کی رقم اسلامی بیت المال میں داخل کر دی جائے۔

اور اگر ایسے مسلمان کو غلطی سے قتل کیا گیا جو دار الحرب میں رہتا تھا اور اس کا اسلام مخفی تھا تو ایسی حالت میں خدا کے اس حکم کے بموجب وَاِن کَانَ مِن قَومٍ عَدُوٍّ لَّکُم وَھُوَ مُؤمِنٌ فَتَحرِیرُ رَقَبَۃٍ مُؤمِنَۃٍ صرف ایک مومن بردہ کا آزاد کرنا کافی ہوگا، خون بہا ادا نہ کیا جائے گا، خون بہا ادا نہ کئے جانے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ مسلمان ہجرت کرکے مسلمانوں میں کیوں نہ آ گیا، کہ مسلمان اس کی حفاظت کرتے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خون بہا وارثوں کی اعانت کے لئے ہوتا ہے اور ایسے مقتول کے وارث یا تو کافر ہوں گے یا حربی اور ان دونوں صورتوں میں خون بہا ان کو دینا جائز نہیں۔ اگر مقتول مسلمانوں میں رہتا اور اس کے وارث مسلمان ہوتے تو ان کو خون بہا دیا جاتا،

صاحب ہدایہ کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر حربی مسلمان کے مسلمان وارث بھی دار الحرب میں موجود ہوں تب بھی ان کو خون بہا نہ دیا جائے گا، اور کفارہ کافی ہوگا۔

اور مقتول ذمّی ہوگا تو اس کا حکم یہ ہے کہ کفارہ میں ایک مومن بردہ آزاد کیا جائے، اور اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے یعنی ذمّی کے قتل کا حکم بھی وہی ہے جو مسلمان کے قتل کا ہے۔

آیت کے جملہ فَمَن لَّم یَجِد فَصِیَامُ شَھرَینِ الخ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس آزاد کرنے کے لئے بردہ نہ ہو یا مسلمان بردہ نہ ہو تو وہ پے درپے دو مہینے کے روزے رکھے، لیکن اس صورت میں جب کہ قاتل اتنا مالدار ہو کہ مومن بردہ خرید کر آزاد کر سکتا ہے۔ روزہ رکھنا اس پر فرض نہ ہوگا، بلکہ بردہ آزاد کرنا ضروری ہوگا۔

اب رہا قتل خطا کے مشابہ، اس کا حکم قتل خطا کے موافق ہے، اور قتل سببی میں صرف خون بہا ادا کرنا پڑیگا، کفارہ واجب نہ ہوگا اور قتل شبہ عمد میں کفارہ اور خون بہا دونوں واجب ہونگے مگر اس قتل کا خون بہا وہ نہ ہوگا جس کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ دوسری قسم کا ہوگا جس کی تفصیل کتب فقہ میں درج کی گئی ہے۔

(۹۰)
قتلِ عمد کی جزا کا بیان

وَمَن یَّقتُل مُؤمِنًا مُّتَعَمِّدًا	اور جو کوئی مومن کو عمداً مار ڈالے
فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیھَا	تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں
وَغَضِبَ اللہُ عَلَیہِ وَ	وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ کا اس
لَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا	پر غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت
عَظِیمًا ۝	ہوگی اس کے لئے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تفسیر:- مفسرین کا بیان ہے کہ یہ آیت مقیس بن حبابہ کے حق میں نازل ہوئی تھی، واقعہ یہ ہوا تھا کہ مقیس بن حبابہ کا بھائی ہشام بن حبابہ قبیلہ بنو نجار میں مقتول پایا گیا، اس نے حضور کو اس کی اطلاع دی حضور نے اس کے ساتھ فہری قبیلہ کے ایک شخص کو قبیلہ بنو نجار میں بھیجا اور یہ حکم دیا کہ اگر تم کو ہشام کے قاتل کا حال معلوم ہو تو اس کو اس کے بھائی کے حوالے کر دو تاکہ وہ اس سے اپنے بھائی کا انتقام لے لے اور اگر تم کو قاتل کا حال معلوم نہو تو اول اس امر کا حلف اٹھاؤ کہ ہم کو قاتل کا پتہ نہیں ہے اور پھر مقتول کا خون بہا ادا کرو یہ دونوں قبیلہ بنو نجار میں پہنچے اور حضور کا حکم ان کو پہنچا دیا انہیں چونکہ قاتل کا علم نہ تھا اس لئے انہوں نے حضور رح کے حکم کی مطابق کہا "خدا کی قسم ہم نے نہ تو ہشام کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے قاتل کا ہم کو علم ہے" اور اس کے بعد مقتول کا خون بہا سو اونٹ عطا کر دئے، مقیس بن حبابہ اور فہری قبیلہ کا شخص دونوں اونٹوں کو لے کر واپس ہوئے مدینہ کے قریب پہنچے تو مقیس بن حبابہ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ بھائی کے قتل کا انتقام نہ لینا میرے لئے موجب۔ عار ہے اور یقیناً اس کو کسی مسلمان ہی نے قتل کیا

اس لئے اس کے بدلہ میں اس کے قبیلہ کے آدمی کو مار ڈالنا چاہئے تاکہ انتقام بھی پورا ہو جائے اور جوش بھی ٹھنڈا ہو جائے یہ ارادہ کر کے وہ موقعہ کی تلاش میں رہنے لگا۔ موقعہ پا کر اس نے اس قبیلہ کے آدمی کو مار ڈالا اور مال لوٹ کر بھاگ نکلا اور مکہ پہنچ کر مرتد ہو گیا۔ اسلام میں یہ مقیس پہلا شخص ہے جو مرتد ہو کر اس واقعہ کی خبر پا کر آپ نے حکم صادر فرمایا اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا اس کا دائمی ٹھکانا آخرت میں دوزخ ہے

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قتل عمد پر قاتل کو قتل کی سزا دی جانی چاہئے کفارہ نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب قتل خطا میں کفارہ ہے تو قتل عمد میں بدرجہ اولیٰ کفارہ لینا چاہئے۔ ان کے نزدیک قتل عمد کی سزا کفارہ ہی ہے قاتل کا قتل نہیں اور اسی آیت سے معتزلہ نے یہ مسئلہ نکالا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔ اس لئے کہ اس کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔

مسلک صحیح یہ ہے کہ جو شخص کسی مومن کو مومن سمجھ کر قتل کرے گا وہ یقیناً کافر ہے اور جو شخص مومن ہونے کی حیثیت سے قتل نہ کرے گا بلکہ کسی اور سبب سے مثلاً نزاع مالی وغیرہ یا کسی اشتعال کے موقعہ پر وہ کافر نہ ہوگا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جہاں کہیں قرآن مجید میں کافروں کی سزا بیان کی ہے ان میں خالداً ابداً کے الفاظ ہیں۔ یعنی وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کبھی ان کو عذاب نار سے نجات نہ ہوگی۔ اور یہاں جہاں کسی مومن کی سزا کا بیان کیا گیا ہے وہاں صرف خالداً کا لفظ ہے ابداً کا نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کافی مدت تک دوزخ میں رہے گا لیکن ہمیشہ نہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا بلکہ اپنے جرم کی سزا پانے کے بعد اس کو ایمان کی بدولت نجات میسر ہوگی ورنہ وہ مسلمان نہیں مانا جائے گا۔ (باقی)

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مسند امام شافعی، مسند امام احمد بن حنبل، مسند دارمی، بیہقی، رزین اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپیہ سے کم نہ ہوگی مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبداللہ خطیب عمری نے نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں۔ حضرت علامہ ولی الدین دوسری صدی ہجری کے نہایت معتبر محقق و جامع احادیث تھے۔ دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے، اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں اور بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے دوسرے اداروں نے المصابیح کا ترجمہ شائع کیا ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلے میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے اور انہوں نے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں۔ کتاب کے شروع میں طویل فہرست مضامین ہے۔ اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں ہیں آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ [illegible] بڑا سائز (پیشوا کے صفحہ کے برابر) ضخامت ایک ہزار بہتر صفحے

قیمت: ہر دو جلد [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible] محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(از حضرت آغا رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

بخاری رح نے حضرت عبد اللہ بن عمر رض کی ہے حدیث نقل کی ہے کہ ایک روز حضور ایک انصاری شخص کے پاس سے گذرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کی نصیحت کر رہا تھا۔ حضور نے اس سے فرمایا: "حیا ایمان کا ایک جز ہے اور حیا کا اعلیٰ درجہ وہ ہے جو خدا کی رقابت (حفاظت) میں شعور انسانی سے پیدا ہو اور حیا کے حق کو وہ بڑا سمجھے حیا ایمان کو راہ حق پر رکھتی ہے اور وہ ادہر ادہر متوجہ نہیں ہوگا۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں حضور نے فرمایا ہے "اللہ سے حیا کرو اس طرح سے کہ حیا کا حق ادا ہو جائے۔" ہم (صحابہ) نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ہم تو خدا سے حیا کرتے ہیں اور اس پر خدا کا شکر ہے حضور نے فرمایا: "خدا سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ انسان اپنے اور ان چیزوں کی جو سر میں ہیں پوری پوری حفاظت کرے مثلاً سماعت۔ نظر اور زبان اور پیٹ اور جو چیزیں پیٹ سے تعلق رکھتی ہیں ان کی پوری پوری حفاظت کرے۔ اور موت اور ابتلاء کو یاد رکھے۔ اور جو شخص آخرۃ کی خوبیوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ دنیوی زندگی کی زینت کو ترک کردے۔ اور دنیا میں اسی قدر گرفتار اور مبتلا نہ ہو کہ واجبات ترک ہو جائیں اور دنیا پر آخرۃ کو ترجیح دے جس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا۔ گویا اللہ سے حیا کرنیکا حق ادا کر دیا۔

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ: "میں نے معاصی کو ذلیل وخوار کر دینے والا پایا اس لئے ان کو ترک کر دیا اور متدین بن گیا۔"

حیا کبھی خداوند تعالیٰ کی نعمتوں پر غور وفکر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے یعنی جب وہ اس فضل وکرم اور انعامات کو دیکھتا ہے جو خدا نے اس پر کئے ہیں تو وہ شرما جاتا ہے اور گناہ کے ارتکاب سے خوف زدہ رہتا ہے

حیا کی مذکور بالا تشریح سے یہ ثابت ہوا کہ حیا انسان کو جرائم ومعاصی سے باز رکھنے والی چیز ہے۔ اس تشریح کی بنا پر حیا کا مقصد یہ نہیں ہے کہ انسان مجرموں کو جرائم کرتا دیکھے اور حیا کے سبب خاموش رہے۔ یا کسی کو گناہ سے روکنے کی کوشش نہ کرے۔ یا اپنے حق اور خصوصاً ایسے حق کا کسی سے مطالبہ نہ کرے جس کا وہ ضرورتمند ہے یا تعلیم کے سلسلہ میں اپنے شبہ کو استاد کے سامنے پیش کرکے اس کا جواب طلب نہ کرے یا کسی مجلس میں امر باطل کو دیکھ کر خاموش رہے یا کسی موقع پر اس خیال سے کہ ممکن ہے اس کی رائے درست نہ ہو۔ اپنی رائے کو ظاہر نہ کرے۔ یا بزرگوں کے سامنے حق بات کہنے سے گریز کرے۔ مختصر یہ کہ ایسے موقع پر حیا سے کام لینا کسی طرح مناسب نہیں ہے اور نہ خاموش رہنا حیا میں شمار ہو سکتا ہے۔ اس کو حیا نہیں بلکہ کمزوری سستی۔ غفلت اور اپنے آپ کو حقیر وذلیل خیال کرنا کہا جائے گا اس قسم کی حیا۔ حیا نہیں بلکہ نامردی اور بزدلی ہے۔

حضور میں باکرہ (دوشیزہ لڑکی) سے زیادہ حیا تھی لیکن آپ امر منکر سے فوراً لوگوں کو منع کر دیتے تھے۔ باطل پر کبھی خاموش نہ رہتے تھے اور نہ کسی غلطی پر سکوت اختیار کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ: "خدا انصاری عورتوں پر رحم فرمائے۔ کسی امر دین کو دریافت کرنے میں حیا اُن کو مانع نہیں ہوتی اور نہ دینی مسئلہ کی تحقیق میں حیا اُن کو روکتی ہے!"

حضرت ام سلمہ رض فرماتی ہیں کہ ایک روز ام سلمہ رض حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات کے اظہار سے حیا نہیں کرتا اس لئے نامناسب حیا کو ترک کرکے میں یہ دریافت کرتی ہوں کہ کیا اُس عورت پر غسل واجب ہے۔ جس کو خواب میں احتلام ہو جائے۔" حضور نے فرمایا: "ہاں (غسل واجب ہے) اگر وہ تری کو پائے (یعنی جسم یا کپڑے پر منی کا اثر پائے)

حضرت انس رض سے منقول ہے کہ ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "یا رسول اللہ آپ کو میری ضرورت ہے (یعنی آپ مجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں)" عورت کے یہ الفاظ سن کر حضور کی ایک بیٹی نے کہا: "کس قدر بے حیا عورت ہے۔" حضور نے فرمایا: "یہ عورت تجھ سے بہتر ہے جس نے اپنے کو رسول خدا کے سامنے پیش کیا ہے۔"

(۶۲)
بیحیائی کے نقصانات کا بیان

عن ابی مسعود رض قال قال، ابن مسعود رض کہتے ہیں حضور نے فرمایا:

عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولیٰ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ رواہ البخاری وابو داود وابن ماجہ۔

"لوگوں نے اگلی کلام نبوۃ میں سے جو (بہترین) بات پائی ہے وہ یہ ہے کہ (اے انسان) جب بے حیائی کو اختیار کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے کرے"

تشریح الفاظ: نبوۃ اس سفارت یا پیغام بری کو نبوت کہتے ہیں جو خداوند تعالیٰ اور خدا کے عقلمند بندوں کے درمیان انجام دی جاتی تاکہ اس سفارت کے ذریعہ سے معاد و معاش میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ دور ہو جائیں۔

تشریح معانی: جب سے خداوند تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اسی وقت سے اس کے اور اس کی اولاد کے درمیان سلسلہ چلا آتا ہے۔ اس سلسلہ کو دور کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ نے خوشخبری دینے اور ڈرانے والے پیغمبروں کو بھیج کر ان پر اپنی کتابیں نازل کرتا رہا ہے۔ اور ان کتابوں میں حکمت کی باتیں اور بہترین نصائح عنایت کی ہیں۔ حکمت کی ان باتوں اور نصائح کو بعض نے قبول کیا اور ان کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا کر کامیابی حاصل کی ہے اور عرصہ دراز تک ان کا اثر قائم رہا۔ ان نصائح میں ایک بڑی نصیحت یہ بھی تھی کہ اے انسان جب تجھ میں حیا نہ ہو تو پھر جو تیرے دل میں آئے وہ کر یعنی جب انسان میں حیا کا شریف جذبہ باقی نہ رہے تو اس کو کسی چیز کی پرواہ نہیں رہتی۔ اور حیا ہی ایک ایسی چیز تھی جو اس کو برائیوں سے روکے رکھتی تھی تو پھر بھلائی اور برائی حق اور باطل نیک و بد جائز و ناجائز اور حلال و حرام میں سے جو چیز اس کو پسند آئے اس کو اختیار کرے خواہ اس کا نتیجہ مذمت و ملامت ہو عیب و عار ہو خواہ عزت و حرمت۔ خداوند تعالیٰ اس کو اس کے اعمال کی مناسب جزا دے گا اور ذرہ بھر زیادتی نہ کریگا۔

اس حدیث میں بے حیائی کو ترک کرنے کا حکم توبیخ و تہدید کے لئے ہے اور پھر اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف حیا ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان اور برے مواقع اور ناروا افعال کے درمیان پردہ اور حجاب کا کام کرتی ہے۔ اس بنا پر جس شخص میں حیا نہ پائی جائے گی وہ یقیناً فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جائے گا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ گناہ کبیرہ اور معاصی کی پرواہ نہ کرے گا اور آسانی سے بدکاری پر آمادہ ہو جائے گا۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ بے حیائی کو ترک کرنے کا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں اور حدیث کے الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ اے انسان! جب تجھ کو اپنے اوپر اطمینان ہو کہ تجھ سے بے حیائی کا کوئی کام دنیا میں نہ آئے گا اور تو راہ راست سے بیگانہ نہ بن سکے گا تو پھر تجھ کو اختیار ہے جو تیری سمجھ میں آئے کر اس سے تجھ کو نقصان نہ پہنچے گا لیکن یہ معنی فہم سے بعید ہیں پہلے معنی زیادہ مناسب اور فہم سے قریب ہیں۔ دنیا میں بہت سے انسان ہیں جو شرارت پسند اور فتنہ جو ہیں اور بہت سے انسان ہیں جو فسق و فجور اور ظلم و زیادتی کو برا نہیں سمجھتے حرام و ممنوع امور کا بے تکلف ارتکاب کرتے ہیں اور معاصی و جرائم کی برائی کا خیال تک ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ بے دریغ خونریزی کرتے ہیں۔ مال لوٹتے ہیں اور لوگوں کی عزت خراب کرتے ہیں حق کا احترام نہیں کرتے اور کسی کی رائے کی عزت نہیں کرتے۔ ان کے کانوں میں ناصحین کی باتیں۔ اور مخلصین کی ہدایتیں پہنچی ہیں۔ لیکن ان پر اثر نہیں ہوتا گویا انہوں نے ان باتوں کو سنا ہی نہیں یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے۔ اپنے اقتدار و وقار اور عزت و عظمت کی حفاظت کے لئے اور اپنی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے ان اغراض کے حصول کے لئے وہ بڑے سے بڑا کام کرلیں گے اور بڑے سے بڑے جرم کے ارتکاب سے پرہیز نہ کریں گے۔ لوگوں کی روزی کو چھین لیں گے اور جماعتوں میں انتشار کردیں گے۔

لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اور اس قدر جری و دلیر کیوں ہیں کہ جرائم کے ارتکاب سے نہیں ڈرتے کیا ان کے پہلو میں دل نہیں ہے۔ کیا ان کے دل میں رحم کا شریف جذبہ نہیں ہے۔ کیا ان میں انسانیت باقی نہیں رہی ہے۔ کاش وہ حضور کے اس ارشاد کو غور و توجہ سے سنتے اور اس کی بلیغ حکمت کو سمجھتے یقیناً ایسا کرنے پر ان کا غرور ٹوٹ جاتا اور سرکشی جاتی رہتی۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ان میں حیا کا خلق باقی نہیں رہا ہے اور حیا کے نہ ہونے کے سبب وہ اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کرسکتے اور بے تکلف جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں خواہ ان کے جرائم سے کسی کی جان جائے یا ملک خراب ہو جائے۔

ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد۔ جس کو اللہ گمراہ کردے اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

حقوق و فرائض اسلام اسلام کا حق اور مسلمان کا فرض۔ ان دو باتوں کے متعلق جو کچھ بھی لکھنا ضروری ہے، وہ سب اس کتاب میں آگیا ہے۔ توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حقوق زوجین، قوانین و معاشرت، طریق تجارت، مہمان، یتیم، اہل کتاب اہل معاہدہ وغیرہ کے حقوق و فرائض کی پوری پوری تفصیل اس کتاب میں موجود ہے یہ کتاب ہر اسلامی گھر میں موجود رہنی چاہئے۔ حجم تقریباً۔۔۔ صفحے قیمت ۔۔۔ محصول الگ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

سالکانِ طریقت

(مقالاتِ صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

میں نے لونڈی سے کہا "چند سال ہوئے میں اس مکان کے نیچے سے گذرا تھا مکان کی کھڑکی میں اُس وقت میں نے ایک لونڈی کو دیکھا تھا جو بیٹھی ہوئی یہ گا رہی تھی۔

الا یا دار لا یدخلک حزن ــــ اے وہ گھر جس میں کبھی رنج و غم داخل نہ ہوگا

وہ لونڈی کہاں گئی"۔ لونڈی یہ سن کر رونے لگی اور کہا "خدا کی قسم وہ لونڈی میں ہی ہوں۔ اس وقت اس مکان کے رہنے والوں میں سے میرے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے۔ افسوس ہے اُس شخص پر جس کو دنیا کی دولت و آسائش مغرور بنا دے"۔ میں نے اُس کا یہ کلام سن کر پوچھا "تم اس تباہ و برباد مکان میں کیونکر زندگی بسر کرتی ہو اور تمہارا دل یہاں کیونکر صبر و قرار حاصل کرتا ہے"۔ لونڈی نے کہا "آہ! تم کس قدر سنگدل ہو۔ کیا یہ مکان وہ نہیں ہے جس میں احباب کا جمگھٹا رہتا تھا میں اُن صحبتوں کو یاد کرتی ہوں اور اس مکان سے کہیں جانے کو جی نہیں چاہتا"۔ اس کے بعد لونڈی نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا۔

"لوگ کہتے ہیں ان مکانوں میں تم کیونکر رہتے ہو یا اُن مکانوں سے تم کیونکر مانوس ہو حالانکہ تم جیسے لوگ اُن تکالیف کو برداشت نہیں کر سکتے جو یہاں رہنے سے برداشت کرنی پڑتی ہیں (اس لئے کہ یہاں عیش و عشرت کر چکے ہو اور اب وہ دور ختم ہو چکا ہے) اس کے جواب میں میں نے ایسی حالت میں کہ گذشتہ عیش و عشرت کو یاد کر کے میں اپنے پہلو میں دل کو بیقرار اور روح کو مضمحل پاتی تھی) کہا کہ محبت کے مقامات کی میرے دل میں بڑی عظمت ہے۔ اگرچہ اب وہ وصالِ محبوب یا دیدارِ محبوب کی لذتوں سے خالی ہیں۔ میں ایسے مقامات کو کیونکر چھوڑ دوں جہاں میرے قلب کی راحتیں مدفون ہیں۔ ہاں جہاں سے میرا قلب جانا پسند نہیں کرتا اس لئے کہ بس وصل محبوب کی لذتوں سے میں خوش کام تھی اور اب سے پہلے ہی مقامات محبت کا گہوارہ تھے"۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں وہاں سے چلا آیا لیکن اس کے بعد میرے قلب کی حالت یہ تھی کہ اس میں لونڈی کے جذبات، خیالات اور احساسات نے ہلچل ڈال رکھی تھی، اور محبت کی نیرنگیوں کے مناظر نے میرے دماغ کو طرح طرح کے خیالات کا گہوارہ بنا رکھا تھا۔

راقم الحروف سمجھتا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ کے دل و دماغ میں لونڈی کے اشعار سے جو مختلف قسم کے تاثرات پیدا ہوئے تھے اور الفت کی نیرنگیوں نے اُن کو جس تردد میں مبتلا کیا تھا وہ غالباً اس کا نتیجہ تھا کہ اُن کے سامنے محبت اور عاشق کی مختلف حالتوں کے مناظر تھے۔ جس محبوب کا ... نہ یہ منظر بھی سامنے تھا۔ اور محبت کی کشش ... کے احساسات اور محبت کی غیر فانی لذتیں بھی نگاہ میں تھیں۔ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ جن مقامات پر محبت کی لذتیں حاصل ہوتی ہیں اُن لذتوں کے فنا ہونے کے بعد بھی اُن مقامات کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اگرچہ لذتوں کا فانی ہونا محبت کرنے والوں کو کتنا ہی پریشان کیوں نہ کر دے اور اُن کو اس راہ میں کتنی ہی تکالیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ محب یا محبوب ان مقامات میں اپنی محبت کے مناظر کو مدفون پاتا اور اُن کی یادگاروں سے تسلی حاصل کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اُن مقامات کو ترک کر دے جہاں اُس کی محبت کی لذتیں مدفون ہیں۔ جہاں اُس نے محبت کے بہترین مناظر سے اپنے دل و دماغ کو روشن کیا ہے اور جہاں اُس کو اپنی زندگی کا ماحصل مل چکا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ واقعہ غالباً دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جو ایک چور سے بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ چوری کے جرم میں پہلی مرتبہ میرا داہنا ہاتھ کاٹا گیا، پھر دوبارہ چوری کی تو میرا بایاں پاؤں کاٹا گیا۔ تیسری مرتبہ میں نے پھر چوری کی تو بایاں ہاتھ کاٹا گیا۔ چوتھی مرتبہ چوری کی تو دایاں پاؤں کاٹا گیا جیسا کہ شرعِ اسلام کا حکم ہے لیکن چاروں ہاتھ پاؤں کاٹے جانے کے بعد بھی چوری کی علت مجھ سے نہ چھوٹی اور میں نے پھر چوری کی۔ اب چونکہ ہاتھوں اور پاؤں میں سے کوئی باقی نہ رہا تھا اس لئے تعزیراً مجھ کو نمایاں مقام پر لٹکا دیا گیا۔ اتفاق سے ادھر سے ایک صاحبِ حال صوفی کا گزر ہوا مجھ کو ہوا میں معلق دیکھ کر اُس نے اپنے دوستوں اور مریدوں سے جو اُس کے ہمراہ تھے کہا "میں اس شخص کا غلام ہوں"۔ مریدوں اور دوستوں

نے اس بات کو حیرت کے ساتھ سنا اور پوچھا "یہ کیونکر ہو سکتا ہے"؟ شیخ نے کہا "اس لئے کہ شخص مذکور اتنا صابر ہے کہ جو سب کچھ اس نے سخت مصائب برداشت کرنے کے بعد بھی ترک نہیں کیا اور استقامت کے معنی یہی ہیں"۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ آغاز حکایت میں جو ... کا یہ قول ہے

الا یا دار لا یدخلک حزن	اے وہ گھر جس میں کبھی رنج و غم داخل ہوگا

واقعہ یہ ہے کہ دنیوی عیش و عشرت پر غرور کا نتیجہ ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ دنیا کے اقبال و سرور کے عہد میں عموماً انسان کے خیالات یہی ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیوی عیش و سرور یا دنیا کا اقبال ایک سبب ہوتا ہے جو انسان کو عاقبت سے غافل کر کے لہو و لعب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ وہ انسان بھلائیوں اور طاعت الٰہی سے بے فکر ہو جاتا ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہے کہ دنیا کی محبت انسان کو خداوند تعالیٰ کے ارشادات عالیہ سے غافل بنا دیتی ہے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اعلموا انما الحیاۃ الدنیا لعب	لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشا
ولهو وزینة وتفاخر بینکم	زینت، باہمی تفاخر اور مال و اولاد کی
وتکاثر فی الاموال والاولاد	کثرت چاہنا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے:-

ذرهم یاکلوا	اے محمدؐ! تم ان لوگوں کو چھوڑ دو کہ یہ کھائیں
ویتمتعوا ویلههم	فائدہ اٹھائیں اور اپنی امیدوں پر بھولے
الامل فسوف	رہیں پھر قیامت میں تو انہیں معلوم
یعلمون۔	ہی ہو جائے گا۔

ایک اور موقع پر یہ ارشاد ہوا ہے کہ:-

افرایت ان متعناهم	تو دیکھ تو سہی اگر ہم ان کو برسوں تک
سنین ثم جاءهم ما	مزے میں رکھیں اور پھر ان پر عذاب
کانوا یوعدون ما اغنیٰ	موعود آئے تو یہ مزے میں رہنا ان کو
عنهم ما کانوا یمتعون	عذاب سے نجات نہ دے گا۔

کسی شاعر نے اسی مضمون کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے:-

ومن یحمد الدنیا لعیش یسره	جو شخص مسرت انگیز عیش پر دنیا کی تعریف کرتا ہے
فسوف لعمری عن قلیل یلومها	اپنی عمر کی قسم عنقریب وہ دنیا کو ملامت دے گا
اذا ادبرت کانت علی المرء حسرة	دنیا جب پھرے تو انسان حسرت اٹھاتا ہے
وان اقبلت کانت کثیرا همومها	اور جب یہ سامنے آ جائے تو بہت غم لاتی ہے

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں:-

ومن یذق الدنیا فانی طعمتها	جو شخص دنیا کا ذائقہ چکھے گا ...
وسیق الینا عذبها وعذابها	تو وہ ہمارے لئے خوش ذائقہ بھی ہوگی اور تلخ بھی

فلم ارها الا غرورا وباطلا	میں نے دنیا کو صرف غرور اور باطل پایا
کما لاح فی ظهر الفلاة سرابها	ایسا جیسا کہ میدان میں سراب ہوتا ہے
وما هی الا جیفة مستحیلة	دنیا کیا ہے۔ ایک مردار اور حرام
علیها کلاب همهن اجتذابها	کتے اس پر جمع ہیں جو اپنی اپنی طرف کھینچ رہے ہیں
فان تجتنبها کنت سلما لاهلها	تو اگر تم اس سے بچے تو دنیا داروں سے صلح رہے گی
وان تجتذبها نازعتک کلابها	اور اگر تم اس کی طرف جھکو تو دنیا کے کتے تم سے جھگڑا کریں گے۔

ایک قصیدہ میں دنیا کے متعلق چند اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے:-

"دنیا کیا ہے ایک کالی کلوٹی بڑھیا جس کا چہرہ مسخ ہو گیا ہے اور نفرت انگیز ہے لیکن وہ خوبصورت لباس میں ملبوس ہے۔ جس نے دنیا کے عیوب اور فتنوں کو نہیں دیکھا ہے وہ اس پر مغرور ہے اور اس کی آنکھوں میں گویا تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ زمانہ اس کے پیچھے دوڑا چلا جا رہا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ راستہ میں خطرات بھی ہیں یا راستہ میں ممنوع اشیاء بھی ہیں۔ انسان ایسے منہ کو چومنے کے لئے بڑھا چلا جا رہا ہے جس میں زبان کے سوا اور کوئی چیز (یعنی مثلاً دانت) نہیں ہے۔ دنیا کی محبت اور اس کے اقبال پر غرور واقعہ یہ ہے کہ تمام گناہوں کا مرکز ہے دنیا ساری کی ساری مکر و فریب ہے"۔

ایک عارف نے کیا خوب کہا ہے کہ "اگر دنیا فنا پذیر سونا ہوتی اور آخرۃ بقا پذیر ٹھیکری یا کوڑی تو بقا پذیر کوڑی فنا پذیر سونے سے زیادہ قابل توجہ و طلب تھی اور اگر حقیقت اس کے برعکس ہو یعنی دنیا فنا پذیر ٹھیکری ہو اور آخرۃ غیر فانی سونا تو یقیناً اس کی طلب تمام لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے"۔ اور راقم الحروف کا خیال تو یہ ہے کہ آخرۃ غیر فانی سونے سے بھی زیادہ بہتر و برتر ہے۔ اس لئے کہ سونا پھر ایک مخلوق چیز ہے اور اس کی قیمت کا اندازہ جواہرات سے کیا جاتا ہے اور آخرت ایسی چیز ہے جس کی قیمت کا اندازہ کسی چیز سے نہیں کیا جا سکتا۔

ایک اور عارف نے یہ بتایا ہے کہ "دنیا کی طلب انسانوں کو ذلیل و خوار کر دیتی ہے اور آخرۃ کی طلب عزت و عظمت کو بڑھاتی ہے۔ تعجب ہے انسان پر کہ صاحب عقل ہو کر ذلیل و فانی چیز کو طلب کرتا ہے اور عزیز و غیر فانی کو چھوڑ دیتا ہے"۔

(باقی آئندہ)

جب کبھی آپ پیشوا کے دفتر کو خط لکھیں تو اپنا خریداری نمبر جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے حصہ میں آپ کے نام کے اوپر چھپا ہوا ہے ضرور لکھیں ورنہ تعمیل نہ ہوگی "منیجر"

ملفوظات باقی باللہ رح

ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر اور قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے

(جامع سید عزیز حسن نقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۳۰) مرض الموت میں خواجہ احرار سے ملاقات

مرض الموت میں ایک روز جبکہ بخار چڑھا ہوا تھا حضرت خواجہ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا "خواب میں حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ سے ملاقات ہوئی۔ خواجہ رح بڑی شفقت اور مہربانی سے پیش آئے اور حکم دیا کہ پیراہن پہن لو۔" اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت خواجہ رح نے اسکے بعد پھر فرمایا کہ "اگر زندہ رہے تو ایسا ہی کریں گے (یعنی پیراہن پہنا ہیں گے) اور نہ پھر کفن ہی پیراہن ہے۔" اس واقعہ کے چند روز بعد حضرت خواجہ نے انتقال فرمایا۔

(۲۳۱) مرض الموت کی تکلیف پر صبر کی تلقین

ایام مرض الموت میں جب مرض کی شدت بڑھ گئی تو ایک دوست نے از راہ محبت و دلسوزی عرض کیا۔ "سبحان اللہ، تپ اور پرانی بیماری کیا کم تھیں کہ اندرونی سوزش اور بڑھ گئی۔" حضرت خواجہ رح نے ان الفاظ کو سنا اور ناگواری کے لہجہ میں جھڑک کر فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے ملک کے مالک ہیں جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ اپنے ملک میں تصرف فرماتے ہیں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔" اس واقعہ کے بعد حضرت خواجہ رح نے اپنی اذیت و تکلیف کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور وقت رحلت تک انتہائی سکون و قرار کا اظہار فرماتے رہے۔

(۲۳۲) ایک دل شکستہ مرید کی دلجوئی

ایک مخلص مرید جو بظاہر ذکر و مراقبہ کے شغل میں بسر کرتا تھا اور ترقی کی کوشش میں لگا رہتا تھا اس کی ظاہری جد وجہد کو دیکھ کر بعض ترقی یافتہ مریدوں نے اس پر طعن کیا اس کو اس طعن سے اذیت پہنچی اور اس نے اپنی کم مائیگی اور بے توفیقی کی نسبت حضرت خواجہ رح سے عرض کیا حضرت خواجہ رح نے اس کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا "(طعن کرنے والوں کی پرواہ نہ کرو اور) اور جس طرح تمہارا جی چاہتا ہے اس طرح مشغول رہو۔" اس کے بعد حضرت خواجہ نے جب یہ دیکھا کہ طعن کرنے والوں کے زبانی نشتروں نے اس کے دل کو زخمی کر دیا ہے اور وہ اکثر مکدر رہتا ہے۔ بایں ہمہ اس کا باطن صاف اور روشن ہے تو حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"جی چاہتا ہے کہ متوجہ ہو کر اس شخص کو ایک لمحہ میں بلند مرتبہ پر پہنچا دیا جائے لیکن مجبور ہوں ضعف کے سبب یہ بات ممکن نہیں ہے۔"

حضرت خواجہ رح کے مکتوبات و حالات کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ رح کی زبان مبارک سے ہماری عمر میں صرف یہی ایک بات سُنی گئی جس سے آپ کی قدرت کا مظاہرہ ہوتا تھا ورنہ حضرت خواجہ رح کا قاعدہ تھا کہ کبھی اپنی قوت اور کمال کا اظہار نہ فرماتے اور ہمیشہ عجز کا اعتراف فرماتے ہیں۔

(۲۳۳) ایمان کامل بحر وجود کا ایک قطرہ ہے

حضرت خواجہ رح طریقت اور شریعت کے مشکل احکام اور وہ امور جو عام فہم نہ ہوتے تھے بہت کم بیان فرماتے تھے ایک دن ایک دوست کو کسی خاص مصلحت کی بناء پر مخاطب کر کے فرمایا کہ

"جب میں اپنے یقین[1] کا تصور کرتا ہوں تو حق تعالیٰ کے بحر وجود سے ایک قطرہ کی مانند محسوس کرتا ہوں اور اسی یقین پر زندگی بسر کرتا ہوں۔"

(۲۳۴) امر معروف کا مناسب طریقہ

حضرت خواجہ رح اگرچہ انتہا درجہ کے متقی اور متبع شریعت تھے لیکن امر معروف میں بھی کو پسند نہ کرتے تھے جیسا کہ عام علماء نے اپنا طریقہ اختیار کر رکھا ہے اگر کسی موقع پر امر معروف کی ضرورت محسوس کرتے یا کسی کو خلاف شرع امر کرتے دیکھتے تو اشارہ یا تمثیل سے امر معروف کا فرض کرتے اور یہ طریقہ اتنا دل نشیں ہوتا تھا کہ لوگ اس سے بہت

---

[1] یقین سے مراد بظاہر ایمان کامل ہے جو طریقت کا اصل اصول ہے، اور اسی یقین پر مدارج طے کئے جاتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ یقین سے مراد وجود ماری یا محبوب سے کامل محبت یا وصل محبوب کا یقین ہے۔ بہر نوع یقین کے جو معنی کئے جائیں سب کا مقصد ایک ہی ہے۔ یعنی مطلوب کا وجود۔ مطلوب سے محبت کامل کا وجود اور محبوب سے وصل کے لئے دائمی زندگی یا بقاء باقی کا حصول ۱۲ مولف

متاثر ہوتے اور آئندہ ایسا کوئی کام نہ کرتے۔

حضرت خواجہ رح کے حالات میں بتایا گیا ہے کہ امر معروف علماء کے طریقہ پر نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ حضرت خواجہ رح اپنے آپ کو عام انسانوں سے برتر خیال نہ کرتے تھے اور علماء کے فرائض میں دخل نہ دیتے تھے چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ

"امر معروف علماء محتسبوں کا فرض ہے (یعنی امر معروف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو اس کے اہل ہیں)"

اس سلسلہ میں حضرت خواجہ رح کے دو واقعات بیان کئے گئے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ رح اپنے آپ کو علماء کی جماعت میں شامل کرنے سے ہمیشہ احتراز فرماتے تھے پہلا واقعہ تو یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ رح کی ایک بیوی سے آپ کی بے ادبی ہو گئی حضرت خواجہ رح نے محض اتباع شریعت میں اس مسئلہ کی علماء سے تحقیق کی اور یہ دریافت فرمایا کہ

"اگر ہماری بے حرمتی اور بے ادبی کے سبب اگر ہماری بیوی کے ایمان میں فرق آ گیا ہو تو ہم اس سے دوبارہ نکاح کر لیں"

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ اس واقعہ کو سن کر حضرت خواجہ رح کے ایک مرید کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہوا اور اس نے حضرت خواجہ رح سے دریافت کیا کہ "اگر کوئی شخص اسی طرح علماء کی بے حرمتی اور بے ادبی کرے تو اس کا کیا حکم ہے" حضرت خواجہ نے فرمایا

"ہم علماء کے زمرہ میں داخل نہیں ہیں فقہ اسلام کی کتب میں دیکھو کہ اگر کوئی مومن دوسرے مومن کی بے حرمتی اور بے ادبی کرے تو اس پر کیا لازم آتا ہے اور اس کا کیا حکم ہے"

(۲۳۵) ادب و احترام کا انتہائی درجہ

حضرت خواجہ رح کی عادت تھی کہ جب کسی ارادتمند سے کوئی ناروا فعل مشاہدہ فرماتے تھے تو اس کو اس کی طرف نہیں اپنی طرف منسوب فرماتے اور کہا کرتے تھے کہ

"یہ سب ہماری بدبختی ہے جب ہم میں برائیاں موجود ہیں تو یہ بیچارے کیا کریں۔ ہم میں جو کچھ موجود ہے اسی کا اثر ان پر پڑتا ہے"

(۲۳۶) دیوانہ کا کارخانہ الگ ہے

شیخ تاج الدین سنبھلی حضرت خواجہ رح کے مشہور خلفاء میں سے تھے ایک مرتبہ انھوں نے ایک دوست کی جو انتہا درجہ کا جذب اور جنون رکھتا تھا حضرت خواجہ رح کو شکایت لکھی (غالباً اس کے بعض مجنونانہ اور غیر مشروع افعال کی نسبت) حضرت خواجہ رح نے جواب میں لکھا کہ

"تم نے شیخ ابوبکر کی نسبت جو شکایت لکھی ہے (یعنی یہ کہ لوگ ان کے اوضاع اطوار کو دیکھ کر لعن طعن کرتے ہیں) یہ شکایت تمہارے دماغ کی خشکی کا ثبوت ہے۔ اس قسم کی باتیں (یعنی شکایتیں) شفقت اور کارشناسی کے مقام کے مناسب نہیں ہیں۔ جب اولیاء اللہ کبیرہ گناہوں سے محفوظ نہیں ہیں تو وہ بیچارہ جس نے صرف چند روز طریق تصفیہ کا سلوک کیا ہو کہاں محفوظ رہ سکتا ہے اور اس کا کوئی کام امید کے خلاف نہ ہو۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ وہ دیوانہ اور بے عقل ہو خدا ہی جانے جس وقت اس نے کوئی غیر معقول کام کیا ہوگا، اس وقت نامعقول کام اس کی نظر میں کیا معقول معلوم ہوا ہوگا اور صواب کی صورت اس کی نگاہوں سے دور ہو گئی ہوگی۔ دراصل یہ ہے کہ دیوانہ کا کارخانہ الگ ہے۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شرعی تکالیف عقل سے وابستہ ہیں جب عقل نہیں تو شرعی تکالیف سے معذور ہے، غرض سب کو اپنی اپنی منزل اور اپنے اپنے مرتبہ پر معذور سمجھنا چاہئے شناخت اور معرفت کا ادب یہی ہے"

(۲۳۷) انسانی نفوس کے اختلاف کا بیان

سنبھل کے مرید شیخ ابوبکر کی نسبت اپنے خلیفہ شیخ تاج الدین رح کو حضرت خواجہ رح نے جو گرامی نامہ لکھا تھا اس کے آخر میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ

"انسانی نفوس مختلف ہوتے ہیں یعنی بعض نفوس امارہ ہوتے ہیں اور بعض مطمئنہ اور بعض ان دونوں کے درمیان جن کو اصطلاح میں نفوس لوامہ کہتے ہیں نفوس مطمئنہ تو اولیاء کے نفوس ہوتے ہیں جن کو ہر قسم کا اطمینان حاصل ہوتا ہے، نفوس امارہ بھی معذور ہیں اور لطف و مہربانی کے مستحق اس لئے کہ خدا کی مصلحتیں کسی کو معلوم نہیں۔ مختصر یہ کہ ہر کام میں ذات احدیت کی حکمت و قدرت کا مطالعہ کرنا چاہئے"

(باقی آئندہ)

پیشوا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

"منیجر"

شرح دیوانِ حافظ

(از معادن ...)

اگر بلطف بخوانی مزید الطاف است ... وگر بہ قہر برانی درون ما صاف است

ترجمہ:- اگر تو مہربانی سے مجھ کو یاد کرے تو لطف مہربانی کی زیادتی ہے اور اگر سختی سے باہر نکال دے تب بھی ہمارا دل صاف ہے۔

تشریح:- اس شعر میں تسلیم و رضا کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ اے رب بزرگ و برتر اگر تو ہم پر مہربانی فرمائے تب بھی ہم خوش ہیں اور تیری اس مہربانی کا لطف مزید اٹھاتے ہیں اور اگر تو ہم سے ناخوش ہو جائے یعنی ہمارا کوئی فعل تجھ کو ناگوار گزرے اور تو ہم کو نکال دے یعنی ہم پر غیظ و غضب فرمائے تب بھی ہم خوش ہیں۔ اس لئے تسلیم و رضا کا شیوہ یہی ہے۔ بہر نوع ہم ہر حال میں تیرے شکر گزار ہیں۔ اور تجھ کو اپنا مالک و مختار خیال کرتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس شعر کو مرشد کامل کے حضور میں بطور اتباع کامل کے مرید کی طرف سے پیش کیا جائے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ہم (یعنی مرید) آپ کو اپنا رہبر و ہادی تسلیم کرتے ہیں اور اپنے نفوس پر آپ کو کامل اختیار دیتے ہیں طریق سلوک میں جو صورت ہمارے حسب حال آپ تجویز کریں گے ہم اس پر راضی ہیں خواہ حضوری میں رکھ کر لطف و عتاب سے سرفراز فرمائیں خواہ اپنی صحبت سے نکال باہر کریں دونوں صورتیں ہمارے فائدہ سے خالی نہ ہوں گی۔

بیان وصف تو گفتن نہ حد امکان است ... چرا کہ وصف تو بیرون ز حد اوصاف است

ترجمہ:- تیری صفات کا اظہار زبان سے امکان سے باہر ہے اس لئے کہ تیرا وصف اوصاف کی حد سے خارج ہے

تشریح:- یہ شعر حمد و نعت دونوں پر حاوی ہے اور عاشقیہ بھی ہو سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ محبوب حقیقی (خداوند تعالیٰ یا اس کا رسول) یا محبوب مجازی سب کے سب اپنی بلند و برتر صفات رکھتے ہیں۔ جن کا بیان ناممکن ہے اور ناممکن اس لئے کہ ان کے صفات عالیہ محدود صفات سے خارج ہیں یعنی جتنی صفات دنیا میں نظر آتی ہیں یا بیان کی جاتی ہیں وہ ان بلند و برتر صفات کے مالک کی موجودہ صفات کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

چو سرو سرکشی اے یار سنگدل از ما ... چہ چشمہا است کہ بر چہرہ ماز اطراف است

ترجمہ:- اے سنگدل دوست تو سرو کی مانند ہم سے سرکش ہے ذرا ہماری طرف تو دیکھ کہ ہمارے چہرے کے اطراف میں کس قدر چشمے جاری ہیں۔

تشریح:- سرو کا رخ چونکہ آسمان کی جانب رہتا ہے اس لئے اس کو سرکش کہا گیا ہے اس شعر میں محبوب کی بے اعتنائی کا بیان ہے مطلب یہ ہے کہ اے دوست تیری بے توجہی نے ہمارا جو حال بنایا ہے اس کا اندازہ کر ذرا ہمارے چہرے کی طرف دیکھ کہ رنج و غم میں جو آنسو آنکھ سے جاری ہیں۔ انہوں نے چہرے کے اطراف میں کتنے چشمے بہا لئے ہیں یعنی آنسوؤں کی کثرت نے کتنے ہی چشمے جاری کر دئے ہیں۔

بہ چشم عشق توان دید روئے شاہد ما ... کہ نور چہرۂ خوبان ز قاف تا قاف است

ترجمہ:- ہمارے محبوب کا چہرہ عشق کی آنکھوں سے دیکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ حسین و جمیل لوگوں کے چہرہ کی روشنی نے قاف سے قاف تک منور کر رکھا ہے۔

تشریح:- قاف سے قاف تک سے مراد ساری دنیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب کے جمال کی روشنی سے دنیا معمور ہے۔ لیکن اس کو دیکھنے کے لئے عشق کی آنکھ چاہئے معمولی آنکھیں نہ تو اس نور کو دیکھ سکتی ہیں نہ اس نور سے کیف و سرور حاصل کرتی ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ساری دنیا خدا کے جمال کا پرتو ہے اور ہر چیز میں اسکا حسن نمایاں ہے چشم بینا چاہئے جن لوگوں کی نظریں حسن و جمال کے کیف سے آشنا اور جن کے دل درد محبت سے خالی ہیں گویا اندھے ہیں۔ کہ وہ دن رات جمال محبوب کو دیکھتے ہیں لیکن اس سے کوئی لطف نہیں اٹھاتیں۔

ز مصحف رخ دلدار آیتہ برخوان ... کہ آن بیان مقامات کشف و کشاف است

ترجمہ:- محبوب کے چہرہ کی کتاب میں سے ایک آیت پڑھ کہ وہ آیت بجائے خود تفسیر ہے یعنی اس تفسیر یعنی کشف و کشاف کی ضرورت نہیں ہے

تشریح:- محبوب کے چہرہ سے عشق کی آیت کو پڑھ یہ ایک آیت ایسی آیت ہے جسکو تفسیر کی حاجت نہیں ہے یعنی محبوب کا چہرہ منزل عشق و محبت کا رہنما ہے محبوب کے چہرہ یعنی حسن و جمال پر نگاہ رکھ اور منازل محبت کو طے کر کیونکہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

آیت برخوان کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محبوب کے حسن و جمال کے تصور میں منازل سلوک کو طے کر ہر چیز میں اس کے جمال کو دیکھ اور ترقی حاصل کر کہ یہی طریقہ تجھ کو منزل کی آخری حد تک پہنچا دے گا۔

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(از معاون مدیر)

گفت ہاں اے سخرگان گفتگو   وعظ و گفتار زبان و گوش جو

پنبہ اندر گوش حس دون کنید   بند حس از چشم خود بیروں کنید

ترجمہ:- جب یہودی وزیر کو امیروں اور مریدوں نے زیادہ پریشان کیا تو اس نے جواب میں یہ کہلا کر بھیجا کہ "گفتگو، وعظ، اور پسندیدہ باتوں کے شیفتہ لوگو تم ان ظاہری چیزوں کو ترک کر دو اور کانوں کے اندر جو ایک معمولی چیز ہیں، روئی ٹھونس لو اور ظاہری حسن کو اپنی آنکھوں اور کانوں سے نکال ڈالو"

تشریح:- یہودی وزیر نے امیروں اور مریدوں کے اصرار سے تنگ آکر ایک نیا فریب اختیار کیا اور اپنی عقیدت کو بڑھانے کے لئے کہلا کر بھیجا کہ تم لوگ دلچسپ اقوال مزیدار وعظ اور لذیذ حکایتوں کے شائق و عاشق ہو، یہ ظاہری باتیں فضول اور بیکار چیزیں ہیں۔ ان کے ذوق سے کنارہ کش ہو جاؤ اور روحانی ترقی حاصل کرنے کے لئے ظاہری حواس کو بیکار کر دو یعنی لذیذ و خوشگوار باتوں کو نہ سنو۔ کانوں میں روئی ٹھونس لو اور پسندیدہ اشیاء کو نہ دیکھو کہ ذوق بصارت فضول چیز ہے۔

اشعار کا مطلب یہ ہوا کہ اصل چیز ظاہری حواس سے حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے حواس ظاہری کی لذتوں کو ترک کر دو اور باطنی کیفیات حاصل کرو اور باطنی فیوض روحانی تعلق تم سے قائم رکھوں۔

پنبۂ آن گوش سر گوش سر است   تا نہ گردد ایں کر، آن باطن کر است

ترجمہ:- کانوں میں روئی ٹھونس لینا ہی باطنی کان کا کھولنا ہے۔ جب تک یہ ظاہری کان بہرے نہ ہوں گے باطنی کان نہ کھلیں گے۔

تشریح:- یعنی ان ظاہری کانوں اور آنکھوں کو بیکار کر لینے ہی سے باطنی کان اور آنکھیں کھلیں گی۔

بے حس و بے گوش و بے فکرت شوید   تا خطاب ارجعی را بشنوید

ترجمہ:- بے حس اور بے گوش اور بے فکر بن جا تاکہ تو خطاب ارجعی کو سن سکے۔

تشریح:- حواس ظاہری سے بے تعلق ہو جا۔ اس لئے کہ انسان ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ یعنی ظاہری اور باطنی دونوں حواسوں سے ایک آن میں کام نہیں لے سکتا۔ اگر تم باطنی کمالات حاصل کرنا چاہتے ہو تو ظاہری حواس کو ترک کر دو اور نفس مطمئنہ بن جاؤ تاکہ تم خداوند تعالے کے خطاب

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ

مرضیہ کے مستحق بن جاؤ۔ قیامت میں اس کے مخاطب بنوگے۔

تا بہ گفت و گوئی بیداری دری   تو ز گفت خواب کے بوئے بری

ترجمہ:- جب تک تم بیداری میں مشغول رہو گے خواب کی گفتگو کو نہ سن سکو گے۔

تشریح:- یہودی وزیر نے ظاہری اور باطنی مشاغل کی ایک مثال اس شعر میں دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان بیداری میں گفتگو کرتا ہے اور خواب کی گفتگو اس حال میں نہیں کر سکتا۔ یعنی بیداری میں خواب میں گفتگو اور خواب میں بیداری کی گفتگو ایک آن اور ایک وقت میں نہیں کی جا سکتیں۔ اسی طرح ظاہری اور باطنی حالتوں کا فرق ہے۔ بیداری گھر یا عالم ظاہری ہے اور خواب گھر یا عالم باطنی جب تک انسان بیدار رہے گا خواب نہیں دیکھ سکتا اور جب تک خواب دیکھتا رہے گا۔ بیداری نصیب نہیں ہو سکتی۔ دونوں حالتیں جداگانہ ہیں ایک حالت میں دوسری حالت نصیب نہیں ہوتی۔

مختصر یہ کہ انسان جب تک ظاہری امور کی جانب متوجہ رہے گا باطنی توجہ اور استغراق ناممکن ہے اور جب تک باطن کی طرف توجہ نہ ہو گی اس وقت تک باطنی امور کا ادراک نہ ہوگا۔

اہل طریقت کا بیان ہے کہ ندر باطن کا حصول موقوف ہے خلوت اور مراقبات پر اور مراقبہ موقوف ہے امور دنیویہ کی جانب توجہ ہٹا لینے پر۔ اور ظاہر ہے کہ امور دنیا کی جانب سے جس قدر توجہ کم ہوتی جائیگی اس قدر باطنی ترقی بڑھتی جائے گی اور جس قدر دنیوی افکار و ترددات کم ہوں گے اسی قدر باطن کی طرف زیادہ توجہ ہو گی۔

بڑے پیر کی گیارھویں

کلکتہ دار کی سب سے زیادہ مستند اور سب سے بڑی سوانحعمری ہے جس میں حضور غوث پاکؒ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے محافل گیارھویں منعقد کرنے کی ترکیب آپ کے دل میں بھی خواہش ہوگی کہ فرزند رسول پاک حضور غوث پاکؒ کے حالات معلوم کریں، وہ دنیا میں کیوں آئے۔ انہوں نے آکر کیا کیا؟ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے آپ بڑے پیر کی سوانحعمری ہم سے طلب کیجئے۔ ضخامت ۱۶۰ صفحے قیمت عمر۔ ملنے کا پتا:- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

محدثین و فقہائے اسلام کی شان و منزلت

(از جناب مولانا عبدالمالک صاحب آروی)

وصہ کے بعد مجھے علمائے سلف کی یاد آگئی اور آج میں اسی احساس کے ماتحت اپنا مختصر سا مضمون ہدیۂ خدمت کر رہا ہوں۔

ابن ابی یحییٰ (متوفی بعد ۴۳۸ھ)

آپ افریقہ کے شہر فاس میں مدرسہ عدوۃ الاندلس میں درس دیتے تھے، آپ کی زبان فصیح اور طرز گفتگو آسان تھی۔ اسی کے ساتھ شکل و صورت بھی اچھی پائی تھی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے موطا، اور شفاء قاضی عیاض پڑھی بادشاہوں کے ہم مشرب تھے، پھر اس سے طبیعت پھر گئی، آپ کی مجلس میں تمدن کی شان جھلکتی تھی، آخر عمر میں فالج کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے، اسی لئے "فاس" میں مستقل قیام کر لیا۔ بادشاہ اور اکابر آپ کی زیارت کے لئے آتے تھے۔

فقیہ ابو اسحٰق ابراہیم بن جعفر اللوانی (متوفی ۳۱۵ھ)

آپ المشاور کے لقب سے مشہور ہیں چونکہ اکثر قضاۃ مغرب آپ سے فقہی مسائل میں مشورہ کرتے تھے، فن وثائق و شروط میں اپنے زمانہ کے فاضل ترین عالم تھے ان فنون میں آپ کا کوئی مثل نہ تھا، آپ موطا کا درس دیتے تھے، اور اس کے بڑے عالم تھے۔ وراثت پر ابن ابی زمنین کی کتاب کا ایک مختصر تالیف کیا، آپ باہیبت عاقل تھے، آپ کے وقار کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص آپ کی مجلس میں سوائے مسئلہ یا کوئی نفع بخش بات کے کلام نہیں کرتا تھا۔

ابو عبداللہ زیاد بن عبدالرحمٰن قرطبی (متوفی ۱۹۹ھ)

آپ حاطب ابن بلتعہ صحابی کی اولاد میں ہیں جن کی شان میں سورۂ ممتحنہ کی ابتدائی سورتیں نازل ہوئیں، آپ نے خود امام مالک سے موطا کا سماع کیا، لیث بن سعد، عبداللہ بن عمر العمری اور ابن عیینہ جیسے اکابر رجال حدیث آپ سے روایت کرتے ہیں آپ اپنے زمانہ میں زہد و ورع کے اعتبار سے یگانہ گزرے ہیں۔

ابو ایوب سلیمان بن بلال (متوفی ۱۹۶ھ)

آپ نے یحییٰ بن سعید، زید بن اسلم، اور عبداللہ بن دینار سے سماع کیا، آپ سے ابن ادریس، ابن وہب، یحییٰ بن یحییٰ النیشاپوری، اشہب اور ابن القاسم جیسے علماء نے روایت کی ہے بخاری اور مسلم کے سلسلۂ رواۃ میں ہیں، انہوں نے آپ سے حدیثیں نکالی ہیں، آپ بغداد میں خلیفہ ہارون الرشید کی طرف سے منصب قضا پر فائز تھے آپ کا انتقال ہوا تو خلیفہ ہارون نے نماز پڑھائی۔

احمد بن محمد المعروف بہ ابن عات النفزی الشاطبی (متوفی ۶۰۹ھ)

آپ نے اندلس میں اپنے والد حافظ ابو محمد، اور ابو الحسن بن محمد بن ہذیل وغیرہ سے سماع کیا۔ ابوالقاسم بن بشکوال نے آپ کو اجازت حدیث دی، اس کے بعد آپ نے مشرق کا سفر کیا اور عبد الحق الاشبیلی بن الخراط سے ملے، اسکندریہ میں ابو طاہر سلفی سے نیاز حاصل کیا۔ اور مصر میں ابو القاسم بن العریف اور بہت سے لوگوں سے ملے۔ دمشق میں ابن عساکر سے ملاقات کی بہت سے فقہا و محدثین، ابی الحسن بن القطان، ابی الحسن صاعد، ابی الخطاب بن الواجب وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ادب و حدیث دونوں میں کمال رکھتے تھے۔ اہل شاطبہ عمر ابن عبدالبر اور ابن عات فخر کرتے ہیں، سلطان مراکش کے دربار میں جایا کرتے تھے، علم کلام کی بحثیں ہوتیں پھر درباری مجلس سے کنارہ کش ہو گئے۔

ابوبکر احمد بن عبداللہ بن الحسن الانصاری (متوفی ۶۵۲ھ)

مشرق اور مغرب کے بہت سے علماء نے آپ کو اجازت حدیث دی بہت بڑے فقیہ و محدث، ادیب و شاعر اور نحوی تھے، اسی کے ساتھ زہد و ورع میں بھی منفرد گزرے ہیں، کبھی زور سے نہیں ہنستے محض تبسم کر دیتے۔ استغفار پڑھتے رہتے اور سوچا کرتے، سادہ کھانا کھاتے، معمولی کپڑا پہنتے، ابن فرحون مدنی لکھتے ہیں۔

واستزاره سلطان مصر يومئذ	سلطان مصر نے اس زمانہ میں زیارت
متبركا به فصده عن لقايه	کی غرض سے آنا چاہا۔ آپ نے ملاقات
ولم يزل يلح عليه الى ان اذن	سے روک دیا وہ برابر منت و سماجت
له وعرض عليه جايزه	کرتا رہا آخر آپ نے اجازت دی،
سنية فامتنع من قبولها	شاہانہ عطیہ پیش کیا آپ نے اس کے
البتة [1]	قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

شیخ علی حزیں لاہجی ایران سے آئے تو کچھ دنوں شاہجہاں آباد میں بھی قیام کیا۔ محمد شاہ نے بلایا لیکن نہیں گئے، بقول مصحفی دو مرتبہ بادشاہ ملنے کے لئے آئے، حزیں نے آمد آمد کی خبر سنی تو قبل ہی "تعلب" چلے گئے[2]

حج کے ارادہ سے احمد انصاری مصر تک پہنچے تھے بیمار پڑے اور وفات پائی، سلطان اور بے شمار آدمیوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اسحٰق بن ابراہیم بن مسرہ التجیبی (متوفی ۳۵۲ھ)

آپ کا وطن اصلی طلیطلہ ہے طلب علم کے سلسلے میں قرطبہ کے اندر سکونت اختیار کر لی، ابن لبابہ اسلم بن خالد اور قاسم بن اصبغ وغیرہ سے سماع کیا آپ کو علم و فضل کے ساتھ زہد و عبادت کا بھی خاصہ ذوق تھا، سلطان کی صحبت سے کراہت کرتے ابن فرحون لکھتے ہیں۔

---

[1] الدیباج المذہب مطبوعہ مصر۔ [2] عقد ثریا

كان الحاكم امير المومنين	امیر المومنین حاکم آپ کی
معظما له وكان قليل	تعظیم کرتا، آپ بہ بادشاہوں کا
الهيبة للملوك	رعب وداب نہ ہوتا۔

اندلس میں اس وقت بنی امیہ کی حکومت تھی اور اس عہد میں جو خلیفہ تھا اس کا نام "حکم ثانی" (المستنصر باللہ ۳۵۰ھ ۳۶۶ھ) تھا الحاکم کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

عبداللہ بن عبدالحکم اعین بن اللیث (متوفی سنہ ۲۱۴ھ)

آپ نے امام مالک، لیث، عبدالرزاق، تجاجی، اور ابن عیینہ سے سماع کیا، آپ سے ربیع بن سلیمان اور ابن مواز وغیرہ سے روایت کرتے ہیں مصر میں بنو عبدالحکم کو جو شان ومنزلت میسر ہوئی، اس کی نظیر نہیں ملتی آپ امام شافعی کے بڑے دوست تھے۔

ابوالعباس عبداللہ بن طالب خفاجہ التمیمی (متوفی ۲۷۵ھ)

آپ قیروان کے امراء ابو اغلب کے بچاز، دبھائی تھے قیروان کے قاضی مقرر ہوئے لیکن خدا سے دعائیں کرتے کہ اللہ میں مرون تو اس منصب سے علیحدہ ہو کر چنانچہ یہی ہوا اور آپ مرنے سے قبل منصب سے معزول ہو گئے اپنے زمانہ کے بہت بڑے سخی تھے، داد دہش اور سخاوت در رہتے ہیں سلطان بھی آپ کا ہمسر دتفاوت کی حمایت میں بادشاہ وقت کی بھی پرواہ نہ کرتے، نتیجہ یہ ہوا کہ قید وبند کی مصیبت جھیلنی پڑی اور وہیں سقراط کی طرح زہر کا پیالہ پینا پڑا!

عبداللہ بن محمد بن خالد بن مرتیل (متوفی ۲۵۶ھ)

آپ نے عیسیٰ بن دینار اور یحییٰ بن یحییٰ سے سماع کیا سحنون الاسدیہ سے سماع، ابن لبابہ اور انکے پایہ کے علماء نے آپ سے استفادہ کیا علم کے ساتھ دینداری اور پرہیزگاری سے کبھی مبسر تھے فقہ کے حافظ تھے آپکا گھرانہ علمی گھرانہ تھا ابن فرحون لکھتا ہے۔

كان صليبا متدينا ورعا هيبا	آپ دینداری میں سخت، پرہیزگار، رعب داب
منقبضا عن السلطان معظما	سلطان سے کنارہ کش، اور علم کے قدردان
للعلم كان الناس في مجلسه	تھے آپ کی مجلس میں آپ کی جلالت شان
كانما على رؤسهم	کے باعث ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کے
الطير اجلالا له۔	سر پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔

عبدالرحمن بن القاسم العتقی (متوفی سنہ ۱۹۱ھ)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے بستان المحدثین میں آپ کے علمی پایہ پر روشنی ڈالی ہے اور آپ کو منجملہ ان سولہ مشہور مالکی فقہا کے شمار کیا ہے جن سے موطا کے نسخے مروی ہیں آپ نے امام مالک، لیث، اور عبدالعزیز بن الماجشون وغیرہ سے روایت کی، اصبغ وسحنون، عیسیٰ بن دینار، حارث بن مسکین، یحییٰ بن یحییٰ اندلسی وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں بخاری نے آپ کی روایت سے حدیث نکالی ہے فقہ وصحت روایت اور حسن حدیث کے اعتبار سے غیر معمولی عالم گزرے ہیں۔ ابن فرحون کے متعلق لکھتے ہیں لا يقبل جوائز السلطان (آپ بادشاہ کے تحائف قبول نہیں کرتے تھے)

محمد ماخوش ابو عبداللہ التونسی

احمد بابا التنبکتی آپ کو بہت بڑا عالم فقیہ، حافظ اور ماہر معقولات بتاتے ہیں آپ نے تیونس میں تعلیم پائی اور یہاں تمام اہل علم پر فوقیت لے گئے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ کامل بخاری شریف زبانی یاد تھی، مصر میں پہونچکر وہاں کے علما کے مرکز بن گئے، وہ لوگ مختلف فنون میں آپکا عالمانہ تبحر دیکھکر تعجب کرتے تھے، مصر ہی میں آپ نے وفات پائی، اس سے قبل آپنے روم کا سفر کیا تھا استنبول میں پہنچے اسوقت آل عثمان کا مشہور حکمران، سلطان سلیمان سربراہ حکومت تھا۔ اس کے سامنے استنبول کے علماء نے آپکی بہت تعریف کی سلطان آپ کی بڑی عزت کرتا، اس نے قیام کرنے کیلئے کہا آپ نے قبول نہیں کیا اور مصر روانہ ہو گئے۔

ابوالعباس احمد بن منذر بن جہور اشبیلی (متوفی ۷۱۵ھ)

آپ اندلس کے مشہور اشبیلیہ (Seville) کے رہنے والے ہیں، مالکی مذہب کے فقیہ تھے، اسی کے ساتھ معروف ومشہور زاہد اور مستجاب الدعوات گزرے ہیں لوگ آپ سے دعائیں کراتے، ابن فرحون فرماتے ہیں۔

كان مجلس تدريسه في غاية	آپ کی مجلس درس بہت باوقار تھی
الوقار كانما على رؤس حاضريه	ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حاضرین کے سروں
الطير۔	پر چڑیاں ہیں

ابوالعباس بن جعفر الخزرجی السبتی (مولود ۵۲۴ھ متوفی سنہ ۶۰۱ھ)

آپ شہر سبتہ میں پیدا ہوئے مراکش میں سکونت اختیار کی اور یہیں سپرد خاک ہو گئے، احمد بابا التنبکتی نے آپکے زہد وتقا، کشف وکرامات، اور عزت وتکریم کے متعلق بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، زندگی میں لوگوں نے عظمت کی نگاہ سے دیکھا مرنے کے بعد قبر پر عقیدتمندوں کا ہجوم رہتا ہے صاحب نیل الابتہاج لکھتے ہیں۔

جاء بعض السلاطين الى	ابوالعباس کے پاس ایک بادشاہ آیا اور
ابي العباس وهو راكب فقال له	آپ بیٹھے تھے اس نے کہا کب تک آپ ہمیں
متى تحيرنا ولا تشرح لنا عن	حیرت میں ڈالے رہئیے اور صراحت کے
الطريق فقال له هو الاحسان	ساتھ طریقت کے متعلق نہیں بتایئے گا
فقال له بين لي فقال له كل ما	آپنے کہا کہ طریقت تو احسان کا نام ہے بادشاہ
اردت ان يفعله الله معك	نے کہا اسکو واضح کریئے آپ نے کہا جو کچھ تم چاہتے
فافعله مع عبيده۔	ہو کہ خدا تعالی تمہارے ساتھ کرے تم اس کے بندوں
	کے ساتھ کرو۔

جبلہ بن حمود بن عبدالرحمن بن جبلہ الصدفی (متوفی سنہ ۲۹۹ھ)

آپ کے دادا امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پہ اسلام لائے سحنون، عون، ابو اسحاق البرقی، داؤد بن یحییٰ اور دوسرے مصری اور افریقی علماء سے سماع کیا، امام سحنون کے بڑے ممتاز تلامذہ میں تھے، آپ سے صد دہی کی روایت

کی ہے، مثلاً ابو المغرب، شبیب اللہ بن ابی عتبہ، عبداللہ بن سعد وغیرہ آپ صاحب کرامت بڑے عابد و زاہد تھے، دنیا کے معاملات سے بالکل بے خبر تھے ہمیشہ عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے، آپ نے کبھی دنیا کی کبھی مدح کی اور نہ کبھی برائی بیان کی، موسیٰ القطان کا بیان ہے کہ اگر بنی اسرائیل ہمارے سامنے اپنے عابدوں اور زاہدوں پر فخر کریں تو ہم ان کے سامنے جبلہ بن حمود پر فخر کر سکتے ہیں۔ ابن فرعون کہتے ہیں کہ ایک آدمی کی خواہش ہوئی کہ سبز انجیر کھائے اور اس زمانہ میں وہ چیز پائی نہیں جاتی تھی۔ انہوں نے حضرت جبلہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے پانچ عدد ہرے انجیر دیئے مستجاب الدعوات تھے۔ علامہ ابن فرعون کی روایت ہے،

کان ابوہ من اہل الاموال و	آپ کے والد دولتمند اور بادشاہ کے مصاحبوں
صحبۃ السلطان فنابذہ فی	میں تھے آپ نے زندگی ہی میں ان سے
حیاتہ و تبرأ من ترکتہ و	مخالفت کی اور ترکہ سے دست بردار ہوگئے
کانت لہ ہیبۃ یہابہا علے	آپ کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ خلفاء بھی اس کو
الخلفاء	دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔

عبداللہ ابو محمد بن اسحٰق المعروف بابن التبان (متوفی ۳۷۱ھ)

آپ قرآن کے بہت بڑے حافظ علم کلام کے ماہر اور مستجاب الدعوات تھے، آپ کے قلب میں رقت تھی بہت رویا کرتے صلحا کے تذکرے سے خاص لگاؤ تھا۔ اس کے ساتھ لغت و نحو، حساب و نجوم کے بھی عالم تھے آپ نے ابو القاسم التستری، محمد بن ادریس بن الناظور، ابو عبداللہ الخراط، اور ابن البیدی وغیرہ سے سماع کیا آپ نے وفات کی تو آخری ایک تہائی رات سے لوگ آپ کے جنازہ میں شرکت کی غرض سے اپنے گھروں سے نکلے یہاں تک کہ سڑکیں ہجوم خلائق سے بھر گئیں۔

احمد بن محمد بن عطاء اللہ الصنہاجی الاندلسی (متوفی ۵۳۶ھ)

اپنی کنیت ابن العریف سے مشہور تھے، بہت بڑے فقیہ اور محدث گزرے ہیں آپ پر زہد و ورع اور ایثار کا غلبہ ہوا اس عہد کے بزرگان دین آپ سے میل جول رکھتے تھے، قاضی عیاض کا قاضی ابن الاسود آپ سے حسد کرنے لگا اور آپ کے درمیان پر لطف خط و کتابت ہوئی، صاحب کرامات اور مستجاب الدعوات تھے، شہر المریہ کا قاضی ابن الاسود آپ سے حسد کرنے لگا اور آپ کی شکایت خلیفہ علی بن یوسف بن تاشفین کو لکھ بھیجی اور سیاسی اندیشہ کا اظہار کیا، خلیفہ نے وہاں کے حاکم کو لکھ بھیجا کہ "ابن عریف" کو ہمارے پاس بھیجو، حاکم نے قید کر کے آپ کو مراکش روانہ کر دیا سلطان نے آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور دریافت کیا کہ کوئی حاجت ہو تو فرمائیے آپ نے کہا میری حاجت یہی ہے کہ میں جہاں جانا چاہوں آپ اس میں دخل نہ دیجئے سلطان نے اجازت دی جب قاضی ابن الاسود اس فتنہ پردازی میں ناکام رہا تو اس نے آپ کو بازنجان میں زہر دلا دیا آپ نے اسی کے اثر سے مراکش میں وفات کی،

"کاش وہ علماء سوء جو علماء حق کے لباس میں اس نیلگوں آسمان کے نیچے اور فضا کی اس وسیع زمین پر امت مسلمہ کیلئے سب سے بڑی لعنت ہیں۔ اور ان کے معتقد اس مضمون کو پڑھ کر اپنی حالت درست کرتے۔ اور اے کاش مسلمان ان بدمعاش ملعونوں اور مفسدہ پرداز ملاؤں سے نجات حاصل کرتے جنہوں نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کیا، جنہوں نے علماء حق کی جاسوسیاں کر کے ان کو پھانسیاں دلوائیں، جنہوں نے حق سے گریز کیا، جنہوں نے سرمایہ داروں کے لئے مذہبی احکام کو تبدیل کیا، اور جنہوں نے اپنے پیٹ کے لئے مسلمانوں میں تفریق ڈالی۔"

ایڈیٹر

ترمذی شریف مکمل مترجم مشرح ہر جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا۔ اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں ہر رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے۔ اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بیحد کارآمد ہے پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر صفحہ ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے۔ ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے، شروع میں ۱۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے۔ پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے۔ پھر امام ترمذیؒ کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے یہ حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے اصطلاحی حدیثیں کے معنی بیان کئے ہیں، الغرض ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح زبان اردو میں بالکل نئی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں۔ آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں قیمت بلا جلد ... مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ... علاوہ محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

افسانے

سماج کا شکار

(از جناب مولوی صغری صاحبہ)

کرسی سے اٹھتے ہوئے حامد نے کہا۔ کاش میں تمہارے قابل ہوتا سلمیٰ!"

سلمیٰ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی ایک لمحہ اس نے حامد کے چہرے کی طرف دیکھا۔ پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی "ایسی باتیں کیوں سوچتے ہو۔ حامد! کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟

حامد نے ایک ٹھنڈا سانس لیا: "یہ اعتماد ہونے یا نہ ہونے کا سوال نہیں ہے۔ سلمیٰ میری قسمت مجھے دھوکا دے رہی ہے..... لیکن نہیں۔ یہ سب باتیں تم سے نہیں کہوں گا۔"

"مگر کیوں! تم مجھ سے دل کی بات چھپانے کی کوشش کررہے ہو" سلمیٰ حامد کے زیادہ نزدیک آگئی۔ حامد نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم کو اپنی زندگی سے۔ اپنی روح سے اتنا قریب پاکر بھی مجھے تسلی نہیں ہوتی۔ جی چاہتا ہے کہ دل کے تاروں کو چھیڑ کر تم نے اس ساز میں جو گیت بھر دیئے ہیں وہ تمہیں ہی سنایا کروں۔ لیکن اپنی مجبوریوں کے پیش نظر چپ سادھ لیتا ہوں میں تو بدنصیب ہوں ہی تمہاری عمر تباہ کیوں کروں۔ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ سلمیٰ!"

حامد نے یہ کہتے کہتے منہ پھیر لیا۔ سلمیٰ کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ حامد کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور بولی: "آج کیسی باتیں کررہے ہو تم:"

حامد سنجیدگی سے کہنے لگا: "ٹھیک ہی تو کہتا ہوں۔ تمہیں مسرور دیکھ کر ہی میں خوش ہوسکوں گا میری روح کا اطمینان اور میرے دل کا سکون اس میں پنہاں ہے۔ سلمیٰ:"

"اور یہ بھی جانتے ہو سلمیٰ کی خوشی کس بات میں ہے؟

جانتا ہوں۔ تمہاری پرنم آنکھوں کا راز مجھ پر پوشیدہ نہیں ایک برس سے تمہاری محبت ایک کیف آور گیت بن کر میرے خون کے ہر قطرہ میں سماگئی ہے۔ لیکن جسے تم اپنی خوشی سمجھتی ہو اسے تمہارا ملکہ سمجھ کر تمہیں اس سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔ چرخ بیداد کے مظالم سہنے کے تم قابل نہیں ہو سلمیٰ!"

میز پر سے ٹوپی اٹھا کر حامد چلنے لگا سلمیٰ نے اس کے کوٹ کا ایک کونہ تھام لیا اور بولی۔ تم غلطی کررہے ہو حامد"

"ایسا ہی سمجھ لو۔ اگر میری غلطی سے تمہیں راحت نصیب ہوسکے تو میں اسے غلطی نہیں سمجھتا:"

اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ بھی جانتے ہو تم؟"

ایک عارضی صدمہ چند دنوں کی بے چینی۔ لیکن اس کے بعد تم بھول جاؤگی سلمیٰ اور صحیح معنوں میں رنج و مسرت کی زندگی گذار سکوگی:

لیکن اگر اس صدمہ۔ اس بے چینی سے مجھے ناقابل بیان اذیت پہنچی تو؟"

تو بھی میں اپنی مایوسیوں اور ناکامیوں میں تمہیں حصہ دار نہیں بناؤں گا سلمیٰ۔ یہ میری ناانصافی ہوگی:"

"حامد تم عورت کے دل کی تھاہ نہیں پاسکتے، جسے تم دکھ کہتے ہو مصیبت سمجھتے ہو ناانصافی قرار دیتے ہو وہی میری زندگی کا سکھ۔ میرے دل کی راحت اور انصاف ہے۔ تم کو اپنا سمجھ لینے کے بعد تمہاری زندگی کا سنج و راحت امید و یاس۔ سب کچھ میرا ہو جاتا ہے میں اسی میں خوش رہوں گی۔ حامد! تم سے علیحدہ رہ کر تم سے دور رہ کر مجھے راحت نہ ملے گی کہو تم میرے بنوگے؟"

حامد کے جسم میں ایک برقی لہر دوڑ گئی۔ وہ فرطِ جذبات سے کانپ اٹھا۔ لیکن پھر سنبھل کر بولا۔

سلمیٰ! تمہاری بات مان لینے سے ہی تو معاملہ ختم نہیں ہوجاتا" سلمیٰ بے چین ہوکر بولی۔ یہ سب باتیں نہ سوچو۔ مستقبل کی بات تو........"

بات کاٹ کر اس نے کہا" اتنی آسان نہیں جتنی تم سمجھتی ہو پھر بھی........ دیکھا جائے گا:"

حامد چلا گیا۔ سلمیٰ سوچنے لگی۔ آج اس کی جیت ہوئی یا ہار جلد

میں یہ ہم ایک ایسی پر اسرار طاقت تھی جس نے سلمٰی کو پاگل بنا دیا تھا۔ اسی پاگل پن کے عالم میں سلمٰی نے سوچا وہ دنیا کتنی حسین ہوگی کتنی دلکش جس میں حامد کو پا کر وہ سب کچھ بھول جائے گی۔

پروفیسر محمود نے چائے کی پیالی ہونٹوں سے لگا کر ایک گھونٹ پیا۔ اللہ بولے۔ لیکن سلیم کی متوقع کامیابی تو اس کی محنت پر منحصر ہے تم مانو یا نہ مانو لیکن مجھے یقین ہے کہ اس سال طلائی تمغہ بھی اسی کو ملے گا۔"

مسٹر احمد علی نے سلیم کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا۔ "میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ سلیم امتیازی نمبر حاصل کرے گا۔"

سلیم اب تک خاموش تھا۔ مسٹر احمد علی کی بات سن کر اس سے رہا نہ گیا۔ اس نے ایک بار سلمٰی کی طرف دیکھا وہ مسکرا دی سلیم نے کہا ابھی تو حامد سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پروفیسر محمود بول اٹھے "اونہہ تم بھی کس کی بات لے بیٹھے حامد تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

مسٹر احمد علی نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا "سچ سچ سلیم فتح تمہارے ہی ہاتھ میں رہے گی۔"

سلیم نے معنی خیز نگاہوں سے سلمٰی کی طرف دیکھا۔ سلمٰی کو ہنسی آگئی۔ اس نے پیالی ہاتھ سے رکھ دی اور بولی "میں بھی انتظار میں ہوں کہ سلیم بھائی سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

یکایک طشتری اور پیالی سلیم کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی اس نے جلدی سے معذرت کی اس وقت پروفیسر محمود گھور گھور کر سلمٰی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ باپ کے غصہ کی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آئی۔

پروفیسر محمود نے ایک روکھی ہنسی ہنستے ہوئے کہا "پیالی کا ٹوٹ جانا بھی ایک نیک شگون ہے۔ سلیم اب تمہاری کامیابی میں شبہ نہیں"

مسٹر احمد علی نے حسب عادت ان کی ہاں میں ہاں ملا دی سلیم نے سلمٰی کی طرف دیکھ کر کہا "لیکن آپ شاید مجھ سے خفا ہیں۔ کیا پیالی کے ٹوٹنے کا غم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟"

سلمٰی اٹھ کھڑی ہوئی سلیم کا مذاق اسے پسند نہ آیا۔ اس نے ذرا تنک کر جواب دیا۔ "آپ کو بہت دور کی سوجھی مگر سلیم خوشی کے موقعہ پر غم اور اس کا سبب بھی کتنا عجیب ؟ دور کی کوڑی لانے کے لئے مبارکباد۔"

سلیم کو ایسے طنز آمیز جواب کی توقع نہ تھی۔ پروفیسر محمود نے حالات پر قابو پانے کی غرض سے کہا۔ سلمٰی تمہارے جواب سے مذاق جھلکتا ہے یا غصہ۔ اس بات کا فیصلہ کرنے میں سلیم کو وقت پیش آسکتی

ہے۔ یہ جانتی ہو ؟"

لیکن میں نے کیا ہی کیا ہے۔ اگر میری بات سے انہیں تکلیف ہوئی ہو تو میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں معاف کیجئے گا۔ مجھے معاف کیجئے گا۔ مسٹر سلیم !"

اور وہ چلی گئی سلیم کے روکنے پر بھی نہ رکی سلمٰی گئی تو سلیم وہاں کیا کرتا تھوڑی دیر بعد وہ بھی رخصت ہوا۔

مسٹر احمد علی سر کھجلاتے ہوئے بولے سلمٰی کی نادانی پر آپ کو افسوس ہوگا۔ پروفیسر صاحب"

"معلوم نہیں" پروفیسر محمود نے کہا۔ "اس لڑکی کی عادت کیسی ہے۔ لیکن خیر شادی ہونے کے بعد خود ہی نپٹ لیں گے ابھی اسے دنیا کا تجربہ ہی کیا ہے۔ مجھے اتنا اطمینان ہے کہ سلیم جیسا سمجھدار قابل اور اطاعت شعار لڑکا میرے ہاتھ میں ہے۔"

امتحان ختم ہو گیا تھا۔ حامد نے گھر جانے کی تیاری کی۔ تانگہ پر سامان لدوا کر وہ ہوسٹل سے چل دیا۔ راستے میں پروفیسر محمود کے بنگلے کے پاس پہنچ کر سلمٰی کی یاد آئی۔ تانگہ رکوا کر نیچے اترا۔ اتنے میں سلمٰی بنگلے سے باہر نکلتی دکھائی دی۔ حامد کو دیکھتے ہی اسنے پوچھا "کیوں ؟ گھر جانے کی اتنی جلدی ہی کیا ؟"

وہ چل کر اور بھی پاس آگئی حامد نے آہستہ سے کہا۔

"اماں کا خط آیا تھا۔ ان کی طبیعت ان دنوں خراب رہتی ہے یہی سوچ کر جلد از جلد گھر جانا مناسب سمجھا۔"

"پھر گھر جا کر مجھے خط تو لکھو گے نہ" "تمہیں وعدہ کرنا ہوگا۔ حامد!"

حامد نے ایک سرد آہ بھری۔ "تمہیں یاد ہے اس دن میں نے تم سے کیا کہا تھا دماغی اور کشش کو خوشی سے یا زبردستی دبانا ہوگا۔ سلمٰی ! تمہاری امنگوں بھری زندگی کو میں تباہ نہیں بنانا چاہتا۔ مجھے معاف کرنا۔"

حامد تانگے میں سوار ہونے لگا۔ سلمٰی نے ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے اتار لیا اور بولی کچھ میری بھی سنتے جاؤ حامد ! تم مجھے ٹھکرا دو۔ میری محبت کی توہین کرو۔ مجھ سے نفرت کرنے لگو۔ لیکن میں تو تمہاری ہو چکی ہوں۔ اب میری عزت تمہارے ہاتھ ہے۔ تم برے بھلے۔ امیر غریب جو کچھ بھی ہو میرے ہو۔ اور میں تمہیں پانے کے لئے جان تک دے ڈالوں گی۔"

حامد کچھ سوچنے لگا۔ سلمٰی نے سب کچھ کہہ ڈالا تھا۔ یہ باتیں جوش میں آکر کہی گئی تھیں۔ اس لئے ان کی گہرائی معلوم کرنا اس کے لئے ٹیڑھا مسئلہ بن گیا۔

وہ کچھ نہ بولا سلمٰی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تم اب تم جا سکتے ہو حامد ! میں خدا سے تمہاری کامیابی کے لئے دعا کروں گی۔"

حامد نے گھوم کر دیکھا سلمٰی رو رہی تھی اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔ سلمٰی نے دیکھ لیا۔ وہ بولی چھی ! تم خود رونے ہو ؟ آج تمہارا

ہونٹوں پر ہنسی دیکھنا چاہتی ہوں وہ ہنسی جسے ایک دن تم نے اپنی فطری سادگی کے ساتھ بارش کے قطروں کی طرح میری کشت امید میں بکھیر دیا تھا۔"

تانگے والا پکار اٹھا۔ بابوجی گاڑی چھوٹ جائیگی۔ حامد بولا اچھا سلمیٰ۔ اب رخصت۔"

کب تک کے لئے" سلمیٰ نے پوچھا۔

حامد جواب نہ دے سکا۔ چپ چاپ تانگے میں بیٹھ گیا" آنسو" سلمیٰ نے کہا۔

"کیا؟"

"میں نے تم سے کچھ مانگا تھا۔ بھول گئے؟"

"نہیں"

حامد نے اپنا اٹیچی کیس کھولکر ایک چھوٹا سا پیکیٹ نکالا اور سلمیٰ کے ہاتھ میں دے دیا" بس یہی نہ"

سلمیٰ نے ہنستے ہوئے کہا۔ فی الحال اتنا ہی لیکن حامد خط ضرور لکھنا۔ بھولنا مت۔"

"نہیں"

تانگہ چل دیا۔ جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوا سلمیٰ کھڑی دیکھتی رہی۔ پھر بنگلے کے پھاٹک کی طرف بڑھی۔

امتحان کا نتیجہ نکل آیا۔ حامد اور سلیم دونوں فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے تھے اور سلمیٰ سکنڈ ڈویژن میں۔ سلمیٰ کو اپنے پاس ہونے کی اتنی خوشی نہ تھی۔ جتنی حامد کی کامیابی کی دوڑتی ہوئی گھر آئی۔ پھاٹک کے باہر ایک پھول بیچنے والی کھڑی تھی۔ اس نے ایک خوبصورت ہار خریدا اور اپنے کمرے میں داخل ہوئی جہاں حامد کا فوٹو دیوار پر لٹکا ہوا تھا۔ سلمیٰ نے یہ ہار اپنے ہاتھ سے اس فوٹو کو پہنا دیا۔

اس کے بعد وہ وہیں کھڑی فوٹو کی طرف دیکھتی رہی نہ جانے کتنی دیر تک۔ پھر اس نے ایک آواز سنی" سلمیٰ یہ کیا ہو رہا ہے؟"

سلمیٰ چونک اٹھی۔ پروفیسر محمود کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔ انہوں نے حامد کے فوٹو کو دیکھا اور اس پر لٹکتے ہوئے پھولوں کے ہار کو۔ پھر سلمیٰ کو جو سر نیچا کئے ہوئے کھڑی تھی۔

پروفیسر صاحب نے سختی سے کہا۔

"جواب کیوں نہیں دیتیں!"

اسی وقت باہر سے آواز آئی تار لیجئے"

سلمیٰ اسی بہانہ سے باہر گئی پیچھے پیچھے پروفیسر صاحب بھی آئے۔ سلمیٰ تار پڑھ رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے لیکر پروفیسر صاحب بھی پڑھنے لگے تار سلمیٰ کے نام تھا اور اس میں لکھا تھا۔

کامیابی پر مبارکباد "حامد"

اس تار نے جلتی آگ پر تیل کا کام کیا پروفیسر صاحب بولے "تمہیں اپنی حرکتوں پر شرم آنی چاہئے۔ سلمیٰ جس کو میں نہیں چاہتا اس کی تم خواہش رکھتی ہو۔ کیا باپ کے متعلق تمہارا یہی فرض ہے"

"میں نے آپ کے خلاف منشا کچھ بھی نہیں کیا۔"

لیکن تم جھوٹ بول رہی ہو میں اسے ثابت کر سکتا ہوں پروفیسر محمود بولے اور اپنے کمرہ میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا یہ لفافہ سلمیٰ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے وہ بولے ۔۔۔۔۔۔ دیکھو"

سلمیٰ نے لفافہ کھولا۔ اس میں حامد کے لکھے ہوئے سات خط تھے جو اس نے سلمیٰ کو بھیجے تھے پلک جھپکتے ہی اس کا مطلب اس کی سمجھ میں آگیا۔ اس کے باپ نے حامد کے خط باہر ہی سے اڑا لئے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ حامد اسے خط کیوں نہیں لکھتا اور جو خط وہ لکھتی تھی ۔۔۔۔۔ اس کا جواب وہ کیوں نہیں دیتا۔ آج یہ بھید کھلا۔ سلمیٰ غصہ سے کانپ اٹھی اور چوٹ کھائی ہوئی ناگن کی طرح سر اٹھا کر بولی۔

"ابا مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے۔ کہ اب اپنی حرکتوں پر آپ کو شرم آنی چاہئے۔ مجھے نہیں"

پروفیسر محمود آگ بگولا ہو گئے۔ کہنے لگے" مجھے تم سے ایسی گستاخی کی توقع نہ تھی۔ شاید تم بھول گئی ہو کہ ابھی تک تم آزاد نہیں ہو۔ ابھی تمہیں میرا ہی حکم ماننا پڑے گا۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ حامد کو بھول کر ہی تم اس گھر میں رہ سکو گی"

اتنا کہہ کر اس نے خط سلمیٰ کے ہاتھ سے لے لئے اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔ سلمیٰ پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت بیٹھی سوچتی رہی اسے ماں کی جسے وہ بچپن ہی میں کھو چکی تھی۔ دھندلی سی یاد آئی۔ آج تک وہ سمجھ رہی تھی کہ انہیں راحت پہنچانا ہی اس کے والد کی زندگی کا مقصد ہے اب معلوم ہوا کہ وہ اس کے دشمن ہیں ۔۔۔۔۔ اس کی جان کے دشمن۔

موٹر کے ہارن کی آواز سنائی دی اور جلد ہی سلیم کمرے میں داخل ہو کر بولا" کامیابی پر دلی مبارکباد قبول کیجئے مس سلمیٰ"

بہت بہت شکریہ بھائی صاحب۔" سلمیٰ کی آواز غم میں ڈوبی ہوئی تھی۔

سلیم کچھ ٹھٹک گیا اور سلمیٰ کی طرف دیکھنے لگا۔ کیا پروفیسر صاحب اپنے کمرے میں ہیں"

اسی وقت حامد کی تصویر سے پھولوں کا ہار زمین پر گر پڑا۔ سلیم جواب کا انتظار کئے بغیر باہر چلا گیا اور کچھ پھول اس کے پیروں تلے روندے گئے

گئے۔ سلمیٰ نے یہ دیکھا تو اس نے لپک کر ہار اٹھالیا اور آنچل سے پھولوں کی مٹی پونچھنے لگی۔ دو چار پھول بری طرح کچلے گئے تھے۔ سلمیٰ انگلیوں سے ان کی پتیاں درست کرنے لگی۔ اس وقت ڈرائنگ روم سے پروفیسر محمود اور حامد کے قہقہوں کی صدائیں آرہی تھیں۔ سلمیٰ نے پھولوں کا ہار پھر حامد کی تصویر کو پہنا دیا۔

سلمیٰ نے حامد کو خط لکھنا بند کر دیا۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جواب پانے کا اس کے پاس کوئی ذریعہ نہیں وہ اداس رہنے لگی اور اس کے پاس کوئی ذریعہ نہیں وہ اداس رہنے لگی اور اس کی صحت دن بدن گرنا شروع ہو گئی۔

ایک دن جب ڈاکٹر اسے دیکھنے آیا۔

تو اس نے کہا ڈاکٹر صاحب۔ میں مرنا چاہتی ہوں کیا آپکے پاس ایسی کوئی دوا نہیں جس سے میں مرسکوں۔"

ڈاکٹر اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگا پروفیسر محمود نے کہا جب سے اسے بخار آیا ہے یونہی بکتی رہتی ہے۔"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد پروفیسر صاحب سلمیٰ کے سرہانے بیٹھ گئے اور پیار سے بولے۔ سلمیٰ۔"

تم صحت کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتیں آخر ان الٹ پٹانگ باتوں سے کیا حاصل ؟ کبھی دوا پھینک دی۔ کبھی بدپرہیزی شروع کر دی۔ اس کا مطلب کیا ہے ؟"

سلمیٰ بولی۔ مطلب کیا آپ نہیں جانتے جو مجھ سے پوچھتے ہیں ابا مطلب یہ ہے میں مرنا چاہتی ہوں۔"

"لیکن کوئی وجہ بھی ؟"

کچھ نہیں میری زندگی آپ لوگوں کے لئے ایک بوجھ . . . . .

ایک ذمہ داری . . . . ایک معمہ ہے نہ۔"

"یہ محض تمہارا وہم ہے بیٹی۔" !

"ہوگا۔"

پھر کیا تمہیں اپنے بوڑھے باپ کا ذرا بھی خیال نہیں جو ایسا کہتی ہو۔

خیال ہے ابا اسی لئے تو کہتی ہوں کہ میں۔

"پگلی کہیں کی۔"

ایسا ہی سمجھ لیجئے لیکن پاگل ہی کبھی سچ بولا کرتے ہیں۔ ابا۔"

ٹمپریچر کا چارٹ کہاں ہے۔ ذرا دیکھوں۔

"تکئے کے نیچے رکھا ہے۔ نکال لیجئے۔"

پروفیسر محمود چارٹ دیکھنے لگے اتنے میں مسٹر احمد علی کمرے میں داخل ہوئے۔

"سلمیٰ کا کیا حال ہے۔" پروفیسر صاحب"

"یونہی ذرا بخار آگیا ہے۔"

احمد علی نے سنجیدگی سے کہا۔ "ہوں۔"

وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ سفر تو مزے سے کٹا ؟ کہاں کہاں گھوم آئے پروفیسر محمود نے پوچھا۔

احمد علی نے جواب دیا۔ بہت دور، دور نینی بھی گیا تھا۔ حامد بھی تو وہیں ہے۔"

سلمیٰ نے کروٹ لی وہ حامد کی خبر پانے کے لئے بے چین ہو اٹھی۔ احمد علی کہتے رہے۔ اس نے شیشہ کے کارخانہ میں ملازمت کر لی ہے پڑھنا تو چھوڑنا ہی سمجھے۔ کیا کرے بیچارہ غریب کا لڑکا ہے۔"

پروفیسر محمود بولے ہاں اچھا ہوا کسی کام میں لگ گیا۔"

احمد علی نے پوچھا سلیم کہاں ہے ؟"

یہیں ہے وہ ریسرچ کرے گا۔ ان دونوں اسی کوشش میں ہے۔

اور آپ کی بات ؟ اس کا کیا ہوا ؟"

"بس طے ہی سمجھئے۔ میرے کہنے کے باہر تھوڑا ہی جاسکتا ہے میں نے اس کے والد کی منظوری بھی لے لی ہے۔"

"تو پھر کب۔"

پروفیسر محمود نے ہونٹوں پر انگلی رکھکر احمد علی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اور کہا چلئے میرے کمرے میں۔ ہم سلمیٰ کے آرام میں خلل ڈال رہے ہیں۔

دونوں چلے گئے۔ سلمیٰ نے سب کچھ سنا سب کچھ سمجھا۔ پھر بھی انجان بن کر خاموش پڑی رہی اس کی آواز کی قدر و قیمت ہی کیا۔ سماج کا ظلم باپ کی خواہش اور اس کی تقدیر۔ سلمیٰ نے ایک سرد آہ بھری۔

زندگی میں کئی مواقع ایسے آتے ہیں جب آدمی اپنی ہستی کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔

سلمیٰ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی۔ نوکر نے اس کے لئے آرام کرسی برآمدے میں رکھدی۔ پروفیسر محمود نے پاس آکر پوچھا آج طبیعت کیسی ہے سلمیٰ۔"

سلمیٰ نے غمگین لہجہ میں جواب دیا اچھی ہوں ابا۔"

پروفیسر صاحب کی جرأت بڑھی وہ سلمیٰ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے "کتنی دبلی ہو گئی ہو تم اس بیماری میں تمہیں بہت تکلیف ہوئی۔ بیٹی۔"

سلمیٰ خاموش رہی۔ پروفیسر صاحب نے پھر کہا۔

"اس کل جو بات میں نے تم سے پوچھی تھی۔ اس کا کیا جواب دیتی ہو سلمیٰ۔"

میں کیا جواب دوں۔ ابا۔ کیا آپ نہیں جانتے ؟"

جانتا ہوں۔ لیکن تمہارے ہی بھلے کے لئے اور اپنی تسلی کے لئے

تمہاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ سلیم آتا ہی ہوگا۔ وقت ہو گیا ہے"

"جب میری رائے کی آپ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں تو پھر مجھ سے پوچھتے کیوں ہیں ابا!"

تم مجھے بڑھاپے میں رنجیدہ کرنا چاہتی ہو"

"کیا میری راحت آپ کے رنج کا باعث ہو سکتی ہے ۔؟"

ہاں۔ کیونکہ تم ابھی ناسمجھ ہو۔ دنیا کیا ہے اس کا تمہیں پتہ نہیں۔

ماں باپ سے زیادہ بچوں کا خیر اندیش دوسرا ہو تا ہی کون ہے۔"

سلمیٰ چپ ہو گئی۔ پروفیسر صاحب نے جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر سلمیٰ کی انگلی میں پہنا دی! سلیم کا تحفہ ہے یہ۔ اب اسے . . . "

سلمیٰ نے منہ پھیر لیا۔ اور انگلی سے انگوٹھی اتار کر آہستگی سے بولی

"یہ تحفہ جس نے دیا ہے اسے واپس کر دیجئے۔

پروفیسر محمود کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔ "کیا کہا؟ میں نے اسی دن کے لئے تمہیں پیدا کیا تھا؟ میری یہ توہین؟"

سلمیٰ کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

پروفیسر صاحب کہتے گئے۔ "جس نے عمر بھر میرے حکم کی تعمیل کی اس کے بطن کی پیدا ہونے والی اولاد اتنی ناخلف ہو گئی۔ یہ مجھے معلوم نہ تھا"

سلمیٰ بولی۔ "اگر میری جان سے میرے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں یہ جسم آپ کا دیا ہوا ہے۔ ابا! اسے آپ مٹا سکتے ہیں خوشی سے۔"

پروفیسر محمود کا غصہ پانی ہو کر بہہ گیا۔ ملائمت سے کہنے لگے "میں جو کچھ کروں گا تمہاری بھلائی کے لئے اور میری بات ماننے ہی میں تمہاری بہتری ہے۔"

سلمیٰ کچھ نہ بولی۔

پروفیسر محمود باہر چلے گئے۔ بنگلے سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر ایک موٹر کھڑی تھی اور اس میں بیٹھے تھے احمد علی اور سلیم۔

احمد علی نے سلیم کی طرف دیکھ کر کہا" میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں سلیم۔"

موٹر روانہ ہو گئی۔

بدھ کے روز ——————

صبح کی ڈاک سے ایک لفافہ سلمیٰ کے نام آیا۔ پروفیسر محمود نے لفافہ کھول لیا اور پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا۔

سلمیٰ تمہیں کئی خط لکھ چکا ہوں۔ لیکن تمہاری کوئی خبر نہیں ملی۔ میں آج سے چوتھے روز تم سے ملنے آؤں گا۔ امید ہے تم بخیریت ہوگی۔ پروفیسر صاحب سے میرا سلام کہنا۔

خیر اندیش

"حامد"

پروفیسر نے یہ خط بھی دوسروں کی طرح جیب میں رکھ لیا۔

سلمیٰ زیادہ تر چپ رہتی کسی سے بھی بات نہ کرتی۔ اس کے کمرے میں میز پر سلیم کا ایک فوٹو رکھ دیا گیا تھا۔ سلمیٰ نے اسے پیچھے کی طرف گھما دیا۔ نہ جانے کیوں۔ سلیم سے اسے نفرت سی ہو گئی تھی۔

پروفیسر محمود نے چپ چاپ نکاح کی تیاری کر لی سلمیٰ کو کبھی کبھی شبہ تو ہوتا تھا۔ لیکن یہ یقین نہ ہوتا کہ اس کے ابا اتنے بے درد ہو سکتے ہیں۔ چپ چاپ آنسو بہانے کے سوائے اس کے پاس چارہ ہی کیا تھا۔

جمعہ کی صبح کو اخبار والا اخبار دے کر چلا گیا۔ سلمیٰ نے پہلے صفحہ پر نظر ڈالی تو اسے چکر آ گیا۔ لکھا تھا۔

شیشے کے کارخانہ میں خوفناک حادثہ۔

"نینی کے شیشے کے کارخانہ میں ایک مشین کے اچانک پھٹ جانے سے سات اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کارخانہ کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر حامد بھی بری طرح زخمی ہوئے ہیں ان کی دونوں آنکھیں پھوٹ گئی ہیں اور وہ ہسپتال میں پڑے ہیں۔"

سلمیٰ کانپ اٹھی

اس نے دیکھا۔ پروفیسر محمود بڑی دیر سے اس کے پیچھے کھڑے پڑھ رہے تھے۔ سلمیٰ سے آنکھیں چار ہوتے ہی وہ بولے۔ حامد کے لئے سچ مچ مجھے بڑا افسوس ہے۔"

پروفیسر صاحب ٹہلتے ٹہلتے دیوار کے پاس پہنچے۔ حامد کا فوٹو انہوں نے اتار لیا۔ پھولوں کا ہار خشک ہو گیا تھا۔ انہوں نے اسے مسل دیا۔ اور حامد کے فوٹو کی جگہ سلیم کی تصویر لگا دی۔ حامد کی تصویر ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری اور چکنا چور ہو گئی۔

سلمیٰ کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور جب تک پروفیسر صاحب اس کے پاس گئے اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ طائر روح پرواز کر گیا تھا۔ اب پنجرا خالی تھا۔

پروفیسر صاحب نے سر پیٹ لیا۔

کارڈ سائز عکسی حمائل بلا ترجمہ، نہایت اعلیٰ کتابت، بہت ہی بہتر چھپائی۔ گلیزڈ کاغذ اس سے سستی اور بہتر حمائل کوئی بھی بازار میں نہیں ہے تاج کمپنی کے بعد سب سے بہتر یہی حمائل ہے۔ قیمت مجلد پارچہ صرف ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:-

رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی بھی اور بہت سے ایسے ہیں جن پر

الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩

عذاب ثابت ہوگیا ہے اور جس کو خدا ذلیل کرے اُس کا کوئی عزت دینے والا نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے

السجدۃ

تفسیر سے الم تر سے مایشاء تک۔ اے مخاطب تو نے یہ عجیب بات نہیں دیکھی کہ اللہ کے سامنے (اپنی اپنی حالت کے مناسب) سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور (باوجود تمام مخلوقات کے منقاد ہونے کے آدمی جو خاص درجہ کی عقل رکھتا ہے ان میں سب منقاد نہیں بلکہ) بہت سے (تو) آدمی بھی (انقیاد اور عاجزی کرتے ہیں) اور بہت سے ایسے ہیں جن پر (بوجہ منقاد نہ ہونے کے) عذاب (کا استحقاق) ثابت ہوگیا ہے اور (سچ یہ ہے کہ) جس کو خدا ذلیل (وخوار) کرے (اور اُس کو توفیق ہدایت نہ ہو) اُس کا کوئی عزت دینے والا نہیں (اور) اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے اپنی حکمت سے) جو چاہے کرے ' یضل من یشاء ویہدی من یشاء ۔ ربط اوپر مومنین و کفار کے اقسام تفصیلاً اور ان کا عملی فیصلہ اجمالاً مذکور تھا آگے ان کے اقسام بطور میزان الکل کے جملہ ہذان خصمان میں اجمالاً اور اُن کا فیصلہ توضیح کے لئے تفصیلاً مذکور ہوتا ہے پس ان آیات میں اس بناء پر منجملہ بدائع کی صنعت تقسیم اور جمع اور تفریق کی ہوئی پس ان الذین آمنوا سے اشرکوا تک ایک تقسیم ہے اور ان اللہ یفصل سے اختصموا تک جمع ہے اور فالذین کفروا سے آخر تک تفریق ہے۔

هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ

یہ دو فریق ہیں جنہوں نے دربارہ اپنے رب کے باہم اختلاف کیا سو جو لوگ کافر تھے اُن کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جاویں گے

يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَ

اُن کے سر کے اوپر سے تیز گرم پانی چھوڑا جاوے گا اُس سے اُن کے پیٹ کی چیزیں اور کھالیں سب گل جاویں گی اور

لَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا

اُن کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے وہ لوگ جب گھٹے گھٹے اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اُسی میں دھکیل دئے

فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ع

جاویں گے اور کہا جاوے گا کہ جلنے کا عذاب چکھتے رہو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام

الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ

کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اُن کو وہاں سونے کے کنگن اور

وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ۝

موتی پہنائے جاویں گے اور پوشاک اُن کی وہاں ریشم کی ہوگی اور اُن کو کلمہ طیب کی ہدایت ہوگئی تھی اور اُن کو اُس رستہ کی ہدایت ہوگئی تھی جو لائق حمد ہے

تفسیر ہذان سے صراط الحمید تک۔ یہ (جن کا اوپر آیت ان الذین آمنوا الخ میں ذکر ہوا) دو فریق ہیں ایک مومن دوسرا کافر ہیں [illegible] جنہوں نے اپنے رب کے (بارہ میں) [illegible]

اور تمام سے مباحثہ بھی) اختلاف کیا سو (اس اختلاف کا عملی فیصلہ قیامت میں اس طرح ہوگا کہ) جو لوگ کافر تھے اُن کے (پہننے کے) لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جاویں گے (یعنی آگ چاروں طرف سر سے پاؤں تک کپڑوں کی طرح محیط ہوگی اور) اُن کے سر کے اوپر سے تیز (کھولتا ہوا) گرم پانی چھوڑا جاوے گا (اور) اُس سے ان کے پیٹ میں کی چیزیں (یعنی انتڑیاں) اور (انکی) کھالیں سب گل جاویں گی (اس طرح سے کہ کچھ حصہ اُس پانی کا کھال کو توڑ کر اندر گھس جاوے گا اُس سے انتڑیاں گل جاویں گی اور کچھ حصہ کھال کے اوپر آ بہے گا اُس سے کھال گل جاوے گی) اور اُن کے (مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہوں گے (اور اس مصیبت سے کبھی نجات نہ ہوگی چنانچہ) وہ لوگ جب (دوزخ میں) گھٹے گھٹے (گھبرا جائیں گے اور) اُس سے باہر نکلنا چاہیں گے (اور کنارہ کی طرف کو بڑھیں گے گو بوجہ قعر اور دروازوں کے بند ہونے کے نکل نہ سکیں مگر ایسے وقت میں یہ حرکت طبعی ہوتی ہے) تو پھر اُسی میں دھکیل دئے جاوینگے اور (اُن کو) کہا جاوے گا کہ جلنے کا عذاب (ہمیشہ کے لئے) چکھتے رہو (کبھی نکلنا نصیب نہ ہوگا اور) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی (اور) اُن کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جاویں گے اور پوشاک اُن کی وہاں ریشم کی ہوگی اور (یہ سب انعام اکرام اُن کے ملنے اس سبب سے ہے کہ دنیا میں) ان کو کلمۂ طیب (کے اعتقاد) کی ہدایت ہوگئی تھی اور اُن کو اُس (خدا) کے رستہ کی ہدایت ہوگئی تھی جو لائق حمد (وستائش) ہے (وہ رستہ اسلام ہے) **ف** - اگر کسی کو شبہ ہو کہ جب مافی البطون اور جلود گل گئے تو محل عذاب نہ رہا پھر عذاب کیسے ہوگا - جواب یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ پھر وہ اپنی حالت پر ہو جاوے گا - اور اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب اہل جنت کا لباس حریر ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو مرد دُنیا میں حریر پہنے گا اُس کو جنت میں نہ ملیگا تو وہ جنت میں بھی چلا جاوے - جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اول داخل ہوتے ہی نہ ملے پھر مل جاوے - اور اگر یہ شبہ ہو کہ اُس نہ ملنے سے اگر حسرت نہ ہوئی تو وعید ہی کیا ہوئی اور اگر حسرت ہوگی تو جنت میں حسرت ہونا لازم آتا ہے - جواب یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے حسرت ہونے میں وعید بھی ہوگئی اور اشکال بھی نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد جو راحت دائمی ہوگی اُس کے سامنے وہ کالعدم ہے پس ایسی حسرت ساعت قلیلہ کے لئے جنت میں کسی دلیل سے منفی نہیں ہے ربط اوپر آیت و من الناس من یجادل اسلئے تو لیضل عن سبیل اللہ میں بعض کفار کا جدال اور دین سے اضلال قولی مذکور تھا اور اُسی سلسلہ میں یہاں تک کلام چلا آیا تھا آگے اُن کے جدال اور بعض احکام دین کے اضلال فعلی کا مع وعید ذکر ہے جیسا کفار قریش نے عام حدیبیہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو عمرہ کے لئے مکہ میں جانے سے روک لیا تھا - اور اُس وعید کی تاکید کے لئے اُس مقدس مکان اور اُس کے متعلق بعض ارکان اور اُن ارکان کے ادا کے اوقات و ازمان کی فضیلت اور عظمت کا مضمون ارشاد فرمایا گیا ہے اور زیادت تشدید کے لئے ایسے امکنہ و ازمنہ میں شرک کرنے کی مذمت و قباحت کا بیان ہوا ہے کہ جو لوگ اُس مقام اور اُن ایام کے مناسب عبادت کرنے آتے اُن کو تو روکا اور خود ان مواقع میں ایسے افعال شرکیہ کرتے ہیں اور یہ مضمون بشر المحسنین تک چلا گیا ہے -

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے رستہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ

تمام آدمیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اُس میں سب برابر ہیں اُس میں رہنے والا بھی اور باہر سے آنے والا بھی یہ لوگ معذب ہونگے اور جو شخص اس میں خلاف

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ࣖ

دین کام قصداً ظلم کے ساتھ کریگا تو ہم اُسکو عذاب دردناک چکھا دینگے

تفسیر - ان الذین سے عذاب الیم تک - بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور (مسلمانوں کو) اللہ کے رستہ سے (یعنی دین کے کام سے کہ وہ عمرہ ہے) اور (چونکہ عمرہ کے ارکان حرم کے خاص حصہ میں ادا ہوتے ہیں اس لئے) مسجد حرام (یعنی حرم) سے (بھی) روکتے ہیں جس (کی کیفیت کسی کے ساتھ خصوصیت نہ رکھنے کی یہ ہے کہ اُس) کو ہم نے تمام آدمیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اس میں (یعنی تمام حرم میں باستثناء ان حصص کے جو کسی کا استحقاق تحقیق و ثابت بالدلیل ہے جیسے وادیان و مکانات کسی خاص شخص کے مملوک ہیں باقی اجزاء حرم میں) سب برابر ہیں اس (حرم کے داخل حدود) میں رہنے والا بھی (اور باہر سے آنے والا بھی) یہ لوگ

وہاں مقیم ہیں) اور باہر سے آنے والا (مسافر) بھی (اور جن مواقع سے کفار نے روکا ہے یعنی مسجد حوالی مسجد جو مقامات ہیں طواف اور سعی کے اور جن سڑکوں سے وہاں تک پہنچتے ہیں یہ سب مواقع کفار کے مملوک نہیں تھے) یہ (روکنے والے) لوگ (اس روکنے کی وجہ سے) معذب ہوں گے اور (یہ روکنا تو متضمن بہت سے معاصی کو جو مقرون بکفر کے ساتھ ہی ہے اسپر تو عذاب کیسے نہ ہوتا یہ مقام حرم تو ایسا معظم و محترم ہے کہ) جو شخص اس میں (یعنی حرم میں خواہ وہ چیز مملوک ہو یا غیر مملوک کیونکہ روکنے کی حرمت میں تو اس عموم سے بدلیل تخصیص کرلی گئی اور یہاں کوئی دلیل تخصیص کی نہیں ہے اور مرجع دونوں جگہ عام ہی ہے غرض جو شخص حرم کے کسی حصہ میں بھی) کوئی خلاف دین کام (خواہ وہ اس حصہ مذکور سے کم ہی ہو) قصداً (وارادتاً خصوص جبکہ وہ) ظلم (یعنی شرک و کفر) کے ساتھ (بھی مقرون ہو) کرے گا (جیسا یہ لوگ یصدون کے ساتھ بھی متصف ہیں) تو ہم اُس (شخص) کو عذاب دردناک (کا مزہ) چکھاویں گے (تو ان کی تو معصیت بھی اشد تھی ضرور ہی مستحق عذاب الیم ہیں) ف ہرچند کہ دین کے خلاف کام کرنا ہر جگہ موجب عذاب ہے لیکن حرم کے حد اور زیادہ موجب عذاب ہے۔ پس یہ تخصیص شدت عقوبت کے سبب سے ہے اور باقی آیت یا اور کوئی معتد بہ دلیل اس پر دال نہیں ہاں صغائر حکم کبائر میں ہیں یا ایک سیئہ سے سیئات متعددہ لکھے جاتے ہیں البتہ اور جگہ صغائر کا اثر کا اثر ہے حرم میں دونوں کا اثر کیفاً و متعدداً زیادہ ہے لیکن صغیرہ کا اثر حد کبیرہ تک یا واحدہ سے تجاوز کرکے متعدد تک پہنچنا ثابت نہیں۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ

اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو خانۂ کعبہ کی جگہ بتلادی کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں

وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ

اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے واسطے پاک رکھنا اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس چلے آویں گے پیادہ بھی

ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

اور دُبلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں اور تاکہ ایام مقررہ میں

فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا

اُن مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے اُن کو عطا کئے ہیں سو اُن جانوروں میں سے تم بھی کھایا کرو

الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا

اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو پھر لوگوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کردیں اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور اس محفوظ

بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝

گھر کا طواف کریں

تفسیر - واذ بوانا سے بالبیت العتیق تک - اور اس مقام محترم کی جو کہ بیت اللہ کو مشتمل ہے عظمت ظاہر کرنے کے لئے تاکہ بے حرمتی کرنے والوں کی زیادہ خرابی ظاہر ہو ان لوگوں کے سامنے اُس کا تذکرہ کیجئے) جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلادی (کیونکہ اس وقت خانہ کعبہ بنا ہوا نہ تھا اور حکم دیا) کہ (اس مکان کو عبادت کے لئے تیار کرو اور اس عبادت میں) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا (یہ اُن کے مابعد والوں کو سنانا ہے اور ذکر بیت کے ساتھ اس کا ذکر اس لئے نہایت ہی مناسب ہوا کہ کسی حقیقت ناشناس کو تعظیم بیت سے اور اس کے معبد بننے سے اُس کے معبود ہونے کا ایہام نہ ہو جاوے) اور میرے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں کے اور (نماز میں) قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے واسطے (حسی اور معنوی نجاسات سے جیسے اقذار و اصنام) پاک رکھنا (جیسا اب تک تم نے پاک رکھا ہے یہ بھی مابعد والوں کو سنانا ہے کہ جن مقدس بزرگ میں عدم تطہیر کا احتمال ہی نہیں تھا جب اہتمام تطہیر کے لئے اُن کو یہ امر کیا گیا تو دوسروں کو جو حقیقۃً اُس میں اصنام رکھے ہوئے

ہیں کیونکہ معاف کر دیا جاوے گا) اور (ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی کہا گیا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی تمہاری اس عمارت مقدسہ کے پاس حج کو) چلے آئیں گے پیادہ بھی اور (اونٹوں بھی جو سفر کے مارے) دبلی (ہو گئی) ہوں گی (اُن) اونٹنیوں پر (سوار ہو کر) بھی جو دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی (یا جو سواری کسی کو میسر ہو تخصیص ضامر کی تمثیلاً وبناءً علی الغالب ہے اور) وہ لوگ اس لئے آویں گے) تاکہ اپنے (دینیہ مقصودہ اور دنیویہ تابعہ) فوائد کے لئے آموجود ہوں (مثلاً آخرت کے منافع یہ ہیں۔ حج و ثواب و رضائے حق اور دنیوی فوائد یہ ہیں۔ قربانی کا گوشت کھانا اور تجارت دمثل ذلک معاہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس کذا فی الدر المنثور دنیوی فوائد کا ہونا مذموم ہے) اور (اس لئے آویں گے) تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں (کہ دسویں گیارھویں بارھویں ذیحجہ کی ہے) اُن مخصوص چوپاؤں پر (یعنی گائے اونٹ بکری بھیڑ پر ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے اُن کو عطا کئے ہیں (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں اور یہ منفعت دو وجہیں ہے من وجہ دنیوی اور من وجہ دینی۔ یہ) ابراہیم علیہ السلام کے خطاب کا مضمون ہو چکا جس سے حج اور قربانی کا یقیناً اُس وقت بھی مشروع ہونا معلوم ہوا) سو (اے امت محمدیہ تمہارے لئے یہ حکم حج اور قربانی کا مع متعلقات آئندہ کے جو کلوا منہا الخ میں مذکور ہیں مشروع ہے سو تم بھی قربانی پر بسم اللہ کہا کرو اور) اُن (قربانی کے) جانوروں میں سے تم (کو) بھی (اجازت مع الاستحباب ہے کہ) کھایا کرو اور (مستحب یہ ہے کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو (بلکہ غنی کو بھی کھلاؤ تو کچھ مضائقہ نہیں) پھر (قربانی کے بعد) لوگوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کر دیں (یعنی احرام کھول ڈالیں اور سر منڈا ڈالیں یا بال کٹا دیں اور ناخن اور لب بنوا لیں) اور اپنے واجبات کو (خواہ نذر سے قربانی وغیرہ واجب کر لی ہو یا بلا نذر ابتداءً جو افعال حج کے واجب ہیں جیسے رمی جمار کہ ایام منٰی میں ہوتی ہے ان سب کو) پورا کریں اور (ان ہی ایام معلومات میں) اس مامون گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں (یہ طواف زیارت کہلاتا ہے جو کہ فرض ہے)

ف ساقہ بیہقی وغیرہ نے ابن عباس سے اعلان ابراہیمی کا قصہ نقل کیا ہے کہ جب وہ بعد فراغ تعمیر بیت اللہ کے مامور ہوئے تو عرض کیا کہ میری آواز کہاں تک پہنچے گی حق تعالیٰ نے پہنچانے کا وعدہ فرمایا تو اُس پکارنے کو سب نے سُنا اور بروئے حدیث ترمذی وغیرہ بیت اللہ کا مامون ہونا بایں معنی کہ جبابرہ میں سے جس نے اس کی بے ادبی کا ارادہ کیا وہ غارت ہوا اور اکثروں کا تو حوصلہ ہی نہیں ہوا۔ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر سے جو حجاج بن یوسف لڑا اہانت بیت اُس کا مقصود نہ تھا۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

یہ بات تو ہو چکی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے محترم احکام کی وقعت کریگا سو یہ اُس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور ان مخصوص چوپاؤں کو باستثنا ان کے

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ

جو تم کو پڑھکر سنا دئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے تو تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے کنارہ کش رہو اس طور سے کہ اللہ ہی کی طرف جھکے رہو اُس کے

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

ساتھ شریک مت ٹھیراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ

پھر پرندوں نے اُس کی بوٹیاں نوچ لیں یا اُس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ میں لے جا پھینکا یہ بات بھی ہو چکی اور جو شخص

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

دین خداوندی کے ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھیگا تو اُن کا یہ لحاظ رکھنا دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے تم کو اُن سے ایک معین وقت تک فوائد حاصل کرنا جائز ہے پھر اُسکے

ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝

ذبح حلال ہونے کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے

تفسیر: ذٰلک سے بیت العتیق تک۔ یہ بات تو (جو اوپر احکام مخصوصہ مذکورہ کے متعلق تھی) ہو چکی اور (اب کلی احکام کو سنو)

دو حدیثوں (احتساباً لیکہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کے محترم احکام کی (عام اس سے کہ حج کے احکام مذکورہ ہوں یا حج کے احکام غیر مذکورہ یا حج کے متعلق نہ ہوں سو جو شخص ان کی) وقعت کرے گا (علماً بھی کہ ان کو حاصل کرے اور عملاً بھی کہ ان کے خلاف نہ کرے) سو یہ (وقعت کرنا) اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے (کیونکہ موجب ثواب و نجی عن العذاب ہے) اور (او پر جو بہیمۃ الانعام کے کھانے کی اجازت ہوئی ہے اس سے استبعاد مت کرنا کہ احرام میں صید تو حرام ہو جاتا ہے یہ کیوں حلال رہے اصل یہ ہے کہ) ان مخصوص چوپاؤں کو باستثنائے ان (بعض بعض) کے جو تم کو (بعض آیات قرآنیہ میں) پڑھ کر سنا دئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے (اور حلت و حرمت کا مدار اللہ تعالیٰ کی تحلیل و تحریم پر ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان کو حلال کر دیا حلال ہو گئے پھر استبعاد بے معنی ہے پس اس صورت میں کہ ان کی حلت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم متعلق ہو چکا ان کا حلال سمجھنا بھی تعظیم حرمات اللہ میں داخل ہے جس کی خیریت اوپر بتلا دی گئی ہے اور جب احکام خداوندی کی تعظیم ہی میں خیریت منحصر ہے) تو تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں (کو حق تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے) سے (بالکل) کنارہ کش رہو (کہ اس میں تو بڑا بھاری حکم یعنی توحید ضائع ہوتا ہے چنانچہ مشرکین کی عادت تھی کہ لبیک میں الا شریکا ہو لک تملکہ و ما ملک) اور (علی الاطلاق) جھوٹی بات سے خواہ عقائد کے باب میں ہو جیسا مشرکین کا قول مذکور یا غیر عقائد میں ہو جیسے شہادت زور سب سے) کنارہ کش رہو اس طور سے کہ اللہ کی طرف جھکے رہو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور شریک تو ایسی بری چیز ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو (اس کی حالت مشابہ اس کے ہوتی ہے جیسے) گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اس کی بوٹیاں نوچ لیں یا دم اگر پرندوں سے بچ بھی گیا تو اس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ میں لیجا پھینکا (غرض اسی طرح ہلاک ہوا اسی طرح جو شرک کرتا ہے یا تو کسی کے ہاتھ سے مارا گیا یا کسی وقت موت طبعی سے مر گیا ہر حالت میں دار البوار میں پہونچے گا اور یوں بے ہو ... کے جھوکوں کے بھی ... دہی کرتا لیکن اس صورت میں اور زیادہ کلفت ہوگی چنانچہ موت طبعی کے ساتھ فرشتوں کے دھکے کے اس کے مشابہ ہیں) یہ بات بھی (جو لبطور قاعدہ کلیہ کے تھی) ہو چکی اور (اب ایک خاص بات متعلق قربانی کے جانور کے جو کہ ضروری ہے ارشاد ہے سن لو کہ) جو شخص دین خداوندی کے ان (مذکورہ) یادگاروں (یعنی قربانی کے جانوروں کے متعلق احکام) کا پورا لحاظ رکھے گا (خواہ وہ احکام قبل الذبح ہوں جیسا عنقریب آتا ہے یا وقت ذبح جیسا اس پر اللہ کا نام لینا یا بعد الذبح ہوں جیسے اکل یا عدم اکل جس کے لئے شرعاً ثابت ہو) تو ان کا یہ لحاظ رکھنا خدا تعالیٰ سے دل کے ساتھ ڈرنے سے (حاصل) ہوتا ہے (ان احکام میں سے آخر تو اوپر بھی مذکور ہوئے ہیں اور قسم اول یہ ہے کہ) تم کو ان سے ایک معین وقت تک فوائد حاصل کرنا جائز ہے (یعنی جب تک وہ قواعد شرعیہ سے ہدی نہ بنائے جاویں پھر بعد ہدی بنا دینے کے دودھ یا رکوب یا بار برداری وغیرہ سے منتفع نہ ہونا چاہئے الا بضرورت شدیدہ) پھر (یعنی بعد ہدی بنی کے) اس کے ذبح حلال ہونے کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے (مراد کل حرم ہے یعنی حرم سے باہر ذبح نہ کریں)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا فرمایا تھا سو تمہارا معبود

الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

ایک ہی خدا ہے تو تم ہمہ تن اسی کے ہو کر رہو اور آپ گردن جھکا دینے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو ایسے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو ان مصیبتوں پر کہ ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور جو نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو ہمنے ان کو دیا ہے

يُنفِقُونَ ۝ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹ اور گائے جنہے اللہ کی یادگار بنایا ہے ان جانوروں میں تمہارے فائدے ہیں سو تم ان پر کھڑے کرکے اللہ کا نام

عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ

لیا کرو پس جب وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی کو بھی

كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن

کھلاؤ ہم نے ان جانوروں کو اسی طرح تمہارے زیر حکم کر دیا تاکہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون ولیکن

يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اُس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارا زیرِ حکم کر دیا تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو توفیق دی اور اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے

تفسیر:۔ ولکل امۃ سے وبشر المحسنین تک۔ اور (اوپر جو قربانی کا حرم میں ذبح کرنے کا حکم ہے اس سے کوئی یوں نہ سمجھے کہ مقصودِ اصلی تعظیم حرم کی ہے بلکہ اصل مقصود اللہ ہی کی تعظیم اور اُس کے ساتھ تقرب ہے اور مذبوح اور مذبح اُس کا ایک آلہ اور ذریعہ ہے اور تخصیص بعض حکمتوں کی وجہ سے ہے اور اگر تخصیصات مقصودِ اصلی ہوتیں تو کسی شریعت میں نہ بدلتیں مگر اُن کا بدلنا ظاہر ہے البتہ تقرب الی اللہ جو اصل مقصود تھا وہ سب شرائع میں محفوظ رہا چنانچہ ہم نے (جتنے اہل شرائع گزرے ہیں اُن میں سے) ہر اُمت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے اُن کو عطا فرمایا تھا (پس اصل مقصود یہ نام لینا تھا) سو (اس سے یہ بات نکل آئی کہ) تمہارا معبود (حقیقی) ایک ہی خدا ہے (جس کے ساتھ اُس کا ذکر کر کے سب کو تقرب کا حکم ہوتا رہا) تو تم ہمہ تن اُسی کے ہو کر رہو۔ (یعنی موحد خالص رہو کسی مکان وغیرہ کو معظم بالذات سمجھنے سے ذرہ برابر شرک کا شائبہ اپنے عمل میں نہ ہونے دو) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ہماری اس تعلیم پر عمل کریں) آپ (اپنے احکام الٰہیہ کے سامنے) گردن جھکا دینے والوں کو جنت وغیرہ کی خوشخبری سنا دیجئے جو (اس توحید خالص کی برکت سے

ایسے ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ (کے احکام وصفات اور وعدہ وعید) کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو اُن مصیبتوں پر کہ اُن پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور جو نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (بقدر حکم اور توفیق کے) خرچ کرتے ہیں (یعنی توحید خالص ایسی بابرکت چیز ہے کہ اُس کی بدولت کمالات نفسیہ و بدنیہ و مالیہ پیدا ہو جاتے ہیں) اور (اسی طرح اوپر جو یعظم شعائر اللہ الخ میں بعض شعائر کا متوجہ ہونا معلوم ہوا ہے اُس سے بھی اُن ضحایا کے معظم بالذات ہونے کا شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ اُس سے بھی اصل مقصود وہی اللہ تعالیٰ کی اور اُن کے دین کی تعظیم ہے اور یہ تخصیصات اُس کا ایک طریق ہے پس) قربانی کے اونٹ اور گائے کو (اور اسی طرح بکری بھیڑ کو بھی) ہم نے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے (کہ اُس کے متعلق احکام کے علم اور عمل سے اللہ کی عظمت اور دین کی وقعت ظاہر ہوتی ہے کہ اُس کے نامزد چیز سے منتفع ہونے میں رائے مالک مجازی کی قابل اعتبار نہ رہے جس سے اُس کی پوری عبدیت اور مالک حقیقی کی معبودیت ظاہر ہوتی ہے اور اس حکمت راجع الی تعظیم الدین کے علاوہ) اُن جانوروں میں تمہارے (اور بھی) فائدے ہیں (مثلاً دنیوی فائدہ کھانا اور کھلانا اور اُخروی فائدہ ثواب اور حکمت راجع الی صاحب الدین ہے) سو (جب اُس میں یہ حکمتیں ہیں تو) تم اُن پر کھڑے کر کے (ذبح کرنے کے وقت) اللہ کا نام لیا کرو (یہ صرف اونٹوں کے اعتبار سے فرمایا کہ اُن کا اس طرح ذبح کرنا بوجہ آسانی ذبح و خروج روح کے بہتر ہے۔ پس اس سے تو اُخروی فائدہ یعنی ثواب حاصل ہوا اور نیز اللہ کی عظمت ظاہر ہوئی کہ اُس کے نام پر ایک جان قربان ہوئی جس سے اُس کا خالق اور اس کا مخلوق ہونا ظاہر کر دیا گیا) پس جب وہ (کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جاویں) تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی محتاج کو (جو کہ یہ دو قسمیں ہیں) بھی کھانے کو دو (کہ یہ دنیوی فائدہ بھی ہے اور) ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے زیرِ حکم کر دیا (کہ تم باوجود تمہارے ضعف اور اُن کی قوت کے اس طرح اُس کے ذبح پر قادر ہوگئے) تاکہ تم (اس تسخیر پر اللہ تعالیٰ کا) شکر کرو (یہ حکمت مطلق ذبح میں ہے قطع نظر اُس کی قربانی ہونے کے اور آگے ذبح کی تخصیصات کے مقصود بالذات نہ ہونے کو ایک عقلی قاعدے سے بیان فرماتے ہیں کہ دیکھو ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون اور مقصود بالذات شے کا مقبول اور موصول ہونا لازم تھا پس انتفاء لازم سے ملزوم کا انتفاء ہو گیا) ولیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ (کہ نیت تقرب و اخلاص اُس کے شعبوں میں سے ہے البتہ) پہنچتا ہے (پس وہی تعظیم الٰہی کی مقصودیت ثابت ہوئی اور جیسے اوپر کذلک سخرنا الخ میں تسخیر کی ایک عام حکمت یعنی قربانی ہونے کی خصوصیت سے قطع نظر کرنے کے اعتبار سے بیان ہوئی تھی آگے تسخیر کی ایک خاص حکمت یعنی بلحاظ خصوصیت مذکورہ کے ارشاد فرماتے ہیں کہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارا زیرِ حکم کر دیا کہ تم (اللہ کی راہ میں اُن کو قربانی کر کے) (اس بات پر اللہ کی بڑائی (بیان) کرو کہ اُس نے تم کو (اس طرح قربانی کرنے کی) توفیق دی (ورنہ اگر تسخیر الٰہی رہبر نہ ہوتی تو یا تو ذبح ہی میں شبہات نکال کر اس عبادت سے محروم رہتے اور یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے لگتے) اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے (اس سے پہلا خوشخبری اخلاص کے شعبوں پر تھی یہ خاص اخلاص پر ہے)

ربط۔ اوپر احکام حج کے ذکر سے بقرینہ مقام مزید تشنیع کفار مانعین عن المسجد الحرام کی مقصود معلوم ہوتی ہے جیسا کہ تمہید آیات ان الذین کفروا ویصدون الخ میں اُس کی تقریر گزر چکی ہے ایسے موقع پر کہ جب غلبہ کفار مانعین کا ہو یہ احکام سن کر مسلمانوں کو خیال ہو سکتا ہے کہ ہم کو حالت موجودہ میں ان احکام پر کہاں عمل نصیب ہوگا وہاں تک رسائی تو ہے ہی نہیں اس لئے آگے مسلمانوں سے بطور پیشین گوئی کے ایک تسلی آمیز وعدہ فرماتے ہیں جس میں کفار کو ایک وعید بھی ہے۔

رکوع ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے ہٹا دے گا بے شک اللہ تعالیٰ کسی دغاباز کفر کرنے والے کو نہیں چاہتا

تفسیر:۔ ان اللہ سے کفور تک۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ اور ایذا رسانی کی قدرت کو) ایمان والوں سے (عنقریب) ہٹا دیگا (کہ پھر حج وغیرہ سے روک ہی نہ سکیں گے) بے شک اللہ تعالیٰ کسی دغاباز کفر کرنے والے کو نہیں چاہتا (بلکہ ایسوں سے ناراض ہے اسی لئے انجام کار ان کو

مطلوب اور مومنین مخلصین کو غالب کر دے گا) ف اس نصرت کا طریق آیت آئندہ میں مذکور ہے ربط اوپر نصرت مومنین کا وعدہ تھا آگے اس نصرت کے طریق کا بیان ہے جس میں جہاد کی اجازت اور اس پر نصرت کا وعدہ مذکور ہے اور ہر چند کہ آیت آئندہ واقعہ حدیبیہ سے مقدم ہے کیونکہ یہ آیت جہاد کی آیات میں سب سے اول ہے کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس کذا فی الروح اور واقعہ حدیبیہ بعد چند غزوات کے ہوا ہے لیکن تلاوت کی ترتیب میں جو کہ توقیفی ہے اسی آیت کا بیان ہونا ارتباط مذکور کو مقتضی ہے تقریر ارتباط کی یہ ہوگی کہ اس نصرت کا طریق یہ ہے کہ اذن بالجہاد ہو چکا ہے جس پر نصرت موعود ہے پس جب اس کا وقت آوے گا اسی جہاد سے تم ان پر غالب آجاؤ گے اور نصرت کی اس فرد کا بھی ظہور ہو جاوے گا اور اس کے ساتھ جہاد کی علت اور حکمت اور اخلاص فی الجہاد کی غلبہ پر بشارت اور موعود لہم کی فضیلت کے بھی مضامین ہیں۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۙ الَّذِينَ أُخْرِجُوا

لڑنے کی ان کو اجازت دیدی گئی جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے جو اپنے گھروں

مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم

سے بے وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ

زور نہ گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا جو کہ اللہ کی مدد کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا غلبہ والا ہے یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ

حکومت دیدیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝

انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے

تفسیر - اُذِنَ سے عاقبۃ الامور تک - گو اب تک بمصالح کفار سے لڑنے کی ممانعت تھی لیکن اب لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دیدی گئی جن سے (کافروں کی طرف سے) لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ ان پر (بہت) ظلم کیا گیا ہے (یہ علت ہے مشروعیت جہاد کی) اور (اس حالت اذن میں مسلمانوں کی قلت اور کفار کی کثرت پر نظر نہ کرنا چاہئے کیونکہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے (آگے ان کی مظلومیت کا بیان ہے کہ) جو (بیچارے) اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے (یعنی توحید پر کفار کا یہ تمام تر غیظ و غضب تھا کہ ان کو اس قدر پریشان کیا کہ وطن چھوڑنا پڑا آگے جہاد کی حکمت ہے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ (ہمیشہ سے) لوگوں کا ایک دوسرے (کے ہاتھ) سے زور نہ گھٹواتا رہتا (یعنی اہل حق کو اہل باطل پر وقتاً فوقتاً غالب نہ کرتا رہتا) تو (اپنے اپنے زمانوں میں) نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم (اور معدوم) ہو گئے ہوتے (آگے اخلاص فی الجہاد پر غلبہ کی بشارت ہے) اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا جو کہ اللہ (کے دین) کی مدد کرے گا (یعنی اس کے لڑنے میں خالص نیت اعلاء کلمۃ اللہ کی ہو) بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا (اور) غلبہ والا ہے (وہ جس کو چاہے قوت و غلبہ دے سکتا ہے آگے مبشر لہم کی فضیلت ہے) یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے (پس مسلمانوں کی موجودہ حالت دیکھ کر یہ کوئی کچھ نہ سمجھ سکتا ہے کہ انجام بھی ان کا یہی رہیگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کا عکس ہو جاوے چنانچہ ہوا) ف بانہم ظلموا کی علت ہونے سے کوئی

یہ شبہ نہ کرے کہ جو کفار ظالم نہ ہوں گو اسلام کے زیر فرمان بھی نہ ہوں وہ محل قتال نہیں ہیں اصل یہ ہے کہ اس علت میں انحصار کی کوئی دلیل نہیں بلکہ کیونکہ الذین مکنہم کو غایت قرار دینے سے دوسری علت یہ بھی معلوم ہوئی کہ کوئی کافر زیر فرمان اسلام نہ ہو اور راز اس میں یہ ہے کہ نہ صورت کسی وقت اہل حق پر ظلم کرنے تک منجر ہو جاوے گی پس جس طرح مظلومیت بالفعل علت ہے اسی طرح مظلومیت بالقوۃ القریبہ بھی اور ولولا دفع اللہ الخ کے حکمت ہونے سے کوئی شبہ نہ کرے گا کہ گاہ گاہ اہل حق بھی مغلوب ہوتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اتنا غلبہ جس میں حق محو نہ ہو جاوے مقصود بالحکمت ہے سو یہ حاصل رہا ہے۔ اور لینصرن اللہ الخ سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ بعض اوقات ناصران حق بھی مغلوب ہو گئے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ بعد اُلٹ پلٹ ہونے کے بشرط ثبات انجام میں غلبہ ناصران حق ہی کو ہوتا ہے جیسا حدیث صحیح میں بھی ہے جس میں ہرقل کی حکایت مذکور ہے اور وللہ عاقبۃ الامور میں بھی اسی طرف لطیف اشارہ ہے اور اعتبار ہر کام میں انجام ہی کا ہے جیسا دوران علاج میں مریض کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں مگر انجام اگر صحت ہے تو علاج کو نافع کہیں گے۔ اور اخیر آیت سے صحابہؓ کی فضیلت اور خلفائے راشدین کی حقیقت ثابت ہوتی ہے۔ پس اُن حضرات کا کامل مکمل ہونا ثابت ہو گیا اور نصاریٰ کے دو معبد کا اس لئے ذکر کیا کہ اُن میں درویشی کی بھی رسم جاری تھی۔ پس ان کا خاص خلوت کا عبادت خانہ صومعہ ہے اور عام عبادت خانہ صومعہ ہے اور عام عبادت خانہ جس میں لوگ جا سکتے ہیں بیعہ ہے فقط ربط اوپر آیات ان الذین کفروا ویصدون الخ کا ارتباط آیت ومن الناس من یجادل الخ سے معلوم ہوا ہے اور اسی سلسلہ سے یہاں تک مضمون چلا آیا ہے چونکہ جدال سے مقصود کفار کا آپ کی تکذیب تھی جو موجب تحزن نبی تھی اس لئے آگے اس پر آپ کی تسلی فرماتے ہیں اور چونکہ ذکر جدال میں مجادل کو عذاب السعیر و عذاب الحریق کی وعید فرمائی گئی تھی اور کفار اس عذاب کی عدم تعجیل کو دلیل اپنے حق پر ہونے کی اور نعوذ باللہ دعوی نبوت میں آپ کے ناحق پر ہونے کی ٹھہراتے تھے اس لئے تسلی کے بعد اُن شبہات کا بھی جواب ہے۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ

اور یہ لوگ اگر آپ کی تکذیب کرتے ہوں تو ان لوگوں سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم

وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ

اور قوم لوط اور اہل مدین بھی تکذیب کر چکے ہیں اور موسیٰ کو بھی کاذب قرار دیا گیا سو میں نے کافروں کو مہلت دی پھر

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ

اُن کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا غرض کتنی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا جنکی یہ حالت تھی کہ وہ نافرمانی کرتی تھیں سو وہ چھتوں پر

عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ

گری پڑی ہیں اور بہت سے بیکار کنویں اور بہت سے گچی چونے کے محل سو کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں جس سے ان کے دل ایسے ہو جاویں کہ اس سے سمجھنے

يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ

لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جائیں جس سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں

الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ

وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں اور یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہ کریگا

يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ

اور آپ کے رب کے پاس کا ایک دن برابر ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے موافق اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو میں نے مہلت دی تھی اور وہ

ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ

نافرمانی کرتی تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہوگا



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولوی ملا سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملے گی اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے۔ اپنی بیوی کو پڑھائے علاوہ اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلو پیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آ سکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک فہرست مضامین پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد [illegible]

خدا موجود ہے ۔ [illegible]

آنحضرت کو خدا نے غیب کی باتیں بتائیں ۔ سب سے پہلے نبی کون تھے ۔ [illegible] ۔ کتب آسمانی ۔ [illegible] ۔ قرآن کیسے اور کس طرح نازل ہوا

قرآن کی ترتیب اور محفوظ ۔ قرآن کی سات قراءت ۔ قرآن پہلی کتابوں کا ناسخ ہے ۔ تحریف قرآن ناممکن ہے ۔ قرآن میں ناسخ و منسوخ ۔ [illegible] ۔ اجماع اور قیاس سے ثابت ہونے ۔ [illegible]

صحابہ میں کون افضل ہے ۔ [illegible] ۔ فرشتے اور ان کی حقیقت ۔ شیطان کون تھا ۔ [illegible] ۔ تصدیق قلبی اور اقرار ۔ [illegible] ۔ قبضہ و قدر ۔ [illegible] ۔ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

عذاب قبر، حشر، منکر نکیر ۔ امامت ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ حضرت عیسیٰ کا نزول ۔ [illegible] ۔ حشر نشر اور جسم و روح ۔ [illegible] ۔ گناہ صغیرہ کبیرہ ۔ [illegible]

آنحضرت کی شفاعت ۔ [illegible] ۔ جنت و دوزخ کا حال ۔ [illegible] ۔ امامت ۔ [illegible] ۔ خلافت ۔ [illegible] ۔ کتاب الطہارت ۔ [illegible]

كتاب الصلوٰة

كتاب الجنائز

كتاب الزكوٰة

كتاب النكاح

كتاب الطلاق

كتاب الذبائح

كتاب الاشربة

كتاب اللباس

كتاب الحظر

مطبع ... منیجر رسالہ ...

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

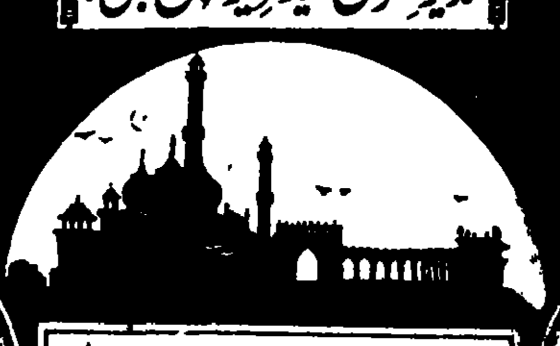
(اے ہمارے پروردگار!) ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ
صرف ایک روپیہ

فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ (۱۱)

مقام اشاعت جامع مسجد اردو بازار دہلی



کربلا کے میدان میں ... شہیدوں کی ... تڑپنے کا ...

مظلوم کربلا ... دنیائے ادب کا متفقہ فیصلہ ہے

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے ... کتاب کی شرط ہے۔

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم ... اور اہل سنت ...

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد ... مظلوم کربلا ...

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

... کتاب مظلوم کربلا ... مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے:

فوٹو بلاک [illegible]

دوسری مجلس [illegible]

تیسری مجلس [illegible]

چوتھی مجلس [illegible]

پانچویں مجلس [illegible]

چھٹی مجلس [illegible]

ساتویں مجلس [illegible]

آٹھویں مجلس [illegible]

نویں مجلس [illegible]

دسویں مجلس [illegible]

گیارہویں مجلس [illegible]

بارہویں مجلس [illegible]

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ پیشوا دہلی



قبرستان میں آپ کو ایسی عورتوں کی بہت سی قبریں ملیں گی۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو اندر ہی اندر گھلتی رہیں جبکہ سیلان الرحم کی بیماری انہیں اندر سلگاتی رہی جنہوں نے شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے نہ کہا اور آخر کار بے جا شرم کی وجہ سے موت کی نذر ہو گئیں۔

ہندوستان میں سو میں ننانوے عورتیں سیلان الرحم کی مریض ہوتی ہیں اور شاید ان ننانوے میں سے ایک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ

سیلان الرحم کی بیماری بیحد خطرناک ہے

اگر عضو مخصوصہ سے سفید پانی جاتا ہو، ناف تلوں میں درد رہتا ہو، ایام کے دنوں میں تکلیف ہوتی ہو تو فوراً سمجھ جائیے کہ سیلان الرحم ہے اس مرض کا فوری علاج کرنا چاہئے بیجا شرم کی ضرورت نہیں۔ فوراً ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دہلی کے "مشہور دواخانہ" سے دوائی منگا لینی چاہئے۔ اس دوا کی ایک خوراک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کیلے کے ساتھ کھائی جاتی ہے اور صرف بیس عدد کے استعمال سے یہ موذی مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دوا معتمد الملک احترام الدولہ حکیم احسان اللہ خان طبیب خاص بادشاہ اعظم بہادر شاہ دہلی کے خاندان کا خاص عطیہ ہے۔ اور مشہور دواخانہ دہلی اس دوا کو بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرتا ہے۔ قیمت بیس خوراک ایک روپیہ چار آنے۔ سات آنے محصولڈاک دوا کے منگانے کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے

مشہور دواخانہ فراشخانہ دہلی

ثرات چوگنے ہو جاتے ہیں۔
دانتوں کے امراض میں مفید ہے
ان ہلتے دانت مضبوط کرتا ہے۔ دانتو
ہے۔ گندہ دہنی دور کر کے منہ میں خوشبو پیدا

گھر کی جنگ ختم ہو گئی راحت سے زندگی بسر کیجئے

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ

طلاء مخصوص رجسٹرڈ۔ دنیا کے تمام طلاؤں سے افضل ہے جس کے استعمال سے کجی خمی۔ لاغری سستی۔ نامردی [illegible] کا خاتمہ [illegible] برھاپے [illegible] ذور ہو کر نامرد کو مرد بنا کر [illegible] میں [illegible] قوت [illegible] سختی پیدا کرتا ہے۔
قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ۔ نمونہ [illegible] جن کو معمولی شکایت ہو ان کے لئے نمونہ کافی ہے۔

راحت کا سمندر

فوری طلاء رجسٹرڈ۔ جن کو وقت پر سستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو ایسے مایوسوں کی فوری ضرورت کیلئے [illegible] ہے فوری طور پر اس کا استعمال اعصاب میں برقی لہریں دوڑا دیتا ہے اور اس بلا کی گرمی استادگی خیزی پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا ہو یا جوان دنگ رہ جاتا ہے نامرد سے ناکارہ آدمی وقت پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۔ ہم بار کے لئے صہ نمونہ ۔ بار کے لئے [illegible]

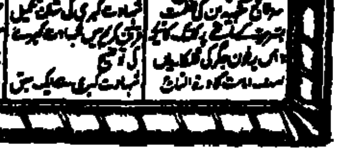
امساکی جسٹرڈ۔ رکاوٹ کے لئے عجیب تحفہ ہے عورت کو مسخر کر دینے کے لئے زندہ جادو ہے۔ بیحد ممسک و ملذذ جب تک ترشی نہ کھاؤ فراغت ناممکن ہے۔ قیمت تین درجن [illegible] نمونہ کے لئے ایک درجن [illegible]

تحفہ عجیب [illegible] دوا ہے خلوت میں [illegible] لذت افزا دوا نہ استعمال کی ہوگی۔ اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی [illegible] ہو کر عاشقہ اور بیدام غلام بن جاتی ہے اس کی آنکھوں میں ڈورے پڑ جاتے ہیں اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی صہ ایک [illegible] پورا [illegible] میں ہے۔

سدا بہار [illegible] بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی اور ہر بار نصف گھنٹہ کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس [illegible] کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ قیمت ۔ ہم بار کے لئے [illegible] نمونہ ۔ ۱ بار کے لئے [illegible] دنیا میں اپنی قسم کی سرتاج [illegible] ہے جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے اور نہ جوانی ختم ہوتی ہے

خدا گواہ ہے

نمونے بالکل اصل رعایت پر بھیجے جا رہے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی نمونہ منگا کر ہماری اس حقیر پیشکش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ [illegible] بن جائیں ۵ نمونے چار روپے ۔ ہم نمونے تین روپے آٹھ آنے ۔ تین نمونے تین روپے دو نمونے [illegible] دو نمونوں سے کم ہرگز نہ بھیجے جائیں گے یاد رہو گا جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو ان کے لئے نمونہ کافی ہے۔ ملنے کا پتہ



جی جی ٹی سپلائی کمپنی پشت چاہ مسجد دہلی

حاذق دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

خدائے بزرگ و برتر کا فضل اور احسان ہے کہ ... حاذق ... دواخانہ کو میسر آئی ہے کہ بہت قلیل مدت میں امتیازی اعتبار کی خاص نگاہیں اس پر پڑنے لگیں۔ تائید خداوندی ... ساتھ ساتھ دواخانہ کی ... اور ... یونانی ... نادر و بیش بہا ذخیرہ مجربات کا مہیا ہو جانا نیز اس کی سرپرستی تاج الاطباء حکیم سید ... صاحب مدظلہ کا قبول کر لینا یہ وہ چیزیں ہیں جو اس وقت عام دواخانوں کو میسر نہیں۔ حکیم صاحب موصوف علم و عمل ... ہستی ہیں ... سال سے ... دہلی میں مطب فرما رہے ہیں اور اس عرصہ میں جو عالمگیر شہرت حاصل کی ہے وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ طبیہ کالج کی علمی کارروائی ... حاذق افادات مسیح الملک، مطب کلاں۔ آپ کی ایسی ... تصنیفات ہیں جن ... ابتدائی دور میں آپ نے چھ برس تک ہندوستانی دواخانہ کی تمام شعبوں کی نگرانی و اصلاح کی۔ اس ... تک ... مسیح الملک مرحوم کی پیشی میں رہے۔ اور اکثر لکھے ہوئے بیماروں کی نگرانی اور علاج ... حکیم ... خاں صاحب ... میں حاذق دواخانہ قائم کیا اور اس کو جس بلند پیمانہ پر پہنچایا وہ دنیا جانتی ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ طب کے جملہ شعبوں یا علم ... تجویز، تشخیص، شناخت ادویہ، دواسازی وغیرہ میں ایسی خصوصیات شاید کسی طبیب کو بھی میسر نہیں۔ حاذق دواخانہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس کو ایسی ہستی کی نگرانی کا افتخار حاصل ہے۔ حکیم صاحب نے اپنے اساتذہ مسیح الملک مرحوم وغیرہ اور خود اپنے ... سالہ مجربات حاذق دواخانہ کو مرحمت فرمائے۔ اور اکثر تیاری کے وقت خود اس کی نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔

حاذق دواخانہ کے چند مجربات پیش کئے جاتے ہیں۔ استعمال کرنے کے بعد امید ہے کہ آپ ہماری صداقت اور دیانتداری کی داد دیں گے اور حلقہ اثر میں نیک نامی سے یاد کریں گے۔

معجون شتاقل عنبری

باہ کو قوت دیتی ہے اعصاب میں صلاحیت پیدا کرتی ہے اور خشکی کو دور کرتی ہے۔ جریان کو کھوتی ہے۔ عمدہ اور موثر چیز ہے۔ ابتدائی غلط کاریوں کے مریض جو ضعف باہ کے نامراد مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں یا وہ حضرات جو سوزاک کے بعد جریان میں مبتلا ہیں اور قوت تخمیہ کو ضائع کر چکے ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ اگر مرد کے مادہ منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد نہ ہوتی ہو۔ تو اس معجون کے چند یوم کے استعمال سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸)

ترکیب استعمال۔ تین تین ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

دوائے گردہ خاص

یہ دوا اس تکلیف کے لئے بے حد مفید ہے۔ پتھری گردہ میں ہو یا مثانہ میں اس دوا سے ٹوٹ کر اور گھل کر خارج ہو جاتی ہے۔ درد گردہ میں فوراً سکون پیدا کرتی ہے۔ فوری اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اس دوا کو استعمال کر کے خدا کی قدرت دیکھئے قیمت فی شیشی تین روپئے۔

ترکیب استعمال۔ دو دو ... صبح و شام شربت بزوری ایک تولہ میں ملا کر چاٹ لیں۔

دماغی

دماغ کی قوت پہونچانے والی حیرت انگیز دوا، دماغی محنت کرنے والوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ دماغ کو روشن اور شگفتہ کرتی ہے۔ بینائی اور حافظہ کو قوت پہونچاتی ہے مفرح اور مقوی قلب ہے۔ دماغ کی خشکی دور کرتی ہے قیمت فی تولہ ۸،

ترکیب استعمال۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام تازہ پانی یا عرق گاؤزبان کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کے ساتھ اگر حب خاص بھی استعمال کریں تو اس کے اثرات چوگنے ہو جاتے ہیں۔

سنون مقوی دندان

دانتوں کے امراض میں مفید ہے ہلتے دانت مضبوط کرتا ہے۔ دانتوں کو موتی کی طرح چمکا دیتا ہے۔ گندہ دہنی دور کر کے منہ میں خوشبو پیدا

[illegible] ہے خاص شربت کی محنت کے بعد تیار ہوتا ہے قیمت
فی تولہ [illegible]

ترکیب استعمال - دونوں وقت غذا کے بعد اور شب کو سوتے وقت دانتوں پر منجن کی طرح ملیں اور کچھ دیر کلی نہ کریں۔

ہاضمی

تقویت ہضم کی بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کے فعل کو درست کرتی ہے۔ پیٹ کے نفخ کو دور کرتی ہے غذا ہضم کراتی ہے [illegible] بدن بناتی ہے قبض کی شکایت دور کرتی ہے۔ اگر دست آتے ہوں تو انکو روک دیتی ہے۔ جملہ بدہضمی سے لے کر ہیضہ تک کے لئے مفید ہے اور بھوک پیدا کرتی ہے قیمت فی شیشی [illegible]

ترکیب استعمال - ایک ایک ٹکیہ صبح و شام بعد غذا استعمال کریں۔ دستوں یا ہیضہ کی حالت میں دو دو گھنٹہ بعد ایک ایک ٹکیہ گلاب کے ساتھ استعمال کرائیں۔

نسائی خاص

(عورتوں کے لئے پوشیدہ امراض کی بے خطا دوا)

یہ گولیاں عورتوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ عورتوں کی جملہ پوشیدہ شکایتوں کے دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ رحم سے رطوبت کا جاری رہنا جریان وغیرہ شکایتوں سے جو خراب نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ درد وغیرہ ہیں۔ ان امراض کے دور کرنے کی یہ نہایت عمدہ دوا ہے استقرار حمل میں مدد دیتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولیاں ایک روپیہ چودہ آنہ [illegible]

ترکیب استعمال: ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

جوہر اکسیر

(سوداوی امراض آتشک گنٹھیا کے لئے ایک اکسیر دوا)

سوداوی امراض کے دور کرنے میں اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے آتشک گنٹھیا وغیرہ جیسے نامراد امراض یقینی طور پر دور ہو جاتے ہیں۔ ہر دوسری کامیاب دوا ہے۔ پرانے سوزاک میں طبیب کے مشورہ کے ساتھ استعمال کرنے سے خاطر خواہ کامیابی ہوتی ہے

قیمت - ۴۰ گولیاں ایک روپیہ چودہ آنہ [illegible]

ترکیب استعمال - ایک گولی صبح مکھن یا بالائی میں رکھ کر استعمال کریں۔

حب نقرہ مشکی

(طب یونانی کی مشہور گولیاں) نوجوانی کے طوفان میں رہنے والے ایسے ایسے افعال کر بیٹھتے ہیں جن کے نتائج ان کو مدت العمر بھگتنے پڑتے ہیں۔ بعض مرتبہ [illegible] پیدا ہو جاتی ہے اندرونی اعضاء کی قوت ضائع ہو جاتی

[illegible] ہے جاتا ہے [illegible] ہوتی ہے [illegible] کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ [illegible] ہو جانے سے اعضائے تناسل میں [illegible] کمزوری پیدا ہو [illegible] کو دور کرتی ہیں۔ جوانی کی قوت از سر نو عود کر آتی ہے [illegible] ہی اس کے حیرت انگیز اثرات معلوم ہو سکتے ہیں [illegible] استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت دوبارہ حاصل ہو جاتی ہے۔ دماغی کام کرنے والے حضرات وکیل، بیرسٹر، پروفیسر طالب علموں کے لئے آب حیات ہے۔ قیمت ۴۰ گولیاں دو روپے تیرہ آنے [illegible]

ترکیب استعمال - ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

عرق راحت

(سوزاک کے لئے نایاب تحفہ) پہلی ہی خوراک جادو کا اثر کرتی ہے۔ اور پیشاب کی تکلیف کو بڑی حد تک کم کر دیتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ زخم (پیشاب کی نالی کا) بھر دیتی ہے۔ سو فیصدی کامیاب ہوتی ہے۔ بہترین دوا ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک تین روپے آٹھ آنہ [illegible]

ترکیب استعمال - ایک ایک خوراک صبح دوپہر و شام ایک تولہ شربت بزوری ملا کر استعمال کریں۔

لعوق صدر

ابتدائے سل، دمہ، پرانی کھانسی پھیپھڑوں سے خون آنے اور اس کی خشکی کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ سل دق کے مریضوں کے لئے ہر درجہ میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ پھیپھڑوں کو طاقت دیتی ہے اور خون کی پیدائش بڑھاتی ہے۔ کھانسی کے مریضوں کی عام کمزوری کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ (۴؍)

ترکیب استعمال - تین تین ماشہ صبح و شام عرق گاؤزبان یا عرق حیات کے ساتھ استعمال کریں

طلاء مقوی و ممسک

(اپنے جادو اثر خواص کی وجہ سے بے حد مقبول ہے) ممسک ہے نہ آبلہ ڈالتا ہے اور نہ سوزش پیدا کرتا ہے اس کو لگانے کے بعد نہ پان باندھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ پٹی کی۔ چند روز استعمال کرنے کے بعد پھر کسی طلاء کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔ سرعت کے لئے اس کا اثر مستقل ہوتا ہے۔ [illegible] حیرت انگیز فوائد سے مزید فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی [illegible]

ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ ہوگا۔

خط و کتابت کا پتہ:

حاذق دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

اس کو پڑھئے اگر پڑھئے تو اس سے فائدہ اٹھائیے

مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں؟

اجمل شہابہ
فی ایک ذیبہ

معاشی کی صورت اختیار کرلی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مشکل سے یقین ہوتا ہے۔ لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بے اعتمادی کے زمانہ میں مشہور و نامور کارخانہ "انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی" نے اپنی دیانت دارانہ خدمات بہترین ادویات اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کرکے عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کرلی ہے اور میری ذاتی معلومات ہیں کہ ان کا تمام کاروبار راستبازی، دیانتداری اور صداقت پر قائم ہے اور قابل تعریف بات یہ ہے کہ بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرتے ہیں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں بلکہ بیرون ہندوستان سے پرکشش شہروں سیلون برما انگلینڈ تک اس کارخانہ کی دواؤں کو استعمال کرنے والے اور انکے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں میں نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے ہیں لہٰذا میں ان حضرات کی جو ضرورتمند ہوں رہنمائی کرونگا کہ وہ اس کارخانہ کی سریع التاثیر و مفید ادویہ استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا رائے کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے اگر آپ ضرورتمند ہوں تو ضرور دوا طلب فرمائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپئے انعام و قیمت واپس۔ ہمارا یہ اعلان ڈھنکے کی چوٹ ہے اس میں رتی بھر مبالغہ یا دھوکہ نہیں۔ اگر ہم آپ سے دھوکہ کریں تو خدا اور رسول صلعم سے دھوکہ کریں۔

سائنٹفک آئل (رجسٹرڈ)

اس موسم کا انمول جوہر اور اس موسم کا خاص تحفہ ہے اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اٹھائیے۔ نہ پان باندھنے کی ضرورت نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہ آبلہ کا ڈر۔ لگاتے ہی جذب ہو کر بیتاب کر دیتا اور خوابیدہ جذبات میں طوفان عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہوگئے ہوں۔ مثلاً کجی۔ لاغری۔ نامردی۔ کم خواہشی۔ رگوں کے پھول جانے کو دور کرکے کندن و فولاد بنا دیتا ہے یقین مانئے اس سے بہتر آئل آپکو دنیا کے پردے پر نہ ملے گا۔ اس کے استعمال سے رگوں پٹھوں میں نئی زندگی غضب کی سختی۔ ناقابل برداشت تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے۔ سب باتوں کے لئے اعجاز کا کام دیتا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ تمام نقائص دور کرکے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت دو روپئے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

دافع جریان و احتلام (رجسٹرڈ)

یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے شدید جریان اور کثرت احتلام کو بفضلہ تعالیٰ دعوے کے ساتھ دور کرتے ہیں۔ پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا۔ مادہ کا پتلا پڑ جانے کو دور کرکے قوت مردمی کا معاون ہوتا ہے جسم میں تر و تازگی دوڑ جاتا اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں کرتا ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے جسم میں مادہ کافی مقدار میں مضبوط ہوکر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص دو روپئے (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

چاندی یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنا دیا۔ غیر ملکوں تک اس دوا کی دھوم مچی ہے جریان کا قلع قمع کرنے کے لئے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں جس کا دل چاہے آزمالے۔ اس کے استعمال کے بعد بدن میں توانائی۔ طبیعت میں چستی دل میں جوانی کی امنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔

محبوب عشرت (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں۔ خاص وقت کی پشیمانی سے بچالیتی ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی۔ مغرور محبوبہ وارفتہ ہو جاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپئے (عہ) ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں۔ یہ گولیاں نشہ دار ادویات سے پاک ہیں اور مستقل امساک پیدا کرتی ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دو دوائیں یکجا منگانے پر محصولڈاک معاف۔

ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(ٹیلیفون نمبر ۶۹۲۰)

گورنمنٹ رجسٹرڈ کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

بغیر آپریشن فوطہ بڑھنے اور آنت اترنے کا حیرت انگیز اور شرطیہ علاج



ساؤنڈ پلاسٹر رجسٹرڈ

اگر فوطہ میں پانی آگیا ہو یا آنت اتر آئی ہو اور فوطے اعتدال سے بڑھ گئے ہوں تو اس خطرناک مرض کی سو فیصدی کامیاب دوا ساؤنڈ پلاسٹر ہے جس کے استعمال سے یہ مرض قطعی جاتا رہتا ہے اور تمام طبیعت پسینہ کی صورت میں خارج ہو کر کامل شفا ہو جاتی ہے ہزاروں مایوس العلاج حضرات نے اس حیرت انگیز ایجاد سے دوبارہ زندگی حاصل کی ہے یہ اس مرض کی بے خطا اور انتہائی کامیاب دوا ہے جس کا جواب مارکیٹ میں نہیں قیمت للعہ علاوہ محصول ڈاک۔

SOUND PLASTER
(REGD)

......SO LACKS OF PEOPLE IN INDIA SUFFER DAILY FROM THE PANGS & AGONY OF THIS DREADFUL DISEASE.

INDO GENUINE CHEMICAL WORKS
DELHI
ESTD-1930 PHONE-6920

منیجر انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ کسی کا دل ہو کسی کا ہو، مرد کا ہو خاوند کا ہو بیوی کا ہو حاکم کا ہو دوست کا ہو آشنا کا ہو جس رشتہ کا ہو جس رنگ کا ہو ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس پر عامل بن جائیں۔ احباب کی تسخیر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، آقا اور افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کا حاصل کیلئے معمولی بات ہے قیمت ۸

زندگی کو جنت کی کھیتی بنا لو

زندگی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو اس نہج میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بننے کیلئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا ایسا نقشہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم سورۂ قرآن کا مطالعہ کرو اور اس کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو یہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشبو کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا ہدایت جاری فرمائیں قیمت ۱۲

قرآن معجزنما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک بہار دو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابوالبصیر صاحب نے دقیق سے سلسلہ مطالعہ قرآن سے اور تمام صحف آسمانی کا نچوڑ ہے۔ قرآن کے متعلق قبیلہ و اسلام کے قائدین سرداران کفار قریش ملک اہل منکرین کلام الٰہی کا اس کو تسلیم کرنا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجزنما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل شاعرِ حکیم کی پوری تاریخ ہے قیمت رعایتی ۸

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی نہ پڑھ سکے ان کو کلید قرآن پڑھا دیجئے دو مہینے میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجائے گا جو بڑے بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن کی نعمت سے محروم رہے ان کو کلید قرآن پڑھائیے دو مہینے میں کلام اللہ پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا کلید قرآن مجید دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینے میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے۔ قیمت ۲ ایک روپیہ کے دس

تفسیر موضح القرآن

معدو تفاسیر کی سرتاج اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی عرق ریزی کا شاندار کارنامہ ایسی تفسیر جس کو ہر دور کے مفسرین نے اپنی تصنیف کا ماخذ بنایا ہے۔ اب بھی ویسی ہی مقبول ہے جیسی پہلے تھی۔ اس کے قدردان اب بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہو جاتی ہے۔ اتنی سستی پورے قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ چھوٹے سے پوری دو گنی تقطیع کے ۷۰۰ صفحے ہیں قیمت مجلد ۲

تفسیر سورۂ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو کہ مذہب سے بغاوت اور بے خیالی کا زمانہ ہے اور قدم قدم پر سب کیلئے عقلی دلیل مانگے گئے ہیں۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا ہے یہ تفسیر علامہ جوہری مصری کی تفسیر الجواہر سے ماخوذ ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرائے میں مذہب کے سوال کو پیش کیا گیا ہے کہ با آخر ملحد بھی ایمان لے آتا ہے۔ تفسیر کے لحاظ سے بھی یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ہر ایک واقعہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے گویا بہت سی تفاسیر کا عطر ہے قیمت صرف ۸

مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مناجات کی مقبول کتاب ہے اس میں سات دن کی بہ نظم بہت سی دعائیں ہیں۔ دعا مانگنے کے طریقے آداب اور احکام کی قبولیت دعا کی حکایتیں بھی قرآن شریف سے سات دن کی ہو لیا کرو کی مجرب دعائیں ہیں جن کو حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے پھر استغفار مع ترجمہ پھر دعا کے بعد استغفار و شجرہ وار اور نظم ترجمہ درود شریف منظوم ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب مدظلہ میں ایسی کی گئی ہیں لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہیں قیمت ۸

اعمال قرآنی

آیات قرآنی سے تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب تھانوی حضرت مولانا کے تجربہ علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دنیاوی و دینی ضروریات میں ایک چیز بھی ایسی نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو امراض کی شفا ہے ملیات کی فراغ ہو مقدمات کی جیت ہو کشائش رزق ہو جب کے وظیفے ہیں تسخیر کے نقش ہیں۔ ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸

معلومات نماز

نئی تشریحات کے ساتھ بالکل نئے انداز میں نماز کو بہترین عبادت ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر صحیح معنوں میں نماز پڑھی جائے تو وہ انسان کو بہترین انسان بنا دیتی ہے چند عنوان یہ ہیں۔ مذہب اسلام عبادت کی حکمت احکام عبادت کے مواقع قرأت عبادت فوائد آخرت تارک نماز طبی فوائد نماز کے متعلق عبادت مکمل نماز طبی عبادت سائنٹفک ... کہنا ... تمام نمازوں کا بیان۔ ۱۴۰ صفحات ... قیمت صرف ۸

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کا پیغام پڑھئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے وہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے۔ تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں مع حسین و جمیل فوٹو بلاک ہیں۔ قیمت ۸

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی عادت یا ملکہ سے محروم ہیں۔ اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت کو ملاحظہ فرمایئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائینگے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کر سکیں گے قیمت ۸

اسلام کے گمنام سپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسین بقائی، ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے، پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں جس وقت اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو مردوں کے دل میں بھی بجلی اسلامی بہادری کا بحر ناپید اکنار موجیں مارتا ہے اس کتاب سے مسلمانوں میں اتحاد کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی قیمت ۸

سفید پانی کی شکایت۔ لیکوریا یعنی سیلان الرحم کا ایک بے نظیر علاج

نمبر ۱۹۲ ◇◇ ٹیکیوں [illegible]

عورت

[illegible]

ہندوستان کی سرتاج ایجاد

ہاتھ میں [illegible] ہے کیا انہیں مستورات — ہے سب [illegible] انہیں مستورات
سفید پانی کی بیمار عورتوں کے لئے — ہے زندگی کا سہارا انہیں مستورات
[illegible] طبیعت اداس دل کمزور — ہے ان دکھوں کی دوا انہیں مستورات
کمر میں درد ہاتھ پاؤں میں [illegible] ہو — ہے ہر مرض کی مداوا انہیں مستورات
[illegible] ہوا [illegible] سے — دکھے دلوں کی [illegible] انہیں مستورات

سفید پانی جانے کی بیماری۔ جوان اور حسین عورتوں کو [illegible] ہے [illegible] کے مارے گھل گھل کر رہ جاتی ہیں [illegible] اس [illegible] سے [illegible] کسی سے [illegible] اس سے [illegible] کہ [illegible] سیلان الرحم [illegible] مرض [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] مستورات کی ایک [illegible] کے علاوہ ہے۔ [illegible] اس بیماری میں مریضہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ [illegible] سے [illegible] وقت سفید رنگ کا [illegible] پانی [illegible] ہے جس کی وجہ سے [illegible] کمر [illegible] درد [illegible] طبیعت اداس [illegible] رنگ [illegible] اب [illegible] کے لئے [illegible] ہندوستان کی سرتاج [illegible] ہے [illegible] فائدہ [illegible] اس [illegible] ہندوستان کے ہر [illegible] کر [illegible]

[illegible] اشتہار [illegible]

اُردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں پھر بعض فلاں وغیرہ فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔

الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و مصر و شام و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی درِ یکتا عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا سلیس اُردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت، طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے حجم ۷۰۰ صفحے قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ عہہ مجلد چرمی پشت عہ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱۲؎ مجلد چرمی پشت عہ

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی و فارسی کے ایک لاکھ صفحات پر محققانہ اور محققانہ سیرت یعنی حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل مشرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف خلفائے راشدین ہے جو مؤرخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعۂ تاریخ و سیر کا نچوڑ ہے شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانحعمری ہے، اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات ملکی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے صحابۂ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرضکہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو کیا دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنیکی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ ... صفحے اچھی لکھائی چھپائی اور کاغذ قیمت عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشت عہ خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشت عہ محصول ۱۲؎

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود با محاورہ ہے اور زوائد و قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان القرآن پوری کی پوری چڑھائی گئی ہے جو علامہ موصوف نے زمانۂ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کیلئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور دنیائے اسلام میں بیحد مقبول ہے اس کا اُردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ و تفسیر بیان القرآن کو علماء ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات امرائے ملت بیحد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا مقدمہ القرآن دیا ہے۔ جس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت آٹھ دن حافظوں اور عالموں نے کی ہے۔

قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ عہ سفید نارووے کا کاغذ عہ مجلد چرمی کا رنگ نقرئی کار عہ اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی عہ۔

آسان ترجمہ و تفسیر والا قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ہے حاشیہ پر انہی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے۔ جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے۔ اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں۔ چوتھے باب میں اوقات اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اور اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں۔ جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے۔ چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں۔ ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے۔ قلم جلی ہے صحت انکی علماء اور قاریوں نے کی ہے۔ سفید نارووے کا کاغذ ہے مہر یہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ مساجد میں رکھنے۔ غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملیگا۔

قیمت مجلد نقرئی کار عہ ۱۰ ر حاشیہ ۰ ارغوانی عہ، مجلد نقرئی کار عہ

محصول ڈاک ۱۴؎

حدیث کی دوسری کتاب
مسلم شریف کامل اردو جلد ہر دو

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو علماء کو اختلاف بھی ہے، لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتی کہ معتزلہ کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۹۴۰ صفحات کی ہے۔ جس میں ایک ہزار پانچسو اڑتیس احادیث ہیں۔ دوسری جلد بھی ۱۱۴۱ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں۔ گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں۔ اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں۔ ایمان کامل۔ طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی۔ جنازہ، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، دودھ پلانا۔ طلاق، عتق، فضائل صحابہ۔ اولیاء، انبیاء، نیکی، خیرات، تقدیر، غرض ہر شعبہ سے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلمؒ کی جامع مستند سوانح عمری ہے۔ صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبویؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم کامل میں عہد رسالتؐ کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں احکام رسالتؐ پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے۔ اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت ۲۰۰۰ صفحے قیمت عام مجلد پارچہ ۸ مجلد چرمی پشتہ ۹۔ اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ ۱۰ مجلد پارچہ ۱۴ مجلد چرمی پشتہ تین روپے آٹھ آنے خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ ۱۲ مجلد پارچہ ۱۴ مجلد چرمی پشتہ ۱۴

دو سو روپے کا ذخیرہ چار روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، ابن ماجہؒ، نسائیؒ، مسند امام شافعیؒ، مسند امام حنبلؒ، مسند بیہقیؒ، رزینؒ اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی طرح بھی دو سو روپے سے کم نہ ہو گی گران سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدینؒ بن محمد عبداللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں۔ حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتبر محقق جامع احادیث تھے۔ دنیا اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و لفظ بلفظ شرح ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری، مستر جم کے جمع کر دی ہیں، اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے۔ دوسرے اداروں نے المصابیح کا ترجمہ شائع کیا ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مختصر کتاب ہے اور انہوں نے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں۔ کتاب کے شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں ہیں۔ آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی معہ چکنا کاغذ ۳۰×۲۰ بڑا سائز رسالہ پیشوا کے صفحے کے برابر، ضخامت ایک ہزار دو سو صفحے قیمت ہر دو جلد للعہ مجلد پارچہ للعہ مجلد چرمی پشتہ للعہ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی - اخلاقی - اصلاحی -
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار - جامع مسجد - دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۱۸ سال سے تبلیغ و
اشاعت کے لئے دہلی سے شائع ہوتا ہے
قیمت سالانہ
اعلےٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں برما بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱

شذرات

(سید عزیز حسن بقائی)

حریت کی مقبولیت

شکر ہے اس ذرہ نواز خدا کا جس نے اپنے ایک بے کس بے نوا بندے کی تحریر کو مقبولیت عطا فرمائی، جس طرح پیشوا کو قابل رشک و حسد مقبولیت بخشی تھی - اسی طرح ہفتہ وار حریت بھی ترقی کی ابتدائی منزلیں بہت تھوڑے عرصہ میں طے کر چکا ہے - اور صف اول کے نیشنلسٹ پرچوں میں اس کا شمار ہونے لگا ہے - اشتہارات اور مقبولیت کے لحاظ سے وہ بہت علاموں اور قابل فخر ادیبوں اور قدیم پرچوں کو پیچھے چھوڑ چکا ہے - حالانکہ اس کی راہ عام مسلمان پرچوں سے الگ تھی - وہ لیگ پر کڑی نکتہ چینی کرتا ہے لیگ کے بے عمل لیڈروں کو بے نقاب کر کے اپنی ہر دلعزیزی کو نقصان پہنچاتا ہے - لیکن پھر بھی اس کی مانگ اتنی ہے کہ اس کو پورا کرنا بہت ہی مشکل ہو رہا ہے -

دور ثانی میں حریت کا پہلا پرچہ ۴ ورق پر نکلا - دشمنوں نے حقارت سے دیکھا - دوستوں نے افسوس ظاہر کیا لیکن میں نے جو سفر اختیار کیا تھا اس کی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دوستوں اور دشمنوں دونوں سے بے پروا ہو کر اپنا سفر جاری رکھا -

آج خدا کا فضل ہے کہ وہی حقیر پرچہ جس کی کامیابی بڑے بڑے تجربہ کاروں کے نزدیک مشتبہ تھی نہ صرف کامیاب ہے - بلکہ اس کی ایک [illegible] کے لئے اس کی ترقی ایک عذاب الیم ہے - اشتہارات اور خریدار توقع سے زیادہ ہیں ضخامت بیس صفحے کی ہے - چار صفحے کے چکنے کاغذ پر سہ رنگا ٹائٹل ہے - اور قیمت باوجود گرانی کاغذ کے وہی تین روپے سالانہ ہے -

خصوصیت کے ساتھ پیشوا کے حلقہ میں ہفتہ وار حریت بہت مقبول ہو رہا ہے - کیونکہ جن دوستوں کو یہ شکایت تھی کہ پیشوا ماہوار ہے اور ان کے لئے ایک مہینہ تک انتظار مشکل ہے - وہ خریداران پیشوا جوق در جوق حریت کی خریداری کی فرمائشیں بھیج رہے ہیں - ان کے سیاسی اور ادبی ذوق کی تکمیل کے لئے حریت ہر ہفتہ ان کے پاس پہنچ جاتا ہے -

خوش معاملہ ایجنٹوں سے تو ہر مقام پر حریت خرید کر پڑھا جا رہا ہے - لیکن جن ایجنٹوں نے بد معاملگی کی ہے ان کی بجائے نئے ایجنٹوں کا انتظام کیا جا رہا ہے - ایجنٹوں کے ذریعہ حریت کے ایک پرچہ کی قیمت ڈھائی آنے مقرر ہے - لیکن سالانہ خریدار ہونے میں فائدہ ہے - اس لئے جو لوگ حریت پڑھنا چاہتے ہیں وہ تین روپے ایک سال کی قیمت بھیجدیں - ورنہ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے ممکن ہے کہ سالانہ قیمت تین روپے کی بجائے پانچ روپے مقرر کرنی پڑے -

حریت روزانہ

ہفتہ وار حریت کے پڑھنے والوں کا تقاضہ ہے کہ حریت کو روزانہ

(مہتمم [illegible] عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پبلشر نے کمال بند موتی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

پورا ہو جائے۔ چنانچہ روزانہ حریت کی درخواست بھیجدی گئی ہے اور دوسرے انتظامات شروع کردئے گئے ہیں۔ کاغذ کا کوٹہ اور ڈیکلریشن کی منظوری ہوتے ہی حریت کا ایک روزانہ ایڈیشن بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا جس کی پالیسی ہوا کے رُخ کی طرح تبدیل نہ ہوگی۔ بلکہ ہندو مسلم اتحاد اور آزادی وطن اس کا نصب العین ہوگا۔

ہفتہ وار حریت دیونیوز پیپر ہے۔ روزنامہ نیوز پیپر ہوگا۔ اور خداوند قدوس کا فضل کرشامل حال رہا تو ماہوار رسالہ پیشوا۔ ہفتہ وار معتبر حریت کی طرح روزانہ بھی کامیاب ہوگا۔

دلی یونیورسٹی کا وائس چانسلر

خدا کا شکر ہے کہ دلی یونیورسٹی میں سر ماریس گوائر کی وائس چانسلری کا زمانہ ختم ہوا۔ اور ان کی جگہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی کونسل کے ایک شریف جاٹ ممبر سر جگیندر سنگھ تین سال کے لئے وائس چانسلر نامزد ہوئے۔

سر ماریس گوائر کے زمانہ میں متعدد واقعات ایسے پیش آئے کہ اگر وہ نہ پیش آتے تو اچھا تھا۔ سر ماریس گوائر کے زمانہ میں کارکنان یونیورسٹی کو یہ بھی تجربہ ہوا ہوگا کہ چیف جسٹس فیڈرل کورٹ سے اختلاف رائے کا نتیجہ کیا ہوا کرتا ہے؟

ہم ان تلخ واقعات کو دوہرانا مناسب نہیں سمجھتے جو سر ماریس کے دور میں پیش آئے۔ اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ سر جگیندر سنگھ کا دور اس سے بہتر ثابت ہو۔

اہانت رسولؐ کے ملزم کو سنگین

حضور سرور کائنات فخر موجودات (فداہ امی وابی) کی شان میں گستاخی کرنے پر ایڈیٹر پرکاش پرنٹر و کیپر دیوان سنگھ پریس لاہور کو پانچ پانچ سال کی قید بامشقت کی سزا زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ دی ہے۔

بزرگان مذاہب کا احترام ہر متمدن اور شریف انسان کا اولین فرض ہے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش مذہبی دیوانے بانیان مذہب کی توہین ہی کو اپنی قوم کی اہم ترین خدمت سمجھتے ہیں۔

بزرگان مذاہب کی توہین انتہائی سفاکی ہے۔ خصوصاً ایک مسلمان کے لئے اس کا برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔

تعجب ہے کہ اتنے عرصہ تک ساتھ رہنے کے باوجود ایسے غیر مسلم بھی ہیں جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کے عواقب سے ناواقفیت کا عذر تلاش کرسکتے ہیں۔

وہ لوگ جو بزرگان مذاہب کی شان میں گستاخیاں کرکے ہندوستان میں فرقہ پرستی کا زہر پھیلا کر ہندوستان کی غلامی کی زنجیریں مضبوط کرتے ہیں۔ ہندوستان پر رحم کریں اور بے نتیجہ جہاد سے باز آئیں۔ اور ملک میں فساد و بدامنی پیدا کرنے کی مکروہ اور ملعون کوشش نہ کریں۔

فیڈرل کورٹ کا چیف جسٹس

فیڈرل کورٹ کے پہلے چیف جسٹس سر ماریس گوائر تھے جو گذشتہ مہینہ اپنی میعاد پوری کرکے مستعفی ہو گئے۔ اور ان کی جگہ ایک اور انگریز لندن سے تشریف لے آئے۔

ہندوستان میں قانون کو سمجھنے والے ہندو مسلمان ججوں کی کمی نہیں ہے۔ اگر حکومت چاہتی، تو سر بخشی ٹیک چند، سر وزیر حسن، سر ظفر اللہ، سر شادی لال، جسٹس دین محمد وغیرہ درجنوں ہندو مسلمان ماہرین قانون میں سے کسی ایک کا انتخاب اس جگہ کے لئے کرسکتی تھی۔ لیکن دعوی تو ہو کہ رنگ اور نسل کا امتیاز تسلیم نہیں کیا جاتا لیکن عمل یہ ہو کہ قابل ترین ہندوستانیوں کو نظر انداز کیا جائے اور اس کا نام "عملی سوراج" رکھا جائے۔ تو جو نفرت کی خلیج حکومت کی نئی تدبیری سے ہندوستان کے عوام اور حکومت میں پیدا ہو چکی ہے وہ کس طرح دور ہو؟

غلام ہندوستان آخر کب تک اس کو برداشت کرے گا کہ اس کے فاضل ترین باشندے تو اہم پوسٹوں پر مقرر نہ ہوں۔ اور غیر ملکی ماہرین کی کھیپ کا بار اس کے خزانہ پر پڑتا رہے۔ کبھی حکومت کے ارباب حل و عقد نے اس پر غور کیا ہے؟

عید الاضحیٰ کی تقریب سعید

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اللہ بڑا ہے سب سے بڑا ہے یقیناً
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اللہ سب سے بڑا ہے کوئی اللہ نہیں ہے سوا اللہ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ — کے اللہ بہت بڑا ہے یقیناً سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

دنیا کے معمورہ کے ہر گوشے، ہر قریے اور ہر بستی میں جہاں فرزندان توحید آباد ہیں عید الاضحیٰ سے تین روز پہلے ہی سے متذکرہ بالا پاکیزہ جملے کمال عقیدت اور والہانہ شیفتگی سے دلوں سے ابھر کر زبانوں پر آ آ کر فضا کو پاکیزہ بنا رہے ہوں گے۔

عید الاضحیٰ کی صبح کو یہ کلمات مبارکہ ہر مسلمان کے قلب سے نکل کر زبان پر جاری ہوں گے اور کروڑوں انسانوں کے پاکیزہ تنفس سے ہوا کا ذرہ ذرہ اس تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کو بسیط محیط کو پاکیزہ اور کرہ ارضی کو مہبط برکات الٰہی بنا رہا ہوگا۔

اللہ کی عظمت و شوکت کا یہ اقرار اس حقیقت کی تصدیق کہ "نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اللہ کے" یعنی دنیا دی خداوند۔ انسانی تخیلات۔ خیالی پیکر ہاتھ سے بنائے ہوئے دیوتا اور بت اور انسانی دماغوں کے وضع کردہ اصول جنہیں پوجا جاتا ہے جنہیں افضل و برتر سمجھا جاتا ہے، جن کی پرستش کی جاتی ہے اللہ نہیں ہیں خدا کی توحید کا اعلان ہے۔ اللہ کی وحدت و صمدیت کا اقرار ہے جو دین اسلام ہے۔ کروڑوں انسان عید الاضحیٰ کے دن اس حقیقت کبریٰ کی تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کرتے ہوئے اعلان ایمان کرتے ہیں اور عرب کے ایک متبرک اور پاکیزہ شہر کے ہولناک اور ہیبتناک ریگزار

کرنا سوں جیسے اختلافات نے غربت وامارت کی تمیز ہو سکے لیکن ہر جگہ کے فرزندان توحید ایک ایک۔ محض ایک جذبے یعنی خدائے قادر کے حضور میں؛ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز عبودیت ہونے کے لئے بے تاب، رواں دواں سجدوں۔ عیدگاہوں اور میدانوں کی طرف جا رہے ہوں گے۔ عید کے دن نماز سے پہلے یہی جذبہ ہر دل میں موجود ہوتا ہے۔ کہ نماز با جماعت ادا کی جا سکے، یہ اُس وحدت خیالی کا ایک جزو ہے جس کا نام اسلام ہے۔ عید کے دن وحدتِ خیال کا یہ ادنےٰ سا مظاہرہ محض مجاز ہے اگر کہیں حقیقت بن جائے تو نقشہ ہی بدل جائے کیونکہ وحدتِ خیال ہی باعث عظمت وشان، موجب خیر وبرکت اور سرمایہ دارین برکت وتہنیت ہے۔

آپ نے کبھی اس مجاز کے اثرات پر غور فرمایا، لاکھوں انسان۔ امیر غریب سلطان، گدا، چھوٹے بڑے، بلا امتیاز وتفریق ایک طرف منہ کئے ایک امام کے پیچھے ایک صدائے "اللہ اکبر" سنتے ہی قیام وقعود، سجدہ وسلام ادا کرتے ہیں۔ قطاروں کی ترتیب۔ ایک آواز پر تعمیل، ایک لو۔ ایک دھن ایک خیال قوموں کو بنانے۔ بام رفعت پر پہنچانے کیلئے کافی ہیں۔ فرزندان توحید دن میں پانچ بار۔ ہفتہ میں ایک بار ذرا وسیع تر پیمانے پر اور سال میں دو بار عظیم الشان پیمانے پر اسی کے مظاہرے کرتے ہیں لیکن آہ! صد آہ! کہ یہ مظاہرے مجاز بن کر رہ جاتے ہیں حقیقت نہیں بنتے۔ اگر کہیں حقیقت بنائے جائیں یا حقیقت بن جائیں تو تمام بُت فنا ہو جائیں۔ تمام خیالات جن کی پرستش کی جاتی ہے، مٹ جائیں تمام خداوند جن کے سامنے انسان جھکتے ہیں زمین پر اوندھے منہ گر جائیں اور ہر گوشہ ہر جانب، ہر سمت سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کے نعرے بلند ہونے لگیں۔

اور اس متبرک شہر میں جس کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ ایک سماں ایک نظارہ ذی الحجہ کے مہینے میں ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔ لیکن ہم نے اس پر غور نہیں کیا۔

مکہ معظمہ میں دنیا کے ہر گوشہ کے فرزندان توحید جمع ہوتے ہیں سب ایک ہی وضع کے لباس پہنتے ہیں ایک۔ ان سلا کپڑا جسم پر ہوتا ہے جس سے تفریق وضع لباس مٹ جاتی ہے۔ سر کھلے ہوئے ہوتے ہیں جس سے یک رنگی نمایاں ہوتی ہے۔ ہر دل میں ایک ہی خیال جاگزیں ہوتا ہے یہی طواف سے برکات حاصل کی جاتی ہیں اور مناسک حج ادا کر کے ایک رکن اسلام کی تکمیل عمل میں آتی ہے۔

یہ آل ورلڈ اسلامک کانفرنس۔ موتمر اسلامیان عالم نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن اس ارکان اسلام سے حقیقی فائدہ اٹھانے کی کبھی بھی کوشش نہیں کی گئی؛ حج کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ ذی استطاعت مسلمانوں کے لئے اس موتمر اسلامی میں شرکت فرض ہے لیکن کتنے ذی استطاعت مسلمانوں نے کبھی اس پر غور کیا کہ اس فرض کی تکمیل سے کس قدر دینی اور دنیوی فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور کب کسی اسلامی جماعت نے اس سالانہ مقدس اجتماع سے حقیقی فوائد۔ اور خیر وبرکات کے حصول کے لئے کوشش کی؟ علی العموم بوڑھے۔ سال خوردہ۔ نحیف۔ دنیا میں آخری حصہ عمر بسر کرنے والے افراد۔ یا گناہوں اور بدکرداریوں کے بوجھ سے دبے ہوئے اپنی بخشائش کے لئے ایک راہ نکالنے کے لئے اس فریضۂ اسلامی کو ادا کرنے جاتے ہیں اور جو ذی استطاعت ہو کر جاتے ہیں وہ محض ارکان ومناسک حج ادا کر کے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ اس اجتماع سے ہزاروں نہیں لاکھوں فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں اور اس رکن اسلام کو فرض قرار دینے میں یہی راز پوشیدہ نظر آ رہا ہے:

کاش! مسلمان سمجھیں اور مسلمانوں کے رہنما دوسروں کی تقلید کرنے کے بجائے اسلامی طرز طریقوں سے فائدہ اٹھائیں اور حقیقی خیر و برکت حاصل کریں

عیدالاضحیٰ سنت ابراہیم خلیل اللہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم السلام کے والد آذر بُت گر تھے خوبصورت سے خوبصورت بت بناتے تھے اور فروخت کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم کو بچپن ہی سے بُت گری اور بت فروشی سے نفرت تھی وہ بتوں کو رسی باندھ کر کھینچتے ہوئے بازار میں لے جاتے تھے جس کی وجہ سے ان بتوں کو پوجنے والے ان سے بہت ناراض رہتے تھے۔ حضرت ابراہیم سورج چاند تاروں وغیرہ وغیرہ کو غور سے دیکھتے تھے۔ اور اپنے خدا کی تلاش وجستجو میں منہمک رہتے تھے وہ بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچ گئے یہ بت یہ سورج۔ یہ چاند۔ یہ تارے اور یہ تمام چیزیں جو انسان کو نظر آ رہی ہیں اور خود انسان خالق نہیں ہے۔ مخلوق۔ نمرود کی خدائی سے انکار اور بتوں کی تذلیل کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صعوبتیں اور تکلیفیں پہنچانے کے بعد بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا گیا۔ اللہ نے انہیں آگ کی لپیٹ سے بچایا اور بھڑکتے ہوئے شعلوں سے محفوظ رکھا۔ آگ سے صحیح وسالم نکل آئے

انہوں نے بار بار یہ سنا اور خواب میں دیکھا کہ وہ اس چیز کو جو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہو اللہ کی راہ میں قربان کریں۔ بیٹے اور بیٹوں میں سے اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہ تھی حضرت خلیل اللہ نے اپنے آنکھوں کے نور۔ اپنے دل کے سرور دنیا۔ میں عزیز ترین متاع۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی تیاریاں کیں۔ لخت جگر کو لٹا کر اُس کو اللہ کی راہ میں

قربان کرنے کی تیاریاں کیں۔ لخت جگر کو لٹا کر اس کے گلے پر چھری چلادی۔ چھری کند ہو گئی۔ لیکن یہ قربانی مقبول ہوئی اور اس درجہ مقبول ہوئی کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں اللہ کا آخری پیغمبر امن و فلاح کا علم بردار۔ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ظہور ہوا۔ اور دنیا کو یہ سبق مل گیا کہ اللہ کے راستے میں حق و صداقت کے اعلان کے لئے عزیز سے عزیز چیز تک قربان کرنی پڑتی ہے۔ اور اسی قربانی سے قوم بنتی ہے اور یہی قربانی عظمت و شوکت پر منتج ہوتی ہے۔ لیکن ہم جانوروں کی قربانیاں پیش کر کے اپنی اور اپنی اولاد کی گردنوں کو بچاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی خوشنودی حاصل کر لی۔ حالانکہ ؎

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

موضوع بہت اہم ہے۔ کاغذ کی قلت مجبور کر رہی ہے کہ ہم ان اشارات ہی سے کام لیں اور اپنے ناظرین کرام کی خدمت میں چینوا کے ادارہ تحریر و اہتمام کی طرف سے ناچیز لیکن مخلصانہ ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے ان سے استدعا کریں کہ وہ اسلام کے ارکان کی حقیقت پیش نظر لائیں۔ کسی کی دل آزاری نہ کریں۔ رواداری سے کام لیں۔ اوروں کی تقلید کرنے کے بجائے اپنے خزانہ کو ٹٹولیں اور اس کے گراں قدر بیش بہا اصولوں پر کار بند ہو کر وہ انعامات حاصل کریں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

گرانی کا مسئلہ

جنگ ۱۹۱۴ء میں بھی ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں بھی گرانی ہوئی تھی لیکن جیسی مصیبت سٹہ بازوں اور حکومت کے نااہل کارکنوں کی بدولت آج ملک پر آئی ہے۔ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہنے کو ہر چیز پر کنٹرول ہے خلاف ورزی کی صورت میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی مہیب دفعات ہیں۔ لیکن کیا حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر کوئی چیز دستیاب ہو سکتی ہے؟ اس کا اگر کوئی متفقہ جواب لیگ اور کانگریس کی آویزش کے باوجود ہو سکتا ہے۔ تو صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ نہیں! اور کون ہے جو حکومت کو اس ناکامی پر مبارکباد دے سکتا ہے؟

کنٹرول کا نرخ گیہوں کے لئے ایک روپیہ کا پانچ سیر ہے لیکن اس نرخ پر گیہوں ناپید ہے۔ البتہ اگر آپ ساڑھے تین سیر لینے کے لئے تیار ہوں تو آپ کے گھر پر چور راستوں سے پہنچ جائے گا۔ دیسی کاغذ کا نرخ حکومت نے ۸ر پونڈ مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن کاغذ ۱۶ر پونڈ مل سکتا ہے۔ حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر ناپید ہے۔ یہی حالت ہر چیز کی ہے جس کے سبب گرانی کے ہاتھوں جینا دوبھر ہو گیا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مال موجود ہے لیکن حکومت کو سرمایہ دار شکست دینے کے لئے بازار میں نہیں لاتا۔ اگر حکومت اعلیٰ عہدہ داروں تک عوام کی پہنچ ہو تو آسانی کے ساتھ ان چور ذخائر پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔

بغیر ایک پیسہ خرچ بڑھائے۔ ہر شخص کی اطلاع پر تلاشیاں لے کر مال پر قبضہ کر کے اگر اپنے مقرر کردہ نرخ پر فروخت کرنا شروع کر دے تو ایک ہفتہ میں سرمایہ داروں کی منوپلی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مگر جس حکومت کی پالیسی "سرخ فیتہ" کی چیکو شاہی کی رہین منت ہو اور جس میں اپنے احکام کی پابندی کرانے کی اہلیت نہ ہو۔ اس کے احکام سرمایہ دار طبقہ کی چالاکیوں کے طفیل برباد نہ ہوں تو کیا ہو؟

مال ملک کی ضروریات کے مطابق بافراط ہے بشرطیکہ رسل و رسائل کا انتظام درست ہو۔ اور حکومت سرمایہ داروں کے چھپے ہوئے ذخائر پر قبضہ کر کے اس کو اپنے مقرر کردہ نرخ پر بیچنے اور حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سختی سے قانون پر عمل کرانے کے لئے تیار ہو جائے۔

جو حکومت سیاسی جرائم میں بید کی سزا دینے کے لئے تیار ہو سکتی ہو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان یہود صفت سرمایہ داروں کے لئے جو ملک کو اپنے نفع کی خاطر بھوکا مارنا اور پانچویں کالم کی خاطر قیمتیں بڑھا کر انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے سزائے تازیانہ کیوں نہیں تجویز کی جاتی؟

اگر ہر شہر میں شارع عام پر ان سفاک سرمایہ داروں کو گرفتار کر کے سزائے تازیانہ دینی شروع کر دی جائے اور مال ضبط کر لیا جائے۔ تو ایک ہفتہ میں تمام ہندوستان میں ضروریات زندگی کے نرخ حکومت کی منشار کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ کروڑوں غریب فاقہ کشی سے بچ جاتے ہیں۔ اور ملک کا انتشار رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس حکومت کی نرم پالیسی سے ہرگز توقع نہیں کہ وہ ملک کی اکثریت کو تباہی سے بچانے کے لئے خود غرض اقلیت کے خلاف کوئی مؤثر قدم اٹھائے۔

اس لئے گرانی کا مسئلہ جس طرح ابتدائے جنگ سے حل نہیں ہوا۔ اسی طرح حکومت کی بے تدبیری اور سست رفتاری سے اختتام جنگ تک نہ کنٹرول نرخ پر مال فروخت ہوگا نہ گرانی کا مسئلہ حل ہوگا اور سرمایہ دار حکومت کے قوانین کی پیروں کے نیچے روندے گا۔ اور امن پسند غریب فاقہ کشی میں مبتلا ہوگا۔

گوالیار میں مسلمانوں کے حقوق

آنگرشے گردی میں جو مظالم مسلمانانِ گوالیار پر ہوئے ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ کی منحوس ترین یادگار یہ بھی کہ گوالیار کے وزراء میں ایک بھی مسلمان نہ تھا۔ آنگرشے گردی کے خلاف آواز اٹھانے کی کسی میں ہمت نہ تھی۔ مگر جونہی قعرِ بیٹھے میں مظلوم مسلمانوں کی پکار پہنچی، ہز ہائینس بے چین ہو گئے اور اسی وقت گوالیار کے سب سے بڑے سردار، سب سے بڑے سرمایہ دار، سب سے زیادہ با اختیار وزیر اور ہز ہائینس کے خالو کا سلام بند، جاگیر پر پابندی، ریاست میں رہائش اور اختیارات پر پابندی اور وزارت سے علیحدگی کے احکام صادر ہو گئے۔ مسلمانانِ گوالیار نے اطمینان کا سانس لیا۔ شکایات کی تلافیاں شروع ہوئیں لیکن اس کے ساتھ ہی محیر العقول طریقے سے مسلمانوں کی مظلومیت کا پراپیگنڈہ شروع ہوا۔ گویا آنگرشے صاحب کے زوال سے مسلمانانِ گوالیار کی حق تلفی کی ابتدا ہوئی۔ بیان کیا۔ اس ایجی ٹیشن میں آنگرشے صاحب کا ہاتھ ہے یا نہیں؟ یہ ہمیں نہیں معلوم۔ وزارت میں حکیم احمد صاحب کو لیا گیا۔ اور سنا گیا ہے کہ حال ہی میں وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کے استعفے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے بھی کسی مسلمان ہی کو تلاش کیا جا رہا ہے۔

غرضیکہ ہز ہائینس کی دلی خواہش ہے کہ گوالیار کے مسلمانوں کے حقوق کسی صورت میں بھی تلف نہ کئے جائیں۔ جو مراعات قدیم سے ان کو ریاست میں حاصل ہیں ان میں کسی نوعیت سے بھی دست اندازی نہ کی جائے۔ جو جاگیرات عطیۂ شاہی مسلمانوں کے لئے ہیں ان میں دست اندازی نہ کی جائے۔ جو وظائف مسلمانوں کے مقرر ہیں ان میں کسی حیثیت سے بھی کمی نہ کی جائے۔ مذہبی مراسم (عید میلاد و محرم وغیرہ) پر خزانۂ شاہی سے جو لاکھوں روپیہ مرحمت کیا جاتا ہے اس میں سے ایک پائی کی تخفیف نہ کی جائے۔ دربار معلیٰ جس عقیدت اور احترام کا برتاؤ کرتا ہے اس میں کوئی کمی نہ آنے۔ ریاست کے محکموں میں جو رواداری اور نمائندگی مسلمانوں کے تناسب آبادی سے ہونی چاہئے اس سے زیادہ ان کو دیا جائے۔ تاکہ وہ یہ محسوس کریں کہ وہ گوالیار میں اکبر اعظم کے جانشین کے زیر سایہ رہتے ہیں۔

ان تمام ناقابلِ تردید حقائق کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ ریاست گوالیار میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔؟

یوں تو کون سا راجہ ہے جس کی پرجا کے کچھ نہ کچھ مطالبات ہر زمانہ میں نہ ہوں۔ اور وہ مہاراجہ ہی کیا، جو پرجا کو اس کی مانگیں نہ دے۔ اسی طرح ممکن ہے کچھ مانگیں ابھی باقی ہوں، اور بہت ممکن ہے کہ وہ مطالبے ہز ہائینس کے سامنے ہوں اور ان کی قبولیت کے لئے موزوں ترین وقت کا انتظار ہو۔ اور اگر ایسا ہو تو مسلمانانِ گوالیار کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کے بقیہ مطالبات بھی جلد از جلد پورے کئے جائیں گے۔ کیونکہ یہ قطعاً ناممکن ہے کہ گوالیار میں موجودہ حالت میں ان کی حق تلفی ہو۔ کیونکہ آنگرشے صاحب کی طرح موجودہ کیبنٹ میں کوئی وزیر ایسا نہیں ہے جس کی غلط رہنمائی سے مسلمانوں کے ادنےٰ حقوق بھی خطرے میں ہوں۔

اُجین میں کھلبلی

حریت کے خلاف جو مضمون بمبئی کے اخبار منصف میں شائع ہوا تھا۔ اس پر چودھری بلدیو سنگھ صاحب فسٹ کلاس مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ ایڈیٹر حریت کے وکیل نواب سید رضا میرزا صاحب ایڈوکیٹ نے دائر کیا۔ ابتدائی پیشی ۹ دسمبر مقرر ہوئی۔ مگر چونکہ سمن کی تعمیل نہیں ہوئی اس لئے آئندہ پیشی کے لئے ۲جنوری ۱۹۴۸ء تاریخ مقرر ہوئی۔

ہمارے نامہ نگار نے اُجین سے اطلاع دی ہے کہ اخبار منصف پر دعوے کی خبر سے اُجین کے باغیوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور ریاست گوالیار کے ایجی ٹیٹر وکلاء میں سے چند فوراً بمبئی گئے ہیں۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ منظر عالم صاحب مشہور گوالیاری ایجی ٹیٹر اس مقدمہ کے سلسلہ میں ایڈیٹر حریت کے خلاف کوئی جوابی کارروائی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور شاید اس کیس کی پیروی وہ دہلی آ کر خود کریں گے۔

اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور گوالیار کے مسلمانوں کے نام پر جو گمراہ کن پراپیگنڈا ہو رہا ہے اس سلسلہ میں بہت ہی دلچسپ انکشافات کی توقع کی جا رہی ہے۔

کشمیر میں اصلاحات

احرار کشمیر نیشنل کانفرنس کے جھنڈے کے نیچے ذمہ دار گورنمنٹ کا عرصہ سے مطالبہ کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں کشمیر کے وزیر اعظم نے نیشنل کانفرنس کے صدر و سکریٹری سے متعدد ملاقاتیں کیں جو کہا جاتا ہے کہ بہت کامیاب ہوئیں۔

توقع کی جا رہی ہے کہ اگر مسلم کانفرنس کے نام پر سامراج نے کشمیر کے باشندوں کے مطالبات کی مخالفت نہ کرائی تو اسی فی صدی مطالبات نیشنل کانفرنس کے تسلیم کر لئے جائیں گے اور حکومت کشمیر کا یہ دوسرا اصلاحی قدم ہوگا۔ جو پہلے کی طرح خونی ہولی سے پاک ہوگا۔ اور رعایا کو حقوق منتقل کئے جائیں گے۔

کشمیر میں جو لوگ پاکستان کا نعرہ سستی لیڈری حاصل کرنے کیلئے لگا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا چاہتے تھے ان کو اس سے بڑی مایوسی ہوئی کہ لیگ کے ڈکٹیٹر نے کشمیر میں ہی نہیں، بلکہ ریاستوں کو پاکستان سے مستثنیٰ کر دیا۔

یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جس پاکستان پر لیگ نے مسلمانوں کی موت، اور زندگی کا انحصار رکھا ہے، اس پاکستان کی جنت سے دیسی ریاستوں کی رعایا کو مستفید ہونے سے کیوں روکا ہے۔؟ آخر دیسی ریاستوں کے مسلمانوں کے لئے جنت اور دوزخ کے درمیان کسی "لیگی کولمبس" کو اعراف تو تلاش کرنا چاہیے تھا۔

چیف منسٹر جے پور کے خلاف مظاہرہ

سر مرزا اسماعیل صاحب وزیر اعظم جے پور نے اپنے کانوکیشن ایڈریس میں جو کاری ضرب پاکستان کی لغو اسکیم پر لگائی ہے۔ اس سے بہار کے فرقہ پرست بہت پریشان ہوئے اور بجائے معقول اور مدلل تردید کے سر مرزا کا بائیکاٹ کیا گیا جو اگرچہ ناکام ہوا لیکن اس تنگ نظری اور ہاری ہوئی ذہنیت کا بدترین مظاہرہ تھا جس کے لئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں

اگر پاکستانیوں کو سر مرزا کے خیالات سے اتفاق نہ تھا تردید کر سکتے تھے لیکن تردید کی جاتی ہے۔ دلائل سے، جذبات سے نہیں اور مخالفین کے پاس جذبات تھے دلائل نہ تھے

پٹنہ کے مظاہرے سے متاثر ہو کر کچھ لیگی اخبارات نے سر مرزا کے خلاف مہاسبھائی توقعات پوری کرنے کے لئے کہنا شروع کر دیا ہے اور ان کی مشتری میں "اسلام خطرہ میں" کے نعرے شروع ہو گئے ہیں گویا مہاسبھا کے سر میں سر ملا کر کالنگڑا الاپنا شروع کر دیا ہے

سر مرزا کو بحیثیت وزیر اعظم جے پور ہر طبقہ کے باشندوں سے ملنا پڑتا ہے۔ ان کے جائز مطالبات پر ہمدردانہ غور ہی نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ ان کو ریاست کے مفاد کے لئے حق و انصاف کی خاطر پورا بھی کرنا پڑتا ہے۔ وہ جے پور میں بہتر نظم و نسق قائم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پاکستان آباد کرنے نہیں۔ اور نہ پاکستان پر ان کا اعتقاد ہے۔ پھر یہ کیا بوالعجبی ہے کہ ان کے خلاف محض اس لئے محاذ قائم کیا جا رہا ہے کہ وہ ترقی پسند اور اتحاد دوست نظریہ رکھتے ہیں۔ اور جے پور کو فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔

امید ہے کہ سر مرزا اپنے مضبوط کیرکٹر کا ثبوت دیتے ہوئے مرغ بادنما نہیں گے۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے اپنے مفید خیالات سے ہمیشہ مستفید فرماتے رہیں گے۔

سپرو کانفرنس

سر تیج بہادر سپرو نے نان پارٹی لیڈر کانفرنس طلب کی جس میں مسلمانوں کی کسی ذمہ دار جماعت نے شرکت نہیں کی۔ اور یہی اس کانفرنس کی سب سے بڑی ناکامی کی دلیل ہے

یہ سچ ہے کہ لیگ پاکستان کو تسلیم کرنے سے پہلے شرکت نہ کرتی۔ لیکن لیگ کے علاوہ قوم پرور مسلمانوں کی بڑی تعداد سپرو کانفرنس میں شریک ہو سکتی تھی۔ اور کانفرنس کے مباحثوں میں حصہ لے کر مسلمانوں کے مطالبات پیش کر سکتی تھی۔ اور ان مشکلات پر غور کیا جا سکتا تھا، جو لیگ اور کانگریس کے سمجھوتہ میں حائل ہیں۔

اسی طرح کانگریس کے ان بچے کھچے لیڈروں میں سے کچھ کو طلب کیا جا سکتا تھا۔ جو قفس میں بند نہیں ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے

کہ سر تیج بہادر سپرو حکومت کے تدبر سے مایوس ہو گئے ہیں اس لئے وہ صرف ہندو اعتدال پسندوں کے مطالبات پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر وہ اعتدال پسند مسلمانوں کو بھی شریک کر لیں تو ناکامی کا خطرہ ہونے کے باوجود کچھ نہ کچھ صورت بہتر ہو سکے گی۔

اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ صلح اس وقت ہوگی کہ جب گول میز کانفرنس میں کی شرکت کے بغیر حکومت کے لئے اپنی مشنیری کو چلانا ناممکن نہیں تو بجد مشکل اور صبر آزما ضرور ہے۔ تاہم اگر ایک مشترکہ میمورنڈم بغیر کامیابی کی توقع کے پیش کر دیا جائے تو ہرج ہی کیا ہے ؟

وصل نہ سہی حسرت ہی سہی

ہندوستان کی بدنصیبی

امریکہ کے وزیر جنگ کا اعلان ہے کہ خاتمہ جنگ پر البانیہ آزاد ہوگا۔ اور اٹلانٹک چارٹر کا اس پر اطلاق ہوگا۔

البانیہ پر جنگ شروع ہوتے ہی اٹلی نے بغیر کسی وجہ کے قبضہ کر لیا تھا۔ البانیہ کی آزادی سے ہمیں بحیثیت غلام اور مسلمان ہونے کے دوگنی ہی خوشی ہوگی۔

البانیہ جس کی آزادی چھنے ہوئے پانچ ہی جمعہ ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا وہ تو آزادی کا مستحق ہے لیکن ہندوستان جو دو سو برس سے غلام ہے آزادی کا مستحق نہیں۔ کیا اسی کا نام انصاف ہے ؟

کیا امریکہ کے وزیر جنگ بتا سکتے ہیں کہ اگر ہندوستان یورپ اور امریکہ میں ہوتا، تو اس کی آزادی کے ساتھ یہی آنکھ مچولی کھیلی جا سکتی تھی ؟

جن

خریداران صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے ان میں

ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا
نمبر خریداری
ہے

اگر آپ سال آئندہ کیلئے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم کر کے ان کی اور اپنی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ خود سال آئندہ کے لئے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ سال آئندہ کیلئے خریداری منظور نہیں۔ بلکہ اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپکا نام رجسٹر خریداری سے علیحدہ خارج کر دیا جائیگا اور اگر آپ نے منی آرڈر نہ بھیجا یا عدم خریداری کا خط نہ لکھا تو حسب قاعدہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ سال آئندہ کے لئے خریداری منظور کرتے

متاعِ محبت کی قربانی

(از جناب مولانا قاری قلیط صاحب دہلوی)

سچائیاں اور نیکیاں کسی خاص قوم اور قبیلہ کی میراث نہیں ہیں۔ اور نہ حق سے حدود اربعہ قائم کرکے اس کو مخصوص افراد کی اجارہ داری میں دیا جاسکتا ہے نیکی اور سچائی انسانی سیرت کے نقوش ہیں۔ جو صحیح تربیت کے ساتھ ابھرتے اور چمکتے ہیں۔ اگر صحت اور اعتدال کے ساتھ ان نقوش کو جلا دی جائے اور انسانی سیرت کی اصلاح میں صحیح تعلیم اور روشن ہدایت کو دلیلِ راہ بنایا جائے تو خدائے تعالےٰ کا وہ فیضان عمومی جو ہر انسان کی پیدائش کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ پھر انسان کو اس کے حقیقی مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور روحانی پیشوائی اور ساری حکمرانی کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے

قد افلح من زکٰھا	وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے
وقد خاب من	نفس کو جلا دی اور وہ ناکام و نامراد
دسّٰھا	رہا جس نے اس کو میلا کیا۔

دنیا میں روحانی مصلحین کا ظہور اسی لئے ہوا کہ ان کی مقدس دعوت خود فراموش انسان کو اس کی عظمت اور بزرگی یاد دلائے اور ان کمالات کی طرف متوجہ کرے جن کا سرچشمہ اگرچہ وہ خود ہے مگر دنیا کی بے ثبات لذتوں میں پھنس کر وہ ان کو بھلا چکا ہے۔ اور اس راستہ پر چل پڑتا ہے جو حق کی طرف نہیں، باطل کی طرف لے جاتا ہے اور فطرت کی صاف اور شفاف روشنی کو گل کرکے اس کو اسفل السافلین کے عمیق غار میں دھکیل دیتا ہے۔

انبیاء کرام اور خدا رسیدہ پیغمبروں نے جن باتوں کی طرف نوعِ انسانی کو بلایا وہ وہی ہیں جن سے انسان کی فطرت مانوس ہے اور کسی نہ کسی مرتبہ میں ان کی سچائی کا انسانی زبان اقرار کرتی ہے حق کے حامیوں اور سچائی کے مبلغوں نے کبھی کوئی ایسی بات پیش نہیں کی جس کی تصدیق سے فطرت اور ضمیر کی عدالت نے انکار کیا ہو یا عقل سلیم کی حجت اس کا راستہ روک کر کھڑی ہوئی ہو۔ انہوں نے دنیا کے سامنے وہی اصول پیش کئے اور ان ہی سچائیوں کا اظہار کیا جو شعور اور جانی بوجھی ہوئی سچائیاں تھیں ان ہی راستوں پر چلنے کی ہدایت کی جو نشیب و فراز سے خالی اور سچائی کی دنیا میں سب سے زیادہ صحیح اور سیدھے راستے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جس سچائی کا مقام انسان کا ضمیر اور جس کا سرچشمہ انسانی فطرت ہو [illegible] کا یہ پورا نظام اس پر شاہد ہو وہ کسی قوم، کسی قبیلہ، کسی ملک اور کسی [illegible] ہو سکتی۔ ہر وہ ہستی جو انسان کہلانے کی مستحق ہے اس [illegible] سکتی۔ اسی بنا پر اسلام نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جس طرح [illegible] اس کے فیضان رحمت [illegible] کی کوئی حد مقرر نہیں۔

ہے اسی طرح اس کی ہدایت بھی عالم اور نسل انسانی کے پورے نظام پر حاوی ہے۔ اور جس شخص کی معرفت اس ہدایت کا ظہور ہوا اس کی رسالت بھی تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔

کتاب الٰہی کی ہدایت تامہ اور فیضان عمومی کی بابت ارشاد ہوا۔

تبارک الذی نزل الفرقان	وہ ذات بہت ہی بلند ہے جس نے حق و باطل
علیٰ عبدہ لیکون للعالمین	میں تمیز پیدا کرنے والی کتاب اپنے بندہ پر
نذیرًا۔	اتاری تاکہ وہ ساری دنیا کو ہوشیار اور بیدار کرے

صاحب رسالت کی امامت کبریٰ اور عالمگیر پیشوائی کا اعلان اظہار کیا گیا۔

یا ایھا الناس انی رسول اللہ	اے انسانو! میں تم سب کی ہدایت کے
الیکم جمیعًا۔	لئے بھیجا گیا ہوں۔

یہ وہی فرقان ہے جو انسان کی فطرت کو بیدار کرتا اور مشہور سچائیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ یہ وہی حق و باطل کی میزان ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے اور انبیاء کرام اسی کے ذریعہ قوموں کو محاسبہ کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں اور اسی طرف یہ قرآنی اشارہ ہے وکفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبًا آج تم خود ہی اپنا حساب کرتا رہا کرو۔

نیکی اور بدی کا معرکہ

اگرچہ سچائی تمام انسانوں کی مشترک میراث ہے مگر ذہنی اور عملی کیفیات کے اعتبار سے انسانوں کی دو قسمیں ہوگئی ہیں۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے جن کی سیرت راستی اور صداقت کے تاروں سے گوندھی گئی ہے۔ اور جن کی صالح فطرت اپنی اصل پر قائم ہے، یہ لوگ حق کے لئے زندہ رہتے اور حق کے لئے مرتے ہیں حق کے کانوں سے سنتے اور حق کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ حق کی حمایت میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور حق کی راہ میں مصائب و مشکلات سے کبھی نہیں گھبراتے۔ ان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ گمراہ انسان ہدایت پر آئیں، بدکردار تائب ہوں، راندۂ درگاہ خدا کا قرب حاصل کریں اور اپنی نیکی اور راست روی سے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں۔ وہ اس راہ میں دنیا کی ہر مصیبت اور جسم کی ہر اذیت اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ ان کو حق کی معیت نصیب رہے اور باطل کے [illegible] سے معمورہ ارضی پاک ہو جائے، ان پرستاران حق کو بسا اوقات [illegible] ہونا اور کانٹوں پر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ اور ایسی مصیبتیں [illegible] جن کے تصور سے انسان کی معصوم فطرت لرز اٹھتی ہے

یہ لوگ اگرچہ انگلیوں پر شمار کرنے کے قابل ہوتے ہیں مگر حق کی قوت ان کی پشت پر ہوتی ہے۔ اور غیب کا مخفی ہاتھ ان کی دست گیری فرماتا ہے بلاشبہ دنیا ان کو عظمت دینا نہیں چاہتی مگر روحانی مملکت کی تاجداری کے لئے ان ہی کو منتخب اور مخصوص کیا جاتا ہے۔ باطل پرستوں کا لشکر ان کے مقابلہ میں صف آرا ہوتا ہے اور طاغوتی تلواریں ان ہی کے سر پر چمکتی ہیں، مگر دلوں میں محبوبیت کا تخت بھی ان ہی کے لئے بچھایا جاتا ہے، ورلا اعیلے لگام زبانیں الزام و بہتان کے لئے ان ہی کی متلاشی ہوتی ہیں مگر محامد و ستائش کی بے شمار زبانیں بھی صرف ان کے لئے کھلتی ہیں اور آنے والی دنیا محبت اور عقیدت کے ساتھ ان ہی کو یاد کرتی ہے۔ حق یہ ہے کہ حق اور سچائی کی حمایت میں اپنا سب کچھ لٹا دینے والے زبانوں پر نہیں، دلوں پر اور جسم پر نہیں بلکہ روح پر حکومت کرتے ہیں اور ان ہی کو غیب سے ورفعنا لک ذکرک کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کی راہ مصلحین کی راہ سے بالکل مختلف ہے۔ اور جن کا شیوہ صرف بدی سے دوستی اور گمراہی سے محبت ہی نہیں بلکہ حق کو فنا کرنا، راستی کو کچلنا، اور انصاف کی گردن مروڑنا ان کی زندگی کا محبوب مشغلہ ہے وہ ابلیس کو اپنا رہنما بناتے نفس کی شرارتوں کو ابھارتے اور جرم معصیت کی نئی دنیا تعمیر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بظاہر کامیاب نظر آتے ہیں مگر غور کرنے سے شکست و نامرادی کے نشان ان کے چہرہ پر نظر آجاتے ہیں۔ وہ دیکھنے میں خوشحال معلوم ہوتے ہیں مگر بصیرت کی نگاہیں ان کے دلوں کو ویران ان کی روح کو مضطرب اور عقل کو تاراج دیکھتی ہیں اور صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ ضمیر کی ملامت نے ان کی فطرت کے آئینہ کو پاش پاش کر دیا ہے اور گناہوں کے تیزاب نے ان کی روح میں ناسور ڈال دیئے ہیں۔

محبوبیت و عظمت کا راز

نیکی اور بدی یا حق و باطل کے اس تقابل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ حق اور سچائی کی حمایت کرنے والوں کو عظمت و بزرگی کا وہ مقام کیوں حاصل ہوتا ہے جس سے رفیع اور بلند کوئی مقام نہیں اور وہ اس مرتبہ پر کس طرح پہونچتے ہیں جس پر ساری دنیا کے تمام مراتب قربان کئے جاسکتے ہیں اس سوال کا جواب بلا تامل ہر شخص دے سکتا ہے۔ یعنی دنیا میں چند مشہور و معلوم سچائیاں ہیں، جو لوگ ان پر عمل کرتے ہیں ان کے سروں پر عظمت کا تاج رکھا جاتا ہے اور امامت و پیشوائی ان کے حصہ میں آتی ہے اور جو لوگ ان سچائیوں سے اعراض کرتے اور فانی لذتوں کے پیچھے ان سے چشم پوشی کر لیتے ہیں وہ ذلت و رسوائی کے گہرے غار میں گرائے جاتے ہیں۔ دلوں میں ان کی طرف سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور گمنامی کی قبر میں ہمیشہ کے لئے دفن ہوجاتے ہیں۔ اگر نام زندہ رہتا ہے تو اس صورت سے کہ خدا کی مخلوق ان پر لعنت بھیجتی ہے اور ان کے ناموں پر نام سنتے ہی تنفر اور انقباض پیدا ہوجاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق کو پہچانا، سچائی کو اپنا دستور العمل بنایا اور سچوں کے سردار قرار پائے انہ کان صدیقا نبیا نمرود نے کسی کی معلوم و مشہور سچائیوں کو قبول کرنے سے انکار کیا اور انتباہ کے باوجود اس کی فطرت بیدار نہ ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو جھوٹوں اور باطل پرستوں کی سرداری ملی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق کی روشنی نظر آئی لہٰذا حق پر فدا ہوگئے فرعون کو بھی وہی حق نظر آیا۔ مگر اس کو تسلیم کرتے ہوئے اس نے عار محسوس کی اور راندہ درگاہ ہوا۔ آج فرعون کا نام ہی اس کی باطل پرستانہ سرگذشت کا ایک ضخیم دفتر ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی شخص اس نام کو نشاط و انبساط کے ساتھ سن سکے۔

حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق کے محبوب چہرہ پر نظر ڈالی اور اپنی سیرت مقدسہ کو حق ہی کے سانچے میں ڈھالا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپ روحانی دنیا کے پیشوائے اعظم قرار پائے۔ آج دنیا آپکو امام المتقین سمجھتی ہے اور کروڑوں انسان دن اور رات کے ہر لمحہ میں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود سلام بھیجتے ہیں۔

وہی حق جب ابولہب اور ابوجہل پر چمکا تو انہوں نے آنکھیں بند کرلیں۔ حق کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے اور باطل کی سرپرستی قبول کی، نتیجہ یہ نکلا کہ عظمت و بزرگی کی چادر ان کے سر سے اتار لی گئی وہ لعنت و ملامت کے لئے وقف کر دئے گئے۔ اور کروڑوں انسانوں کی زبانوں نے ان کی روح کو چھلنی کر ڈالا! اگرچہ حیرت کی بات ہے کہ فارس کا سلمانؓ حق پر فدا ہو اور مکہ کا ابوجہل کفر و ضلالت کا شیدائی بنا، حبش کے بلالؓ کو حق کی حمایت نصیب ہوئی اور سچائی کے نور نے اس کی صورت اور سیرت کو منور کر دیا مگر سرداران قریش نے تاریکی کو نور پر ترجیح دی اور ذات کا پیالہ منہ سے لگا کر نامرادی کی موت مرگئے۔ وما ربك بظلام للعبيد۔

متاع محبت

حق، انسان کی بیش قیمت متاع ہے اور محبوبیت کا مقام بھی حق ہی کو حاصل ہے۔ باری تعالٰی سراپا حق ہے اس لئے دلوں کا محبوب بھی وہی ہے اور اس کی محبوبیت میں کسی اور کو شریک کرنا اسلام کی اصطلاح میں شرک اور شدید معصیت ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ ایمان والے سب سے زیادہ خدا ہی سے محبت کرتے ہیں اور اسی کی محبت میں جیتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ محبوب کی خاطر خوشی اور فراخ دلی کے ساتھ جان و مال کی قربانی کی جاتی ہے اور سب کچھ لٹا دینے کے بعد کہا یہی جاتا ہے کہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

محبوب کے ساتھ جس درجہ کی محبت ہوگی اسی درجہ ...

بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ایک محبوب کے لئے صرف وقت کی قربانی کافی خیال
کی جاتی ہے، دوسرے کے لئے مال کی بھی نوبت آتی ہے اور کسی کے لئے
جان اور مال کی قربانی کے بعد بھی یہی خواہش رہتی ہے کہ اگر ہزار جانیں بھی ہوتیں
تو فدا کر دی جاتیں۔ اگر ہفت اقلیم کی بادشاہت بھی ہوتی تو اس پر نثار کر دی جاتی
قیمتی سے قیمتی مال، تمام راحت، عزت و آبرو، خواہشات و توقعات غرض روح
اور جسم کی قربانی کے لئے انسان تیار ہو جاتا ہے بشرطیکہ محبت پختہ ہو اور
ہوس و خودغرضی کا معاملہ درپیش نہ ہو۔

محبت کا ایک مقام تو یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی خاطر جسمانی
اور روحانی اذیتیں برداشت کرے، اس کے نام پر ہر ذلت و خواری تکلیف
و مشقت اور ہر غم و مصیبت کو اپنے سر لے لے اور حرف شکایت زبان پر نہ
لائے اور یہ خیال کرتا رہے کہ کبھی تو محبوب کی توجہ میری طرف ہوگی، اور ان
مصائب کا کسی نہ کسی دن تو خاتمہ ہوگا، وہ تکلیفیں برداشت کرتا ہے مگر ان
کے خاتمہ کا منتظر ہی رہتا ہے، وہ اذیتوں کو سر لیتا ہے مگر ان کی خلش اور چبھن
بھی محسوس کرتا ہے اور ان کے ازالہ کی تدابیر بھی اختیار کرتا رہتا ہے۔

کمال محبت

محبت کا دوسرا مقام یہ ہے کہ محبوب کی خاطر جو اذیت اور مصیبت
بھی برداشت کی جائے وہ روح کی غذا بن کر رہ جائے محب کو ہر تکلیف میں
لذت محسوس ہو، ہر ذلت میں عزت نظر آئے ہر ناکامی، کامیابی اور مقصد دوستی
کا جلوہ دکھائے، اور یاس و قنوط کے لئے دماغ کے کسی گوشہ میں بھی
گنجائش باقی نہ رہے یہ مقام جب کسی کو بھی حاصل ہو جائے پھر وہ کونسی
چیز ہے جو محبت اور حق کی راہ میں نثار نہیں کی جا سکتی!

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ماں اپنے بچے کے لئے کس قدر مصیبتیں
اٹھاتی ہے اور اس کی خدمت کے لئے کس طرح اپنی جان کو وقف کر دیتی
ہے پہلے تو نو ماہ تک اس کو پیٹ میں رکھتی ہے، پھر وضع حمل کے بعد اس
کو چھاتی سے لگا کر اپنا خون پلاتی ہے، بچہ روتا ہے تو وہ بے تاب ہو جاتی ہے
بیمار ہوتا ہے تو پہلے اپنے آپ کو زندہ درگور کر لیتی ہے اپنے جسم پر کپڑے
نہ ہوں تو پروا نہیں مگر بچہ کو ضرور کپڑے پہنائے گی اور سردی گرمی سے
بچانے کے لئے اپنی تمام کوششیں ختم کر دے گی۔ بچہ راتوں کو جاگتا ہے،
غلاظت سے بستروں کو ملوث کر دیتا ہے اور ہر آن ماں کی چھاتیوں سے
لپٹا رہتا ہے، سوچو! بچہ ماں کے لئے کتنی بڑی مصیبت ہے، اس نے اپنی
ماں کی تمام راحتوں کو ذبح کر کے رکھ دیا ہے۔ مگر کیا ماں بھی اس مصیبت
کو مصیبت ہی سمجھتی ہے؟ کیا اس کو بھی بچہ کی وجہ سے وہ اذیت پہنچتی ہے جس
کا احساس ہر دیکھنے والے کو ہوتا ہے؟

آپ کسی بچہ کی ماں سے یہ کہہ کر تو دیکھئے کہ خدا کی بندی! تو کس
[illegible] بچے کی خاطر سردی سہتی ہے [illegible] تیرا بچہ

راتوں کو اٹھا اٹھا کر جگاتا ہے اور ہر قسم کی مصیبتیں سر پر ڈالتا ہے، آ میں
تجھے ان مصائب سے نجات پانے کا طریقہ بتاؤں تو جا اور بچہ کو کسی جگہ
پھینک آ، یا کسی عورت کو دے کر اپنا پیچھا چھڑا لے اور آرام کے ساتھ
زندگی بسر کر، نہ رات کو جاگنے کی مصیبت نہ دن کو جان گھلانے کی ضرورت
بس اٹھ اور بچہ کو اپنے سینے سے جدا کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار بنا۔ اب
آپ دیکھئے کہ بچہ کی ماں اس ہمدردانہ مشورہ کا کیا جواب دیتی ہے، وہ
یقیناً آپ کا منہ نوچ لے گی، دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دے گی اور
چلا کر اور غصہ ہو کر آپ کے پیچھے پڑ جائے گی اس کی وجہ صرف یہ ہے
کہ آپ نے بچہ کی وجہ سے ماں کی جن تکلیفوں کو مصیبتوں کے رنگ میں دیکھا
ہے وہ مصیبتیں اس کے لئے روح کا سکون، قلب کی راحت اور آنکھوں
کی ٹھنڈک بن چکی ہیں، وہ اپنے بچہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا چکی ہے
اور راتوں کا جاگنا، جسمانی اور ذہنی اذیتیں برداشت کرنا، اس کی غذا بن چکا
ہے اور وہ ہر مصیبت اور ہر تکلیف میں ایک نئی لذت اور پرکیف سرور محسوس
کرتی ہے اور نہیں چاہتی کہ ان لذتوں اور راحتوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی
اسے محروم کیا جائے۔

اسلام اور راز محبت

اگر آپ نے قرآن کریم کا بالغ نظری سے مطالعہ کیا ہے تو یہ حقیقت
آپ پر پوشیدہ نہ رہی ہوگی کہ کتاب الٰہی میں اس کمال محبت کا نام اسلام
رکھا گیا ہے، اور ہر جگہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ دنیا سے اس کمال محبت
کا توشہ لے کر جائے اور محبوب کے دربار میں اس کو پیش کر دے۔

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ	اے ایمان والو! تم اپنی حفاظت اور بچاؤ کا
حق تقاتہ ولا تموتن الا و	سامان پیدا کرو اور تمہیں موت بھی آئے تو اس
انتم مسلمون۔	حالت میں کہ تم مسلم ہو۔

سبحان اللہ! جو موت کمال محبت کی راہ میں آئے اس سے بڑھ کر
تسکین بخش اور کون سی موت ہوگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی حکمرانی
اور تاجداری کے ساتھ اپنے مولا سے جو سب سے بڑی نعمت طلب فرماتے
ہیں وہ یہی کمال محبت (اسلام) ہے جو موت کو زندگی مصیبت کو راحت
آگ کو گلزار بنا دیتی ہے۔

رب توفنی مسلما	اے میرے پروردگار! میرا خاتمہ اسلام پر کیجیو
والحقنی بالصالحین۔	اور میری رفاقت صالحین کے ساتھ ہو۔

کمال محبت کا یہی وہ مقام ہے جو انسان پر قرب الٰہی کے دروازے
کھولتا اور روحانی و مادی سعادتوں کی راہیں کشادہ کرتا ہے اور اسی کی پہلی شرط
یہ ہے کہ لقاء محبوب کے لئے محبت کا دعویدار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نفس
کے ساتھ ہر محبوب چیز کو اس پر قربان کر دے۔

من کان یرجوا لقاء	جو شخص دیدار الٰہی کا امیدوار ہے تو

فان اجل اللہ لآت ۔ سمجھ لے کہ اس کے لئے موت ہے

اسی طرف محبوب رب العالمین سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے ۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ و الناس اجمعین ۔ — جب تک تم مجھے اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ سے زیادہ محبوب نہ رکھو گے ۔ ایمان کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتے ۔

اسی مقام کی تشریح کتاب الہٰی نے اس طرح فرمائی ہے ۔

"سے بنی نوع ۔ اگر تمہیں خدا اور رسول سے زیادہ اور جہاد حق سے بڑھ کر اپنے ماں باپ ۔ بھائی رشتہ دار بیویوں اور مال و دولت سے محبت ہے اور اس تجارت سے شغف ہے جس کے خسارہ کا تمہیں ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے ۔ تم خدائے تعالےٰ کے آخری فیصلہ کا انتظار کرو"

(قران حکیم)

غرض "اسلام" نام ہے کمال محبت کا اور "مسلم" نام ہے اس محب صادق کا جو کمال محبت کی راہ میں اپنی تمام عزیز چیزوں کو حتیٰ کہ اپنی جان مال کو بھی قربان کر دے اور یہ قربانی اس پر شاق نہ گزرے بلکہ مصیبت و آزمائش کے سلسلہ کی تمام کڑیاں اس کے لئے سکون قلب جمعیت خاطر اور قرۃ العین بن جائیں ۔ اور ہر اذیت میں اس کو لذت محسوس ہو اور اس میں صبر و استقامت کی وہ روح پیدا ہو جائے کہ اگر سر پر کوہ ہمالیہ بھی گر پڑے تو عقیدت و محبت کے آبگینہ کو ٹھیس نہ لگے ۔ اگر اس نے محبت کی راہ میں قربانی کی اور مصیبتوں سے گھبرا گیا تو اس کا دعویٰ سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ کمال محبت نہیں ہو سکتا اور ہوسناکی سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ۔

امامت اور قربانی

جو شخص اپنی سیرت کے نقش و نگار قربانی کے خون سے بنا کر کمال محبت کا ثبوت دیگا اور محبوب کی ہستی میں گم ہو کر سراپا محبوب بن جائیگا اسی کے سر پر امانت اور پیشوائی کا تاج بھی رکھا جائے گا ۔ کہنے کو تو "امانت" ایک لفظ ہے ۔ مگر اس کے حصول میں قربانیوں کے جن مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے ۔ اور قدم قدم پر خواہشات و داعیات کا جس طرح گلا گھونٹنا جاتا ہے ۔ اس کے ادراک کے لئے تیز بصیرت کی ضرورت ہے ایک انسان حق اور سچائی کی خاطر خواہشات کو ترک کرتا ہے ۔ عیش و آرام چھوڑ کر مصائب و نوائب کے شکنجوں میں کسا جاتا ہے قوم اور ملک کی دشمنی مول لیتا ہے ۔ بیوی اور عزیز اولاد سے منہ موڑتا ہے ۔ وطن اور ملک کو خیر باد کہتا ہے اور مال و دولت اور جان کو نثار کرتا ہے ۔ پھولوں کی جگہ کانٹوں پر سوتا اور کھانے کی جگہ خون جگر پیتا ہے ۔ تب کہیں جا کر امامت اور پیشوائی کے مرتبہ پر پہونچتا ہے اور خلعت ، صدیقیت ، اختیار اور اصطفاً کا مخاطب ہوتا ہے ۔

قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی یا کمال محبت ان تین چیزوں کا مجموعہ ہے ۔

(۱) یقین کامل ۔

(۲) اطاعت و بندگی ۔

(۳) صبر و سکون ۔

یقین کی چٹان ، کمال محبت یا قربانی کی خشت اول ہے جو انسان کو شک و تذبذب کی آلائشوں سے پاک کر کے اس کے اندر عزم و استقلال کی وہ صلابت پیدا کر دیتی ہے کہ مشکلات کے پہاڑ بھی ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے ہیں اور دنیا کی بڑی سے بڑی قوت اور مادیت کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس کے یقین کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتی ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یقین کی مملکت کے شہنشاہ تھے اس دولت سے پوری طرح بہرہ ور ہو چکے تھے

وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموٰت والارض ولیکون من الموقنین ۔ — ہم نے اس طرح ابراہیم کو زمین و آسمانوں کی حقیقت بتائی (اور کائنات کے اسرار ان پر کھولے) تاکہ ان کا شمار بھی یقین کرنے والوں میں ہو جائے ۔

اس کے بعد اطاعت کا درجہ ہے کیوں کہ جس شخص میں یقین کی قوت جتنی زیادہ ہو گی اسی قدر اس میں اطاعت و بندگی ، فرماں برداری اور چاکری کی روح بھی پیدا ہو گی ۔ اگر یقین کمزور ہے اور تکمیل کا مرحلہ طے نہیں ہو چکا ہے تو عمل و اطاعت میں بھی خامی رہے گی اور اس میں وہ پختگی پیدا نہ ہو سکے گی ۔ جو ابتلاء ، اور آزمائش کی ضربوں کو برداشت کر سکے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ میں چونکہ ایقان کی قوی روح پیدا ہو چکی تھی اس لئے ان میں اطاعت و بندگی کا جذبہ بھی درجہ کمال کو پہنچ چکا تھا ۔

آپ معلوم کر چکے ہیں کہ اسلام کمال اطاعت اور کمال محبت کا نام ہے اس لئے جب ان سے کہا گیا کہ بندگی ، اطاعت اور قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ تو ان کی ایقانی روح نے پکار کر جواب دیا کہ بندگی اور چاکری کے سوا اور ہمارے پاس کیا چیز ہے ۔

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ۔ — جب اس سے کہا گیا کہ تابعدار بن جاؤ اس نے جواب میں کہا میں تو جہانوں کے پروردگار کا مطیع بن چکا ہوں

یقین اور صبر

یقین اور اطاعت کے بعد صبر کا درجہ ہے کہ راہ حق میں اور محبوب کی خاطر خواہ آسمان ہی ٹوٹ پڑے مگر دل پر میل نہ آئے اور تمام تکلیفوں و کلفتوں کو نہ صرف یہ کہ خندہ پیشانی سے برداشت کرے بلکہ ان مصائب میں خاص لذت محسوس کرے اور [illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے لخت جگر سے فرمایا "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھ کو ذبح کر رہا ہوں اب بتا میں کیا کروں؟" حضرت اسمٰعیلؑ نے یقین و اطاعت کی پوری قوت کے ساتھ جواب دیا۔

افعل ماتؤمر ستجدنی — آپکو تو اطاعت سے کام ہے لہذا وہی کیجئے
انشاء اللہ من — جسکا حکم ہوا ہے۔ اگر میں تو آپ مجھے انشاءاللہ
الصابرین۔ — صبر کرنیوالوں میں پائیں گے۔

گویا کمال محبت کے لئے یقین، اطاعت اور صبر کی جو شرطیں تھیں وہ اس طرح پوری ہوگئیں اور جب ان کی تکمیل ہوچکی تو نا ممکن تھا کہ اس کمال محبت کا فائدہ ہوت کران ہی کی طرف نہ آتا اور امامت و پیشوائی کا روحانی تاج انکے سر پر نہ رکھا جاتا۔ باری تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دی۔

انی جاعلک للناس — ہم تم کو تمام لوگوں کا امام اور پیشوا بنائیں
اماما۔ — گے۔

امامت و عظمت کے لئے جو شرائط ہیں وہ صرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے ہی مخصوص نہیں ہیں بلکہ یہ منصب عظمٰی اور مرتبہ علیا جس کو بھی عطا ہوگا اس کو ان ہی تین منزلوں سے گزرنا پڑے گا۔ راہ ایک ہے۔ رہگذر بہت ہیں۔ جو بھی آئے گا اسی راہ سے آئے گا اس کے سوا پیشوائی کی بلندی پر پہونچنے کے لئے کوئی دوسری راہ نہیں ہے

وجعلناھم ائمۃ یھدون — ہم نے ان (انبیاء) کو امامت بخشی کہ وہ ہماری
بامرنا لما صبروا وکانوا — ہدایت پر چلتے تھے اور انہوں نے صبر اختیار
بآیاتنا یوقنون۔ — کیا اور انکو ہماری آیات پر پورا یقین تھا۔

غور کرو ایھدون بامرنا یعنی اطاعت و بندگی اور صبر و یقین کو امامت و عظمت کے لئے کس طرح ایک ہی آیت میں جمع کر دیا ہے اور کمال محبت کے حصول کے لئے جن شرائط کی ضرورت ہے ان کو کس خوبی سے واضح فرمایا ہے

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے جب باری تعالٰی کے حضور میں کمال محبت کا ثبوت پیش کر دیا تو اس سے رب العالمین کا کوئی فائدہ نہ ہوا اگر ہوا تو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کا کہ ان کو امامت عطا کی گئی۔ ان کو علیت اور مسلم کا خطاب دیا گیا، ان کو خلیل کہا گیا۔ ان کا اصطفاء اور اختیار ہوا اور نوع انسانی کو ان کی اطاعت کی ہدایت کی گئی۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا۔ — ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو حنیف تھے۔

خون اور گوشت کا پردہ

جب یہ بات معلوم ہوچکی کہ کمال یقین۔ کمال اطاعت اور کمال صبر کے سرچشمہ سے ہی کمال محبت کی سوتیں نکلتی ہیں اور کمال محبت کا ہی دوسرا نام قربانی ہے تو اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ حقیقی اور اصلی قربانی کونسی ہے جس نے یکجہتی، پائداری اور [illegible] کمال محبت کا نام پایا ہے اور جو اسوۂ ابراہیمی میں نگینہ کی طرح چمکتی ہے۔

عام طور پر خیال یہی ہے کہ حضرت خلیل اللہ اپنے فرزند کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ مگر خداوند تعالٰی نے ان کی جان کے فدیہ میں ایک بھیڑ کو ذبح کرنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ بھیڑ ذبح ہوئی اور اس کو فدیت و ایثار کا مظہر قرار دیا گیا جو بطور یادگار آج تک قائم ہے۔ گویا حضرت ابراہیمؑ کی مقدس زندگی کا صرف یہی کمال تھا کہ انہوں نے فرزند کو ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹا دیا اور ان کی گردن پر تیز چھری رکھدی! لیکن یہ خیال اصلاح کا محتاج ہے، حضرت خلیل اللہ کا جوش فدویت و ایثار صرف اس قربانی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ان کی پاک اور پر نور زندگی کا ایک ایک قدم صبر، ایثار اور قربانی کا اسوہ اور نمونہ بن کر سامنے آتا ہے۔ چونکہ قربانی کی حقیقت چوپایوں کے پیکر خاکی اور ان کے خون میں ظاہر کی گئی ہے اس لئے اس کا اصل جوہر نفس کی قربانی، مال و دولت کے ایثار، عزت و وطن کی دوری اور ترک لذات میں تلاش کرنا چاہئے گویا چوپائے کی قربانی کی تکمیل خواہشات کی قربانی پر موقوف ہے جو شخص جانور کی قربانی کرتا ہے مگر نفس کو ذبح کرنے سے ڈرتا ہے اور حق کے مقابلہ میں خواہشات کو کچلنے پر آمادہ نہیں ہوتا وہ قربانی کی حقیقت سے ناآشنا اور رسم و رواج کا شیدائی ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا — قربانی کا گوشت اور خون خدا تک نہیں
ولا دماءھا ولکن — پہنچتا۔ بلکہ قربانی سے جو تقویٰ حاصل ہوتا
ینالہ التقوی منکم۔ — ہے وہی اس کے دربار میں پہنچتا ہے

ایثار مجسم

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی روشن زندگیوں میں صرف ایک قربانی نہیں۔ بلکہ بے شمار قربانیاں نظر آتی ہیں انہوں نے رضائے مولیٰ پر رشتہ پدری اور فرزندی کو ہی قربان نہیں کیا بلکہ ان تمام چیزوں کو نثار کر دیا۔ جو ان کے قبضہ و اختیار میں تھیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو باپ سے محبت تھی۔ ایسی ہی محبت جیسے کہ عام فرزندوں کو ہوتی ہے باپ نے ان کو لاڈ سے پالا۔ اپنے آرام کو قربان کرکے ان کی پرورش کی اور پدرانہ محبت و شفقت کا تخت ان کے دل میں بچھا دیا۔ مگر چونکہ وہ (آزر) بت پرست اور حق کے دشمن تھے۔ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا تھے اور سچائی کے پیغام کو خیرہ چشمی کے ساتھ رد کرچکے تھے اس لئے حضرت خلیل اللہ نے پہلی قربانی یہ کی رشتہ پدری و فرزندی کو بالائے طاق رکھ کر ان سے ترک موالات پر آمادہ ہوئے اور ذرا پرواہ نہ کی کہ دنیا کیا کہے گی اور باپ کی عظمت و بزرگی کو اس ترک و ہجر سے کتنا صدمہ پہونچے گا۔

فلما تبین انہ عدو — جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن
اللہ تبرأ منہ۔ — ہے تو اس سے علیحدہ ہوگئے

افراد سے کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے، اور قوم کی سطوت و عظمت اشخاص کے لئے کتنی اہمیت رکھتی ہے؟ افراد، افراد سے بگاڑ پیدا کرسکتے ہیں مگر جماعت اور قوم کی معمولی خفگی بھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ ایک شخص دو چار اور دس پانچ اشخاص کو ناراض کرسکتا ہے مگر قوم کو ناراض کر کے زندہ نہیں رہ سکتا مگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے سامنے قوم کا سوال نہ تھا حق اور سچائی کا سوال تھا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ قوم سچائی کو چھوڑ بیٹھی ہے تو وہ فوراً قوم کو چھوڑ بیٹھے۔ وہ نیکی اور حق سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدائی اختیار نہ کی۔ آپ نے قوم سے کہا تم حق کے دشمن ہو اس لئے میں تمہارا دشمن ہوں۔

ا نتم وا اباءکم الاقدمون فانہم عدو لی الا رب العلمین یاقوم انی بریٔ مما تشرکون۔

تم اور تمہارے باپ دادا سب میرے دشمن ہیں۔ دوست اور محبوب تو صرف ایک ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے میری قوم! میں تمہارے شرک سے بری ہوں۔

رسم و رواج کی محبت دلوں میں اس قدر راسخ ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی قوت بھی اس کو دور نہیں کر سکتی۔ مصلحین کو مشکلات رواج پرستوں ہی میں پیش آتی ہیں کیونکہ ان پر نہ کوئی دلیل و حجت کارگر ہوتی ہے اور نہ کوئی نصیحت ان پر اثر انداز ہوتی ہے اوہام پرست اور رواج کے بندے بڑے سے بڑا نقصان برداشت کرلیں گے، مگر آبا پرستی اور اندھی تقلید کے خلاف ایک لفظ بھی نہ سن سکیں گے۔ مگر حضرت خلیل کی قربانی دیکھو کہ ان کے سامنے صرف حق کا سوال ہے جس کے لئے وہ آباؤ اجداد اور قوم کی قدیم رسموں اور خاندان کی بت پرستانہ روایتوں کو ایک لمحہ میں دل سے نکال کر پھینک دیتے ہیں اور جمہور کی متفقہ آواز کی کوئی پروا نہیں کرتے۔

تاللہ لاکیدن اصنامکم۔

خدا کی قسم میں تمہارے بتوں کے خلاف ایک ترکیب نکالوں گا

چنانچہ آپ نے قوم کے بتوں کو پاش پاش کرکے رسم و رواج اور اجتماعی ضلالتوں کا قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا اور قوم سے صاف صاف کہدیا۔

واعتزلکم وما تعبدون من دون اللہ وادعوا ربی عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا۔

میں تم سے اور تمہارے مصنوعی معبودوں سے علیحدہ ہوتا ہوں اور اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کیونکہ میرا پروردگار میری دعاؤں کو فراموش نہیں کرے گا۔

ایثار کا کمال

کون نہیں چاہتا کہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب عزت اور ذیوقار بنے اور اس کو امتیازی برتری اور خلاق تفوق حاصل نہ ہو؟ لوگ امراء اور بادشاہوں کا قرب کیوں تلاش کرتے ہیں؟ صرف اس لئے کہ ان کے سہارے ان کی عزت بھی قائم ہو جائے اور بڑوں کی وجہ سے ان کو بھی بڑا سمجھا جائے۔ لوگ اعزاز و مناصب اور القاب و خطابات پر کس طرح جان دیتے ہیں اور ان کے لئے ان کو کیسی کیسی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں، مگر حضرت خلیل اللہ کے ایثار کو دیکھو کہ وہ حق اور سچائی کی خاطر اپنے زمانہ کے ایک باجبروت بادشاہ سے بگاڑ لیتے ہیں۔ اور اللہ کے بارے میں گفتگو کر کے اس کو مبہوت اور ذلیل و خوار کرتے ہیں۔

حاج ابراہیم فی ربہ ان اتاہ اللہ الملک۔

حضرت ابراہیم اس شخص سے جس کو خدا نے بادشاہی عطا فرمائی تھی اپنے رب کے سلسلے میں جھگڑ بیٹھے۔

کیا یہ کم قربانی ہے؟ اگر ایک طرف حق ہو اور دوسری طرف سلطان جابر تو کون ہے جو حق کا ساتھ دے اور بادشاہ کی دشمنی اپنی گردن پر لے؟

وطن کی محبت اور گھر کی الفت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟ اور کون یہ چاہے گا کہ حق کی ذرا سی بات پر اس وطن کو چھوڑ دے جس کی گود میں اس نے پرورش پائی ہے جس کا پانی پیا ہے اور جس کے گلی کوچوں میں کھیلا اور کودا ہے؟ مگر دیکھو راہ حق کا یہ مسافر نیکی اور راستی کی خاطر بلا تامل ترک وطن پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

انی ذاھب الی ربی سیھدین۔

میں تو اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہ میری رہنمائی ضرور فرمائے گا۔

جان کی قربانی آہ! کیا خوفناک تصور ہے جان کی حفاظت اور نفس کی محبت پر کچھ لکھنا بے سود ہے۔ کہ ہر نفس کو اپنی قدر خود معلوم ہے حضرت خلیل اللہ کو دھمکی دی گئی کہ اقتلوہ او حرقوہ اس کو قتل کر دو یا جلا کر خاک و سیاہ کر دو چنانچہ دشمنوں نے آپ کو آگ کے الاؤ میں جھونک دیا اور آپ خوشی خوشی اس میں داخل ہو گئے۔ لیکن حق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنے محبوب پر جان عزیز نثار کر دی۔ غرض دنیا کی وہ کونسی محبوب سے محبوب چیز ہے جس کو آپ نے حق کی راہ میں قربان نہ کر دیا ہو اور کونسی مصیبت ہے جس کو آپ نے صبر و استقامت، انشراح و انبساط کے ساتھ برداشت نہ کیا ہو۔

عید میں قربانی

قربانی حضرت خلیل اللہ کے ایثار و اطاعت، فداکاری و جاں سپاری اور کمال محبت کا ثبوت ہے اور ان کی پیروی کا ثبوت دینے کے لئے ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بھی اپنے اندر اسی قسم کا جوشش اور فدویت پیدا کریں کہ اسی چیز پر ان کی خوشحالی و ترقی، قومی مسرت جماعتی عظمت و شان اور ملی تنظیم و اتحاد موقوف ہے۔

دنیا میں یہ صرف اسلام ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس نے قربانی کے نام میں عید کا مفہوم شامل کیا [illegible]

روشن کر دی کہ مسلمانوں کی حقیقی خوشی امت مسلمہ کی جماعتی مسرت اور قومی عظیم
مسرت قربانی میں مضمر ہے اور قربانی کے بغیر مسلمانوں میں نہ تو فکر عمل کی تڑپ
پیدا ہو سکتی ہے اور نہ جہاد فی سبیل اللہ کا کوئی داعیہ نشو و نما پا سکتا ہے یہی
قربانی ہے جس نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر فکر عمل کی راہیں کشادہ کیں
اور مشکلات کے قلعوں کو منہدم کر کے کامیابی اور کامرانی کے اس مقام بلند
پر پہنچا دیا۔ جہاں فکر و عمل کے نتائج بے پردہ ہو کر سامنے آتے ہیں

یہی قربانی ہے جس نے خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ
کے رفقاء کو تمام باطل قوتوں پر غالب کیا اور باطل کی بستیوں کو اجاڑ کر ایک
زندہ، خدا ترس، راستی شعار اور ہمدردیٔ نوع انسان قوم پیدا کر دی۔
عید کی خوشی نماز اور قربانی میں ہے قربانی سے حق کا آفتاب چمکا،
حق پرستوں کو کامیابیاں اور کامرانیاں بخشی گئیں۔ اور آج بھی اسی قربانی کی بدولت
مسلمان دینوی و دنیاوی سعادتوں سے بہرہ ہو سکتے ہیں۔

آلِ رسولؐ کیلئے

خونی دسترخوان

عراق کے ریگزار میں کوفہ کے مہمان کے سامنے کیسے کھانے چنے گئے؟ اور فرزند رسولؐ جگر گوشہ بتولؑ نے ان خوفناک کھانوں کو کس صبر و رغبت سے نوش فرمایا؟ ان سب سوالات کے جواب کیلئے آپ کتاب "سیدؑ کا لال" عرف مظلوم کربلا پڑھئے جس میں وفات رسولؐ کے بعد سے کربلا کے واقعات تک تمام حالات مدلل و مفصل لکھے گئے ہیں اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ "کربلا کے بعد" نامی کتاب پڑھئے جس میں بتایا گیا ہے کہ حادثۂ کربلا کے بعد آل رسولؐ پر کیا بیتی اور شمر، زیاد، ابن زیاد جیسے لعینوں کا کیا انجام ہوا مختار ثقفی کی تلوار کیونکر چمکی اور سادات بنی فاطمہؑ پر بنی امیہ اور بنی عباس نے کیا مظالم توڑے؟ اور بنی فاطمہؑ نے بار بار ان ظالم حکومتوں کے خلاف جہاد آزادی شروع کر کے مصر میں کیونکر اپنی حکومت قائم کی؟ اس فاطمی حکومت نے کیا کارنامے انجام دئے اور دولت فاطمی کا خاتمہ کیونکر ہوا؟ دونوں کتابوں کی لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے۔ قیمت تین روپئے علاوہ محصول

کمالِ فدویت کا بلند مقام

(از جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

دنیا کا نظام جن الٰہی قوانین پر قائم ہے ان میں سے ایک قانون یہ بھی ہے کہ اشیاء کو ان کے کمالات کی طرف ترقی دینے میں جس طرح مبداء فیاض کی طرف سے حسبِ قدر مراتب، جود و بخشش کا فیضان ہوتا ہے، اسی طرح خود اشیاء کو بھی کمال کے ہر نئے مرتبے میں اپنے پچھلے مرتبے کے لوازم اور مالوفات و مرغوبات کو قربان کرنا پڑتا ہے، اور اس قربانی کے بغیر تحصیلِ کمالات کے سفر میں وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ بخار کو پانی بننے کے لئے اپنی آزادی اور ہوائیت کو قربان کرنا پڑتا ہے، اور وہ تقییدات قبول کرنی ہوتی ہیں جو مائیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پانی کو برف بننے کے لئے پھر رہی سہی آزادی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے، اپنے بہت سے آبی خواص کی قربانی دینی ہوتی ہے، تب جا کر اسے پتھر کی سی سختی اور شیشے کی سی صفائی اور چمک میسر ہوتی ہے۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بخار کے لئے حالتِ بخاریہ میں رہتے ہوئے اور ہوا کی سی آزادی و لطافت رکھتے ہوئے وہ کمالات بھی جمع ہو جائیں جو صورتِ مائیہ کے ساتھ مخصوص ہیں، اور وہ کمالات بھی جو برف کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

یہ سنت اللہ ہے جس میں کوئی تغیر اور تبدل نہیں۔

ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔ تمام مخلوقاتِ عالم پر یہی قانون جاری ہے، اور سب کی طرح انسان بھی اس کے زیرِ اثر ہے۔ نطفہ اپنی صورتِ نطفیہ کو قربان کرکے صورتِ انسانیہ حاصل کرتا ہے۔ بچہ اپنے بچپن کو قربان کرکے جوانی حاصل کرتا ہے، اور جوان اپنی جوانی کھو کر بڑھاپے کی بزرگی حاصل کرتا ہے۔ پھر زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں ترقی کرنے اور اعلیٰ مراتب تک پہنچنے کے لئے انسان کو کچھ نہ کچھ قربانیاں نہ دینی پڑتی ہوں۔ بڑائی اور بزرگی کا دامن ہر میدان میں قربانی اور ایثار کے ساتھ وابستہ ہے۔ ایک بڑے فائدہ کے لئے بہت سے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بڑی لذت کے لئے بہت سی تلخیاں گوارا کرنی ہوتی ہیں۔ ایک اعلیٰ مرتبے کے لئے بہت سے ان مرتبوں کو ہاتھ سے دینا پڑتا ہے جو ادنیٰ مراتب میں حاصل تھے۔ جس عالم کی جلالتِ علمی پر آپ رشک کرتے ہیں، اس سے پوچھئے کہ اس نے کتنی راتیں آنکھوں میں کاٹی ہیں، اور کتنا خونِ جگر تحقیق و اکتشاف کی راہ میں کھپایا ہے۔ جس ملک التجار کی دولت کو دیکھ کر آپ کے منہ میں پانی بھر آتا ہے، اس سے پوچھئے کہ روپیہ کمانے کی جد و جہد میں کس طرح اس نے دن کے آرام اور رات کے چین کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ جس مدبرِ سلطنت کے اقتدار و شان و شوکت کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں، اس سے پوچھئے کہ اسے کتنی کشمکش، کتنی پریشانیوں، کتنی ٹھوکروں اور کتنی [illegible] و جسمانی اذیتوں کے بعد اس مقام تک پہنچنا نصیب ہوا ہے۔ غرض زندگی کا کوئی میدان لے لیجئے، ہر جگہ آپ یہی دیکھیں گے کہ کمال اور ترقی کا ہیولیٰ [illegible] کے خون ہی سے تیار ہوتا ہے اور کمال کے مراتب جتنے بلند ہوتے ہیں ان کے لئے قربانیاں بھی اتنی ہی زیادہ درکار ہوتی ہیں۔

کمالِ حقیقی

دنیوی کمالات سب جزئی کمالات ہیں اس لئے وہ قربانیاں بھی صرف جزئی چاہتے ہیں۔ دنیوی کمالات جس قدر بھی ہیں سب کے سب مادی ہیں یا ان میں مادہ کی آمیزش ہے، اس لئے وہ قربانیاں بھی ایسی ہی چاہتے ہیں جو مادی قسم کی ہوں یا مادہ سے لگاؤ رکھتی ہوں۔ دنیوی کمالات کا مقصود نفس یا متعلقاتِ نفس کے لئے فوائد کا حصول ہوتا ہے، لہٰذا ان کے لئے صرف وہ چیزیں قربان کی جاتی ہیں جو نفس اور اس کے محبوبات اور مطلوبات سے ماسویٰ ہیں۔ مگر کمالِ حقیقی کا معاملہ ان سب سے جداگانہ ہے۔ یہ کلی کمال ہے۔ قربانی بھی کلی چاہتا ہے۔ مادہ سے مجرد اور منزہ ہے۔ اس لئے جسم کی نہیں نفس اور روح کی قربانی چاہتا ہے۔ گو ظاہری شکل کے اعتبار سے اس کے لئے بھی بہت سی ایسی قربانیاں دینی پڑتی ہیں جو مادی قسم کی ہیں، مادے سے لگاؤ رکھتی ہیں، لیکن دراصل وہ مادی قسم کی ہیں، یا مادے کی قربانیاں نہیں ہیں، بلکہ ان محبتوں اور دلچسپیوں، ان لذتوں اور ان علائق کی قربانیاں ہیں جو انسانی روح اس دنیا کی مادی اشیاء کے ساتھ رکھتی ہے۔ اس کمال کا مقصود نفس یا متعلقاتِ نفس نہیں بلکہ حق ہے، اس لئے وہ خود نفس کی قربانی چاہتا ہے، اور بشرطِ ضرورت نفس کے ساتھ ہر شے اس کے لئے قربان کرنی پڑتی ہے، جو نفس کو مرغوب ہو۔

یہی نکتہ ہے جسے قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آلِ عمران [illegible]) یعنی تم نیکی کے مقامِ رفیع تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ وہ چیزیں نہ خرچ کرو جنہیں تم عزیز و محبوب رکھتے ہو۔ یہ مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا لفظ اتنی وسعت رکھتا ہے کہ جان، مال، اولاد، رشتہ دار، دوست، وطن، قوم، عزت، شہرت، مہر و محبت، ہر لذت و مسرت، عیش و آرام، عقائد و افکار، حریتِ خیال و آزادیٔ عمل، غرض ہر محبوب و مرغوب شے اس میں داخل ہے۔ اور ان سب چیزوں کو مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے [illegible] حکم لگا دیا گیا ہے کہ نیکی کے اعلیٰ مراتب تک پہنچنا [illegible]

ان میں سے ہر چیز قربان کی جا سکتی ہے مگر حق سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ تم اس سے محبت رکھو۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ۔ جو چیز تمہارے دل میں اتنا گھر کر لے گی کہ اس کی محبت حق کی محبت سے بڑھ جائے اور حق کے مقابلہ میں تم اس کو عزیز رکھنے لگو، وہی بت ہے، صنم ہے، بنائے شرک و کفر ہے اور نیکی کے مقام تک پہنچنے میں وہی سنگ راہ ہے۔ اس کمال کو حاصل کرنا ہے تو پہلی ضرب اسی بت پر لگاؤ اور اس کو پاش پاش کر کے حق کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کر دو۔

نیکی کے راستہ میں پہلا قدم

غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اسلام میں اول سے لے کر آخر تک جو کچھ ہے قربانی ہی قربانی ہے۔ اسلام میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے انسان کو آزادیٔ فکر و آزادیٔ عمل کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ "اسلام" نام کے معنی ہی یہ ہیں کہ اب آپ اس کے لئے آزاد نہیں کہ جو عقیدہ چاہیں اختیار کریں اور جو راہ عمل پسند کریں اس پر چلنے لگیں بلکہ آپ کا کام وہ اعتقاد رکھنا ہے جو خدا اور رسول نے پیش کیا ہے اور ان احکام اور قوانین کے مطابق چلنا ہے جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کر دئے ہیں۔ اِتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ۔ (الاعراف: ۱) "جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری جانب اتارا گیا ہے صرف اسی کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر ان کی پیروی نہ کرو جن کو تم نے دوست بنا لیا ہے۔"

یہ "اسلام" یا "نیکی" کے راستہ میں پہلا قدم ہے اور اسی پر اتنی بڑی قربانی دینی پڑتی ہے کہ اچھے اچھوں کے قدم اسی مقام پر ڈگمگا جاتے ہیں۔ خبیث اور طیب کے امتیازات ہیں۔ فرائض اور طاعات ہیں حقوق و واجبات ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہے۔ داعیاتِ نفس قدم قدم پر انسان کو اثم و عدوان کی طرف کھینچتے ہیں۔ مگر اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ حدود اللہ پر نفس کی ساری خواہشوں کو بھینٹ چڑھاؤ، لذتوں کا خون کرو، فائدوں کو قربان کر دو۔ یہ تقویٰ اور پاکیزگی کی راہ بال سے زیادہ باریک ہے۔ انسان اس پر ایک قدم بھی اپنے جذبات و داعیات اپنے لطف اور اپنے فوائد کی قربانی دئے بغیر نہیں چل سکتا۔ فضل و احسان کا مقام تو بہت بلند ہے، فرائض و واجبات کے ٹھیک ٹھیک بجا لانے اور حقوق کو پوری طرح ادا کرنے، اور گناہ کے راستوں سے بچ نکلنے ہی میں نفس پر اتنا جبر کرنا پڑتا ہے، کہ قوت ارادی اور طاقت ضبط کے بڑے بڑے مدعیوں کے عجز کا راز آشکار ہو جاتا ہے۔

اسلام کی اصلی روح

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے، یہ تو صرف پہلا ہی قدم ہے، یہ پورا اسلام نہیں ہے بلکہ اسے محض اسلام میں داخلہ کا امتحان سمجھئے۔ اسلام صرف [illegible] نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں، بشرط استطاعت حج اور

زکوٰۃ ادا کریں۔ معاصی سے محترز رہیں اور حق ادا کرتے رہیں، بلکہ اسلام کی اصلی روح یہ ہے کہ حق کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز رکھیں اور جب موقع آئے تو کسی چیز کو بھی حق پر فدا کر دینے میں دریغ نہ کریں۔ اگر کوئی ایسا وقت آ جائے کہ ایک طرف حق ہو اور اس کے ساتھ جان و مال کا زیاں ہو، مصیبتیں اور تکلیفیں ہوں، رسوائیاں اور ٹھوکریں ہوں اور دوسری طرف باطل ہو اور اس کے ساتھ عیش و آرام ہو، لطف و مسرت ہو، شہرت و ناموری ہو، عزت اور طاقت ہو، تنخواہ اور خطاب ہو، جاگیر اور منصب ہو تو مسلمان وہی ہے جو حق کے پہلو کو اختیار کرے اور اس کی خاطر تمام مصائب اور نقصانات کو بخوشی برداشت کرے، اور تمام فوائد و منافع پر لات مار دے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (بقرہ ۱۹) "ہم ضرور تم کو کچھ خوف اور بھوک اور جان و مال اور ثمرات کے زیاں سے آزمائیں گے۔ اور اے نبی تو ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے جن پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔"

اگر کسی وقت خود اپنے باپ، بھائی، اہل خاندان اور دوست حق کے دشمن ہو جائیں تو مسلمان وہی ہے جو حق کے لئے ان سب کو چھوڑ دے اور کسی سے تعلق نہ رکھے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ (المجادلہ: ۳) "تم کوئی قوم ایسی نہ پاؤ گے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان بھی رکھتی ہو اور پھر اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے محبت بھی رکھے، چاہے وہ دشمنانِ خدا اور رسولؐ ان کے باپ یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔"

اگر کسی وقت قوم اور وطن کی حق سے دشمنی ہو جائے تو مسلمان وہی ہے جو حق کی خاطر قوم سے قطع تعلق کر لے اور وطن کو خیر باد کہہ دے ورنہ اس کو منافق کہا جائے گا، خواہ وہ کیسا ہی نمازی پرہیزگار ہو۔

فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ (النسا: ۱۲) "تم ان کو ہرگز دوست نہ بنانا جب تک کہ وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔"

اگر کسی وقت دشمنانِ اسلام کے خلاف جنگ کی ضرورت پیش آ جائے تو مسلمان وہی ہے جو سر ہتھیلی پر لے کر مرنے اور مارنے کے لئے نکل آئے اور حق کی خاطر جان قربان کر دینے میں ذرا دریغ

وہ شے ہے جس نے اس موقع پر کوتاہی کی اس کا دعویٰ اسلام جھوٹا ہے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عابد و زاہد کیوں نہ ہو:۔ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا (آل عمران: ۱۷) "جس روز دو جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی اس دن تم پر جو مصیبت آئی وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لئے تھی کہ مومنوں اور منافقوں کا فرق معلوم ہو جائے"

غرض اسلام کچھ نہیں ہے مگر حق پر فدا ہو جانے اور ہر عزیز سے عزیز تحفے فدا کر دینے کا ایک عاشقانہ جذبہ جس شخص میں یہ جذبہ موجود نہ ہو، جو شخص حق کے مقابلے میں جان یا مال، یا اولاد، یا ملک و قوم یا کسی اور دنیوی چیز کو عزیز رکھتا ہو اس کا اسلام ادھورا بلکہ بے جان ہے۔

انبیاء سابقین کی فداکاری

قرآن مجید میں طرح طرح سے اسی اسلامی روح کو پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اسی غرض کے لئے پچھلی امتوں کے انبیاء اور صالحین کے فداکارانہ واقعات کو مؤثر پیرایہ میں دہرایا گیا ہے۔ جب نوح علیہ السلام اپنی قوم کو حق کی طرف بلاتے ہیں، سالہا سال بلکہ قرنہا قرن تک شدید مصائب برداشت کرتے ہیں اور جب وہ نہیں مانتی تو خدا سے عرض کرتے ہیں کہ خدایا! ان کافروں میں سے ایک کو بھی جیتا نہ چھوڑ:۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (نوح: ۲) تو ان کی آنکھوں کے سامنے بیٹا غرق ہوتا ہے، بیوی تباہ ہوتی ہے۔ ساری قوم ڈوب جاتی ہے، وطن تہس نہس ہو جاتا ہے۔ مگر وہ ٹھنڈے دل سے سب کچھ برداشت کر جاتے ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام اپنی بدکار قوم کو چھوڑ کر ہجرت اختیار کرتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ایک طرف عیش اور شاہانہ عیش ہے۔ دوسری طرف قید اور ذلت ہے وہ بے تکلف عیش پر لات مار کر قید کو قبول کرتے ہیں اور اپنے خدا سے کہتے ہیں کہ پروردگار! جس لطفِ زندگی کی طرف یہ لوگ مجھے بلا رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جیل کی مصیبت مجھے زیادہ محبوب ہے رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ (یوسف: ۴) فرعون کے ساحروں پر جب حق ظاہر ہو جاتا ہے تو بلا تامل اعلان کر دیتے ہیں کہ:۔ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (الشعراء: ۳) "ہم پروردگار عالم پر ایمان لے آئے جو موسیٰ اور ہارون کا خدا ہے۔ فرعون ان کو سخت عذاب دے کر ہلاک کر دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالوں گا، اور تم کو کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا۔ مگر وہ جواب دیتے ہیں۔ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (طٰہٰ: ۳) "تجھے جو کچھ کرنا ہے کر گزر تیرا حکم تو بس اس دنیا تک ہی چل سکتا ہے" اصحاب کہف اپنی قوم کے مذہب سے انحراف کر کے کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدا اور زمین و آسمان کو چھوڑ کر کسی کی عبادت نہ کریں گے:۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا (الکہف: ۲) اور جب قوم کے راستے سے ان کا راستہ الگ ہو جاتا ہے تو گھر بار عزیز و اقارب سب کو چھوڑ کر ایک غار میں جا بیٹھتے ہیں۔

ابوالانبیاء کا اسوۂ حسنہ

ان سب سے بڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فداکاریاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ فرمایا ہے۔ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ (الممتحنۃ: ۱) اس پاک زندگی کے حالات پر نظر ڈالو کر دیکھو گے کہ یہ جوانی سے لے کر بڑھاپے تک مسلسل قربانی ہے، اور ایسی قربانی ہے جس سے بلند تر قربانی کا کوئی مرتبہ انسان کے تصور میں نہیں ہے۔

ہوش سنبھالتے ہی سب سے پہلے اپنے آبائی مذہب کو چھوڑتے ہیں، خاندانی روایات، قوم اور وطن کے طریقے سلطنت اور سلطان کے دین پر لعنت بھیجتے ہیں اور صاف صاف اعلان کرتے ہیں کہ:۔

يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا	لوگو! جن چیزوں کو تم خدا کے
تُشْرِكُونَ ۔ إِنِّي وَجَّهْتُ	ساتھ شریک کرتے ہو ان سے
وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ	میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے تو
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا	سب باطل معبودوں کو چھوڑ کر اپنا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔	رخ اسی ایک خدا کی طرف کر لیا
(الانعام: ۹)	ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

یہ ان کی پہلی قربانی تھی اور غور کرو کہ کیسی بڑی قربانی تھی۔ انسان جس ماحول میں پرورش پاتا ہے، اس کی ایک ایک چیز اس کے قلب و روح میں پیوست ہوتی ہے۔ باپ دادا سے جو طریقہ اس کو ورثہ میں ملتا ہے۔ اس کی محبت دل و دماغ پر اس طرح مسلط ہو جاتی ہے کہ وہ اس کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتا۔ عقل سے لاکھ دلیل کرو، لاکھ دلیلیں پیش کرو۔ اس کے بطلان کا آنکھوں تک سے مشاہدہ کرا دو تب بھی وہ اس کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ مگر ابراہیم حنیف کو دیکھو کہ جب حق ان پر ظاہر ہو گیا اور ہدایت وجدانی، اور مشاہدۂ آثار اور تفکر فی خلق اللہ سے یہ حقیقت ان پر کھل گئی کہ قوم اور قبیلے کا مذہب غلط ہے تو انہوں نے اس کو ٹھکرا دینے میں ادنیٰ تامل بھی نہ کیا اور پھر اس پر بھی بس نہ کی۔ تمام خوفناک نتائج سے بے پرواہ ہو کر اس کا اعلان بھی کر دیا اس لئے کہ جب باطل کے پرستار جھوٹے خداؤں کو پوجتے نہیں شرماتے تو حق کا پرستار سچے خدا کو پوجتے کیوں شرمائے؟ اور ان کو کس چیز کا خوف

کہتا ہے:

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۔ (الانعام: ۹)

اور میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیوں ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے نہیں ڈرتے جس کی کوئی سند اس نے تمہارے لئے نہیں اتاری؟ پھر بتاؤ کونسا فریق امن کا زیادہ حقدار ہے۔

قربانیوں کا طویل سلسلہ

اس اعلان کے بعد قربانیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ باپ سے جھگڑا ہوتا ہے، بادشاہ مقابلہ میں آتا ہے، مگر اللہ کا وہ بندہ جو سب سے منہ موڑ کر ایک اللہ ہی کا ہو چکا تھا، اپنی بات سے بال برابر نہیں ٹلتا، اور ٹلنا کیا معنی، بے خوف وخطر، قوت سے ٹکراتا ہے، ہر خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے، اور سر بکف ہو کر ابطال باطل و احقاق حق کی سعی کئے چلا جاتا ہے۔ باپ سے کہتا ہے:

يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۔ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۔ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۔ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۔ (مریم: ۳)

اے باپ! تو ان کی عبادت کیوں کرتا ہے جو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ تیرے کسی کام آ سکتے ہیں۔ اے باپ! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ تو میری پیروی کر میں تجھے سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ اے باپ شیطان کی بندگی نہ کر کہ شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے باپ! مجھے خوف ہے کہیں تجھے رحمٰن کی طرف سے عذاب آ گھیرے اور شیطان کا ساتھی ہو۔

جواب ملتا ہے:-

أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (مریم: ۳)

ابراہیم! کیا تو میرے خداؤں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور اپنی خیر چاہتا ہے تو میرے سامنے سے دور ہو۔

مگر باپ کی دھمکی سن کر اسلام کے اس جاں نثار مجاہد کا جذبۂ حق پرستی کچھ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کو معلوم ہو چکا تھا کہ خود اپنے باپ سے بھی اس معاملہ میں کسی رحم اور شفقت کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ جب باپ ہی اس کو مذہب باطل کی خاطر سنگسار کرنے پر تل گیا ہے تو قوم کے دوسرے لوگ ظلم وستم میں کیا کمی کریں گے، مگر یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے باوجود وہ قوم کے صنم خانے میں گیا اور ان جھوٹے خداؤں کو توڑ کر رکھ دیا جن کے آگے ساری قوم سر جھکاتی تھی قوم نے اس پر بازپرس کی تو بجائے ڈرنے اور خوف کھانے کے اس اکیلے بے یار و مددگار انسان نے پوری قوم اور جوش غضب سے دیوانی قوم کے مقابلہ میں اس طرح حق کی تبلیغ کی۔

أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۔ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔ (الانبیاء: ۵)

کیا تم خدا کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہو جو نہ تم کو کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور ان معبودوں پر جن کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کر رہے ہو کیا تم کچھ نہیں سمجھتے؟

اس جواب سے سارے مجمع میں آگ لگ جاتی ہے غیظ وغضب سے بھری ہوئی آوازیں بلند ہوتی ہیں:-

حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۔

اس کو جلا ڈالو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر کچھ کرنا ہے۔

دربار شاہی میں اعلان میں

آخر معاملہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ چار ہزار برس پرانی دنیا کا ایک مطلق العنان فرمانروا جیسا کچھ جابر مستبد اور ظالم ہو سکتا تھا اس کا اندازہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ آج اس روشن زمانہ میں بھی جب باقتدار لوگ اپنی مرضی کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتے اور اپنے مخالف پر ظلم وستم کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے تو چالیس صدی قبل کے ایک مطلق العنان والی ملک سے کیا توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنے مقابلہ میں رعیت کے ایک معمولی فرد کی جرأت کلام اور بحث ومناظرہ کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرے گا اور اپنے اقتدار کے خلاف کوئی بات سن سکے گا؟ حضرت ابراہیم جب اس کے سامنے پیش ہو رہے تھے تو ان کے لئے دو راہیں کھلی ہوئی تھیں، اور ان دونوں کے انجام سے وہ بے خبر نہ تھے۔ ایک راہ یہ تھی کہ بادشاہ کے سامنے جا کر حق وصداقت کے اظہار و اعلان سے زبان روک لی جائے، اور جان بوجھ کر باطل کے آگے سر جھکا دیا جائے اس کے نتیجہ میں شاہانہ عنایات، مناصب اور خطابات، اعزاز و اکرام، زر و جواہر کے ڈھیر، شہرت و ناموری، مقبولیت و ہر دلعزیزی

حقیقت یہ اس دنیوی منفعت کا حاصل ہونا یقینی تھا جس کا لالچ دنیا میں بڑے بڑے مضبوط سیرت والے انسانوں کے قدم پھسلا دیتا ہے دوسری راہ یہ تھی کہ بادشاہ کے مقابلہ میں صاف صاف حق کا اظہار کیا جائے اور جو کچھ باطل ہے اس کو باطل ٹھہرانے میں قطعاً کسی رعایت سے کام نہ لیا جائے۔ اس کا نتیجہ بھی اسے یقینی تھا کہ حضرت ابراہیم گویا اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، اور وہ انتہائی دردناک عذاب اور سخت وحشیانہ ظلم تھا جس کی ایک جابر فرمانروا سے توقع کی جا سکتی تھی ان دونوں راستوں کے نتائج سے پوری طرح باخبر ہونے کے باوجود اس سچے اور اصلی مسلمان نے دوسرا راستہ ہی اختیار کیا، اور بادشاہ کے سامنے پوری جرأت کے ساتھ کہا۔

رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ

"میرا رب وہ ہے کہ زندگی اور موت دونوں اسی کے دست قدرت میں ہیں" خدا کی تمام صفات میں سے اس خاص موقع پر صرف انہی دو صفات کو بیان کر دیا کہ موت اور زیست کا اختیار تیرے اور کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے، اس لئے میں تجھ سے اور تیری کیا حقیقت ہے کسی دنیوی طاقت سے بھی ذرہ برابر خوف نہیں رکھتا۔ بادشاہ کہ بزعم خود اپنے آپ کو رعایا کی گردنوں کا مالک اور زندگی و موت کا مختار سمجھتا تھا، اپنی قدرت کے خلاف اس کھلے ہوئے حملے کو کیسے برداشت کرتا اس نے حضرت ابراہیم کو جتایا کہ

اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ

"زندگی اور موت تو میرے اختیار میں ہے جس کو چاہوں مار ڈالوں اور جس کو چاہوں زندگی بخش دوں"

سخت آزمائش

اب حضرت ابراہیم نے اس مغرور و غلط انسان کو جسے کائنات کے ایک چھوٹے سے نظام شمسی میں ایک چھوٹے سے کرے کے ایک نہایت ہی حقیر حصے میں ایک جزوی سا اقتدار حاصل تھا اور اسی کو وہ بڑی چیز سمجھ رہا تھا۔ اس کی حقیقی قدر و قیمت سے آگاہ کیا اور اسے بتایا کہ رب العالمین کے مقابلہ میں اس کی کیا ہستی ہے۔

قَالَ اِبْرَاهِیْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ (بقرہ: ۳۵) "ابراہیم نے کہا کہ اچھا! اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اب تو ذرا اس کو مغرب سے نکال لا"

اس کافر کے پاس اس کا کیا جواب ہو سکتا تھا وہ اس حجت کو سن کر ہک دک رہ گیا۔ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ اس کو اپنی سلطانی و فرمانروائی کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ اس پر یہ راز کھل گیا کہ اس دنیا میں درحقیقت وہ کچھ بھی اقتدار نہیں رکھتا۔ مگر اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ کا نشہ ابھی باقی تھا تو بھی کے

اتفاق سے ابراہیم علیہ السلام کے لیے موت کا حکم صادر ہوا اور آگ میں جلانا تجویز کیا گیا۔ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ (صافات) یعنی فیصلہ کیا گیا کہ خدا کا نام لینے والے کو دہکتی ہوئی آگ میں پھینک ڈالا جائے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا

غور کرو! یہ کیسی سخت آزمائش کا وقت تھا۔ آگ میں زندہ جلا دیا جانا وہ خوفناک عذاب ہے جس کا تصور کرنے ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک معمولی چنگاری جسم کو لگ جائے تو انسان بلبلا اٹھتا ہے۔ کہاں آگ سامنے دہک رہی ہو، اور اس سے کہا جائے کہ یا تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کے سامنے سر جھکا ورنہ تجھ کو ان شعلوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھے۔ کیا اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ بتوں کے آگے سر جھکانے کے مقابلے میں آگ کے شعلوں میں کود جانا قبول کر سکتا ہو؟ مگر مسلمان کی تعریف یہی ہے کہ اس کے ایمان میں ایسی ہی زبردست طاقت کا مظاہرہ کر کے دکھا دیا۔ وہ تو یہی دیکھ کر آگ میں کود اٹھا کہ یہ آگ ہے اور ضرور ورنہ بھون کر رکھ دے گی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ خدا نے اپنی قدرت سے اپنے دوست کے لئے آگ کی گرمی کو ٹھنڈک سے اور اس ہلاکت کو سلامتی سے بدل دیا، اور ان لوگوں کے زعم باطل کا باطل ہونا آشکارا کر دیا جو اپنے آپ کو موت و زیست کا مالک سمجھ رہے تھے۔

قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ۔ (الانبیاء: ۵)

ہجرت اور وطن پرستی

اس کے بعد آزمائش کا ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام پر اب وطن کی سرزمین تنگ ہو چکی تھی۔ خدا کے لئے وہ خاندان کو، قوم کو، سلطنت کو، بادشاہ کو اپنا دشمن بنا چکے تھے۔ جس سرزمین میں پلے اور بڑھے تھے اس میں اب کہیں ان کے لئے جائے پناہ نہ تھی جن لوگوں میں پیدا ہوئے تھے جن میں اب پرورش پائی تھی جن سے نسل و نسب اور معاشرت کے تعلقات تھے۔ ان میں اب ایک ایک بچہ ان کے خون کا پیاسا تھا۔ آخرکار انہوں نے حق کی خاطر سب کو چھوڑا۔ سب سے تعلقات منقطع کر لئے۔ سب سے کہہ دیا کہ۔

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ (الممتحنہ: ۱)

وطن اور قوم کی محبت کو دل سے نکال پھینکا۔ ملک ملک کی خاک چھاننے کے لئے غریب الوطنی کی مصیبتیں بھگتنے کے لئے تن بتقدیر چل کھڑے ہوئے جہاں کوئی بھی ان کا ہم جنس، ہم زبان، ہم مذہب اور غمگسار نہ تھا۔ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (الصافات: ۲)

دوسرا حکم ہجرت ہے جو ہر زمانے میں اہل حق کو کرنی پڑی ہے اور جس کے بغیر کامیابی کے دروازے کم ہی کھل سکے ہیں۔ مسلمان کبھی وطن پرست نہیں ہوتا اور نہیں ہو سکتا۔ وطن سے محبت وہ ضرور کرتا ہے وطن کی خدمت بھی کرتا ہے، اور وطن کی بہتری کے لئے کوشش کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔ مگر وطن کی پرستاری اس کا کیش نہیں۔ اگر ایک طرف حق ہو اور دوسری طرف وطن ہو تو وہ محض وطن کو ٹھوکر مار دیگا۔ اور حق کی طرف چلا جائے گا۔ وہ باطل کا پرستار بن کر وطن میں رہنے سے لاکھ درجہ زیادہ بہتر سمجھے گا کہ حق کا پرستار بن کر غیر ملکوں اور قوموں میں در بدر مارا مارا پھرے اور اپنے عیش و آرام کو صداقت پر قربان کر دے۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے سچے پیروؤں نے ہمیشہ اسی پر عمل کیا ہے۔ شاید ہی کوئی نبی ایسا ہو جس کی تبلیغی زندگی میں ایک وقت ایسا نہ آیا ہو جس میں وہ اسے اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی ہو۔ یہی صورت حضرت ابراہیم کے ساتھ بھی پیش آئی۔ بلکہ جن انبیاء کی تاریخ ہم کو معلوم ہے ان میں حضرت ابراہیم ہی پہلے شخص ہیں جن سے ہجرت کی سنت کا آغاز ہوا

بیٹے کی قربانی

وطن سے نکلنے کے بعد حضرت ابراہیم پر کیسی کیسی مصیبتیں پڑی ہوں گی ان کا اندازہ ہر وہ شخص کر سکتا ہے جس کو کبھی بے سرو سامانی کی حالت میں غریب الوطنی کے تلخ تجربات اٹھانے کی نوبت پیش آئی ہو۔ برسوں کنعان اور شام اور مصر اور شمالی عرب کی خاک چھانی۔ کہیں چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ جوانی بڑھاپے میں منتقل ہوئی، اور بڑھاپا عمر طبعی کی آخری حد تک پہنچ گیا۔ اس عمر میں بس ایک تمنا تھی کہ کوئی اولاد نصیب ہو، اور وہ بھی محض اپنا دل ٹھنڈا کرنے اور نسل چلانے کے لئے نہیں بلکہ اس دعوت الی الحق کو جاری رکھنے کے لئے جس کو انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد بنایا تھا۔ اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان الفاظ میں کہ:۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ میرے پروردگار مجھے صالح اولاد عطا فرما دعا قبول ہوئی۔ چاند سا بیٹا پیدا ہوا۔ نازوں سے پالا گھڑی گھڑی گن کر جوانی کو پہنچایا۔ بڑی بڑی تمنائیں اس سے وابستہ تھیں۔ صالح باپ کا صالح بیٹا تھا۔ خود اس کے پیدا کرنے والے نے اس کی بردباری پر شہادت دی ہے (فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ) کیسی کچھ محبت اس بڑھاپے کی اولاد، اکلوتی اولاد صالح، اولاد کے ساتھ ہوگی۔ مگر مسلمان کے دل میں خواہ کسی کی محبت ہو، خدا کی محبت کے مقابلے میں، ہر حال میں تیری ہونی چاہئے اور جب خدا کی خوشنودی پر بھینٹ چڑھانے کا سوال سامنے آئے تو جان، مال، وطن، بیوی، ماں، باپ حتیٰ کہ اولاد تک کو قربان کر دینا چاہئے یہی آخری اور سب سے بڑی آزمائش تھی جس میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا اور اس وقت ڈالا گیا جب دوسری اولاد ہونے کی کوئی امید باقی نہ تھی (وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ) اور بیٹا جوان ہوچکا تھا (فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ) خواب دکھایا جاتا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ نبی کا خواب تھا۔ اضغاث احلام میں سے نہ تھا، نہ ہو سکتا تھا۔ سمجھ گئے کہ محبوب کا منشا کیا ہے دل میں ذرہ برابر جھجک نہ ہوئی۔ بیٹا لاکھ محبوب سہی۔ مگر خدا کی محبت کے مقابلہ میں اس کی محبت اتنی بھی نہ تھی کہ اس کی خاطر دل پر میل بھی آجاتا۔ خود اپنے ہاتھ سے اپنے لخت جگر کو اپنے پروردگار کی خوشنودی پر قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب بیٹے کو لٹا دیا اور ذبح کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تو محبوب نے ندا دی کہ ابراہیم! تیرے بچے کا خون درکار نہ تھا۔ صرف اس مخفی حقیقت کو نمایاں کرنا منظور تھا کہ تیرے دل میں ہماری محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہے۔ تیرے دل کی اس دبی ہوئی طاقت کو ابھار دینا مقصود تھا جس سے تو اپنے نفس کے بڑے سے بڑے جذبات و داعیات پر غالب آسکتا ہے، اور نیکی کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب تک پہنچنے کے لئے محبوب سے محبوب چیزوں کو قربان کر سکتا ہے۔ تیرے عزم صمیم نے اس مقصد کو پورا کر دیا۔ جو قربانی مطلوب تھی وہ حاصل ہو گئی۔ اب بیٹے کی جان لینے اور خون بہانے کی کچھ ضرورت نہیں کہ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ یہی وہ قربانی ہے جس کے پیش کرنے پر اللہ نے حضرت ابراہیم کو مومن ہونے کی سند عطا فرمائی، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ اور ان کو امامت کے منصب جلیل پر سرفراز کیا۔ وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ*

* رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا اور تمام اہل ایمان سے فرمایا کہ تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کی زندگی میں ایک اسوۂ حسنہ ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ۔

حقوق و فرائض اسلام } اسلام کا حق اور مسلمان کا فرض۔ ان دو باتوں کے متعلق جو کچھ بھی لکھنا سیکھنا ضروری ہے۔ وہ سب اس کتاب میں آگیا ہے۔ توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حقوق زوجین، قوانین وراثت، طریق تجارت، مہمان، یتیم، اہل کتاب، اہل معاملہ وغیرہ کے حقوق و فرائض کی ادھی پوری تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے گھر میں موجود رہنی چاہئے۔ حجم قریباً ... صفحے قیمت صرف ... محصول الگ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا۔ جامع مسجد۔ دہلی

اسلام میں حج کی حقیقت

(از جناب مولانا نورالدین صاحب اسیر فرنگ)

حج اسلام کی عبادت کا ایک رکن ہے۔ لغت میں اس کے معنی قصد کے ہیں لیکن اس سے مقصود خاص کسی مذہبی قصد و ارادہ سے کسی متبرک مقام پر جانے کو کہتے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ عرب کے ایک خاص شہر مکہ میں جاکر حضرت خلیل علیہ السّلام کی تعمیر کردہ مسجد کے گرد چکر لگانا اور مکہ میں چند دیگر مقامات پر حاضر ہوکر کچھ مراسم بجالانا۔

عبادت کے معنی عام طور پر وہ چند مراسم اور چند مخصوص اعمال سمجھے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے اپنے نظریہ کے مطابق اللہ کی عظمت اور کبریائی کے درگاہ میں بجالاتا ہے۔

لیکن یہ عبادت کا نہایت تنگ مفہوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ عبادت کی غایت کیا ہے۔ ساتھ ہی عبادت کے گذشتہ ناقص طریقوں کی تکمیل بھی کی۔ مبہم چیزوں کی تشریح اور مجمل تعلیمات کی تفصیل بھی کردی ایک مقام پر قرآن میں ارشاد ہے۔

وان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کوئی بستی نہیں جہاں بیدار کرنے والے نہ بھیجے گئے ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک و قبیلہ میں اپنے اپنے وقت پر ضرورت کے مطابق کوئی رسول آیا اور اس نے اس زمانہ کی آبادی کو خدا کی عظمت و کبریائی کی بارگاہ میں اپنے اپنے کمال کے پیش کرنے کا طریقہ بتایا۔ یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ انسانی فطرت تجدد پسند واقع ہوئی ہے۔ جب کسی قبیلہ یا قوم میں کوئی اچھی سے اچھی چیز رائج ہوتی ہے، اور امتداد زمانہ سے جب نااہلوں کے ہاتھ میں کوئی اچھی چیز پڑ جاتی ہے۔ تو اس کی صورت اتنی مسخ کردی جاتی ہے کہ پھر اسکے صحیح خط و خال کا پتہ لگانا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ آج دنیا کی قوموں کے یہ چند در چند طریقہ عبادت حقیقت میں انسان کی تجدد پسند فطرت کے توت اپج کے نتائج ہیں۔ یہ ایک لمبی بحث ہے جو اس وقت میرے مقصد سے خارج ہے۔

حضرت خلیل اللہ کی ہجرت

حج کے تقریباً تمام اعمال حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کی پیغمبرانہ اُولوالعزمیوں کی یادگاریں ہیں، اور یہ ایسی یادگار ہے جس کی تصدیق بائیبل کے صفحات سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا آبائی وطن عراق تھا جہاں کلدانیوں کی آبادی تھی اور انہی کی حکومت۔ یہ قوم ستاروں کی پوجا کرتی تھی اور ان خاص ستاروں کے لئے خاص نام اور خاص قسم کے بُت بنا رکھے تھے جب حضرت ابراہیمؑ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا تو آپ نے ستارہ پرستی اور بت پرستی کے خلاف آواز بلند کی۔ اور ایک خدا کی پرستش کی دعوت دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم نے آپ کو ستایا اور اتنا ستایا کہ آپ کو اپنا وطن چھوڑ کر اور اپنے چھوٹے سے کنبہ کو لے کر شام، مصر، عرب کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اور پھر آپ نے انہی علاقوں میں اپنی اولاد کو الگ الگ بسایا۔ حضرت اسحٰق کو شام فلسطین میں اپنے دوسرے بیٹے مدین کو حجاز کی طرف بحر احمر کے کنارے اس مقام پر جس کو آج تک مدین کہا جاتا ہے۔

اس سے آگے بڑھ کر حضرت اسمٰعیل کی سکونت فاران کی وادی میں مقرر فرمائی۔ مکہ اور کعبہ ازل سے اس دنیا میں خدا کا سب اور خدا پرستی کا مرکز تھا۔ بیت المقدس سے پہلے تمام بڑے بڑے پیغمبروں نے اس کو اپنا قبلہ بنایا۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ سب سے پہلا خدا کا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں تھا۔

قدیم عمارت کی تجدید

لیکن حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے بہت پہلے دنیا نے اپنی گمراہیوں میں پڑکر اس کو بھلا کر بے نشان کردیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو نبوت سے سرفراز کرکے جب اللہ پاک نے اس ظلمت کدہ میں توحید کا چراغ روشن کیا تو حکم دیا کہ ہمارے اس گھر کی چار دیواری کو بلند کرو۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام نے ڈھونڈ کر پھر اسی پرانے گھر کی چار دیواری کو کھڑا کیا۔

واذ بوأنا لابراھیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی جدید تعمیر نہ تھی۔ بلکہ پرانی اور کھنڈر جیسی عمارت کی تجدید تھی۔ بہرحال حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السّلام نے اس اُفتادہ بنیاد کو از سرنو بلند کیا۔ گویا حضرت ابراہیمؑ نے اس گمنام گوشہ کو منتخب فرمایا جو تمام جابرہ اور بت پرست قوموں کی حدود سے ایک بے نام و نشان صحرا میں پہاڑوں سے گھرا ہوا تھا۔

بائیبل کی تصریحات

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور اُن سے پہلے ...

نہیں ان کو [illegible] اور عاقبت دکوئی جلوہ نظر آتا تو اس جگہ کوئی تیر یا عمود یادگار نصب کرکے قربان گاہ اور خدا کی عبادت گاہ بنا لیتے۔ توریت میں حضرت ابراہیم کے متعلق کتاب پیدائش میں یوں مذکور ہے۔

"تب خداوند نے ابراہیم کو دکھائی دے کے کہا کہ یہی ملک میں تیری نسل کو دوں گا اور اس نے وہاں خداوند کے لئے جو اس پر ظاہر ہوا ایک قربانگاہ بنائی اور وہاں سے روانہ ہوکے اس نے (بیت ایل) بیت اللہ کے پورب ایک پہاڑ کے پاس ڈیرا کھڑا کیا" (۱۲)

حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے متعلق بھی توراۃ میں اسی طرح کی آیتیں بکثرت موجود ہیں۔

قرآن کریم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے اپنے جس اکلوتے بیٹے کی قربانی کا خواب دیکھا تھا۔ اور توراۃ کے بموجب جس کی قربانی کا حکم ہوا تھا وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھے۔

توراۃ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت گاہ کے لئے نذر کئے جاتے تھے وہ ان نذر کے دنوں میں سر نہیں منڈاتے تھے جو چیز نذر کے لئے پیش کی جاتی تھی وہ پہلے اس عبادت گاہ کے گرد پھرائی جاتی تھی۔ پھر قربانی کی جاتی تھی۔ یا جلائی جاتی۔

قرآن و توراۃ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دینی بنیاد صرف قربانی پر تھی اور یہی قربانی ان کی خاص پیغمبرانہ خصوصیت تھی۔ اور اسی ابتلا و آزمائش میں کامیاب اُترنے پر تمام نعمتیں ان کو اور ان کی اولاد کو عطا کی گئیں۔ اور ان کے بعد کسی کو نہ ملیں۔ قرآن میں ہے:۔

"واذابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلک للنّاس اماما"	اور جب ابراہیم کے رب نے اس کی آزمائش کی پھر اس نے پورا کیا تو اس کے رب نے کہا میں تجھے لوگوں کا امام و پیشوا بناؤں گا۔

توراۃ کے پیدائش ۲۲ میں ہے۔

"خداوند فرماتا ہے اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا ہاں اپنا اکلوتا بیٹا دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں تجھے برکت دوں گا اور تیری نسل سے زمین کی ساری قوم برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی ہے"

قرآن میں دوسرے مقام پر ہے:۔

"ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصّٰلحین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین۔"

[illegible] سے یہ معلوم ہوا کہ ملت ابراہیمی کی بنیاد صرف قربانی ہی قربانی ہے۔ اور سب سے بڑی اہم قربانی جس کے تصور سے انسان کا پتہ پانی ہو جاتا ہے لیکن وہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو تعمیل حکم کے لئے ذبح پر آمادہ ہو گئے اور کوئی دریغ نہ کیا جس کی تصدیق قرآن پاک نے ان لفظوں میں کی۔

یاابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین۔	اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کردکھایا ہم یونہی اچھے کام کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں۔

مقصد یہ ہے کہ ارکان حج میں سارے اعمال کے جو حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السّلام نے اس ابتلا کے موقع پر کئے تھے اسی کی یادگار ہے اس لئے کہ اللہ کو ان باپ بیٹوں کی یہ وفا شعاری ایسی پسند آئی کہ ان کی روحانی نسل میں انہی دنوں میں جس میں یہ واقعات پیش آئے تھے نسلیں تماشہ دیکھتی ہیں۔

قرآن کے مختلف مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام اور اس گھر میں حضرت ابراہیم کی بہت سی یادگار نشانیاں ہیں مثلاً ان کے نماز پڑھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ، قربانی کا مقام وغیرہ۔

اللّٰھم لبیک

اسی وجہ سے اس یادگار کو منانے کے لئے اعلان کر دیا گیا کہ لوگ دور دراز سے آئیں اور اس گھر کے گرد طواف کریں اور حضرت اسمٰعیلؑ کی یادگار میں قربانی کریں، اور اس عمل کے دوران میں امن و سلامتی کے مجسم پیکر ہوں۔ نہ کسی پر ہتھیار اُٹھائیں حتیٰ کہ جونئی تک کو مارنے سے منع کر دیا۔ ظاہری زیبائش و آرائش، عیش و آرام سے اور تکلیف کی زندگی سے پاک ہوں اور چند دن اسی وادی میں ٹھہر کر ابراہیمی زندگی بسر کرکے ابراہیمی طریقہ سے خدا کو یاد کریں کہ یہ طریقہ اللہ کو پسند ہے۔

ابراہیم علیہ السّلام کو جب اللہ تعالیٰ نے خواب میں حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم دیا تو حضرت ابراہیمؑ نے لبیک کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں حاضر ہوں۔

حج میں یہی صدا ہر حاجی کی زبان پر اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں جاری ہے "اللّٰھم لبیک" یعنی حضرت ابراہیمؑ کی طرح خدا کی بندگی پر لبیک کہنا اور اس بڑی قربانی کی روح کو زندہ رکھنا ہے اور ان دو بزرگوں کی پیروی میں اپنے اللہ کے حکم کے سامنے تسلیم و رضا کی گردن جھکا دینا اور اس عبودیت کو اسی طرح بجالانا جس طرح وہ ہزاروں برس پہلے بجا لائے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حج آقا کے سامنے عبودیت کا مظاہرہ ہے وبس۔

حج اسلام سے پہلے بھی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اسمٰعیلی نسل میں یادگار عبودیت کی طور پر جاری تھی۔ مگر امتداد زمانہ اور جہل کی وجہ سے کچھ اس طرح کی مشرکانہ جراثیم داخل ہو گئے تھیں جس نے [illegible] اصل [illegible] کو

حج کرتا تھا۔ اسلام نے اس کو اپنے اصلی روپ میں پیش کر کے ان تمام مشرکانہ حرکات کا سدباب کر دیا ہے۔ عربوں نے اسلام سے پہلے حج میں ایسی ایسی رسمیں پیدا کر دی تھیں جو شرک ہونے کے علاوہ انسانیت کے بھی خلاف تھیں۔ اس وقت ان کی تفصیل کا موقع نہیں۔

حج کا مقصد

اسلام نے حج کو چند حصوں میں تقسیم کر کے اصلی خدا کاری اور جذبۂ عبودیت کو ظاہر کر دیا۔

حج میں ان چند اعمال کے کرنے کا حکم ہے۔ احرام، طواف، استلام حجر اسود، سعی صفا و مروہ، وقوف عرفہ، مزدلفہ میں قیام، منیٰ میں قیام، قربانی، حلق راس، رمی جمار۔ میں چاہتا ہوں کہ اجمالاً ان تمام اعمال کی طرف اشارہ کر دوں تاکہ ان اعمال کی حقیقت معلوم ہو جائے، تاکہ اس کے بعد جس کو توفیق ہو اسی روح میں ان اعمال کو بجا لائے۔

احرام۔ جس طرح نماز میں نیت ضروری ہے اور اس کے اظہار کا طریقہ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لینا ہے۔ گویا تکبیر تحریمہ سے پہلے جن چیزوں کے کرنے کی اجازت تھی اب سب ختم ہو گئیں۔ یہی حیثیت حج میں احرام کی ہے۔ احرام باندھنے کے ساتھ ہی انسان اپنی معمولی زندگی سے نکل کر ایک خاص حالت میں آ جاتا ہے اور اس پر وہ تمام باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو دنیوی عیش اور نشاط، زیب و زینت اور تفریح طبع کی ذرائع تھیں۔ وہ شکار نہیں کر سکتا اور کسی جاندار کو قتل نہیں کر سکتا۔ بی بی سے لطف نہیں اٹھا سکتا۔ سِلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا ہے۔ حکم دیا کہ احرام کے ساتھ شاہ و گدا سب ایک حالت میں ہو جائیں اور وہ اس طرح کہ ایک چادر کمر سے لپیٹ لیں اور ایک چادر کو گردن سے اس طرح لپیٹ لیں کہ ایک داہنا ہاتھ اپنی ضروریات کے لئے کھلا رہے اور عہد ابراہیمی کے لباس کا روپ بھرا جائے۔ گویا بندے دربار قدس میں مساوی حیثیت رکھتے ہیں اور دربار کی حاضری کی یہ بالکل سادہ بے تکلف زیب و زینت سے خالی وردی ہے جو سب کے لئے ایک جیسی مقرر کر دی گئی ہے۔ یہ مساوات اور عبدیت کا پہلا سبق ہے جو اس منزل میں دیا جاتا ہے۔

طواف۔ خانۂ کعبہ کے گرد گھوم کر دعا مانگنا۔ اس میں حضرت ابراہیمؑ کی اس رسم کو پورا کیا گیا جو ان کے زمانہ میں نذر اور قربانی کو قربانگاہ کے گرد پھرا کر ادا کی جاتی تھی۔ گویا حاجی اپنے کو قربان گاہ پر چڑھاتا ہے اسی لئے چکر لگاتا ہے اور پچھلے گناہ پر پچھتاتا ہے۔ اور کچھ مانگتا ہے۔ یہی حاصل ہے اس دعا کا جو اس موقع پر پڑھی جاتی ہے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔	میرے مالک ہم کو دنیا اور آخرت میں نیکی دے اور جہنم سے بچا۔

مقام قرب

حقیقت یہ ہے کہ مقام قرب ہے جس میں بندہ خدا کے آگے بے حقیقت ہو جاتا ہے اور ایسی حالت کے لئے اس سے بہتر اور کیا الفاظ ہو سکتے تھے۔

استلام حجر اسود۔ کعبہ کی دیوار کے ایک گوشہ میں کالے رنگ کا پتھر ہے جو لگا دیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ ایک پتھر ہے جس میں نہ کوئی معجزہ ہے اور نہ کوئی قوت، یہ صرف ایک یادگار پتھر ہے جو چلا آ رہا ہے۔ کعبہ بار بار گرا اور بنا اور حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں کا رکھا ہوا اس کی دیواروں میں اب ایک اینٹ بھی نہیں ہے مگر اس عہد عتیق کی یادگار صرف یہی ایک پتھر ہے جو چلا آ رہا ہے۔ اہل عرب نے جاہلیت میں بھی اس کو بڑی حفاظت سے رکھا۔ سب کچھ کھو دیا مگر اس پتھر کو بچایا اور اب ساڑھے تیرہ سو سال سے اسلام میں وہ اسی طرح نصب ہے۔ اس کو ایک گوشہ میں لگانے کا صرف یہ مقصد ہے کہ طواف کے شروع و ختم میں نشان کا کام دے۔ ہر طواف کے ختم پر اس پتھر کو بوسہ دیا جاتا ہے۔ ہاتھ سے یا کسی چیز سے چھو کر اس چیز کو بوسہ دیتے ہیں اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اسکی طرف اشارہ ہی پر قناعت کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ صرف یہ ایک پتھر ہے اور یادگار پتھر، خود اس میں نہ کوئی طاقت ہے اور نہ معجزہ مگر ایک مشتاق زیارت اس تخیل کے ساتھ کہ مکہ کا ہر ذرہ بدل گیا، کعبہ کی ایک ایک اینٹ بدل گئی مگر یہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم و اسمٰعیل سے لیکر محمد رسول اللہ تک کے مقدس لب و مبارک ہاتھ یقیناً لگ چکے ہیں اور آج ہمارے ناپاک لب اور ہاتھ بھی اسکو مس کر رہے ہیں۔ یہ وہ تخیل ہے جسے دیکھکر ہر طواف کرنے والے کی روح مضطرب ہو جاتی ہے۔ سینہ جذبات محبت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ یہ بوسہ تعظیم کا بوسہ نہیں ہے۔ بلکہ اس محبت کا نتیجہ ہے جو اس یادگار کے ساتھ ابراہیم و اسمٰعیل کی روحانی اولاد کو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی بوسہ نہ دے یا اشارہ نہ کرے تو حج میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

سعی صفا و مروہ

کعبہ کے قریب یہ دو پہاڑیاں تھیں لیکن اب ان کے کچھ نشانات رہ گئے ہیں۔ حاجی کو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا اور چلنا پڑتا ہے۔ توراۃ کی روایتوں اور خود بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ صفا وہ پہاڑی ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے اپنا حجر باندھا تھا اور مروہ وہ پہاڑی ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے اپنے صاحبزادے اسمٰعیلؑ کو قربانی کے لئے لٹایا تھا۔ اور منادی غیب کی آواز نے پہنچ کر ہاتھ کو روک لیا اور ان کے بدلے میں فدیہ کا مینڈھا ذبح کیا۔ لیکن جس تمام روایتوں [illegible] تعلق ہے اس سے معلوم [illegible] ہے اس واقعہ کو [illegible]

اسمٰعیل کو اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اس بے آب و گیاہ وادی میں خدا کے حکم سے چھوڑ کر چلے گئے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام پانی ختم ہو جانے کے بعد اس ننھے بچے کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں نکلیں تو انہی دو پہاڑیوں پر چڑھ کر تلاش کر رہی تھیں جب ایک پہاڑی سے اُتر کر دوسری پہاڑی پر جانے کے لئے اُس کے نشیبی حصہ میں پہنچیں تو بچہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور وہ بے تابانہ دوڑ کر پہاڑی کے دامن کے بلند حصہ پر پہنچ کر بچہ کو نظر سے دیکھ کر تسکین حاصل کرتی تھیں۔ اللہ کو ان کا یہ اضطراب اتنا بھایا کہ نہ صرف بچہ کا حلق تر کرنے کے لئے پانی اس وادی غیر ذی زرع میں عطا فرمایا بلکہ ایک ایسا چشمہ جاری کہ آج تک ہزاروں برس سے دنیا کے اکثر خطے کے بسنے والے اپنے حلق کو تر کر کے فیض حاصل کرتے ہیں۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے سامنے اس وقت صرف ایک اضطراب تھا اور وہ پانی کی تلاش۔ اس بیتابی میں خدا جانے اپنے آقا کو کن کن نگاہوں سے دیکھتی ہوں گی۔ اور کس درد سے پانی مانگتی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ التجا و اضطراب اتنا بھایا کہ نہ صرف ان کی التجا کو قبول کر کے پانی کا قطرہ دے دیا بلکہ دنیا کو سیراب کرنے کے لئے چشمہ اُبال دیا۔

اسی طرح ہر حاجی اس سعی میں اپنے آقا کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اور مضطرب دل سے کچھ چاہتا ہے پس آج بھی ہر مضطرب دل کی آہ کو سننے کے لئے تشنہ لب کی پیاس کو بجھانے کے لئے اُس کی رحمتیں اسی طرح جوش میں آتی ہیں جس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لئے جوش میں آئی تھی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کو حضرت ہاجرہ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ ان کی روحانی اولاد کے لئے عطا کا بہانہ بنا لیا اور یہ کہہ دیا۔

إن الصفا والمروة من شعائر الله ۔ ع

(رحمت حق بہانہ می جوید)

وقوف عرفہ

نویں ذی الحجہ کو تمام حاجی مکہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک وسیع میدان میں زوال سے مغرب تک ٹھیر کر اپنے مالک کی حمد و ثنا کرتے ہیں، اپنے پچھلے گناہوں پر رو رو کر پچھتاتے ہیں اور آئندہ کے لئے اس کا عہد کرتے ہیں کہ اب آقا سے وفاداری سے گردن نہ موڑیں گے۔

اس میدان میں مسلمانوں کا امیر اللہ کے بندوں کو اللہ کا پیغام سناتا ہے اور ان کو فرائض سے آگاہ و مطلع کرتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جو ایک طرف ایک مسلم کے دل میں میدان حشر کے طوفان انگیز منظر پیش کرتا ہے۔ تو دوسری طرف ان تمام حاجیوں کو جو مختلف ملکوں کے بسنے والے ہیں، مختلف تمدن و لباس رکھنے والے ہیں، مختلف زبانیں بولنے والے ہیں۔ مگر یہ سب کے سب باوجود ان ظاہری اختلافات کے ایک میدان میں، ایک وضع و لباس میں ایک ہی بولی میں وطنیت و قومیت، رنگ و روپ غرض تمام امتیازی بیڑیوں کو کاٹ کر ایک قومیت ایک زبان، ایک تمدن میں متحد ہو جاتے ہیں، گویا ایک ہی باپ کی اولاد ہیں، ایک ہی خاندان کی برادری ہے، سب کا منشا و مقصد ایک۔

آج دنیا کی تمام قومیں امن کے لئے عالمگیر کانفرنس کرنے لگی ہیں۔ لیکن جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ساڑھے تیرہ سو سال سے دنیا میں یہ مجلس قائم ہے جس کا اجلاس ہر سال منعقد ہوتا رہتا ہے۔

آج دنیا میں اقوام عالم اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ عالم کی ایک مشترکہ عدالت گاہ ہو اور اس کا ایک ڈھونگ لیگ آف نیشن کے نام سے رچایا بھی جا رہا ہے۔ مگر اس کے فیصلوں کو سوا کمزوروں کے دوسروں سے منوا نہیں سکتے۔ مگر مسلمانان عالم کے لئے یہ مشترکہ عدالت گاہ ہمیشہ سے قائم ہے۔ جس کا صلی کرسی نشین خود احکم الحاکمین ہے جس کے فیصلہ سے سرتابی کی نہ چھوٹے کو جرأت ہے نہ بڑے کو۔ نہ غریب کو نہ امیر کو۔

کاش مسلمان اس حقیقت کو سمجھتے تو آج ان کو یہ برے دن دیکھنے نہ نصیب ہوتے۔ اب بھی موقع ہے کہ اپنی آنکھیں کھولیں اور اس فریضہ کو جو ایک رسم مذہب کی حیثیت سے ادا کرتے ہیں اس کے اصلی روپ میں ادا کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ اللہ اُن پر اپنی رحمتیں کس طرح نچھاور کرتا ہے۔

منیٰ میں قیام

صفا اور مروہ کی سعی کے سلسلہ میں یہ اشارہ گزر چکا ہے کہ مروہ وہ مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کی تھی۔

موطا امام مالک باب ما جاء فی النحر فی الحج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ قربان گاہ مروہ ہے اور پھر مکہ کی تمام گلیاں لیکن جب کہ نسل انسانی کی کثرت نے وسعت حاصل کی اور قربانیوں کی تعداد حد سے متجاوز ہوئی تو مکہ اور مروہ کا تمام میدان بجائے ویرانہ بیابان کے شہر میں منتقل ہو گیا تھا تو پھر مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک میدان کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا جس کا نام منیٰ ہے۔ اس مقام پر حاجی دو تین روز ٹھیر کر اپنی اپنی قربانیاں کرتے ہیں۔ دعوتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے شناسائی پیدا کر کے اپنی رسم محبت کو بڑھاتے ہیں۔

اسلام سے قبل عرب اس مقام پر جمع ہو کر اپنے اسلاف کے کارناموں پر فخر کرتے تھے، دوسروں کی توہین و تذلیل سے بھی دریغ نہ کرتے تھے جس کا نتیجہ اکثر جنگ و جدال ہوتا تھا۔ یہ ایک بیہودہ رسم تھی جو ان لوگوں میں رائج تھی۔ مگر اسلام نے اس آبائی مفاخرت کی بیہودگی کو خدا کی حمد و ثنا سے

جیلہ یا اور دائمی جنگ کے جذبات کو تعارف، محبت، مساوات، ہمدردی و دستگیری کا روپ دے دیا۔

قربانی

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبیح کی یادگار ہے اور نہ صرف مسلمانوں کی روحانی قربانی تمثیل ہے بلکہ اس چیز کا بھی اعلان ہے کہ اپنی تمام نفسانی خواہشات جو ہر انسان کی محبوب شے ہے اس کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتا ہوں اور اس مسرت کا اظہار اپنی کمائی سے حاصل کئے ہوئے جانور کو ذبح کر کے دوست واحباب، اعزّہ و مساکین کی دعوت کرتا ہوں۔

قربانی کے بعد ہر حاجی یا تو اپنے بال منڈاتا ہے یا ترشواتا ہے۔ یہ عہد ابراہیمی کی ایک رسم کی تعمیل ہے توراۃ کے حوالہ سے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس زمانہ میں جب کوئی نذر مانتا تو ایام نذر میں بال نہ منڈاتا تھا بلکہ نذر پوری کرنے کے بعد اپنے بال منڈاتا تھا۔ اسی طرح ہر حاجی گویا اپنی قربانی کی نذر کرتا ہے۔ اور اس نذر کو پوری کرنے کے بعد اس پُرانی رسم کو زندہ کرتا ہے۔

علاوہ بریں تمدن انسانی کے ابتدائی عہد میں یہ رسم تھی کہ جو شخص غلام بنا کر آزاد کر دیا جاتا تھا۔ اس کے سر کے بال منڈوا دئے جاتے تھے اور یہ اس کی غلامی کی نشانی ہوتی تھی۔ گویا ہر حاجی اپنے مالک کی غلامی اور بندگی کا عہد کرتا ہے اس لئے سر منڈا کر اپنی غلامی اور بندگی کا اعلان کر کے انسان کے ابتدائی تمدن کی رسم کو زندہ کرتا ہے۔

کنکری مارنا

کہا جاتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادہ کو قربانی کے لئے لے چلے تو رستہ میں تین جگہ شیطان نے متمثل ہو کر ان کو بہکانا چاہا تو اس وقت انہوں نے اس کو رجم کیا یعنی کنکری ماری۔ یہ حقیقی زمانہ میں لعنت کے اظہار کا یہ طریقہ تھا۔ گویا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے شیطان پر لعنت کر کے اپنے کو بے وفائی سے بچالیا۔ اسی وجہ سے منٰی کے میدان میں تین ستون بنے ہوئے ہیں جہاں حاجی اس لعنت کی سنگباری کی یادگار کو دہرا کے خدا کی حمد کرتے ہیں اور شیطان کے وساوس سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں اور اسی پر مراسم حج کا اختتام ہوتا ہے۔

اوپر کی تفصیلات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حج کے تمام اعمال اس قدیم عہد کے طریق عبادت کی احیاء اور یادگار ہے تاکہ اس کے ذریعہ اپنے روحانی باپ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السّلام کی خداکاری و وفا کی تاریخ یاد کے جذبات و احساسات میں حرکت پیدا کر کے خدا کی یاد اور اپنی پچھلی زندگی کی کمزوریوں پر ندامت اور آئندہ زندگی کی اصلاح کے لئے ایک نئے باب کا افتتاح کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کنکری مارنے صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے اور خانہ کعبہ کے طواف کا مقصد خدا کی یاد کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے :-

واذ بوانا لابراهیم مکان البیت ان لا تشرك بی شیئا وطهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود واذن فی الناس بالحج یاتوك رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشهدوا منافع لهم ویذکروا اسم الله فی ایام معلومٰت علیٰ ما رزقهم من بهیمة الانعام۔

اور جب ہم نے ابراہیم کو گھر کا پتہ دیا کہ میرا شریک کسی کو نہ بنانا میرے گھر کو طواف کرنے والوں رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک صاف کرا دو لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر دور دراز رستے سے آئینگے تاکہ فائدہ کی جگہوں کو دیکھیں اور چند مقررہ دنوں میں خدا کا نام یاد کریں کہ ہم نے ان کو جانور روزی کیا۔

ترمذی شریف مکمل مشرح ہر ۳ جلد

پانچ سال کی محنت اور زرِ کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اُردو ترجمہ شائع ہو گیا۔ حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اُردو داں طبقہ میں حکم رسولؐ پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے۔ اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں اور لیکچراروں کے لئے بے حد کار آمد ہے۔ پیشوا کے صفحہ کے تقریباً برابر صفحہ ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے، شروع میں ۲۰ صفحہ کی طویل فہرست مضامین ہے۔ پیش لفظ حدیث کی تاریخ اور اقسام حدیث کا بیان ہے۔ پھر امام ترمذیؒ کے حالات زندگی میں اور جن مشکلات پر قابو پا کر اُنہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں اُن کا تذکرہ ہے ۔۔۔ کے وسیع بیان کئے ہیں۔ غرضیکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح اُردو زبان میں بالکل نئی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں ۔۔۔ جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں قیمت ہر جلد ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ محصول ڈاک بذمہ ۔۔۔

ملنے کا پتہ :- رسالہ پیشوا - جامع مسجد - دہلی

فدویت اور تسلیم و رضا کا محسوس پیکر

(از جناب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی مدیر "اصلاح" سرائے اعظم گڈھ)

کچھ دنوں سے ایک جماعت میں یہ خیال پھیل رہا ہے کہ قربانی کا موجودہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اسلام میں جس قربانی کا حکم دیا گیا ہے اس کا مقصود محض ایک مقامی ضرورت کو پورا کرنا تھا۔ مکہ ایک بیابان غیر ذی زرع تھا۔ زمانہ حج میں لوگوں کا اژدہام تھا تو خوراک کا میسر آنا مشکل ہوتا۔ اس لئے اکثر لوگ خوراک کے لئے جانور اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور ان کو ذبح کر کے خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ بس یہی قربانی کی اصل ہے۔ اسلام نے اس بات کا ہرگز حکم نہیں دیا ہے کہ لاکھوں جانور کاٹ کر مٹی کے گڑھوں میں بھر دئے جائیں اور شہر شہر قصبہ قصبہ کی گلی گلی خون سے رنگین نظر آئے۔

یہ خیال غالباً سر سید احمد خاں مرحوم کی اولیات میں سے ہے۔ اگرچہ مشہور ہے کہ اس آسمان کے نیچے کوئی بات نئی نہیں، لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں آپ اپنے اس خیال میں وہ بالکل منفرد ہیں۔ اگلوں میں سے کوئی ان کا ساتھی نہیں ہے۔ اور اس خیال کی لغویت اس قدر واضح ہے کہ گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ آئندہ یہ مقبولیت حاصل کر سکے گا لیکن بالآخر اس نے بھی اپنے پیچھے ایک گروہ اکٹھا کر ہی لیا اور بد قسمتی سے زمانہ ایسا ہے کہ لوگوں نے کسی بات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے سے یک قلم انکار کر دیا ہے۔

سر سید احمد خان مرحوم کو جو بات کھٹکی تھی وہ یہ تھی کہ لاکھوں جانوروں کا قتل عام، درانحالیکہ ان سے کسی قسم کا انتفاع ناممکن ہو، ایک فعل عبث ہے اور اس کا انتساب وہ اسلام کی طرف پسند نہیں کرتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو لوگ اس خیال کی وکالت کر رہے ہیں۔ اُن کو بھی یہی بات کھٹک رہی ہے لیکن وہ اپنا مدعا سر سید مرحوم کی طرح صاف صاف لفظوں میں بیان کرتے ہوئے جھجکتے ہیں اور کوشش میں ہیں کہ کم از کم قرآن کو کسی نہ کسی طرح اپنے ساتھ لے لیں۔

قربانی کی حقیقت اگر یہی ہے جو اوپر کی سطروں میں ظاہر کی گئی ہے تو ان لوگوں کا خیال قابل غور ہے جو کہتے ہیں کہ اس کو کسی ایسی دوسری شکل میں بدل دینا چاہئے جو مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہو لیکن قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کی حقیقت صرف اسی قدر نہیں ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ بلاشبہ یہ بات بھی قربانی کے فوائد و مصالح میں داخل ہے۔ سورۂ حج کی ایک آیت میں اس کی تصریح ہے:۔

ویذکروا اسم اللّٰہ فی ایام معلومات علی ما رزقہم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر۔

اور چند متعین دنوں میں ان چارپایوں پر جو خدا نے ان کو روزی کئے ہیں، خدا کا نام لیں، پس اس میں سے کھاؤ اور تنگ حال فقیر کو کھلاؤ۔

لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قربانی کی حقیقت بس اسی قدر ہے۔ اس لئے یہ مقصد اگر کسی دوسری شکل میں اس سے بہتر طریق پر حاصل کیا جا سکے تو قربانی کو ترک کیا جا سکتا ہے۔

بلاشبہ امت کی کثرت، وسائل حمل و نقل کی سہولت، ذرائع ثروت کی فراوانی نے حالات میں بہت کچھ تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور اب منیٰ کے میدان میں اتنے جانور ذبح ہوتے ہیں کہ جو محتاجوں اور فقیروں کی ضرورت سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ اور مجبوراً زمین میں دفن کر دئے جاتے ہیں۔ لیکن حالات کی یہ تبدیلیاں حضرت نبی کریم (صلعم) سے راز نہ تھیں۔ آپ تمام عالم کے لئے آخری پیغمبر کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے اور ذریت اسمٰعیل کی کثرت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے فرمایا تھا وہ آپ کو معلوم تھا۔ اور اس کے علاوہ آپ کی امت کی کثرت کے جو واضح اور مخفی اشارات و اعلانات قرآن مجید میں فرمائے گئے تھے وہ بھی آپ کے سامنے تھے لیکن اس کے باوجود آپ کے کسی اشارہ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ قربانی کی یہ مصلحت کسی عہد میں منقضی ہو سکتی ہے۔ اور اس کو کسی دوسری صورت میں بدلا جا سکتا ہے۔ آنحضور صلعم کے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں بھی کوئی اس قسم کا اشارہ نہیں ملتا، حالانکہ اس دور میں کثرت امت کے آثار عملاً پورے ہو گئے تھے۔ قربانی تو خیر ایک اصولی چیز ہے۔ حج کے بعض ضمنی مراسم جن کے متعلق بظاہر گمان ہوتا ہے کہ ان کے مصالح عہد نبوت کے بعد ختم ہو چکے۔ خلفائے راشدین نے ان میں بھی کسی طرح کی تبدیلی نہ کی۔ کیونکہ ان کو نظر آیا کہ دین کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اپنے اندر گوناگوں مصلحتیں رکھتی ہے۔ پس اس کی ایک مصلحت اگر منقضی ہو گئی تو وہ چیز اعمال دین کی فہرست سے خارج نہیں کر دی جائے گی۔ قائم رکھی جائیگی۔ کیونکہ اس کے بہت سے مصالح ابھی قائم ہیں۔ طواف کے مراسم میں رمل و اضطباع اور سعی صفا و مروہ بھی داخل ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان کا مقصود مسلمانوں کی قوت و صولت کا اظہار ہے۔ کفار کہتے تھے کہ مسلمانوں کو مدینہ کے بخار نے توڑ دیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ مسلمان ان طریقوں سے اپنے جوش و نشاط کا اظہار کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں چاہا کہ رمل و اضطباع کو ترک کر دیں

کہ جس مقصد کے لئے یہ اختیار کئے گئے تھے وہ مصلحت اب باقی نہیں رہی۔ جن مسلمانوں نے حکومت کسریٰ کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی اب وہ اپنی طاقت اور دبدبہ کے اظہار کے لئے رمل و اضطباع کے محتاج نہیں رہے۔ لیکن غور کے بعد ان کو نظر آیا کہ ان کا ترک صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کی صرف ایک مصلحت ابھی منتفی ہوئی۔ دوسری بہت سی مصلحتیں ابھی باقی ہیں جن کے لئے ان کا قائم رکھنا ضروری ہے۔

غور کیجئے۔ رمل و اضطباع کی حیثیت بالکل ضمنی ہے۔ یہ نہ دین کے اصول میں داخل ہیں نہ حج کے، لیکن حضرت عمرؓ نے ان میں بھی کسی قسم کا تغیر پسند نہ فرمایا۔ پھر اگر ہم قربانی کے متعلق محض اس بنیاد پر کہ اس کی ایک ضمنی مصلحت اور وہ بھی پوری نہیں، صرف کسی حد تک ختم ہو چکی ہے۔ یہ فتوے دیں کہ اس کو ترک کر دیا جائے یا اس کو کسی دوسری شکل میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو کتنی عجیب بات ہوگی۔

قربانی کے متعلق ہر شخص کو یہ بات معلوم ہوگی کہ وہ شعائر اللہ میں داخل ہے۔ سورۂ مائدہ میں ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا لا تحلوا	اے ایمان والو اللہ کے شعائر
شعائر اللہ ولا الشھر	کی بے توقیری نہ کرو اور نہ حرمت والے
الحرام ولا الھدی و	مہینہ کی نہ قربانی کے جانوروں کی نہ
لا القلائد۔	پٹے والے جانوروں کی۔

اہل علم کو معلوم ہے کہ اس میں اجمال کے بعد تفصیل کا اصول ملحوظ ہے۔ پہلے مجملاً فرمایا شعائر اللہ کی بے توقیری نہ کرو۔ اس کے بعد شعائر اللہ کے چند اہم اجزا بطور تفصیل بیان فرمائے۔

اب غور کرنا چاہئے کہ شعائر اللہ کی حقیقت کیا ہے۔ لغوی تحقیقات میں یہاں پڑنے کی گنجائش نہیں البتہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اس کی جو حقیقت سمجھی ہے اس کو پیش کرتا ہوں۔ وہ معاملہ کی تہ تک بالکل ٹھیک پہنچ گئے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"ان الطریقۃ التی نسبھا اللہ تعالی للناس
ھی محاکاۃ ما فی مقع التجرد باشیاء یقرب
تناولھا للبھیمیۃ واعنی بالشعائر امورًا
ظاھرۃ محسوسۃ جعلت لیعبد اللہ بھا
واختصت بہ"

یعنی شاہ صاحب کے نزدیک شعیرہ وہ چیز ہے جو کسی مجرد حقیقت کو ہمارے مادی قویٰ کی گرفت میں لانے کے لئے کسی محسوس پیکر میں پیش کرے۔ پس قربانی ایک ظاہر ہے جس کے اندر کوئی اہم حقیقت مخفی ہے اور وہی اصلی مقصود ہے۔ اور چونکہ اس حقیقت کی ترجمانی کے لئے یہ پیکر خود خدا نے تراشا ہے اس لئے یہی پیکر بہترین (آئیڈیل) پیکر ہے یعنی کسی

شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ اس حقیقت کو پیش کرنے کے لئے یہ شکل نہیں فلاں شکل موزوں تھی۔ اسلام دنیا کا آخری مذہب یا خدائی مذہب کی آخری قسط ہے۔ اس لئے اس مذہب کو اپنے ظاہر و باطن دونوں حیثیتوں سے کمال کی آخری حد پر ہونا چاہئے۔ اگر اس کی کسی چیز میں کسی پہلو سے کوئی نقص رہا تو اسلام دنیا کا آخری مذہب نہیں رہا۔ اور اگر ہم اس کے کسی جزئیہ کے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ اس کو کسی دوسری بہتر صورت میں بدلا جا سکتا ہے تو در پردہ ہم اسلام کے آخری مذہب ہونے کا انکار اور ایک نئے مذہب کی ضرورت کا اقرار کر رہے ہیں۔

یہ ایک ضمنی بات تھی، سلسلۂ کلام کی بات یہ ہے کہ قربانی ایک شعیرہ ہے یعنی ایک صورت جو ایک حقیقت کو پیش کرنے کے لئے اسلام نے اختیار کی ہے۔ اس لئے یہ خیال کرنا بالکل غلط ہوگا کہ قربانی کا مقصود محض یہ ہے کہ آدمی ان کا گوشت خود کھائے اور غریبوں اور مسکینوں کو کھلائے۔ اگر مقصود یہی ہے تو یہی مقصد بالی کا ظاہر بھی ہے پھر اس کو شعائر کی فہرست میں گنانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تو کسی حقیقت کی تمثیل نہیں ہوئی! اب سوچنا چاہئے کہ قربانی کس حقیقت کی ترجمانی کر رہی ہے؟ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی حقیقت اسلام کی تصویر ہے۔ اسلام کیا چیز ہے؟ مسلم کی تعریف کیا ہے؟ ان سوالات کے جوابات قربانی کی صورت میں ہماری نگاہوں کے سامنے مشہود کئے گئے ہیں۔ یعنی ہم قربانی کے آئینہ میں ایک مسلم کا اصلی کردار پورا پورا دیکھ سکتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر ہم نے اسلام کے متعلق کچھ نہ جانا ہو۔ صرف قربانی کے جانور کی گردن پر چھری چلائی ہو تو بس یہی ایک بات اسلام کے سمجھ لینے کے لئے کافی ہوگی۔ کتابوں کے ہزاروں صفحات میں اسلام کا جو فلسفہ بیان کیا گیا ہے قربانی میں وہی فلسفہ آنکھوں کو دکھا دیا گیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ ہماری قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے۔ قرآن مجید میں اس کی نہایت واضح تصریحات ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امامت و سیادت کا جو منصب عطا فرمایا وہ بلا سبب نہیں عطا فرمایا۔ بلکہ ان کو نہایت سخت امتحان میں جانچا اور جب وہ اس میں پورے اترے تو وہ مستحق ٹھہرے کہ قوموں کی سرداری کی عزت پائیں۔

واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ	اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے
بکلمٰت فاتمھن قال	چند باتوں میں جانچا اور ابراہیم نے وہ پوری
انی جاعلک للناس اماما۔	کر دیں تو کہا میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

یہ امتحان کس چیز کا امتحان تھا؟ کمال اسلام و اطاعت کا۔

ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا	اور ہم نے اس کو دنیا میں برگزیدہ
وانہ فی الاخرۃ	ٹھہرایا اور آخرت میں وہ صالحین میں

لمن الصالحین — زمرہ میں ہوگا (یاس لئے کہ) جب اُس کے
اذ قال لہ ربہ اسلم — پروردگار نے کہا کہ اپنے رب کی اطاعت
قال اسلمت لرب — کیلئے سرفگندہ ہو جاؤ اُس نے کہا کہ میں نے
العٰلمین۔ — اپنے تئیں سارے جہان کے پروردگار کے حوالے کر دیا۔

اس اسلام واطاعت اور تسلیم و سرفگندی کو اُنہوں نے کس طرح مشہود کیا؟ کیا محض زبان سے کہہ دیا کہ "اسلمت رب العٰلمین" اگر محض زبان سے کہہ دینا تھا تو اس امتحان میں تو کوئی مسلمان بھی پیچھے نہ رہے گا۔ پھر اس میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کیا خصوصیت رہی؟ اس کے جواب کے لئے فرمایا:۔

فلما اسلما — پس دونوں جب امر الٰہی کے سامنے جُھک
وتلہ للجبین۔ — گئے اور ابراہیم نے بیٹے کو ماتھے کے بل پچھاڑ دیا۔

یعنی ابراہیمؑ کا اقرار و اعلان زبان سے نہ تھا بلکہ اُنہوں نے اپنی اطاعت کاملہ کو عمل میں لاکر دکھایا اور وہ اس طرح کہ جو چیز اُن کو سب سے زیادہ محبوب تھی یہاں تک کہ اپنی جان بھی اتنی عزیز اور محبوب نہ تھی اُس کی گردن پر چھری چلانے کے لئے آستینیں چڑھالیں۔ گویا اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے کو کلیۃً خدا کے حوالے کر دے یہاں تک کہ اگر خدا کا حکم ہو تو اپنی عزیز سے عزیز چیز یہ کہتا ہوا اُس کی راہ میں قربان کر دے کہ:۔

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین
لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

"وانا اول المسلمین" کا اقرار اسی حقیقی معنی کے لحاظ سے ہے! اس کے عام معنی میں تو سب شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ کو مطلوب حقیقی اسلام ہے جو کامل تسلیم و سرفگندی سے عبارت ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو قوموں کی امامت اسی امتحان اسلام میں پورے اُترنے کے صلہ میں ملی تھی اور اُنہوں نے اسلام کی جو حقیقت پیش کی تھی وہ یہ تھی کہ ایک اشارۂ غیبی کی تعمیل میں اپنے لختِ جگر کی گردن پر چھری چلانے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے کھلے ہوئے امتحان سے تعبیر فرمایا۔ "ان ھذا لھو البلاء المبین" اور ان کو جو کچھ بخشا اسی کے صلہ میں بخشا۔

اب امت مرحومہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے افضال پر غور کرو کہ ہم کو جو دین بخشا اُس کا نام اسلام ہے اور ہم کو جو لقب دیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا بخشا ہوا لقب مسلم ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی ذریت میں مبعوث فرمایا جو ذبیح اللہ تھے۔ ان تمام خصوصیات نے جمع ہو کر یہ واضح کر دیا کہ وہ حقیقی اسلام جو حضرت ابراہیمؑ کے پاس تھا اُس کے وارث مسلمان ہوئے یعنی ہر مسلمان گویا اللہ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز یہاں تک کہ اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہے۔

انہی خصوصیات کی بنا پر اسلام میں قربانی ضروری ہوئی تاکہ مسلمان اپنے نصب العین کو ایک عام اجتماع میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کریں۔ اور ان میں یہ بات تازہ رہے کہ اُن کی جان اُن کی ملکیت نہیں ہے۔ خدا کی ملکیت ہے۔ جس طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی جان ایک مینڈھے کے عوض چھڑالی گئی تھی اسی طرح اُنہوں نے بھی اپنی جان ایک جانور کے عوض میں چھڑالی ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ خدا نے اُن کی جان اُن کو سونپ دی ہیں۔ خدا کے دین کو جب ضرورت ہوگی اُن کا فرض ہوگا کہ اپنی گردنیں کٹوانے کے لئے وہ بے جھجک آگے بڑھیں گے کیونکہ وہ حقیقی قربانی بھی ہے جس کی یادگار اُنہوں نے جانوروں کی گردنوں پر چھری چلا کر منائی تھی۔

انہی اسباب سے قربانی کے لئے مقام وہی تجویز ہوا جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قربانی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اور چونکہ حقیقی قربانی جان کی قربانی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی سے واضح ہے اس لئے ضروری ہوا کہ اُس کی محاکات جان کی قربانی کی صورت میں ہو کسی دوسری صورت میں نہ ہو۔ ورنہ اصلی تخیل کسی طرح محفوظ نہ رہے گا۔ چنانچہ قربانی میں دو باتیں ضروری ہوئیں۔ ایک یہ کہ عزیز ہو۔ دوسری یہ کہ جاندار ہو۔ انسان کی مملوکات میں عزیز چیزیں بہت سی ہو سکتی تھیں لیکن جاندار بجز حیوانات کے کوئی دوسری چیز نہ تھی۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حیوانات ہی انسان کے قائم مقام ہو کر خدا کی راہ میں ذبح ہوں اور انسانیت کی ترقی وبہبود کے سب سے بڑے نصب العین کو زندہ رکھیں۔

اس تفصیل سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ قربانی حقیقت اسلام کی تصویر ہے۔ اور چونکہ حقیقت اسلام کو پیش کرنے کے لئے سب سے زیادہ سچا اور مکمل واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا واقعہ تھا۔ اس لئے وہی واقعہ قربانی میں بطور مثال کے پیش نظر رکھا گیا۔ ظاہر ہے کہ قربانی کا یہ مقصد اُس مقصد سے بالکل مختلف ہے جو قربانی کے مخالفین نے سمجھ رکھا ہے۔ وہ قربانی کے فوائد و مصالح میں سے ایک ضمنی بات کو قربانی کا اصلی مقصد قرار دیکر حیران ہوتے ہیں کہ یہ لاکھوں جانور منیٰ کے میدان میں ذبح کر کے دفن کیوں کر دئے جاتے ہیں؟

اوپر ہم نے بالاجمال قربانی کے متعلق جو خیال قرآن کی روشنی میں پیش کیا ہے اُس سے لوگوں کو اس بات پر غور کرنے کا موقع ملے گا کہ جب قربانی حقیقت اسلام کی تصویر ہے تو اُس کے اندر اسلام اور اسلامی زندگی کے تمام خط وخال موجود ہوں گے۔ ممکن ہے ہماری کمزور نگاہیں ان سب کو نہ دیکھ سکیں لیکن دوسرے جو دیکھتے ہیں اُن کو جھٹلانے کا ہمیں کیا حق ہے؟ قربانی کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ محض کھانے کھلانے کے لئے ہے ایسے

[illegible] ہی شخص قرآن مجید کے متعلق یہ کہے کہ اس کا مقصد لوگوں کو وضو کی تعلیم دینا ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید وضو کی تعلیم بھی دیتا ہے لیکن [illegible]

عید اضحیٰ کے مکمل و عام فہم مسائل

(از جناب مولانا حمید الدین صاحب)

(۱) عید کی نماز

جو باتیں عید الفطر میں سنت یا مستحب ہیں وہی عید الاضحیٰ میں بھی ہیں مثلاً غسل کرنا، کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا۔ عیدگاہ میں آنے جانے کے لئے راستوں کا مختلف ہونا یعنی جس راستہ سے جائیں اسی راستہ سے لوٹنا نہیں چاہئے، بلکہ آنے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کر لینا چاہئے، البتہ عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھا لینا مستحب ہے۔ لیکن عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کھانا مستحب ہے۔ نماز کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تین تین تکبیریں کہنی چاہئیں۔ تکبیرات زوائد میں رفع الیدین بھی کرنا چاہئے۔ مسبوق کا حکم بھی وہی ہے۔

اگر کوئی شخص پہلی رکعت کے رکوع میں آکر امام کے ساتھ ملے تو رفع الیدین کے بغیر ہی رکوع میں تینوں تکبیریں ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری رکعت میں ملے تو امام کے بعد اپنی ایک رکعت پوری کرے اس رکعت میں سبحانک اللّٰھم کے بعد تین تکبیریں نہ کہے بلکہ رکوع میں جانے سے پہلے قرأت کے بعد تکبیریں ادا کرے۔ لیکن اگر کسی کو دونوں رکعتیں نہ ملیں تو پھر اسی ترکیب سے ادا کرے جس طرح امام کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔

(۲) اللہ کا کلمہ بلند کرو

عیدگاہ کے راستہ میں آواز کے ساتھ تکبیر کہتا ہوا جائے۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔ نو تاریخ کی صبح سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کو تکبیر جہر کے ساتھ پڑھنی چاہئے اگر امام کو یاد نہ رہے تو مقتدی تکبیر پڑھ کر امام کو یاد دلا دیں۔ جو شخص جماعت کے بغیر نماز پڑھے اس کو بھی یہی تکبیر پڑھنی چاہئے۔ عورتوں کو بھی ہر نماز کے بعد نماز پڑھنی چاہئے۔ مگر بلند آواز سے نہیں۔ قربانی کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پہلی تاریخ سے نویں کی شب تک نہ تو ناخون کترواے اور نہ بال منڈوائے۔

(۳) خطبہ کی اہمیت

نماز عید کے بعد خطبہ ضرور سننا چاہئے۔ کیونکہ خطبہ نماز کی روح ہے۔ اور اس کے ذریعہ نماز کا مقصد اور نماز کا فائدہ معلوم ہوتا ہے خطیب کو چاہئے کہ خطبہ میں قربانی کے مسائل و فضائل کے ساتھ قربانی کے فلسفہ اور اس کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالے اور مسلمان کو جان و مال کی قربانی کی طرف توجہ دلائے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے خطبہ سنیں کیونکہ خطیب کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔

قربانی کے مسائل

دسویں تاریخ کو بعد نماز عید اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر عمل قربانی کرنا ہے۔ قربانی کے ہر ایک بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ قربانی کے خون کا ہر قطرہ کفارۂ سئیات ہے قربانی کے جانور کا ہر ایک عضو یہاں تک کہ اس کی کھال، اس کے کھر اور سینگ سب میزان عمل میں ہوں گے۔

قربانی ہر مالدار مسلمان پر واجب ہے میت کی جانب سے بھی قربانی کر سکتے ہیں۔ اگر مرنے والے نے قربانی کی وصیت کی ہو تو اس قربانی کی جائے تو پھر گوشت صدقہ کر دینا چاہئے۔ اگر بدون وصیت کی قربانی کی جائے تو پھر گوشت کا حکم وہی ہے۔ جو زندوں کی قربانی کا ہے۔ یعنی ایک حصہ خیرات کر دینا۔ دوسرا حصہ اپنے استعمال میں لانا اگر کوئی شخص پورا گوشت اپنے استعمال میں لائے یا سارا گوشت صدقہ کر دے تب بھی جائز ہے ذبح کے وقت بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر کہنا چاہئے اگر ذبح کے وقت کوئی مسلمان تکبیر بھول جائے تو بھی گوشت کھانا جائز ہے، دس تاریخ کی صبح سے لے کر بارہ تاریخ کی شام تک قربانی کا وقت ہے۔

(۵) قربانی کے جانور

(۱) بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ ایک آدمی کی طرف سے ایک ہی ہو سکتا ہے لیکن گائے۔ اونٹ اور بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں زیادہ شریک نہیں ہو سکتے۔ کم ہوں تو جائز ہے۔ اگر جہات مختلف ہوں تو حرج نہیں۔ مثلاً ایک حصہ دار کی نیت قربانی ہے۔ دوسرے کی کفارہ تیسرے کی عقیقہ کی تو یہ جائز ہوگا۔

(۲) بکری بکرا ایک سال سے۔ بھیڑ دنبہ چھ ماہ سے گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہوں۔ اگر اس عمر سے زائد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳) قربانی کا جانور سلیم الاعضاء ہونا چاہئے کانا۔ اندھا، لنگڑا، بیمار کان یا دم کٹا ہوا یا ناک کٹی ہوئی نہ ہو اسی طرح زبان بھی کٹی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔ اگر کسی جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا سینگ کے اوپر ٹوٹ گئے ہوں لیکن گودے پر زیادہ اثر نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے

چھوٹے کان جائز ہیں۔ دم یا کان کا تیسرا حصہ کٹا ہوا ہو تو جائز ہے۔

دم خصی اور مقطوع الذکر کی قربانی جائز ہے۔ اور کنترا ہوا جانور بھی جائز ہے۔ آنکھوں کی بینائی میں بھی تیسرے حصہ کا اعتبار ہے۔ آنکھ کا امتحان اس طرح کیا جاتا ہے کہ صحیح آنکھ کو کھلا رکھا جائے۔ اور عیب والی پر پٹی باندھ دی جائے پھر اس جانور کو چارہ دکھایا جائے۔ فرض کرو اس نے اٹھارہ گز کے فاصلہ پر چارہ دیکھ لیا۔ اب صحیح آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے اور بیمار آنکھ کے سامنے چارہ رکھا جائے اگر اس آنکھ سے بھی وہ اٹھارہ گز کے فاصلے سے اپنے چارہ کو دیکھ لے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دونوں آنکھیں برابر ہیں۔ اگر اس فاصلہ سے نظر نہ آئے تو چارہ کو قریب کرتے رہیں یہاں تک کہ اس کو نظر آجائے اٹھارہ گز سے یہ فاصلہ جس قدر کم ہے اتنا ہی آنکھ میں عیب سمجھنا چاہیئے۔

جس طرح قربانی کا گوشت اپنے کام میں لایا جا سکتا ہے اسی طرح اس کی کھال بھی اپنے استعمال میں لائی جا سکتی ہے اور کھال کے بدلہ میں کوئی قابل استعمال چیز بھی خرید سکتا ہے۔ لیکن روپے پیسہ کے بدلہ میں فروخت نہ کرے اگر کرے گا تو قیمت کا صدقہ کر دینا ضروری ہو جائے گا۔ قصاب کی اجرت قربانی سے دینا جائز نہیں۔ چرم قربانی یا اس کی قیمت کو کسی معاوضہ میں دینا۔ مثلاً کسی موذن یا امام واستاد کو ان کی خدمات کے صلہ میں کھال نہ دی جائے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ کھالیں مسلمانوں کے اجتماعی کاموں پر صرف کی جائیں یعنی ان کو دینی مکاتب مدارس میں دینا چاہیئے جہاں اسلامی تعلیم دیجاتی ہو۔ اگر اجتماعی کاموں کا انتظام نہ ہو سکے تو پھر بہتر یہ ہے کہ بیواؤں۔ یتیموں غرباؤ مساکین کا خیال زیادہ رکھا جائے۔ جن میں ذوی القربیٰ اور پڑوسی مقدم ہیں۔

(۷) قربانی کے ایام

قربانی کے لئے تین دن ہیں یعنی دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں ذی الحجہ کی پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔ اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا ہو تو پھر ذبح کرانے کے وقت خود وہاں کھڑا ہونا بہتر ہے۔

جب قربانی کو قبلہ رخ لٹا دیا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

دی مغل لائن لمیٹڈ

بمبئی، کراچی وکلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی وکراچی سے عدن بیورٹ، سوڈان، جدہ وسویز کو مسافروں اور مال کی سروسیں نیز حسب موقع بمبئی وکراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو۔

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں

کرایوں اور شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

قدرتی مدافعت

کچھوا



کیا آپ نے دیکھا ہے کہ ذراسے خطرہ کے شبہ پر بھی کچھوا اپنا سر اور ٹانگیں اپنی مضبوط ڈھال نما پیٹھ کے نیچے چھپا لیتا ہے۔ کچھوا اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہتا اور قدرت نے بھی اسے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے یہ ڈھال دے رکھی ہے —— لیکن حیرت ہے کہ انسان عقل رکھنے کے باوجود اپنی جان کو صرف لاپروائی کی وجہ سے خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ سردی کے موسم میں صرف چند پیسوں کی خاطر یا لاپروائی کی بنا پر ہمدرد کا ماء اللحم استعمال نہ کرنا مفت میں خطرہ مول لینا ہے۔

ہمدرد کا ماء اللحم سردیوں کے موسم میں نہ صرف آپ کو خطرات سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ درازی عمر اور لطف زندگی کا سامان بھی مہیا کرتا ہے

قیمت

فی بوتل پانچ روپے۔ نمونہ کی شیشی سوا روپیہ۔



رسالہ ہمدرد نوجوان اور رسالہ ہمدرد شباب دواخانہ سے مفت طلب فرمایئے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

قوت مردمی کا خزانہ معجون شباب آور



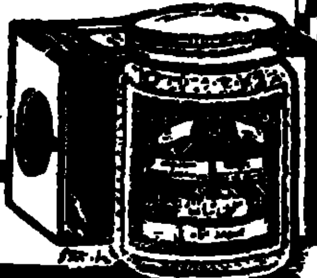
گھر میں ہنسی اور مسکراہٹ قائم رکھتی ہے

بے شمار بیویاں اپنے دل میں رنجیدہ رہتی ہیں ان کی زندگی بڑی بے لطفی سے کٹتی ہے۔ اگر آپ اپنے گھر میں خوشی و خرمی ہنسی اور مسکراہٹ ہمیشہ قائم رکھنی چاہتے ہیں تو پوری طرح مرد ہو جایئے۔

دنیا میں محبت ایک بڑی نعمت ہے مگر میاں بیوی میں محبت صرف قوت مردمی سے قائم ہو سکتی ہے

ہزاروں اشخاص غلط دواؤں اور غلط علاج سے مایوس ہو چکے تھے۔ مگر اکسیر اعظم معجون شباب آور نے ثابت کر دیا ہے کہ نوجوان تن درست اور پوری طرح مرد ہونے کا سب سے اچھا اور سب سے سستا راستہ یہی ہے۔ یہ شباب آور بنانے والی معجون مشک عنبر، موتی وغیرہ قیمتی اجزاء سے سائنٹفک طریق پر تیار کی جاتی ہے۔ بہت سے ضعیف اصحاب ہنستے تھے کہ اب کیا قوت مردمی پیدا ہوگی۔ مگر وہ اس جواہرات سے تیار کی گئی معجون کے استعمال سے دنگ رہ گئے۔ آپ کی عمر سولہ سال کی ہے یا ساٹھ سال کی ہے معجون شباب آور کے استعمال سے کرشمہ ظاہر ہوگا آپ کے جسم و دماغ میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔ چہرہ کا رنگ نکھر جائے گا۔ آنکھیں چمکدار ہو جائیں گی۔ اور آپ میں ناقابل برداشت قوت مردمی پیدا ہو جائے گی۔ بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ آپ بھی آج ہی منگا لیجئے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپے۔ نمونہ کی شیشی ایک روپیہ۔



رسالہ ہمدرد نوجوان اور رسالہ ہمدرد شباب دواخانہ سے مفت طلب فرمایئے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جایئے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے۔ حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب اعتقادِ اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے۔ اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوی سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلو پیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اہلی نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاوے کی مستند کتابیں دیکھ کر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک فہرست مضامین پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے

مطبع [illegible] منیر [illegible]

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

(اے ہمارے پروردگار!) ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا

۱۳۶۱

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱ا)

مقام اشاعت اردو بازار جامع مسجد دہلی



کربلا کے میدان ستم میں خاندان رسالت کی بربادی اور سرزمین نینوا کے جلتے ہوئے ریگستان میں فاطمی شہیدوں کی بے گور و کفن لاشوں سے تڑپنے کا خونچکاں مرقع

مظلوم کربلا [illegible]

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

[illegible]

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

[illegible]

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد

[illegible]

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

[illegible]

کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے:—

نوٹو بلاک

فہرست مضامین

سلام (نظم)

دوسری مجلس

تیسری مجلس

چوتھی مجلس

پانچویں مجلس

چھٹی مجلس

ساتویں مجلس

آٹھویں مجلس

نویں مجلس

دسویں مجلس

گیارہویں مجلس

بارہویں مجلس

[illegible]

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ

دُنیا کو حیرت میں ڈالنے والا

بے مثال ایجاد

طلسمی روغن (رجسٹرڈ)

المعروف طلائے مجربات

یہ روغن نہیں بلکہ جادو ہے جس کے معجزنما اور حیرت انگیز اثرات نے طبی دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے بڑے بڑے نامی گرامی حکماء کی عقل کو چکر میں ڈال دیا ہے، اور جس کے استعمال سے صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں پانچ ہزار سے زیادہ مایوس اور زندہ درگور نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں، مردانہ عضو کی جملہ خرابیوں مثلاً کجی خمی اور سستی کو دور کرنے کے علاوہ عضو مخصوص کی کوتاہی اور لاغری کو دور کرنے میں اس قدر زود اثر اور اکسیر صفت ہے کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے اس قدر درازی اور فربہی آجاتی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے، تجربہ کے بعد ہم کو یقین ہے کہ آپ بھی اپنے احباب کو اس حیرت انگیز ایجاد سے باخبر کر کے ہماری شہرت کا باعث بنیں گے، ایک شیشی کا استعمال ایک مریض کے لئے کافی ہوتا ہے۔ لطیف اجزا سے مرکب ہے، آبلہ چھالہ کا ہرگز خطرہ نہیں اور نہ ہی موسم کی قید ہے۔ قیمت تین روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶

شرطیہ علاج

سوزاک آتشک



دواخانہ گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ حکیم حاذق کٹرہ بڑیاں دہلی

میری خوشی کا راز



صرف

یہ ہے کہ میرے شوہر نے مشہور دوا "لذت امساک" (عرف لذت کا بادشاہ) گیانی دواخانہ کٹرہ بڑیاں دہلی سے منگا کر استعمال کی تھی۔ جس کی قیمت تین روپے ہے لیکن تعریف بیان

چیلنج

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر اور کم عرصہ میں پوشیدہ امراض کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہر قسم کے پوشیدہ علاج کرانے سے پیشتر ہم سے مشورہ کریں

- نامردی
- سوزاک
- آتشک
- جریان

و دیگر پوشیدہ امراض کا علاج کرانے کے لیے گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ حکیم حاذق کٹرہ بڑیاں دہلی کو یاد رکھیے۔

تندرستی طاقت

جوانی

آپ کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں

وہ صرف

لذت امساک

(عرف لذت کا بادشاہ)

کے استعمال سے

لذت امساک استعمال کرو اور زندگی کا لطف اٹھاؤ

ملنے کا پتہ

دواخانہ گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ

کٹرہ بڑیاں دہلی

میری خوشی کا راز



صرف

یہ ہے کہ میرے شوہر نے مشہور دوا "لذت امساک" (عرف لذت کا بادشاہ) گیانی دواخانہ کٹرہ بڑیاں دہلی سے منگا کر استعمال کی تھی۔ جس کی قیمت صرف تین روپے ہے لیکن تعریف بیان۔

مجھے جوانی چاہیئے

مردانہ طاقت کی کمزوری
دھات گرنا
سوتے میں خواب کا ہونا
جوانی کے جوش کا ختم ہو جانا
وقت پر شرمندگی اٹھانا
بچپن کی غلطیوں کا شکار ہونا
جوانی کو تیزی سے برباد کرنا
مایوسی اور ناکامی دل اُداس رہنا
شادی سے خوف اور انکار کرنا

ری جووین کی اس عجیب اور حیرت انگیز ایجاد نے سائنس کی دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کیونکہ جب انسانی طاقتیں زیادہ [illegible] عارضی [illegible] سے صحت [illegible] میں نوجوانی ہی میں کمزور ہو کر انسان مایوس ہو جاتا ہے پھر یہ یاد کی ہوئی طاقت [illegible] رہ جاتا ہے [illegible] جوانی کی [illegible] کو پھر ایک بار دیکھنا چاہتا ہے وہ راتوں کو تنہائی [illegible] پچھتاتا ہے [illegible] دوا [illegible] استعمال کرنے کے بعد بھی وہ زندگی کو ختم کر دینے کا ارادہ کر لیتا ہے کیونکہ اس کو ناکامی ہی ہوتی رہتی ہے [illegible] کمزوریاں اس کو بچپن کی خراب عادتوں کے باعث ہوئی ہیں۔

دنیا کو حیران کر دیا! [illegible] ہر شخص کے کان میں گونج رہی ہے کہ "ری جووین" [illegible] صدی [illegible] نامردی، سستی، کمزوری، کم خواہشی، سرعت، قطرہ گرنا، دل [illegible] دھات کا بلا چن کالا [illegible] علاج ہے اور آج تک اس علاج سے بیشمار نامرد تندرست ہو چکے ہیں اور اپنے گھروں کے لئے جوانی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ تو تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ جبکہ سائنس کی مدد سے دنیا میں انقلاب برپا ہو رہا ہے، وہی سائنس کی ایجاد انسانی جسموں کے اندر بھی [illegible] پیدا کر رہی ہے اور اس کورس کے استعمال سے انسان سات دن کے اندر کیا کچھ بن جاتا ہے، اس کا [illegible] بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کورس مردہ جسم میں زندگی کی روح پھونک دیگا پہلی خوراک کا اثر ہی آپ کو حیرت میں ڈال دیگا، آپ اپنے اندر ایک چمکتی برقی رو دوڑتے ہوئے محسوس کریں گے [illegible] اور مردہ پٹھوں میں تناؤ اور تیزی پیدا ہو جائیگی اس برق اثر علاج سے سات دن کے اندر وہ بڈھا بھی جوانی جوانی سے بالکل کنارہ کش ہو چکا ہو طاقت سے جھومنے لگتا ہے۔

ری جووین کورس آیورویدک اور یونانی طب کے فلاسفروں نے بڑے غور و فکر کے بعد برسوں کی محنت سے ایجاد کیا ہے جس کا عمل اس ایجاد کی بدولت بدل رہا ہے کہ ہزارہا بے بس انسان برابر خدا اور عبادت کے وقت موجدوں کو دعائیں دیتے ہیں، اس حقیقت سے آج کسی کو انکار نہیں کہ اگر قوت مردمی میں کچھ بھی کمی محسوس ہونے لگے تو "ری جووین" کی مدد سے پوری طرح قبضہ میں کیا جا سکتا ہے، اور ناکامی اور شرمندگی ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے، اور ایک ہفتہ پرہیز کے ساتھ استعمال کرنے [illegible] انسان [illegible] اس کورس میں [illegible] ہوتی ہیں ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی۔ اور ان کا استعمال ایک ساتھ شروع ہوتا ہے، پورے کورس کی قیمت پانچ روپے ڈاک خرچ آٹھ آنے علاوہ ۵۰

دعویٰ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سات دن میں اس کورس سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس یا دوبارہ دوا مفت۔ اور مشورہ مفت [illegible] کے ساتھ مرض کی کیفیت ضرور لکھیں اور اس بات کا اقرار کریں کہ سات دن تک ضبط سے کام لیا جائے گا۔

پتہ:- اسیری دواخانہ پوسٹ بکس ۱۳ کلاں محل (پی۔ ڈی) دہلی

خدا کی ہزار بار لعنت ہو جھوٹے اشتہار بازوں پر

اگر ہم مخلوق خدا کو دھوکہ دیں تو خدا اور رسول کو دھوکہ دیں

اگر خدا کو درمیان دیکر لکھ دو گے کہ ہم کو آپ کی دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو تمام قیمت واپس کر دی جائیگی۔ خبردار ہر قسم کے مرض کے لئے سند یافتہ حکیم حاذق سے ہی علاج کراؤ ضرور کامیابی ہوگی، دوا کی قیمت سب سے کم فائدہ سب سے زیادہ ہوگا۔

طلا رمار سیاہ رجسٹرڈ - طلا کاہے غضب کا بنا ہوا ہے، نہایت مجرب طلا ہے لیکن خدا کی قدرت اور الطاف سے اس کے بنانے کی خفیہ ترکیب استعمال اور ایسی مجرب اور نایاب چیز ہے جو ہم کو دستیاب ہوگئی ہے، ایسا آپ .... چلئے تہے سے صرف ایک مرتبہ منگا کر استعمال کریں پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں، یہ طلا جلق، اغلام سستی بچی کوتاہی اور لاغری کیلئے بے انتہا مفید اور نایاب چیز ہے۔ یہ طلا پہلے ہی رنگ اپنا اثر دکھا کر آپکو بتادیگا کہ میں کیا چیز ہوں۔ ایک شیشی طلا مار سیاہ اسی کے ہمراہ دوسری شیشی طلا فربہی اور درازی اور کھلنے کیلئے بڑی زبردست گولیاں مقوی باہ ہیں اور ان کی خفیہ ترکیب، تینوں دواؤں کی قیمت چار روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول، یہ طلا ہر موسم میں استعمال ہوتا ہے۔

لذت امساک بوقت خاص اگر اس کا استعمال کروگے تو عورت سے ہرگز شرمندہ نہ ہوگے جب تک رسی نہ کھولو گے اثر برابر رہیگا رکاوٹ کیلئے بہترین چیز ہے قیمت فی شیشی [illegible] گولی [illegible] علاوہ محصول

معجون شباب و جوانی دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے بدن میں زیادتی کے ساتھ خون پیدا کرتی ہے قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول۔

قاتل جریان ہر قسم کے شدید جریان، سرعت انزال، کثرت احتلام کے لئے اکسیر ہے اور عورتوں کے مرض سیلان الرحم سفید پانی کے لئے مجرب ہے، عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ سفوف و گولی کی قیمت تین روپے علاوہ محصول۔

خاص تحفہ - بوقت خاص عورت کو حد سے زیادہ خوش کرنے کے لئے، عورت کو گرویدہ اور تابعدار کرنے کیلئے بڑا زبردست جادو ہے قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصول

طلا زندہ جادو - عضو مخصوص کا چھوٹا پن اور پتلا پن دور کرکے فربہی اور درازی کے لئے خاص ایجاد ہے ایک شیشی آدمی کے لئے کافی ہے قیمت تین روپے۔

ملنے کا پتہ: حکیم سید آفتاب علی خاں موجد طلا رمار سیاہ ناظم دواخانہ شباب و جوانی دہلی ۳۰۳

دی مغل لائن لمیٹڈ

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں اور مال کی سروس، نیز

حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو

تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جا سکتی ہیں

کرایوں اور شرح بار برداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بینک اسٹریٹ بمبئی

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زوائد و توسیں کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان القرقان پوری کی پوری چھاپ دی گئی ہے جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کیلئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور دنیائے اسلام میں بے حد مقبول ہے، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ و تفسیر بیان القرقان کو علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بیحد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا، اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اگیارہ جید حافظوں اور عالموں نے کی ہے

سفید ناروے کا کاغذ مجلد چرمی کامل نقرئی کا ر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ مجلد چرمی کامل ۱۲/۱ ہے

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

اعجاز نما پارہ ۱۲ سورہ

معہ

مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بے حد موزوں اور خوشنما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن، شان نزول، ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں۔ ہر سورۃ کے شروع میں، اس کے علاوہ درود تاج، درود لکھی، دعائے حزب البحر، درود مستغاث، ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسمار الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات اور اسمائے بدریین وغیرہ حد ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں، کاغذ بہت سفید چکنا، چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۱۸۴ صفحے قیمت ۱۰ ار

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

آسان ترجمہ و تفسیر القرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے، حاشیہ پر انہی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے، شروع میں بے نظیر بیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن حکیم کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے، تیسرے باب میں قرآن کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورۃ کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن حکیم کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں، ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب لکھی گئی ہے قلم جلی ہے صحت اکیس علماء اور قاریوں نے کی ہے، سفید ناروے کا کاغذ ہے، ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے مساجد میں رکھنے اور مفت تقسیم کرنے کیلئے اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملے گا قیمت مجلد نقرئی کار عہ جلد شدہ ارغوانی ۲/عہ مجلد نقرئی کار عہ محصول ڈاک ۱۳ ار

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

اُردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں، پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمدللہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند و مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی، چنانچہ علمائے عرب و مصر و شام و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں، اسی در یکتا عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ۵۲۵ صفحے۔

قیمت بلا جلد ہے، مجلد پارچہ عہ ۱۲/ ار مجلد چرمی پشتہ ے ار

سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱۲/ ار مجلد چرمی پشتہ ے ر

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ترمذی شریف مکمل مشرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور ترتیب کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا، اور حضرت علامہ مفتی نذیر احمد صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے جو مدینہ والے آقا کے احکام کی تشریح کر رہا ہے۔ اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لئے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں، لیکچراروں کے لئے بے حد کارآمد ہے پیشانی کے صفحہ کے تقریباً برابر صفحہ ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے، بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۲۶ صفحے کی طویل فہرست مضامین ہے۔ پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے پھر امام ترمذیؒ کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کئے ہیں۔ غرضیکہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مشرح اردو زبان میں بالکل نئی چیز ہے یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آ رہی ہیں آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں، ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں۔ قیمت چار روپے مجلد پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا یہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ معلومات قرآن کا مطالعہ کرو ہم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوبیوں کا حقدار ٹھہرانے کے لئے کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں ضخامت ۱۲۸ صفحے قیمت ۱۲/

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ کوئی دل ہو کسی کا ہو، مرد کا ہو، خاوند کا ہو بیوی کا ہو حاکم کا ہو، دوست کا ہو آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بزرگ کا ہو، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس پر عامل ہوں عاشق، احباب کا مسخر کرنا زن و مرد کا مطیع کرنا، آقا اور افسر پر قابو پانا مصلحت کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لئے معمولی بات ہے۔ ساتواں ایڈیشن قیمت صرف ۱۲/

کربلا کے بعد

ایک ہزار سالہ خونی تاریخ
حضور سرور کائناتؐ کے عہد مبارک اور خلفائے راشدینؓ کے زمانہ کے مفصل حالات اور شاہان بنو امیہ کے مظالم آل رسولؐ پر کربلا کے بعد کیا ہوئے قاتلان حسینؓ کا عبرتناک انجام اور بنو عباس کی حکومت اور ان کے بے پناہ مظالم سادات بنی فاطمہؓ پر، مصر میں بنی فاطمہؓ کی خلافت کے مفصل حالات، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی ضخامت ۸۰۰ صفحے، سفید چکنا کاغذ قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصولڈاک

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے بتائے ہوئے اور آزمائے ہوئے طریقہ سے ہر کام سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو جس میں علم قیافہ، استخارہ، قرآنی فالنامہ یا پیغمبری فالنامہ، دیوان حافظ کا فالنامہ، مثنوی شریف کا فالنامہ، اسماء اللہ کا فالنامہ اسماء نبی کریم کا فالنامہ، انگوٹھی کا فالنامہ، حرمنوں کا فالنامہ، زائچہ کا فالنامہ اصحاب کے طریقے سے فالیں اور روحانی عملیات درج ہیں قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے فاضل دینیات سے اس کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا ہے جن سے واقفیت حاصل کئے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا۔ دینی ضروریات کو کم فرصت وکیل تجارت پیشہ، مذہب سے ناواقف زمیندار اور صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصل اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے۔ اچھی لکھائی چھپائی، ضخامت ڈھائی سو صفحے قیمت صرف بارہ آنے علاوہ محصولڈاک

شرح رباعیات عمر خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب و فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہیں، مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے، اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت روح پرور انداز میں لکھی ہے، شروع میں عمر خیام کا فوٹو، نیز ایک درجن رباعیوں کو مصور کیا گیا ہے، جن میں کئی سہ رنگی تصویریں ہیں۔ قیمت صرف عہ/ علاوہ محصول

معلم عربی

ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ سکے اگر معانی نہیں معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دقت طلب تھا، اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے تھے، معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلے سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تامل سے ایک سبق روزانہ پڑھنے تو تین ماہ میں وہ خاصہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) علاوہ محصولڈاک

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن خطابت ملاحظہ فرمایئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی، ہر محفل میں لوگ آپ کو سر آنکھوں پر بٹھائیں گے، ہزاروں کے مجمع میں آپ بے دھڑک تقریر کر سکیں گے سفید چکنا کاغذ اچھی لکھائی چھپائی قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصول

چلنے کا پتہ :- منیجر رسالہ منشا جامع مسجد دہلی

[redacted]

اس اعلان کو پڑھکر آپکی تمنّا پوری ہو جائیگی

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ

طلائے مخصوص رجسٹرڈ — دنیا کے تمام طلاؤں سے افضل ہے جس کے استعمال سے بچی کھچی لاغری، سستی، نامردی، رگوں کا ابھرنا، ٹیڑھا پن، ڈھیلا پن اور پیٹھا پن بغیر آبلہ اور چھالے کے دور ہوکر ہر ایک مرد کو مرد بنا کر رگوں اور پٹھوں میں بجلی کی مانند قوت اور فولاد کے مانند سختی پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپے نمونہ سوا روپیہ جس کو معمولی شکایت ہو اس کے لئے یہ نمونہ دس بار کے لئے کافی ہے۔

راحت کا سمندر

فوری طلاء رجسٹرڈ — جن کو وقت پر سستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑی ہو اس بے مایوسوں کو ذہنی شرورت کے لئے مرد کر دیتا ہے، فوری طور پر اس کا استعمال اعصاب میں بجلی دوڑا دیتا ہے ذرا سی دیر میں بلاکی گرمی، استادگی، خیزی پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا ہو یا جوان دنگ رہ جاتا ہے، ناکارہ سے ناکارہ آدمی وقت پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قیمت چالیس بار کے لئے پانچ روپے نمونہ دس بار کے لئے سوا روپیہ۔

امساکی رجسٹرڈ — رکاوٹ کے لئے عجیب تجربہ ہے عورت کو مطیع کر دینے کے لئے زندہ جادو ہے، بے حد رکاوٹ، جب تک مرضی ہو فراغت ناممکن ہے، قیمت تین درجن دو روپے پندرہ آنے (عہ) نمونہ کے لئے ایک درجن ایک روپیہ چار آنے (عہ)

تحفہ عجیب رجسٹرڈ — زبردست لذیذ دوا ہے خلوت میں عمر بھر ایسی لذت افزا دوا استعمال نہ کی ہوگی اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی میں چور ہوکر وارفتہ اور بے دام غلام بن جاتی ہے، اس کی آنکھوں میں ڈورے بڑھ جاتے ہیں اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ ایک درجن ایک روپیہ چار آنے (عہ) عیش کا پورا لطف ان میں ہے۔

سدا بہار رجسٹرڈ — فراغت کے بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی اور ایک بار نصف گھنٹہ کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس ہوگی، اس کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قیمت چالیس بار کے لئے پانچ روپیہ (صہ) نمونہ دس بار کے لئے ایک روپیہ چار آنہ (عہ) دنیا میں یہ دوا اپنی قسم کی سرتاج ایجاد ہے، جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے، اور نہ جوانی ختم کرتی ہے۔

خدا گواہ ہے

نمونے بالکل اصل لاگت پر بھیجے جا رہے ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی نمونہ منگا کر ہماری اس حقیر پیشکش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ اشتہار بن جائیں ۵ نمونے چار روپیہ۔ ۴ نمونے تین روپے آٹھ آنے۔ تین نمونے تین روپے، دو نمونے دو روپے چار آنے۔ دو نمونوں سے کم ہرگز نہیں بھیجے جائیں گے محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو ان کیلئے نمونہ کافی ہے۔ زائد دوا منگانے کی ضرورت نہیں۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ نیو ایجنسی جڑی بوٹی سپلائی کمپنی پشت جامع مسجد دہلی ۶



آمدِ بہار

بہار کی آمد ہے سرد ہوا بند ہوئی، دھوپ میں گرمی پیدا ہو چلی، موسم خوش گوار
صبح پُرلطف اور شام نشاط انگیز ہے، جاڑے سے ہر چیز ٹھٹر گئی تھی
اور بہار ہر چیز کو رنگین بنا رہی ہے۔

مگر دیکھیے ان رنگینیوں پر نہ جائیے، بیک وقت یہ سب رنگینیاں خطرات
میں تبدیل ہو کر اس ساری قوت کو جو آپ نے جاڑوں میں جمع کی ہے ختم کر سکتی
ہیں —— بہار کی رنگینیاں اپنے اندر خونی جھلک رکھتی ہیں، اور انہیں آپ
کے سُرخ خون سے دشمنی ہے، اگر آپ نے اس وقت اپنے خون کی حفاظت
نہ کی تو خون کی خرابی بے شمار بیماریوں کا پیش خیمہ بن جائے گی۔

آج ہی سے احتیاط کے طور پر "صافی" کا روزانہ
استعمال شروع کر دیجیے۔ قیمت فی شیشی دس آنے
ایک شیشی میں دس خوراک دوا ہوتی ہے۔
دواخانہ سے رسالہ ہمدرد بہار مفت لے کر پڑھیے۔



ہمدرد دواخانہ دہلی

عورتوں کو





سفید پانی کی بیماری اور اس کا حیرت انگیز علاج

— لیکوریا —

یا سیلان الرحم کیلئے دنیا کی سرتاج اور شہرہ آفاق ایجاد

انیس مستورات

یہ حیرت انگیز دوا کیمیاوی طریقہ سے بنائی گئی ہے آج تک مستورات کے کثیر امراض میں اس دوا سے جس قدر تجربے کئے گئے انتہائی کہیں زیادہ مفید اور کارگر ثابت ہوئی ہے یہ دوا عورتوں کے سیلان الرحم پرسوت لیکوریا کے لیے خصوصیت کے ساتھ بجد مفید سو فیصدی کامیاب ہے کاش پبلک اس حیرت دوا کی قدر کرے تو یہ دوا ایک ہزار روپے قیمت میں بھی ارزان ہے جملہ امراض رحم مثلاً ضعف رحم ورم رحم اختناق الرحم ایام حیض کی تمام خرابیوں مثلاً ایام ماہواری کا بقاعدہ آنا رک رک کر یا درد کے ساتھ آنا وغیرہ کمر اور پنڈلیوں میں درد ہونا حمل کے ساقط ہونے یا حمل کے قرار ہی نہ پانے اور کسی خاص مرض کے نہ ہونے کے باوجود روز بروز کمزور ہونا یا جسم کے لاغر ہوتا جانے کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ہے فوراً رطوبت کا اخراج بند ہوجاتا ہے دعویٰ ہے کہ اتنی کامیاب دوا کسی بھی دوسرے دواخانہ میں ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ دعوے کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ناممکن ہے اگر کسی دواخانہ میں اتنی کامیاب دوا ہے تو مقابلہ کے لئے ہمارا چیلنج ہے تندرست عورتیں اس حیرت انگیز دوا کو استعمال کر کے بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ آج کل قریب قریب ہر گھر میں عورتوں کو سفید رطوبت مثل دہات یا مٹیالہ رنگ کے مادہ کی عام شکایت ہے جس کی وجہ سے عورت کا بدن کمزور، رنگ پیلا، ہاتھ پیر میں جلن و مارش میں چکر کمزور ہو جاتی ہے۔ ان سب شکایتوں کے لئے ہماری دوا سو فیصدی کامیاب ہے۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ ترمں صرف ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ اگر اس مرض کا بھی جلد علاج نہ کیا گیا تو آگے چل کر یہ بہت مہلک ثابت ہو جاتی ہے۔

دہلی کا نامور سرتاج دواخانہ

ٹیلیفون نمبر ۶۹۲

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس تر دواخانہ جامع مسجد دہلی ۶

(محمد عزیز حسن بقائی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ بیسوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا)

اس کو نہ پڑھیئے اگر پڑھیئے تو فائدہ اٹھائیے



مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں

"آج کل اشتہار بازی نے ایک ذریعہ معاش کی صورت اختیار کر لی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مگر مشکل سے یقین ہوتا ہے۔ لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بے اعتمادی کے زمانہ میں مشہور و معروف کارخانہ **انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی** نے اپنی دیانتدارانہ خدمات، بہترین صحیح اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کر کے عام مقبولیت اور ہر دل عزیزی حاصل کر لی ہے علاوہ میری ذاتی معلومات ہیں کہ ان کا تمام کاروبار راستبازی، دیانتداری اور نہایت محنت اور قابل ترین کارکنان اور بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرنے میں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ کارخانہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اور بیرون ہند ساؤتھ افریقہ، یوگنڈا، عدن وغیرہ تک اس کارخانہ کی دواؤں کو استعمال کرنے والے اور ان کے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے، لہٰذا میں ان حضرات کی جو ضرورت مند ہوں، رہنمائی کروں گا کہ وہ اس کارخانہ کی سریع التاثیر و مفید ادویہ استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں، جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا رائے کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے، اگر آپ ضرورت مند ہوں تو ضرور دوا طلب فرمائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا اور اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپے انعام اور قیمت واپس ہمارا یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے۔ اس میں ذرہ برابر مبالغہ نہیں، اگر ہم آپ کو دھوکہ کریں تو خدا اور رسول سے دغا کریں گے۔

سائنٹفک آئل رجسٹرڈ اس صدی کا انمول جوہر اور اس موسم کا خاص تحفہ اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اٹھائیے، نہ پان باندھنے کی ضرورت، نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت، نہ آبلہ کا ڈر، لگاتے ہی عضو بیکار جیتا جاگتا کر دیتا ہے اور خوابیدہ جذبات میں طوفان عظیم پیدا ہو جاتا ہے، ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہو گئے ہوں مثلاً کجی، لاغری، نامردی، کم خواہش، رگوں کے پھول جانے کو دور کر کے کندن و فولاد بنا دیتا ہے۔ یقین مانیئے اس سے بہتر آئل آپ کو دیکھنے پردہ پر نہ ملے گا۔ اس سے رگوں پٹھوں میں نئی زندگی، غضب کی سختی، ناقابل برداشت تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے۔ سب باتوں کے لئے اعجاز کا کام دیتا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے، تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہو گئے ہوں دور کر کے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے، قیمت دو روپے محصول ڈاک ذمہ خریدار، اس کے استعمال کے بعد ہمیشہ کے لئے مردانہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نہایت ہی بے ضرر اور قطعی خوشکن، فوراً بلا تکلیف کے بغیر عضو میں سختی جوانی پیدا کرتا ہے، یہ دوا دہلی مارکیٹ میں اول نمبر پر ہے۔

دافع جریان و احتلام رجسٹرڈ یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے شدید جریان اور کثرت احتلام کو بفضل تعالیٰ دعوے کے ساتھ دور کرتی ہیں پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا، اور منی کو پتلا پڑ جانے کو دور کر کے قوت مردمی کا مخلوط اور مضبوط ہو کر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی مع قرص دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ہماری یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنا دیا غیر ملکوں تک اس دوا کی دھوم مچی ہے، جریان کا قلع قمع کرنے کے لئے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں، جس کا دل چاہے آزما لے، اس کے استعمال کے بعد دل میں توانائی، طبیعت میں چستی اور دل میں جوانی کی امنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آ جاتی ہے۔

حبوب عشرت (رجسٹرڈ) یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں خاص وقت کی پشیمانی سے بچا لیتی ہیں، سرعت انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی معشوقہ محبوبہ وارفتہ ہو جاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے، قیمت فی شیشی دو روپے (۲ عدد)، ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں۔ یہ گولیاں منشی ادویات سے پاک ہیں اور مستقل امساک پیدا کرتی ہیں محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دو دوائیں یکجا منگانے پر محصول ڈاک معاف

ہر شہر اور قصبہ میں محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دہلی کا نامور گورنمنٹ رجسٹرڈ کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶ ٹیلیفون ۲۶۹۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی ۔ اخلاقی ۔ اصلاحی
ادبی رسالہ

پیشوا دہلی

مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو تیرہ سال سے تبلیغ و اشاعت کیلئے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ

اعلیٰ ایڈیشن	دو روپے
ادنیٰ ایڈیشن	ایک روپیہ

ممالک غیر سے
جس میں محصول بھی شامل ہے

اعلیٰ ایڈیشن	۵ شلنگ
ارزان ایڈیشن	۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ مطابق اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۴

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

رسول نمبر کی مقبولیت

خدا کا شکر ہے کہ اہل علم نے اس سال کے رسول نمبر کو بہت پسند کیا حقیقت یہ ہے کہ اس رسول نمبر کی خصوصیت صرف اس کا مضمون ہے جو مدینہ کے تاجدار نے قائم فرمائی۔

اس رسول نمبر کے لیے دلی شکرگزاری کے مستحق ہیں خطیب اعظم حضرت علامہ جعفر شاہ صاحب ندوی جنھوں نے شدید بیماری کی حالت میں سیرت نبوی کے اس اہم گوشہ پر تفصیل سے بحث کی۔

ربیع الاول کی شکایت

اکثر حضرات نے شکایت کی ہے کہ ربیع الاول کا پیشوا ان کو نہیں ملا۔

گزارش یہ ہے کہ ربیع الاول کا کوئی جداگانہ پرچہ شائع نہیں ہوا اور جب شائع نہیں ہوا تو ان کو ملتا کیوں کر؟

اگر وہ رسول نمبر کے صفحہ کو غور سے پڑھ لیتے تو ان کو شکوہ شکایت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

رسول نمبر صفر اور ربیع الاول کا مشترکہ پرچہ تھا۔ اگر رسول نمبر کو دو حصوں میں دو مہینہ میں شائع کیا جاتا تو لطف نہ آتا۔ اس لئے تجارتی اشتہارات کا نقصان گوارا کیا اور دو مہینہ کا پرچہ رسول نمبر شائع کر دیا گیا

کاغذ کی مصیبت

جو رف کاغذ پیشوا میں لگ رہا ہے۔ اس کی قیمت جنگ سے پہلے دو روپئے فی ریم تھی۔ اب تیس روپے ریم ہے۔ کاغذ کا کوٹہ حکومت نے پہلے سو ریم مقرر کیا تھا۔ اب دس ریم ملتے ہیں۔

بلیک مارکٹ سے زیادہ قیمت دے کر کاغذ خریدنے کی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مخالفت کر دی گئی ہے۔ قیمت میں اضافہ کا حکم آگیا ہے۔ مشتہرین سے ڈیوڑھی اجرت پر اشتہار لینے کا حکم آگیا ہے

ان تمام مصائب کے بعد پیشوا کا زندہ رہنا اعجاز ہے۔

خداوند قدوس سے دعا کیجئے کہ وہ اس موت اور زیست کی کشمکش میں پیشوا کو زندہ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

پیشوا کے مقدمات

میری جانب سے حسب ذیل مقدمات اس وقت زیر تجویز ہیں

(۱) کارکنان وحدت والامان دہلی کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ۔

اس میں فرد جرم لگ چکی ہے۔ صفائی کے گواہوں کے لیے ۱۲ اپریل مقرر ہوئی ہے

(۲) ایڈیٹر و پرنٹر منصف بمبئی کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ اس میں پرنٹر و پبلشر نے معافی مانگ لی ہے اور ان کے خلاف [illegible] مقدمہ واپس لے لیا گیا ہے ایڈیٹر صاحب منصف پر وارنٹ کی تعمیل ہو گئی ہے سنا گیا ہے کہ بمبئی میں ایڈیٹر پیشوا کے خلاف کوئی استغاثہ زیر تجویز ہے

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(حضرت غار رفیق صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۷۳) مرض کے لئے احتیاط کا حکم

عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلعم قال لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین رواہ الشیخان وابوداؤد وابن ماجہ۔

ابوہریرہ کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ مومن کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کاٹا جا سکتا یا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

تشریح: ... اذا لدغ۔ ان جانوروں کے کاٹنے کو لدغ کہتے ہیں۔ ... اور مدغ آگ سے جل جانے کو کہتے ہیں۔

تشریح معانی: حضور کے اس ارشاد عالی کا واقعہ یہ ہے کہ غزوہ بدر میں حضور کے ... ابوعزہ نے حضور کے سامنے اپنے افلاس اور عیال کی ذمہ داری کا اظہار کیا حضور نے اس کو زر فدیہ لئے بغیر رہا کر دیا اور یہ عہد لے لیا کہ آئندہ وہ مسلمانوں کے خلاف قریش وغیرہ کو اپنے اشعار کے ذریعہ ... گا ... وہ رہائی پا کر مکہ چلا گیا اور پھر قریش وغیرہ کو ... اشعار سے بھڑکانے لگا غزوہ احد میں حضور نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اس نے اس کی درخواست پیش کی حضور نے فرمایا "اب تو مکہ واپس نہیں جا سکتا دو مرتبہ تو نے محمد کی ہجو کی ہے" یہ فرمایا کہ حضور نے ابوعزہ کو قتل کرا دیا اور صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا "ایک سوراخ سے مومن کو دوبارہ نہیں کاٹا جا سکتا"۔

حدیث کے الفاظ میں یلدغ کو اگر جائے پیش سے پڑھا جائے گا تو یہ خبر امر کے معنی میں ہوگی یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مومن کو چاہئے کہ وہ محتاط ہوشیار اور متنبہ رہے اور ایک لمحہ کے لئے غافل نہ ہو کہ دشمن دوبارہ ... احتیاط امور دین اور دنیا دونوں پر ... یہ الفاظ مومن کامل کی حالت کو بتاتے ہیں یعنی کامل وہ ہے جس کے تجارب ... کو ہوشیار و محتاط بنا دیا ہو اور وہ ہر معاملہ میں غور و فکر سے کام لیتا ہو یعنی گذشتہ واقعات کی روشنی میں مستقبل کو دیکھتا ہو اور جن واقعات سے گذشتہ ایام میں اس کو تنبیہ گوارا کرنی پڑی ہو ان سے دور رہتا ہو ... وہ مومن جو تجربات کو پیش نظر نہیں رکھتا اور جو حوادث سے غافل رہتا ہے وہ بار بار دشمنوں کے حملوں کا شکار ہوتا ہے اور دشمن ہر موقع پر اس کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔

اگر یلدغ کی غ کو زیر سے پڑھا جائے گا تو جملہ کے معنی نہی اور ممانعت کے ہوں گے۔ شارح مشکوۃ نے کہا ہے کہ ابوعزہ کی دوبارہ گرفتاری پر جب حضور کا پاک نفس پھر اس کی رہائی پر آمادہ ہو گیا تو ایک مومن کامل نے جو محتاط انسان تھا حضور سے عرض کیا کہ "دشمن سے دوبارہ دھوکہ نہ کھانا چاہئے خصوصاً ایسے سرکش اور خائن دشمن سے۔" حضور ان الفاظ سے متاثر ہوئے حلم و عفو کی شان کو ترک کر دیا انتقام کو ضروری سمجھا اور دشمن خدا کو سزا دینا مناسب قرار دیا اس لئے کہ انتقام کے موقع پر حلم و عفو مناسب نہیں ہے اور حلم و عفو کے مقام پر انتقام غیر موزوں ہے۔

احادیث میں آیا ہے کہ حضور میں خاص صفت یہ تھی کہ آپ کسی سے اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا کرتے تھے البتہ اس وقت انتقام سے درگزر نہ فرماتے تھے جبکہ دین الٰہی کی توہین ہوتی تھی۔ حضور کے اس طرز عمل سے واضح ہوا کہ مطلق تحمل و بردباری پسندیدہ نہیں ہے اور نہ مطلق غیض و غضب اور انتقام محمود ہے یعنی تحمل کے مقام پر تحمل مناسب ہے اور انتقام کے موقع پر انتقام۔ مثلاً کسی مومن سے خطا و قصور ہو جائے تو تحمل مناسب ہے اور کوئی کافر ایسا کرے تو اس سے انتقام لینا بہتر ہے خداوند تعالیٰ نے مومنین کی اسی صفت کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان اور غفلت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے مومن کو چاہئے کہ وہ ہر وقت محتاط اور ہوشیار رہے۔ وہ مومن جن کا مذاق لوگ اڑاتے ہیں یا جن کی سادہ لوحی اور غفلت پر لوگ ہنستے ہیں یا جو گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل نہیں کرتے یا جو اپنے تجارب سے فائدہ نہیں اٹھاتے ان کی نسبت صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ مومن کامل نہیں ہیں یا یہ کہ ان کے قلوب پر ایمان نے پورا پورا قبضہ نہیں کیا ہے۔ اگرچہ وہ عبادت میں سرگرم اور فرائض کے ادا کرنے میں کتنے ہی چالاک کیوں نہ ہوں۔ مومن کامل حقیقت میں وہی شخص ہے جو احتیاط کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہو۔ واقعات سے عبرت حاصل کرتا ہو اور خطرہ میں مبتلا ہو کر پھر اس کے قریب نہ جاتا ہو۔

یہ ارشاد عالی غالباً خداوند تعالیٰ کے ان ارشادات سے ماخوذ ہے۔

ھل آمنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل۔	میں تم لوگوں کا اعتبار اس کے ابن (یامین) کے بارہ میں نہیں کرتا۔ مگر جیسا میں نے پہلے اس کے بھائی (یوسف) کے بارہ میں تمہارا اعتبار کیا تھا۔
اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لایتوبون ولا ھم یذکرون۔	کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہر سال وہ ایک دو مرتبہ مصیبت میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی نہ ...

[illegible]

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک سلسلہ مضامین جو اسی کتاب میں حضرت قاری ... سے لکھے گئے)

(از حضرت علامہ آغا ... صاحب ...)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کوئی شخص کلمہ شہادت کو پڑھے تو اس کو قتل نہ کرنا چاہیئے

یاایھاالذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون خبیرا ○

مومنو! جب تم اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے سفر کرو تو اچھی طرح تحقیق کر لو۔ کوئی تمہیں سلام کرے تو اس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے تم دنیا کے ساز و سامان ڈھونڈتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت بہت ہے۔ تم بھی پہلے ابتدائے اسلام میں اسی طرح تذبذب کرتے تھے اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تمہارے کام سے واقف ہے۔

تفسیر:- صاحب مدارک کا بیان ہے کہ ایک شخص مرداس بن نہیک نامی تھا جس نے اپنی قوم میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اس کے سوا اس کی قوم میں کوئی دوسرا نہ تھا۔ حضور نے اس قوم پر حملہ کرنے کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ اس کی قوم کے تمام آدمی بھاگ گئے صرف مرداس اس خیال سے رہ گیا کہ وہ مسلمان ہے۔ تو اسکو قتل کیا جائیگا نہ اسکا سامان لوٹا جائیگا۔ اس نے جب اسلامی لشکر کے گھوڑے دیکھے تو اپنی قوم کا سامان پہاڑی کی ایک گھاٹی میں جمع کر دیا اور پہاڑی پر چڑھ کر لشکر جب پہاڑی کے پیچھے پہنچ گیا تو اس نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور لشکر نے بھی نعرہ لگایا۔ اس کے بعد مرداس پہاڑی سے نیچے اترا اور لشکریوں کو سنانے کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا لیکن لشکریوں نے اس کے کلمہ شہادت کی پروانہ کی۔ حضرت اسامہ بن زید نے اس کو مار ڈالا اس کا سارا سامان لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور مدینہ پہنچ کر واقعہ سے حضور کو آگاہ کیا حضور کو واقعہ سن کر سخت صدمہ ہوا اور آپ نے فرمایا۔ "تم نے اس کو محض اس کا مال حاصل کرنے کے لئے قتل کیا ہے" یہ فرما کر آپ نے مذکورہ بالا آیت پڑھی۔ تفسیر کشاف نے اس واقعہ کو لکھ کر بتایا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید نے حضور کے الفاظ سن کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار فرما دیجئے۔" حضور نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کی موجودگی میں میں کیونکر استغفار کر سکتا ہوں۔ حضرت اسامہ کا بیان ہے کہ میں برابر طلب مغفرت کی درخواست کرتا رہا۔ یہاں تک کہ حضور کی ناراضی کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا کہ مجھ سے یہ جرم سرزد نہ ہوتا مختصر یہ کہ حضور نے اسامہ کے لئے مغفرت طلب فرمائی اور حکم دیا کہ ایک بردہ آزاد کرو۔ امام زاہد کا بیان ہے کہ مرداس کے قاتل اسامہ وہ اسامہ نہیں ہیں جو حضور کے متبنی کے بیٹے تھے اور ایک روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسامہ نے حضور سے جواب میں یہ عرض کیا تھا کہ "یا رسول اللہ! اس شخص نے تلوار کے ڈر سے کلمہ شہادت پڑھ لیا تھا" حضور نے اس کے جواب میں فرمایا "اسامہ کیا تو نے اس کا قلب چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اس کے دل میں ایمان نہیں ہے" اسامہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں اس کا دل چیرتا تو صرف خون ملتا" حضور نے فرمایا "تو پھر اس شخص کے دل میں تصدیق اس نے زبان سے ادا کیا تھا" اس کے بعد حضور نے اسامہ کو حکم دیا کہ اس شخص کے جس قدر اونٹ اور بکریاں تم لائے ہو فوراً ان کو واپس کر دو۔ مفسرین و محدثین کا بیان ہے کہ حضور نے جب اسامہ کو قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت پڑھ کر سنائی تو اسامہ پر سخت رنج و غم طاری ہو گیا یہاں تک کہ وہ اسی صدمہ میں مر گئے جب ان کی نعش کو زمین میں دفن کیا گیا تو زمین نے نعش کو باہر نکال کر پھینک دیا اور تین مرتبہ ایسا ہی واقعہ ہوا حضور کو واقعہ سے آگاہ کیا گیا حضور نے فرمایا "زمین نے اسامہ سے بدتر لوگوں فرعون و نمرود کی نعش کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن اس واقعہ سے خداوند تعالیٰ نے تم کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مومن کا خون بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے تاکہ تم کسی مومن کے خون میں اپنے ہاتھوں کو نہ رنگو۔ پھر چوتھی مرتبہ اسامہ کی نعش کو دفن کیا گیا تو زمین نے اس کو قبول کر لیا۔

آیت کے معنی یہ ہیں کہ مومنو! جب تم جہاد پر جاؤ تو لوگوں کی حالت اچھی طرح معلوم کر لو کہ ان میں کوئی مسلمان تو نہیں ہے اور دشمن کی جماعت میں سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان ہے اور اس تردید یا انکار سے تمہارا منشا یہ ہو کہ تم اس کا سامان چھین لو یا اس پر قبضہ کر لو۔ مال تو فنا پذیر چیز ہے اور تمہارے لئے خدا کے پاس بہت سا مال غنیمت ہے کسی ایسے شخص کو جس نے اسلام کا اظہار کیا ہے قتل کر کے تم ... حاصل نہ کرو۔ اگر تم یہ کہو کہ اس کی زبان دل کے موافق نہ تھی یعنی زبان پر تو کلمہ شہادت جاری تھا لیکن دل ایمان سے خالی تھا تو یہی حالت ابتدائے اسلام میں تمہاری بھی تھی لیکن تمہارے زبانی اقرار پر تمہاری جان اور تمہارے دل کو محفوظ رکھا گیا اور تمہارے قلب کی تحقیق نہیں کی گئی بلکہ خدا نے تم پر فضل و احسان کیا اور تم دین اسلام پر جم گئے یعنی دل اور زبان دونوں سے تم نے اسلام کا اعتراف کر لیا تم بھی دوسروں کے ساتھ یہی طریقہ برتو اور کسی کلمہ گو کو قتل نہ کرو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص سنجیدگی کے ساتھ (استہزاء کے طور پر نہیں) کلمہ شہادت کو پڑھ لے گا اس کو مسلمان سمجھا جائیگا خواہ اس کے دل میں ایمان ہو یا نہ ہو اور شریعت کا یہ حکم ظاہری احکام کے اجراء کیلئے ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مومن ہونے کیلئے تصدیق قلبی ضروری ہے اور تصدیق بالقلب ایمان کا رکن خاص ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک تو ایمان تصدیق قلبی ہی کا نام ہے۔

سالکانِ طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لئے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس واقعہ میں لونڈی کا جو یہ مصرع درج کیا گیا ہے کہ :-

انت دار لایدخلک حزن -	تو وہ گھر ہے جس میں کبھی رنج و غم داخل نہ ہوگا -

اس سلسلہ میں بہتر ہے کہ ہم آخرت کی فضیلت میں چند شعر یہاں درج کردیں اور اس آخرت نے فضائل جس کے رہنے والوں کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے یعنی جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو یوں کہیں گے :-

قالوا الحمد لله الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور -	جنتی کہیں گے - شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارا ملال دفع کردیا - ہمارا رب بے شک قدر دان اور غفور ہے -
لا یمسنا فیہا نصب و لا یمسنا فیہا لغوب -	نہ یہاں ہم کو کوئی تکلیف ہے اور نہ یہاں تکان ہے -
الا یا دار خلد شبت دارا نعیمک لا یغیرہ الزمان	اے ہمیشہ باقی رہنے والے گھر تو بہترین مکان ہے، تیری نعمتوں کو زمانہ ہرگز تبدیل نہ کرے گا - جب
اذا دار الفنا عرت وضعت خرابا شعرا عوضتنا المکان -	دار فنا کو تباہ و برباد کر دیا گیا تو ہم نے دوسرا مکان عطا کر دیا - تو (اے
فنعم الدار انت لکل ثاو بت اللذات والحور الحسان -	آخرۃ کے مکان) بہترین مکان ہے ہر اس شخص کے لئے جو تجھ میں ہے اور لذات اور حور لعین سے لطف اندوز ہوتے -
فدا خوف لایمادی تلک فضل -	اور دوسری خوبی جس کے برابر اور کوئی خوبی نہیں ہے خدا کی ہمسائگی
جوار الرب والنظر العیان	اور رب بزرگ و برتر کا دیدار ہے -

ان اشعار میں لکل ثاو کا ایک جملہ آیا ہے جس کے معنی ہیں "قیام کرنے والا" شاعر نے ثاو کی جگہ خیف کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ جیسا کہ لونڈی نے اپنے مصرع میں کہا ہے :-

فنعم الدار انت لکل خیف	تو ہر مہمان کے لئے بہترین گھر ہے -

اس کی وجہ یہ ہے کہ مہمان وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کے ہاں چند روز ٹھہرے اور پھر چلا جائے۔ جنت ایسی جگہ نہیں۔ دنیا البتہ مہمان کا گھر ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

الا انا الانسان خیف لاھلہ یقیم قلیلا عندھم ثم یرحل	واقعہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں میں ایک مہمان ہے چند روز قیام کرے گا اور پھر چلا جائے گا -

اور آخرت چونکہ دائمی گھر ہے اس وجہ سے خداوند تعالیٰ نے اس کا نام "دار المقامہ" رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ جنتی جنت میں داخل ہو کر کہیں گے کہ :-

الحمد لله الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب و لا یمسنا فیہا لغوب	شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارا ملال دفع کر دیا ہمارا رب بے شک غفور اور قدر دان ہے اس نے ہم کو دار المقامہ (جنت) میں اپنے فضل سے داخل کر دیا ہم کو یہاں کوئی تکلیف ہوگی اور نہ تکان ہوگی -

(۱۸۰) محبت الٰہی کا ایک خاص منظر

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں لکام پہاڑ کی وادی میں چلا جا رہا تھا کہ میرا گزر ایک ایسے مقام پر ہوا جہاں کثرت سے درخت تھے اور چاروں طرف سبزہ لہلہا رہا تھا میں ایک مقام پر کھڑا ہو گیا اور سبزہ زار اور خوشرنگ پھولوں کا لطف اٹھانے لگا کہ یکایک میرے کان میں ایک ایسی آواز پڑی جس نے میرے حواسوں کو معطل کر دیا اور میں حیران کھڑا رہ گیا۔ میں اس آواز کی طرف چلا اور ایک پہاڑ کے غار کے دہانہ پر پہنچا۔ آواز اسی غار میں سے آرہی تھی۔ میں آگے بڑھا اور غار کے اندر جھانک کر دیکھا تو ایک شخص نظر آیا جو ریاضت و عبادت میں مشغول تھا۔ وہ محویت کے عالم میں رب بزرگ و برتر کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا :-

"پاک ہے وہ ذات جس نے مشتاقانِ دیدار کے قلوب کو طاعت کے باغوں اور اپنے حضور میں تفریح کا موقع عنایت فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے فہم صاحب بصیرت لوگوں کی عقول کو مرحمت فرمائی ہے اور وہ خدا کے سوا کسی پر اعتماد و بھروسہ نہیں رکھتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مودت و محبت کے حوض محبت والوں کو مرحمت فرمائے ہیں کہ وہ ان میں غوطے لگاتے رہتے ہیں اور ہر وقت خدا سے لو لگائے ہوئے ہیں"

اتنا کہہ کر وہ شخص خاموش ہو گیا۔ میں آگے بڑھا اور اس کے قریب پہنچ کر کہا "السلام علیک یا حلیف الاحزان وقرین الاشجان (رنج و غم کے حلیف اور گریہ و بکا کے دوست) جواب میں اس نے وعلیکم السلام کہا اور پوچھا "تم کو کس شخص نے اس شخص کے پاس پہنچا دیا جو رنج کے سوا کچھ یا قیامت کی باز پرس کے خوف سے تنہا اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے؟ ... ہر وقت اپنے نفس کے محاسبہ میں مشغول رہتا ہے" میں نے کہا "مجھ کو

اُس خواہش نے آپ تک پہنچایا ہے جو میرے دل میں آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے پیدا ہوئی تھی اور پھر اُس آرزو نے جو ہر وقت میرے دل میں مقربِ بارگاہ خداوندی لوگوں کی زیارت کے لئے رہتی ہے"۔ جواب میں اُس شخص نے کہا "اے جوان! خداوند تعالیٰ نے اُن لوگوں کے قلوب میں جو خدا کی عبادت کو حاصلِ زندگی سمجھتے ہیں محبت کی آگ روشن رکھی ہے کہ اُن کی روحیں ہر وقت شدتِ اشتیاق سے عالمِ ملکوت میں اُڑتی رہتی ہیں اور جبروت کے حجابات میں جو چیزیں اُن کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہیں اُن کو دیکھتی رہتی ہیں"۔ میں نے یہ سن کر کہا۔ "ذرا اُن لوگوں کی شناخت تو مجھ کو بتا دیجئے"۔ جواب میں اُس نے کہا "وہ لوگ جو رحمتِ خداوندی کے غار میں پناہ گزین ہیں اُس کی محبت کی شراب کے سوا اور کوئی چیز نہیں پیتے اور ہر وقت اُسی کے خیال میں رہتے ہیں"۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا "میرے آقا! مجھ کو انہیں لوگوں میں شامل کر دے اور جو اعمال وہ کرتے ہیں مجھ کو اُن کی توفیق مرحمت فرما"۔ میں نے کہا "مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے"۔ اُس شخص نے کہا "خدا کی محبت کا بہترین مظاہرہ وہ شوق ہے جو ربِ بزرگ و برتر سے ملاقات کے لئے انسان اپنے دل میں رکھتا ہے ایک روز ضرور ایسا آئے گا کہ خداوند تعالیٰ آرزومندانِ دیدار کی آرزو کو پورا کرے گا اور اپنے دوستوں کو اپنا جمال دکھائے گا"۔

(۱۸۱) عارف کون ہے؟

ابراہیم بن شیبان رحمۃ سے عارف کی شناخت دریافت کی گئی آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد ابو عبداللہ مغربی کے ہمراہ جبل طور میں مقیم تھے اور ہمارے ہمراہ سات آدمی اور تھے۔ ایک روز ہماری جماعت میں ایک نوجوان آیا جس کے اعضا و جوارح سے آثارِ خضوع و خشوع ظاہر تھا۔ جب ہم نماز پڑھتے وہ نوجوان بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتا اور جب ہم علومِ باطنی پر بحث و گفتگو کرتے تو نوجوان توجہ کے ساتھ ہماری گفتگو کو سنتا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بہار کے موسم میں جبکہ جنگل سبزہ سے لہلہا رہا تھا اور خوش رنگ پھولوں سے میدان آراستہ تھا ہم لوگ ایک سایہ دار درخت کے نیچے گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے شیخ نے علومِ معارف پر تقریر شروع کی۔ میں نے دیکھا کہ اس تقریر سے وہ نوجوان بہت متاثر ہوا اور یکایک اُس کے منہ سے ایک آہ نکلی جس کی گرمی سے اُس گھاس میں جو اُس کے سامنے پڑی ہوئی تھی آگ لگ گئی۔ ہم حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے کہ یکایک وہ نوجوان ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ ہم نے بہت تلاش کیا لیکن کہیں اُس کا پتہ نہ ملا۔ شیخ نے ہم کو مخاطب کر کے کہا "یہ شخص عارف تھا اور عارف کی وضع یہی ہوتی ہے"۔

(۱۸۲) استغنیٰ باللہ کا صلہ

ایک بزرگ کا بیان ہے میں جبل لکام میں عبادت گزاروں اور زاہدوں سے ملاقات کے شوق میں گشت لگا رہا تھا کہ میری نظر ایک شخص پر پڑی جو سر پر رومال ڈالے گردن جھکائے ایک پتھر پر بیٹھا تھا۔ میں نے قریب پہنچ کر اُس سے پوچھا "شیخ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو"۔ اُس نے جواب میں کہا "دیکھ رہا ہوں اور محفوظ کر رہا ہوں"۔ میں نے کہا "تمہارے سامنے تو صرف درخت ہیں اور پتھر تم کس چیز کو دیکھ کر عبرت حاصل کر رہے ہو"۔ میرے یہ الفاظ سن کر اُس شخص کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ غضبناک تیوروں سے اُس نے میری طرف دیکھا اور کہا "میں اپنے قلب کے عدشات کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے پروردگار کے احکام کو بجا لانے پر غور کر رہا ہوں۔ تجھ کو قسم ہے اُس ذات کی جس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے میں تجھ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دے اور واپس چلا جا"۔ میں نے کہا "مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے کہ میں اُس سے فائدہ اُٹھاؤں اور تم کو تمہارے حال پر چھوڑ کر چلا جاؤں"۔ اُس شخص نے کہا "جس شخص نے اُس کے دروازہ کو لازم پکڑ لیا وہ اُس کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ اور جو شخص اپنے گناہوں اور جرائم کو اکثر یاد کرتا رہے گا وہ ہمیشہ نادم و شرمندہ رہے گا اور جس شخص نے خدا پر بھروسہ کر لیا اور اُسی کا ہو گیا وہ معدوم ہونے سے بچ گیا"۔ یہ کہہ کر وہ شخص کھڑا ہو گیا اور مجھ کو چھوڑ کر چلا گیا۔

(۱۸۳) خدا سے محبت کرنے کا صلہ

بیان کیا جاتا ہے کہ دو جوان جن کے نام صبیح و ملیح تھے ملک شام کے کسی گوشہ میں عبادت کیا کرتے تھے۔ کافی عرصہ تک عبادت گزار رہنے کے بعد ایک روز اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ باہر نکل کر دیکھنا چاہئے، ممکن ہے ہم کو کوئی ایسا شخص مل جائے جو ہم کو دینی باتیں سکھائے۔ یہ خیال پیدا ہوتے ہی دونوں اپنے مقام سے نکلے اور جنگل میں پھرنے لگے۔ ایک روز صبح کے وقت آدمی کی تلاش میں پھر رہے تھے کہ اُن کی نظر ایک شخص پر پڑی جو لکڑیوں کا گٹھا سر پر رکھے چلا آ رہا تھا۔ جب یہ شخص قریب آ گیا تو ان میں سے ایک نے اُس سے پوچھا "تیرا پروردگار کون ہے"۔ اُس شخص نے یہ سوال سن کر لکڑیوں کا گٹھا زمین پر ڈال دیا اور اُس پر بیٹھ کر کہا "تم یہ نہ پوچھو کہ میرا پروردگار کون ہے۔ بلکہ یہ دریافت کرو کہ تیرے قلب میں ایمان کس جگہ ہے"۔ اُن دونوں شخصوں کا بیان ہے کہ یہ جواب پا کر ہم دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ آخر اُس لکڑہارے نے ہم کو خاموش پا کر کہا "پوچھو۔ پوچھو۔ ضرورت مند پوچھا ہی کرتے ہیں"۔ اُس نے ہم کو پھر خاموش پایا تو کہا "اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ تیرے عبادت گزار بندے بھی ہیں تو جو چیز مانگیں وہ ان کو مرحمت فرما"۔ اِدھر اُس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور اُدھر لکڑیاں سونے کی سلاخیں بن گئیں۔ اس کے بعد لکڑہارے نے کہا۔ "اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ تیرے عبادت گزار بندے ماسوا سے بیزار ہیں اور شہرت سے نفرت رکھتے ہیں تو تو اُن کو ایسا ہی بنا دے"۔ وہ سونے کی سلاخیں پھر لکڑیاں بن گئیں اور لکڑہارا اُن کو سر پر رکھ کر چلا گیا۔

ان اشخاص کا بیان ہے کہ ہم دونوں کو اس شخص کے پیچھے جانے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ہم حیران اپنی جگہ پر بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے +

(باقی آئندہ)

ملفوظاتِ باقی باللہؒ

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوة السالکین زبدة العارفین حضرت خواجہ غیب نواز فانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی اردو قلمی کتاب سے اخذ کئے گئے)

(جامع سید عزیز حسن نقشبندی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۲۳۸) نفوس لوّامہ

اسی سلسلہ میں حضرت خواجہؒ نے لکھا ہے کہ:۔

"اگر کوئی عاجز بندہ کوئی گناہ کر بیٹھے تو اُس کے بطلان کا حکم کیوں لگائیں (یعنی کیوں کہیں کہ وہ حق پر نہیں باطل پر ہے) خداوند تعالیٰ کا شکر ہے کہ ملامت اولیاء کا حق ہے۔ جب کوئی ملامت (اُن کو) پہنچتی ہے وہ اپنے نفس پر نظر ڈالتے ہیں اور کوئی نہ کوئی خرابی یا نقص ضرور دیکھتے ہیں، اور اس ملامت کو اشارۂ غیبی سمجھ کر نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اگر اس طریقہ پر اپنی برائیاں، عیوب اور نفاق کو معلوم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ جلد اُس کی خرابیاں دفعہ کر دیتا ہے اور اُس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

(۲۳۹) عُجب اور غرور کا علاج

ایک روز ایک مخلص مرید نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا کہ:۔

مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی ہے اور اگرچہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ میرے دوستوں کی حالت اس سے بہت بہتر ہے بایں ہمہ میرا نفس اِس حالت پر عُجب و غرور میں مبتلا ہے۔ میں اپنے عُجب و غرور کو بُرا سمجھتا ہوں اور طمانیتِ قلب کے لئے توبہ و استغفار بھی کرتا ہوں لیکن نہ تو طمانیت حاصل ہوتی ہے اور نہ عُجب و غرور رفع ہوتا ہے۔" حضرت خواجہؒ کے قریب اس وقت ایک اور مرید بیٹھا ہوا تھا اُس کی طرف اشارہ کر کے آپ نے فرمایا "یہ شخص بھی اسی حال میں مبتلا ہے تم اس سے اس کا علاج دریافت کرو۔" اُس مرید نے حضرت خواجہ رحمہ کے الفاظ سُن کر عرض کیا "حضرت جی ہم دونوں بیمار ہیں۔ بھلا بیمار بیمار کا علاج کیونکر کر سکتا ہے۔" یہ سُن کر حضرت خواجہ رحمہ نے فرمایا "تم دونوں آدمی محبوب و عزیز ہو اور کافی بہرہ رکھتے ہو اس لئے اپنے اندر کچھ ضرور دیکھتے ہو (یعنی چونکہ تم نے سلوک کے مراتب طے کئے ہیں اس لئے سلوک سے واقف ہو اور جو کچھ تم کو حاصل ہوا ہے اُس کو اپنے اندر محسوس کرتے ہو اس لئے عُجب و غرور کا پیدا ہونا فطری چیز ہے) ہم چونکہ اپنے اندر کچھ نہیں رکھتے اس لئے ہم کو اپنے اندر کچھ نظر نہیں آتا ہم کس چیز پر عُجب و غرور کریں۔" حضرت خواجہ رحمہ کے ان الفاظ نے اُس مخلص مرید پر ایسا عجیب اثر کیا کہ خود اُس کے بیان کے مطابق قریب تھا کہ کیفیت کی زیادتی سے وہ اپنی ہستی کو فنا کر دے۔ غرض یہ کہ حضرت خواجہؒ کے ان الفاظ نے اُن کے عُجب و غرورِ ہستی کو فنا کر دیا اور اس کے بعد اُن مریدوں کے قلوب میں کبھی غرور و تکبر پیدا نہ ہوا۔

(۲۴۰) اولیاء اللہ کی اخلاقی حالت

ایک دور ایک عالم جو امورِ شریعت کا زیادہ پابند تھا حضرت خواجہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت خواجہ پر اعتراض شروع کئے۔ حضرت خواجہؒ کی وضع قطع پر بھی اعتراض کیا۔ لباس پر بھی اور طریقت کے طریقوں پر بھی حضرت خواجہؒ نے خاموشی کے ساتھ تمام اعتراضات کو سُنا اور اُس عالم کی تعریف کرتے رہے یہانتک کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ رحمہ نے اُس عالم کو مخاطب کر کے فرمایا: "واقعہ یہ ہے کہ آپ جیسا عالم دنیا میں نایاب اور بے مثل ہے۔ آپ جیسے حضرات کو تو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے آپ بڑی خوبی کے آدمی ہیں۔ اتنی مدت گزر گئی مگر ہم کو آپ جیسا کوئی عالم نہیں ملا۔ حضرت خواجہ رحمہ جس قدر اُس کی تعریف کرتے اور اظہار تواضع و فروتنی فرماتے اُسی قدر اُس کے اعتراضات بڑھتے جاتے اور حضرت خواجہ رحمہ خاموشی کے ساتھ اعتراضات کو سُنتے مختصر یہ کہ اُس عالم نے جس قدر اعتراضات کئے اُن کو حضرت خواجہ رحمہ نے خندہ پیشانی سے سُنا اور کسی قسم کے تکدر اور ملال کو ظاہر نہ کیا اور نہ اُس سے بداخلاقی سے پیش آئے یہاں تک کہ اُس کے اعتراضات کو سُن کر ایک عقلمند شخص نے اُس سے کہا "اے ظاہر پرست! تجھ کو علم سے کیا واسطہ۔ تو شریعت کو کیا جانے۔ جا ابھی کچھ روز اور پڑھ اور پھر اولیاء اللہ کی شان کو دیکھ اولیاء اللہ کا کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں ہوتا خصوصاً حضور جیسے متبع شریعت سے" حضرت خواجہ رحمہ نے اس شخص کے یہ الفاظ سُن کر فرمایا "بھئی جانے دو۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اس گئے گزرے زمانہ میں ایسے لوگوں کا وجود بھی بہت غنیمت ہے۔" یہ گفتگو جاری تھی کہ کھانے کا وقت آ گیا، کھانا دسترخوان پر چُنا گیا اور حضرت خواجہ رحمہ نے اس عالم کو کھانے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور اُس کے حال پر بڑی شفقت فرمائی۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضرت خواجہ رحمہ نے عالم کے اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا اور فقہ کی مفتیٰ بہ کتابوں کے حوالے دے کر تمام اعتراضات رفع کر دئے۔ وہ عالم حضرت خواجہ رحمہ کی مجلس سے اُٹھا اور خاموشی کے ساتھ باہر نکل گیا اور پھر اُس کا پتہ نہ چلا۔

(باقی آئندہ)

جب کبھی آپ پیشوا کے دفتر کو خط لکھیں تو اپنا خریداری نمبر جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے حصہ میں آپ کے نام کے اوپر چھپا ہوا ہے ضرور لکھیں ورنہ تعمیلِ ارشاد سے دفتر معذور ہوگا اور جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجیں

مذہبی معلومات

اسلام کا قانون تعزیر

(از جناب مولانا عبدالوحید صاحب فاضل دیوبند)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے محاسن اس کے اخلاق کی وجہ سے جس کی عظمت اس کے قوانین کے پیش نظر جس کی حکمت اس کے پیش کردہ دستور کی بنا پر اور جس کا عادل ہونا اس کے نظام کی استواری کی وجہ سے ناقابلِ انکار ہے۔ اسلام نے حدود و قصاص کے ضابطوں سے امن عامہ کو محفوظ بنا دیا۔ اور ہر فرد کے لئے لازم کر دیا کہ وہ اپنی حد کے اندر رہے۔ نہ اس سے تجاوز کرے اور نہ زیادتی۔ اللہ تعالیٰ نے حدود و قصاص کو مشروع کر کے بندوں پر واضح کر دیا کہ اوامر و نواہی سے تجاوز کرنے والا جرم کی نوعیت کے اعتبار سے حد یا قصاص کا مستحق ہوگا۔ حق تعالیٰ نے یہ حدود کچھ اس نوع کی مقرر فرمائی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ارتکاب جرم کی جسارت بہت دشوار ہے۔ اگر حدود و قصاص کا نظم اسلام نے اس طرح قائم نہ کیا ہوتا تو زمین پر فساد پھیل جاتا اور نظام عمرانی میں ابتری پیدا ہوتی۔ قوی ضعیف کو کھا جاتا۔ اور ظلم عام ہو جاتا لیکن اللہ کے احکام اور حدود کے قیام کی صورت میں قاتل سے قصاص لیا گیا۔ ظالم کو سزا دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق مظلوم کی مدد کی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ زمین پر امن قائم ہوا اور عدل عام ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے:-

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (بقرہ ع ۲۲)　　اے عقل والو تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں غور و تامل کرے گا اسے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رحمت کا یقین ہو جائے گا۔ اور اسے یہ بھی ماننا ہوگا کہ اگر مسلمان اس فرمانِ خداوندی کے مقتضا پر عمل کرتے رہتے تو وہ ذلت، نکبت، فساد اخلاق اور انحطاط آداب کے اس درجہ کو ہرگز نہ پہنچتے جس پر کہ وہ اب پہنچ چکے ہیں۔

اور جو شخص اس آیت قصاص پر نظر کرے گا جو ہم سے پہلوں کے لئے قانون تھی اور پھر ہمارے لئے قانون بنی۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔ (مائدہ ع ۱۱)

اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر ہو۔

وہ اس بنی بر انصاف قانون کی حکمت کو معلوم کرے گا اور اسے تسلیم کرنا ہوگا کہ اسلام اپنے حکیمانہ قوانین اور تعلیمات کی بنا پر دین اجتماعی ہے۔

تعجب تو ان مغرب زدہ انسانوں پر ہوتا ہے جو ان حکیمانہ آیات کو پڑھنے اور ان عادلانہ احکام کو تلاوت کرنے کے باوجود جو اس اجتماعی انسانی کے لئے غذا کا حکم رکھتے ہیں یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ احکام … اور بربریت ہے۔ اور یورپ کے موجودہ قوانین تعزیر جو مجرموں کو قید و بند کی سزا دیتے ہیں وہ اسلامی حدود و قصاص کے مقابلہ میں افضل اور زیادہ مبنی بر رحم ہیں۔

والدعاوي مالم يقيموا عليها　　بينات ابناؤها ادعياء

یہ لوگ کہتے ہیں کہ قید کی سزا دینا نفوس پر بڑا رحم ہے اور اس کے ذریعہ جانوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ لیکن قید خانوں اور قیدیوں پر ایک نظر ڈال لینے کے بعد یہ حقیقت بخوبی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ قید سے رہا ہو نکلنے کے بعد قید خانہ کا کتنا خوف مجرم کے دل میں باقی رہ جاتا ہے۔ آئے دن ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جیل خانوں کی سزا ایک اتفاقی مجرم کو بھی عادی مجرم بنا دیتی ہے اور رہائی کے بعد ارتکاب جرم پر پہلے سے زیادہ … ہو کر جیل سے … وہ پھر جرم کا اعادہ کرتا ہے اور بے تکلف پھر جیل … جاتا ہے ہمارے آئے دن کے مشاہدات ہیں کہ قید … انسداد جرائم میں بلاشبہ ناکام رہی۔ بلکہ اس کے برخلاف اس کا نتیجہ جرائم میں اضافہ ثابت ہوئی ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر اسلامی حدود و قصاص جو مجرم کو بالیقین آئندہ ارتکاب جرم سے روک دیتے ہیں اور … امن و محفوظ بنا دیتے ہیں۔ مجرم اور … دونوں کے لئے رحمت نہیں ہیں۔

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (حج ع ۶)　　تحقیق آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ اندھے ہوتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں

سوال یہ ہے کہ کیا رحمت اور انسانیت کے مبادی یہی ہیں کہ پُر امن اجتماع انسانی کا خون بہایا جائے، اس پر زیادتیاں کی جائیں۔ ان کی جانوں کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کے مالوں کو لوٹا جائے لیکن مجرموں کے خون کا ایک قطرہ بھی اگر زمین پر گرنے لگے تو اسے رحم و انسانیت کے خلاف قرار دیا جائے۔ کیا واقعی انسانیت مجرم کے خون کی حفاظت کی ضامن ہے اور پُر امن انسان کے خون کو مباح قرار دیتی ہے۔ ان لوگوں نے … بصیرۃ کھو نہیں چکے ہیں یہ نکتہ بہت زیادہ مستحق غور … ہے اور اسلامی حدود و قصاص پر زبان طعن دراز کرنے والوں کا جہل اور حمق قابل لحاظ ہے

ہم جب بنظر انصاف اسلامی حدود اور موجودہ تمام نہاد مہذب

دنیا کے تعزیری قوانین کا جسے قبول و اختیار کرنے پر ہمیں ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں رحمت و عدل کے اعتبار سے ان میں بون بعید اور فرق عظیم معلوم ہوتا ہے۔ یہاں ہم اسے چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔

حد زنا

زنا اجتماع انسانی کے لئے ایک ایسا جرثومہ ہے جو اُسے گھن کی طرح اندر ہی اندر کھا کر موت سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ وہ جسم انسانی کے لئے ایک نہایت مہلک مرض بن جاتا ہے وہ زود یا بدیر ہلاکت اور تباہی کے منہ میں ضرور چلی جاتی ہے۔

اگر ہم انصاف کے ساتھ زنا سے پیدا ہونے والے اُن مفاسد و شرور کو دیکھیں جو اس کے نتیجہ میں انسان کی ہیئت اجتماعی کو خراب کرنے کے لئے مہلک امراض، اولاد زنا کی کثرت جن کا نہ اس عالم میں کوئی خاندان ہوتا ہے اور نہ کوئی معین و مددگار، حیات زوجیت کی مسرتوں سے محرومی، شادی شدہ عورتوں اور مردوں کے گھروں کی تباہی، تقلیل نسل، منع تولید، بیکاری اور دوسرے جرائم قتل و غیرہ وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تو بلا تامل ہم پورے جزم و یقین کے ساتھ یہ حکم لگا دیں گے کہ زنا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حد مقرر فرمائی ہے کہ:۔

الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائة جلدة (نور ع ۱) — بدکار عورت اور بدکار مرد، ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو

اور صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جو تفصیل و تشریح فرمائی ہے کہ:۔

فان الرجم فی کتاب اللہ تعالیٰ حق علی من زنیٰ اذا احصن من الرجال والنساء (صحاح ستہ) — بیشک کتاب الٰہی میں رجم کا حکم صحیح ہے اس شادی شدہ مرد یا عورت کے لئے جو زنا کرے۔

وہ عین حکمت ہے اور نظام عمران یا اجتماع انسانی کی حفاظت و صیانت کے لئے حقیقی، تفضلات رحمت ہے۔

فرانس کے مشہور اخبار "طان" نے ۱۹۲۹ء کی مردم شماری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "فرانس کے ۸۹ اضلاع میں سے (جن سے ملک فرانس کی تشکیل ہوتی ہے) صرف ۴ ضلعے ایسے ہیں جن کی مردم شماری میں اضافہ ہوا ہے۔ ۱۵ ایسے ہیں جہاں پیدائش اور موت کے اعداد برابر ہیں باقی ۲۹ ضلعے ایسے ہیں جن میں اموات کا عدد پیدائش سے بڑھا ہوا ہے۔ تناسل کی اس کمی اور امراض کی زیادتی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہاں زنا عام ہے۔ نوجوان نکاح کی قید و بند کے مقابلے میں اپنی آزادانہ زندگی کو ترجیح دیتے ہیں اور علانیہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس مرض مہلک کی مقاومت اور مدافعت کی طرف قانونی حکومت بالکل متوجہ نہیں ہوتا۔"

یورپ کے بعض دوسرے ممالک نے بھی زنا کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں سے متنبہ ہو کر اس کے انسداد کی طرف صرف یہ قدم اٹھایا کہ اگر کوئی شخص کسی غیر شادی شدہ عورت کو اغوا کرے تو اسے دو سال تک کی سزائے قید دی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ کو اغوا کرے تو اسے ایک سال کی سزائے قید دی جائے گی وغیرہ وغیرہ

کیا اس کے بعد بھی ہمارے مغرب زدہ بھائی یہ تسلیم کرنے میں تامل کریں گے کہ اسلام نے اس مہلک مرض سے امت کو محفوظ رکھنے کے لئے جو مداوا کیا ہے وہ مجموعہ عالم انسانیت کے حق میں عین رحمت، عدل اور شفقت ہے۔ اور یہ کہ وہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کامیاب علاج بننے کے لئے اصلح ہے۔

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (اسرائیل ع ۹) — اور کہہ کہ آیا حق اور نکل بھاگا باطل بیشک باطل بھاگنے ہی والا ہے۔

یورپ کے قوانین جن کی طرف سطور فوق میں اشارہ کیا گیا ہے۔ زانی کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کرتے گویا وہ زنا کو قابل عقوبت جرم ہی نہیں سمجھتے البتہ اغوا کرنا ان کے یہاں جرم ہے اس کے لئے سزا بھی ہے برخلاف اس کے حد اسلامی شادی شدہ زانی کو رجم کا حکم کرتی ہے اور غیر شادی شدہ زانی کے لئے کوڑے لگانے کی سزا تجویز کرتی ہے ہر عقلمند خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان میں سے کونسا قانون ایسا ہے جو زنا کی تباہ کاریوں کا انسداد کر کے انسانیت پر رحم کرتا ہے اور اس کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

دنیا کے قانون ساز فحش اور بدکرداری کو مباح قرار دے کر امراض کے پھیلانے اور نسل انسانی کی حفاظت کرتی ہے۔ فضائل بشری کی حمایت میں رذائل سے برسرپیکار ہوتی ہے۔ متاع انسانی کو محفوظ رکھتی ہے اور انساب کو باقی رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حق بھی واضح ہو جاتا ہے اور باطل بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام باطل قوانین اور سیاسی نظاموں کی پیروی سے محفوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے نازل کئے ہوئے احکام کی تعمیل کرائے اور ان لوگوں کی جماعت میں داخل نہ کرے جن کے متعلق اس کا ارشاد ہے:۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون (المائدہ ع ۷) — اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی ہیں بے حکم۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون۔ (المائدہ ع ۶) — اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ (المائدہ ع ۶) — اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں منکر۔

حد شرب خمر

شراب خبائث اور مفاسد کی اصل اور منبع ہے۔ عقلائے زمانہ نے بہت غور و فکر کے بعد اسے اُم الخبائث کا لقب دیا ہے۔ شراب کے جو مہلک اور شرمناک اثرات شرابی کی زندگی پر پڑتے ہیں۔ اس کے مادی و معنوی نقصانات جو انسان کی اجتماعی زندگی میں رونما ہوتے ہیں اور اس سے جو مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں اگر ان پر ایک سرسری نظر بھی کی جائے تو بلا تامل پورے جزم و یقین کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ جلت حکمت نے مسکرات سے اپنے فرمان بردار بندوں کو اس طرح منع فرمایا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون - انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون (المائدہ ع ۱۲)

اے ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض شراب سے اور جوئے سے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے پس کیا تم باز آؤ گے۔

عمل شیطان کی اس ناپاکی یعنی شراب سے اجتناب نہ کرنے والے کے لئے شریعت مطہرہ نے جو حد تجویز فرمائی ہے وہ کوڑے لگانا ہے۔

ومن شرب الخمر فاجلدوہ - (ابوداؤد)

جو شخص شراب پئے اسے کوڑے مارو۔

اس جرم عظیم کے لئے اس سے زیادہ منصفانہ کوئی دوسرا قانون ہو نہیں سکتا جو شرابی کو شراب نوشی سے روکتا ہے اور دوسرے انسانوں کو اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلامی تعزیر خود شارب اور دوسرے بنی آدم کو امراض مہلکہ سے نجات دلانے کے لئے نافع ترین دوا ہے۔

بلجیم میں امتناع مسکرات کے لئے جو انیسویں کانفرنس ہوئی تھی اس میں پروفیسر ڈاکٹر بیرن نے ایک علمی مقالہ بھی پڑھا تھا اس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اسلام نے مسکرات کو حرام قرار دے کر اور شارب کے لئے حد تجویز کر کے مسلمانوں کو بیشمار مہلک امراض سے بچا لیا ہے چنانچہ انھوں نے بہت سے ایسے خوفناک مہلک اور متعدی امراض گنائے ہیں جو یورپ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلامی ممالک میں ان امراض کا کہیں نام و نشان بھی موجود نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی تحقیق کے ذیل میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر ان بیان کردہ امراض میں اسلامی ممالک کے اندر کچھ لوگ مبتلا بھی ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ۷۵ فی صدی غیر مسلم یعنی یوروپین یا مقامی عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنھیں شراب نوشی کی عادت ہوتی ہے اور صرف ۲۵ فی صدی مسلمان ہوتے ہیں لیکن یہ بھی وہ مسلمان ہیں جنھوں نے یوروپین طرز معاشرت اختیار کر کے اہل یورپ کی پیروی میں شراب نوشی کی بلا اپنے اوپر مسلط کر لی ہے یا ایسے والدین کی نسل سے ہیں جو اپنی مغرب پسندی کی وجہ سے شراب نوشی میں مبتلا تھے۔ اپنے مقالہ کے ذیل میں دنیا کے ڈاکٹروں کے نظریات کا رد کرتے ہوئے انھوں نے پھر پوری قوت کے ساتھ اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ ان امراض کا سبب بجز شراب نوشی کے اور کچھ نہیں ہے اور مسلمان ان امراض سے بالیقین صرف اس وجہ سے محفوظ ہیں کہ ان کی غالب اکثریت شراب نوشی کی لعنت میں مبتلا نہیں ہے؛

امریکہ اور یورپ کے بعض ممالک نے امتناع شراب نوشی کی مہم اپنے اپنے یہاں شروع کر کے اس خباثت کے مہلک نتائج سے بچنے کی کوشش کی لیکن انہیں اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی ...... انہیں واضح رہنا چاہئے کہ ان کی تمام مساعی اس وقت تک ناکام ہی ہوتی رہیں گی جب تک کہ وہ ان حدود کو قائم نہ کریں گے جو اسلام نے شارب خمر کے لئے مقرر کی ہیں ...... اصل امتناع شراب نوشی کا صحیح اور موثر طریقہ صرف یہی ہے۔

کیا ان حقائق کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی ان لوگوں کے لئے زبان طعن دراز کرنے کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے جن کی فہم اور قوت فیصلہ پر یورپ کا تسلط ہو چکا ہے اور نیا دور اب بھی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ اسلام کے قانون تعزیرات وحشیانہ ہیں۔ (نعوذ باللہ من ھٰذہ الھفوات)

افحکم الجاھلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون - (المائدہ ع ۷)

اب کیا چاہتے ہیں حکم زمانہ جاہلیت کا۔ اور اللہ سے بہتر کون ہے حکم کرنیوالا ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں۔

حقائق مافوق کے اظہار کے بعد ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ قوانین جو بیع خمر کے لائسنس دے کر اسے جائز قرار دیتے ہیں اور شارب خمر کے لئے رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ انسان کے لئے رحمت ہیں۔ اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے ہیں یا وہ شریعت اسلامیہ جو نہ صرف شراب کو حرام قرار دیتی ہے بلکہ شارب کے لئے بھی کوڑوں کی سزا تجویز کرتی ہے؟ مگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اپنی نادانی اور حماقت سے حدود اسلامیہ پر اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً اس کا مستحق ہے کہ اس کی بات کو قابل التفات نہ سمجھا جائے اور اسے کوئی وزن نہ دیا جائے۔

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا - (الکہف ع ۱)

کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے منہ سے سب جھوٹ ہے جو وہ کہتے ہیں۔

اور اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں پس و پیش نہ کیا جائے کہ اسلام ہی دین ازلی اور ابدی ہے اور اس کے اوامر و احکام ہر زمانہ اور ہر مقام کے لئے مناسب اور موزوں ہیں۔ دین اسلام کے سوا کوئی دین نہیں ہے اور قوانین اسلام کے علاوہ کوئی صحیح قانون نہیں ہے:

قل يا ايها الناس قد جاءكم الحق من ربكم فمن اهتدى فانما يهتدي لنفسه ومن ضل فانما يضل عليها وما انا عليكم بوكيل (یونس ع ۱۱)

کہئے۔ اے لوگو حق آ چکا تمہیں تمہارے رب سے۔ اب جو کوئی راہ پر آئے وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بھولا پھرے سو بھولا پھرے گا اپنے برے کو اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔

قد جاءكم بصائر من ربكم فمن ابصر فلنفسه ومن عمي فعليها وما انا عليكم بحفيظ - (الانعام ع ۱۳)

تم کو پہنچ چکیں سوجھ کی باتیں تمہارے رب سے پس جس نے سوجھ بوجھ سے کام لیا تو اپنے بھلے کے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

حد زنا اور حد شرب خمر ہی پر موقوف نہیں دوسری تمام حدود

اسلامی مثلاً حد سرقہ وغیرہ بھی بلاشبہ عالم انسانی کے لئے رحمت ہیں اور امن عامہ کے قیام و حفاظت کے لئے پوری تحدی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان سے بہتر کوئی دوسرا قانون نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ حدود اسلامی کے عالم انسانیت پر رحمت ہونے کے متعلق قدیم تاریخی روایات کو چھوڑئے ممکن ہے ان کے تسلیم کرنے میں کسی کو تامل ہو جن ممالک میں اس وقت حدود اسلامی کا نفاذ ہو رہا ہے انہیں کو دیکھ لیا جائے کہ وہاں لوٹ مار، قتل و غارت، زنا اور میخواری کا کوئی وجود کہیں تلاش کرنے سے بھی ملتا ہے۔؟

کیا کوئی معاند سے معاند انسان بھی اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے کہ وہ ریگستان حجاز جہاں کل تک دن دہاڑے چار قدم بھی بغیر کامل انتظام تحفظ کے چلنا ناممکن تھا۔ آج ایک ضعیفہ اُس کے اِس سرے سے اُس سرے تک اگر سونا اچھالتی چلی جائے تو اس سے مزاحمت کرنیوالا کوئی نظر نہ آئے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا مال سامان گھر سے باہر غیر محفوظ حالت میں ڈال کر چھوڑ دے اور رات بھر بے فکری کے ساتھ مکان کا دروازہ بند کر کے سوئے تو صبح کو اپنا سامان ٹھیک اسی حالت میں پائے گا جس میں کہ اس نے رکھا تھا۔ کسی کو اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اُسے سرقہ کی نیت سے ہاتھ بھی لگائے۔ یہی حال دوسرے جرائم کا بھی ہے پھر کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ حدود اسلامی کی تیز تلوار نے حجاز کے تمام [illegible] ن کے ہاتھ قطع کر دیئے ہیں اور اب ان میں چوری کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہے تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ سالہا سال کی مدت میں دو چار چوروں سے زیادہ پر حد جاری کرنے کی نوبت نہ آئی ہوگی چند زانیوں سے زیادہ کو کوڑے نہ لگائے گئے ہوں گے یا سنگسار نہ کیا گیا ہوگا۔ لیکن بلاشبہ انہیں چند مثالوں سے انسانیت پر تباہی لانے والے جرائم کا قلع قمع ہو گیا اور جرائم پیشہ انسانوں نے اس سے اتنی نصیحت و عبرت حاصل کی کہ اپنے آپ کو ان رذائل سے پاک کر کے انسانیت کے لئے موجب رحمت بن گئے۔

کیا دنیا کا کوئی مہذب ملک ایسا ہے جہاں قید اور جرمانہ کی سزاؤں نے خلائق کو تباہی اور بربادی سے بچا کر انسانیت کے لئے اپنے رحمت ہونے کا کوئی ثبوت پیش کیا ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

دو سو روپے کا ذخیرہ پانچ روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مسند امام شافعی، مسند امام حنبل، مسند بیہقی، رزین اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبداللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں۔ حضرت علامہ ولی الدین دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے۔ دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث معہ ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے دوسرے اداروں نے المصابیح کا ترجمہ شائع کیا ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے اور انہوں نے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہارات دے رکھے ہیں پہلے طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں ہیں۔ آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ [illegible] بڑا سائز دہ پیشوا کے برابر، ضخامت ایک ہزار بہتر صفحے قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی۔

افسانے

خیر مقدم

سرزمین روس کی ایک سچی کہانی

(مترجمہ سراج الدین صاحب عربی اے)

وہ ایک عجیب خصائل کا روسی لڑکا تھا۔ اس کے بال بہت خوبصورت تھے اور اس کی آنکھیں نیلی تھیں۔ اس کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ اور لوگ اسے دانیا کے سیدھے سادے نام سے پکارتے تھے۔ وہ بہادر تھا اور کبھی خوف نہ کھاتا تھا۔

جب ہسپتال میں اسکو تحائف بھیجے جاتے۔ اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھتا اور وہ حیرت زدہ ہو جاتا اور سوچتا آخر یہ سب لوگ دوسروں کو چھوڑ کر کیوں اس کی تضحیک کرتے ہیں۔

دانیا نانکی نام کے گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جو ولاکلامسک کے ضلع میں واقع ہے۔ موسم سرما میں فوجوں کی اگلی صفیں بڑھ کر اس کے گاؤں تک آپہنچی تھیں۔ ایک کپتان جس کا نام کلوشکاف تھا اس کی ماں کی جھونپڑی میں ٹھہرایا گیا۔ دانیا ہر جگہ اس کپتان کے پیچھے پیچھے بڑی خوشی سے پھرتا۔ جوانی کی آنکھیں اس کو ابھارا کرتی تھیں اور اس کے دل میں ولولے کروٹیں لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ کپتان کے ساتھ کھیلنے کے لئے بیٹھ جاتا۔ کپتان کھیل ہی میں اس کی ہوشیاری اور ذہانت کو دیکھ کر عش عش کرنے لگتا۔ اور جب وقت پڑا دانیا نے کپتان کلوشکاف کے فوجی دستہ کو ٹینک شکن خندقوں اور گڑھوں کے کھودنے میں بہت امداد دی۔

اس نے جرمنوں کا پہلا حملہ بچشم خود دیکھا ان کی فوجیں آئیں اور انہوں نے بھاری پرچہ حملہ کر گاؤں کے مدافعت کرنے والوں میں خوف و ہراس اور سراسیمگی کے بیج بونے شروع کر دئے۔ دانیا جنگ کرنے والوں کی طرح نہایت پرسکون تھا۔ وہ انکو دیکھ کر انہیں اپنی مثال تصور کرتا تھا۔

جب دو سپاہیوں کی پنڈلیوں میں گولیاں پیوست ہو گئیں دانیا اگلی صفوں سے انہیں نکال لایا۔ ان کے زخموں پر پٹی چڑھائی۔ اور انہیں قریب کے فوجی ہسپتال میں داخل کر کے واپس چلا آیا۔ فوجیں پسپائی کے فاصلہ کو طے کر کے نئی پوزیشنوں پر چلی گئیں۔ اور رات ہوتے تک وہیں ڈٹی رہیں۔

خوبصورت بالوں والا لڑکا اپنی جھونپڑی سے نکل کر رینگتا ہوا خندقوں کے پاس جا پہنچا۔ اس نے وہاں جا کر فوجی سپاہیوں کو پانی پہنچایا اور اسلحہ جات بھی ان تک پہنچائے۔

پسپائی کے بعد دانیا نے ایک سپاہی کو زخمی پڑے دیکھا۔ جتنی دیر وہ اس زخمی کی دیکھ بھال میں رہا سارا گاؤں خالی ہو چکا تھا۔ دانیا نے کوشش کی کہ اس زخمی کو گھسیٹ کر قریب کے ایک مکان تک پہنچا دے۔ لیکن اس نے دفعتاً گولی چلنے کی آواز سنی۔ اور پھر اس نے محسوس کیا کہ گولی اسکی ہتھیلی میں گھس گئی ہے۔

جرمن فوجیں گاؤں میں داخل ہو چکی تھیں۔

اگرچہ دانیا زخمی سپاہی کے پاس تھا لیکن جرمنوں نے اسے قید کر لیا اور اسے بحیثیت ایک جنگی قیدی کے ولاذی کینوف کے گاؤں میں لے گئے۔ اس کو گھسیٹ کر ایک جھونپڑی میں ڈال دیا گیا۔ جہاں دو افسر ایک ترجمان اور تین دوسرے اشخاص موجود تھے۔ اس جھونپڑی کے ایک گوشہ میں جھونپڑی کی مالکہ سکڑی بیٹھی تھی وہ بڑھیا عورت تھی۔

"کیا تم سپاہی ہو؟" ترجمان کے ذریعہ دانیا سے سوال کیا گیا۔

"نہیں" دانیا نے جواب دیا۔

"کمیونسٹ ہو؟"

"نہیں ——— نہ صرف فوج بلکہ پارٹی مجھ جیسے نوجوان بچوں کو بھرتی نہیں کرتی"۔

اس سے پوچھا گیا کہ وہ کتنا بڑا ہے اور کیونکر زخمی ہوا۔ جرمن فوج کا ایک کلرک اس کے تمام جوابات ایک کاپی میں نوٹ کرتا رہا۔ پھر جرمن افسر نے اس لڑکے کو ایک ٹکٹ دکھایا اور پوچھا "تمہارے پاس اس قسم کا کوئی ٹکٹ ہے؟"

"نہیں" دانیا نے جواب دیا اور حیرت زدہ ہو کر مسکرا دیا۔ "ایک روسی کاشتکار لڑکا کیسے ایک نازی ٹکٹ اپنے پاس رکھ سکتا ہے" ——— افسر کو غصہ آ گیا۔ اس نے اپنے جوتے زمین پر پٹخے اور حکم دیا کہ دانیا کی تلاشی لی جائے۔

دانیا نے بعد میں اپنی سرگذشت اس طرح بیان کی "میرا خیال تھا وہ لوگ مجھے پھانسی پر چڑھا دیں گے۔ جرمن افسر نے پھر اس بوڑھی عورت

کی طرف دیکھا اور چلا کر کہا "اے عورت۔ باہر نکل" اور پھر اسے لات مار کر باہر نکال دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک میز گھسیٹ کر کمرہ کے وسط میں رکھ دی مجھے دو بارہ خیال آیا کہ مجھے پھانسی دی جا رہی ہے۔ لیکن اس کی بجائے اس نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "سو جاؤ۔ سو جاؤ۔ سو جاؤ۔" پھر اس نے اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر کہا مجھے پھانسی نہیں دی جائے گی۔ اور میں میز پر لیٹ گیا۔ اس افسر نے اپنی کمر کی پیٹی کھولی اور میری دونوں ٹانگیں میز کے پاؤں سے کس کر باندھ دیں۔ اس کے پاس رسی نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے ترجمان کی پیٹی بھی کھول دی اور ایک پیٹی تیسرے شخص کی نکال کر میرے دونوں ہاتھ بھی میز کے پاؤں سے باندھ دیئے۔ اس کے بعد وہ جرمن افسر بیٹھ کر سگرٹ پینے لگا۔ وہ تقریباً سب کے سب نصف گھنٹے تک سگرٹ پیتے رہے ——— اور جونہی میں نے حرکت کی وہ چلائے میں ان کی صورت دیکھتا رہ گیا اور انہوں نے مجھے پھڑ لیا۔

وانیا نے جس نظر سے ان کی طرف دیکھا وہ نظر غالباً بہت خوفزدہ تھی۔ کیونکہ ایک نازی افسر اس کے قریب آیا اور اس نے لڑکے کی آنکھوں پر اپنی لرزتی ہوئی انگلیاں رکھ دیں اور اس سے کہا "مت دیکھ" پھر وہ لڑکے کے سرھانے چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد میں قفل ساز کا ہتھوڑا لے کر آیا اور دوبارہ چلا کر کہا "اے او رو سینے (روسی) میں کہتا ہوں مت دیکھ"۔

لیکن نیلی آنکھوں والا روسی لڑکا ان کی طرف متواتر دیکھتا رہا۔ لڑکے کی جرات اجازت نہ دیتی تھی کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لے۔

میز کے دونوں طرف اس کے ہاتھ لٹک رہے تھے۔ اس کی ہتھیلی میں سے خون کی نالی بہہ رہی تھی۔ لیکن وہ گھور گھور کر جرمنوں کو دیکھ رہا تھا۔

پھر کچھ جرمن اس کے قریب آ کر کھینچنے لگے اور اس کے زخمی ہاتھ کو زور سے دبا ڈالا۔ لڑکے نے محسوس کیا کہ فوراً کوئی سرد نوکدار ٹکڑا اس کے ہاتھ میں چبھ رہا ہے

جرمنوں نے میرے ہاتھ پر آری چلانی شروع کر دی تھی۔ لیکن مجھے یقین نہ آتا تھا۔ میرے کبھی وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسی سفاکانہ حرکت پر اتر سکتے ہیں۔

لیکن ان سے کوئی چیز بعید نہیں۔ چھ مسٹنڈے نوجوان سگرٹ کے دھوئیں اڑا رہے تھے۔ قہقہے بلند ہو رہے تھے اور ایک بچہ کے ہاتھ پر آری چلائی جا رہی تھی۔

وانیا کو یاد نہیں کہ اس کی چیخ نکلی تھی یا نہیں۔

غالباً وہ نہیں چلایا۔ اس نے بتایا "جونہی وہ کھال کو کاٹ چکے میں بے ہوش ہو گیا"۔

اسے جب ہوش آیا جھونپڑی خالی تھی۔ وہ فرش پر خون کی ندی میں پڑا ہوا تھا۔ اور روس کی ایمبولینس گاڑی کا چپراسی گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا۔ اور سر پر ہتھیلی کو رکھ کر تھپک تھپک کر کہہ رہا تھا "تم اچھے ہو جاؤ گے پیارے بچے۔ دل تنگ نہ کرو۔ میں نے تمہارے زخموں پر اچھی طرح پٹیاں باندھ دی ہیں"۔

وانیا کو یکایک خیال آیا کہ وہ اپنے لوگوں کے درمیان ہے اور یہ کہ روسیوں نے گاؤں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن اسے معلوم ہوا کہ ایمبولینس گاڑی کا چپراسی خود جنگی اسیر تھا۔ اسے وانیا کے زخموں کی مرہم پٹی کے لئے بلا لیا گیا تھا ——— اس کی تمام کلائی کاٹ کر پھینک دی گئی تھی۔

"کیا تم جانتے ہو کہ وہ ہنس رہے تھے اور کہہ رہے تھے" چپراسی نے وانیا سے کہا "کہ اب یہ لڑکا فوجی کام کے قابل نہ رہا اور اب یہ گولی نہ چلا سکے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم اب جنگ میں حصہ لینے کے قابل نہیں رہے"۔

"اوہ۔ ہم دیکھیں گے کیا ہوتا ہے" میری زبان کا آخری لفظ تیرے ساتھ ہو گا" اور پھر وہ غشی کی حالت میں چلا گیا۔

تین ہفتے وہ جرمنوں میں رہا۔ کھڑکی میں سے اس نے دیکھا کہ جرمنوں نے کپتان کلوشنکاف کو کس طرح ایک گوشہ سے حراست میں لے لیا۔

"تم اب کبھی اکارڈین والا کھیل نہ کھلنا۔ جارج!" وانیا نے دل میں سوچا اور وہ پہلی مرتبہ رو پڑا۔

بعد میں اس کی ماں گاؤں سے واپس آئی۔ لڑکوں کا لباس اس کے پاس تھا اور وہ چپکے سے وانیا کو نکال لے گئی جرمنوں کو اب اس خوبصورت روسی لڑکے سے کوئی لگاؤ باقی نہ رہا تھا۔ وہ ایک کمزور روسی تھا جس کا ایک ہاتھ غائب تھا اور اب وہ ان کے لئے کسی خطرہ کا موجب نہ تھا۔

لیکن یہ دراصل وہ وقت تھا جب وہ ہر طرح خطرناک بن چکا تھا واقعات کچھ اسی طرح پر ہوئے کہ وہ جہاں تک اس کے زخمی بازو نے اجازت دی صحن پر رینگتا ہوا اس جنگی میدان کے پاس جا پہنچا جہاں موسم بہار میں لڑنے کے لئے جرمنوں کے اسلحہ جات پڑے ہوئے تھے رائفلیں۔ خود بخود گولیاں برسانے والی اور چھوٹی چھوٹی بندوقیں بے شمار پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ان تمام کو ایک جگہ جمع کر لیا اور ان کو سبزی کے کھیت میں دفن کر دیا تاکہ بعد میں یہ سارا سامان سرخ فوجوں کو مل جائے۔ اس نے اس کے علاوہ تین گنواروں کو گھونٹوں پر سے کھول کر بھگایا تاکہ روسی فوجیں انکو اپنے استعمال میں لاسکیں وہ دشمن کو ہوشیاری سے تاکتا رہا اور جب اس نے معلوم کر لیا کہ اس کے ٹیلیفون کے تار زمین میں کس جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس نے انکو کاٹ ڈالا اور جب وہ لکڑیاں لینے جنگل میں گیا اس ان تاروں کے سرے برف میں دبا دیئے۔

جب جرمن گاؤں میں ایک چھوٹی سی گاڑی لائے اس نے رینچ لے کر رات ہی رات میں اس کے سارے پرزے کھول ڈالے یہ گاڑی بھی بعد میں روسی سپاہیوں کے ہاتھ لگی۔

نازیوں نے دشمن کو اپنے قریب محسوس کیا لیکن وہ اس کا کھوج نہ لگا سکے۔ وہ کم از کم ایک بیکار رکھا، دینے انتہائی تکلیف دہ رہا تھا اور زخم سے فوارے چھوٹ رہے تھے

روسی فوج کی آمد سے کچھ عرصہ قبل جب وہ گئی ہوئی فصل کو جمع کرنے میں مصروف تھا اس نے کسی کو سرگوشیانہ انداز میں کہتے سنا "کیا تم یہ جرمنوں کے لئے لے جا رہے ہو"

"نہیں" دانیا نے جواب دیا "ابھی تک ہمارے پاس اپنی فصلیں موجود ہیں" "اچھا تو ہمارے لئے کچھ کھانے کو لا دو" کسی نے غلہ کے ذخیرہ کی طرف سے آواز دے کر دانیا سے کہا۔

وہ دونوں دراصل دو گوریلا اسکاؤٹ تھے۔ دانیا نے دو ہفتہ تک انکو خوراک دی اور ان کو بتایا کہ جرمنوں کا ریڈیو کہاں پوشیدہ ہے کہاں وہ لاریاں کھڑی ہیں جن میں جرمنوں نے چوری کا مال بھر رکھا ہے اور جرمنوں کے پاس کہاں اور کتنی تعداد میں بندوقیں ہیں۔

اپنے جانے سے قبل جرمنوں نے دانیا کو مشکوک نظروں سے دیکھا انہوں نے اسکو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔ اور اس کو گولی مارنے کی دھمکی دی لیکن پھر انھوں نے اس کے جوتے اتار لئے اور وہیں سے کر بھاگ گئے۔ کیونکہ روسی فوجیں قریب آ گئی تھیں اور ٹاک ٹاک کر دشمنوں پر حملے کر رہی تھیں۔

بچے اور عورتیں خوشی سے اچھل پڑیں اور انھوں نے یہ چلاتے ہوئے ان کا خیر مقدم کیا "ہمارے بیٹے، ہمارے بچے" اور دانیا نے فتحمندانہ طور پر فخریہ نہ معلوم ہوئی اور مسرت کے جذبات سے مغلوب ہو کر یا آنسوؤں کے قطروں سے ... ہو کر اپنا ننھا سا دایاں زخمی بازو ان کے خیر مقدم کے لئے آگے پھیلا دیا۔

حقوق و فرائض اسلام اس کتاب میں توحید، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، حقوق زوجین قوانین وراثت، طریق تجارت، مال غنیمت، اہل کتاب اہل معاہد وغیرہ کے حقوق و فرائض کی پوری پوری تفصیل موجود ہے۔ حجم ... صفحے قیمت صرف ... محصول الگ۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی**

حدیث شریف کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو ہر دو جلد

احادیث مستند میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیح اسلامی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سُنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے اس کی دو جلدیں ہیں پہلی جلد ۴۰۸ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں۔ دوسری جلد بھی ۱۱۴ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں۔ اس میں ترتیب وار اسلامی احکام ہیں۔ ایمان کامل۔ طہارت حیض۔ نفاس۔ نماز۔ مساجد۔ مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ۔ سورج۔ چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ نکاح۔ دودھ پلانا۔ طلاق عتق۔ فضائل صحابہ۔ اولیا۔ انبیا۔ نیکی۔ خیرات۔ تقدیر۔ غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں۔ شروع میں امام مسلم رح کے حالات۔ صحیح مسلم کامل کے حالات۔ صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لئے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے۔ صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت ... صفحے قیمت ... مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ... اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ للعہ مجلد پارچہ للعہ مجلد چرمی پشتہ للعہ۔ خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ...

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر رسالہ پیشوا۔ جامع مسجد۔ دہلی۔**

دھوکہ

(ماخوذ)

سوئٹزرلینڈ کی مارا آفرین فضا تھی۔ غریب شرلے سر پر دودھ کا مٹکا لیے ہوئے قریبی گاؤں کو جا رہی تھی۔ بچاری کو کبھی کبھار خوف کا احساس ہو جاتا۔ اور سچ ہے اندھیرے میں تو درخت بھی بھوتوں کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ اسی خوف کو دور کرنے کے لئے وہ ایک گیت گا رہی تھی۔

"کون ہو تم......؟" پیچھے سے کسی نے آ کر کہا

"اور تم کون ہو؟"

ہم غریب مسافر ہیں۔ بھوکے ہیں۔ کچھ کھانے کو مل سکتا ہے؟

اس وقت تو شاید کچھ نہ مل سکے۔

اچھا تو یہ سونے کے بندے ہمارے حوالے کر دو۔ اسی کو بیچ کر ہم پیٹ بھر لیں گے۔

"اور اگر نہ دوں تو؟"

"ہم زبردستی بھی کر سکتے ہیں۔"

"تو تم مسافر نہیں ہو بلکہ چور ہو۔"

"یونہی سمجھ لو۔"

شرلے سہم سی گئی۔ کچھ دیر سوچ کر کہا "اچھا چلو۔ میں خود بازار جا رہی ہوں۔ یہ دودھ بیچ کر تمہیں مٹھائی کھلا دوں گی۔"

"نہیں ہمیں بندے چاہئیں۔"

تم بندے لے کر کیا کرو گے۔ چلو میں تمہیں یہ بندے بیچ کر روپے دلوا دیتی ہوں!"

"ٹھیک ہے ہم کو تو روپے ہی چاہئیں۔"

اسی طرح تینوں باتیں کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔

میرا خیال ہے ایک بندا آئلین کے پاس بیچ دوں۔ اور دوسرا ڈاکٹر کے پاس۔ شرلے نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی ہو۔"

شرلے ایک دوکان میں داخل ہوتے ہوئے بولی "تم [illegible] ٹھہرو۔ میں ابھی آئی۔ اندر جا کر اس نے کہا۔ مسٹر ایلن نوکر آیا ہے۔ مگر تنخواہ دس روپے سے کم نہ لے گا۔ روٹی پکانے میں ماہر ہے۔ ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی مانگتا ہے۔"

شرلے نے ان میں سے ایک کو بلا لیا اور کہا "اندر آ جاؤ میں ابھی آئی ہوں۔"

پھر دوسرے کو ساتھ لیا۔ اور ڈاکٹر وکٹر کی دکان میں داخل ہو گئی۔ وہ باہر ہی کھڑا رہا ......" ڈاکٹر صاحب! ہمارا ایک رشتہ دار عرصہ سے بیمار ہے۔ راتوں کو اکثر خواب میں کہا اٹھتا ہے۔ مجھے روپے دو۔ مجھے روپے دو......؟"

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کسی قسم کی فکر مت کریں۔ شاید اس کا دماغی توازن خراب ہو گیا۔"

" اچھا۔ تو میں اسے یہاں چھوڑے جاتی ہوں۔ آپ اسے دیکھ کر دوا تجویز کر دیں۔ میں دودھ بیچ کر آتی ہوں۔" اتنا کہہ کر شرلے نووارد کے پاس واپس لوٹ آئی۔ اور کہا۔ "میں نے بندے ڈاکٹر کو دے دیئے ہیں۔ وہ ابھی مریضوں سے فارغ ہو کر روپے دیگا۔ کسی حالت بھی پچاس روپے سے کم نہ لینا۔" اتنا کہہ کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی

" ڈاکٹر صاحب! مجھے جلدی جانا ہے۔" نووارد نے ڈاکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

" اچھا آپ نبض دکھائیں۔" ڈاکٹر نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

" میں بیمار تھوڑا ہی ہوں مجھے تو روپے چاہئیں روپے۔"

" بھئی روپے بھی مل جائیں گے۔ پہلے نبض تو دکھاؤ۔"

مگر نووارد کسی طرح بھی رضامند نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر نے اپنے ملازموں کو بلا کر زبردستی اسے میز پہ لٹا دیا۔ اور کپڑے اتار کر چھاتی اور پیٹ کا معائنہ کیا۔ نووارد بہت گھبرایا۔ بہتیرا چیخا چلایا۔ مگر بچارے کا کوئی بس نہ چل سکا۔ معائنہ ختم ہوا۔ تو اس نے ڈاکٹر کو گریبان سے پکڑ لیا "میرے روپے ہضم کرنا چاہتا ہے۔"

" بھئی کیسے روپے آخر کچھ تو بتاؤ۔"

" یہ چالیں کسی اور کو دکھانا۔ یاد رکھو میں چھوڑنے والا نہیں۔"

" اچھا یہ دوائی لے جاؤ۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

نووارد کو اس جواب پر بہت غصہ آیا۔ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ ڈاکٹر کا سر پھٹ گیا۔ اور نووارد کے دو دانت نکل گئے۔ کنسٹبل نے جب شور و غل سنا۔ تو وہ دونوں کو پکڑ کر کوتوالی لے گیا۔ نووارد کو پہچان لیا گیا۔ وہ پہلے بھی سزا یافتہ تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ فریب کیا گیا ہے تو دونوں اپنے کئے پہ نادم ہوئے۔

" شرلے! آج اتنی دیر کیوں ہو گئی؟ کیا آج کوئی خاص بات تھی؟ نلسن نے دریافت کیا۔ " ہاں خاص بات تھی۔" "کیا؟" "کہا میں نے دھوکہ دیا ہے"

"کس کو؟" "دو چوروں کو۔"

"مگر مجھے دھوکہ نہ دینا۔"

شرلے نے جواب دیا۔ "تم چور.........؟"

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ

سو جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے اُن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں

اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

کے متعلق کوشش کرتے رہتے ہیں ہرانے کے لئے ایسے لوگ دوزخ والے ہیں

تفسیر: اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو (آپ غم نہ کیجئے کیونکہ) ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط اور اہل مدین بھی (اپنے اپنے انبیاء علیہم السلام کی) تکذیب کر چکے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی (فرعون اور اس کی قوم) کی طرف سے) کاذب قرار دیا گیا سو تکذیب کے بعد میں نے (ان) کافروں کو (جنہوں نے تکذیب کی تھی چندے) مہلت دے دی (جیسے اُن کو مہلت دے رکھی ہے) پھر میں نے اُن کو (عذاب میں) پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا عذاب کیسا ہوا۔ غرض کتنی بستیاں ہیں جن کو ہم نے (عذاب سے) ہلاک کیا جن کی یہ حالت تھی کہ وہ نافرمانی کرتی تھیں سو (اب اُن کی یہ کیفیت ہے کہ) وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں (مراد یہ کہ ویران پڑی ہیں کیونکہ عادتاً اول چھت گرتی ہے پھر اُس پر دیواریں آپڑتی ہیں) اور (اسی طرح اُن بستیوں میں) بہت سے بے کار کنوئیں (جو پہلے آباد تھے) اور بہت سے گچ چونے کے محل (جو اب شکستہ ہو گئے یہ سب اُن بستیوں کے ساتھ تباہ ہوئے پس اسی طرح وقت موعود پر یہ لوگ معذب ہوں گے) سو کیا یہ (منکر) لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں جس سے ان کے دل ایسے ہو جاویں کہ اُس سے سمجھنے لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جاویں جس سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی کچھ) آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں (سو ان کے بھی دیکھنے اور سننے کو دیکھ رہے ہیں ورنہ اُس مذکورہ کی حالت سمجھ لیتے کہ فی الواقع کفر نا پسندیدہ حق ہے جب تو اُس پر عذاب آیا) اور یہ لوگ (نبوت میں شبہ نکالنے کے لئے) آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں (اور جلدی نہ آنے سے استدلال عدم وقوع پر کرتے ہیں) حالانکہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہ کرے گا (یعنی وعدے کے وقت ضرور عذاب واقع ہوگا پس وہ استدلال غلط ہے) اور آپ کے رب کے پاس کا ایک دن (جس میں عذاب واقع ہوگا یعنی قیامت کا دن امتداد میں یا استدت میں) برابر ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے موافق (سو عجیب بے وقوف ہیں کہ ایسی مصیبت کا تقاضا کرتے ہیں) اور (خلاصہ جواب مذکور کا یہ ہے کہ) بہت سی بستیاں ہیں جن کو میں نے (ان کی طرح) مہلت دی تھی اور وہ (ان ہی کی طرح، نافرمانی (کی باتیں) کرتی تھیں (یعنی وہ بھی استعجال واستہزاء کرتے تھے) پھر میں نے اُن کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہوگا (اُس وقت کفر کی پوری سزا ہوگی اور) آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اے لوگو (اس عذاب مذکور کے واقع کرنے میں میرا کوئی دخل و اختیار نہیں ہے نہ کبھی میں نے اس کا دعویٰ کیا تاکہ عدم ایقاع سے میری تکذیب کی جاوے) میں تو صرف تمہارے لئے ایک آشکارا ڈرانے والا ہوں سو جو لوگ (اُس ڈر کو سن کر) ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے اُن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی یعنی جنت ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (اُن کے ابطال کی) کوشش کرتے رہتے ہیں (نبی کو اور اہل ایمان کو) ہرانے کے لیے ایسے لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں (پس یہ میرا دعویٰ ہے اور اس پر دلیلیں رکھتا ہوں اور عذاب سے ڈرانا میرا فرض منصبی ہے جس کا وقوع بھی وقت پر باختیار خداوندی ہوگا اس سے میرا کوئی تعلق نہیں جو مجھ سے درخواست کیا کرتے ہو)۔ ربط: اوپر شیاطین الانس کے مراء و جدال و سعی فی ابطال الآیات کے مقابلہ میں منجانب اللہ نصرت حق و اہل حق کا وقوع مذکور تھا آگے شیاطین الجن کے اغواء و اضلال و وسوسہ فی الآیات کے مقابلہ میں جو کہ جدال مذکور کا اصل منشاء ہے حق کی نصرت کا وقوع اور اُس کید کا مدفوع ہونا اور اُس کے ذیل میں حق کے قبول کرنے والوں کی جزا اور نہ قبول کرنے والوں کی سزا مذکور ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ

اور ہم نے آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اُس نے کچھ پڑھا شیطان نے اُس کے پڑھنے میں شبہ

اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

ڈالا پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو نیست و نابود کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ خوب علم والا خوب حکمت والا

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ

تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو ایسے لوگوں کے لئے آزمائش بنا دے جن کے دل میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور واقعی

الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

ظالم لوگ بڑی مخالفت میں ہیں اور تاکہ جن لوگوں کو فہم عطا ہوا ہے وہ اس امر کا زیادہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے

فَيُؤْمِنُوا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى

سو ایمان پر زیادہ قائم ہو جاویں پھر اُس کی طرف اُن کے دل اور بھی زیادہ جھک جاویں اور واقعی ان ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

راہ راست دکھلاتا ہے اور کافر لوگ ہمیشہ اُس کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر دفعۃً

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ

قیامت آجاوے یا اُن پر کسی بے برکت دن کا عذاب آپہنچے بادشاہی اُس روز اللہ ہی کی ہوگی

بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وہ اُن سب کے درمیان فیصلہ فرما دے گا سو جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کئے ہوں گے وہ چین کے باغوں میں ہونگے اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ع ۱۴

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا تو اُن کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا

تفسیر: وما ارسلنا سے عذاب مھین تک:- اور (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ لوگ جو شیاطین کے اغوا سے آپ سے مجادلہ کرتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہم نے) آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اُس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے) کچھ پڑھا (تب ہی) شیطان نے اُس کے پڑھنے میں (کفار کے قلوب میں) شبہ (اور اعتراض) ڈالا (اور کفار اُنہی شبہات اور اعتراضات کو پیش کر کے انبیا سے مجادلہ کیا کرتے جیسا دوسری آیات میں ارشاد ہے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم) پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو (جوابات قاطعہ و دلائل ساطعہ سے) نیست و نابود کر دیتا ہے (جیسا کہ ظاہر ہے کہ جواب صحیح کے بعد اعتراض دفع ہو جاتا ہے) پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیات (کے مضامین) کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے (گو وہ فی نفسہا بھی مستحکم تھیں لیکن اعتراضات کے جواب سے اُس استحکام کا زیادہ ظہور ہو گیا) اور اللہ تعالیٰ (اُن اعتراضات کے متعلق) خوب علم والا ہے (اور اُن کے جواب کی تعلیم میں) خوب حکمت والا ہے (اور یہ سارا قصہ اس لئے کیا ہے) تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو ایسے لوگوں کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) بنا دے جن کے دل میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل (بالکل ہی) سخت ہیں (کہ وہ شک سے بڑھکر باطل کا جزم کئے ہوئے ہیں سو اُن کی آزمائش ہوتی ہے کہ دیکھیں بعد جواب کے اب بھی شبہات کا اتباع کرتے ہیں یا جواب کو سمجھ کر حق کو قبول کرتے ہیں) اور واقعی (یہ) ظالم لوگ (یعنی اہل شک بھی اور اہل جزم بالباطل بھی) بڑی مخالفت میں ہیں (کہ حق کو باوجود وضوح کے محض عناد کے سبب قبول نہیں کرتے شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا تصرف تو اس لئے دیا گیا تھا کہ آزمائش ہو) اور (اُن شبہات کا اجوبہ صحیحہ و نور ہدایت سے ابطال اس لئے ہوتا ہے) تاکہ جن لوگوں کو فہم (صحیح) عطا ہوا ہے وہ (اُن اجوبہ و نور ہدایت سے) اس امر کا زیادہ یقین کر لیں کہ یہ (جو نبی نے پڑھا ہے وہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو ایمان پر زیادہ قائم ہو جاویں پھر (زیادہ یقین کی برکت سے) اُس (پر عمل کرنے) کی طرف اُن کے دل اور بھی جھک جاویں اور واقعی ان ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی راہ راست دکھلاتا ہے (پھر کیوں کر ان کو ہدایت نہ ہو یہ تو ایمان والوں کی کیفیت ہوئی) اور (رہے کافر لوگ (سو وہ) ہمیشہ اس (پڑھے ہوئے حکم) کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے (جو اُن کے دل میں شیطان نے ڈالا تھا) یہاں تک کہ اُن پر دفعۃً قیامت آجاوے (جس کی ہول ہی کافی ہے گو عذاب بھی ہوتا) یا (اس سے بڑھ کر یہ کہ) ان پر کسی بے برکت دن کا (کہ قیامت کا دن ہے) عذاب آپہنچے (اور دونوں کا جمع ہونا جو کہ واقع میں ہوگا اور بھی اشد مصیبت ہے مطلب یہ کہ بدون مشاہدہ عذاب کفر سے باز نہ آویں گے مگر اُس وقت نافع نہ ہوگا) بادشاہی اُس روز اللہ ہی کی ہوگی وہ ان سب (مذکورین) کے درمیان (عملی) فیصلہ فرما دیگا سو جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کئے ہوں گے وہ چین کے باغوں میں ہوں گے اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا تو اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہوگا (وہ فیصلہ یہ ہوگا) ربط اوپر آیت اذن للذین یقاتلون الخ میں جہاد کی اجازت اور نصرت کی بشارت اور للذین اخرجوا میں مؤمنین مظلومین کی مہاجرت ارشاد فرمائی گئی تھی اور یہاں تک اسی سلسلہ میں مضمون چلا آیا تھا چونکہ دوران جہاد و ہجرت میں بعض کو قتل یا موت طبعی کی بھی نوبت آتی ہے اور ہر چند کہ وہ منافی وعدہ نصرت کے اس لئے نہیں کہ منصوریت صفت قوم کی ہوتی ہے نہ کہ ہر واحد کی احاد قوم سے لیکن تاہم یہ مظنہ ہو سکتا ہے اُس میت یا مقتول کی حسرت کا کہ ہم اُس وعدہ کے معائنہ سے متمتع نہ ہوئے اس لئے آگے ان مقتولین یا میتین کو اس بشارت سے بڑھ کر دوسری بشارت سناتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑا پھر وہ لوگ قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایک عمدہ رزق دے گا

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ

اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب دینے والوں سے اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جگہ لے جا کر داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے اور بلاشبہ

اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے

تفسیر - والذین ھاجروا سے لعلیم حلیم تک - اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی دین کے لئے) اپنا وطن چھوڑا (جن کا ذکر اوپر کی آیت میں بھی اس عنوان سے ہوچکا ہے اخرجوا من دیارہم بغیر حق) پھر وہ لوگ (کفار کے مقابلہ میں) قتل کئے گئے یا (ویسے ہی موت طبعی سے) مر گئے (وہ ناکام نہیں ہیں گو دنیا میں ان کو ظفر و غنیمت نہیں ملی مگر آخرت میں) اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایک عمدہ رزق دے گا (یعنی جنت کے میوے اور دیدار حق) اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب دینے والوں سے اچھا (دینے والا) ہے (اور رزق دینے کے ساتھ) اللہ تعالیٰ ان کو (مسکن بھی اچھا دے گا اور ان کو) ایسی جگہ لے جا کر داخل کرے گا جس کو وہ (بہت ہی) پسند کریں گے اور (رہی یہ بات کہ ان مہاجرین موت کی صورت میں اس طرح ناکام ہی کیوں رہے اور قتل کی صورت میں کافر قبل قائل ہونے کے قہر الٰہی سے کیوں نہ ہلاک ہوگیا کہ قتل مسلم کی نوبت ہی نہ آتی تو وجہ اس کی یہ ہے کہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ہر بات کی حکمت و مصلحت کو) خوب جاننے والا ہے (پس اس ظاہری ناکامی میں بھی بہت سی مصلحتیں ہیں اور) بہت حلم والا (بھی) ہے (اس لئے اپنے اعدا کو جلد ہی سزا نہیں دے دیتا)

ربط مظلوم پر دو طرح ظلم ہوا کرتا ہے ایک یہ کہ ابتداءً ظلم کیا جاوے دوسرے یہ کہ وہ مظلوم اس ابتدائی ظلم کا انتقام لے لے اور اس انتقام کی وجہ سے پھر اس کو ایذا پہنچائی جائے ہرچند کہ مظلومیت پر وعدۂ نصرت جو اوپر مذکور ہوا ہے دونوں صورتوں کو شامل ہے لیکن قسم دوم کا ظلم ہونا بسبب مسبوقیت بالعقوبت من جانب المظلوم کے مثل قسم اول کے ظاہر نہ تھا اور اس وجہ سے مظنہ عدم شمول وعدہ مذکورہ کا ہو سکتا تھا اس لئے آگے بالتصریح اس قسم پر بھی وعدۂ نصرت فرماتے ہیں اور منشاء اشتباہ یعنی مسبوقیت مذکورہ کا جواب ظاہر ہے کیونکہ وہ عقوبت بوجہ مسبوقیت بالعقوبۃ من جانب الظالم کے مثل عدم عقوبت کے ہے پس یہ ظلم ثانیاً مثل ظلم ابتدائی کے ہوا۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

یہ ہوچکا اور جو شخص اسی قدر تکلیف پہنچاوے جس قدر اس کو پہنچائی گئی تھی پھر اس شخص پر زیادتی کی جاوے اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرور امداد کرے گا اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

کثیر العفو کثیر المغفرت ہے

تفسیر ذٰلک سے غفور تک - یہ (مضمون تو) ہوچکا اور (آگے اور سنو کہ) جو شخص (دشمن کو) اسی قدر تکلیف پہنچاوے جس قدر (اس دشمن کی طرف سے) اس کو تکلیف پہنچائی گئی تھی (اور) پھر (اس برابر سرابر ہوجانے کے بعد اس دشمن کی طرف سے) اس شخص پر زیادتی کی جاوے (چنانچہ کفار سے ایسا معاملہ بھی ہوتا تھا) اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرور امداد کرے گا (اگر یہ شخص بدلہ لینا چاہے تو دنیا میں نصرت شرعیہ یقینی ہے یعنی اجازت انتقام کی، اور اگر بدلہ نہ لے تو آخرت میں نصرت حسیہ ضروری ہے یعنی ظالم کی تعذیب) اللہ تعالیٰ کثیر العفو کثیر المغفرت ہے (ایسے وقائق پر دار و گیر نہیں فرماتا) **ف** یہ رعایت مماثلت کا وجوب معاملات معاشرت میں ہے ورنہ جہاد میں چنانچہ دلائل شرعیہ سے یہ امر ظاہر و مشہور ہے اور نیز جو افعال ہر حال میں معصیت ہیں وہ اس عموم سے مستثنیٰ ہیں مثلاً کوئی کسی کے والدین کو برا کہے تو عوض میں اس کے والدین کو برا کہنا جائز نہ ہوگا **ربط** اوپر مومنین کے غالب اور کفار کے مغلوب ہونے کا بیان تھا چونکہ مسلمانوں کی موجودہ بے سامانی اور کفار کی عدد اور عُدد میں فراوانی پر نظر کرنے پر اس میں ایک گونہ استبعاد تھا، اس لئے آگے ذٰلک بان اللہ یولج الخ میں اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرماتے ہیں اور چونکہ جہلاء کفار کو اس مقام پر اپنے معبودین کے ناصر ہونے کا وہم ہوسکتا تھا اس لئے ذٰلک بان اللہ ھو الحق الخ میں ان کا ناکارہ ہونا ارشاد فرماتے ہیں اور چونکہ یہ مضمون متضمن توحید ذاتی و صفاتی و افعالی تھا اور روئے سخن تھا مشرکین کی طرف جو کہ شرک میں مبتلا ہونے سے نعم الٰہیہ سے محروم کرتے تھے اس لئے الم تر ان اللہ انزل سے لرءوف تک اس مضمون کی قدرے تفصیل فرماتے ہیں۔

بشارت مہاجرین بجزائے آخرت

وعدہ نصرت بعد عدوان بعد انتقام

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝

یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل ہی ہیچ ہیں اور اللہ ہی عالی شان اور

الْكَبِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ

بڑا ہے کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین سرسبز ہو گئی بے شک اللہ تعالیٰ

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

بہت مہربان سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے سب اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ ہی ایسا ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہر طرح

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ

کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے کام میں لگا رکھا ہے زمین کی چیزوں کو اور کشتی کو کہ وہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے اور وہی آسمان کو زمین پر

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ

گرنے سے تھامے ہوئے ہیں ہاں مگر اسی کا حکم ہو جاوے تو خیر بالیقین اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے اور وہی ہے

اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝

جس نے تم کو زندگی دی پھر تم کو موت دے گا پھر زندہ کرے گا واقعی انسان ہے بڑا بے قدر

تفسیر: ذلک سے لکفور تک۔ یہ (مومنین کا غالب کر دینا) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ (کی قدرت بڑی کامل ہے چنانچہ وہ) رات (کے اجزاء) کو دن میں اور دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کر دیتا ہے (اور یہ انقلاب اس انقلاب موعود سے بدرجہا زیادہ عجیب ہے) اور (نیز) اس سبب سے ہے کہ (اللہ تعالیٰ (ان سب کے اقوال و احوال کی) خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے (پس کفار کی ظالمیت قولی و فعلی کو اور مومنین کی مظلومیت کو سنتا دیکھتا ہے پس اطلاع و قدرت دونوں کا مجموعہ سبب ہو گیا نصرت کا اور (نیز) یہ (نصرت) اس سبب سے (یقینی) ہے کہ (اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مزاحمت نہیں کر سکتا کیونکہ) اللہ ہی ہستی میں کامل (اور واجب الوجود) ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل ہی ہیچ ہیں (اولاً بوجہ امکان و حدوث کے ثانیاً بوجہ عجز و ضعف قدرت کے تو یہ کیا مزاحمت کر سکتے ہیں) اور اللہ ہی عالی شان اور سب سے بڑا ہے اور اے مخاطب اس مضمون میں تدبر کر کے توحید کی حقیت اور شرک کا بطلان سمجھنا چاہیئے (اور اس کے علاوہ اور بھی حق تعالیٰ کے کمالات اور نعمتیں ہیں جن سے توحید و وجوب شکر پر استدلال کیا جا سکتا ہے چنانچہ ہم بیان کرتے ہیں) کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین سرسبز ہو گئی بے شک اللہ تعالیٰ بہت مہربان (اور) سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے (اس لئے بندوں کی ضرورتوں پر مطلع ہے اور ان کے مناسب مہربانی فرماتا ہے) سب اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی وہ سب کا مالک ہے) اور بے شک اللہ ہی ایسا ہے جو کسی کا محتاج نہیں (اور) ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے (اور اے مخاطب) کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے کام میں لگا رکھا ہے زمین کی چیزوں کو اور کشتی کو (بھی) کہ وہ دریا میں اس (خدا) کے حکم سے چلتی ہے اور وہی آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے ہاں مگر اسی کا حکم ہو جاوے تو خیر (پھر تو ضرور ہی گر پڑے مگر باوجودیکہ اعمال عباد اس کو مقتضی ہیں کقولہ تعالیٰ ان نشا نخسف بہم الارض او نسقط علیہم کسفا من السماء پھر جو گرنے کا حکم نہیں دیتا تو وجہ یہ ہے کہ) بالیقین اللہ تعالیٰ لوگوں (کے حال) پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے اور وہی ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر (وقت موعود پر) تم کو موت دے گا پھر (قیامت میں دوبارہ) تم کو زندہ کرے گا (اور ان دلائل و نعم کا مقتضا یہ تھا کہ لوگ توحید اور شکر کو اختیار کرتے مگر) واقعی انسان ہے بڑا بیقدر (کہ اب بھی کفر و شرک سے باز نہیں آتا مراد انسان سے ایسے ہی لوگ ہیں) ربط زیادہ اجزاء سورت میں کفار کے جدال اور اس کے وجوہ ابطال کا بیان ہے منجملہ ان مجادلات کے ایک مجادلہ متعلق ذبائح کے تھا جس کا حاصل وہی ہے جواب بھی بعض کفار کی زبان پر مشہور ہے کہ خدا کی ماری مردار اور اپنی ماری حلال آگے اس پر مشرکین کو زجر ہے کذا فی الدر المنثور عن علی بن الحسین بروایت احمد و الحاکم و تصحیحہ و البیہقی و عن ابن عباس و عن مجاہد۔

بیان قدرت و عظمت و نصرت مؤمنان

رکوع ۹

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ

ہم نے ہر امت کے واسطے ذبح کرنے کا طریق مقرر کیا ہے کہ وہ اسی طریق پر ذبح کیا کرتے تھے سو ان لوگوں کو چاہئے کہ اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کریں اور آپ

لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اپنے رب کی طرف بلاتے رہئے آپ یقیناً صحیح رستہ پر ہیں اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

تمہارے درمیان قیامت کے روز فیصلہ فرما دے گا جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ آسمان

اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

اور زمین میں ہے یقینی بات ہے کہ یہ سب نامۂ اعمال میں بھی ہے یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان ہے

جواب اعتراض مشرکین در باب ذبح

تفسیر :- لکل امۃ سے یسیر تک (جتنی امتیں اہل شرائع گذری ہیں) ہم نے (ان میں) ہر امت کے واسطے ذبح کرنے کا طریق مقرر کیا ہے کہ وہ اسی طریق پر ذبح کیا کرتے تھے سو ان (معترض) لوگوں کو چاہئے کہ اس امر (ذبح میں) آپ سے جھگڑا نہ کریں (کیونکہ ان کے اصول مسلمہ سے ہے کہ جو امر قدیم سے چلا آتا ہو وہ صحیح ہے اور ان کے نزدیک جب قدامت محضہ گو منافی دلیل صحیح کے ہو حجیت ہے حتیٰ کہ اپنے عقائد و اعمال کی اسی بنا پر تصحیح کر لیا ہو کہ واقع میں غیر صحیح ہے تو جب قدامت کے ساتھ اس قدامت کا مبنیٰ دلیل صحیح بھی ہو تب تو اس کی صحت میں کلام ہی نہیں ہو سکتا۔ اور گو ان کو آپ سے اس باب میں منازعت درست نہیں مگر آپ کو ان سے خطاب ہوتے ہیں) آپ (ان کو) اپنے رب (یعنی اس کے دین) کی طرف بلاتے رہئے (کیونکہ) آپ یقیناً صحیح رستہ پر ہیں (اور صحیح رستہ والے کو حق ہوتا ہے غلط رستہ والے کو اپنی طرف بلانے کا اور غلط رستہ والے کو یہ حق نہیں ہوتا) اور اگر (اس پر بھی) یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ (اخیر بات یہ) فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے (وہی تم کو سمجھے گا کیونکہ جب کوئی شخص معقول جواب کو نہ قبول کرے نہ اس میں کوئی معتد بہ شبہ نکال سکے اور خواہ مخواہ گفتگو کئے جاوے تو اس کا جواب یہی ہے کہ خدا تم کو سمجھے گا آگے اسی کی توضیح ہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت کے روز (عملی) فیصلہ فرما دے گا جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے (آگے اس کی تاکید ہے کہ) اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے (پس ان لوگوں کے اعمال و احوال کا بھی علم ہے اور باوجود محفوظ فی العلم ہونے کے) یقینی بات ہے کہ یہ (سب ان کا قول و فعل) نامۂ اعمال میں بھی محفوظ ہے (پس) یقیناً (ثابت ہو گیا کہ) یہ (فیصلہ کرنا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بہت) آسان ہے (کیونکہ مدار اعظم فیصلہ کا حاکم کے اعتبار سے علم ہی ہے اور غیر حاکم کے اعتبار سے علم کے ساتھ حصول حکمت کی بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا عالم ہونا مسلم ہی تھا) ف اس رکوع سے چار رکوع پہلے بھی یہ آیت آئی ہے ولکل امۃ جعلنا منسکا مگر چونکہ دونوں کے مقصود کا علیحدہ علیحدہ ہونا نظر بر ترجمہ ظاہر ہے، اس لئے تکرار لازم نہیں آیا اور مشرکین کے اس اعتراض کا یہ جواب ایک خاص طرز پر ہے، اور دوسرے طرز کا جواب پارہ ہشتم کے رکوع اول کے اخیر پر آیت فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ کی تقریر ربط میں مذکور ہو چکا ہے ربط اوپر آیات ذلک بان اللہ یولج اللیل تا قولہ لکفور میں توحید کا بیان تھا، آگے لقوی عزیز تک شرک کا رد ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت نہیں بھیجی اور نہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے اور ان

مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو کہ خوب واضح ہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں برے آثار دیکھتے ہو

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا

قریب ہے کہ یہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ہماری آیتیں ان کے سامنے پڑھ رہے ہیں آپ کہئے کہ کیا میں تم کو اس سے زیادہ ناگوار چیز بتلا دوں وہ دوزخ ہے اس کا

اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے اے لوگو ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو اس میں

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ

کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی کو تو پیدا کر ہی نہیں سکتے گو سب کے سب بھی جمع ہو جاویں اور اگر ان سے مکھی کچھ

شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

چھین لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے ایسا عابد بھی لچر اور ایسا معبود بھی لچر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی تعظیم کرنا چاہئے

قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

تھی وہ نہ کی اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا سب پر غالب ہے

تفسیر :۔ دلبعدون سے لقوی عزیز تک ۔ اور یہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے جواز عبادت) پر اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت (اپنی کتب میں) نہیں بھیجی اور نہ ان کے پاس اس کی کوئی (عقلی) دلیل ہے اور (قیامت میں جب ان کو شرک پر سزا ہونے لگے گی تو) ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا (نہ قولاً کہ ان کے فعل کے استحسان پر کوئی حجت پیش کر سکے نہ عملاً کہ ان کو عذاب سے بچالے) اور (ان لوگوں کو ضلال اور اہل حق سے عناد رکھنے میں یہاں تک غلو ہے کہ) جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں (متعلق توحید وغیرہ کے) جو کہ (اپنے مضامین میں) خوب واضح ہیں (اہل حق کی زبان سے) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں (بوجہ ناگواری باطنی کے) برے آثار دیکھتے ہو (جیسے چہرے پر بل پڑ جانا ناک چڑھ جانا تیور بدل جانا اور ان آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) قریب ہے کہ یہ ان لوگوں پر (اب) حملہ کر بیٹھیں گے) جو ہماری آیتیں ان کے سامنے پڑھ رہے ہیں (یعنی حملہ کا شبہ ہمیشہ ہوتا ہے اور گاہ گاہ اس حملہ کا تحقق بھی ہوا ہے پس یکادون استمرار کے اعتبار سے فرمایا) آپ (ان مشرکین سے) کہیئے کہ (تم کو جو آیات قرآنیہ سنکر ناگواری ہوتی تو) کیا میں تم کو اس (قرآن) سے (بھی) زیادہ ناگوار چیز بتلادوں وہ دوزخ ہے (کہ) اس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے (یعنی قرآن سے ناگواری کا نتیجہ ناگوار دوزخ ہے اس ناگواری کا تو غیظ سے غضب سے انتقام سے کچھ تدارک بھی کر لیتے ہو مگر اس ناگواری کا کیا علاج کرو گے آگے ایک نہایت بدیہی دلیل سے شرک کا ابطال ہے کہ) اے لوگو ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ ہے کہ) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک (ادنیٰ) مکھی کو تو پیدا کر ہی نہیں سکتے گو سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جاویں اور (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے وہ تو ایسے عاجز ہیں کہ) اگر ان سے مکھی کچھ (ان کے چڑھاوے میں سے) چھین لے جائے تو اس کو (تو) اس سے چھڑا (ہی) نہیں سکتے ایسا عابد بھی لچر اور ایسا معبود بھی لچر (افسوس ہے) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی تعظیم کرنا چاہیئے تھی (کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے) وہ نہ کی (کہ شرک کرنے لگے حالانکہ) اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا سب پر غالب ہے (تو عبادت اس کا خالص حق تھا نہ کہ غیر قوی اور غیر عزیز کا جس کی عدم قوت بادضح دجوہ معلوم ہو چکی) ربط اوپر توحید کی تحقیق تھی آگے رسالت کے متعلق مشرکین کے ایک خاص کلام کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ رسول کوئی فرشتہ ہونا چاہیئے تھا بشر اور بشر میں بھی آپ کو ظاہری حشمت و شوکت نہ رکھتے تھے رسالت کے لئے صالح نہیں۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

اللہ تعالیٰ منتخب کر لیتا ہے فرشتوں میں سے احکام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے وہ

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

ان کی آئندہ اور گذشتہ حالتوں کو جانتا ہے اور تمام کاموں کا مدار اللہ ہی پر ہے

تفسیر :۔ اللہ سے الامور تک اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے رسالت کے لئے جس کو چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے فرشتوں میں سے (جن فرشتوں کو چاہے) احکام (الٰہیہ نبیوں کے پاس) پہنچانے والے (مقرر فرما دیتا ہے) اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے (بھی جس کو چاہے عامہ ناس کی طرف احکام پہنچانے والے مقرر کر دیتا ہے۔ یعنی رسالت کا مدار اصطفا بعد دونوں پر ہے اس میں کچھ ملکیت کی خصوصیت نہیں بلکہ جس طرح ملکیت کے ساتھ رسالت جمع ہو سکتی ہے جس کو مشرکین بھی مانتے ہیں چنانچہ فرشتوں کے رسول ہونے کی وہ خود تجویز کرتے تھے، اسی طرح بشریت کے ساتھ بھی وہ جمع ہو سکتی ہے رہا یہ کہ اصطفے کسی ایک خاص کے ساتھ کیوں واقع ہو تو ظاہری سبب اس کا خصوصیات احوال ان رسل کے ہیں اور یہ) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے (یعنی) وہ ان (رسل فرشتوں اور آدمیوں) کی آئندہ اور گذشتہ حالتوں کو (خوب) جانتا ہے (تو حالت موجودہ کو تو بدرجۂ اولیٰ جانے گا غرض سب احوال مسموعہ و مبصرہ اس کو معلوم ہیں، ان میں سے بعض کمالات مقتضی

(اصطفا کا ہو گیا) اور (حقیقی سبب اس کا یہ ہے کہ) تمام کاموں کا مدار حقیقت میں ارادہ الٰہیہ پر ہے وہ مالک مستقل بالذات و فاعل مختار ہے اس کا ارادہ مرجح بالذات ہے اس ارادہ کے لئے کسی مرجح کی ضرورت نہیں کیونکہ مرجح اسے کہتے ہیں جس کا ارادہ موقوف ہو ارادہ حدیثہ سے ہے اور ملزوم و لازم کے درمیان تخلل جعل کا محال ہے پس سبب حقیقی ارادہ خداوندی ہے اور اس کا سبب دوسرا ہو جو بھی ذات تعالیٰ کے لایسئل عما یفعل) ف انبیاء علیہم السلام کے پاس پیغام خداوندی لانے والے علی القول المشہور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اور رسل ملائکہ کے تعدد کے کیا معنی۔ جواب یہ ہے کہ آیات و روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض پیغاموں کے واسطے دوسرے فرشتے بھی بھیجے گئے ہیں جیسا کہ ہے ولقد جاءت رسلنا ابراہیم ولقد جاءت رسلنا لوطا گو ان میں رئیس جبرئیل ہی ہوں اور جیسا حدیث میں ہے کہ تعاملہ کی مطلب سننے کے لئے ایک نیا فرشتہ آیا یا حضرت فاطمہؓ کی فضیلت سنانے کے لئے اسی طرح ایک نیا فرشتہ آیا البتہ قرآن مجید ہر امتیہ حضرت جبرئیل ہی لائے ہیں لقولہ تعالیٰ نزل بہ الروح الامین بلکہ دوسری کتب الٰہیہ بھی غالباً حضرت جبرئیل ہی لاتے ہیں لیکن وحی تشہیر ہو ۔۔۔ قرآن ۔۔۔ واللہ اعلم ربط اور سورت میں اصول مہمہ یعنی بعث و توحید و رسالت کا اثبات اور ہر ایک کے متعلق شبہات و محاولات کا جواب ۔۔۔ ہیں اولی فروع و مسائل کا امر فرمایا ہے پھر ملت ابراہیم سے مجموعہ اصول و فروع مرکز حاصل ہے اسلام کا ۔۔۔ اس کی تہییج و ترغیب کے لئے بعض مضامین فرما کر سورت ختم کردی ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

اے ایمان والو تم رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور نیک کام کیا کرو امید ہے کہ تم فلاح

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ

پا جاؤ گے اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تم کو ممتاز فرمایا اور تم پر دین میں کسی قسم

فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا

کی تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم رہو اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا پہلے بھی اور اس میں بھی

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

تاکہ تمہارے لئے رسول گواہ ہوں اور تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو سو تم لوگ نماز کی پابندی رکھو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؏

زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے سو کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار ہے۔

تفسیر:۔ یا ایھا الذین سے نعم النصیر تک۔ اے ایمان والو تم (اصول اسلام کے قبول کرنے کے بعد فروع کی بھی پابندی رکھو، خصوصاً نماز کی پس تم) رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور (عموماً دوسرے فروع کو بھی بجا لا کر) اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور ۔۔۔ جو اعمال فی نفسہ ذاتاً عبادت نہیں ہیں بلکہ مباح ہیں لیکن عارض نیت یا نافع للغیر ہونے کی وجہ سے عبادت ہو جاتے ہیں تم ایسے) نیک کام (بھی) کیا کرو امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تم فلاح پاؤ گے اور (ان کاموں کو سستی اور بے دلی سے مت کرو بلکہ) اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے (کیونکہ دین میں کوشش کرنے کا مقتضی موجود ہے اور مانع کوئی ہے نہیں چنانچہ) اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا (جیسا کہ آیۃ جعلناکم امۃ وسطا وغیرہ میں مذکور اور احادیث میں مشہور ہے یہ تو مقتضی ہے حق جہاد کو کیونکہ جس کو کوئی خاص ترجیح دی جاتی ہے وہ خدمت کے لئے زیادہ دوڑتا ہے) اور (اس نے) تم پر دین (کے احکام) میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی (چنانچہ تمام ابواب میں احکام رخصت میں نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے البتہ اگر تنگی ہوتی تو بھی کسی درجہ میں وہ حق جہاد سے مانع ہوتا پس مانع بھی مرتفع ہوا اور وجود مقتضی و ارتفاع مانع کا مجموعہ علت ہوتی ہے ترتب معلول کی خواہ ترتب حسی ہو یا ترتب شرعی جیسا ما نحن فیہ میں ہے اور اسے ایمان والو جس اسلام کا تم کو امر کیا گیا ہے کہ احکام کی پوری بجا آوری ہو اور یہی ملت ابراہیمی ہے) تم اپنے باپ ابراہیم کی (اس) ملت پر (ہمیشہ قائم (بھی) رہو (پس اوپر احداث اسلام کا امر تھا اور اس میں ابقا اسلام کا حکم ہے آگے اس اقتضاء مذکور کی ایک فرد کا بیان ہے کہ) اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا (نزول قرآن سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی (چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے کہلوایا امۃ مسلمۃ لک اور شاید اور کتب منزلہ میں بھی ہو اور قرآن میں تو جا بجا آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا عنوان

معنون سے خالی ہو نہیں سکتا تو بالضرور امت محمدیہ میں مادہ انقیاد و اتباع کا زیادہ ہوگا پس ہم نے یہ مادہ اس لئے زیادہ رکھا ہے) تاکہ (تم اس سے اکتساب کمالات کرو جس سے دنیا میں شرف و امتیاز حاصل ہونے کے علاوہ آخرت میں بھی تمہارا بڑا شرف ظاہر ہو کر جس مقدمہ کا ابھی ذکر آتا ہے اس میں) تمہارے (قابل شہادت اور معتبر ہونے کے) لئے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں اور (اس شہادت رسول کے قبل) تم (ایک بڑے مقدمہ میں جس میں ایک فریق حضرات انبیاء علیہم السلام ہوں گے اور فریق ثانی ان کی مخالف قومیں ہوں گی ان مخالف) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ (تجویز) ہو (اور شہادت رسول سے تمہاری شہادت معتبر ہونے کی تصدیق ہو پھر تمہاری شہادت سے اس مقدمہ کا حضرات انبیاء علیہم السلام کے حق میں فیصلہ ہو اور مخالفین مجرم قرار پاکر سزایاب ہوں اور اس امر کا اعلیٰ درجہ کی عزت ہونا ظاہر ہے) سو (جب ہم نے تم پر ایسی ایسی عنایتیں کی ہیں تو تم کو بھی ہمارے احکام کی پوری بجا آوری چاہیئے تو بس) تم لوگ (خصوصیت کے ساتھ) نماز کی پابندی رکھو (کہ افضل عبادات بدنیہ ہے) اور زکوٰۃ دیتے رہو (کہ افضل عبادات مالیہ ہے) اور (بقیہ احکام اصلی و فرعی میں بھی عموماً) اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو یعنی ہمت و عزم کے ساتھ دین کے کاموں میں غیر اللہ کی رضا و عدم رضا یا اپنے نفس کی مصلحت یا مضرت کی طرف التفات مت کرو) وہ تمہارا کارساز ہے (کسی کی مخالفت تم کو حقیقۃً ضرر نہ کرے گی) سو کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار ہے (پس ایسی ذات کے ساتھ تو یہ معاملہ رکھنا چاہیئے کہ ؎ مصلحت دید من آں ست کہ یاران ہمہ کار ۔ بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند۔ واللہ الموفق

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

ربط اس سورت کا خلاصہ مضامین یہ ہیں اول فضیلت عبادت جو شروع ہی میں مذکور ہے جیسا سورت گذشتہ کے اخیر میں بھی اس کا ذکر تھا اور اس سے دونوں میں تناسب بھی ظاہر ہے، وہاں فلاح کی امید دلانا لعلکم سے اور یہاں اس فلاح کے وقوع کا حکم کرنا قد سے بے حد لطف ترتیبی پیدا کرتا ہے دوم بیان آثار قدرت آلہیہ جو انعام و توحید دونوں پر دال ہے سوم تحقیق نبوت مع دفع شبہات جو اس کے متعلق تھے چہارم بعث و مجازات پنجم شناعت و فضاعت حال کفار ششم ان میں سے اکثر کی تقویت کے لئے حکایت بعض قصص ہفتم بعض مکارم اخلاق۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

بالتحقیق ان مسلمانوں نے فلاح پائی | جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں | اور جو لغو باتوں سے برکنار رہنے والے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں | اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں | لیکن اپنی بیبیوں سے یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اپنی لونڈیوں سے | کیونکہ ان پر کوئی الزام نہیں | ہاں جو اس کے علاوہ طلب گار ہو | ایسے لوگ حد سے نکلنے

الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

والے ہیں | اور جو اپنی امانتوں | اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں | اور جو اپنی نمازوں کی پابندی

يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

کرتے ہیں | ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں | جو فردوس کے وارث ہوں گے | وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر: قد افلح سے خلدون تک۔ بالتحقیق ان مسلمانوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو (تصحیح عقائد کے ساتھ صفات ذیل کے ساتھ بھی موصوف ہیں یعنی وہ) اپنی نماز میں خواہ (فرض ہو یا غیر فرض) خشوع (خضوع) کرنے والے ہیں اور جو لغو (یعنی لایعنی) باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) برکنار



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظمؒ کی زبردست اور عظیم احسان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

مل گئی۔ اس ایک کتاب کے مطالعہ سے آپ خود فقیہہ بن سکتے ہیں پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے اپنی بیوی کو پڑھائے علاوہ اپنے بچوں کو پڑھائے اس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل ہے یہی اسلامی تعلیم کے متعلق دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلو پیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اعلیٰ نے ڈیڑھ سو کے قریب حدیث، فقہ، علم الکلام اور فتاویٰ کی مستند کتابیں دیکھ کر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصول ڈاک فہرست مضامین پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد

[illegible]

خط و کتابت بنام منیجر رسالہ پیشوا دہلی

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اے ہمارے پروردگار! ہم کو پرہیزگاروں کا پیش رو بنا

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



فی پرچہ دو آنہ (۲)

مقام اشاعت اردو بازار جامع مسجد دہلی



سیدۂ فاطمہ کا لال

کرب و بلا کے میدان ستم میں خاندان رسالت کی بربادی اور سرزمین نینوا کے جلتے ہوئے ریگستان میں فاطمی شہیدوں کی بے گور و کفن لاشوں کے تڑپنے کا خونچکاں مرقع

مظلوم کربلا ...

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے ...

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم ...

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد ...

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

...

کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمایئے:

فوٹو بلاک ...

فہرست مضامین ...

دوسری مجلس ...

تیسری مجلس ...

چوتھی مجلس ...

پانچویں مجلس ...

چھٹی مجلس ...

ساتویں مجلس ...

آٹھویں مجلس ...

نویں مجلس ...

دسویں مجلس ...

گیارہویں مجلس ...

بارہویں مجلس ...

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مجھے جوانی چاہئیے

- مردانہ طاقت کی کمزوری
- دھات گرنا
- سوتے میں خواب کا ہونا
- جوانی کے جوش کا ختم ہو جانا
- وقت پر شرمندگی اٹھانا
- بچپن کی غلطیوں کا شکار ہونا
- جوانی کو تیزی سے برباد کرنا
- مایوسی اور ناکامی سے دل بیٹھنا
- شادی سے خوف اور انکار کرنا

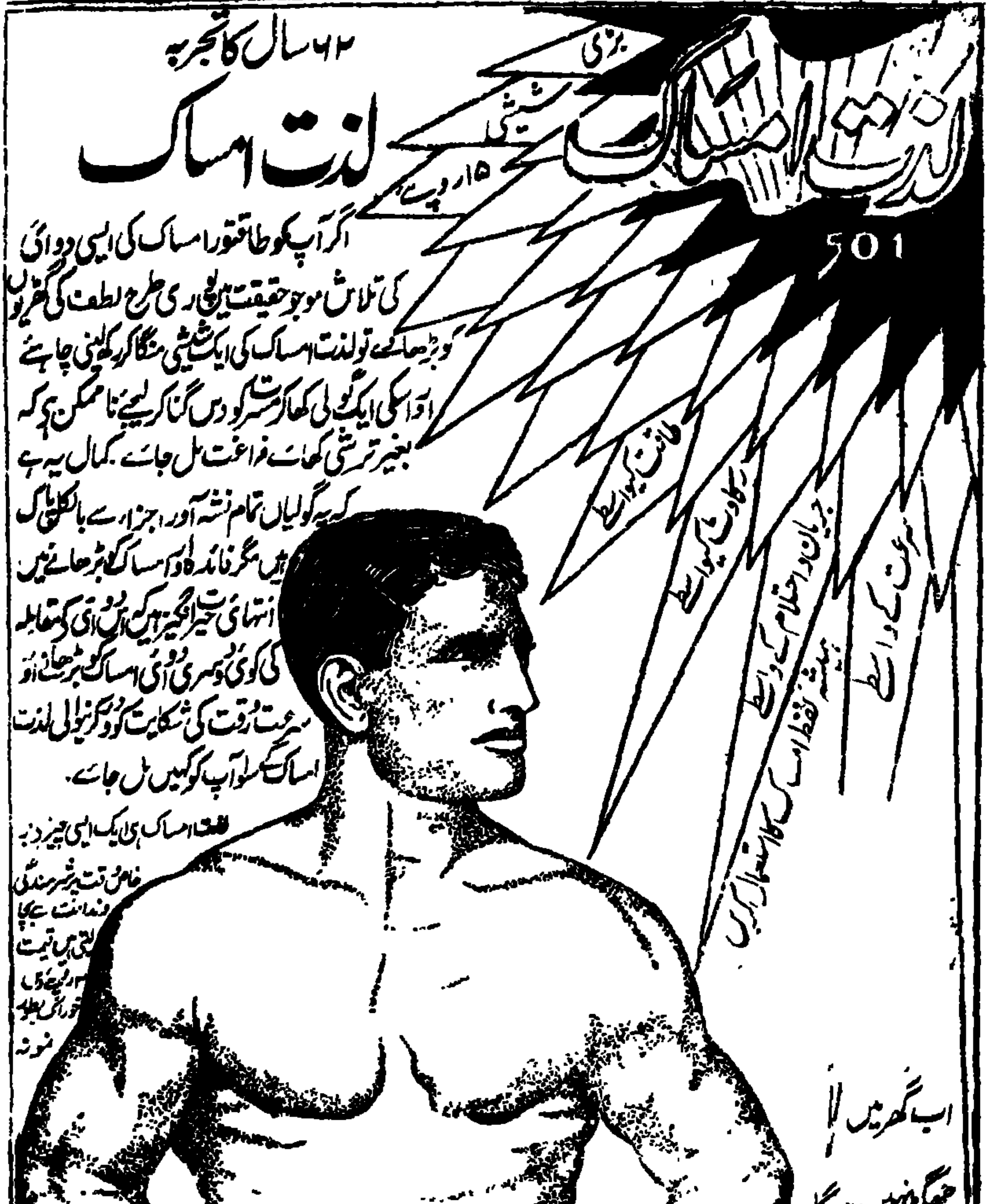
ری جووین کی اس عجیب اور حیرت انگیز ایجاد نے سائنس کی دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کیونکہ جب انسانی طاقتیں زیادہ دن تک برے طریقوں سے ضائع ہو جاتی ہیں تو بہت ہی کمزور ہو کر انسان مایوس ہو جاتا ہے پھر برباد کی ہوئی طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ جوانی کی امنگوں کو پھر ایک بار دیکھنا چاہتا ہے، وہ راتوں کی تنہائی میں اپنے کیئے پر پچھتاتا ہے، ہزار ہا دوائیں استعمال کرنے کے بعد بھی وہ زندگی کو ختم کر دینے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس کو ناکامی ہی ہوتی رہتی ہے، یہ تمام کمزوریاں اس کو بچپن کی خراب عادتوں کا باعث ہوئی ہیں۔

دنیا کو حیران کر دیا } مدت مدید سے یہ بات ہر شخص کے کان میں گونج رہی ہے کہ **"ری جووین"** کورس ہی اس صدی میں نامردی، سستی، کمزوری، کم خواہشی، شرمندگی، قطرہ گرنا، دل و دماغ، گردہ، مثانہ، دھات کا پتلا پن کا لاثانی علاج ہے اور آج تک اس علاج سے بے شمار نامرد تندرست ہو چکے ہیں، اور اپنے گھروں کے لیے جوانی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں یہ تو تعجب کی بات نہیں کیونکہ جہاں سائنس کی مدد سے دنیا میں انقلاب برپا ہو رہا ہے وہی سائنس کی ایجاد انسانی جسموں کے اندر بھی تہلکہ پیدا کر رہی ہے اور اس کورس کے استعمال سے انسان سات دن کے اندر کیا کچھ بن جاتا ہے اس کا اظہار تحریر میں نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کورس مردہ جسم میں زندگی کی روح پھونک دیگا، پہلی خوراک کا اثر ہی آپ کو حیرت میں ڈال دیگا۔ آپ اپنے اندر ایک چمک اور برقی رو دوڑتے ہوئے دیکھیں گے، سوئی ہوئی رگوں میں تحریک اور مردہ پٹھوں میں تناؤ اور سختی پیدا ہو جائیگی۔ اس برق اثر علاج سے سات دن کے اندر وہ بڈھا بھی جو اپنی جوانی سے بالکل کنارہ کش ہو چکا ہو طاقت سے مجبور نے لگتا ہے۔

ری جووین کورس آیورویدک اور یونانی طب کے فلاسفروں نے بڑے غور و فکر کے بعد برسوں کی محنت سے ایجاد کیا ہے جس کا صلہ اس ایجاد کی بدولت یہ مل رہا ہے کہ ہزارہا مایوس انسان پیار رکھتا اور عبادت کے وقت موجدوں کو دعائیں دیتے ہیں اس حقیقت سے آج کسی کو انکار نہیں کہ اگر قوت مردمی میں کچھ بھی کمی محسوس ہونے لگے تو "ری جووین" کی مدد سے پوری طرح قبضہ میں کیا جا سکتا ہے۔ اور ناکامی اور شرمندگی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہے اور ایک ہفتہ پرہیز کے ساتھ استعمال کرنے پر انسان برسوں مرد بنا رہتا ہے۔ اس کورس میں دو دوائیں ہوتی ہیں ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی اور ان کا استعمال ایک ساتھ شروع ہوتا ہے۔ پورے کورس کی قیمت پانچ روپے ڈاک خرچ آٹھ آنے علاوہ۔

دعویٰ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سات دن میں اس کورس سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس یا دوبارہ دوا مفت اور مشورہ مفت دیا جائے گا (آرڈر کے ساتھ مرض کی کیفیت ضرور لکھیں اور اس بات کا اقرار کریں کہ سات دن تک ضبط سے کام لیا جائے گا)

پتہ:- اکسیری دواخانہ پوسٹ بکس ۱۴۱ کلاں محل (پی۔ڈی) دہلی


۶۲ سال کا تجربہ
لذت امساک
لذت امساک
بڑی شیشی ۱۵ روپے
501
اگر آپکو طاقتور امساک کی ایسی دوائی
کی تلاش ہو جو حقیقت میں پوری طرح لطف کی گھڑیوں
کو بڑھائے تو لذت امساک کی ایک شیشی منگا کر رکھ لینی چاہئے
اور اسکی ایک گولی کھا کر مسرت کو دس گنا کر لیجئے نا ممکن ہے کہ
بغیر ترشی کھائے فراغت مل جائے. کمال یہ ہے
کہ یہ گولیاں تمام نشہ آور اجزاء سے بالکل پاک
ہیں مگر فائدہ اور امساک کو بڑھانے میں
انتہائی حیرت انگیز ہیں کہ اس دوائی کے مقابلہ
کی کوئی دوسری دوائی امساک کو بڑھانے اور
سرعت رقت کی شکایت کو دور کرنیوالی لذت
امساک کے سوا آپ کو کہیں مل جائے.
لذت امساک ہی ایک ایسی چیز ہے
خاص قوت شرمندگی
وندامت سے بچا
سکتی ہے قیمت
طاقت کیواسطے
رکاوٹ کیواسطے
جریان و احتلام کے واسطے
سرعت کے واسطے
ہمیشہ لذت امساک کا استعمال کریں
اب گھر میں
جھگڑا نہیں ہوگا
دواخانہ گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ حکیم حاذق کٹڑہ بڑیان دہلی



آگ کے شعلوں میں نہانے والا انسان

اس پر گرمی کی شدت ذرا بھی اثر نہیں کر سکتی

یہ عجیب و غریب انسان جھلس دینے والی دھوپ اور بے جان کر دینے والی گرمی کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا کیونکہ اس نے جدید سائنٹفک دریافت کے ذریعہ سے اپنے جسم کو اندر سے ٹھنڈا کر لیا ہے۔ آپ بھی

شربت روح افزا سے اپنے جسم کو ٹھنڈا کر لیجئے

سائنٹفک اصول کے مطابق تیار کیا ہوا یہ شربت نہایت خوش رنگ اور خوش ذائقہ ہے طبیعت کو سکون فرحت اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے جسم میں گرمی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ دوران سر تلی اور ہر قسم کی کوتاہی۔ دماغ، جگر، معدہ اعصاب اور گردوں کو قوت پہنچاتا ہے نکسیر کی شکایت دور کرتا ہے۔ اختلاج قلب اور گرمی کے موسم کی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

شربت روح افزا دوا سازی کی جدید ترین مشینوں کے ذریعہ سے بغیر ہاتھ لگائے بنایا جاتا ہے اور بوتلوں میں بھرا جاتا ہے۔ عام بازاری شربتوں کے نقصانات سے بچنے کیلئے لاکھوں آدمی یہی مفرح اور خوش ذائقہ شربت روزانہ پیتے ہیں۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ بارہ آنے گرمی کے موسم کی ہر بیماری سے بچنے کیلئے دواخانہ سے رسالہ ہمدرد گرما مفت منگائیے



ہمدرد دواخانہ دہلی

نوٹ:- پاتھ اور سبزی منڈی کے علاقہ کے حضرات ہمدرد کی سرف پیٹنٹ دوائیں دواخانہ مجلس اطبا باڑہ ہندوراؤ سے خرید سکتے ہیں

گھر کی جنگ ختم ہوگئی راحت سے زندگی گزاریئے

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ — راحت کا سمندر

طلائے مخصوص رجسٹرڈ دنیا کے تمام طلاوں سے افضل ہے جس کے استعمال سے کجی، خمی، لاغری، سستی، نامردی، رگوں کا اُبھر آنا، پتلا پن اور شیڑھا پن بغیر آبلہ اور چھالے کے دور ہو کر نامرد کو مرد بنا کر رگوں اور پٹھوں میں بجلی کی مانند قوت اور فولاد کے مانند سختی پیدا کرتا ہے۔
قیمت فی شیشی پانچ روپے نمونہ سوا روپیہ جن کو معمولی شکایت ہو ان کے لیے یہ نمونہ دس بار کے لیے کافی ہے۔ محصول علاوہ

فوری طلاء رجسٹرڈ جن کو وقت پرستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو ایسے مایوسوں کو وقتی ضرورت کے لیے سرخرو کر دیتا ہے۔ فوری طور پر اس کا استعمال اعصاب میں برقی لہریں دوڑا دیتا ہے اور اس بلا کی گرمی، استادگی، تیزی پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا ہو یا جوان دنگ رہ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ناکارہ سے ناکارہ آدمی وقت پر کام یاب ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴۰ بار کیلئے پانچ روپے نمونہ دس بار کیلئے سوا روپیہ (محصول علاوہ)

امساکی رجسٹرڈ رکاوٹ کے لیئے عجیب تحفہ عورت کو مطیع کردینے کے لیے زندہ جادو ہے بے حد ممسک و ملذذ جب تک ترشی نہ کھاؤ فراغت ناممکن ہے۔ قیمت تین درجن دو روپے چندہ آنے (عہ) نمونہ کے لیے ایک درجن ایک روپیہ چار آنے (عہ) علاوہ محصول۔

تحفۂ عجیب (رجسٹرڈ) زبردست ملذذ دوا ہے، خلوت میں عمر بھر ایسی لذت اس دوا نہ استعمال کی ہوگی، اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی میں چور ہو کر وارفتہ اور بے دام غلام بن جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں ڈورے پڑ جاتے ہیں۔ اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ ایک درجن ایک روپیہ چار آنے (عہ) عیش کا پورا لطف ان میں ہے۔

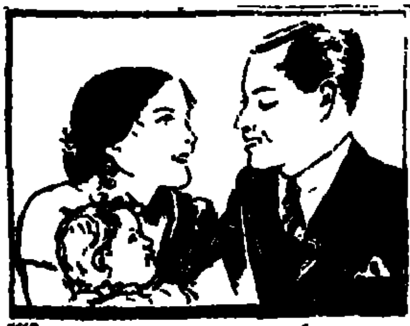
سدا بہار رجسٹرڈ فراغت کے بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی اور ہر بار نصف گھنٹے کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس ہوگی، اس کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھالیتے ہیں۔ قیمت چالیس بار کے لیے پانچ روپے (صہ) نمونہ دس بار کے لیے ایک روپیہ چار آنہ (عہ) دنیا میں یہ دوا اپنی قسم کی سرتاج ایجاد ہے، جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے اور نہ جوانی ختم کرتی ہے۔ محصول علاوہ۔

خدا گواہ ہے

نمونے بالکل اصل لاگت پر بھیجے جا رہے ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی نمونہ منگا کر ہماری اس حقیر پیش کش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لیے زندہ اشتہار بن جائیں ۵ نمونے چار روپے۔ ۴ نمونے تین روپے آٹھ آنے تین روپے، دو نمونے دو روپے چار آنے۔ دو نمونوں سے کم ہرگز نہ بھیجے جائیں گے محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔ جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو۔ ان کے لیے نمونہ کافی ہے۔ زائد دوا منگانے کی ضرورت نہیں۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ نیو ایجنسی جڑی بوٹی سپلائی کمپنی پشت جامع مسجد دہلی نمبر ۶



دُنیا کو حیرت میں ڈالنے والا

المعروف طلا معجون

طلسمی روغن (رجسٹرڈ)

ایجاد درازی عمر

یہ روغن نہیں بلکہ جادو ہے جس کے معجزنما اور حیرت انگیز اثرات نے طبی دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے بڑے بڑے نامی گرامی حکماء کی عقل کو چکر میں ڈال دیا ہے، اور جس کے استعمال سے صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہا پنجہزار سے زیادہ مایوس اور زندہ درگور نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں، مردانہ عضو کی جملہ خرابیوں مثلاً کجی خمی اور سستی کو دور کرنے کے علاوہ عضو مخصوص کی کوتاہی اور لاغری کو دور کرنے میں اس قدر زود اثر اور اکسیر صفت ہے کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے اس قدر درازی اور فربہی آ جاتی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تجربہ کے بعد ہم کو یقین ہے کہ آپ بھی اپنے احباب کو اس حیرت انگیز ایجاد سے باخبر کر کے ہماری شہرت کا باعث بنیں گے، ایک شیشی کا استعمال ایک مریض کے لیے کافی ہوتا ہے۔ لطیف اجزاء سے مرکب ہے۔ آبلہ، چھالہ کا ہرگز خطرہ نہیں اور نہ ہی موسم کی قید ہے۔ قیمت تین روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی۔ فون نمبر ۶۹۲



ہمارا چیلنج ہے کہ آپکی محرومی وناکامی ۵ منٹ میں کامیابی سے بدلجائیگی

مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں؟

آجکل اشتہار بازی نے ایک ذریعۂ معاش کی صورت اختیار کرلی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مگر مشکل سے یقین ہوتا ہے

لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بے اعتقادی کے زمانہ میں مشہور، نامور کارخانہ

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی نے اپنی دیانتدارانہ خدمات بہترین صحیح اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کرکے عام مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل کرلی ہے اور میری ذاتی معلومات ہیں کہ اس کا تمام کاروبار راستبازی دیانتداری اور نہایت محنت اور قابل ترین کارکنان اور بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرنے میں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ روز افزوں ترقی کررہا ہے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اور بیرون ہند، ماریشس افریقہ، ہانگ کانگ، عدن، سیلون وغیرہ تک اس کارخانہ کی دواؤں کو استعمال کرنے والے اور ان کے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں میں نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے لہذا میں ان حضرات کی جو ضرورتمند ہوں رہنمائی کروں گا کہ وہ اس کارخانہ کی سریع التاثیر و مفید ادویہ استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں جو ہر موسم میں قابلِ استعمال ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا رائے کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے، اگر آپ ضرورتمند ہوں تو ضرور دوا طلب فرمائیں انشاءاللہ ضرور فائدہ ہوگا اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپئے انعام اور قیمت واپس ہمارا یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے اس میں ذرہ برابر مبالغہ یا دھوکہ نہیں اگر ہم آپ سے دھوکہ کریں تو خدا اور رسول سے دھوکہ کریں۔

سائنٹفک آئل رجسٹرڈ

اس صدی کا انمول جوہر اور اس موسم کا خاص تحفہ ہے اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اُٹھائیے نہ بار بار پڑھنے کی ضرورت نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہ آبلہ کا ڈر لگاتے ہی جذب ہوکر بیدار کردیتا اور خوابیدہ جذبات میں طوفانِ عظیم پیدا ہوجاتا ہے ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب کیوں نہ پیدا ہوگئے ہوں مثلاً کجی، ٹیڑھا پن، لاغری، مردی کمزوری رگوں کے پھول جانے کو دور کرکے کندن و فولاد بنا دیتا ہے یقین مانئے اس سے بہتر آئل آپ کو دنیا کے پردہ پر نہ ملے گا۔ اس کے استعمال سے رگوں پٹھوں میں نئی زندگی، غضب کی سختی، ناقابل برداشت تیزی پیدا ہوجاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے سب باتوں کے لیے اعجاز کا کام دیتا ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہوسکتا ہے تمام نقائص دور کرکے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت دو روپے، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

اس کے استعمال کے بعد ہمیشہ کے لیے مردانہ شکایات دور ہوجاتی ہیں نہایت بے ضرر اور قطعی خوش کن ذرہ برابر تکلیف کے بغیر عضوؤں میں نئی روح اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ یہ دوا ہی مارکیٹ میں اول نمبر پر ہے۔

دافعِ جریان و احتلام

(رجسٹرڈ) یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے شدید جریان اور کثرتِ احتلام کو بفضلہ تعالیٰ دعوے کے ساتھ دور کرتے ہیں پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا مادہ کا پتلا پڑجانے کو دور کرکے قوتِ مردمی کا معاون ہوتا ہے جسم میں تر و تازگی اور فربہی لاتا ہے اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں سُرخ کرتا ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے جسم میں مادہ کافی غلیظ اور مضبوط ہوکر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸۰ قرص دو روپے (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

ہماری یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنادیا غیرملکوں تک اس دوا کی دھوم مچی ہے۔

جریان کا قلع قمع کرنے کے لیے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں جس کا دل چاہے آزمالے۔

اس کے استعمال کے بعد بدن میں توانائی طبیعت میں چستی دل میں جوانی کی اُمنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔

تینوں دوائیں یکجا منگانے پر محصول ڈاک معاف۔

محبوبِ عشرت رجسٹرڈ

یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں خاص وقت کی پشیمانی سے بچالیتی ہیں سرعتِ انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی۔ معشوق محبوبہ وارفتہ ہوجاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں یہ گولیاں منشی ادویات سے پاک ہیں اور مستقل امساک پیدا کرتی ہیں، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

دہلی کا نامور گورنمنٹ سے رجسٹرڈ دواخانہ۔

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶ ٹیلیفون نمبر ۲۹۲

اردو بخاری

صحیح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہادت روایات کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف دقت اور پریشانی لازمی ہوتی ہے۔

الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک۔ ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی۔ چنانچہ علمائے عرب و مصر و شام و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید بخاری (مطبوعۂ مصر) کا سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

حجم ۵۲۵ صفحے بلا جلد عہ مجلد پارچہ عہ۔ مجلد چرمی پشتہ عہ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ

خلفائے راشدین رضی

عدد نصف صدی سے متعلق تیرہ سو سال عربی فارسی کے ایک لاکھ صفحات پر غور و خوض فرما کر حضور سرور کائنات کے بعد کوئی سکے مطابق حکومت الہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضی خلیفہ اول حضرت عمر خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی خلیفہ سوم حضرت علی خلیفہ چہارم حضرت امام حسن خلیفہ پنجم کے عہد کے خلافت کے مکمل اور مفصل مشرح حالات جس کی تفصیل ان سال لکھتے ہیں۔ صرف خلفائے راشدین ہے جو مؤرخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیر کا نچوڑ ہے جس میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے۔ ان کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور ہدایات ان کا طریق حکومت ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی و تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے صحابۂ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرضکہ ہر خلیفہ عہد کی اتنی مکمل اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب انکے حالات اور انکی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ضخامت ۵۰۰ صفحے اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ قیمت عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ

محصول ۱۲ر

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زوائد و قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری چڑھائی گئی ہے جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کیلئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے دور دنیائے اسلام میں بیحد مقبول ہے اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ و تفسیر بیان الفرقان کو علماء ہند و مشائخ عظام ایڈیٹران اخبارات امرائے ملت نے پسند فرما چکے ہیں سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون جید حافظوں اور عالموں نے کی ہے

قیمت بلا جلد عہ مجلد پارچہ سفید ناروے کا کاغذ عہ مجلد چرمی کامل نقرئی کار عہ اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی عہ

منیجر رسالہ پیشوا

آسان ترجمہ اردو تفسیر القرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے۔ حاشیہ پر آسانی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے۔ شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں۔ چوتھے باب میں اوقات اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے قلم جلی ہے صحت کئی علماء اور قاریوں نے کی ہے سفید ناروے کا کاغذ ہے۔ ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ مساجد میں رکھنے عزیزوں میں تقسیم کرنے کے لیے اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔

قیمت مجلد نقرئی کار عہ ارغوانی مجلد نقرئی کار عہ

محصول ڈاک ۱۳ر

اردو بازار جامع مسجد دہلی

دی مغل لائن لمیٹڈ

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں و مال کی سروسیں، نیز حسب موقع بمبئی و کراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو تمام سروسیں و تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کیجا سکتی ہیں کرایوں و شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لیے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجیے۔

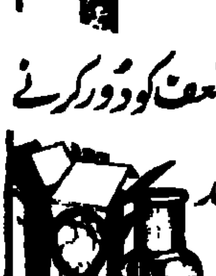
ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی



QALBI

قلبی رجسٹرڈ

قلب (دل) اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے والی لاثانی اکسیر صفت دوائی



قلبی اختلاج قلب ضعف قلب عام جسمانی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے ضعف کو دور کرنے میں بے مثل دوائی۔ لمبے بخاروں کے بعد مثلاً تپ محرقہ، شدید ملیریا وغیرہ کے بعد ہونے والی کمزوریوں کو دور کرنے میں زود اثر ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

دواخانہ شفائے عالم رجسٹرڈ لوہاری منڈی لاہور

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے جو لوگ اچھے مذہبی اخلاقی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو اور آپ اپنے گھروں میں ان کو بے تکلف رکھ سکیں تو یہ مصری افسانے مطالعہ کیجئے کئی افسانے فوٹو بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں جن کی رعائتی قیمت صرف آٹھ آنے

پھوہڑ دلہن

جب گھر میں آ جائے اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں سے تبدیل ہو جاتا ہے بیوی کی تربیت نہ ہونے سے دولہا اور ساس نندیں بچیں رہتی ہیں اس کو ایڈیٹر پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب گھر والی کی تربیت پڑھا کر سمجھایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سکھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں۔ انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی۔ ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت ۸؍

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر بیوی کی جہالت سے برباد ہیں درست گھر کو جاہے وہ جنت بنا سکتی ہے [illegible] تعلیم خانہ داری [illegible] بیوی کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک مہینہ میں آپکے گھر کی حالات پلٹ سکتی ہے اگر صرف یہ تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے گذار دیجئے اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۳۰۰ صفحے ۱۲؍

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی زبان ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ لے۔ اگر معانی نہ بھی معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت وقت طلب تھا اس کے ابتدائی صرف و نحو ہی چھڑا دیتے تھے معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تامل سے ایک سبق روزانہ پڑھ لے تو تین ماہ میں وہ خالص قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت ۸؍

اسلام کے سو سپاہی

صحیفہ اسلام کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے۔ پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو مردہ دلوں کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا بحر ناپیدا کنار موجیں مارتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں تجارکی عرفانی لہر پیدا ہو جائے گی قیمت آٹھ آنے (۸؍)

حقوق و فرائض اسلام

اسلام کا حق اور مسلمان کا درجہ اور ان دونوں کے متعلق جو کچھ بھی لکھا اور سمجھا جا سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں آ گیا ہے توحید نماز روزہ حج زکوٰۃ حقوق زوجین قرابت وراثت طریق تجارت مہمان یتیم ابن السبیل اہل کتاب اہل معاملہ وغیرہ کے حقوق و فرائض کی پوری پوری تفصیل اس کتاب میں موجود ہے یہ کتاب ہر اسلامی گھر میں موجود ہونی چاہئے۔ حجم قریباً ۔۔ ۔ صفحے قیمت صرف تین روپئے محصول الگ

تفسیر سورۂ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو بغاوت و سرکشی کا زمانہ ہے اور قدم قدم پر مذہب کے لئے عقلی دلائل مانگے جاتے ہیں تفسیر اس کمال سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو عقلی طریقہ پر سمجھایا گیا ہے اور عقلی دلائل مذہب کی تائید میں بکثرت ہیں تفسیر علامہ سید مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے احکام کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ [illegible] تفسیریت ہم [illegible] تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اعلیٰ ترجمہ لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ قیمت ۸؍

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی پڑھ سکے ان کو کلید قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آ جائیگا جو بڑے بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن کی نعمت سے محروم رہے انکو کلید قرآن پڑھا دیجئے دو مہینے میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا کلید قرآن اسلامی دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینے میں قرآن پڑھنا آ جاتا ہے قیمت فی جلد ۱۲ ایک روپیہ کی چار علاوہ محصول

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے سے عاری ہیں جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت ضرور سیکھنی چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز مدرسوں میں اپنے کلیوں میں بلند درجہ کا لیاقت مند بن جائیں اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں تو تعلیم ہو کر پڑھنا ہوتا ہی ہے پھر آپ کیوں نہیں یہ کتاب منگا لیتے جو اپنے انداز تعلیم میں یگانہ [illegible] تینوں یکجا قیمت عہ محصول ۱۲؍

کیمیائے سعادت

امام غزالی کی نورانی کتاب دین و دنیا کی برکتوں کا مجموعہ دل کو ایسا دھو دیتی ہے کہ غفلت اور غرور کا ذرا بھی میل باقی نہیں رہتا۔ تصوف اور روحانیت کا خزانہ ہے بڑی تقطیع بہت عمدہ خط ضخامت ۵۵۲ صفحے بڑا سائز ۲۹×۲۰/۱۶ قیمت تین روپئے آٹھ آنے۔ محصول الگ بہت اچھی ہے اسلام، تصوف، اخلاق کا بے مثل گنجینہ ہے

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ کوئی دل ہو مرد کا ہو عورت کا ہو بیوی کا ہو حاکم کا ہو دوست کا ہو آشنا کا ہو چھوٹے کا ہو بزرگ کا ہو آپ دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر عامل بن جائیں جو اس میں لکھا ہے اس پر عامل بن جائیں۔ احباب کا مسخر کرنا، زن و شوہر کا مطیع کرنا، آقا اور افسر پر قابو پانا۔ مقدمات کا حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لیے معمولی بات ہے ایک نہایت موثر کتاب ہے سات عمل [illegible] قیمت ۸؍

قاعدہ یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول عام اور بہترین قاعدہ جو ہر سال میں تین چار لاکھ ہدیہ ہوتا ہے اور جو مدارس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو منگاتے ہیں۔ بہت ہی آسان قاعدہ ہے اس میں سب سے بڑھ کر کتابت کی خوبی ہے یعنی نقطے زیر زبر پیش اور حروف مرکبات کے پہچان لینے کے بعد قرآن شریف پڑھ لینے میں فی الحال شواری نہیں آتی مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھنے کے بعد صرف ۲ مہینے میں بچہ بغیر استاد کی مدد کے پورا قرآن شریف پڑھ لیتا ہے قیمت ہر ڈیڑھ روپئے سکے آٹھ

اعجاز نما بارہ سورہ مجموعۂ وظائف

اس پنجسورہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بحد موزوں اور خوشنما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن شانِ نزول ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں ہر سورہ کے شروع میں اس کے علاوہ درود تاج اور درود لکھی دعائے حزب البحر درود مقدسات شجرہ ہائے چشتیہ نقشبندیہ قادریہ کا سائی کی بو اسمائے مبارک سرورِ کائنات اور اسمائے بدریین وغیرہ معہ ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ درج کیے گئے ہیں کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی اعلیٰ درجہ کی سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۰۴ صفحے قیمت عہ علاوہ محصول

سیرت نبوی کی پانچ ہزار کتابیں

پیشوا کے سالہائے گزشتہ میں جتنے رسول نمبر شائع ہوئے ہیں ان میں ہر رسول نمبر اپنی جگہ مکمل سیرت نبوی ہے جس کی یہ خصوصیت ہے کہ ہر کتاب میں سیرت نبوی کو جداگانہ طریقہ سے پیش کیا گیا ہے سیرت نبوی کا یہ عظیم الشان ذخیرہ پیشوا کی جانب سے صرف محصولڈاک اور دفتری خرچ پر ہر ہندی مسلمان طلب کر سکتا ہے۔ ہر رسول نمبر پر ایک روپیہ لاگت ہے لیکن آپ ایک روپیہ کی آٹھ جلدیں طلب کر لیجئے گویا دو آنے کی ایک سیرت نبوی دوستوں کو تحفہ میں دیجئے۔ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لیے مفت تقسیم کیجئے اس سے زیادہ سستی سیرت پر کوئی کتاب آپ کو نہیں مل سکتی آج ہی ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر آٹھ جلدیں طلب فرمائیں۔

بڑے پیر کی گیارھویں

پیشوائے اعظم سرکار بغداد کی سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہتر اور سب سے بڑی سوانحعمری ہے جس میں حضور غوث پاک کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے محافل گیارھویں منعقد کرنے کی ترکیب ہے آپ کے دل میں خواہش ہوگی کہ فرزندِ رسول پاک حضور غوث پاک کے حالات معلوم کریں کہ وہ دنیا میں کیوں آئے اور انہوں نے آ کر کیا کیا؟ ان کی کرامات کیا ہیں؟ ان کی تعلیم کیا ہے؟ ان کے وظائف کیا ہیں؟ انہوں نے اپنے وعظوں میں کیا کہا؟

اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے آپ بڑے پیر کی بڑی سوانحعمری ہم سے طلب کیجئے جس میں گیارھویں شریف کے واجب ہونے کے ایسے دلائل دیئے گئے ہیں کہ ان کی تردید ناممکن ہے کتاب کی لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ سائز ۲۲×۱۸ سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۷۲ صفحے ایک روپیہ ؁۔

معلومات نماز

نئی تشریحات کے ساتھ بالکل نئے انداز میں نماز کو بہترین عبادت ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر صحیح معنوں میں نماز پڑھی جائے تو وہ انسان کو بہترین انسان بنا دیتی ہے چند عنوان یہ ہیں۔ مذہب اسلام عبادت کی حکمت احکام عبادت کے منافع ثمرات عبادت ثمرات آخرت تارک نماز طبی فوائد نماز کے امتیازی عبادت تاکید نماز نفلی عبادت۔ نماز کے وقتوں کا قرآن سے ثبوت بے نمازیوں کی کہانیاں اس کے بعد تمام نمازیوں کا بیان ۲۰ صفحات کی ضخامت قیمت صرف عہ

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لیے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار کیا جا سکتا ہے کہ معلومات قرآن کا مطالعہ کرو۔ تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوبیوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا کیا فرمایا ہیں ضخامت ۳۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی قیمت عہ

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

دہلی کا مشہور بے لاگ ہفتہ وار مصور اخبار

حریت

جس سے مکار سیاسی لیڈر اور عیار مذہبی رہنما کانپتے ہیں

حریت سے ایڈیٹر ملک کے نامور اہل قلم سیف الحق جناب سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں جن کو اخبار نویسی کا تیس سالہ تجربہ ہے۔ اور جن کے شذرات خریداران پیشوا مزے لے لیکر پڑھتے ہیں۔
حریت ہی اردو کا وہ قوم پرست اخبار ہے جس کے ایڈیٹوریل نوٹ ہندوستان ٹائمز بمبی کرانیکل ہریجن وغیرہ جیسے وقیع انگریزی اخبارات نقل کرتے ہیں
حریت دہلی سے ہر اتوار کو پابندی وقت سے شائع ہو رہا ہے۔
حریت کی بے باک نکتہ چینی کی سارے ہندوستان میں دھوم ہے
حریت میں بلند پایہ تاریخی سیاسی ادبی، علمی مقالات، بے باک تنقیدیں نصیحت آموز افسانے بلند پایہ سیاسی مقالات ہوتے ہیں۔
حریت بہت ہی سستا مصور اخبار ہے سوائے دوگنا سائز اور ۲۴ صفحے کی ضخامت کے ہر صفحے پر اوت ون عکسی تصاویر دو رنگا خوش نما ٹائٹل قیمت چار روپے سالانہ
حریت کا نمونہ دیکھے بغیر آج ہی خریداری کے لیے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیجئے ناپسند ہونے پر اپنی قیمت واپس منگا لیجئے اس سے زیادہ ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار حریت اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

خدا کی ہزار بار لعنت ہو جھوٹے اشتہار بازوں پر

اگر ہم مخلوق خدا کو دھوکہ دیں تو خدا اور رسول کو دھوکہ دیں

اگر خدا کو درمیان دیکر لکھ دوگے کہ ہم کو آپ کی دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو تمام قیمت واپس کردی جائیگی خبردار ہر قسم کے مرض کے لیے سند یافتہ حکیم حاذق سے ہی علاج کرو ضرور کامیابی ہوگی وہ اکی قیمت سب سے کم فائدہ سب سے زیادہ ہوگا۔
طلاء مار سیاہ رجسٹرڈ یہ طلاء بڑے غضب کا بنا ہوا ہے نہایت مجرب طلاء ہے لیکن خدا کی قدرت ہے اتفاق سے اس کے بنانے کی خفیہ ترکیب استعمال اور ایسی مجرب اور نایاب چیز ہے جو ہم کو دستیاب ہوگئی ہے اب آپ .... ہمارے کہنے سے صرف ایک مرتبہ منگا کر استعمال کریں پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں، یہ طلاء عنق، اغلام، سستی کمی کوتاہی اور لاغری کیلئے بے نہایت مفید اور نایاب چیز ہے یہ طلاء پہلے ہی روز اپنا اثر دکھا کر آپکو بتا دیگا کہ میں کیا چیز ہوں ایک شیشی طلاء مار سیاہ اسی کے ہمراہ دوسری شیشی طلاء فربہی اور درازی اور کھانے کیلئے بڑی زبردست گولیاں مقوی باہ ہیں اور ان کی خفیہ ترکیب تینوں دواؤں کی قیمت چار روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول، یہ طلاء ہر موسم میں استعمال ہوتا ہے۔
لذت مباشرت بوقت خاص اگر اس کو استعمال کروگے تو عورت سے ہرگز شرمندہ نہ ہوگے جب تک تم نہ نکالوگے اثر برابر رہیگا رکاوٹ کیلئے بہترین چیز ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول
معجون شباب جوانی دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے بدن میں زیادتی کے ساتھ خون پیدا کرتی ہے قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول۔
قاتل جریان ہر قسم کے شدید جریان سرعت انزال، کثرت احتلام کے لیے اکسیر ہے اور عورتوں کے مرض سیلان الرحم سفید پانی کے لیے مجرب ہے، عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں مفید ہے، سفوف معہ گولی کی قیمت تین روپے علاوہ محصول۔
خاص تحفہ بوقت خاص عورت کو حد سے زیادہ خوش کرنے کے لیے عورت کو گرویدہ و لاثانی بنانے کیلئے زبردست جادو ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول
طلاء زندہ جادو عضو مخصوص کا چھوٹا پن اور پتلا پن دور کرکے فربہی اور درازی کیلئے خاص ایجاد ہے ایک شیشی لگوی کے لیے کافی ہے قیمت تین روپے

ملنے کا پتہ:- حکیم سید آفتاب علی خان موجد طلاء مار سیاہ ناظم دواخانہ شباب جوانی دہلی نمبر ۱۰

خلفائے راشدین رضؓ

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی فارسی، انگریزی لٹریچر کے ایک لاکھ صفحات پر مورخانہ اور محققانہ ریسرچ حضور سرور کائنات کی پیشین گوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول، عمر فاروقؓ خلیفہ دوم، حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم حضرت علیؓ چہارم حضرت امام حسنؓ خلیفہ پنجم کے عہدہائے خلافت کے مکمل اور مفصل، مشرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف خلفائے راشدین ہے جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیر کا نچوڑ ہے۔ بشروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے صحابہ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرض کہ ہر خلیفہ عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں شائع نہیں ہوئی اتفاقاً۔ خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ۵۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی مٹ کاغذ قیمت ۴ مجلد پارچہ ۴؎ مجلد چرمی پشتہ ۵؎ خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت ۵؎ مجلد پارچہ ۵؎ مجلد چرمی پشتہ للعہ محصول ۱۲؎

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بد مزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا۔ گھر میں آئے رن جنگ رہتی تھی۔ ماما ؤں کا بھی ناک میں دم تھا آخر کار بیگم نے جمائی یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچی خانہ

خرید لیا اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بدمزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں یہ کتاب

جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے

جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے

اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے دسترخوان کو اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ۔ ضخامت ۲۰۰ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ: مینجر رسالہ پیشوا۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامیہ دارالاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی۔ اخلاقی۔ اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو ۱۸ سال سے تبلیغ واشاعت کیلئے دہلی سے شایع ہوتا ہے
قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن دو روپئے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ
ممالک غیر سے
جس میں برہما بھی شامل ہے
اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ شلنگ

جلد ۱۹ | بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ مطابق مئی ۴۴ء | نمبر ۱۵

شذرات

(از عزیز حسن بقائی)

کاغذ کی مشکلات

کاغذ کی مشکلات اب اتنی زیادہ تر دخلائق ہو گئی ہیں کہ ان پر تبصرہ لا حاصل ہے۔ تاہم یہ اضافہ ضرور ہوا ہے کہ اب بلیک مارکیٹ سے بھی کاغذ حاصل نہ ہو سکے گا۔ اس لیے قارئین کرام کو پیشوا کی ضخامت کی کمی کی شکایت نہ ہونی چاہئے۔ البتہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس قدر گرانی کے زمانہ میں بھی پیشوا کی ضخامت دوسرے رسائل سے زیادہ ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ کا تاریک ترین پہلو یہ ہے کہ کتابوں کی بکری بہت ہی کم ہو گئی ہے۔ اور فروخت کتب ہی پر پیشوا کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لیے جس طرح آپ ضروریات زندگی کو برداشت کر رہے ہیں۔ اس طرح کتابوں کے خرچ کو اپنے بجٹ سے خارج نہ کیجئے

کتابوں کی قیمتوں میں اضافہ

سابقہ اشتہارات کو دیکھ کر جو حضرات کتابوں کا آرڈر دیتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ بصد مجبوری بعض کتابوں کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے لہٰذا نہ سابقہ قیمتوں پر اصرار کیجئے۔ اور نہ کمیشن کے لیے لکھنے کی زحمت گوارہ کیجئے گا یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔

البتہ یہ ضرور دیکھ لیجئے گا پیشوا کے کتب خانہ کی یہ بڑھی ہوئی قیمتیں بھی دوسرے کتب خانوں کے رعایتی اعلانات سے کتنی کم ہیں اور اس پر اطمینان پر آپ کو کتابوں اور کلام اللہ کی ضروریات کے لیے پیشوا کے منیجر کو اپنا آرڈر دینا چاہئے۔

شکایتی خطوط بھیجنے والے بھائی

یہ بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے اپنا نمبر خریداری جو ان کے پتہ کی چٹ پر لکھا ہوا ہے۔ نہیں لکھا۔ نیز اکثر حضرات پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت کے ساتھ یہ لکھتے ہیں کہ اب پتہ تبدیل کر دیں ذرا آپ ہی انصاف فرمائیں کہ ہم اس کا حافظ کہاں سے لائیں؟ جو ایسے شکایتی خطوط لکھنے والے بھائیوں کے ارشاد کی تعمیل کی جا سکے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے تمام خطوط ردی کی ٹوکری میں ڈال دیے جاتے ہیں

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی شکایت کی تعمیل ہو تو

(۱) جب بھی پیشوا کے دفتر کو خط لکھیں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں

(۲) پتہ تبدیل کرنے کے لیے معہ نمبر خریداری کے خط لکھیں

(۳) پرچہ اگر قمری مہینہ کی ۱۵ تاریخ تک نہ پہونچے تو پوسٹ ماسٹر جنرل نئی دہلی کو خط لکھنے کے ساتھ منیجر پیشوا دہلی کو فوراً اطلاع دیں۔ اسی وقت بلاقیمت پرچہ ارسال کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر قمری مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد خط آیا، تو پرچہ قیمتاً بھی ملنا مشکل ہوگا کہ اب ایک پرچہ زیادہ نہیں چھاپا جا سکتا۔

ٹیلی فون کی لیگ پرستی

ہمیں اس کا احساس ہے کہ جنگ کی وجہ سے فون اور تار پر بہت بار ہے۔ لیکن اس کے باوجود کام ہو رہا ہے۔ نئے کنکشن مل رہے ہیں۔ اور اہم کیسوں پر غور کیا جاتا ہے چنانچہ پیشوا کے

سید عزیز حسن بقائی ایم اے پرنٹر پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر پیشوا دہلی سے شائع کیا

کاروبار کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ٹیلی فون کی درخواست ۹ فروری کو دی گئی جس میں بتایا گیا کہ یہ کوئی نیا فون نہیں ہے جس کے لیے فٹنگ کی ضرورت ہو بلکہ اسی پرانے فون کو رینو کرانا ہے جس کے لیے صرف ریبور کی ضرورت ہو گی۔

اس درخواست کا جواب ۹ فروری کو یہ آیا کہ

جنگ کی وجہ سے میٹریل نہیں ملتا اس لیے فون نہیں دیا جا سکتا۔

جنگ کی مصروفیات، جنگ کی ضروریات کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے، لیکن اس انصاف کدہ کی حالت یہ ہے کہ اسی ہفتہ ڈان اور انصاری کو نئے فون دے دیئے گئے جس کے لیے ان کو فٹنگ بھی کرنا پڑا لیکن پیشوا و حریت کی درخواست رد کی ٹوکری میں۔

ظاہر ہے کہ پیشوا و حریت نے فیس میں رعایت کا مطالبہ نہیں کیا تھا قرض کے لیے درخواست نہیں کی تھی پھر یہ جنگ کی ضروریات اور مصروفیات کے باوجود ڈان اور انصاری کو فون ملنا اور حریت کو نہ ملنا کیا معنی رکھتا ہے؟

اگر یہ کہا جائے کہ مذکورہ معاصرین نے وار پراپیگنڈا کیا ہے تو ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حریت و پیشوا کا قدم اس سلسلہ میں کب پیچھے رہا ہے؟ اینٹی فاسسٹ پراپیگنڈا میں حریت و پیشوا اپنے ان دونوں معاصرین سے آگے ہے، پھر یہ ایک آنکھ میں لہر بحر اور دوسری میں خدا کا قہر کیوں ہے؟ کیا حریت کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک اس لیے ہے کہ وہ لیگ کی مخالفت کرتا ہے؟ جس کو حکومت پسند نہیں کرتی، کیا یہ ناانصافی حریت کے ساتھ اس لیے کی گئی ہے کہ وہ ماتحت اسٹاف کو خوش نہیں کر سکے؟ کیا یہ ظلم حریت اور پیشوا کے ساتھ اس لیے روا رکھا گیا ہے کہ وہ کانگریس کی حمایت کرتا ہے آخر معلوم تو ہو ہماری کوتاہیاں کیا ہیں؟ اور معاصرین مذکور کی وہ کیا خدمات ہیں جن کے پیش نظران کے ساتھ ٹیلی فون سپرنٹنڈنٹ کو ...... رعایت کرنی ضروری معلوم ہوئی اور ..... ہم کو اس سے محروم کیوں رکھا گیا؟

ہم جانتے ہیں کہ کانگریسی ممبران اسمبلی اس وقت جیل خانوں میں ہیں اس لیے متعلقہ ممبر ممکن ہے کہ ماتحت اسٹاف کی ان غلطیوں دوست نوازیوں، سفارشوں پر غور کرنے کے لیے تیار نہ ہوں، لیکن حریت و پیشوا کے ساتھ بے انصافی کیا جا رہا ہے؟ اس کو سر محمد عثمان جو مدد اس کے گورنر رہ چکے ہیں اور جو ان پستیوں سے بہت بلند ہیں۔ اس کو ہم بہتر سمجھتے ہیں۔

ہم سر محمد عثمان ایگزیکٹیو ممبر کو ان کے محکمہ کی اس بے انصافی پر نہایت ادب سے توجہ دلاتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ وہ ٹیلی فون کے متعلقہ افسران سے اس دو رنگی کا سبب دریافت کر کے حریت کے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے۔ اس کی جلد از جلد تلافی کریں گے۔

نظر بندوں کو رہا کرو

جتنے نظر بند دفعہ ۲۶ کے ماتحت آزادی سے محروم ہیں ان کے کیسوں پر اگر نظر ثانی کی جائے تو پچاس فیصدی کی رہائی یقینی طور سے عمل میں آئے اور بقیہ پچاس فیصدی کو اگر عدالت میں پیش کیا جائے تو ۷۵ فیصدی کے عدالت سے رہا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے، رہ گئے ۲۵ فیصدی، ان کے متعلق اگر حکومت کسی کمیشن کی رپورٹ شائع کر دے تو کسی شخص کو ان سے ہمدردی نہ ہو۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ سب ہی نظر بند بے گناہ ہیں لیکن یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ سب نظر بند گنہگار نہیں ہیں، اور اب جبکہ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے دفعہ ۲۶ کے ماتحت نظر بندوں کی اسیری کو ناجائز بتا دیا ہے، تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ حکومت نئی اور ہمہ گیر دفعات کے اضافہ کی بجائے ان نظر بندوں کی رہائی پر غور کرے اور ملک میں بہتر فضا پیدا کرنے کے لیے پیش قدمی کرے؟

میڈم چیانگ کی اپیل

میڈم چیانگ کائی شک بین الاقوامی سیاسیات میں بہت ہی بلند مرتبہ کی مالک ہیں، انھوں نے امریکہ سے برٹش گورنمنٹ سے اپیل کی ہے کہ

"پنڈت جواہر لال نہرو جاپان اور جرمنی کے خلاف ہیں، اور ان کی رہائی اتحادیوں کے لیے مفید ہو گی"

میڈم چیانگ کائی شک کا یہ بیان اگرچہ حکومت ہند کے عائد کردہ الزامات کے بعد بہت اہمیت رکھتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا روس اور چین کی اہمیت برطانیہ کے نزدیک بالکل وہی ہے جو امریکہ کی ہے؟

جو آواز مادر چین نے بلند کی ہے، اگر وہی آواز جمہوریت اور آزادی رائے کی مدعی امریکہ کے صدر کی اہلیہ محترمہ بلند کرتیں تو اس کا وزن کچھ اور ہوتا اور نتیجہ میں شاید کانگریسی لیڈر رہا بھی ہو چکے ہوتے صدر چین کی اہلیہ محترمہ کی دور بین نگاہوں نے وہ سب کچھ دیکھ لیا جس کو دیکھنے سے حکومت ہند عاجز رہی، اور کسے معلوم ہے کہ حکومت کی یہ ضد کب تک قائم رہے کہ جب تک کانگریسی رہنماؤں سے ناک نہ رگڑوا لی جائے، اس وقت تک ان کی رہائی کے مسئلہ پر غور نہ کیا جائے، اور ہندوستان کی آزادی کو ہندو مسلم سوال کی آڑ میں زیادہ سے زیادہ عرصہ تک ٹالا جائے۔

پارسی اور مسلمان

پارسیوں کی تعداد تمام ہندوستان میں ایک لاکھ یا اس سے زائد ہو گی، لیکن اس قوم کو نہ کبھی تحفظات کی ضرورت ہوئی اور نہ اس کو ہندو اکثریت سے خوف ہوا۔

اس کے بالکل برعکس ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان آباد ہیں، مگر ان کو سامراج اپنے اغراض کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ یہ اعلان کرتی رہتی ہے کہ اس کو ہندوؤں سے خطرہ ہے۔

اللہ اللہ ! ہندو اور مسلمان کے لیے خطرہ کتنی عجیب اور دلچسپ بات ہے۔ حالانکہ زیادہ دن نہیں گذرے گزشتہ میں مسلمان خطرہ بنا ہوا تھا۔

پیشوا بنام منصف

۱۲ اپریل کو ایڈیٹر پیشوا کا ۵۰۰ استغاثہ توہین جناب چودہری بلدیو سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا جو ایڈیٹر منصف بمبئی کے خلاف دائر ہے۔

فاضل مجسٹریٹ نے فریقین سے صلح کی اپیل کی۔ اور مشیرار کی دراندازیوں کے باوجود عدالت فریقین میں صلح کرانے میں کامیاب ہوئی۔

مسٹر ایم غلام عباس صاحب ایڈیٹر اخبار منصف بمبئی نے حسب ذیل بیان عدالت میں دیا۔

بعدالت جناب چودہری بلدیو سنگھ صاحب
مجسٹریٹ درجہ اول دہلی
جناب عالی

مقدمہ مندرجہ بالا میں فیصلہ باہمی ہو گیا ہے۔ مجھ ملزم کی نیت مستغیث کی دل آزاری یا توہین کی غرض مناز عہ سے نہ تھی۔ اگر مستغیث کی اس مضمون سے توہین یا دل آزاری ہوئی ہے، تو مجھ کو نہایت افسوس ہے اور میں ان الزامات کی تردید کرتا ہوں۔

جو مقدمہ مجھ ملزم نے برخلاف مستغیث عدالت بمبئی میں دائر کر رکھا ہے، وہ میں واپس لے لوں گا۔

عرضی ایم غلام عباس۔

اس بیان کو ایڈیٹر اور پیشوا نے منظور کر لیا۔

ایڈیٹر حریت کی جانب سے دہلی کے مشہور فوجداری وکیل جناب نواب سید رضا سیر ضیا صاحب ایڈوکیٹ مسٹر محمد علی جعفری صاحب وکیل، مسٹر خالد صاحب وکیل پیش ہوئے، اور انھوں نے اور مسٹر رنگ بہاری لال وکیل ملزم نے صلح میں عدالت کی مدد کی۔ امام اور اس کے گرگوں کو اس سلسلہ میں جتنی تکلیف ہوئی ہوگی، ہمیں اس کا احساس ہی نہیں بلکہ ہمدردی بھی ہے کہ اس کی ٹولی کا مستغیث پر جرح کرنے کا ارمان پورا نہ ہوا، لیکن چونکہ مقدمہ پر وہ استغاثہ دوسرے مضمون پر بہت جلد کیا جائے گا جو مسٹر آر کے ٹنڈن فسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت سے واپس لے لیا گیا تھا، اس لیے امامی ٹولی کی یہ تمنا بھی جلد از جلد پوری ہو جائیگی اس استغاثہ میں سابقہ حضرات کے علاوہ چند نئے نام اور بھی شامل ہوں گے۔

افریقہ کا سیاہ قانون

تمام ہندوستان کی متحدہ مخالفت کے باوجود جنوبی افریقہ کی حکومت نے کالا قانون پاس کر دیا۔ کالا قانون کا جواب اگر ہندوستان میں کوئی ذمہ دار گورنمنٹ ہوتی، تو وہ دیتی۔ لیکن غیر ملکی اور غیر ذمہ دار حکومت صرف ایک بے معنی احتجاج کر سکی، حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ فوراً اسی نوعیت کا آرڈیننس جاری کر دیا جاتا اور جنوبی افریقہ سے عدم تعاون شروع کر دیا جاتا پھر دیکھا جاتا کہ جنرل سمٹس کی حکومت کیونکر چالیس کروڑ ہندوستانیوں کی توہین کی جرأت کر سکتی لیکن ایک بے کس اور غلام ملک صرف بے نتیجہ احتجاج ہی کر سکتا ہے۔

مسٹر جناح اور گوالیار

مسٹر جناح صدر مسلم لیگ نے جو خطبۂ صدارت تین گھنٹہ ۲۰ منٹ دہلی کے اجلاس لیگ میں دیا ہے اس میں پہلی مرتبہ دیسی ریاستوں کے مسلمانوں کے متعلق مسلمانوں کی شکایات پر اظہار خیال کیا گیا۔

اگرچہ یہ اظہار خیال لیگ کی سیاست اور پاکستان سے ریاستوں کی علیحدگی کے طے شدہ اصول کے ماتحت جائز نہ ہو لیکن یہ کیسی عجیب بات ہے کہ اس خطبۂ صدارت میں ریاست کوٹہ اور ریاست کشمیر کا تذکرہ ہے لیکن اگر نہیں ہے تو گوالیار کے مسلمانوں کا ذکر جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدر لیگ کے نزدیک گوالیار کے مسلمانوں کی نام نہاد شکایات اور منظر عالم صاحب کے ایجی ٹیشن کی نوعیت کیا ہے اور یہ ساری چیخ پکار حقیقت سے کتنی دور ہے۔

اگر گوالیار میں مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہوتا جو منظر عالم صاحب اور ان کے چند ساتھی بیان کرتے ہوئے نہیں تھکتے اور مسٹر جناح کو اس کا یقین ہوتا تو کیا یہ ممکن تھا کہ مسٹر جناح گوالیار کے مسلمانوں کی شکایات کا تذکرہ اپنی پرشور تقریر میں نہ کرتے۔ ؟

مسٹر جناح کو کشمیر اور کوٹہ کے مسلمانوں کے مصائب کا تذکرہ کرنا۔ اور گوالیار کا تذکرہ نہ کرنا اس نام نہاد اور ناکام ایجی ٹیشن کو بالکل بے نقاب کر دیتا ہے جو ایک سال سے زائد عرصہ سے گوالیار کے خلاف اس لئے شروع کیا گیا ہے کہ مسٹر منظر عالم جیسے نوجوان وکیل کو ہز ہائینس نے گوالیار کی رعایا کی موت اور زندگی سے کھیلنے کا موقع کیوں نہیں دیا۔

اگر منظر عالم صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر یہ الزام غلط ہے تو ان کا فرض ہے یا تو وہ ہمیں اس الزام کو ثابت کرنے کے لیے عدالت میں طلب کریں اور یا پھر خود مسٹر جناح یا نوابزادہ لیاقت علی خاں کو دا صریح تسلیم کریں ہم اختلاف رائے کے باوجود مسٹر جناح یا نوابزادہ لیاقت علی خاں کے انصاف پر اعتماد کرتے ہیں۔ اگر ان کو بھی اعتماد ہو تو اس کا اعلان کر دیں ورنہ یہ ثابت ہوگا کہ منظر عالم صاحب میدان سے بھاگے اور ان کو لیگ کے مذکورہ رہنماؤں پر اعتماد نہیں کیونکہ ان کا کیس مضبوط نہیں ہے۔ اس لیے وہ راہ فرار اختیار کر گئے۔

صدر لیگ کے خطبۂ صدارت کے بعد گوالیار کا مسئلہ اتنا واضح اور صاف ہو جاتا ہے کہ منظر عالم صاحب اور مولوی بہادر علی خاں صاحب کا اس کے لئے بار بار تذکرہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ لیگ کا صدر حقائق اور واقعات سے بے خبر ہے اور یہ دونوں زیادہ باخبر ہیں۔ ظاہر ہے کہ مسٹر جناح پر بے خبری کا الزام عائد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ نالائق اور نا اہل ہیں

نہیں ہیں تو پھر سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا مسٹر منظر عالم اور مولوی بہادر علی خاں کے نزدیک مسٹر جناح کی پوزیشن یہی ہے؟

ہم جانتے ہیں کہ ان دونوں میں ہمت نہیں ہے کہ وہ صدر لیگ پر یہ الزام لگائیں۔ لہٰذا ہمیں پبلک مفاد کے لیے بتایا جائے کہ صدر لیگ کے خطبہ کے بعد خود ان کی اور نام نہاد مسلم اسٹیٹس لیگ کی کیا پوزیشن ہے؟

اور کیا مولوی بہادر علی صاحب اور مسٹر منظر عالم پبلک مفاد کے لئے ہمیں یہ بتائیں گے کہ مسلم لیگ کے اجلاس سے ۲ گھنٹہ قبل مسٹر جناح سے انھوں نے کیا باتیں کیں؟ اور وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر مسٹر جناح نے لیگ میں ریاستوں کے متعلق ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ کیا وجوہات تھیں کہ مسٹر جناح نے ایک منٹ کے لیے بھی مسلم اسٹیٹس لیگ کے جلسہ میں شرکت گوارا نہ کیا اور نہ کوئی پیغام اسٹیٹس لیگ کے لیے دیا۔

ہم اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ والیان ریاست کی اکثریت بدچلنی کی وجہ سے بدنام ہے۔ ان کی رعایا میں بے چینی ہے اور اُن کو چھپانے کے لئے کچھ اخبارات کو رشوتیں بھی دیا کرتے ہیں، یا بعض اخبارات کچھ والیان ریاست کو بلیک میل کیا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ریاستوں میں بیداری پیدا کرنے کے لیے کچھ مخلص رہنما میدان عمل میں آئے تو چند بدمعاش لیڈر اور ایڈیٹر بھی اُن کی ٹولی میں شامل ہو گئے۔ جو بظاہر قوم پرور تھے لیکن بباطن اول درجہ کے شیطان اور لالچی تھے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس تک کو نول بنایا گیا۔ اور کانگریس کے ممتاز ترین رہنماؤں پر والیان ریاست سے روپیہ لینے کی شہرت ہوئی۔

بہرحال یہ حالات تھے جن میں ریاستوں میں بیداری کی تحریک آگے بڑھی۔

ریاستوں کی اصلاح اور دیسی ریاستوں کی رعایا کے فرقہ وارانہ ایکشن شروع ہوئے جن میں اولیت کا سہرا صرف نام نہاد آل انڈیا مسلم ریاستی لیگ کو ہے جس کے صدر مولوی بہادر خان صاحب اور نائب صدر مسٹر منظر عالم ہیں اور سُنا گیا ہے کہ اس کی کوئی ورکنگ کمیٹی بھی ہے۔

اس مسلم ریاستی لیگ کا جواب مہاسبھائی ہندوؤں نے فوراً ریاستی لیگ قائم کر کے دیا اور اس طرح ہندوستانی ریاستیں جو فرقہ پرستی کے زہر سے بچی ہوئی تھیں برٹش انڈیا کی طرح فرقہ پرستی کے دیوتا کی گرفت میں آ گئیں۔

اب اس ریاستی مسلم لیگ کا اجلاس مسلم لیگ کے ضمیمہ کے طور پر سال گزشتہ سے ہونے لگا ہے۔ اور راز درونِ پردہ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ مسٹر جناح لیگ کے اس ایڈیشن سے کتنے پریشان ہیں۔

ساڑھے چار کروڑ مسلمان ہندوستانی ریاستوں میں آباد ہیں۔ ان کی فلاح و بہبود سے کون کمبخت ہوگا جو مسلمان ہو کر انکار کر سکے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مسلم ریاستی لیگ کے صدر مولوی بہادر خان صاحب اس ناؤ کو پار لگا سکتے ہیں اور کیا اُن میں یہ صلاحیت ہے کہ ہندو ریاستوں کے مسلمانوں کو اپنی قسمتوں کا مالک بنا دیں اور کیا انھوں نے سالہا سال کے عرصہ میں چند تقریروں اور چند بیانات کے علاوہ کوئی ٹھوس خدمت ہندو ریاستوں کے مسلمانوں کی کی ہے یا آئندہ کر سکیں گے؟

یہ ایسے سوالات ہیں جن پر غور کرنے کے بعد ہماری رائے یہ ہے کہ ہمیں ان میں وہ خوبیاں نظر نہیں آتیں جو اس تحریک کے چلانے کے لئے ہونی ضروری ہیں۔ بلکہ ہمیں صاف کہا جائے اگر ہم یہ عرض کریں کہ جوش کا غلط اظہار ان جیسے پرجوش انسانوں کو نہ معلوم کہاں بہا کر لے جائے اور وہ تدبر کے بجائے جوش میں فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان رساں ثابت ہوں۔

اس لیے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ دیسی ریاستوں کی مسلمان رعایا کسی مرکزی مقام پر جمع ہو کر اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کریں۔

اگر صحیح کام کرنے والوں کے ہاتھ یہ تحریک نہ گئی تو کون کہہ سکتا ہے کہ دیسی ریاستوں کی مسلمان رعایا کا حشر کیا ہوگا۔

امامت کے تابوت میں آخری کیل

مسلمانان دہلی میں بالخصوص اور مسلمانان ہند میں بالعموم یہ خبر نہایت مسرت سے سُنی جائے گی کہ ہم نے آزادی اوقاف کی جو تحریک شروع کی وہ آخری منزل پر کامیابی سے پہنچ گئی یعنی مولوی عبد الغنی صاحب کا مجوزہ اوقاف بل اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ سے پاس ہو کر ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے دستخطوں سے قانون بن گیا جس کا نفاذ انشاء اللہ عنقریب دہلی میں ہو جائے گا۔ وائسرائے کے دستخط ہوتے ہی امام جامع مسجد نے جامع مسجد کمیٹی کی سکریٹری شپ سے بھی استعفٰے دے دیا اور اب یہ کنگڑا امام جامع مسجد کی ممبری سے بھی استعفٰے دیگا اور اگر ہماری اطلاع درست ہے تو اس کی ایمانداری پر عدالت میں کسوٹی لگانے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

مولوی بہادر خان کا ترک تعلق

۱۱ اپریل کی اطلاع ہے کہ جناب مولوی بہادر خان نے ان تمام اعزازات کو ترک کر دیا ہے جو ان کو شاہان آصفیہ سے حاصل تھے اور اعلیٰ حضرت نظام نے اس کو منظور بھی فرما لیا ہے۔

افسوس ہے کہ ہم اس ترک تعلق پر جناب بہادر خان صاحب کو مبارکباد نہیں دے سکتے۔ اور جلالۃ الملک کے حکم کے خلاف اظہار ناراضی کے اس ذریعہ کو کسی طرح بھی مناسب نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک اعلیٰ حضرت کی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ ان کے احکام کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کیا جائے۔

کیا مناسب نہ ہوگا کہ مولوی بہادر خان صاحب اپنے طریق عمل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور جس طرح پہلے تاجدار دکن سے معافی مانگ چکے ہیں اسی طرح اب بھی معافی مانگ لیں۔

اگر مولوی بہادر خان صاحب اپنے طرز عمل پر غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ ذات شاہانہ کا حکم ان ہی کی فوز و فلاح کے لئے ہے ورنہ بہت ممکن تھا کہ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر ملک اور اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے۔

ادب نبوی صلعم

(حضور سرور کائنات کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

حضرت آغا رفیق صاحب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴۷)

قیامت کے دن بدعہد کا جھنڈا بلند کیا جائے گا۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ عن النبی	عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے
صلعم قال ان الغادر یرفع	فرمایا ہے کہ قیامت کے دن بدعہد
لہ لواء یوم القیامۃ	انسان کا جھنڈا نمایاں کیا جائے
یقال ھذہ غدرۃ	گا اور اعلان کیا جائے گا یہ شخص
فلان بن فلان	فلاں بن فلاں غدار ہے (یعنی اس
(رواہ الشیخان)	نے غداری کی ہے)

تشریح الفاظ۔ غدر کسی معاملہ میں خلل ڈالنے یا اس کو ترک کر دینے کا نام غدر ہے اصطلاح میں غدر۔ ترک عہد۔ عدم وفا اور بدعہدی و بیوفائی کو کہتے ہیں۔ لواء علم اور جھنڈے کو کہتے ہیں اور علم عموماً فوجی افسر کے پاس ہوتا ہے۔

تشریح معانی خداوند تعالے نے فرمایا ہے

یا ایھا الذین امنوا	ایمان والو اعقود (یعنی اقراروں)
اوفوا بالعقود۔	کو پورا کرو
واوفوا بالعھد ان	عہد پورا کرو کہ قیامت میں عہد
العھد کان مسئولا۔	کی بازپرس ہوگی،
واوفوا بعھد اللہ اذا	جب تم لوگ عہد کرو تو اللہ کی قسم
عاھدتم ولا تنقضوا	کو پورا کرو اور قسموں کو مستحکم کرنے
الایمان بعد توکیدھا	کے بعد جبکہ اللہ کو اُن پر ضامن کر چکے
وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا۔	نہ توڑو۔ اللہ تمہارے افعال
ان اللہ یعلم ما تفعلون۔	متعلق نقض عہد سے باخبر ہے۔

مومن وہ شخص ہے جو سچ بولتا ہو عہد کو پورا کرتا ہو اور بدعہدی و غداری کی عادت نہ رکھتا ہو اس لیئے کہ بدعہدی و غداری نظام زندگی میں خلل ڈالتی ہے اور انسان کی ان تدبیروں کو جو وہ اپنے صلاح کے موافق اختیار کرتا ہے خراب و تباہ کر دیتی ہے۔ حقیقت یہ کہ بدعہدی ایک قسم کا جھوٹ ہے اور جھوٹ نفاق کی بنیاد ہے بدعہدی حقیقت میں اس شخص کو ضرر پہنچاتا ہے جس سے عہد کیا ہے اور اپنے آپ کو ثقہ اور معتمد انسانوں میں ذلیل و خوار کرنا۔

اس حدیث میں حضورؐ نے یہ بتایا ہے کہ قیامت کے دن بدعہد اور غدار انسان کی علانیہ تشہیر کی جائے گی جہاں ساری دنیا کے انسان جمع ہوں گے اور اس طرح تشہیر کی جائیگی کہ غدار کو کھڑا کر کے اس کے سر پر ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا جس کو تمام لوگ دیکھیں گے۔ پھر پکار کر یہ بتایا جائے گا کہ یہ شخص فلاں بن فلاں کا غدار ہے اور یہ اس لیے کیا جائے گا کہ اس کی خوب تذلیل و توہین ہو اور غداری کا عیب سب پر نمایاں ہو جائے گا۔

غور کرو تم ایک عام اجتماع میں شامل ہو۔ تمہارا بادشاہ یا حاکم سامنے تخت پر بیٹھا ہے کہ ایک شخص اٹھتا ہے اور کھڑا ہو کر تم کو نمایاں کرتا اور لوگوں کو بتاتا ہے کہ یہ شخص فلاں مشہور مجرم ہے ...... یا یہ شخص غدار ہے ...... یا یہ شخص جھوٹا ہے۔ ظاہر ہے کہ تمہاری عزت ایسی باتوں کی نسبت سے تم پر غیر معمولی اثر پڑے گا اور تم ندامت سے سر نہ اٹھا سکو گے جب ہمارے عام اجتماعات کی یہ حالت ہے تو قیامت کے دن جب تمہاری تشہیر کی جائے گی اس اس عام میں ان میں جہاں آدمؑ سے دنیا کے آخری عہد تک کی مخلوق جمع ہوگی اور ہر انسان سے چھوٹے بڑے تمام گناہوں اور کاموں کا حساب لیا جا رہا ہوگا تو تمہاری حالت کیا ہوگی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس روز کا عذاب یقینی ہے اور نہایت ہولناک ہے خود انسان وہاں اپنے جرائم کو دیکھے گا اور اس کی سزا سے دوچار ہو کر اپنے اعمال پر حسرت و ندامت کا اظہار کرتا ہوگا۔

علم نصب کرنے سے مراد یا تو واقعی علم کا بلند کرنا ہے جس پر غداری کا نشان نمایاں ہوگا یا محض غداری کی تشہیر مراد ہے اس حدیث میں حضورؐ نے غدار و بدعہدی سے نفرت دلائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ غداری بڑا جرم ہے، قیامت کے دن غدار کو سخت سزا دی جائے گی۔

علی القاعد۔ والقلیل	والا بیٹھے ہوئے کو۔ اور تھوڑے
علی الکثیر۔ (رواہ البخاری)	بہت سے آدمیوں کو

تشریح معانی سلام ایک مبارک تحیۃ (سلامی) ہے جس کو خدا نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔

فاذا دخلتم بیوتا فسلموا	جب گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگوں
علی انفسکم تحیۃ من	کو سلام کر لیا کرو یہ سلام و دعائے
عند اللہ مبارکۃ	خیر دے جو اللہ کی طرف سے تعلیم
طیبۃ۔	کی گئی ہے۔

اس حدیث میں ہم کو یہ بتایا گیا ہے کہ سلام پہلے کس کو کرنا چاہیئے یعنی حدیث میں تین قسم کے آدمیوں کو سلام کرنے کا حکم

دیا گیا ہے جس کی تشریح یہ ہے۔

(۱) سوار پیدل کو سلام کرے یعنی جو شخص کسی سواری پر سوار ہو اس کو چاہیے کہ وہ پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اس لیے کہ سلام سے غرض اشخاص کی محبت و مودت حاصل کرنا ہے۔ نفرت و عداوت کو دور کرنا ہے اور قلوب کو مانوس بنانا ہے سوار چونکہ پیدل سے زیادہ محبت و الفت اور ہمدردی و اعانت کا محتاج ہوتا ہے اور پھر سواری پر سوار ہو کر سفر کرنا یا راستہ طے کرنا ایک حد تک فخر و غرور کا باعث بھی ہوتا ہے اس لیے ضرورت ہے کہ وہ پیدل چلنے والوں کی محبت و ہمدردی حاصل کرے اور فخر و غرور کے جذبات کو دفع کرنے کے لیے تواضع و انکسار اختیار کرے

سوار کا سلام میں سبقت کرنا اس بنا پر بھی ضروری ہے کہ سلام آنے والے کا تحیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو بیٹھے ہوں اور چونکہ سوار پیدل سے زیادہ تیز رفتار ہوتا ہے اس لیے سوار آنے والے کا حکم رکھتا ہے اور پیدل بیٹھنے والے کا اور اس صورت میں سوار کا سلام کرنا مناسب و ضروری ہے۔

اب رہی یہ صورت کہ دو سوار راستہ میں ملیں یا پیدل چلنے والے ایک دوسرے کے سامنے آئیں اس صورت میں پہلے کس کو سلام کرنا چاہیے۔ مناسب یہ ہے کہ اس صورت میں پہلے وہ شخص سلام کرے جو خوش حال اور وجیہ و خوش لباس ہو اگر دونوں مساوی حالت رکھتے ہوں تو پھر ان میں سے جو شخص بھی دوسرے کو سلام کرے مناسب ہے اور سلام میں سبقت کرنے والے کو فضیلت ہے۔

(۲) پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ سلام آنے والے شخص کا تحیہ ہے اور ظاہر ہے کہ پیدل چلنے والا آنے والا ہوتا ہے، اس لیے جو شخص بیٹھے ہوں ان کو سلام کرنا پیدل چلنے والے کے لیے مناسب ہے۔ پھر اس کی دوسری مصلحت یہ ہے کہ بیٹھا ہوا شخص بعض اوقات آنے والے شخص سے خوف و خطر کا متوقع ہوتا ہے جب آنے والا اس کو سلام کرے گا تو اس کا خوف و خطر زائل ہو جائیگا اور بھلائی کی توقع ہو جائے گی تیسری مصلحت اس کی یہ ہے کہ جو شخص کہیں بیٹھا ہو خصوصاً راستہ پر اس کے قریب سے بہت سے آدمی گذرتے ہیں اگر وہ تمام گذرنے والوں کی رعایت کو پیش نظر رکھے گا اور ہر ایک کو مخاطب کر کے سلام کرے گا۔ تو اس کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے اس کو مشقت سے بچانے کے لیے یہ حکم دیا گیا کہ آنے والا شخص سلام کرے۔

پیشوا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
"منیجر"

حدیث شریف کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو دو جلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سنی شیعہ اہل حدیث اہل تصوف حد یہ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے اسکی دو جلدیں ہیں پہلی جلد [illegible] صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتیس احادیث ہیں دوسری جلد بھی [illegible] صفحے کی ہے اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسکی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں اس میں ترتیب وار اسلامی احکام ہیں ایمان کامل طہارت حیض۔ نفاس۔ نماز مساجد نماز فضائل قرآن جمعہ سورج۔ چاند گرہن۔ قحط سالی جنازہ۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ نکاح۔ دودھ پلانا۔ طلاق عتق۔ فضائل صحابہ اولیا۔ انبیا۔ نیکی۔ خیرات۔ تقدیر غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں شروع میں امام مسلم رح کے حالات صحیح مسلم کامل کے حالات صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لیے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تاریخ وار جمع کر دیا گیا ہے اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو۔ لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ صفحات [illegible] صفحے قیمت [illegible] مجلد [illegible] اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ [illegible] مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ [illegible] خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ مجلد پارچہ

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف "پیشوا" کے لیے لکھی گئی)
(از حضرت علامہ آغا [illegible] صاحب [illegible])
(گذشتہ سے پیوستہ)

(۹۲)
ہجرت کے فرض ہونے اور نہ ہونے کا بیان

ان الذین توفٰهم الملٰئکة
ظالمی انفسهم - قالوا فیم
کنتم - قالوا کنا
مستضعفین فی الارض
قالوا الم تکن ارض
الله واسعة فتهاجروا
فیها - فاولٰئک ماوٰهم
جهنم وساءت مصیرا
الا المستضعفین
من الرجال والنساء
والولدان لا یستطیعون
حیلة ولا یهتدون سبیلا
فاولٰئک عسی الله
ان یعفو عنهم
وکان الله عفوا
غفورا -

جو لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس دین پر تھے؟ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں عاجز اور کمزور رہے تو فرشتے جواب میں کہتے ہیں "کیا خدا کی زمین اتنی کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کرکے کہیں اور چلے جاتے؟" ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بری جگہ ہے۔ مگر وہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے جو تدبیر سے معذور ہیں اور انہیں کوئی راہ نظر نہیں آتی تو امید ہے کہ اللہ ان کو معاف کر دے گا۔ اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

تفسیر: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے ہجرت فرض ہونے کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں کی تھی اور ان میں سے بعض لوگ مرتد ہو کر مشرکین مکہ کی طرف سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور اسی حالت میں مارے گئے تھے۔ بعض مفسرین نے ان لوگوں کے نام قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید وغیرہ بتائے ہیں۔ امام احمد کا خیال ہے کہ یہ لوگ چالیس کے قریب تھے جو غزوہ بدر میں فرشتوں کے ہاتھوں سے مارے گئے تھے اور جو فرشتے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان سے مراد ملک الموت اور اس کے اعوان و انصار ہیں جنہوں نے مشرکین بدر کی روحوں کو ذلت کے ساتھ نکالا تھا یا فرشتوں سے مراد صرف ملک الموت ہے اور ایک فرشتہ پر جمع کا لفظ مجاز کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو ملائکہ موت نے (جنگ بدر میں) موت عطا کی تھی ان کی حالت یہ تھی کہ انہوں نے مرتد ہو کر اور مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت نہ کرکے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا موت کی حالت طاری ہونے کے [illegible] یہ پوچھا تھا کہ تم کہاں تھے [illegible] کہ تم [illegible] انہوں نے فرشتوں سے [illegible] پر کہا تھا کہ ہم تو اس ملک (یعنی مکہ) میں عاجز و کمزور تھے [illegible] کی قدرت نہ رکھتے تھے اور یہاں بھی (یعنی جنگ بدر میں) [illegible] ہم مجبوری سے آئے ہیں (یعنی ہمکو ہماری مرضی کے خلاف لایا گیا ہے) فرشتوں نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی یعنی یہ کہ تم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو جا سکتے تھے یا اور کہیں چلے جانے پر تم کو قدرت حاصل تھی جہاں تم اطمینان سے اپنے دین کو ظاہر کر سکتے تھے۔ خداوند تعالیٰ یہ واقعہ بیان کرکے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

آیت کا جو مطلب اوپر بیان کیا گیا ہے اس پر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ موت کی حالت ناامیدی کی حالت ہوتی ہے اس وقت گفتگو کیونکر کی جا سکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی حالت میں انسانوں سے گفتگو کرنا ناممکن ہوتا ہے لیکن فرشتوں سے اس قسم کی گفتگو ہر حال میں ممکن ہے۔

اس آیت میں ترک ہجرت پر وعید ہے اور [illegible] اسلام کا واقعہ ہے بعد کو یہ حکم دوسری آیات سے بدل دیا گیا [illegible] اس آیت کے مفہوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی [illegible] مقام پر [illegible] دین کو ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو وہاں سے [illegible] کرنا واجب ہے۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص محض دین کی خاطر ہجرت کرے گا خواہ وہ اپنی جگہ سے ایک ہی بالشت آگے بڑھا ہو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

آیت میں ہجرت کے وجوب سے ان لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے جو ہجرت پر کسی طرح قدرت نہ رکھتے ہوں۔ امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ایسے لوگوں کو ترک ہجرت کے عذاب سے معاف فرما دے گا۔

(۹۳)
فضائل ہجرت کا بیان

ومن یهاجر فی
سبیل الله یجد فی
الارض مراغما کثیرا
وسعة - ومن یخرج من

جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا اسے ملک میں بہتر اور کشادہ جگہ ملے گی جو شخص وطن چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف

بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورًا رحیما۔

اپنے گھر سے چلا اور اسے موت آئی تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر:۔ اس آیت میں ہجرت کے فضائل کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا اس کو کافی کشادگی ملے گی یعنی رزق کی کشادگی اور امور دین کے اظہار کے کشادگی اور جو شخص اپنا وطن چھوڑ کر اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف روانہ ہوگا یعنی اس مقام کی طرف جہاں کی ہجرت کا خدا اور رسول نے حکم دیا ہے اور اس مقام پر پہنچنے سے پہلے وہ وفات پا جائے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا یعنی اللہ نے اس کا اجر مقرر فرما دیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قاضی بیضاوی کا بیان ہے کہ آیت کا آخری حصہ یعنی ثم یدرکہ الموت جندب بن حمزہ کے حق میں نازل ہوا ہے۔ اس کے بیٹے چارپائی پر ڈال کر اس کو مدینہ لے جا رہے تھے یعنی ایام ہجرت میں کہ مقام تنعیم میں پہنچ کر اس کی حالت خراب ہو گئی اس نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مار کر کہا۔ "اے اللہ یہ ہاتھ تیرے لیے ہے اور یہ ہاتھ تیرے رسول کے لیے میں اسی امر پر تیری بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسولؐ نے بیعت کی تھی" اور اس کے بعد اس کی روح پرواز کر گئی۔

مفسرین کا بیان ہے کہ جو ہجرت علم کی طلب حج اور جہاد کے لیے کی جائے گی یا اس شہر کی طرف فرار جہاں وہ احکام دین کو عمل میں لا سکے اور پاک رزق کو حاصل کر سکے خدا اور رسول کی طرف ہجرت سمجھی جائے گی اگر ان امور کے سبب سفر شروع کر دیا گیا اور راستہ میں موت آگئی تو ہجرت کا اجر اس کو ملے گا اور ضرور ملیگا مختصر یہ کہ ہجرت کے بہت سے فضائل ہیں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ "اعمال نیتوں پر موقوف ہیں انسان جو نیت کرے گا اس کا ثمرہ اس کو ملے گا جس شخص نے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا ہے اس کی ہجرت . . . . خدا اور رسول ہی کے لیے ہوگی اور جس نے طلب دنیا کے لیے ہجرت کی ہے اس کی ہجرت دنیا ہی کے لیے ہو گی اور جس کی ہجرت طلب عورت کے لیے ہوگی اس کی ہجرت عورت ہی کے لیے ہوگی۔"

۱۹۴

مسافر کے لیے قصر صلوٰۃ کا حکم

فاذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا۔

تم کہیں سفر کرو تو نماز قصر کرنا تمہیں گناہ نہیں اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بے شک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔

تفسیر:۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسافر کے لیے نماز میں قصر کی اجازت ایک رخصت ہے یعنی اس کی آسائش کے لیے اس کو قصر کی اجازت دے دی گئی ہے وہ خواہ قصر کرے خواہ پوری نماز پڑھے اس لیے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جب تم سفر میں ہو تو نماز میں قصر کرنے سے تم کو گناہ نہ ہوگا یعنی نماز کی رکعات مقررہ میں سے تم نصف پڑھ لوگے یعنی چار رکعت والی نماز کی دو رکعتیں پڑھ لوگے تو تمکو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

جس سفر میں نماز کا قصر جائز ہے اس کی کم سے کم مسافت یا مدت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک متوسط رفتار سے تین دن اور تین رات ہے اور رفتار میں اعتبار یا تو انسانی رفتار کا ہے یا اونٹ کی رفتار کا اور یہ سب خشکی کے سفر کے لیے ہے بحری سفر میں عندا ہوا کا لحاظ بھی رکھا جائے گا اس وقت جبکہ بادبانی کشتی ہو امام شافعی ایک دن رات کی مسافت اور امام ابو یوسف دو دن اور زیادہ حصہ تیسرے دن کا کم سے کم مسافت قرار دیتے ہیں میل کے اعتبار سے یہ سفر جتنی مقدار یا تعداد مختلف ہے اس کا ذکر روزہ کے مسائل میں کیا جا چکا ہے وہاں دیکھ لیں۔

رخصت یا اجازت کے معاملہ میں بھی ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ رخصت سے مراد کامل رخصت ہے یعنی مسافر کو اجازت ہے خواہ نصف نماز پڑھے خواہ پوری پڑھے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے اور حضورؐ کے ایک عمل سے۔ ائمہ احناف کے نزدیک رخصت سے مراد رخصت اسقاط ہے یعنی نصف نماز کا اس کے ذمہ سے ساقط ہو جانا ایسی حالت میں مسافر کو پوری نماز کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ہے کہ "سفر کی نماز دو رکعت میں تمہارے نبیؐ نے یہی فرمایا ہے" اسی سلسلہ میں حضرت عائشہؓ کا قول یہ ہے کہ اول اول "اسلام میں" دو رکعت نماز فرض ہوئی تھی پھر سفر کے لیے یہ ہی دو رکعتیں رکھی گئیں اور حضر میں تعداد بڑھا دی گئی" دہی آیت کی عمومیت اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض مسلمانوں کا خیال یہ تھا کہ نماز میں قصر گناہ ہے آیت میں اسی خیال کی نفی کی گئی ہے تاکہ سفر میں مسلمان خوشی کے ساتھ قصر کر سکیں۔ مختصر یہ کہ آیت اور احادیث سے قصر واجب ہے، خواہ سفر خطرناک ہو خواہ امن کی حالت میں ہو۔

آیت میں قصر کی اجازت اس وقت دی گئی ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ کافر ستائیں گے جمہور علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ شرط ضروری نہیں اتفاقی ہے اس زمانہ میں چونکہ اکثر ایسا اتفاق پیش آتا تھا اور کفار مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے اس لیے اس شرط کا ذکر کر دیا گیا اور اس قسم کی آیات قرآن مجید میں بہت سی ہیں جن میں اتفاقی شرائط کا بیان کیا گیا ہے علماء احناف کی اس سلسلہ میں ایک دلیل عبداللہ بن عمرؓ کی قرات جس میں صرف یفتنکم کا لفظ ہے خفتم کا لفظ نہیں ہے پھر صحابہ اور حضورؐ کا معمول سب سے بڑی دلیل ہے (باقی ماہ جمادی الثانی میں)

شرح دیوان حافظ

(از معاون مدیر)

مارا خیال تو چہ پروائے شراب است   خم گو سر خود گیر کہ خمخانہ خراب است

ترجمہ:۔ تیرے خیال (کے کیف) سے ہم کو شراب کی کیا پروا ہے (شراب کے) مٹکے سے کہو کہ اپنا راستہ لے شراب (خانہ) خانہ خراب ہے۔

تشریح:۔ خیال اس شکل و صورت کو کہتے ہیں جو خواب یا ہوش میں نمایاں ہو اس شعر میں خیال سے مراد وصل دائمی ہے جو سالک کو فنا کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ شعر میں شراب سے مراد عشق و محبت ہے اور خم سے مراد مرشد کامل شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہم فنا کی منزل میں پہنچ چکے ہیں اور ہم کو وصل دائمی حاصل ہو چکا ہے اب ہم کو عشق و عاشقی کی ضرورت نہیں ہے اس لیے کہ وہ تو منزل پر پہنچنے کا ایک ذریعہ اور درمیانی واسطہ تھا اس سے ہم نکل آئے ہیں۔ جب یہ صورت ہے تو اسے مرشد کامل اب اپنی راہ لو کہ عشق و محبت کی شراب خانہ خراب ہے اس کی ہم کو ضرورت نہیں رہی ہے۔

گر خم بہشت است بریزید کہ بے دوست   ہر شربت عذبم کہ دہی عین عذاب است

ترجمہ:۔ اگر شراب جنت کی بھی ہے تو اس کو بہا دو اس لیے کہ دوست کے بغیر جو خوشگوار شربت بھی مجھ کو دیا جائے گا وہ میرے لیے عذاب ہے۔

تشریح:۔ اس شعر میں بتایا گیا ہے کہ دوست کے بغیر ہر چیز بے کیف ہے یہاں تک کہ جنت کی شراب بھی اگر دوست موجود ہے تو فقر و فاقہ اور عزت و ذلت تمام چیزیں خوشگوار ہیں اور کوئی اذیت و تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور جب دوست نہیں تو جنت کی شراب بھی بے کیف ہے۔

دوست سے مراد مرشد کامل اور محبوب حقیقی دونوں ہو سکتے ہیں۔ ابتدا سلوک میں مرشد رہنما دوست کی خدمات انجام دیتا اور سالک کو منازل سلوک طے کراتا ہے اور فنا کے بعد وہ محبوب کا وصل دائمی حاصل کر لیتا ہے ابتدا میں مرشد کامل کے بغیر سالک کی زندگی بے کیف ہوتی ہے اور آخر میں محبوب حقیقی کے دیدار کے بغیر خواہ اس کو کتنی ہی عافیت حاصل ہو اور کتنی ہی لذیذ کیف آور چیزیں مل جائیں۔

معشوقہ عیان می گذرد بر تو ولیکن   اغیار ہمی بیند از آن بستہ نقاب است

ترجمہ:۔ معشوقہ میرے سامنے سے بے پردہ گذرتی ہے لیکن اغیار کی آنکھیں یہی دیکھتی ہیں کہ اس کے چہرہ پر نقاب پڑا ہوا ہے

تشریح:۔ عاشق کی آنکھوں اور اغیار کی نگاہوں یا سالک کی نظروں اور غیر سالک کی آنکھوں میں جو فرق ہوتا ہے اس کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ سالک اپنی باطنی توجہ اور بصیرت سے معشوق کو بے پردہ دیکھتا ہے اور غیر سالک یا ظاہر پرست محبوب کو پردوں میں پاتے ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ جب وہ اپنے محبوب کے جمال سے پورا پورا لطف اٹھانا چاہے تو اس کے لیے نظر پیدا کرے ظاہر پرستی کو ترک کر دے اور حقیقی الفت کی نگاہوں سے محبوب کو دیکھے یقیناً اس کو دیدار محبوب کا حقیقی لطف حاصل ہوگا اور جب تک یہ صورت نہ ہوگی محبوب کے جمال کی حقیقی خوبیاں نظر سے مخفی رہیں گی۔

در بزم دل از روئے تو صد شمع بر افروخت   وین طرفہ کہ بر روئے تو صد گونہ حجاب است

ترجمہ:۔ دل کی مجلس میں تیرے چہرہ (کے نور) سے سو شمعیں روشن ہوئیں اور عجیب و غریب بات یہ ہے کہ تیرے دل پر سو قسم کے پردے پڑے ہوئے ہیں

تشریح:۔ عاشق اور معشوق کے قلوب کی حالت کا اظہار اس شعر میں کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ محبوب کے جمال نے محب کے قلب کو تو روشن کر دیا ہے لیکن محبوب کے قلب پر بدستور پردے پڑے ہوئے ہیں یعنی محبوب کو محب سے اتنی بے اعتنائی ہے کہ اس کا قلب محب کی الفت سے اثر پذیر نہیں ہوتا۔

محبوب حقیقی اور سالک راہ طریقت کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے سالک سلوک کی کوئی منزل طے کر کے اس کا امیدوار ہوتا ہے کہ اب جمال محبوب کی زیارت نصیب ہوگی لیکن وہ دیکھتا ہے کہ محبوب کو اس کی پروا ہی نہیں وہ اور کوشش کرتا اور مرشد کامل کی رہنمائی سے مزید منزلیں طے کرتا ہے لیکن پھر بھی کامیاب نہیں ہوتا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر منزل طے کرنے کے بعد شوق بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ فنا کی منزل میں داخل ہو جاتا ہے اور محبوب کے قلب کے پردے اس کے سامنے سے اٹھ جاتے ہیں اور وہ دائمی وصال حاصل کر لیتا ہے۔

اس تشریح سے یہ معلوم ہوا کہ حافظ رح نے اس شعر میں سلوک کی منازل کی کیفیت بیان کی ہے آخری منزل یعنی فنا و نیستی کی حالت بیان نہیں کی ہے۔

در کنج دماغم مطلب جائے نصیحت   کاین حجرہ پر از زمزمۂ چنگ و رباب است

ترجمہ:۔ میرے دماغ کے گوشہ میں نصیحت کی جگہ تلاش نہ کر کیونکہ یہ حجرہ چنگ و رباب کے نغمے سے معمور ہے۔

تشریح:۔ یعنی مجھ کو نصیحت کرنا فضول ہے اس لیے کہ میرے دماغ

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لیے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۸۴)

عارف کی حالت

ایک بزرگ کا بیان ہے میں -- مشہور عارف حضرت ذوالنون مصریؒ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے بلند آواز سے اللہ کہا اور میں نے دیکھا کہ معاً ان کی حالت دگرگوں ہوگئی یعنی ان پر غشی سی طاری ہوگئی اور وہ ایسے بے حس وحرکت رہ گئے گویا ان کے جسم میں روح ہی نہیں ہے۔ دیر تک خداوند تعالیٰ کی عظمت سے ان کی یہی کیفیت رہی پھر انہوں نے اکبر کہا اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا ان کا قلب اپنی جگہ سے جدا ہوگیا ہے یا ہیبت خداوندی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے۔

بزرگ مذکور فرماتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصریؒ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ساحل شام پر بعض بزرگوں سے میں نے یہ سنا کہ خداوند تعالےٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو خداوند تعالےٰ کی ذات پر اتنا کامل یقین رکھتے اور اس کی معرفت کے دریا میں ایسے غرق ہیں کہ ذات وحدانیت کے سوا ان کے دھیان میں کوئی دوسری چیز آتی ہی نہیں۔ انہوں نے معرفت کامل کے حصول میں سخت مصائب برداشت کئے ہیں۔ خواہشات کو فنا کر دیا ہے۔ اور خدا سے واصل ہونے کے لیے اس قدر مستعد اور تیار ہیں کہ کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے۔ راتوں کی نیند انہوں نے اپنے اوپر حرام کر رکھی ہے کہ ایک دم کو ذات باری سے غفلت نہ ہو آخرۃ ان کا نصب العین ہے قلوب کے کانوں سے وہ آخرۃ کی پکار کو سننے کے لیے بیٹھے ہیں اگر تم ان لوگوں کو دیکھ پاؤ تو تم کو معلوم ہو کہ ان کے منہ میں گویا زبان ہی نہیں ہے۔ ان کے پیٹ خالی اور کمر خم ہے۔ ان کے قلوب کمزور ونحیف ہیں آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری ہیں جسم گویا اس قدر گھل گئے ہیں کہ گوشت نام کو بھی باقی نہیں ہے۔ لباس خراب وخستہ اور نہایت بدنما ہے آبادیوں سے ان کو نفرت ہے۔ سر کے بال پریشان ہیں۔ وہ گویا ایسے جسم بیجان ہیں جن کو بیداری کی چھری نے راتوں میں ذبح کر ڈالا ہے۔

(۱۸۵)

عافیت آخرۃ بڑی چیز ہے

حضرت سعید بن عروبہؒ کہتے ہیں مشہور سفاک وظالم حکمران حجاج بن یوسف ثقفی حج کرنے آیا اور مکہ ومدینہ کے درمیان ایک چشمہ پر قیام کیا دوپہر کے وقت اس نے اپنے دربان کو طلب کیا اور دوپہر کا کھانا طلب کر کے حکم دیا کہ "باہر جا کر دیکھو کوئی آدمی ملے تو اس کو لے آؤ تاکہ میں اس کے ساتھ کھانا کھاؤں اور اس سے کچھ باتیں دریافت کروں" دربان نے باہر نکل کر پہاڑی پر نظر ڈالی تو پہاڑی بلندیوں کے درمیان اس کی نظر ایک اعرابی پر پڑی جو غافل سو رہا تھا دربان نے قریب پہنچ کر پاؤں مار کر اس کو جگایا اور کہا "حضرت امیر (حجاج بن یوسف) کی خدمت میں حاضر ہو انہوں نے تجھ کو طلب فرمایا ہے" وہ دربان کے ساتھ آیا اور حجاج کی خدمت میں حاضر ہوا حجاج نے اس سے کہا "ہاتھ منہ دھو ڈالو اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ" اس شخص نے کہا "میری دعوت اس شخص نے لی ہے جو تم سے بہتر ہے اس لیے میں کھانا نہ کھاؤں گا" حجاج نے پوچھا "وہ کون شخص ہے" اس نے کہا "وہ اللہ تبارک وتعالےٰ کی ذات ہے اس نے مجھ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور میں نے روزہ رکھ لیا ہے" حجاج نے کہا "ہائیں اس قدر سخت وشدید گرم موسم میں تم نے روزہ رکھا ہے" اس شخص نے کہا "میں نے اس سے بھی زیادہ سخت وگرم موسم میں روزے رکھے ہیں" حجاج نے کہا "آج روزہ افطار کر لو اس کے بدلہ میں کل روزہ رکھ لینا" اس شخص نے کہا "اگر مجھ کو اس بات کا یقین ہوتا کہ میں کل تک زندہ رہوں گا تو ضرور روزہ افطار کر کے آپ کے ساتھ کھانا کھا لیتا" حجاج نے کہا "میری خاطر سے روزہ افطار کر لو" اس نے کہا "آپ ایسی خواہش کیوں فرماتے ہیں جو انسان کی قدرت سے باہر ہے یعنی کل کا روزہ رکھنا" حجاج نے کہا "کھانا انتہا درجہ کا لذیذ ہے" اس نے کہا "کھانے کو نہ آپ نے لذیذ بنایا ہے نہ باورچی نے بلکہ عافیت نے لذیذ بنایا ہے میں اس سے بہتر عافیت (آخرۃ) کا خواستگار ہوں"

(۱۸۶)

خلوت وجلوت کا یکساں ہونا ضروری ہے

بیان کیا جاتا ہے خلیفہ دوم حضرت عمرؓ رات کو شہر کے اندر تحقیق حالات کے لیے خفیہ گشت لگایا کرتے تھے ایک روز گھومتے گھومتے تھک کر ایک دیوار سے سہارا لگا کر کھڑے ہوگئے یکایک ایک عورت کی آواز آئی جو اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی "دودھ میں پانی ملا دے" لڑکی نے کہا "اماں! آج خلیفہ رسولؐ نے اعلان کرایا ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے۔"

ملفوظاتِ باقی باللہؒ

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے ملفوظات تصوف کی نادر قلمی کتابوں سے اخذ کئے گئے)

(حاشیہ سید عزیز حسن بقائی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۲۴۱)

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا ایک طریقہ

حضرت خواجہؒ کا قاعدہ تھا کہ کبھی کبھی مراتب سلوک کو طے کرنے کے لیے مرید کے موجودہ حال کو سلب کر لیتے اور اس کو تلق و اضطراب میں مبتلا کر دیتے تھے اسی قسم کا ایک واقعہ لاہور کے ایک مرید کا لکھا ہے یہ مرید لاہور سے اپنے شیخ کے ہمراہ دہلی آیا تھا جب اس کے شیخ دہلی سے چلے گئے تو وہ حضرت خواجہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت خواجہ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا "تم اپنے شیخ کے ہمراہ کیوں نہیں گئے"۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ کا یہ فرمانا تھا کہ اس شخص پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی یعنی وہ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے اور زور زور سے رونے لگا رات بھر اس پر یہ کیفیت طاری رہی اور اس کے گریہ وبکا کی وجہ سے درگاہ کے تمام اشخاص نہ سو سکے یہاں تک کہ عشا اور فجر کی نمازیں مشکل سے ادا کیں رمضان کے آخری دن تھے جو لوگ رات کو عبادت کرتے تھے وہ اس کے گریہ وبکا سے رات بھر پریشان رہے خدا خدا کر کے صبح ہوئی تو تمام مرید جن کی تعداد کثیر تھی حلقہ جما کر بیٹھے اور توجہ میں مشغول ہوئے کہ وہ شخص حلقہ میں آ گیا اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "مسلمانو! ذرا میرا درد دل سنو" حلقہ میں سے کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور برابر اپنے شغل میں مشغول رہے جب اس نے دیکھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو اس نے رو رو کر یوں کہنا شروع کیا۔

"دوستو! میں ہمیشہ سے درویشوں کا طالب، خادم اور معتقد رہا ہوں میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ابلق گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہے اور بہت سے آدمی اس کے پیچھے ہیں جو کہتے جا رہے ہیں کہ "یہ شخص اپنے زمانہ کا قطب رہے" میں یہ سن کر دوڑا اور اس راستہ پر آ کھڑا ہوا جس پر وہ شخص آ رہا تھا سوار جب میرے قریب پہنچا تو مجھ سے کہا "تو میرا نوکر ہو جا" میں نے قبول کر لیا اور اس کے پیچھے روانہ ہوا چند قدم چلا ہوں گا کہ ایک پہاڑ آ گیا سوار پہاڑ پر چڑھا اور میری نگاہوں سے غائب ہو گیا اس وقت سے میری حالت ناگفتہ بہ ہے چھ سال تک اسی حالت میں میں نے گزارے چھ سال کے بعد میرا شیخ اسی حالت میں جس حالت میں کہ میں نے خواب میں گھوڑے پر سوار دیکھا تھا۔ میرے کوچہ میں سے گزرے میں نے دیکھا اور پہچان لیا اور ساتھ ہو لیا چھ سال تک ان کی خدمت میں رہا اور مشغولی اختیار کی اب میں ان کی صحبت سے سیراب ہونا چاہتا ہوں۔ تو یہ ذرا انصاف تو کرو۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تو ان کے ساتھ کیوں نہیں گیا بتاؤ اب میں کیا کروں"

اس داستان درد کو سن کر حاضرین کو ایسا وجد ہوا کہ دیر تک ان پر مستی کی سی کیفیت طاری رہی یہاں تک کہ بعض لوگ غشی کی حالت میں مسجد کے پتھروں سے ٹکرا کر زخمی ہو گئے اور قلعہ فیروز آباد میں اس واقعہ سے ایک شور برپا ہو گیا اور بہت سے باہر کے لوگ جمع ہو گئے جب یہ شور حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں تک پہنچا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور حکم دیا کہ ایک دوسرے کو پکڑ لے چنانچہ تمام مریدوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا اور ان کی کیفیت وجد معاً دور ہو گئی جب تمام مرید اپنی حالت پر آ گئے تو حضرت خواجہؒ نے لاہوری شخص کو بلایا اور اس پر تلق و اضطراب کی جو کیفیت طاری تھی اس کو دور کیا۔

(۲۴۲)

ہم سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا

حضرت خواجہ رحمہ اللہ مریدوں کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ ہم سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا۔ فائدہ ہی پہنچتا رہا ہے۔ راقم سطور عرض کرتا ہے کہ واقعہ یہ ہے حضرت خواجہ رحمہ اللہ کی ذات سے زندگی بھر میں کسی کو ضرر نہیں پہنچا بلکہ ہر شخص کو فائدہ پہنچا ہے۔

(۲۴۳)

مخلصوں کی مالی امداد

حضرت خواجہ رحمہ اللہ کا قاعدہ تھا کہ جب کہیں سے نذرانہ آتا تو مخلصوں کو مرحمت نہ فرماتے بلکہ اکثر بیگانہ فقرا کو دیتے تھے اور جب کچھ بچ رہتا تھا تو خواص کی حالت کی تحقیق کرتے اور ساتھ ہی آمدہ زر نقد کی حقیقت معلوم کرتے پھر جو شخص شدید حاجت مند ہوتا اس کو اس نذرانہ میں سے صرف اس قدر دیتے کہ اس کی وقتی ضرورت رفع ہو جاتی ممکن ہے بعض مخلصوں کو حضرت خواجہؒ کی اس روش پر کچھ تردد ہوا ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ کو اس کا علم ہو گیا ہو اسی تردد کو دور کرنے کے لیے ایک روز حضرت خواجہؒ نے مخلصین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"ہم جس دوست کی مالی امداد کرتے ہیں وہ اس بات کا یقین کرے کہ اس کے ساتھ ہماری محبت بہت ہی کم ہے"

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)

جسم خشکی دید۔ کز خشکی بزاد عیسٔی جان۔ پائے در۔ دریا نہاد

ترجمہ حس (ظاہری) نے تو صرف خشکی کو دیکھا ہے کیونکہ وہ خشکی سے پیدا ہوئی ہے اور روح نے جو کہ عیسٰی کے مانند ہے دریا کے اندر قدم رکھ دیا ہے۔

تشریح: یہودی وزیر نے مریدوں اور مذہب عیسوی کے سرداروں کو کہلا کر بھیجا کہ حواس ظاہری چونکہ خشکی یعنی مٹی سے بنے ہیں اس لیے وہ دنیا ہی کو چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں عالم باطنی کے اسرار معلوم نہیں کر سکتے اور روح چونکہ ایک لطیف جوہر ہے اس لیے وہ عالم باطنی میں داخل ہوگئی ہے اور اسرار باطن کو معلوم کر لیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حواس ظاہری چونکہ عناصر سے بنے ہیں اس لیے صرف انہیں چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں جو عناصر سے مرکب ہیں اور روح چونکہ عالم امر سے وجود میں آئی ہے اس لیے وہ باطن کی سیر کرتی ہے۔ مثنوی کے بعض نسخوں میں عیسٔی جان کی جگہ موسیٔ جان آیا ہے موسٰی چونکہ دریا سے پار ہوئے تھے اس لیے یہ تشبیہ درست ہے اور حضرت عیسٰی کی نسبت یہ واقعہ خود مولانا نے لکھا ہے کہ وہ نہر فرات سے پار ہوئے تھے۔

سیر جسم خشک بر خشکی فتاد سیر جان پا در دلِ دریا نہاد

ترجمہ: جسم خشک (یعنی مٹی) کی سیر خشکی تک محدود ہے اور روح کی سیر دریا (عالم باطن) تک ہوتی ہے۔

چونکہ عمر اندر رہ خشکی گزشت گاہ کوہ و گاہ صحرا گاہ دشت

ترجمہ: ساری عمر چونکہ خشکی میں بسر ہوتی ہے کبھی پہاڑ میں کبھی جنگل میں کبھی میدان میں

آبحیوان را کجا خواہی تو یافت موج دریا را کجا خواہی شگافت

ترجمہ: ایسی حالت میں آبحیات یعنی چشمہ باطن کو تو کیوں کر پا سکتا ہے اور دریائے باطن کی موجوں کو کیوں کر پھاڑ عبور کر سکتا ہے

موج خاکی وہم و فہم و فکر ماست موج آبی محو و سکر است و فنا است

ترجمہ: موج خاکی یعنی تعلقات ظاہری سے مراد وہم۔ فہم اور فکر ہے اور موج آبی سے مراد محویت۔ مستی اور فنا ہے۔

تا دریں سکری از اں سکری تو دور تا ازیں مستی از اں جامی نفور

ترجمہ: جب تک اس مستی میں مبتلا رہے گا اس (باطن کی) مستی سے دور رہے گا اور جب تک اس (ظاہری تعلقات کی) مستی میں رہے گا اس (باطن) کے جام سے نفرت رہے گی۔

گفتگوئے ظاہر آمد چون غبار مدتے خاموش کن۔ ہیں ہوش دار

ترجمہ: ظاہری گفتگو (یعنی وعظ و نصائح) غبار کی مانند ہے کافی عرصہ تک خاموشی اختیار کر اور توجہ کو باطن کی طرف رکھ

ان تمام اشعار میں مولانا نے اول تو عالم ظاہر و باطن کا فرق بتایا ہے اور پھر باطن کی طرف توجہ دلانے کے لیے ظاہر و باطن سے جو کچھ مراد ہے اس کو بتایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ جسم خشک یعنی عناصر اربعہ سے مرکب جسم صرف عالم ظاہری سے ہی تعلق رکھتا ہے اور رکھ سکتا ہے اور روح باطن سے تعلق رکھتی ہے اس لیے روح وسط دریا یعنی باطن میں سیر کرتی ہے اور بے جھجک باطن کی طرف چلی جاتی ہے اے مخاطب چونکہ تیری ساری عمر کوہ۔ صحرا اور دشت میں گذری ہے یعنی عالم ظاہر میں بسر ہوئی اس لیے تو آبحیوان (یعنی آبحیات یا سیر باطن) کی صلاحیت تجھ میں نہیں ہے۔ تو عالم ظاہر سے تعلق رکھ کر کیوں کر سیر باطن کر سکتا ہے۔

موج خاکی یعنی تعلقات ظاہری سے ہماری مراد وہم و فہم و فکر دنیوی ہے یعنی دنیا کے ادھیڑ بن و ترددات میں مبتلا رہنا اور موج آبی سے ہماری مراد احوال باطنی ہیں یعنی یاد حق میں محویت فکر حق میں مستی اور حصول وصال دائمی کے لیے فنا ہو جانا۔ اے مخاطب جب تو دنیوی افکار و ترددات میں مبتلا رہے گا اسوقت تک تجھ کو باطنی کیفیت یعنی محویت و مستی اور فنا حاصل نہیں ہو سکتی۔

ظاہری گفتگو یعنی پند و نصائح کی مجالس منعقد کرنا بھی چونکہ ظاہری تعلقات ہیں اسلئے اسکی مثال غبار کی سی ہے یعنی جسطرح غبار حجاب بن جاتا ہے اس لیے یہ چیزیں بھی عالم باطنی کے لیے حجاب کی مانند ہیں اے مخاطب اگر تو عالم باطن کی سیر کرنا چاہتا ہے تو ان تمام باتوں کو ترک کر دے یعنی عالم ظاہر کے تعلقات کو ختم کر دے اور عرصہ دراز تک خاموش رہ کر باطن کو آراستہ کر یعنی اپنے افعال۔ اخلاق اور صفات پر غور کر کے تمام بری باتوں کو ترک کر دے اور بہترین افعال۔ اخلاق اور صفات کو اختیار کر لے جب یہ باتیں حاصل ہو جائیں تو پھر فنا و بقا کے مسئلہ پر غور کر یعنی سکر و صحو کی کیفیت پیدا کر کہ غیبی انوار کا فیضان جاری ہو جائے اور تیرے قلب میں وصال دائمی کے لیے فنا کا جذبہ پیدا کر دے۔

جملہ گفتند اے حکیم رخنہ جو ایں فریب و ایں جفا با ما مگو

ترجمہ مریدوں نے کہا اے حکیم رخنہ جو ایسی فریب اور سنگدلی کی باتیں ہم سے نہ کرو۔

تشریح وزیر کی باتیں سن کر مریدوں نے کہا اے حکیم تم نے خلوت میں بیٹھ کر جو رخنہ ہمارے اپنے درمیان ڈالدیا ہے اب اس فریب اور سنگدلی کو ترک کر دو اور خلوت سے باہر نکل آ یہ الفاظ اگرچہ توہین آمیز ہیں لیکن توہین

نہیں بلکہ اسلئے کہ غلبہ عشق و محبت میں انسان سے اس قسم کے الفاظ نکل ہی جاتے ہیں۔

مذہبی معلومات

کتاب اسلامی معاشیات

(از جناب مولانا سید مناظر احسن گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ)

حکومت کی آمدنی پر بحث کرنے سے پہلے دراصل غور کرنے کی بات یہ ہے کہ حکومت کے زور سے سرکاری خزانوں میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے، اس کے اغراض کیا ہیں یا کیا ہونا چاہیئے۔

جہاں تک تاریخ ورمشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے، کبھی تو یہ آمدنی محض اس لیے جمع کی جاتی ہے کہ جن لوگوں نے زمین کے کسی حصہ پر کسی ذریعہ سے بنا بریں اقتدار قائم کر لیا ہو کر عام باشندوں سے ان کے مطالبوں کا انکار جان ومال کے لیے خطرہ بن جاتا ہے، اب ان کا نام خواہ کچھ رکھ لیا جائے، راجہ یا بادشاہ یا کنگ یا کچھ اور، بہر حال محض ان کے اور ان کے اعزا و اقربا، حوالی موالی کے عیش و آرام کا مہیا کرنا ہی ان کی حکومت کی آمدنی کی غرض ہوتی ہے۔ حکومتی آمدنی کے متعلق تنگ ترین نقطۂ نظر جو ہو سکتا ہے وہ یہی ہے، لیکن کیا کیا جائے کہ دنیا نے اس کا تماشا اکثر دیکھا ہے۔

اس سے آگے بڑھ کر جو نصب العین اس آمدنی کا ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس آمدنی کو دشمنوں کے خطرات سے محفوظ رکھنے اور آمدنی پیدا کرنے والوں کو اطمینان و فراغت کے ساتھ دولت کی پیدائش میں مشغول رکھنے کے لیے جس ساز و سامان کی ضرورت ہے، وہ بھی اس آمدنی سے پورا کیا جائے، مختصر لفظوں میں یوں کہئے کہ شاہی مصارف کے سوا کشوری (مثلاً عدالت پولیس) اور فوجی مد پر خزانہ کا روپیہ صرف کیا جائے پہلی غرض سے ظاہر ہے کہ یہ دوسری غرض اپنے اندر ذرا زیادہ وسعت رکھتی ہے، اگرچہ اس وسعت کی بھی آخری غرض وہی ہوتی ہے کہ راجہ یا بادشاہ اور ان کے خاندان کے افراد کے عیش و آرام میں خلل نہ واقع ہو،

اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر تیسرا نصب العین یہ ہے کہ علاوہ مذکورۂ بالا اغراض کے عام باشندوں کی مشترک ضروریات مثلاً صحت و تعلیم طریقۂ مواصلات (سڑکیں، ریلوے، پوسٹ ٹیلی گرام) وغیرہ اغراض پر بھی حکومت کی قوت سے جمع کردہ رقم صرف کی جائے، غالباً اس زمانہ کی مہذب ترین حکومتوں کی آمدنی کا یہ بلند ترین نصب العین ہے، جو قائم کیا جا سکتا ہے یا جیسا کہ کہا جاتا ہے بعض حکومتیں عملاً بھی حاکمانہ اغراض کی تکمیل کے لیے نہیں، بلکہ محض محکوموں کی رفاہیت اور خیر اندیشی کے لیے اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ خرچ کرنے کا خیال کرتی ہیں، جہاں تک میں سمجھتا ہوں عام طور پر حکومتوں کی آمدنیوں سے اغراض اس زمانہ تک عموماً مذکورۂ بالا نصب العینوں سے آگے نہیں بڑھے ہیں، خواہ وہ حکومت قومی ہو یعنی اپنی قوم پر ہو یا کسی دوسری قوم پر۔

کیا حکومت کی آمدنی کے اغراض اس سے آگے بھی کسی وسعت نظری کو چاہتی ہیں، یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ مذکورۂ بالا امور کے سوا جب یہ واقعہ ہے کہ حکومت اپنے محروسہ و مقبوضہ علاقے میں انسانوں کی ایک بڑی آبادی کو بسائے رکھتی ہے، اور ان ہی آباد کاروں کی محنت و جانفشانی کی بدولت ایک ایک پیسہ دو دو پیسے اکٹھا کر کر کے کروروں روپیہ کا خزانہ جمع کر لیا جاتا ہے اور جب اس زمانہ میں کم از کم یہ مان لیا گیا ہے، کہ اقتداری قوت خواہ شخصی یا خاندانی رنگ میں ہو، یا کسی جتھے اور ٹولی کی شکل میں ہو ان کے عیش و آرام، بنگلے وسیلے کے سوا حکومت کی آمدنی کا مصرف رعایا کی سہولتوں کا بھی بہم پہنچانا ہے، اسی لیے تعلیم و صحت وغیرہ کو بھی اب حکومتوں نے اپنے مواز نوں کا جز بنا لیا ہے، تو سوال پیدا ہوتا ہے، کہ سرکاری خزانے جن غریبوں کی پیشانیوں کے پسینے کے قطرہ قطرہ سے سمندر بنتے ہیں کیا ان کی ضرورتیں انہی عام پبلک ضرورتوں تک محدود ہیں، جن سے محکوموں کے ساتھ ساتھ حاکموں کو بھی نفع پہنچتا ہے، کہ سڑکوں پر اگر غریبوں کے تانگے اور بیل گاڑیاں چلتی ہیں، تو اقتدار والوں کی موٹریں اور جوڑیاں بھی ان ہی سے گزرتی ہیں، جن ہسپتالوں سے غریبوں کو دوائیں ملتی ہیں، ان ہی کے سرجنوں اور نائب سرجنوں سے حاکمانہ دائروں کو بھی میڈیکل ایڈ وقت پر میسر آتی ہے، اور جن کالجوں اور اسکولوں میں ملک کے عام رعایا کے بچے خواہ کسی قیمت پر بھی ہو علم حاصل کرتے ہیں، ان ہی سے حکومت کو اپنی مختلف مشنری کے لیے پرزے مہیا ہوتے ہیں، یقیناً ملک کے آباد کاروں کی ضرورتیں ان ہی مشترک اور عام ضرورتوں تک محدود نہیں ہیں۔

آخر ان ہی میں آئے دن کتنے بچے یتیم ہوتے ہیں، کتنے جوان بوڑھے ہو کر بیکار ہوتے رہتے ہیں کتنی عورتیں بیوہ ہوتی ہیں، کتنے نقصانات اور خساروں میں مبتلا ہو کر دیوالیہ بنتے رہتے ہیں اور سب سے آخر یہ کہ کتنے کاشتکار غریب کاشتکار آفات ارضی و سماوی کے شکار ہو کر قرض و دام کے بوجھ کے نیچے دب دب کر کراہتے رہتے ہیں کتنے جوان باوجود تلاش معاش کے بیروزگار پڑے پھرتے ہیں،

کیا ان غریبوں کی یہ ضرورتیں نہیں ہیں، اور ان کا حال قابل رحم نہیں ہے وہی اپنی کمائی سے حکومت کے خالی خزانوں کو معمور کرتے ہیں، لیکن جب یہ بیچارے خالی ہوتے ہیں، تو ان پر ترس کھانے والا کوئی نہ ہو۔

واقعہ یہ ہے کہ ملک کی یہ ایسی ناگزیر ضرورتیں ہیں، جو (محکوم وحاکم کی) ان مشترکہ ضرورتوں سے بھی اپنے اندر زیادہ اہمیت رکھتی ہیں جن کا نام آج رفاہات عامہ وغیرہ ہے۔

لیکن عجیب بات ہے کہ بڑے بڑے بلند بانگ دعووں والی حکومتوں نے بھی کھل کر اس سوال کی طرف توجہ نہیں کی اور واقعہ بھی یہی ہے کہ حکومتوں کی موجودہ آمدنیاں اتنی کافی بھی نہیں ہوتیں جو حاکمانہ ذاتوں کے کھیل، دربنگلوں کی تکمیل کے بعد اتنا بچا سکتی ہوں، جس سے مشترک ضرورتوں کے سوا، ملک کی ان شدید ضرورتوں پر بھی باضابطہ منتظم شکل میں کچھ خرچ کر سکتی ہوں اسی کا نتیجہ ہے کہ کبھی کبھی انجمن ہائے امداد باہمی کی تجویزیں سوچی جاتی ہیں، تاکہ ملک کے مقروضوں کا کچھ بوجھ ہلکا ہو، کبھی سرکاری سرپرستی میں، بیمہ کمپنیوں کی ہمت افزائی کی جاتی ہے، اور بیمہ کے ایجنٹ شہر بہ شہر گاؤں گاؤں میں پھر پھر کر مرے ہوئے باپوں کی لاشوں کے سامنے یتیموں، اور بیواؤں کی تصویریں کھنچوا کھنچوا کر ہر شخص کو ہول دل میں مبتلا کرتے پھرتے ہیں، کبھی مسئلہ بے روزگاری پر میدانوں میں یا پہاڑوں پر کمیٹیوں پر کمیٹیاں منعقد ہوتی رہتی ہیں، سوچا جا رہا ہے، کہ آخر اس کا حل کیا ہے، کبھی سرکاری ملازمتوں کی نشاندہی کے لیے دفاتر قائم کرکے حکومت کے مصارف میں ایک اور جدید مصرف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے،

سردست مجھے اس سے بحث نہیں کہ یہ تدبیریں واقعی مفید ہیں یا بے حاصل، اور نہ ان کی بعض شکلوں مثلاً بیمہ یا انجمن ہائے اتحاد باہمی میں جو سودی کاروبار لین دین جاری ہے اس کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کرنا چاہتا ہوں، بلکہ دکھانا صرف اس قدر ہے کہ ان ساری کوششوں سے اتنا بہرحال ثابت ہوتا ہے کہ ملک کی ضرورتوں کا انحصار صرف ان ہی مشترک ضرورتوں میں ضمیں ہے، جنھیں آج "پبلک ورکس" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو انجمن ہائے اتحاد باہمی کا جال بیمہ اور انشورنش والوں کی نوحہ خوانیوں، ماتم سرائیوں بے روزگاری اور روٹی کے ڈھنڈوروں کی آخر توجیہ کیا ہوگی،

الحمد للہ کہ اسلام نے جس وقت اور حکومت کے خزانہ کی بنیاد ڈالی، بنیاد ہی کے وقت ملک کی ضرورتوں کا یہ سب سے آخری سوال اس کے سامنے پہلے آیا اور اس سوال کا حل بھی اس نے سب سے پہلے نکال لیا،

میرا مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں جب اسلامی دعوت نے مذہبی دعوت کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی تنظیم کی شکل اختیار کی تو ظاہر ہے کہ نہ اس وقت ملک تھا نہ خزانہ صرف چند اللہ کے بندے تھے، جو اپنے ذاتی مصارف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان جنگ میں اترے (۳۱۳) سپاہیوں کو جو پہلی فتح بدر میں ہوئی اور خواہ جنگ کی تاریخ میں یہ کتنی ہی چھوٹی جنگ کیوں نہ ہو لیکن عالم کی تاریخ کے جتنے انقلابی فیصلہ کن معرکے ہیں، ان میں یقیناً سب سے بڑا انقلابی معرکہ یہی تھا، اسی جنگ نے وہ فیصلہ کیا جو بالآخر تاریخ کا ایک اہم فیصلہ بن گیا اور اب تک بنا ہوا ہے،

اس جنگ میں سب سے پہلے ایک ہزار سپاہی اور وہ بھی غریب عرب کے بھاگتے ہوئے سپاہیوں کا مسلمانوں کو کچھ سامان ہاتھ آیا، اور یہی اسلامی حکومت کی پہلی آمدنی تھی، حکومت کی آمدنی کے متعلق مسلمانوں کا نقطۂ نظر آئندہ کیا ہونا چاہئے کیا اقتدار حاصل کرنے والوں کے عیش و آرام کا وہ ذریعہ ہے، اور کچھ ہے، حالانکہ ابھی کیا حاصل ہوا تھا، لیکن "گربہ را روز اول باید کشت" قرآن نے نازل ہوکر اعلان کیا،

یسئلونک عن الانفال قل	لوگ انفال (جنگ کے حاصل شدہ
الانفال للہ والرسول	مال) کے متعلق پوچھتے ہیں، کہدو کہ یہ اللہ کا اور رسول کا ہے،

کسی کا کچھ نہیں ہے صرف اللہ کا ہے اور اللہ کی مرضی کی نمائندگی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے، اس لیے رسول کا ہے اب تک جو دنیا کا نقطۂ نظر اموالِ مفتوحہ یا بزور حکومت کی آمدنی کے متعلق تھا، اچانک بدل گیا، جب وہ بدل چکا تب اس اجمال کی تفصیل کی گئی،

واعلموا انما غنمتم من	اس کو جان لو کہ تم نے جو کچھ غنیمت میں
شيءٍ فان للہ خمسہ و	حاصل کیا تو اللہ اور رسول اور قرابتمندوں
للرسول ولذی القربیٰ و	یتیموں مسکین مسافر کے لیے اس میں پانچواں
الیتامیٰ والمساکین وابن السبیل	حصہ ہے۔

یعنی جنھوں نے لڑائی میں کام کیا ہے، ان کو بھی ان کا خدائی حصہ دے گا، لیکن آئندہ سے قانون بن گیا، کہ اس راہ سے جو آمدنی ہوگی اس میں سے پانچواں حصہ حکومت لے لیگی، باقی سپاہیوں پر تقسیم کر دی جائے گی،

حکومت کے خزانہ میں جو یہ پانچواں حصہ جمع ہوگا، اس کا مصرف کیا ہوگا، حالانکہ شدید ضرورتیں تھیں، تنہا اسلام ہی تھی بھر مددگاروں کے نرغہ میں گھرا ہوا تھا۔ سارا عرب مشرکین یہود نصاریٰ حتی کہ رومی اور ایرانی حکومتیں جو کرۂ زمین کے اقتدار اعلیٰ کی حیثیت اس وقت رکھتی تھیں، سب کی نگاہیں مدینہ کی اس دعوت و تنظیم پر لگی ہوئی تھیں مگر دنیا کی حکومتیں جس مسئلہ کو اب تک سوچ نہیں سکی ہیں، یا سوچا بھی ہیں تو عمل نہیں کر سکتی ہیں،

تمام خطرات سے بے پروا ہوکر اسلامی خزانہ کی اس پہلی آمدنی کو پھر پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، پانچوں میں صرف ایک حصہ اس وقت کے ذاتی مصارف کے لیے مختص کیا گیا، جس کے ذریعہ سے یہ اقتدار حاصل ہوا تھا یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ایک حصہ آپ کے جاں نثار رشتہ داروں کے لیے جنھوں نے مکہ سے مدینہ تک آپ کا ہر حال میں ساتھ دیا تھا، باقی تین حصوں کو بجائے کشوری و فوجی مصارف کے ملک کے الیتامیٰ والمساکین وابن السبیل (مسافرین) کے لیے چھوڑ دیا گیا اور یہ تو شروع میں ہوا پھر جب کہ پندرہ بیس سال قلیل عرصہ میں اسی تین سو تیرہ

آدمیوں والی جنگ کی فتح کا دائرہ اتنا وسیع ہوگیا کہ ان میں ساری ایرانی حکومت اور بازنطینی حکومت کا اکثر حصہ سماگیا جب فرعون بنانے والی زمین کے محاصل اور کلاہ کو کج کر دینے والی دولت مدینہ والی حکومت کے خزانہ میں سمٹ سمٹ کر آنے لگی، تو کیا اس وقت بھی یہ اصول فراموش کر دیا گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب بتدریج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاسی اقتدار عرب میں بڑھنے لگا، اور عرب کے قبائل مختلف طریقوں سے آپ کے زیر اثر آگئے مدینہ کے اطراف کے یہود اور خیبر کے یہود کی زمینوں پر خدا نے آپ کو قبضہ دلادیا، اور یوں مختلف ذرائع سے آمدنی کا امکان پیدا ہوا، تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے عہد مبارک ہی میں ایسی صورتیں اختیار فرمائیں، جن کے ذریعہ سے اسلامی خزانہ میں دو قسم کی آمدنیاں آنے لگیں

(۱) آمدنی تو وہ ہوئی جس کا نام خراج رکھا جا سکتا تھا، اور یہی بعد کو اس کا نام ہوا، اور ایک آمدنی کی مد وہ تھی جس کا نام "الصدقات" تھا۔

غیر مسلم اقوام کی زمینوں (یعنی کھیتوں اور باغوں) سے جو آمدنی آتی تھی یا جزیہ کے نام سے جو محصول ان سے وصول ہوتا تھا اس کا شمار تو خراج میں تھا اس کے سوا مسلمانوں کی زمین، مسلمانوں کی تجارت، مسلمانوں کے مویشی (جو بطور کاروبار کے پالے جاتے تھے اور اکثر زمانہ ان کا جنگلوں میں گذرتا تھا) مسلمانوں کی اندوختہ دولت بشکل سونا چاندی ان چار ذرائع سے جو آمدنی ہوتی تھی اسی کا نام "الصدقات" تھا پھر اسی میں غنیمت کے خمس (پانچویں) حصہ سے تین حصہ بھی جو "الیتامیٰ والمساکین وابن السبیل" کے لیے مخصوص تھا، وہ بھی "الصدقات" میں شریک کر دیا جاتا تھا

خراج کی آمدنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تو تھوڑی تھی، لیکن حضرت عمر کے زمانہ میں خراجی آمدنیوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے، حالانکہ گذشتہ حکومتوں کے تمام ظالمانہ مطالبات کو حذف کر دیا گیا تھا، اسلامی قانون ہے کہ کسی زمین پر زیادہ سے زیادہ خراج نصف پیداوار سے زیادہ نہ لگایا جائے، نیز

ان عتب علی ارض الخراج الماء او انقطع الماء او اصطلم الزرع فلا خراج علیہ (ہدایہ)

اگر خراجی زمین کو پانی سے نقصان پہنچے یا آب پاشی کے ذرائع منقطع ہوجائیں یا کھیتی برباد ہوجائے، تو ایسی زمینوں سے خراج وصول نہ ہوگا۔

نیز اسی طرح جزیہ سے ظاہر ہے کہ عورت بچے بیمار معذور بڈھے بیروزگار مذہبی طبقہ (مثلاً پادری جوگی) غلام وغیرہ مستثنیٰ تھے صرف کاروباری آدمیوں پر لگایا جاتا تھا، وہ بھی اگر صلحی جزیہ ہے، تو اس کی کوئی مقدار معین نہیں، ورنہ یوں عموماً امراء سے تقریباً ایک روپیہ ماہوار یعنی بارہ روپیہ سالانہ متوسط طبقہ والوں سے آٹھ آنہ ماہوار یا چھ روپیہ سالانہ ادنیٰ طبقہ سے ۴ ماہوار یا تین روپیہ سالانہ اور دوسرے سال میں اگر کوئی مرجاتا تو اس سے جزیہ ساقط ہوجاتا، پھر جزیہ کے صلہ میں غیر مسلم رعایا کو فوجی خدمت سے معاف کر دیا جاتا تھا، ہدایہ میں ہے

لانہ وجب نصرۃ للمقاتلۃ

کیونکہ جزیہ اس لیے واجب کیا گیا ہے تاکہ جنگ کرنے والوں کی باشندوں کی طرف سے امداد ہو،

ابن ہمام اس کی شرح میں لکھتے ہیں :۔

ای خلفاً عن نصرۃ مقاتلۃ اھل الدار لان من ھو من اھل دار الاسلام علیہ نصرتھم وقد فاتت

یعنی اسلامی قلمرو میں جو جماعت جنگی خدمات انجام دیتی ہے ان کی امداد کا کام (چونکہ غیر مسلم لوگوں سے نہ لیا جاتا تھا، اس لیے اس کے قائم مقام جزیہ کا بھی محصول ان پر عائد کیا گیا کیونکہ جو بھی اسلامی قلمرو کا باشندہ ہے اس پر واجب تھا کہ جنگ کرنے والوں کی امداد کرے اور یہ بات چونکہ ذمیوں کے حق میں . . . باقی نہ رہی اس لئے ان سے بجائے جنگی امداد کے جزیہ لیا جاتا ہے)"

خلاصہ یہ ہے کہ الخراج (یعنی جزیہ اور غیر مسلم رعایا کی زمین کی آمدنی خواہ اس زمین کو مسلمانوں ہی نے کیوں خرید نہ لیا ہو) یہ حکومت کی آمدنی کی ایک علیحدہ مستقل مد تھی، اور اس کے مالک نہ خلفاء ہیں، نہ سلاطین، نہ مسلمانوں کا کوئی خاص طبقہ بلکہ جیسا کہ قاضی ابو یوسف لکھتے ہیں۔

الخراج فی لجمیع المسلمین۔ (کتاب الخراج)

خراج تمام مسلمانوں کی مشترکہ آمدنی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کتاب الخراج قاضی ابو یوسف کی کوئی ذاتی کتاب نہیں ہے، بلکہ خلیفہ ہارون الرشید نے جو دستور حکومت اپنے لیے ان سے لکھوایا تھا یہ وہی کتاب ہے، جس کے یہ معنی ہیں کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے، کم از کم خلفائے بنی عباس تک وہ مسلم تھا اور حکومت میں اس کی حیثیت قانون کی تھی،

بہرحال خراج سارے مسلمانوں کا مال تھا، البتہ خلفاء اس آمدنی کے نگران تھے، اور اپنے صوابدید پر جس کے وہ خدا کے پاس

ل؎ فتح کے بعد جن ممالک غیر مسلم رعایا کا قبضہ ان کی زمینوں پر بحال رکھا گیا ہو، خواہ لڑائی سے ملک ہوا ہو، صلح و آشتی سے اس ملک کے لوگوں نے مسلمانوں کی حکومت تسلیم کر لی ہو، ان زمینوں کے مالک وہی غیر مسلم لوگ رہتے ہیں حکومت کو صرف خراج لینے کا حق ہے، البتہ اگر مسلمانوں میں کوئی ان سے زمین خرید لے گا تو یوں وہ اس کا مالک ہو سکتا ہے الیکن اس کو بھی وہی خراج ادا کرنا پڑے گا، حضرت حسن وحسین وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خراجی زمینیں خریدی تھیں، لیکن ان کو بھی خراج ہی ادا کرنا پڑا۔

رسالہ پیشوا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
"مینجر"

ذمہ دار تھے، خرچ کرنے کا اقتدار رکھتے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جیسا کہ کہہ چکا ہوں خراجی آمدنی تھوڑی تھی، اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ہر سال اس خراج کے تقسیم ہونے کی نوبت نہ آتی تھی، بلکہ جب کہیں سے خراج آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صوابدید سے مسلمانوں میں اس کو تقسیم کر دیتے تھے اس تقسیم میں غریب امیر معذور و غیر معذور سے بحث نہ ہوتی تھی، بلکہ استحقاق کے لیے صرف مسلمان ہونا کافی تھا،

عہد نبوی میں خراج کی سب سے بڑی آمدنی (ایک لاکھ درہم) بحرین سے آئی تھی، اب تک کوئی باقاعدہ خزانہ کا مکان بھی نہ تھا، مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مال ڈالدیا گیا، نماز صبح سے فارغ ہونے کے بعد اپنے صوابدید سے لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تقسیم فرما دیا، اور

فما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثم منها درهم۔ (بخاری)

اور نہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے اس وقت تک جب تک وہاں ایک درم بھی باقی رہ گیا ہو،

اس تقسیم میں امیر و غریب کی خصوصیت نہ تھی حتی کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ کو بھی اس میں حصہ ملا تھا، حالانکہ صدقہ کا مال بنی ہاشم پر حرام ہے، حضرت عمر کو بھی ایک دفعہ اس کا شبہہ ہوا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آمدنی کی اسی مد سے کچھ دیا، حضرت عمر نے عرض کیا،

اعطه من هو افقر منی

جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اُسے دیجئے انھوں نے خیال کیا کہ شاید یہ غریبوں کا حق ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر

خذه فتموله فما جاءك من هذا المال وانت غير متشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك۔ (طحاوی)

اسے لو اور اپنا مال بناؤ کیوں کہ یہ مال تمہارے پاس اس طریقہ سے اگر آئے کہ تمہارے دل میں اس کی طرف لو لگی نہ ہو اور نہ اس کے متعلق تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے جی کو ادھر نہ لگاؤ،

امام ابوجعفر طحاوی اس روایت کو بیان کرکے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض یہ تھی کہ

انی لم اعطك ذلك لانك فقير انما اعطيتك لمعنى اخر غير الفقر۔

میں نے تم کو یہ اس لیے نہیں دیا ہے کہ تم فقیر اور محتاج ہو، بلکہ تم کو میں نے کسی اور وجہ سے جو نقیری اور محتاجی کے سوا ہے یہ عطیہ عطا کیا ہے۔

پھر اس جملہ کی شرح یہ کرتے ہیں کہ:۔

ليس هذا على اموال الصدقات انما هذا على الاموال التى يقسمها الامام على الناس فيقسمها على اغنيائهم وفقرائهم

اس کا شمار صدقات کے مال میں نہیں ہے بلکہ اس مد کا شمار ان اموال میں ہے جنھیں امام لوگوں میں بانٹتا ہے، امیروں کو بھی دیتا ہے اور فقیروں کو بھی

طحاوی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر اپنے عہد میں جو عطیہ و وظائف تقسیم فرمایا کرتے تھے، وہ بھی اسی مد کی چیز تھی، فرماتے ہیں

كما فرض عمر لاصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حين دون الدواوين ففرض للاغنياء منهم وللفقراء فكانت تلك الاموال يعطاها الاغنياء للناس لا من جهة الفقر۔

جیسا کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں اسی آمدنی کو اس وقت تقسیم کیا جب دیوان مرتب فرمایا، حضرت عمر نے اس وقت ان کے لیے بھی وظیفہ جاری کیا، جو ان میں امیر تھے اور ان کے لیے بھی جو فقیر تھے، الغرض یہ ایسی آمدنی تھی جو لوگوں کو اس لیے نہیں دی جاتی تھی کہ وہ فقیر اور محتاج ہیں۔

بہرحال خراج کی آمدنی چونکہ "فی جمیع المسلمین" ہے اس لیے ہر مسلمان کا اس میں حق ہے البتہ اب یہ امام کے اختیار تمیزی پر دو تو ہے کہ جب مال ناکافی ہو، تو کن مسلمانوں کو پہلے ترجیح دی جائے۔ اس کا فیصلہ ان کے خدمات یا دوسرے خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر وہ کر سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب حضرت ابوبکر کا زمانہ آیا تو آپ نے پہلے اُن لوگوں کو ترجیح دی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراجی آمدنی سے کچھ دینے کا وعدہ فرمایا تھا، اور باقی کو

قسمها بالسوية على الصغير والكبير والحر والمملوك والذكر والانثى (الخراج لابی یوسف)

پھر سب میں برابر بانٹ دیا چھوٹے ہوں یا بڑے، غلام ہوں یا آزاد مرد ہوں یا عورت،

کہا جاتا ہے کہ فی کس شاید سات سات درہم اور کچھ یعنی پونے دو دو روپیہ کے قریب حصہ پہنچا دوسرے سال خراج کی آمدنی میں فتوحات کی وسعت کے حساب سے اضافہ ہوا، اس سال بھی انھوں نے سب کو برابر برابر طریقہ ہی بانٹ دیا، اب کے بیس بیس درہم یا فی کس تقریباً پانچ پانچ روپئے پڑے، حضرت ابوبکر سے اس دفعہ لوگوں نے کہا بھی، کہ آپ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک رہے ہیں، آخر جن کے اسلام میں بڑے بڑے کارنامے ہیں، ان کے حقوق کا بھی تو لحاظ کرنا چاہئے، بولے خدمات اور حقوق کا واقف کار مجھ سے زیادہ کون ہو سکتا ہے، لیکن ان خدمات کا صلہ خدا کے یہاں ملے گا باقی یہ آمدنی

فهذا معاش فالاسوة فيه خير من الاثرة۔

یہ تو دنیاوی زندگی گذارنے کا ذریعہ ہے اس میں برابر برابر تقسیم اس سے بہتر ہے کہ کسی کو کسی پر ترجیح دی جائے،

معاشیات میں جو مساوات کے حامی ہیں، شاید ان کو خبر

نہیں ہے کہ ابھی جو بات سوچی جا رہی ہے، کچھ لوگ اسے کر بھی گزرے ہیں، لیکن عہد صدیق کے بعد جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انھوں نے مساوات کے اصول کو یک سر بدل دیا، اور فرمایا کہ

لا اجعل من قاتل	جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	سلم کے مقابلے میں جنگ کی اور
وسلم کمن قاتل	آپ سے لڑے ان کو میں ان
معہٗ۔	لوگوں کے برابر نہیں قرار دے

سکتا، جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جنگ کی،

پھر انھوں نے خدمات و حقوق وغیرہ کے لحاظ سے ایک فہرست مرتب کی جو مشہور ہے بدریین جو شریک تھے، ان کا سالانہ وظیفہ پانچ پانچ ہزار درہم یا ایک ہزار ڈھائی سو روپیہ سالانہ، جو بدری نہ تھے، ان کو چار چار ہزار درہم سالانہ، اور اسی طریقہ سے مختلف جہات اور حیثیتوں سے انہوں نے بعضوں کا زیادہ اور بعضوں کا کم وظیفہ مقرر کیا، سب سے بڑا حصہ امہات المومنین کا تھا، یعنی بارہ بارہ ہزار درہم سالانہ، اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمر کا وظیفہ اسامہ ابن زید (جو رسول اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کے بیٹے تھے) سے کم مقرر کیا حضرت عبد اللہ نے اپنے باپ سے شکایت بھی کی، بولے

ان ابا اسامۃ کان احب	اسامہ کا باپ رسول اللہ صلی اللہ
الی رسول اللہ علیہ وسلم	علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ
من ابیک وکان اسامۃ احب	محبوب تھا، اور اسامہ آنحضرت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ	صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ سے زیادہ
وسلم منک۔	محبوب تھے،

الغرض آنحضرت کی ذات مبارک کو مرکز قرار دے کر جو آپ سے جتنا جس حیثیت سے زیادہ قریب تھا، اسی قدر آپ نے اس کو ترجیح دی، پھر شہروں میں مدینہ سب سے زیادہ قریب تھا کہ وہی نبی کا مدینہ (شہر) تھا، اس لئے اس کو سب پر مقدم کیا گیا، مدینہ کے بعد مکہ کی باری آئی، آٹھ آٹھ سو درہم سالانہ وہاں کے باشندوں کے نام بھی جاری ہوئے، حضرت عمر کا خیال تھا کہ آمدنی جیسے جیسے بڑھتی جائے گی، عطایا کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے گا،

مثلاً ابتداء میں مدینہ کے صرف بالغ مردوں اور عورتوں کے نام وظائف مقرر ہوئے مگر جب وسعت پیدا ہوئی تو

للمنفوس اذا	زندہ رہنے کا بھی وظیفہ سو درہم
طرحتہ امہ مائۃ	اسی وقت سے مقرر کر دیا جاتا تھا
درھم واذا ترعرع	جوں ہی ماں کے پیٹ سے جدا
مائتین	ہوتا اور جب جوان ہو جاتا تو وظیفہ

دو سو درہم کر دیا جاتا۔

اور یہ طرز عمل تو خراج کی اس آمدنی میں اختیار کیا گیا تھا، جو روپیہ کی شکل میں ہوتی تھی، چونکہ بعض علاقوں سے غلہ بھی لیا جاتا تھا اس لیے مدینہ والوں کے نام سالانہ غلہ کی مقدار بھی مقرر کر دی گئی، یعنی فی کس سات ہزار دو سو مربع زمین کی پیداوار (گیہوں) دی جاتی تھی، حضرت عمر کے نقطۂ نظر کا اندازہ اس مشہور واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری ایک دفعہ خراج لائے حضرت عمر نے پوچھا کتنی رقم ہے، بولے الف الف اس عدد کو سن کر حضرت عمر کو حیرت ہو گئی، اور فرمایا۔

ھل تدری ما تقول	تم سمجھ بھی رہے ہو کیا کہہ رہے ہو،
	ابو موسیٰؓ نے کہا
نعم قلت مائۃ	جی ہاں میں ایک لاکھ اور ایک لاکھ پھر
الف ومائۃ الف حتی	دس تک اسی کو شمار کرتے گئے اپنے
عد عشر مرات	ساتھ لایا ہوں

حضرت عمرؓ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:۔

ان کنت صادقاً لیوتین	اگر تم سچے ہو تو اس چرواہے کو بھی اس
الراعی نصیبہ من ھذا	مال سے حصہ پہنچایا جائے گا جو یمن
المال وھو بالیمن و	میں ہوگا، اور اس کا پسینہ ابھی
دمہ فی وجہہ۔	اس کے چہرہ ہی پر ہو،

جس کا مطلب یہی ہوا کہ وہ شہروں یعنی مدینہ یا مکہ یا فوجی چھاونیوں کوفہ بصرہ وغیرہ تک اس تقسیم کو محدود نہیں رکھنا چاہتے تھے، بلکہ ہر مسلمان تک اگر یہ پہنچ سکتی تو آپ کا خیال تھا کہ اسے پہنچایا جائے، کیونکہ اسلامی نقطۂ نظر کا اعادہ بار بار اپنے خطبوں میں بایں الفاظ فرماتے۔

واللہ الذی لا الٰہ الا ھو ما احد	قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی
الا ولہ فی ھذا المال حق۔	معبود نہیں ہے کہ ایسا کوئی نہیں
(الخراج لابی یوسف)	ہے جس کا اس آمدنی میں حق نہ ہو،

یعنی بات تو یہی ہے لیکن بعض خاص خصوصیات کی بنا پر پہلے ان لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے، جو اس کے زیادہ مستحق ہیں، ان توضیحی خصوصیات کا اظہار بھی آپ نے بایں الفاظ خود فرمایا ہے:۔

ولکنا انا زلنا من کتاب	یعنی قرآن نے جو مدارج مقرر کئے
اللہ عزوجل وقسمنا	ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من رسول اللہ صلی اللہ	کی ذات مبارک سے قرب و بعد کے
علیہ وسلم فالرجل	حساب سے جو حصہ لوگوں کو پہنچ
تلادہ فی الاسلام و	سکتا ہو اس لیے تقسیم کے باب میں
الرجل قدمہ فی الاسلام	آدمی کو دیکھا جائے گا اسلام میں
والرجل غناءہ فی	اس کی قدامت کیا ہے، اسلام میں
الاسلام والرجل	اس کی مالی وسعت کا کیا حال ہے
حاجتہ فی الاسلام	اسلام میں اس کی مالی ضرورت کا
	کیا حال ہے۔

مطلب یہی تھا کہ قرآن مجید نے خود یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ

لا یستوی منکم من انفق	فتح مکہ سے پہلے جن لوگوں نے خرچ کیا
من قبل الفتح وقاتل	اور جنگ کی، ان کے برابر وہ نہیں

اولٰئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنیٰ۔

ہو سکتے جنھوں نے فتح کے بعد خرچ کیا اور لوگ درجہ کے حساب سے زیادہ بڑے ہیں، بہ نسبت ان کے جنھوں نے بعد کو خرچ کیا اور لڑے، باقی ہر ایک سے خدا نے اچھی باتوں کا وعدہ فرمایا ہے،

یہ فرق مراتب تو ان لوگوں میں تھا جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے اور اس کے بعد اسلام کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کی تھیں، پھر جن لوگوں نے یہ قربانیاں کی تھیں، اور جنھوں نے نہیں کی تھیں، ان میں بھی قرآن نے مدارج قائم کر دیئے تھے، یعنی

لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنیٰ وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما۔

ایمان والوں میں جو لوگ (جہاد) سے بیٹھنے والے ہیں، یعنی ان کو کچھ ضرر اور دکھ نہ تھا، اور پھر بھی جنگ میں شریک نہ ہوتے) یہ لوگ ان کے برابر نہیں ہو سکتے جنھوں نے اپنے مال اور اپنی جانوں کیسا تھ اللہ کی راہ میں مالی جانی جہاد کیا ہے، جہاد کرنیوالوں کو خدا نے جہاد سے بیٹھنے والوں پر فضیلت عطا کی ہے اور اچھا وعدہ تو خدا کا سب ہی سے ہے اور جہاد کرنے والوں پر خدا نے بڑے اجر کے ساتھ فضیلت عطا کی ہے۔

پھر اسی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کی بنا پر بھی قرآن ہی میں

یا نساء النبی لستن کاحد من النساء

اے نبی کی بیویو! تمہاری حیثیت عام عورتوں جیسی نہیں ہے،

وغیرہ آیات میں اس کی جانب اشارہ تھا، اور احسان شناسی کا تقاضا بھی یہی تھا اگرچہ حضرت ابو بکر نے سارے فضائل کے ثمرات کو اخروی قرار دے کر معاشی لحاظ سے سب کو مساوی کر دیا تھا لیکن حضرت عمر نے معاشیاتی استحقاق میں بھی اس کا خیال کیا بہرحال دونوں ہی کے اجتہاد کی صحیح بنیاد اسلام میں موجود تھی، مگر یہ روایت اگر صحیح ہے کہ آخر عمر میں حضرت عمرؓ نے

لسمارى المال قد كثر۔

جب انھوں نے دیکھا کہ آمدنی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے،

تو یہ آرزو ظاہر کی کہ

لئن عشت من هذه الليلة من قابل لالحقن اخرى الناس باولهم حتى يكونوا فى العطاء سواء ولكن توفى دحمة

اگر آئندہ سال اسی رات تک میں زندہ رہا، تو پچھلے لوگوں کو پہلے لوگوں کو پہلے لوگوں کے ساتھ ملا دوں گا تا آنکہ وظیفہ میں سب برابر ہو جائیں (راوی کا بیان ہے کہ) لیکن

الله قبل ذٰلك۔ (الخراج لابی یوسف ص۲۲)

حضرت عمر کی وفات اس سے پہلے ہو گئی،

اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کثرت آمدنی کی شکل میں حضرت عمر بھی مساوات ہی کے قائل تھے، یعنی اگر آمدنی اتنی ہو کہ سب پر تقسیم کرنے کی صورت میں ناکافی ہو، اس وقت تو ترجیح و تفضیل پر عمل کرنا چاہئے، لیکن اگر سب کو کافی ہو سکتی ہو تو اس وقت حضرت عمر بھی مساوات ہی کے قائل تھے، گویا ان کا خیال تھا کہ کمار کم مسلمانوں کا یہ مال ہر مستحق تک پہنچا دیا جائے، آخر جب یمن کے چرواہے تک اس مال کو وہ پہنچانا چاہتے تھے، تو اس کا مطلب، اور کیا ہو سکتا ہے، کہ ہر مسلمان کو خراج کی آمدنی کا وہ حصہ دینا چاہتے تھے، نیز اگر وہ دوسرے سال تک زندہ رہتے، تو سب کو برابر حصہ دے دیتے لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا،

خراج کی آمدنی کے متعلق جو تفصیل اوپر پیش کی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس آمدنی کا صرف یہی ایک تصرف تھا، کہ مال جمع کیا جائے، اور بقاعدہ صدیقی (یعنی مساوات) یا بقاعدہ فاروقی (یعنی تفضیل و ترجیح) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے، بلکہ اس آمدنی کا پہلا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے عام کشوری و فوجی ضروریات پر خرچ کیا جائے، بالاتفاق تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ

ما جباه الامام من الخراج ومن اموال بنی تغلب وما اهداه اهل الحرب الی الامام وبالجزية يصرف فی مصالح المسلمین کالثغور وبناء القناطر والجسور ويعطی قضاة المسلمین وعمالهم وعلماءهم منه ما یکفیهم منه ویدفع منه ارزاق المقاتلة وذراریهم (هدایه)

امام (حکومت) کو جو آمدنی خراج سے ہو، اور بنی تغلب کے مال سے ہو، اور اہل حرب سے جو کچھ بطور ہدیہ و تحفہ کے اسلامی حکومت کو دیں، اور جزیہ کے ذریعہ سے جو آمدنی ہو، یہ ساری آمدنیاں مسلمانوں کی عام ضروریات پر خرچ کی جائیں مثلاً سرحدوں کی حفاظت، دریاؤں پر پل بنایا جائے اور مسلمانوں کے قاضیوں کو ان کے عمال اور حکام و علماء کو دیا جائے۔ جو ان کے لئے کافی ہو، اور فوجیوں کے بال بچوں کی تنخواہوں پر یہ آمدنی صرف کی جائے

جس سے معلوم ہوا کہ عدالت و فوج پبلک ورکس (مواصلات مثل پل سڑک وغیرہ) یہ تمام مصارف خراج اور متعلقات خراج کی آمدنی سے پورے کیے جائیں گے، صرف یہی نہیں بلکہ تعلیمات کے مصارف کی پابجائی بھی اس آمدنی سے ہونی چاہئے، ابن ہمام لکھتے ہیں:-

یعطی ایضا المعلمین والمتعلمین۔

نیز پڑھنے پڑھانے والوں کو بھی اس آمدنی سے دیا جائے،

نیز ہمیشہ اسلامی حکومتوں نے عہد خلافت راشدہ سے آخر زمانہ تک صحت عامہ کے لیے دواخانے اور شفاخانے بھی جاری رکھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مد پر بھی اس روپیہ کو خرچ ہونا چاہئے، ان مشترک ضرورتوں کے بعد جو روپیہ بچ جائے وہ مسلمانوں میں خواہ صدیقی خواہ فاروقی اصول سے بانٹ دیا جائے، ممکن ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں کو اس پر حیرت ہو لیکن جب مسلمانوں کا امیر اپنے کو

ما انا فیه الا کاحد کم (الخراج)	میں تم میں نہیں ہوں لیکن تم ہی میں کسی ایک کے جیسا (حضرت عمرؓ)

قرار دیتا ہو اور اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے آزاد شدہ غلاموں کے خاندان والوں سے کم حصہ دینے کی اپنے اندر قوت اور ہمت رکھتا ہو، تو جو کچھ کر کے دکھایا جا چکا تھا، صرف وہی نہیں، بلکہ جس کا آئندہ تصور تھا وہ بھی ہو کر رہتا، لیکن وکان امر اللہ قدرا مقدوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے آنے والے حالات کی طرف اشارہ فرما دیا تھا کہ

انکم ستلقون بعدی اثرة۔ (بخاری)	تم لوگ میرے بعد پھر ترجیحی سلوک کا مشاہدہ کروگے،

بخاری ہی کی بعض روایتوں میں "اثرۃ شدیدۃ" کے الفاظ بھی آئے ہیں، سو دیکھا گیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل فرماتے ہوئے کہ

فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔ (بخاری)	پھر صبر کرنا حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے آکر مل جاؤ،

جو کچھ ہوتا رہا دیکھتے رہے، اور جن سے اسی حال میں حوض پر ملنے کا وعدہ کیا تھا، ان سے اسی حال میں "حوض" پر

غداً نلقی الاحبه　　محمداً وحزبه

کہتے ہوئے مل گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہر حال خراج و متعلقات خراج کے نام سے جو سرمایہ اسلامی حکومت کے خزانہ میں جمع ہوتا تھا، مجھے اس کے متعلق سچ پوچھئے تو خاص بات کبھی بھی نہ تھی، تقریباً اس کے اغراض وہی تھے جو عام طور پر مہذب حکومتوں کے خراج کی غرض ہوتی ہے، البتہ اس آمدنی کا ایک بڑا حصہ علاوہ رفاہیات عامہ کے جو اقتداری حاکمانہ قوتوں کی رنگ رلیوں اور طمطراق پر خرچ کیا جاتا ہے، اسلام نے بجائے اس کے اس کا مصرف خود مسلمانوں کو قرار دیا تھا، کیونکہ وہ انہی کا مال ہے، حتیٰ کہ کشوری و فوجی ملازمین کو جو تنخواہیں ملتی تھیں بے جھجک اس کی توجیہ ہمارے فقہا یہی کرتے تھے مثلاً ہدایہ میں ہے، کہ یہ خرچ اس لیے ہے کہ

هولاء عملتهم ونفقة الذراری علی الاباء فلولم	یعنی (سول اور ملٹری) دونوں محکمے کے ملازمین چونکہ مسلمانوں کے عملہ
یعطوا کفایتهم لاحتاجوا الی الکسب فلا یتفرغون للقتال۔	اور نوکر ہیں اس لیے ان کو تنخواہ مسلمانوں کے مال سے ہی ملنی چاہئے اسی طرح ان کی عورتوں اور بچوں کو جو ملتا ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے

کہ اولاد کے مصارف ماں باپ پر عائد ہوتے ہیں، اگر ان کی اولاد کو اتنا نہ دیا جائے جو ان کے لیے کافی ہو سکے، تو پھر ان کو مزید کمانے کی ضرورت باقی رہ جائے گی، پھر جنگ کے لیے فارغ البال ہو کر اپنے آپ کو ہمیشہ تیار نہیں رکھ سکتے،

جب "اثرہ" کا دور نہیں آیا تھا، اس وقت حکومت کے ان ملازمین کو کیا ملتا تھا قاضی ابو یوسف راوی ہیں کہ

بعث عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عمار بن یاسر علی الصلاة والحرب وبعث عبد الله بن مسعود علی القضاء وبیت المال وبعث عثمان بن حنیف علی مساحة الارضین وجعل بینهم شاة کل یوم شطرها وبطنها لعمار بن یاسر وربعها لعبد الله بن مسعود والربع الآخر لعثمان بن حنیف وقال انی انزلت نفسی وایاکم من هذا المال بمنزلة والی الیتیم فان الله تبارک وتعالیٰ قال من کان غنیاً فلیستعفف ومن کان فقیراً فلیأکل بالمعروف	عمر بن خطابؓ نے عمار بن یاسرؓ کو بھیجا کہ نماز اور جنگ کی نگرانی ان کے سپرد ہے، اور عبد اللہ بن مسعود کو قضا (عدالت) اور بیت المال (خزانہ) پر مقرر کر کے بھیجا عثمان بن حنیف کو زمین کی پیمائش کے لیے مقرر کر کے روانہ کیا ان سب کے لیے روزانہ ایک بکری (کھانے کے لیے مقرر ہوئی) عمار بن یاسر نصف اور چوتھائی اس کا عبد اللہ بن مسعود کے لیے دوسری چوتھائی عثمان بن حنیف کے لیے اور کہا کہ میں اپنے کو اور تم کو اس مال کے حساب سے وہی خیال کرتا ہوں جو یتیم کے مال کا حال اس کے ولی کے ساتھ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو امیر ہو وہ یتیم کے مال سے پرہیز کرے اور جو غریب ہو، وہ دستور کے مطابق کھائے۔

ظاہر ہے کہ یہ عطا و وظیفہ بیت المال کے سوا ان بزرگوں کا یومیہ (راشن تھا) لیکن فوج، خزانہ پیمائش و بند وبست تینوں محکموں کے اعلیٰ ترین افسروں کے راشن میں بھی کل ایک بکری روز اور اس پر بھی حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا۔

مااری ارضاً یوخذ	ایسی زمین (ملک) جس میں روزانہ

---

[1] کل اپنے دوستوں سے ملوں گا محمد اور ان کی جماعت سے صحابہ کرام عموماً موت سے پہلے اس شعر کو زبان پر جاری فرماتے تھے،

منهاشاة فى كل يوم لاستسرع خرابها۔

ایک بکری (حکام) کے لیے لی جائے میں نہیں خیال کرتا کہ اس بربادی جلد کیوں نہ آئے۔

بلکہ اسی سے حضرت عمرؓ کے طریقے :-

كان عمر يرزق العامل بحسب حاجته وبلده - (الاسلام والحضارة العربية ۱۳۵)

حضرت عمرؓ اپنے عامل (ملازم حکومت) کی تنخواہ اس کی حاجت، در جس شہر میں رہتا ہو اس کے حساب سے دیا کرتے تھے

کی شرح ہو سکتی ہے

اور سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب، یہنے خلیفہ اعظم تک کے لیے یہ طے کر دیا تھا کہ بیت المال میں ان کا حق بھی-

قوته وقوت عياله ولا وكس ولا شطط. كسوتهم وكسوة عياله للشتاء والصيف ودابتان الى جهاده وحوائجه وصلاته وحجه وعمرته (الاسلام والحضارة العربية)

صرف ان کی خوراک اور ان کے بال بچوں کی خوراک نہ زیادہ نہ کم، خلیفہ کا لباس ان کے بال بچوں کا لباس جاڑے اور گرمی کے لیے دو سواری کے جانور جہاد اور عام ضرورتوں، نمازوں اور حج و عمرہ کے لیے دیا کرتا ہے،

سے زیادہ نہیں ہے، تو اس کی ما تحت قوتوں تک جو رسد، ایسی صورت میں اگر حضرت عمرؓ کو یہ حوصلہ پیدا ہو گیا تھا کہ آیندہ ہر مسلمان کو بیت المال سے دظیفہ برابر نسا دی مقدار میں تقسیم کردوں گا، تو کیا تعجب ہے، خصوصاً جب ہمارے فقہاء یہ بھی لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے عام مصالح یا مشترکہ ضرورتوں کے لیے حکومت باشندوں پر حسب صوابدید زائد ٹیکس بھی عائد کر سکتی ہے، جسے اصطلاحاً "النوائب" کہتے ہیں، "النوائب کی تعریف ہدایہ باب الکفالہ میں یہ کی گئی ہے،

ما يكون بحق ككرى النهر المشترك واجرة الحارس المحلة والموظف لتجهيز الجيش وفداء الاسارى۔

یعنی جو محصول (واقعی ضرورت کے لیے) عائد کیا جائے مثلاً ایسی نہر کھودنے کے لیے جو عام مشترک ضرورت کے لیے ہو، پہرہ دینے والوں کی تنخواہ کے لیے جو محلہ کی حفاظت کرتے ہوں اور وہ محصول جو فوج کی تیاری کے لیے عائد کیا جائے یا قیدیوں کا فدیہ ادا کرنے کے لیے حکومت کو ضرورت ہو

مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی اور صحیح ضرورت پڑ جائے، تو اس وقت حکومت باشندوں پر جدید ٹیکس خواہ وہ ایک دفعہ وصول کیا جائے یا قسطوں پر تقسیم کر دیا جائے، جائز ہے، اور عام پبلک پر اس قسم کے محصول کا ادا کرنا واجب ہے جس کی وجہ ابن ہمام نے یہ لکھی ہے کہ

لانها واجبة على كل مسلم موسر بايجاب طاعة اولى الامر فيما فيه مصلحة المسلمين (ص ۳۲۲)

ہر مستطیع مسلمان پر اس محصول کا ادا کرنا اس لیے واجب ہے کہ اولوالامر کی اطاعت ان امور میں ضروری ہے جس میں مسلمانوں کی بھلائی ہو،

غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ حکومت کے ہر مطالبہ کی ادائیگی کو فقہاء واجب نہیں کہتے، بلکہ یہ وجوب ان ہی مطالبوں تک محدود ہے جن کا تعلق مسلمانوں کی عام واقعی ضرورتوں اور ملک کے ضروری مصالح سے ہو، ورنہ ہدایہ اور اس کی شرح میں اس کے بعد تصریح کر دی گئی ہے کہ حکومت کے ایسے مطالبات جو

لبس بحق كالجبايات فى زماننا ببلاد فارس على الخياط والصباغ وغيرهم للسلطان فى كل يوم او الشهر او ثلاثة اشهر فانها ظلم۔

حق نہ ہوں، مثلاً جو محصول ہمارے زمانہ میں فارسی ممالک میں درزیوں اور رنگ ریزوں وغیرہ پر بادشاہ کی طرف سے ہر روز یا ہر مہینہ یا ہر تین مہینے میں وصول کئے جاتے ہیں، تو اس کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے، کہ یہ ظلم ہے،

شمس الائمہ سے ابن ہمام نے نقل کیا ہے، کہ ایسے مطالبات کا نہ ادا کرنا ثواب ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں۔

اما فى زماننا فاكثر النوائب تؤخذ ظلما ومن تمكن من دفع الظلم عن نفسه فهو خير له (فتح القدير ۳۳۴ جلد ۵)

ہمارے زمانہ میں یہ عموماً جو محصول وصول کئے جاتے ہیں، چونکہ یہ ظلماً وصول کئے جاتے ہیں اور ظلم کے ازالہ کا جس کو جتنا موقع ملے، وہ اس کے لیے بہتر ہے،

یہ تو ایک ضمنی بات آ گئی، میں یہ کہہ رہا تھا کہ خراج کے مصارف بجز اس نقطۂ نظر کے کہ وہ حکومت کی نہیں بلکہ عام مسلمانوں کی ملکیت ہے، اور اس لیے مسلمانوں کی عام ضرورتوں سے جب بچ جائے تو قدرۃً بچی ہوئی رقم ان ہی میں بانٹ دی جائے، اس کے سوا تو کوئی اہم خصوصیت حکومت کی اس آمدنی کی نہیں ہے یا جی چاہے تو پیداوار کے نصف سے خراج کا تجاوز نہ ہونا وصول کرنے میں حتی الوسع نرمی اختیار کرنا سیلاب یا خشکی یا کسی دوسری وجہ سے اگر فصل خراب ہو جائے تو خراج کا کم کر دینا یا معاف کر دینا ان باتوں کا بھی اسلامی خراج کے خصوصیات میں کوئی چاہئے تو اضافہ کر سکتا ہے، مگر مشکل تو یہ ہے کہ زبان سے تو آج تقریباً دنیا کی اکثر حکومتیں اس کی بلکہ اس سے زیادہ مراعات کی مدعی ہیں، پھر ایسی باتوں کے ذکر میں وقت کیوں ضائع کیا جائے یا ان معاملات میں دنیا اگر اسلامی اصلاحات کی منت شناسی سے انکار کرنا چاہتی ہے، تو اب اس سے خواہ مخواہ لڑنے کی حاجت ہے، روم اور ایران کی حکومتوں کا کسانوں کے ساتھ کیا برتاؤ تھا، اور اسلام نے اس میں کیا ترمیم کی ایک طویل

رہنے والے ہیں اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ اُن پر (اس میں) کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا (جو کسی عقد کے ضمن میں کیا ہو یا ویسے ہی ابتداءً کیا ہو) خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (بس) ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس (بریں) کے وارث ہوں گے (اور) وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ف **فائدہ اول** خشوع کی حقیقت ہے سکون یعنی قلب کا بھی کہ خیالات غیر کو قلب میں بالقصد حاضر نہ کرے اور جوارح کا بھی کہ عبث حرکتیں نہ کرے اور اس کی فرضیت میں کلام ہے مگر حق یہ ہے کہ صحت صلوٰۃ کا تو موقوف علیہ نہیں اور اس مرتبہ میں فرض نہیں اور قبول صلوٰۃ کا موقوف علیہ ہے اور اس مرتبہ میں فرض ہے **فائدہ دوم** لغو کا ادنیٰ درجہ مباح ہو مگر ترک اس کا اولیٰ اور موجب مدح ہے اور معصیت لغو کا اعلیٰ درجہ ہے اس کا ترک واجب ہے پس لغو کے معنی ہیں غیر مفید پھر اس کی دو قسم ہیں مصر و غیر مصر . . . .

. . . .

. . . . **فائدہ سوم** اعراض عن اللغو میں حفظ فروج بدرجۂ اولیٰ داخل ہے اسی طرح فعل زکوٰۃ بمعنی التزکیہ مراعات امانات وعہد کو بھی شامل ہے لیکن تخصیص اعتناء شان کی وجہ سے ہے **فائدہ چہارم** من ابتغیٰ وراء ذلک میں زنا و لواطت و وطی بہائم و عاریت جاری جاعاً اور بعض کے نزدیک استمنا بالید بھی داخل ہے اور اگر یہ آیت مدنی ہو تو حرمت متعہ پر بھی اس سے استدلال صحیح ہے کیونکہ ممتوعہ نہ ازواج بالمعنی المتبادر میں داخل ہے نہ مملوکات ربط بعض عبادات مہمہ کی فضیلت مذکور تھی آگے مستحق عبادت جل شانہ کے بعض آثار و تصرفات کا بیان ہے تاکہ اُن سے اُس کی قدرت اور عظمت اور وحدت اور منت و نعمت پر استدلال کر کے پورا حق عبادت ادا کیا جاوے اور ایجاد کے ساتھ درمیان میں افناء اور اعادہ کا ذکر تقویت استدلال و تذکیر جزاء عبادات و ترغیب اعمال کے لئے کیا گیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے بنایا پھر ہم نے اُس کو نطفہ سے بنایا جو کہ ایک محفوظ مقام میں رہا

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے اُس خون کے لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اُس بوٹی کو ہڈیاں بنا دیا

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

پھر ہم نے اُن ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے اُس کو ایک دوسری ہی مخلوق بنا دیا سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو

الْخٰلِقِيْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝

تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے پھر تم بعد اس کے ضرور ہی مرنے والے ہو پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝

اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم مخلوق سے بے خبر نہ تھے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ

اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اُس کو زمین میں ٹھہرایا اور ہم اُس کے معدوم

بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ

کر دینے پر قادر ہیں پھر ہم نے اُس کے ذریعہ سے باغ پیدا کیے کھجوروں کے اور انگوروں کے تمہارے واسطے اُن میں

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ

بکثرت میوے بھی ہیں اور اُن میں سے کھاتے بھی ہو اور ایک درخت بھی جو کہ طور سینا میں پیدا ہوتا ہے جو اُگتا ہے تیل لیے ہوئے

وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

اور کھانے والوں کے لئے سالن لئے ہوئے اور تمہارے لئے مواشی میں غور کرنے کا موقع ہے کہ ہم تم کو اُن کے جوف میں کی چیز پینے کو دیتے ہیں اور تمہارے

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ ع ۲۲ ۱

لئے اُن میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور اُن میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو اور اُن پر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو

تفسیر۔ ولقد خلقنا سے تحملون تک ہے۔ (اول بیان ہے ایجاد انسان کا) اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے (جو کہ بعد مٹی کے مادہ بعیدہ ہے انسان کا) بنایا (یعنی اول مٹی ہوتی ہے پھر اُس سے بذریعہ نباتات کے غذا حاصل ہوتی ہے) پھر ہم نے اُس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا (اور وہ غذا سے حاصل ہوا تھا) پھر ہم نے اُس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے اُس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اُس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنا دیا پھر ہم نے اُن ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا (جس سے وہ ہڈیاں ڈھک گئیں) پھر (ان سب تقلبات کے بعد) ہم نے (اُس میں روح ڈال کر) اُس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا (جو حالات سابقہ سے نہایت ہی ممتاز و متباین ہے کیونکہ جمادیت و نباتیت میں جو تفاوت ہے اُن سے حیوانیت بدرجہا متفاوت ہے) سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے (کیونکہ دوسرے صناع صرف تحلیل ترکیب کر سکتے اعطاء حیٰوۃ حقیقتاً یہ خاص اللہ ہی کا کام ہے اور تفصیل ان تقلبات کی اسی ترکیب کے ساتھ قانون وغیرہ کتب طبیہ میں ہے آگے انشاء کا بیان ہے یعنی) پھر تم بعد اس (تمام قصۂ عجیبہ کے) ضرور ہی مرنے والے ہو (آگے بیان ہے اعادہ کا یعنی) پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور (جس طرح ہم نے تم کو ابتداءً وجود عطا فرمایا اسی طرح تمہاری بقا کا سامان بھی کیا کہ) ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان (جن میں ملائکہ کے آمد و رفت کے لیے راہیں ہیں) بنائے (کہ اُس سے تمہاری بھی بعض مصلحتیں متعلق ہیں) اور ہم مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے (بلکہ ہر مخلوق کو مصالح و حکم کا متضمن بنایا) اور ہم نے (تمہاری تتمیم بقاء کے لئے) آسمان سے (مناسب) مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اُس کو (مدت تک) زمین میں ٹھہرایا (چنانچہ کچھ پانی تو زمین کے اوپر رہتا ہے اور کچھ اندر اُتر جاتا ہے جو وقتاً فوقتاً نکلتا رہتا ہے) اور ہم (جس طرح اُس کے برسانے پر قادر ہیں اسی طرح) اُس (پانی) کے معدوم کر دینے پر (بھی) قادر ہیں (خواہ ہوا کی طرف منتحیل کر کے خواہ اتنی دور زمین کے اندر اُتار کر کہ آلات کے ذریعہ سے نہ نکال سکو مگر ہم نے باقی رکھا) پھر ہم نے اُس (پانی) کے ذریعہ سے باغ پیدا کئے کھجوروں کے اور انگوروں کے تمہارے واسطے اُن (کھجوروں انگوروں) میں بکثرت میوے بھی ہیں (جبکہ ان کو تازہ تازہ کھایا جاوے تو میوہ سمجھا جاتا ہے) اور ان میں سے (جو بچا کر خشک کر کے رکھ لیا جاتا ہے اُس کو بطور غذا کے) کھاتے بھی ہو اور (اُسی پانی سے) ایک (زیتون کا) درخت بھی (ہم نے پیدا کیا) جو کہ طور سینا میں (بکثرت) پیدا ہوتا ہے جو اُگتا ہے تیل لیے ہوئے اور کھانے والوں کے لیے سالن لیے ہوئے (یعنی اُس کے پھل سے دونوں کام کی چیز حاصل ہوتی ہے خواہ روشن کرنے کے اور مالش کرنے کے کام میں لاؤ خواہ اُس میں روٹی ڈبو کر کھاؤ یہ سامان مذکور پانی اور نباتات سے تھا) اور (آگے حیوانات کے قبیل سے سامان بقا کا بیان ہے کہ) تمہارے لیے مواشی میں (بھی) غور کرنے کا موقع ہے کہ ہم تم کو اُن کے جوف میں کی چیز (یعنی دودھ) پینے کو دیتے ہیں اور تمہارے لیے اُن میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں (کہ اُن کے بال اور اون کام آتی ہے) اور (نیز) اُن میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو اور اُن (میں جو بار برداری کے قابل ہیں اُن) پر اور کشتی پر لدے پھرتے (بھی) ہو۔ ف جس پہاڑ کا نام طور ہے طور سینا بھی اُسی کا نام ہے کیونکہ وہ جس جگہ ہے اس جگہ کا نام سینا ہے اور سینین بھی گو اب کچھ اور نام ہو گیا ہو اور زیتون کی تخصیص طور کے ساتھ بوجہ کثرت سے پیدا ہونے کے ہے اور طور کی تخصیص زیتون کے ساتھ بوجہ کثرت منافع کے ہے فقط اوپر توحید معبود پر دلائل قائم کئے گئے تھے آگے مضمون توحید کی تاکید کے لیے بعض قصص مذکور ہیں جو تین طرح پر مؤکد توحید ہیں۔ ایک انبیاء سابقین کا توحید کے لیے امر فرمانا۔ دوسرے منکرین توحید کا انجام برا ہونا۔ تیسرے ظہور خوارق انبیاء علیہم السلام سے جس میں آیت وجعلنا ابن مریم الخ زیادہ صریح ہے اور دوسرے قصوں میں اشارت مثل سلطان مبین یا شہرت پر اکتفا کیا گیا جیسا اخیر قصہ میں جس میں اولین کی دلالت کا ذکر صریح نہیں کیا گیا ونیز قصۂ عیسو یہ کے ذکر سے بنی اسرائیل کی تکذیب کا بھی بیان کرنا مقصود ہو سکتا ہے اور اس بنا پر آیتنا موسی الکتاب کے ساتھ اس کا خاص ارتباط ہو گا جس کی تقریر یہ ہو گی کہ بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے کتاب بھی دی اور اُن میں سے متاخرین کے لیے اعجاز عیسوی کا بھی اظہار کیا مگر انھوں نے پھر موسیٰ علیہ السلام کی بھی اور عیسیٰ علیہ السلام کی بھی مخالفت کی واللہ اعلم۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو انہوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کیا کرو اُسکے سوا کوئی تمہارے لئے معبود بننے کے

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ

لائق نہیں پھر کیا تم ڈرتے نہیں ہو پس اُن کی قوم میں جو کافر رئیس تھے کہنے لگے کہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک آدمی ہے

قصۂ نوح علیہ السلام و قوم او

مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَا

۔ کچھ نہیں ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ تم سے بڑا بن کر رہے اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو فرشتوں کو بھیجتا

سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ

ہم نے یہ بات اپنے پہلے بڑوں میں بھی نہیں سُنی بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے

فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝

سو ایک وقتِ خاص تک اس کا اور انتظار کر لو نوح نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرا بدلا لے بوجہ اس کے کہ انہوں نے مجھکو جھٹلایا

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا

پس ہم نے اُن کے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کرلو ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے پھر جس وقت ہمارا حکم آ پہنچے

وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا

اور زمین سے پانی اُبلنا شروع ہو تو ہر قسم میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس میں داخل کرلو اور اپنے گھر والوں

مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُمْ

کو بھی باستثنار اُس کے جس پر ان میں سے حکم نافذ ہو چکا ہے اور مجھ سے کافروں کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا وہ سب

مُغْرَقُونَ ۝ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

غرق کئے جاویں گے پھر جس وقت تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ چکو تو یوں کہنا کہ شکر ہے خدا

لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا

کا جس نے ہم کو کافر لوگوں سے نجات دی اور یوں کہنا کہ اے میرے رب مجھ کو برکت کا اُتارنا

وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝

اُتاریو اور آپ سب اُتارنے والوں سے اچھے ہیں اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم آزماتے ہیں

تفسیر ۔ ولقد ارسلنا سے لمبتلین تک:۔ اور ہم نے نوح (علیہ السّلام) کو اُن کی قوم کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو انہوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اُس کے سوا کوئی تمہارے لیے معبود بنانے کے لائق نہیں (اور جب یہ بات ثابت ہے تو) پھر کیا تم (دوسروں کے معبود بنانے سے) ڈرتے نہیں ہو پس (نوح علیہ السّلام کی یہ بات سُن کر) اُن کی قوم میں جو کافر رئیس تھے (عوام سے) کہنے لگے کہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک (معمولی) آدمی ہے اور کچھ (رسول وغیرہ) نہیں ہے (اس دعوے سے) ان کا (اصل مطلب یہ ہے کہ تم سے بڑا ہو کر رہے یعنی جاہ و ریاست مقصود ہے) اور اگر اللہ کو (رسول بھیجنا) منظور ہوتا تو (اس کام کے لئے) فرشتوں کو بھیجتا (پس دعوے ان کا غلط ہے اسی طرح ان کی دعوت کرنا توحید کی طرف یہ دوسری غلطی ہے کیونکہ) ہم نے یہ بات (کہ اوکسی کو معبود مت قرار دو) اپنے پہلے بڑوں میں بھی (ذکر مذکور ہوتے ہوئے) نہیں سنی بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہوگیا ہے (اس واسطے ساری دنیا کے خلاف باتیں کرتا ہے کہ میں رسول ہوں اور معبود ایک ہے) سو ایک وقت خاص (یعنی اس کے مرنے کے وقت) تک اس (کی حالت) کا اور انتظار کرلو (آخر ایک وقت پر پہنچکر ختم ہو جاوے گا اور سب پاپ کٹ جاویگا) نوح (علیہ السّلام) نے (ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو کر جناب باری میں) عرض کیا کہ اے میرے رب (ان سے) میرا بدلا لے بوجہ اس کے کہ انہوں نے مجھکو جھٹلایا ہے پس ہم نے (اُن کی دعا قبول کی اور) ان کے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کرلو ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے (کہ اب طوفان آوے گا اور تم اور مومنین اُس کے ذریعہ سے محفوظ رہوگے) پھر جس وقت ہمارا حکم (عذاب کا قریب) آ پہنچے اور (علامت اُس کی یہ ہے کہ) زمین سے پانی اُبلنا شروع ہو تو (اُس وقت)

ہر قسم (کے جانوروں) میں سے (جو کہ انسان کے کار آمد ہیں اور پانی میں زندہ نہیں رہ سکتے) (ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس (کشتی) میں داخل کر لو اور اپنے گھر والوں کو بھی (سوار کر لو) باستثناء اُس کے جس پر اُن میں سے (غرق ہونے کا) حکم نافذ ہو چکا ہے (یعنی جو کافر ہو اُس کو مت سوار کرو) اور (یہ سُن لو کہ) مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارہ میں کچھ گفتگو مت کرنا (کیونکہ) وہ سب غرق کئے جاویں گے پھر جب (تم اور تمہارے ساتھی (مسلمان) کشتی میں بیٹھ چکو تو یوں کہنا کہ شکر ہے خدا کا جس نے ہم کو کافر لوگوں سے (یعنی اُن کے افعال سے اور اُن کے نکال سے) نجات دی اور (جب بعد فرو ہونے طوفان کے کشتی سے زمین پر آنے لگو تو) یوں کہنا کہ اے میرے رب مجھ کو (زمین پر) برکت کا اُتارنا اُتاریو (یعنی اطمینان ظاہری و باطنی کے ساتھ رکھیو) اور آپ سب اُتارنے والوں سے اچھے ہیں (یعنی اور لوگ جو مہمان کو اُتار لیتے ہیں حقیقتاً اُس کے حصول نفع و دفع ضرر پر قادر نہیں ہوتے اور آپ قادر ہیں) اس (واقعہ مذکورہ) میں (اہل عقل کے لیے ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم (یہ نشانیاں معلوم کرا کر اپنے بندوں کو) آزماتے ہیں (کہ دیکھیں کون سا منتفع ہوتا ہے کون نہیں ہوتا اور نشانیاں یہ ہیں۔ رسول بھیجنا۔ ایمانداروں کو بچالینا۔ کافروں کو ہلاک کر دینا۔ دفعۃً طوفان پیدا کر دینا۔ کشتی کو محفوظ رکھنا وغیرہ وغیرہ)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

پھر ہم نے دوسرا گروہ پیدا کیا — پھر ہم نے اُن میں ایک پیغمبر کو بھیجا جو اُنہی میں کا تھا — کہ تم لوگ

ع اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۠ وَقَالَ الْمَلَاُ

اللہ کی ہی عبادت کرو — اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں — کیا تم ڈرتے نہیں — اور اُن کی قوم میں

مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي

سے جو رئیس تھے جنہوں نے کفر کیا تھا اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا تھا اور ہم نے اُن کو

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ

دنیوی زندگانی میں عیش بھی دیا تھا کہنے لگے کہ بس یہ تو تمہاری طرح ایک آدمی ہیں یہ وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتے ہیں

مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۙ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ اَيَعِدُكُمْ

جو تم پیتے ہو — اور اگر تم اپنے جیسے ایک آدمی کے کہنے پر چلنے لگو تو بے شک تم گھاٹے میں ہو — کیا یہ شخص تم

اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۙ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

سے یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو نکالے جاؤ گے — بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۙ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ

جو بات تم سے کہی جاتی ہے — بس زندگی تو یہی ہماری دنیوی زندگی ہے کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہ کیے جاویں گے

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ

بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم تو ہرگز اس کو سچا نہ سمجھیں گے — پیغمبر نے

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ فَاَخَذَتْهُمُ

دعا کی کہ اے میرے رب میرا بدلہ لے اس وجہ سے کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا — ارشاد ہوا کہ یہ لوگ عنقریب پشیمان ہوں گے — چنانچہ اُن کو

الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

ایک سخت آواز نے موافق وعدہ برحق کے آپکڑا۔ پھر ہم نے اُن کو خس و خاشاک کر دیا سو خدا کی مار کافر لوگوں پر

تفسیر۔ ثُمَّ اَنْشَاْنَا سے لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ تک:۔ پھر (قوم نوح کے بعد) ہم نے دوسرا گروہ پیدا کیا (مراد عاد ہے یا ثمود) پھر ہم نے اُن میں ایک پیغمبر کو بھیجا جو اُنہی میں سے تھے (مراد ہود علیہ السلام یا صالح علیہ السلام ہیں) اُن پیغمبر نے کہا کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود (حقیقی) نہیں کیا تم (شرک سے) ڈرتے نہیں ہو اور (اُن پیغمبر کی یہ بات سُن کر) اُن کی قوم میں سے جو رئیس تھے جو (خدا و رسول کے ساتھ) کفر کیا تھا اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا تھا اور ہم نے اُن کو دنیوی زندگی میں عیش بھی دیا تھا کہنے لگے کہ بس یہ تو تمہاری طرح ایک (معمولی) آدمی ہیں (چنانچہ) یہ وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتے ہیں جو تم پیتے ہو اور جب یہ تمہارے ہی جیسے بشر ہیں تو اگر تم اپنے جیسے ایک معمولی آدمی کے کہنے پر چلنے لگو تو بے شک تم (عقل کے) گھاٹے میں ہو۔ رہتی شرط ہے تو کیا ہے کیا یہ شخص تم سے کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے (چنانچہ جب اجزا لحمیہ خاک ہو جاتے ہیں تو ہڈیاں بے گوشت رہ جاتی ہیں بعد چندے وہ بھی خاک ہو جاتی ہیں) تو یہ شخص کہتا ہے کہ جب اس حالت پر پہنچ جاؤ گے تو (پھر دوبارہ زندہ کر کے) تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے تو بھلا ایسا شخص کہیں قابل اطاعت و اتباع ہو سکتا ہے اور (بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے جو بات تم سے کہی جاتی ہے بس زندگی تو یہی ہماری دنیوی زندگی ہے کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے (کہ اس نے مجھ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور کوئی دوسرا معبود نہیں اور قیامت آوے گی) اور ہم تو ہرگز اس کو سچا نہ سمجھیں گے پیغمبر نے دعا کی کہ اے میرے رب میرا بدلہ لے اس وجہ سے کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا ارشاد ہوا کہ یہ لوگ عنقریب پشیمان ہوں گے چنانچہ ان کو ایک سخت آواز نے (یا سخت عذاب نے) موافق وعدہ برحق کے (کہ لیصبحن نادمین) آپکڑا (جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے) پھر (ہلاک کرنے کے بعد) ہم نے اُن کو خس و خاشاک (کی طرح پامال) کر دیا سو خدا کی مار کافروں پر۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

پھر ان کے بعد ہم نے اور امتوں کو پیدا کیا کوئی امت اپنی مدت معینہ سے نہ پیش دستی کر سکتی تھی

وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا

اور نہ وہ لوگ پیچھے ہٹ سکتے تھے پھر ہم نے اپنے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے بھیجا جب کبھی کسی امت کے پاس اُس امت کا رسول آیا

كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

انہوں نے اُس کو جھٹلایا سو ہم نے ایک کے بعد ایک کا نمبر لگا دیا اور ہم نے ان کی کہانیاں بنا دیں سو خدا کی مار

لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○

اُن لوگوں پر جو ایمان نہ لاتے تھے

تفسیر۔ ثُمَّ اَنْشَاْنَا سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک:۔ پھر اُن (عاد یا ثمود) کے (ہلاک ہونے کے) بعد ہم نے اور امتوں کو پیدا کیا (جو کہ تکذیب رسل کے سبب وہ بھی ہلاک ہوئے اور اُن کے ہلاک ہونے کی جو مدت علم الٰہی میں مقرر تھی) کوئی امت (اُن امتوں میں سے) اپنی (اُس) مدت معینہ سے (ہلاک ہونے میں) نہ پیش دستی کر سکتی تھی اور نہ (اس مدت سے) وہ لوگ پیچھے ہٹ سکتے تھے (بلکہ عین وقت پر ہلاک کیے گئے غرض وہ امتیں اول پیدا کی گئیں) پھر (اُن کے پاس) ہم نے اپنے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے (ہدایت کے لیے) بھیجا (جس طرح وہ امتیں یکے بعد دیگرے پیدا ہوئیں مگر اُن کی حالت یہ ہوئی کہ) جب کبھی کسی امت کے پاس اس امت کا (خاص) رسول (خدا کے احکام لے کر) آیا انہوں نے اُس کو جھٹلایا سو ہم نے (بھی ہلاک کرنے میں) ایک کے بعد ایک کا نمبر لگا دیا اور ہم نے اُن کی کہانیاں بنا دیں (یعنی وہ ایسے نیست و نابود ہوئے کہ بجز کہانیوں کے اُن کا کچھ نام و نشان نہ رہا) سو خدا کی مار اُن لوگوں پر جو (انبیا کے سمجھانے پر بھی) ایمان نہ لاتے تھے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ

پھر بھیجے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنے احکام کی کھلی دلیل دیکر فرعون اور اس کے

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ

درباریوں کی طرف بھیجا سو اُن لوگوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی متکبر چنانچہ وہ کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے دو شخصوں پر جو

مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَ

ہماری طرح کے آدمی ہیں ایمان لے آویں حالانکہ اُن کی قوم کے لوگ ہمارے زیر حکم ہیں غرض وہ لوگ اُن دونوں کی تکذیب ہی کرتے رہے پس ہلاک کئے گئے اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ وہ لوگ ہدایت پاویں

تفسیر۔ ثم ارسلنا موسیٰ سے یھتدون تک۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو اپنے احکام اور کھلی دلیل (یعنی معجزہ صریحہ کہ دلیل نبوت ہے) دیکر فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس (بھی پیغمبر بناکر) بھیجا (اور بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونا بھی معلوم ہے) سو ان لوگوں نے (اُن کی تصدیق و اطاعت سے) تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی متکبر (یعنی پہلے ہی سے اُن کا دماغ سڑا ہوا تھا) چنانچہ وہ (باہم) کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے دو شخصوں پر جو ہماری طرح کے آدمی ہیں (اُن میں کوئی بات امتیاز کی نہیں) ایمان لے آویں (اور اُن کے مطیع بن جاویں) حالانکہ اُن کی قوم کے لوگ (خود) ہمارے زیر حکم ہیں (یعنی ہم کو تو خود اُن کی قوم پر ریاست حاصل ہے پھر ان دونوں کو ہم پر کیسے ریاست حاصل ہو سکتی ہے۔ ان لوگوں نے ریاست دینیہ کو ریاست دنیویہ پر قیاس کیا اور سبب ہم کو ایک حاصل ہے تو دوسری کے بھی ہم ہی مستحق ہیں اور جب ان کو ایک نہیں تو دوسری کیسے ہو سکتی ہے اور فساد اس قیاس کا ظاہر ہے) غرض وہ لوگ ان دونوں کی تکذیب ہی کرتے رہے پس (اس تکذیب کی وجہ سے) ہلاک کئے گئے اور (ان کے ہلاک ہونے کے بعد) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توراۃ) عطا فرمائی تاکہ (اُس کے ذریعہ سے) وہ لوگ (یعنی قوم موسیٰ بنی اسرائیل جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے دوسرے مرسل الیہم تھے) ہدایت پاویں (اور متاخرین بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے اور دلیل بھی ظاہر کی جس کا بیان وجعلنا ابن مریم میں آتا ہے مگر ان کے تعلق بھی مخالفت وعقوبت کے مشہور اور جابجا مذکور ہیں ف لبشرین مثلنا کے ذیل میں صاحب روح نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ یہ منکرین بشر کے لیے تو نبوت کو محال سمجھتے تھے اور پتھر کے لیے الوہیت کو جائز مانتے تھے کس قدر عجیب بات ہے اور تخصیص فرعون کی باوجود بعثت الی بنی اسرائیل کے بھی پھر قوم فرعون میں سے تخصیص رؤسا کی اس اعتبار سے ہے کہ یہ لوگ انکار میں اشد تھے پس تخصیص ذکری تقبیح حال کے لئے ہے۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ

اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اُن کی ماں کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے اُن دونوں کو ایک ایسی بلند زمین پر لے جاکر پناہ دی جو

مَعِيْنٍ ۝

ٹھیرنے کے قابل اور شاداب جگہ تھی

تفسیر۔ وجعلنا سے معین تک۔ اور ہم نے (اپنی قدرت و توحید پر دلالت کے لیے اور نیز بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے) مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو اور اُن کی ماں (حضرت مریم علیہا السلام) کو بڑی نشانی (قدرت کی اور اُن کے صدق کی) بنایا (کہ بے باپ تولد ہونا دونوں کے متعلق آیت عظیمہ ہے) اور (چونکہ ان کو نبی بنانا منظور تھا اور ایک ظالم بادشاہ بچپن ہی میں ان کے درپے قتل ہوگیا تھا اس لیے) ہم نے (اُس سے بچاکر) اُن دونوں کو ایک ایسی بلند زمین پر لے جاکر پناہ دی جو (بوجہ غلات اور میوہ جات پیدا ہونے کے) ٹھیرنے کے قابل اور (بوجہ نہر جاری ہونے کے) شاداب جگہ تھی (یہاں تک کہ امن و امان سے جوان ہوئے اور نبوت عطا ہوئی تو توحید و دعوے رسالت میں ان کی تصدیق ضروری تھی مگر بعض نے نہ کی) ف یہ ظالم بادشاہ ہیرودس تھا نجومیوں سے یہ سن کر کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سرداری ہوگی صغر سن ہی میں ان کا دشمن ہوگیا تھا الہام ربانی سے حضرت مریم علیہا السلام ان کو لے کر ملک مصر میں چلی گئیں اور اُس ظالم کے مرنے کے بعد پھر شام میں چلی آئیں۔ اور مصر کا اونچا ہونا باعتبار رود نیل کے ہے ورنہ غرق ہو جاتا اور معین رود نیل ہے واللہ اعلم ربط شروع سورت میں عبادت کا وجوب اور اس کے بعد اُس کی تاکید و تحریض کے لئے معبود کی صفات کمال و

جلائل نعم کا بیان تھا اور اسی سلسلہ میں چند قصص مذکور ہوئے تھے اب آگے یا ایہا الرسل کلوا الخ میں اباحۃ استعمال نعم اور اعملوا الخ میں وجوب عبادت منعم کا بذریعہ رسل کے شرائع قدیم ہونا اور ان ہذہ الخ میں سب شرائع کا اس میں متفق ہونا اور انا ربکم الخ میں اس نتیجہ مذکورہ کی تصریح اور فتقطعوا الخ میں اس حکم مذکور سے اختلاف کرنے والوں کی مذمت اور فذرہم میں ان فی الذین کا استحقاق عذاب اور ایحسبون میں مہلت عن العقوبت پر ان کے مغرور ہونے کا جواب مذکور ہے پس مجموعہ ان مضامین کا بمنزلہ تجدید و تاکید و اجمال بعد التفصیل ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۟ؕ

اے پیغمبرو تم نفیس چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو میں تم سب کے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتا ہوں

وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۟ فَتَقَطَّعُوْۤا

اور یہ ہے تمہارا طریقہ کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو تم مجھ سے ڈرتے رہو سو ان لوگوں نے اپنے

اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۟ فَذَرْهُمْ

دین میں اپنا طریق الگ الگ کر کے اختلاف پیدا کر لیا ہے ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اسی سے خوش ہے سو آپ ان لوگوں کی جہالت میں ایک خاص

فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۟ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ

وقت تک رہنے دیجئے کیا یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ مال

وَّ بَنِیْنَ ۟ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۟

و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدے پہنچا رہے ہیں بلکہ یہ لوگ نہیں جانتے

تفسیر۔ یاایہا الرسل سے لایشعرون تک:۔ (ہم نے جس طرح تم کو اوپر استعمال نعم کی اجازت دی اور عبادت کا حکم کیا اسی طرح سب پیغمبروں کو اور ان کے ذریعہ سے اُن کی اُمتوں کو یہی حکم دیا کہ) اسے پیغمبرو تم (اور تمہاری اُمتیں) نفیس چیزیں کھاؤ کہ خدا کی نعمت ہے) اور (کھا کھا کر شکر ادا کرو کہ) نیک کام (یعنی عبادت) کرو (اور) میں تم سب کے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتا ہوں (پس عبادات پر ثمرات عطا کروں گا) اور (ہم نے اُن سب سے یہ بھی کہا کہ جس طریق کا ابھی بیان ہوا) یہ ہے تمہارا طریقہ (جس پر تم کو رہنا واجب ہے کہ) وہ ایک ہی طریقہ ہے (یعنی کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا) اور (حاصل اُس طریقہ کا یہ ہے کہ) میں تمہارا رب (حقیقی) ہوں (یعنی مالک ہونے کے اعتبار سے بھی اور منعم ہونے کے اعتبار سے بھی) سو تم مجھ سے ڈرتے رہو (اور میرے احکام کی مخالفت مت کرو کہ مالک ہونے کا مقتضا یہی ہے پھر منعم ہونے کا اور زیادہ مقتضا ہے) سو (اُن رسل کی اُمت کے لوگوں کو یہ چاہیے تھا کہ بعد وجود ان مقتضیات کے سب ایک ہی طریق پر رہتے مگر ایسا نہ کیا بلکہ) اُن لوگوں نے اپنے دین میں اپنا طریق الگ الگ کر کے اختلاف پیدا کر لیا (چنانچہ اُن میں اب بھی جتنے گروہ موجود ہیں) ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اُسی سے خوش ہے (اور اُس کو باوجود ثبوت بطلان کے حق سمجھتا ہے) سو (جب یہ بات ہے کہ ثبوت بطلان کے بعد بھی یہ لوگ حق سمجھ رہے ہیں تو آپ بھی ان مشرکین قریش کے ایسے ہی دعوے بلا دلیل و اصرار علی الکفر پر غم نہ کیجئے بلکہ) آپ ان کو اُن کی (اس) جہالت میں ایک خاص وقت تک رہنے دیجئے (جب وہ خاص وقت یعنی وقت موت آ جاوے گا سب حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اب جو ان پر عذاب نہیں آتا تو) کیا (اس سے) یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم جو کچھ مال و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدے پہنچا رہے ہیں (یہ بات ہرگز نہیں بلکہ) یہ لوگ (اس کی وجہ) نہیں جانتے (کہ وہ اس کی استدراج ہے جس کا انجام اعلیٰ درجہ کا ضرر ہے نہ کہ نفع) ربط اوپر کفار کی جانب سے وجوہ دنیویہ کا مسارعت فی الخیرات ہونا مذکور تھا آگے مقابلہ میں اہل ایمان کی (جو کہ مسلک شریعت حقہ و مؤدی حقوق ربوبیت و ممتثل احکام مذکورہ ہیں) حالت موجودہ دینیہ کا مسارعت فی الخیرات ہونا بیان فرماتے ہیں حیث صرح ہناک اولئک یسارعون فی الخیرات ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۟ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر

رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ

ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں اور جو لوگ دیتے ہیں

مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ

جو کچھ دیتے ہیں اور اُن کے دل اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں یہ لوگ اپنے

يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ اُن کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ہم کسی کو اُس کی وسعت سے زیادہ کام کرنے

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

کو نہیں کہتے اور ہمارے پاس ایک دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک بتا دے گا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہوگا

تفسیر ان الذین سے لایظلمون تک :۔ اس میں کوئی شک (و شبہ نہیں) کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ (اُس ایمان میں) اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور (باوجود دینے کے) اُن کے دل اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں (دیکھئے وہاں جا کر ان عملات کا کیا ثمرہ ظاہر ہو ایسا نہ ہو کہ موافق حکم کے نہ دیا گیا ہو مثلاً مال حلال نہ ہو یا نیت خالص نہ ہو اور بوجہ غموض یا عدم التفات اُس کی اطلاع نہ ہوئی ہو تو اُلٹا مواخذہ ہونے لگے سو جن میں یہ صفت ہوں) یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ اُن کی طرف دوڑ رہے ہیں (نہ کہ کفار مذکورین) اور (یہ اعمال مذکورہ چونکہ نہایت سہل ہیں اس لئے لوگوں کو ان میں ضرور کوشش کرنا چاہیے کیونکہ) ہم (تو) کسی کو اُس کی وسعت سے زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے (پس جو کام ہم بتلا رکھے ہیں سب آسان ہی ہیں) اور (آسان ہونے کے ساتھ ثمرہ ان کا یقینی کیونکہ) ہمارے پاس ایک دفتر (نامہ اعمال کا محفوظ) ہے جو ٹھیک ٹھیک (سب کا حال) بتا دے گا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہوگا (بلکہ ہر ایک کی سعی پوری پوری مشکور ہوگی اور ذرہ ذرہ خیر پر ثواب ملیگا)

ف یؤمنون کے بعد لایشرکون کا فائدہ یہ ہوسکتا ہے کہ مشرکین بھی بوجہ خدا کو ماننے کے دعوے ایمان و تصدیق کا کرتے تھے جیسا فرمایا ہے لئن سألتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اسی بنا پر ارشاد ہوا ہے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ربط اور یہ آیت فذرہم فی غمرتہم اور آیت ایحسبون الخ میں مخالفان دین کی جہالت اور استحقاق عقوبت کا بیان اجمالی تھا آگے اسی کی تفصیل ہے اور درمیان میں مقابلہ کے لیے مومنین کا اور ان کے اعمال کا ذکر تھا اور اس تفصیل کے عنوان کے شروع میں اعمال کفار کا اعمال مومنین کے ساتھ مقابلہ بھی مرعی رکھا گیا ہے چنانچہ ترجمہ سے ظاہر ہوگا پس ذکر مومنین سابقاً مقابل تھا ذکر کفار کا لاحقاً مقابل ہو گیا ذکر مومنین کا پس دونوں طرف سے تقابل کی تصریح ہوگئی۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ

بلکہ ان کفار کے قلوب اس دین کی طرف سے جہالت میں ہیں اور اس کے علاوہ ان لوگوں کے اور بھی عمل ہیں جن کو یہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک

لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝

کہ جب ہم ان کے خوش حال لوگوں کو عذاب میں دھر پکڑیں گے تو فوراً چلا اُٹھیں گے

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۣ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى

اب مت چلاؤ ہماری طرف سے تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جایا کرتی تھیں تو تم

اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۚۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبر کرتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے بیہودہ بکتے ہوئے تو کیا ان لوگوں نے اس کلام

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ

میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے بڑوں کے پاس نہیں آئی تھی یا یہ لوگ اپنے رسول سے واقف نہ تھے



اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے۔ حضرت امام اعظم کی زبردست اور عظیم احسان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملی۔ اس ایک کتاب کے مطالعے سے آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں۔ پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ یہ کتاب عقائد اسلامی کی سچی تصویر اور فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اگر اسے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بالکل بجا ہے اس کتاب کا مطالعہ کئے بغیر کوئی مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب خود پڑھے، اپنی بیوی کو پڑھائے اور اپنے بچوں کو پڑھائے۔ جس کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل رہیگی۔ اسلامی تعلیم کے متعلق دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی اتنی مکمل انسائیکلوپیڈیا آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں ان تمام مسائل کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت العلامہ مولانا سید محمود صاحب مفتی اہل سنت والجماعت کے ترتیب حدیث، فقہ، علم الکلام، فتاویٰ کی مستند کتابیں دیکھکر کئی سال کی محنت میں لکھا ہے۔ ہر اسلامی ضرورت کے سوال کا جواب اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ

قیمت بغیر جلد چار روپے علاوہ محصولڈاک۔ فہرست مضامین پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ کس طرح کوزہ میں سمندر کو بند کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد

کتاب الطہارت

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

(اے ہمارے پروردگار!) ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

پیشوا

دہلی

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ (۱۰)

مقام اشاعت جامع مسجد دہلی
اردو بازار

سالانہ
[illegible] روپیہ



مظلوم کربلا

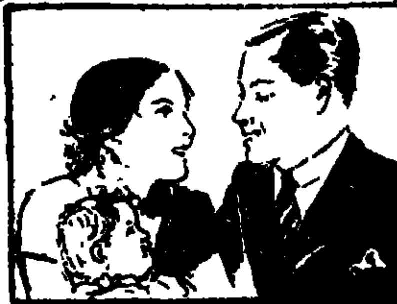
دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

حضور سرورِ کائنات کی وفات کے بعد

حضرت امام مظلوم کی تقریر میدان جنگ میں

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا دہلی



دنیا کو حیرت میں ڈالنے والا

روغنِ طلسمی (رجسٹرڈ)

یہ روغن نہیں بلکہ جادو ہے جس کے معجز نما اور حیرت انگیز اثرات نے طبی دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے بڑے بڑے نامی گرامی حکماء کی عقل کو چکر میں ڈال دیا ہے اور جس کے استعمال سے صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں پانچ ہزار سے زیادہ مایوس اور زندہ درگور مریض نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں، مردانہ عضو کی جملہ خامیوں مثلاً کجی، خمی، سستی، نامردی کو دور کرنے کے علاوہ عضو مخصوص کی کوتاہی اور لاغری کو دور کرنے میں اس قدر زود اثر اور اکسیر صفت ہے کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے اس قدر درازی اور فربہی آجاتی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تجربہ کے بعد ہم کو یقین ہے آپ اپنے احباب کو اس حیرت انگیز ایجاد سے باخبر کر کے ہماری شہرت کا باعث بنیں گے ایک شیشی کا استعمال ایک مریض کے لیے کافی ہوتا ہے، لطیف اجزاء سے مرکب ہے، آبلہ، چھالہ کا ہرگز خطرہ نہیں اور نہ ہی موسم کی قید ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶ فون نمبر ۱۹۲۳

گھر کی جنگ ختم ہوگئی۔ راحت سے زندگی گزاریئے

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ

طلائے مخصوص رجسٹرڈ دنیا کے تمام طلوں سے افضل ہے جس کے استعمال سے کجی، خمی، لاغری، سستی، نامردی، رگوں کا ابھر آنا، نیلاپن اور ٹیڑھاپن بغیر آبلہ اور چھالے کے دور ہو کر نامرد کو مرد بنا کر رگوں اور پٹھوں میں بجلی کی مانند قوت اور فولاد کے مانند سختی پیدا کرتا ہے۔
قیمت فی شیشی پانچ روپئے نمونہ سوا روپیہ۔ جن کو معمولی شکایت ہو ان کے لیے یہ نمونہ دس بار کے لیے کافی ہے محصول علاوہ

راحت کا سمندر

فوری طلا رجسٹرڈ جن کو وقت پرستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو ایسے مایوسوں کو وقتی ضرورت کے لیے سرخرو کر دیتا ہے فوری طور پر اس کا استعمال اعصاب میں برقی لہریں دوڑا دیتا ہے اور اس بلا کی گرمی اسادگی تیزی پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا ہو یا جوان دنگ رہ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ناکارہ آدمی وقت پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴۰ بار کے لیے پانچ روپئے نمونہ دس بار کیلئے سوا روپیہ محصول الگ

امساکی رجسٹرڈ رکاوٹ کے لیے عجیب تحفہ حرارت کو قطع کر دینے کے لیے زندہ جادو ہے بے حد مسکّ ملذذ جب تک ترشی نہ کھاؤ فراغت ناممکن ہے۔
قیمت تین درجن دو روپئے پندرہ آنے (۲؍۱۵) نمونہ کے لیے ایک درجن ایک روپیہ چار آنے (عہ؍۱) علاوہ محصول

تحفہ عجیب رجسٹرڈ زبردست ملذذ دوا ہے خلوت میں تکرار ایسی لذت افزا دوا نہ استعمال کی ہوگی اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی میں چور رہ کر ہمیشہ کے لیے اور بے دام غلام بن جاتی ہے اس کی آنکھوں میں ڈورے پڑ جاتے ہیں۔ اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں قیمت فی شیشی پانچ روپئے (صہ) نمونہ ایک درجن ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍۱) عیش کا لطف ان میں ہے۔

سدابہار رجسٹرڈ فراغت کے بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی اور ہر بار نصف گھنٹہ کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس ہوگی۔ اس کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھا لیتے ہیں قیمت چالیس بار کے لیے پانچ روپئے (صہ) نمونہ دس بار کے لیے ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍۱) دنیا میں یہ دوا اپنی قسم کی سرتاج ایجاد ہے، جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے اور نہ جوانی ختم کرتی ہے۔ محصول علاوہ

خدا گواہ ہے

نمونے بالکل اصل لاگت پر بھیجے جا رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی نمونہ منگا کر ہماری اس حقیر پیشکش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لیے زندہ اشتہار بن جائیں ۵ نمونے چار روپئے ۴ نمونے تین روپئے آٹھ آنے۔ . . . . ۳ نمونے دو روپئے چار آنہ۔ دو نمونوں سے کم ہرگز نہ بھیجے جائیں محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔ جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو۔ ان کے لیے نمونہ کافی ہے۔ زائد دوا منگانے کی ضرورت نہیں۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ نیو ایجنسی جڑی بوٹی سپلائی کمپنی پست جامع مسجد دہلی نمبر ۶

دی مغل لائن

بمبئی، کراچی و کلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی و کراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ و سویز کو مسافروں و مال کی سروسیں، نیز حسب موقع

بمبئی و کراچی سی پورٹ لوئی کو شپیں کو تمام سروسیں و تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کیجا سکتی ہیں۔

کرایوں و شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لیے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

قلبی رجسٹرڈ

قلب "دل" و اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے والی لاثانی اکسیر صفت دوائی

قلبی اختلاج قلب ضعف قلب عام جسمانی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے ضعف کو دور کرنے میں بے مثل دوائی۔ لمبے بخاروں کے بعد مثلاً تپ محرقہ۔ شدید ملیریا وغیرہ کے بعد ہونے والی کمزوری کو دور کرنے میں زود اثر ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ شفائے عالم رجسٹرڈ لوہاری منڈی لاہور

مجھے جوانی چاہئے

رئی جووین کی اس عجیب اور حیرت انگیز ایجاد نے سائنس کی دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کیوں کہ جب انسانی طاقتیں زیادہ دن تک برے طریقوں سے ضائع ہو جاتی ہیں تو بہت ہی کمزور ہو کر انسان لوٹ ہو جاتا ہے پھر برباد کی ہوئی طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ جوانی کی امنگوں کو پھر ایک بار دیکھنا چاہتا ہے، وہ راتوں کی تنہائی میں اپنے کئے پر پچھتاتا ہے ہزار ہا دوائیں استعمال کرنے کے بعد بھی وہ زندگی کو ختم کر دینے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ کیوں کہ اس کو ناکامی ہی ہوتی رہتی ہے، یہ تمام کمزوریاں اس کو بچپن کی خراب عادتوں کا باعث ہوتی ہیں۔

دنیا کو حیران کر دیا مدت مدید سے یہ بات ہر شخص کے کان میں گونج رہی ہے کہ **رئی جووین** "کورس ہی اس صدی میں نامردی، سستی، کمزوری، کم خواہشی، شرمندگی، قطرہ گرنا، دل و دماغ، گردہ، مثانہ، دھات کا پتلا پن کا لاثانی علاج ہے اور آج تک اس علاج سے بے شمار نامرد تندرست ہو چکے ہیں اور اپنے گھروں کے لیے جوانی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔

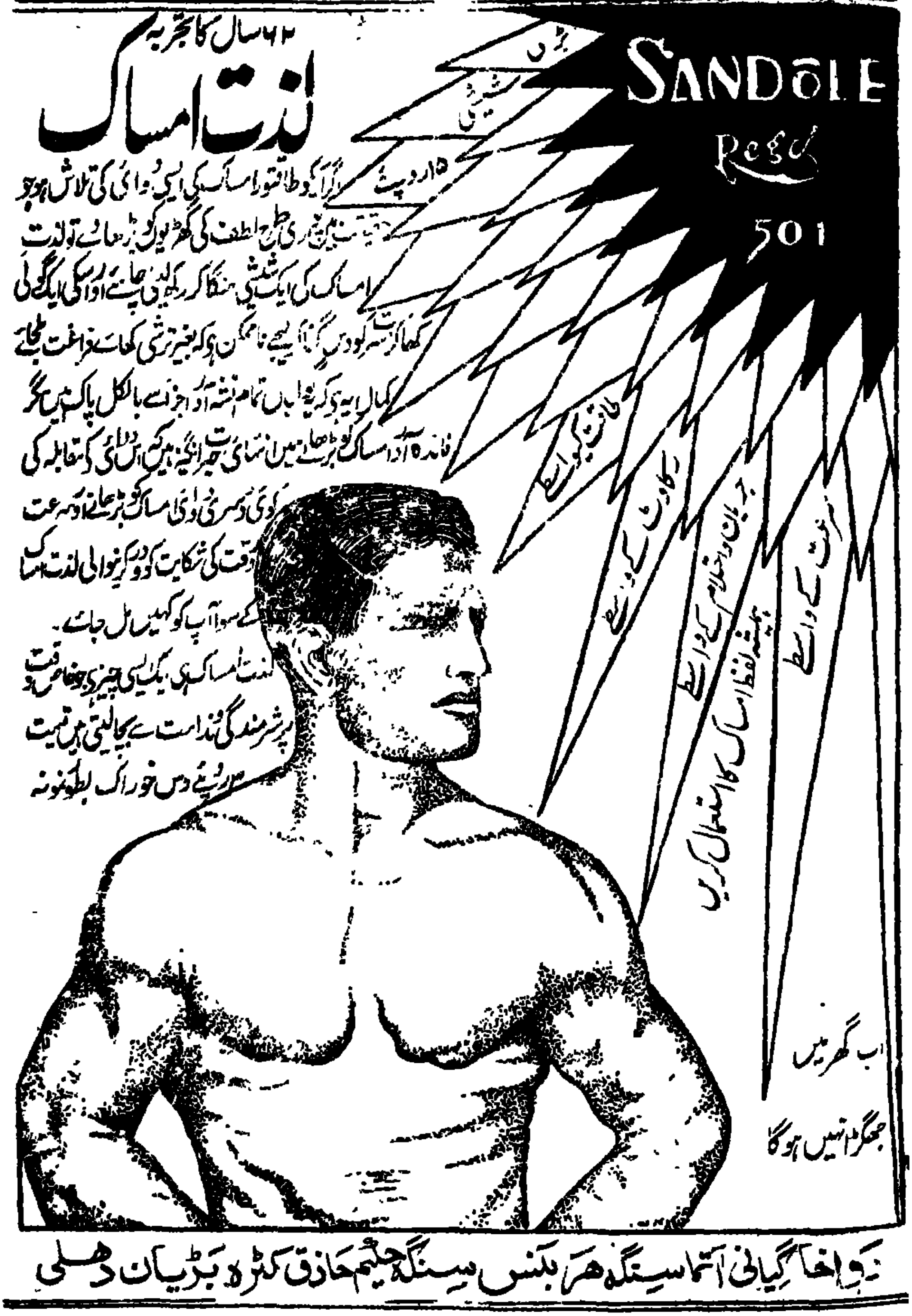
یہ تو تعجب کی بات نہیں کیونکہ جہاں سائنس کی مدد سے دنیا میں انقلاب برپا ہو رہا ہے وہی سائنس کی ایجاد انسانی جسموں کے اندر بھی تہلکہ پیدا کر رہی ہے اور اس کورس کے استعمال سے سات دن کے اندر کیا کچھ بن جاتا ہے اس کا اظہار تحریر میں نہیں کیا جا سکتا یہ کورس مردہ جسم میں زندگی کی روح پھونک دیگا پہلی خوراک کا اثر ہی آپ کو حیرت میں ڈال دیگا۔ آپ اپنے اندر ایک چمک اور برقی رو دوڑتے ہوئے دیکھیں گے سوتی ہوئی رگوں میں ہلچل اور مردہ پٹھوں میں تناؤ اور سختی پیدا ہو جائے گی۔ اس برق اثر علاج سے سات دن کے اندر وہ بڈھا بھی جو اپنی جوانی سے بالکل کنارہ کش ہو چکا ہو طاقت سے جھومنے لگتا ہے۔

رئی جووین کورس آیورویدک اور یونانی طب کے فلاسفروں نے بڑے غور و فکر کے بعد برسوں کی محنت سے بنایا ہے جس کا صلہ اس ایجاد کی بدولت مل رہا ہے۔ ہزار ہا مایوس انسان پر اس تحفہ اور عبادت کے عوض موجدوں کو دعائیں دیتے ہیں اس حقیقت سے آج کسی کو انکار نہیں کہ اگر قوت مردمی میں کچھ بھی کمی محسوس ہونے لگے تو رئی جووین" کی مدد سے پوری طرح قبضہ میں کیا جا سکتا ہے اور ناکامی اور شرمندگی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہے اور ایک ہفتہ پرہیز کے ساتھ استعمال کرنے پر انسان برسوں مرد بنا رہتا ہے اس کورس میں دو دوائیں ہوتی ہیں ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی اور ان کا استعمال ایک ساتھ شروع ہوتا ہے پورے کورس کی قیمت پانچ روپے ڈاک آٹھ آنے علاوہ۔

دعویٰ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سات دن میں اس کورس سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس دی جا سکتی ہے بشرطیکہ ضعف اور سستی دور نہ ہوئی ہو آرڈر کے ساتھ مرض کی کیفیت ضرور لکھیں اور ہدایات کا اقرار کریں کہ سات دن تک ضبط سے کام لیا جائے گا۔

- مردانہ طاقت کی کمزوری
- دھات کا گرنا
- سوتے میں خواب کا ہونا
- جوانی کے جوش کا ختم ہو جانا
- وقت پر شرمندگی اٹھانا
- بچپن کی غلطیوں کا شکار ہونا
- جوانی کو تیزی سے برباد کرنا
- مایوسی و ناکامی کی دلدل میں پھنسنا
- شادی سے خوف اور انکار کرنا

پتہ:- اکسیری دواخانہ پوسٹ بکس ۱۴۱ کلاں محل دہلی۔ ڈی دہلی



۶۲ سال کا تجربہ
لذت امساک
اگر آپ کو طاقتور امساک کی ایسی دوائی کی تلاش ہو جو
حقیقت میں پوری طرح لطف کی گھڑیوں کو بڑھائے تو لذت
امساک کی ایک شیشی منگا کر رکھ لینی چاہئے اور اسکی ایک گولی
کھا کر ... لیجئے ناممکن ہے کہ بغیر ترشی کھائے فراغت ملجائے
کمال یہ ہے کہ یہ دوا ان تمام نشہ آور اجزا سے بالکل پاک ہے مگر
فائدہ آور امساک کو بڑھانے میں نہایت حیرت انگیز ہے کیں اس دوائی کے مقابلہ کی
کوئی دوسری دوائی امساک کو بڑھانے اور سرعت
وقت کی شکایت کو دور کرنیوالی لذت امساک
کے سوا آپ کو کہیں مل جائے۔
لذت امساک ہی ایک ایسی چیز ہے جو خاص وقت
پر شرمندگی و ندامت سے بچا لیتی ہے قیمت
روپئے دس خوراک لطف نمونہ
شیشی
۱۵ روپیہ
SANDOLE
Regd
501
طاقت کے واسطے
رکاوٹ کے واسطے
جریان و احتلام کے واسطے
ہمیشہ لذت امساک کا استعمال کریں
اب گھر میں
جھگڑا نہیں ہوگا
دوا خانہ گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ حکیم حاذق کٹرہ بڑیاں دہلی

سیماب ہے آج قائم النار

شربت ہے عجیب "روح افزا" کہئے اسے آبِ زندگانی
لذت میں جوابِ آبِ کوثر رنگت میں شرابِ ارغوانی
بھر دی حل کر کے بوتلوں میں پھولوں کی بھری ہوئی جوانی
ہر گھونٹ نشاطِ روح افزا ہر جرعہ سرور و شادمانی
شربت ایسا نہیں کہیں اور نسخہ شاید ہے خاندانی
اک جام سے اس کے ہوگئی دور فصلِ گرما کی سرگرانی
باللہ کہ ہے شرابِ مشرق پُرکیف یہ لال لال پانی
ٹھنڈا، میٹھا، لطیف، خوشبو بھیگی ہوئی رات کی کہانی
اک عارضی دور بھی ہے اس کا پیغامِ نشاطِ جاودانی
سیماب ہے آج قائم النار
"ہمدرد" کی ہے یہ مہربانی

(نظم از سیماب) سیماب اکبرآبادی

ایک بار جب شربت روح افزا کا دور چلا تو اس مشرقی شراب کا ایک گلاس پی کر سیماب صاحب نے یہ نظم کہی ہے۔ شربت روح افزا ہمدرد دواخانہ کا بنایا ہوا سائنٹفک شربت ہے جو بغیر ہاتھ لگائے مشینری کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے تاکہ پھلوں اور پھولوں کے جوہر قائم رہیں۔ اور جسم میں قوت پہنچائیں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ بارہ آنے۔ روح افزا کی خالی بوتل ہم آٹھ آنے میں واپس لے لیتے ہیں۔

گرمیوں میں تن درست رہنے کے لیے "ہمدرد گرما" دواخانہ سے مفت لے کر پڑھیے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی

کربلا کے ریگستان میں آل رسول کے خون کا چھڑکاؤ

کس نے اپنا ووہ کیا حالات تھے جن پر صحابہ کے گلوں پر صحابہ ہی نے چھری چلائی اور باغیان عثمان کے پیرو کون تھے اور باغیان خلافت ۔ قیصری کا انجام حیدر کرار کی ذوالفقار خارا شگاف نے کس طرح کیا اور جنگ بعد بنا حد کا انجام بنی امیہ نے کربلا کے ریگ زار میں آل رسول کے خون کا چھڑکاؤ کرکے جس طرح کیا اور معصوم آل رسول کے بے گناہ خون کا انتقام حضرت مختار کی تلوار نے کو جس یوں کرلیا۔ یہ سب سچے حالات کتاب **سیدہ فاطمہؓ کے لال** میں نہایت موثر طریقے سے بیان کیے گئے ہیں جس کی ضخامت ۲۲۵ صفحہ ہے اور قیمت صرف عہ ہے

(مفصل اشتہار ٹائٹل کے آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

لڑائی

جمل کی لڑائی صفین کی لڑائی کربلا کی لڑائی

مظلوم کربلا

میں وفات رسولؐ سے کربلا کی جنگ اور اس کے بعد تک سب تاریخی حالات نہایت معتبر تاریخوں سے جمع کرکے شائع کیے گئے ہیں قیمت عار

تاریخ اسلام کامل مصنفہ مورخ اسلام

جناب مولانا شوق امرتسری حصہ اول میں سنہ ہجری سے ایک صدی پہلے سے لیکر وفات رسولؐ تک کے پورے واقعات ہیں۔ ۲۹ صفحہ حصہ دوم میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کی خلافت کے حالات ہیں ۱۰۵ صفحات حصہ سوم میں شہادت امام اور خلفاء بنی امیہ کے حالات بہت وضاحت سے درج ہیں ۱۲۰ صفحہ چہارم اس میں خلفاء عباسیہ کی پوری حکومت معہ اموی سلطنت اسپین کے حالات ۹۷ صفحات حصہ پنجم سلاطین ترکی کے حالات۔ ۱۴۴ صفحات مجلد ہے

قیمت للعہ

سائیں انکھیاں پھیریاں سو بیری ملک جہان

اگر بابا کبیر داس کے اس دوہے کی سچی تصویر دیکھنا چاہتے ہو تو کتاب

آہ مظلوم پڑھیے بدنصیب عورتوں کی المناک زندگی کا خونچکاں منظر ہے آہ جس عورت کے سر سے اس کے تاجدار کا سایہ اٹھ گیا ہے اس کیلئے سوائے گوشہ لحد کے کہیں ٹھکانا نہیں ۔ مظلوم بیوہ کی داستان غم سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے۔

قیمت ۱۲ر

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ منفلوطی کے شاہکار افسانوں کا عربی سے حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے جو لوگ اچھے مذہبی، معاشرتی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں جن کو پڑھ کر کچھ فائدہ بھی ہو، اور آپ گھروں میں ان کو رکھ سکیں۔ تو مصری افسانے مطالعہ کیجیے۔ یہ افسانے نوٹ بلاک کی تصاویر سے مزین ہیں قیمت صرف ۱۲ر

محصول ڈاک علاوہ

مناجات مقبول

۱۹۲ صفحہ کی مجلد کتاب ہے مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی نظم میں بہت ہی موثر مناجاتیں ہیں دعا مانگنے کے موثر طریقے اور اولیاء عظام کی مقبولیت دعا کی حکائتیں پھر قرآن شریف سے سات دن کی اولیائے کرام کی مجرب دعائیں ہیں جنکو مولانا صاحب نے جمع کیا ہے پھر استغفار منزل پھر دعا ۔ استخارہ ، شجرہ امدادیہ ۔ بترجمہ درود شریف منظوم مترجمہ مولوی محمد علی صاحب بہت موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں ہاتھوں ہاتھ لیجیے قیمت صرف ۱۰

مجموعہ اعمال قرآنی

مع آیات قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت شاہ اشرف علی صاحب تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقف اسرار ربانی کا کون قائل نہیں آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دنیاوی و دینی ضروریات میں ایک بھی چیز نہیں چھوڑی جس کا علاج اس کتاب میں نہ ہو امراض کی شفا ہے بلیات کی دفع ہے مقدمات کی بیت ہے کشائش رزق ہے ۔ جب کے وظیفے تسخیر کے نقش ہیں ۔ ۱۶۰ صفحے کی مجلد کتاب ہے کاغذ اعلیٰ ہے

قیمت معہ آئتی مہر

قاعدہ یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول عام اور بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ بچہ ہوتا ہے اور جو مدرس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو منگاتے ہیں بہت ہی آسان قاعدہ ہے اس میں سب سے بڑھ کر کرابت کی خوبی ہے یعنی زیر زبر پیش کیا ہے اور حروف و حرکات کی پہچان ہونے کے بعد قرآن شریف پڑھ لینے میں ذرا بھی دشواری نہیں ہوئی مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھنے کے بعد صرف ۶ مہینہ میں بچہ بغیر استاد کی مدد کے پورا قرآن شریف پڑھ لیتا ہے ۴۴ صفحات فی بلہ ۴ر ایک روپیہ کی مہر



ہمارا چیلنج ہے کہ آپکی محرومی وناکامی ۱۵ دن میں کامیابی سے بدل جائیگی

مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں؟

آجکل اشتہار بازی نے ایک ذریعہ معاش کی صورت اختیار کر لی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مگر مشکل سے یقین ہوتا ہے لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بے اعتمادی کے زمانہ میں مشہور و نامور کارخانہ **انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی** نے اپنی دیانتدارانہ خدمات سے بہترین صحیح اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کر کے عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے اور میری ذاتی معلومات ہیں کہ ان کا تمام کاروبار امتیازی دیانتداری اور نہایت محنت اور قابل ترین کاریگران اور بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرنے میں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اور بیرون ہند ساؤتھ افریقہ، یوگنڈا، عدن سیلون وغیرہ تک اس کارخانہ کی ادویات کو استعمال کرنے والے اور ان کے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں میں نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے لہٰذا میں ان حضرات کی جو ضرورتمند ہوں رہنمائی کروں گا کہ وہ اس کارخانہ کی سریع التاثیر و مفید ادویہ استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا رائے کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے، اگر آپ ضرورتمند ہوں تو ضرور دوا طلب فرمائیں انشاءاللہ ضرور فائدہ ہوگا اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپے انعام اور قیمت واپس ہمارا یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے اس میں ذرہ برابر بھی دھوکہ نہیں اگر ہم آپ سے دھوکہ کریں تو خدا اور رسول سے دھوکہ کیا

سائنٹفک آئل رجسٹرڈ

اس صدی کا انمول جوہر اور اس قوم کا تحفہ ہے اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اٹھائیے نہ پان، نہ ڈھنے کی ضرورت نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت، آبلہ کا ڈر لگاتے ہی جذب ہو کر شباب کر دیتا اور جوانی کے جذبات میں طوفان عظیم پیدا ہو جاتا ہے ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہوئے ہوں مثلاً کجی، لاغری نامردی کم خواہش رگوں کے پھول جانے کو دور کر کے کندن و فولاد بنا دیتا ہے یقین مانئے اس سے بہتر تیل آپ کو دنیا کے پردہ پر نہ ملے گا۔ اس کے استعمال سے رگوں پٹھوں میں نئی زندگی غضب کی سختی، ناقابل برداشت تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے سب باتوں کیلئے اعجاز کا کام دیتا ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے تمام نقائص دور کر کے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے **قیمت** دو روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

اس کے استعمال کے بعد ہمیشہ کے لیے مردانہ شکایات دور ہو جاتی ہیں، نہایت بے ضرر اور قطعی خوش کن ذرہ برابر تکلیف کے بغیر عضو میں نئی لہر اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ یہ دوا دہلی مارکیٹ میں اول نمبر پر ہے

دافع جریان و احتلام (رجسٹرڈ)

یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے جریان اور کثرت احتلام کو بفضل تعالیٰ ہمیشہ کے ساتھ دور کرتے ہیں پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا مادہ کا پتلا پڑ جانے کو دور کر کے قوت مردمی کا تعاون ہوتا ہے جسم میں تروتازگی اور فربہی لاتا ہے اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں سرخ کرتا ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے جسم میں مادہ کافی مغلظ اور مضبوط ہو کر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے **قیمت** فی شیشی ۶۰ قرص دو روپے (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ہماری یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنا دیا غیر ملکوں تک اس کی دھوم مچی ہے

جریان کا قلع قمع کرنے کے لیے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں جس کا دل چاہے آزما لے۔

اس کے استعمال کے بعد بدن میں توانائی طبیعت میں تازگی دل میں جوانی کی امنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آ جاتی ہے تین دوائیں یک جا منگانے پر محصول ڈاک معاف

حبوب عشرت رجسٹرڈ

یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں۔ خاص وقت کی پشیمانی سے بچا لیتی ہیں سرعت انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی مغرور محبوبہ رفتہ ہو جاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے **قیمت** فی شیشی دو روپے (عہ) ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں یہ گولیاں غشی اور دیات سے پاک ہے، دیرتک امساک پیدا کرتی ہیں، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

دہلی کا نامور گورنمنٹ رجسٹرڈ دواخانہ :- **انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶** فون نمبر ۶۹۲۰

کربلا کے بعد آلِ رسول پر کیا بیتی

اگر آپ قاتلانِ حسینؑ کا عبرتناک انجام معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کربلا کے بعد پڑھیے
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حادثۂ کربلا کے بعد یزید کے جانشین بادشاہوں نے سادات بنی فاطمہؑ پر کیسے کیسے وحشیانہ اور سفاکانہ مظالم کیے تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بنو فاطمہؑ نے بنو عباس پر کیسے ہولناک اور جابرانہ مظالم کیے تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے۔
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ خلافتِ اموی کے کارنامے کیا ہیں۔ تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے۔
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ خلافتِ عباسی کے کیا کارنامے ہیں اور ہارون الرشید اور مامون الرشید کے درباروں میں کیا ہوتا تھا تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے۔
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بنو فاطمہؑ نے مصر اور مراکو میں کیونکر خلافت قائم کی تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے۔
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ فاطمی خلافت کیونکر تباہ ہوئی اور اس نے کیا کارنامے انجام دیئے تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے۔
اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سادات بنی فاطمہ نے خلافت کے لیے کیسی کیسی سرفروشانہ جد و جہد کی تو کتاب کربلا کے بعد پڑھیے

مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ تاریخ کی روح

کربلا کے بعد میں ملے گی جو تاریخ کے ایک لاکھ اوراق سے نکالی گئی ہے اور کتاب کربلا کے بعد میں جمع کر دی گئی ہے۔ سہ ماہی کتابیں تاریخ اسلام کی پڑھ کر وہ معلومات آپ کو حاصل نہ ہوگی جو کتاب کربلا کے بعد پڑھنے سے حاصل ہوگی۔ کتاب کربلا کے بعد کی تین جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں بنی امیہ کے حالات ہیں۔ دوسری میں بنو عباس کے۔ تیسری جلد میں بنی فاطمہؑ کے خلافت کے حالات ہیں کتابت طباعت اعلیٰ درجہ کی سفید چکنا بڑھیا کاغذ ضخامت ۴۰۰ صفحے ٹائٹل دو رنگ کا قیمت بلا جلد ۴ر مجلد پارچہ ۴ر چند عنوانات کی بہت ہی مختصر فہرست مضامین کربلا کے بعد یہ ہے:۔

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد اردو بازار دہلی

دہلی کا مشہور بے لاگ ہفتہ وار اور مصور اخبار

حریت

جس سے مکار سیاسی لیڈر اور عیار مذہبی رہنما کانپتے ہیں

حریت کے ایڈیٹر ملک کے نامور اہل قلم سیف الحق جناب سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا ہیں جن کو اخبار نویسی کا تیس سالہ تجربہ ہے

حریت ہی مسلمانوں کا وہ واحد اخبار ہے جو مسلم لیگ کی سخت مخالفت کرتا ہے اور کانگریس کی حمایت کرتا ہے۔

حریت ہی اردو کا وہ قوم پرست اخبار ہے جس کے ایڈیٹوریل نوٹ ہندوستان ٹائمز بمبئی کرانیکل ہریجن آزاد وغیرہ جیسے ذی قیمت انگریزی و سندھی اخبارات نقل کرتے ہیں

حریت دہلی سے ہر اتوار کو پابندی وقت سے شائع ہو رہا ہے۔

حریت کی بے باک نکتہ چینی کی سارے ہندوستان میں دھوم ہے۔

حریت میں بلند پایہ تاریخی سیاسی ادبی اور علمی مقالات بے باک تنقیدیں نصیحت آموز افسانے بلند پایہ سیاسی و حکمی نظمیں مقالات ہوتے ہیں۔

حریت بہت ہی سستا مصور اخبار ہے پیشوا سے دوگنی سائز اور ۲۰ صفحے کی ضخامت ہے ہر صفحے پر ہاف ٹون بلاک کی تصاویر اور رنگین خوشنما ٹائٹل قیمت صرف سالانہ ہوگی۔

حریت کا نمونہ دیکھنے کی ضرورت نہیں آج ہی خریداری کے لیے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیجئے ناپسند ہونے پر اپنی قیمت واپس منگا لیجئے۔

روپیہ بھیجنے کا پتہ منیجر اخبار حریت اردو بازار جامع مسجد دہلی

فن خطابت

اگر آپ خدانخواستہ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن کو ملاحظہ فرمائیے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے آپ ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کریں گے قیمت ۸ر

قرآن ایک معجزنما کتاب ہے

حقائق و معارف فصاحت و بلاغت قرآن پاک پر اردو میں پہلی اور سب سے آخری کتاب ہے جو علامہ ابو النصیر صاحب آزاد کی تحقیق کے ۱۴ سالہ مطالعہ قرآن شریف اور تمام صحائف آسمانی کا نچوڑ ہے قرآن کے متعلق غیر مسلم رہنماؤں کے تبصرے سر آرات لفائر لشیل و منکرین کلام الٰہی کا اس کو سن کر مسلمان ہونا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجزنما ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لیے بہترین ہے سفید چکنا کاغذ قیمت ۸ر

مصری افسانے

مصر کے بین الاقوامی شہرت کے مالک حضرت علامہ محمد فرید علی کے شاہکار افسانوں کا ترجمہ اردو میں حضرت مولانا سید سجاد صاحب میرٹھی نے ترجمہ کیا ہے جو لوگ اچھے نادر معاشرتی اصلاحی افسانے چاہتے ہیں جن کو پڑھ کر پچھوا مدہ کڑا ہوا روزب اپنے گھر دل میں ان کو نہ مٹ سکے نقش کھو سکیں تو مصری افسانے مطالعہ کیجئے اس میں کئی افسانے تو بڑا کر کی تصاویر سے مزین ہیں

قیمت صرف ۸ر

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے ایسا کتاب کو مرتب کرایا ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں صرف ان مسائل کو لیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کیے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا دینی ضروریات کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے چاہئے۔ دینی ضروریات کو کم درست وکیل تجارت پیشہ ذہب نا واقف زمیندار اور صنعت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہئے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲؍

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی نہ پڑھ سکے ان کو کلید قرآن پڑھائیے دو مہینہ میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجائے گا جو بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے ان کو کلید قرآن پڑھائیے دو مہینہ میں کلام اللہ پڑھنے لگ جائیگا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جسکے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے قیمت فی جلد ایک ۸ر علاوہ محصول

تفسیر سورۂ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی جو بغاوت اور طغیانی کا زمانہ ہے اور قدم قدم پر مذہب کیلئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مسائل اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھتے ہی دل میں رہ جاتا ہے۔ یہ تفسیر بہت اہم ہے اور ایک ایک رات تو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیمت ۴ر

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب تھانوی حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار باطنی محتاج تعارف نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو ایک جگہ جمع کیا ہے اور دینی اور دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جسکا مدوا اس کتاب میں نہ ہو مرض کی شفا سب بلیات کی فاتح اور مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے جنتے وظیفے ہیں تاثیر کے نقش ہیں ۱۴۰ صفحہ کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ ہے اصلی قیمت ۱۲ر محصول ۳ر

حقوق و فرائض اسلام

یہ ایک ایسی لاجواب کتاب ہے جس کی ہر مسلمان کو اپنی زندگی میں ضرورت ہے پیدائش سے لیکر وفات تک جتنے حقوق و فرائض ایک مسلمان کے ذمہ ہیں ان سب کا مفصل تذکرہ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ اور دلائل عقلیہ سے اس کتاب میں ہے یہ بے مثل کتاب عربی فارسی کی تمام مستند کتابوں کے پچاس ہزار صفحات کا نچوڑ ہے عربی کے ساتھ ترجمہ و تشریح بھی ہے اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ۵۰۰ صفحے قیمت ۳ روپئے محصول الگ

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جسکے متعلق سر سید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر جاؤنگا۔ مسدس اسلام کی جوشیلی تاریخ اور مد و جزر اسلام پر لاکھوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی زیر اشتہار ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور تقطیع کا ہے سنہ ایسی بڑا دیباچہ ہے جس میں گویا شرح مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے بچوں کو یہ مسدس یاد کرا دیا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے۔

قیمت ۸ر

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین بدر الدین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۱۲۸ صفحہ کی کتاب ہے اس میں ہر مرض کا علاج روحانی درج ہے اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال و تعویذ ہیں اس میں ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تبحر علمی کے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن ہے ہر عمل تیر بہدف ہے دین و دنیا کی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔

قیمت ۵ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان اسلام کے بتائے اور آزمائے ہوئے طریقے سے یہ کام کرنے سے پہلے روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو جس میں علم قیافہ استخارہ قرآنی فالنامہ دیوان حافظ کا فالنامہ مثنوی شریف کا فالنامہ اسماء الٰہی کا فالنامہ اسماء نبی کا فالنامہ انگریزوں کا فالنامہ فرانس کا فالنامہ پارسیوں کا فالنامہ اعضا کے پھڑکنے سے فالیں روحانی عملیات درج ہیں قیمت بہت ہی کم یعنی صرف ۸ر

محصول الگ

جواہر خمسہ

عملیات مجربہ کی مخصوص کتاب ہے جو ہر عامل کے لیے تیر بہدف ہیں اس کے چار حصے ہیں اور ایک جا ہیں حصہ اول میں ختم قرآن بسم اللہ اور سورہ یٰسین کے مجرب اعمال اور نقوش ہیں حصہ دوم میں اسمائے باری تعالیٰ ختم خواجگان اور قرآن شریف کی ہر سورۃ کے اعمال و خواص حصہ سوم میں موکلات کے تابع ہونے کے اعمال درج ہیں حصہ چہارم اذکار کیلئے مخصوص ہے پانچویں حصہ میں اشغال ہیں آخر میں متفرق نقوش ہیں بڑی مجرب ہے قیمت بارہ آنے ۱۲ر

اسلام کے سورما پاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب میرزا حید عزیز حسن ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی اسلامی بہادری کا بحر ناپیدا کنار موجیں مارتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اتحاد کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی قیمت آٹھ آنے ۸ر

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو مرد کا ہو عورت کا ہو، خاوند کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائے تو احباب کا مسخر کرنا زن و مرد کا مطیع کرنا آقا و افسر پر قابو پانا مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرنا اس کے عامل کیلئے معمولی بات ہے قیمت ؁

معلم عربی

ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور جان جائے جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھ لے اگر معانی بھی نہ معلوم ہوں تب بھی الفاظ کے معانی ضرور معلوم ہو جائیں عربی پڑھنے کا قدیم طریقہ بہت دیر طلب تھا اسکے ابتدائی صرف و نحو ہی بھی چھڑا دیتے ہیں معلم عربی میں صرف و نحو کے طویل سلسلہ سے چھڑا کر عربی پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص تھوڑے تامل سے ایک سبق روزانہ پڑھکر تین ماہ میں خاصہ قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے قیمت صرف ۸ر

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جسے دیکھ کر پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھیے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے دو خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں متعدد حسین و جمیل فوٹو شامل ہیں۔ قیمت ۸ر

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں آجائے اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے بیوی کی تربیت کے لیے دلہا جو سالہا سال تک ندیں بہتے ہیں یہ بیان ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب گھر والی کی تربیت پڑھنا جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیونکر سگھڑ بن سکتی ہے اور شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی قیمت ۸ر

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی عورتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقہ سے نہیں چلا سکتیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک دفعہ آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور وہ ان میں تعلیم خانہ داری لگا۔ ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے نکلوا دیجئے سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت عہ

شریر لڑکی

ماں باپ کے لیے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے اگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی طلسمی کتاب بچی کی داستان ہے جو شریر بچیوں کو شریفانہ لکھنے میں مصروف کر کے نیک اور باسلیقہ بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور خانہ داری سلیقہ شعاری آجاتی ہے اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے ختم کیے بغیر چین نہ آئیگا سفید چکنا کاغذ اچھی لکھائی ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۸ر

تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کے سورت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی کی عرق ریزی کا شاندار کارنامہ اور ایسی تفسیر جس کو ہر مفسر نے اپنی شمع راہ بنایا ہے اب بھی ویسی ہی مقبول ہے جیسی پہلے تھی۔ اس کے قدر دان اب بھی اس کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہدیہ ہو جاتی ہے اتنی سستی پورے قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ پیشوا سے پوری رد کی تقطیع کے ۲۰۴ صفحے ہیں قیمت عہ محصول ڈاک ۸ر

پیام خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب و فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات۔ یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ ڈھنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہیں مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں چھپے تھے اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سوانح اور رباعیوں کی شرح نہایت دلچسپ انداز میں لکھی ہے شروع میں عمر خیام کا فوٹو ایک درجن رباعیوں کی تصویر کیا ہے قیمت ۱؁

درس معاشرت

ملیہ نازانشاپرداز نے نو رکیف عبرت خیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی ہوئی تصویر ہے۔ افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی عملی تعلیم دی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ضخامت ۲۰۰ صفحے۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف ۸ آنے ہے جلد طلب فرمائیں بہت کم ہیں۔ قیمت ۸ر آنے

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز ہو سکیں اور دیکھ کلبوں میں بلند اور کاروباری ہوش مند بن جائیں اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل ہے پھر آپ یہ کتاب منگا لیجئے جاپنے انداد انگریزی کے تین حصہ ہیں اور تینوں یکجا قیمت عہ

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کیلئے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار ہو سکتا ہے کہ تم معلومات قرآن کا مطالعہ کرو تم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ کی تلاوت کرو تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دوامی خوشیوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا کیا ہدایات فرمائیں ضخامت ۲۰۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی قیمت عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشوا دہلی

اسلامیہ دارالاشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی - اخلاقی - اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ۹ سال سے تبلیغ و اشاعت کے لیے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ

اعلیٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ

ممالک غیر سے

اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ ” ”

جلد ۱۹ | بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ مطابق جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶

شذرات

(سید عزیز حسن بقائی)

گذشتہ مہینہ

خرید کتب اور نئے خریداروں کی فراہمی کے اعتبار سے قطعاً ناکام رہا۔ فروخت کتب سے بھی رسالہ کا خرچ پورا نہ ہوا۔

قارئین کرام کو دونوں باتوں پر توجہ کرنی چاہیے۔ ورنہ اس طوفان سے پیشوا کی کشتی کا بچ نکلنا مشکل ہے

اسلامی تعلیم کی قیمت میں اضافہ

گذشتہ مہینہ سے اسلامی تعلیم کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے

اب اسلامی تعلیم بلا جلد کی قیمت ۸ علاوہ محصول ہے۔

پرانی قیمت پر کوئی صاحب طلب نہ فرمائیں۔ بہت ہی کم جلدیں باقی ہیں ختم ہونے پر جنگ کے خاتمہ پر ہی اس کی طباعت ہو سکے گی۔

پیشوا کی ایک نمایاں دینی خدمت

۱۹۳۲ء میں پیشوا کے ذریعہ دہلی کے اوقاف کی اصلاح کا کام شروع کیا گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلسل جدوجہد، غیر فانی صبر و استقامت کا نتیجہ یہ ہوا کہ پریس اور پلیٹ فارم سے تحریک اصلاح کی حمایت کی گئی۔ اور میں نے مولانا عبد الغنی صاحب کے ذریعہ دہلی وقف بل مرکزی اسمبلی میں پیش کرایا۔ سالہا سال کی جدوجہد اور مسلسل دوکاوشوں کے بعد یہ بل قانون بن گیا اور دہلی میں اس کا نفاذ ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ

یہ قانون باوجود نامیوں کے مسلمانوں کے لیے بہت مفید ہے۔ ڈھائی لاکھ روپے سالانہ کی بچت خرچ نکال کر ہو گی۔ اور یہ ڈھائی لاکھ روپے جو اب تک خائن متولیوں کے پیٹ میں جاتے تھے غریب مسلمانوں کے کام آئیں گے۔ بن سے دہلی میں کپڑے وغیرہ کے مل، شفاخانے، اسکول و کالج کھلیں گے۔ اور مسلمانوں کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو گا

تحریک اصلاح اوقاف کے مخالفین میں سب سے پیش پیش سید احمد امام جامع مسجد تھے۔ جو پچاس سال کی مسجد کا حساب دبائے بیٹھے ہیں جنھوں نے ۱۹۲۸ء میں اپنی اولاد کے نام چھ لاکھ روپے کی جائداد سب رجسٹرار دہلی کے سامنے بذریعہ رجسٹری ہبہ کی - اور تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی جائداد پر اب بھی بذات خود قابض ہیں - حالانکہ جس وقت وہ امامت پر قابض ہوئے تھے، تو ان کا کل اثاث البیت ۳۰ کی دوکان کی صورت میں ۵۰ روپے کا تھا۔ تمام عمر انہوں نے شاہانہ ٹھاٹھ سے زندگی بسر کی۔ اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور ان کو اعلیٰ درجہ کی ملازمتیں اپنے زبردست سرکاری رسوخ سے دلوائیں۔

یہ امام اول درجہ کا خائن ہی نہیں ہے۔ بلکہ اول درجہ کا

سید عزیز حسن بقائی (ایڈیٹر) پرنٹر پبلشر نے [illegible]

سازشی اور جاہل ہے۔ میں نے اس کی شاہی امامت اور سیادت کو کئی سال پہلے میں نے حریت میں ایک ہزار روپے کے ذریعہ چیلنج کیا۔ لیکن اس میں ہمت نہ ہوئی کہ یہ اس چیلنج کو قبول کرتا۔ حالانکہ دنیا کو اس دھوکہ میں اس نے مبتلا کر رکھا تھا کہ اس کے مورث اعلیٰ کو شاہجہاں نے بخارا سے شاہی فرمان کے ذریعہ طلب کیا تھا۔ وہ نسلاً سید ہے لیکن نہ یہ شاہی فرمان دکھا سکا اور نہ نسب نامہ پیش کر سکا اور نہ تاریخ سے اپنا دعویٰ ثابت کر سکا۔

چونکہ میں نے اس سرکار پرستی کے بخیے کو ادھیڑ کر دیا تھا اس لیے میرے راستہ میں جو مشکلات پیدا کی گئیں۔ ان میں قاتلانہ حملے اور دہلی کے باہر سے فرضی مقدمات دائر کرانے بھی تھے۔

متعدد اخبارات میں میرے خلاف نہایت مکروہ پراپیگنڈہ کیا گیا۔ حکام کو میرے خلاف بھڑکایا گیا۔ پیشوا اور حریت کی زندگی کو ختم کرنے کے لئے ایسے ناروا وسائل اختیار کیے گئے۔ گنڈوں کی سرپرستی کی گئی۔ لیکن اسلام کے حی القیوم خدا نے میری حفاظت کی اور آج امام جامع مسجد سے بیک بینی و دو گوش نکالا جا چکا ہے۔ اگرچہ خس کم جہاں پاک ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی اس کی اولاد بیک ملازم کی حیثیت سے باقی ہے۔ انشاء اللہ زندگی کے آخری سانس تک مسجد کے مفاد کے لیے اس کی مخالفت جاری رہے گی

اوقاف دہلی کے لیے جو کام ہوا۔ اور اس میں جو کامیابی ہوئی۔ اس پر ہندوستان کے ہر حصہ سے مجھے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ لیکن پیشوا بھی اس شاندار دینی خدمت پر حقیقی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ پیشوا کے خریدار جن کی مخلصانہ دعائیں اگر میرے شامل حال نہ ہوتیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ جس سرکار پرستی کے ابوالہول نے مرزا حیرت کو قید کرانے مولانا محمد علیؒ کو نظر بند کرانے اور دوسرے حامیان کو صلاح کو مشکلات میں مبتلا کرانے کی سرکاری کرامتیں دکھائی ہوں۔ وہ ایک بے کس و بے نوا کے لیے کیا کچھ نہ کر گذرا ہوگا۔ لیکن نمبر دو سے ابراہیمؑ کو فرعون سے موسیٰ کو جس خدا نے بچایا تھا۔ وہ زندہ تھا۔ اور اس کی غیبی نصرت فرمائیاں میری معاون تھیں جنھوں نے میری حفاظت کی۔ اور میں اکبر ذرہ نواز کے فضل لازوال سے اپنے مشن میں کامیاب ہو کر سربلند ہوا امام ناکام اور سرنگوں ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

اگر دہلی وقف جن کو بنیاد بنا کر تمام ہندوستان کے اسلامی اوقاف کی واگذاری کی تحریک شروع کی جائے تو یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی تمام قومی ضروریات اوقاف کی آمدنی سے پوری ہو سکتی ہیں لاکھوں مسلمان مزدور اپنے طور میں کھپ سکتے ہیں۔ ہزاروں انجینئر پیدا ہو سکتے ہیں۔ سینکڑوں سائنس داں بن سکتے ہیں۔ سینکڑوں صنعتی درسگاہیں قائم کی جا سکتی ہیں۔

غرض کہ اگر مسلمان صرف اوقاف کو صحیح ہاتھوں میں منتقل کردیں تو ان کی کایا پلٹ سکتی ہے اور ان کا شمار زندہ قوموں میں کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ مسلمان اپنے نالائق اور بے ایمان لیڈروں کی بدولت تباہی کے ایسے گڑھے میں گر پڑے ہیں کہ جب تک کسی معجزہ کا ظہور نہ ہو۔ ان کی حالت درست ہونے کا کوئی امکان نہیں نظر نہیں آتا۔

ایک جائز مطالبہ

۴ مئی کے اخبارات میں ایک مدلل بیان لبرل لیڈرز کی جانب سے شائع ہوا ہے، جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ

(۱) نظربندوں پر جو الزامات ہیں، ان کی تحقیقات کے لیے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے۔

(۲) اگر کمیشن مقرر کرنا مناسب نہ ہو تو ان کو رہا کر دیا جائے۔

ہم ان دونوں مطالبوں کو ملک کے امن انصاف اور لڑائی کو جلد از جلد فاتحانہ طریقہ سے ختم کرنے کے لیے اشد ضروری سمجھتے ہیں لیکن توقع نہیں کہ لارڈ لنلتھگو، سر ایمرے، مسٹر چرچل کے اتحاد ثلاثہ کی موجودگی میں کسی وقت بھی حکومت ایسا قدم اٹھائے جو رجعت پسندی کے خلاف ہو اس لیے اس جائز مطالبہ کی معقولیت کو تسلیم کرنے کے باوجود بھی نہ کیس چلائے جائیں گے اور نہ وہ رہا ہوں گے۔

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی۔

حکومت کی ناکامی

بڑے رنج اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نفع اندوزوں کی چالاکیوں کا مقابلہ نہ کر سکی۔ اس کے آرڈیننس عوام کی پریشانی کے انسداد میں قطعاً ناکام رہے۔ حکومت کی تمام تجویزیں فیل ہو گئی کاغذ کپڑا، گیہوں وغیرہ کا کنٹرول بری طرح ناکام رہا اور سالہا سال میں بھی حکومت اس قابل نہ ہو سکی کہ وہ رعیت کی مشکلات کا خاتمہ کرتی۔

گرانی اب اس درجہ پر پہنچ گئی ہے جہاں مریض کو قابل طبیب اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور مرض لاعلاج ہو جاتا ہے لیکن کیا حکومت کے کارندے یہ سمجھتے ہیں کہ عوام الناس

مصائب کو اسی طرح خاموشی سے برداشت کرلیں گے؟ اور کیا ان کے نزدیک اس صبر کی اس برداشت کی کوئی حد نہیں ہے؟ اور کیا وہ حکومت کامیاب کہی جاسکتی ہے جو اپنے قوانین سے نفاذ میں اس درجہ فیل ہوئی ہو کہ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی شرم آئے

ہم جانتے ہیں کہ ہماری آواز شملہ کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتی ہمیں معلوم ہے کہ نقار خانے میں طوطی کی آواز کی کیا حیثیت ہوتی ہے لیکن پبلک مفاد کا تقاضہ کیا ہے۔ اس کو جانتے ہوئے ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ حالات سے باخبر ہونے کے باوجود ہم اپنا فرض ادا کریں چنانچہ اسی فرض کے پیش نظر ہم حکومت کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس حد سے زیادہ گرانی کا جلد از جلد بندوبست کرے اور اس سیلاب کے آنے سے پہلے بند باندھ لے، جو اگر آتا ہے تو خس و خاشاک کو بہا کرلے جاتا ہے۔

ہاتھی کے دانت

ہندوستان کے دو صوبوں (سندھ۔ بنگال) میں کولیشن منسٹریاں لیگ کی سرپرستی میں قائم ہو چکی ہیں، اور اب تیسری صوبہ سرحد میں قائم ہوئی ہے۔

ان تینوں صوبوں میں بساط سیاست کے پٹے ہوئے مہرے کانگریسی رہنماؤں نے اسیر فرنگ ہونے کی خوشی میں لیلائے وزارت کے عشق میں مجنوں بنے ہوئے ہیں، لیکن ان مہا بھائی شتر مرغوں کی حالت قابل رحم ہے جو ایک ہی وقت میں قوم پرست بھی ہیں اور فرقہ پرست بھی، انکے اعلانات بڑے پر جوش ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کی جانشینی کا حق اگر کسی کو ہے تو وہ مہاسبھا کو ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب وزارت کی ہڈی ان کے آگے لیگیوں نے ڈالی، سارے اصول قوم پرستی، ہندو دوستی کے دعوے ختم تھے ہے۔ ان دعوؤں پر، اور لعنت ہے ان اصولوں پر۔

سنا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ ثبوت اگر درکار ہو تو ان تجاویز کو ایک مرتبہ پڑھ لو، جو مہاسبھا نے گذشتہ چھ مہینے میں پاس کی ہیں اور عمل کے میدان میں ان سورماؤں نے جو کرتب دکھائے ان پر غور کرلو۔ یہ سب ہی ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔

لیکن یہ گفتار کے غازی اس وقت کہاں چھپیں گے جب کانگریسی شیر پنجروں سے نکلیں گے اور ان لومڑیوں پر زمین تنگ ہو جائے گی۔

دیوبند میں گڑبڑ

جب سے مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے سپرد دار العلوم دیوبند کا ادارہ ہوا تھا، ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ ڈکٹیٹر تسلیم کرلیے جائیں لیکن ان کے اس ارادہ میں سب سے زیادہ حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی شخصیت حائل سمجھی گئی۔

چنانچہ یہ مشکل بھی آسان ہو گئی، حضرت مولانا اسیر فرنگ ہوئے سب ارمان پورے ہوا، لیکن طلبا قبضہ میں نہ آئے، سالانہ امتحان ملتوی کردیا گیا، پر دیگر طلبہ کا دانا پانی بند کیا گیا، دار الاقامہ میں تالے ڈالے گئے۔ مقامی حکام اور حکومت نظام کی خواہش کے اظہار کی آڑ لی گئی لیکن پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔

یہ سب حالات میرے علم میں آتے رہے لیکن دار العلوم کا مفاد یہ چاہتا تھا کہ میں خاموش رہوں۔ حال میں مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا ایک مضمون میری نظر سے گذرا ہے اس لیے مسلمانوں کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ میں اس مضمون کا پول کھول دوں اور اس مولویانہ فریب کی حقیقت سے مسلمانوں کو آگاہ کردوں۔

خدا کی قسم میں مولانا شبیر احمد صاحب کے علم و فضل ان کی قوت تقریر و تحریر کا معترف ہوں، لیکن اس مرد مجاہد (شیخ الہند) کے اس گھنٹہ کی قیمت جو جیل میں گذرا، عثمانی صاحب کا تمام عمر کا زہد و تقویٰ (اگر ہو) اور علم و فضل سے زیادہ ہے۔

جس مکاری کا اس بیان میں مظاہرہ کیا گیا ہے، اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ مولانا عثمانی صاحب حضرت شیخ الہند کی جگہ اور ادارہ اہتمام پر کلیتاً قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ اور اس میں ناکامی کے بعد بصد مایوسی یہ اعلان کیا گیا ہے، جس کے ایک ایک لفظ کی تردید واقعات و حقائق سے پیشوا میں مسلسل کی جائے گی۔

اگر مولانا عثمانی صاحب اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاتے تو صدر مدرسی کے علاوہ حکومت نظام اور برٹش گورنمنٹ ان کی ان وفادارانہ خدمات کا کیا صلہ دیتی، اس پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم ایک غیر خوشگوار فرض پیشوا کے ذریعہ انجام دیں گے، خداوند قدوس ہمیں ناانصافی اور حق فراموشی کے گناہ سے بچائے، اور عدل کے ساتھ کلمۃ الحق کہنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

شہید راہ آزادی

۱۴ مئی کی رات کو یہ اندوہ ناک خبر ریڈیو پر سنی گئی کہ سندھ کے سابق وزیر اعظم پر دو نامعلوم اشخاص نے ریوالور سے حملہ کیا اور وہ اسی وقت فوت ہوگئے"

یہ حملہ آور کون تھے؟ انہوں نے حملہ کیوں کیا؟ ابھی تک راز میں ہے اور سندھ میں لیگ و کانگریس میں جو کشمکش ہے۔ اس

کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ راز کبھی افشا بھی ہوگا یا نہیں؟ اگرچہ ہماری دلی خواہش یہی ہے کہ ملزم کیفر کردار کو پہنچیں۔ اور جو قیاسات آزاد خیال مسلمانوں کے ہیں۔

حملہ کی جو تفصیلات آئی ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے ایک وسیع سازش ہے کیونکہ اس سے پہلے دو مرتبہ ان کی جان لینے کی کوشش کی گئی تھی۔

مرحوم کو علم تھا کہ ان کے خلاف کوئی طاقت ور جماعت سازش کر رہی ہے، جس کا انہوں نے کئی بار تذکرہ بھی کیا تھا۔

نیز سندھ میں وڈیرا کا قتل ایک عام بات ہوگئی ہے، کیونکہ مشہور ہے کہ وہاں غنڈوں کی سرپرستی بڑے بڑے زمیندار اور حکام ان حضرات کرتے ہیں

قارئین پیشوا بھولے نہ ہوں گے کہ لیگ کے ڈکٹیٹر کو سب سے پہلے سندھ میں مرحوم ہی نے چیلنج دیا تھا اور وہ لیگ کی واحد نمائندگی کی راہ میں ہمالہ پہاڑ کی طرح حائل تھے۔

لیگ کے مخالفوں کے خلاف جاہل عوام کو کس طرح مشتعل کیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت درکار ہو تو لیگ کے الیکشنوں اور لیگ کے جلسوں کی روئداد کی ورق گردانی کرنی کافی ہے۔

پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جس طرح مولوی مظہر الدین کے قاتل بعض آتش بیان مقرروں کی تقریروں سے متاثر ہوئے تھے اسی طرح شہید راہ آزادی اللہ بخش مرحوم کے خلاف جو زہر لیگی مقررین نے اگلا ہے اس کا فوری نتیجہ یہ حملہ ہوا۔

ہو سکتا ہے کہ وزارتی کشمکش سے نجات حاصل کرنے کے لیے کرایہ کے آدمیوں سے کام لینا ثابت ہو جائے۔

بہرحال جب تک ملزم گرفتار ہو کر عدالت سے سزایاب نہ ہوں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس حادثہ کے پس پشت کون سی طاقت تھی، اور اس میں کون کون ملوث ہے اور سندھ کے لیگی اپنے سب سے بڑے مخالف کے مرنے کے بعد سب سے زیادہ مداح کیونکر بن گئے؟

مرحوم لیگ کے خلاف سب سے بڑی نمائندہ اور طاقتور آرگنائزیشن (آزاد مسلم کانفرنس) کے صدر تھے اور آزادی پسند مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کے رہنما کی حیثیت سے لیگ کو ہمیشہ چیلنج کیا کرتے تھے۔ وہ دو مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہوئے، اور ان کو اکثریت میں ہوتے ہوئے وزارت عظمیٰ سے علیحدہ کیا گیا جس سے برطانوی آٹانومی کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا۔

مجھے دہلی میں ان کو ۲ مرتبہ بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ جبکہ میں آزاد کانفرنس کے لیڈر کیمپ کا انچارج تھا اور میری مستعدی کا ان پر بے حد اثر تھا۔ انہوں نے بارہا سندھ آنے کا وعدہ لیا

مگر اس کا ایفا نہ ہو سکا، وہ نہایت منکسر المزاج، بے حد خلیق اور بلند کیریکٹر رہنما تھے۔ ان کے دل میں ہندوستان کی آزادی اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے غیر معمولی تڑپ تھی اور اگر کانگریسی رہنما نظر بند نہ کر لیے جاتے تو یہ سہرا ان کے سر بندھنے والا تھا کہ مسلمانوں کے تمام جائز مطالبات کی منظوری کا اعلان کانگریس کی جانب سے ہو جاتا، اور مسلم لیگ کف افسوس مل کر رہ جاتی۔

اگرچہ لیگ کی واحد نمائندگی کی راہ کا سب سے بڑا روڑا ہٹ گیا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ آزادی پسند مسلمان آزاد مسلم کانفرنس کے زندہ رکھنے کی انتہائی کوشش کریں گے اور کوشش کریں گے کہ سندھ کے افسر تفتیش کنندہ کو ہر ممکن امداد سراغرسی میں دیں اور اس سازش کو بے نقاب کرنے کے لیے پوری طرح کوشش کریں جو ان کے خلاف سندھ میں عرصہ سے نشوونما پا رہی تھی۔

ہمیں مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بھائی حاجی مولا بخش اور ان کے صاحبزادگان سے اس حادثہ جانکاہ میں دلی ہمدردی ہے اور ہم ان کے لیے دست بدعا ہیں کہ خداوند قدوس ان کو صبر جمیل اور مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین بجاہ سید المرسلین۔ افسوسناک اطلاع یہ ہے کہ دہلی گورنمنٹ نے مرحوم کی یاد میں تعزیتی جلسہ کی اجازت نہیں دی، حالانکہ لیگ

جن

خریداران صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے اس میں

> ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا
> نمبر خریداری
> ہے

اگر آپ سال آئندہ کے لیے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم کر لیجئے اور سب کی قیمت آج ہی بحضور رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ خود سال آئندہ کے لیے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ سال آئندہ کے لیے خریداری منظور نہیں آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹرڈ خریداری سے بصد افسوس خارج کر دیا جائے گا اور اگر آپ نے منی آرڈر بھیجا یا عدم خریداری کا خط لکھ کر تو حسب دستور یہ سمجھا جائیگا کہ آپ سال آئندہ کے لیے خریداری منظور کرتے ہیں اور وی پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

ادب نبوی صلعم

(حضور سرورکائنات کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب کتاب)

حضرت آغا رفیق صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

۳۔ تھوڑے آدمی بہت سے آدمیوں کو سلام کریں: اس کی مصلحت یہ ہے کہ اگر بہت سے آدمی تھوڑے سے آدمیوں کو سلام کریں گے تو تھوڑے آدمیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے گا کہ ہم بڑے آدمی ہیں کہ ہم کو بہت سے آدمی سلام کرتے ہیں دوسری مصلحت یہ ہے کہ تھوڑے آدمیوں کی رفتار زیادہ آدمیوں سے تیز ہوتی ہے اس لیے تھوڑے آدمیوں کو آنے والے کے مانند قرار دیا گیا اور بہت سے آدمیوں کو بیٹھے ہوئے اشخاص کی مانند۔ تیسری مصلحت یہ ہے کہ تھوڑے آدمیوں کا سلام کرنا آسان ہے، بہت سے آدمیوں کے سلام کرنے میں کلفت ہے۔ ان تمام مصالح کی بنا پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑے آدمی بہت سے آدمیوں کو سلام کریں۔

بعض علما کی رائے ہے کہ عام راستوں پر چلنا چونکہ بازاروں میں چلنے کا حکم رکھتا ہے اس لیے بازاروں اور عام راستوں میں ہر شخص کو سلام کرنا ضروری نہیں ہے، اس لیے کہ اگر ایسا کیا جائے گا تو راستہ چلنا دشوار ہو جائے گا اور ضروری کاموں میں سخت حرج واقع ہوگا۔ البتہ مناسب یہ ہے کہ راستہ یا بازار میں کوئی خاص شخص مل جائے تو اس کو سلام کیا جائے۔

(۴۹) سونا چاندی اور ریشم کے استعمال کا بیان

عن البراء بن عازبؓ قال امرنا رسول اللہ صلعم بسبع ونہانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض واجابۃ الداعی ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام وتشمیت العاطس ونہانا عن آنیۃ الفضۃ وخاتم الذہب والحریر والدیباج والقسی والاستبرق والمیثرۃ الحمرا رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وغیرہم

براء بن عازبؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو حکم دیا (۱) جنازہ کے ساتھ جانے کا (۲) بیمار کی عیادت کا (۳) دعوت کو قبول کرنے کا (۴) مظلوم کی مدد کرنے کا (۵) قسم کو پورا کرنے یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا (۶) سلام کا جواب دینے کا (۷) چھینک کا جواب دینے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو (۱) چاندی کے برتن استعمال کرنے سے (۲) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۳) ریشم کو پہننے سے (۴) قسی کپڑے کو جو ریشم اور کتان سے بنایا جاتا ہے استعمال کرنے سے (۵) اطلس کو پہننے سے (۶) استبرق کے استعمال سے (۷) سرخ زین پوش کو استعمال کرنے سے۔

تشریح الفاظ جنائز (جیم کا زبر اور زیر دونوں درست ہیں) جنازہ کی جمع ہے جنازہ اس تخت یا حوضہ کو کہتے ہیں جس میں میت کو رکھا جائے نعش کو بھی جنازہ کہتے ہیں بعض کا خیال ہے بکسر جیم نعش اور بفتح جیم میت کے معنی رکھتا ہے۔

عیادۃ مطلق زیارت کو کہتے ہیں۔ عرف عام میں مریض کی زیارت کو عیادت کہا جاتا ہے۔ برّ القسم وابرار قسم کو پورا کرنا یا قسم کو سچا کرنا۔

عطاس ناک سے ہوا کا خارج ہونا یا ارادہ کے ساتھ ہوا خارج کرنا جس میں سماعت کے قابل آواز بھی شامل ہو عطاس کہلاتا ہے۔

تشمیت خیر و برکت کی دعا کرنا یہ لفظ شوامت سے ماخوذ یا مشتق ہے جس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اے چھینکنے والے خدا تجھ کو شماتت سے دور رکھے۔ شوامت کے معنی قیام و ثبات کے بھی ہیں اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اے چھینکنے والے خدا تجھ کو اپنی طاعت پر ثابت و قائم رکھے بعض علما کا خیال ہے کہ تشمیت کی اصل تسمیت ہے جس کے معنی سمت یا طریق کے ہیں اس صورت میں معنی ہدایت کے ہوں گے۔ آنیہ اناء کی جمع ہے جس کے معنی برتن کے ہیں۔ دیباج اس کپڑے کو کہتے ہیں جو ریشم اور کتان سے بنایا جائے عرب میں یہ کپڑا مصر سے آیا کرتا تھا اور مقام قس سے منسوب تھا جو سمندر کے کنارہ مصر کا ایک گاؤں ہے اور بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ قسی اصل میں قزی تھا جو ریشم کی ایک خاص قسم قز کی طرف منسوب ہے زے کو سین سے بدل لیا گیا ہے استبرق ریشم کے موٹے کپڑے کو استبرق کہتے ہیں میثرہ وہ چارجامہ یا زین ہے جس کو عرب عورتیں اپنے شوہروں کے لیے تیار کرتی تھیں اور جو ریشم اور اون سے بنایا جاتا تھا۔ بعض علما کہتے ہیں میثرہ صرف اس زین کو کہتے ہیں جو خالص ریشم سے بنائی جائے۔ ابوعبید کی رائے ہے۔ میاثر عجمی سواروں کا زین یا زین پوش تھا جو دیبا اور حریر سے بنایا جاتا تھا۔

تشریح معانی حضورؐ نے سات باتوں کو کرنے اور سات باتوں کو نہ کرنے کا حکم دیا ہے جن سات باتوں سے آپ نے منع کیا ہے وہ تین باتوں میں منحصر ہیں یعنی چاندی کے برتن استعمال نہ کرنا سونے کی انگوٹھی نہ پہننا۔ اور ریشم کی تمام اقسام کو استعمال نہ کرنا اس تقسیم سے سب دس چیزیں ہوئیں جن کی تشریح یہ ہے

۱۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔ جب کوئی مسلمان دنیوی زندگی سے

نجات پا جائے تو اس کی عزت کرنے۔ عہد کو وفا کرنے اور اپنے حق اخوت کو بجا لانے کے لیے مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس کے جسم کو سپرد خاک کر دے اس بناء پر ہم کو چاہیے کہ ہم مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائیں آگے یا پیچھے۔ دائیں یا بائیں لیکن ہر حال میں جنازہ کے قریب رہیں اس پر نماز پڑھیں اور پھر اس کو قبر میں دفن کر دیں یا منزل مقصود کی طرف روانہ کر دیں۔ ہمارا یہ فعل میت کے ساتھ اس اعتبار سے احسان ہوگا کہ ہم نے اس کے ساتھ بھلائی کی ہے اس کے جنازہ میں شامل رہے ہیں اس پر نماز پڑھی ہے میت کو کاندھوں پر اٹھایا ہے۔ دفن کیا ہے اور اس کے حق میں استغفار و دعا کی ہے اور اس اعتبار سے میت کے اقرباء پر احسان ہوگا کہ ہم نے ان کی مصیبت میں ان کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔ اور ان کے فوت شدہ عزیز کی تجہیز و تکفین اور تشییع و تدفین میں شریک رہے ہیں اور خود اپنے آپ پر اس اعتبار سے احسان کیا ہے کہ ہم نے جنازہ میں شریک ہو کر۔ اور جنازہ کی نماز پڑھ کر ثواب حاصل کیا ہے موت کی پکار سے عبرت حاصل کی ہے اور عالم آخرت کی یاد تازہ کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ موت اور آخرت کی یاد زندہ قلوب کو بھلائی کی طرف متوجہ کرتی اور برے کاموں سے نفرت دلاتی ہے چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معها حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط	جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت اور طلب ثواب کی غرض سے جائے اس کے ساتھ رہے اس پر نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جن میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے (یعنی ثواب عظیم) اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن میں شریک نہ ہو اس کو ایک قیراط (یعنی آدھا) ثواب ملے گا

علما کہتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ جانا سنت ہے خواہ کسی کا جنازہ ہو اور حضور نے عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۔ بیمار کی عیادت حدیث نمبر ۳۹ میں اس مسئلہ پر کافی بحث کی جا چکی ہے۔

۳۔ دعوت قبول کرنا بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث درج ہے

ان رسول الله صلعم قال اذا دعى احدكم الى وليمة فليأتها وفي رواية لمسلم اذا دعا احدكم اخاه فليجب عرسا كان او نحوه	حضور نے فرمایا ہے تم میں سے جس شخص کو ولیمہ میں بلایا جائے وہ ضرور شامل ہو اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں تم میں سے جس کو اس کا مسلمان بھائی بلائے وہ ضرور دعوت میں شریک ہو خواہ ولیمہ کی دعوت ہو یا کسی قسم کی کوئی اور دعوت

دعوت کی مختلف نوعیتیں ہیں تقریب کی دعوتیں مثلاً شادی کی بچہ پیدا ہونے کی۔ اور ختنہ وغیرہ کی دعوتیں۔ کسی مقصد میں کامیابی اور مرض سے شفا کی دعوتیں کسی خاص غرض کو حاصل کر لینے کی دعوت محض دوستوں کی خوشنودی کی دعوت۔ اظہار احسان و سلوک کی دعوت ان تمام دعوتوں میں اگر شریعت کے امور ممنوعہ سے پاک ہوں مسلمان کا بلانے پر شریک ہونا مناسب و ضروری ہے۔

ایمان کا اقتضاء یہ ہے کہ انسان جس چیز کو اپنے لیے پسند کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی اس کو پسند کرے یا یہ کہ جس چیز کی محبت دل میں رکھتا ہے مسلمان بھائی کے لیے بھی اس کو محبوب رکھے اور یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے کہ محبت ایک قلبی جذبہ اور اندرونی شعور ہے اور اس اندرونی جذبہ و شعور کا اظہار اعمال سے ہوتا ہے مثلاً یہ کہ اگر تو اے مسلمان! اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھتا ہے تو اس کی دعوت کو قبول کر اور اس کی مسرت میں شریک ہو کہ تیرا یہ عمل تیری محبت کا ثبوت ہوگا

خدا نے مسرت کا جو موقع اس کو دیا ہے اپنی شرکت سے اس امر کی دلیل پیش کر کہ تو بھی خدا کی اس نعمت سے مسرور ہے، اتنا مسرور کہ گویا تو بھی اس نعمت سے سرفراز ہوا ہے۔ اس طرز عمل سے مسلمانوں کے تعلقات مضبوط ہوں گے اور وہ متحد و یکدل رہیں گے اسی لیے حضور نے بار بار اس کی تاکید کی ہے اور دعوت میں شرکت کو ضروری قرار دیا ہے اے مسلمان! اگر تو کسی مسلمان کی دعوت کو بلا عذر قبول نہ کرے گا۔ تو گویا تو اس کو رنج و صدمہ پہنچائے گا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس کے قلب میں غبار پیدا کر دے گا اور بہت ممکن ہے تیرے اس عمل سے تعلقات منقطع یا کمزور ہو جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ دعوت قبول نہ کرنے سے عداوت و نفرت پیدا ہو جائے۔

باقی رجب میں

ضروری تصحیح

جمادی الاول کے پیشوا میں ادب نبوی کے مضمون میں یہ عبارت اندراج سے رہ گئی۔

ادب نبوی صفحہ ۱۷ کالم دوسرا۔ سطر ۲۲ کے بعد

(۶۵)

مسلمانوں کو سلام کرنے کا بیان

عن ابي هريرة رضـ قال قال النبى صلعم الراكب على الماشي والماشي	ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور نے فرمایا ہے سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے

احکام القرآن

(قرآنی احکام پر ایک سلسلہ لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لیے لکھی گئی)

(از حضرت علامہ نیاز فتح پوری)

(گزشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت یعلیٰ بن امیہ نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ سے عرض کیا: "جبکہ ہم امن کی حالت میں ہیں نماز میں قصر کرنا کہاں تک درست ہے؟" حضرت عمرؓ نے فرمایا: "مجھ کو بھی تمہاری طرح اس پر تعجب ہوا تھا میں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنے مشتبہ کو پیش کیا تو حضورؐ نے فرمایا قصر نماز خدا کی طرف سے صدقہ ہے تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو۔" اس سے یہ معلوم ہوا کہ فتنہ کا خوف قصر کے لیے شرط نہیں ہے اور سفر کی حالت میں پوری نماز پڑھنا ناجائز ہے اس لیے کہ پوری نماز کا پڑھنا یہ بتاتا ہے کہ خدا کے صدقہ کو قبول نہیں کیا گیا پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ قصر سے مراد چار رکعت والی نمازوں کا قصر ہے نماز کے اوصاف یعنی قرات رکوع سجود اور تسبیح وغیرہ قصر مراد نہیں ہے

(۹۵)

جماعت سے نماز خوف پڑھنے کا بیان

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ
الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ
وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى
لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ
بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ
كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ
تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ وَ
خُذُوْا حِذْرَكُمْ
اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا۔

اے محمدؐ! جب تم ان (مسلمانوں) میں
ہو اور نماز کے سبب تم اُن کو کھڑا
کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت
تمہارے ساتھ ہتھیار لیے ہوئے
کھڑی ہو۔ پھر جب وہ سجدہ کر چکے
تو پیچھے ہٹ جائے اور پھر دوسری
جماعت جنھوں نے نماز نہیں پڑھی
ہے وہ آکر تمہارے ساتھ نماز میں
شریک ہو اور اپنا بچاؤ اور اپنا
ہتھیار تھامے رہیں کافر تو چاہتے
ہیں کہ تم کسی طرح اپنے ہتھیاروں
اور سامان سے غافل ہو جاؤ
تو وہ دفعتاً تم پر ٹوٹ پڑیں اگر تم کو
مینہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو کوئی
گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیار رکھ دو
اور ہوشیار رہو اللہ نے ذلت
والا عذاب کافروں کے لیے تیار
کیا ہے

تفسیر اس آیت میں خوف کی حالت میں جماعت سے نماز پڑھنے کا بیان ہے آیت میں اگرچہ خوف کا ذکر نہیں ہے لیکن اس سے پہلی آیت میں

چونکہ خوف کی حالت کا بیان ہو چکا ہے اس لیے اسی بیان پر اکتفا کی گئی ہے آیت کا مطلب یہ ہے کہ خوف کی حالت میں جب تم اپنے صحابہ کے ساتھ ہو اور تمہارا یہ ارادہ ہو کہ ان کے ساتھ جماعت سے تم نماز پڑھو تو تم ..... اپنے ساتھ والوں کی دو جماعتیں بنا لو ایک جماعت تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہے اور اپنے ہتھیاروں کو اپنے پاس رکھے اگر ہتھیاروں کو پاس رکھنے کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو دشمن کے مقابلہ پر ہیں تو مراد یہ ہوگی کہ جس قدر ہتھیار ممکن ہوں اپنے پاس رکھیں اکثر علماء اسی مراد کے قائل ہیں اور اگر مراد وہ جماعت ہے جو نماز میں شریک ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ ایسے ہتھیار اپنے پاس رکھے جو نماز میں مخل نہ ہوں جیسے تلوار اور خنجر ابن عباسؓ اسی کے قائل ہیں۔ پھر جب وہ جماعت جو اے محمدؐ تمہارے ساتھ نماز میں مشغول ہے سجدوں سے فارغ ہو جائے یعنی نماز کی ایک رکعت تمہارے ساتھ پوری کرے تو ہٹ کر دشمن کے مقابلہ پر چلی جائے اور وہ جماعت جو دشمن کے مقابلہ پر تھی اور نماز میں شریک نہ تھی اپنی جگہ سے ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائے اور ایک رکعت نماز تمہارے ساتھ پڑھے اور اپنے ہتھیاروں کو اپنے پاس رکھے۔

اس آیت میں نماز خوف کا بیان مجمل ہے اور تشریح کا محتاج ہے یعنی دونوں جماعتوں کی نماز کا بیان تفصیل سے نہیں کیا گیا ہے۔ ائمہ نے نماز کی ترتیب و تکمیل کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں تفسیر کشاف میں امام مالکؒ کا قول یہ بیان کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ارشاد فاذا سجدوا کے معنی یہ ہیں کہ جب وہ جماعت جس نے پہلی رکعت امام کے ساتھ پڑھی ہے اپنی نماز کو پوری کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب امام ایک رکعت نماز اس جماعت کو پڑھا دے تو وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہے اور اس عرصہ میں وہ جماعت خود دوسری رکعت پڑھ کر نماز کو پوری کرے اور دوسری رکعت کا سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ پر چلی جائے اور وہ جماعت .... جو دشمن کے مقابلہ پر تھی وہ آکر امام کے ساتھ اسی طرح ایک رکعت نماز پڑھے جس طرح پہلی جماعت نے پڑھی تھی یعنی امام دوسری رکعت اس جماعت کو پڑھا کر اپنی نماز کو پوری کر لیں اور یہ جماعت اپنی دوسری رکعت کو خود پوری کر لے اس طرح امام اور دونوں جماعتیں اپنی اپنی نماز کو پورا کر لیں۔ یہی مذہب امام شافعیؒ کا ہے ائمہ احناف کہتے ہیں کہ امام پہلی رکعت پہلی جماعت کو پڑھا دے اور یہ جماعت ایک رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر چلی جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے

مقابلہ پر تھی یہاں آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اس طرح امام کی دو رکعتیں پوری ہو جائیں گی وہ سلام پھیر کر اپنی نماز سے فارغ ہو جائے اور دوسری جماعت ایک رکعت تنہا یعنی امام کے بغیر پوری کرے لیکن اس میں قرأت نہ کرے اور سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ پر چلی جائے اور پہلی جماعت واپس آکر اسی طرح اپنی دوسری رکعت پڑھ لے اور اس رکعت میں قرأت کرے پہلی جماعت کے لیے قرأت اس لیے واجب ہے کہ وہ مسبوق ہے اور دوسری جماعت پر اس لیے ضروری نہیں کہ وہ لاحق ہے۔ تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جائے۔

احناف کا جو طریقہ اوپر بتایا گیا ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مشہور صحابی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے اسی طریقہ پر نماز خوف پڑھائی تھی۔

یہ تمام صورتیں سفر کی حالت کی ہیں اقامت کی حالت میں امام دو دو رکعتیں اسی طریقہ پر پڑھائے اور تین رکعت کی نماز میں دو رکعت پہلی جماعت کو اور ایک رکعت دوسری جماعت کو پڑھائے

علماء و فقہاء کے مذکورہ بالا مذاہب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نماز خوف جماعت کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ حضورؐ کے بعد بھی مشروع و جائز ہے امام ابو یوسفؒ کی رائے یہ ہے کہ جماعت سے نماز خوف کی اجازت جو تکؔ آیت میں حضورؐ کی شرکت کی شرط سے دی گئی ہے اس لیے حضورؐ کے بعد نماز خوف باجماعت مشروع نہیں ہے دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ آیت کا مقصود حضورؐ کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ حضورؐ کی تعلیم ہے کہ آپ کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا جائے

مذکورہ آیت کے جملہ ودّ الذین کفروا کا مطلب یہ ہے کہ کفار تو بس اسی خواہش مند ہیں کہ تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھائیں اور جب تم کو تنہا پائیں تم پر حملہ کر دیں اس لیے تم ہر حال میں مسلح رہو اور دشمنوں کو حملہ آوری کا موقع نہ دو پھر اگلے جملہ میں ان لوگوں کے لیے جو مریض ہوں یا بارش ہو رہی ہو اس کی اجازت دے دی گئی ہے کہ ایسی حالت میں ہتھیار اپنے پاس نہ رکھ سکو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نماز خوف کے مشروع ہونے کی بابت حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ ہم حضورؐ کے ساتھ قبیلہ جہینہ سے جہاد کر رہے تھے اور سخت مقابلہ جاری تھا اسی حالت میں ہم نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے آپس میں یہ کہا کہ اگر ہم یکبارگی مسلمانوں پر حملہ کر دیں تو معاذ اللہ ان کا خاتمہ کر دیں ہم کو اس کی خبر ملی تو لڑائی بند کر دینے کا ہم کو افسوس ہوا بعض صحابہ نے کہا جو کچھ ہو چکا ہو چکا اس کے بعد بہترین نماز کا وقت آ رہا ہے اس وقت دیکھا جائے گا عصر کا وقت آیا اور حضورؐ نے نماز پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی اور جماعت سے مذکورہ بالا طریقہ پر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ آیت کے جملہ والذین کفروا نحو کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضورؐ نے ایک غزوہ میں دشمنوں کو سخت شکست دی، ان کے اموال کو لوٹ لیا اور ان کے بچوں بالغ عورتوں کو غلام و لونڈی بنا لیا جب دشمن بھاگ گئے

اور امن قائم ہو گیا تو حضورؐ تنہا قضاء حاجت کے لیے جنگل میں تشریف لے گئے ایک کافر یعنی حویرث بن حارث محاربی کو اس کا پتہ چل گیا وہ اسلامی لشکر کی نگاہوں سے بچتا ہوا تنہا آیا اور حضورؐ کے سر پر پہنچ کر نیام سے تلوار کھینچ لی اور کہا "محمدؐ! تم کو میرے ہاتھ سے اب کون بچا سکتا ہے" حضورؐ نے فرمایا: "اللہ"! اور اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی "اے اللہ حویرث کی نسبت جو تیری رضا ہو اس میں میری مدد کر" اس کے بعد حویرث نے تلوار اٹھائی اور حضورؐ پر حملہ کرنا چاہا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گرا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضورؐ نے فوراً تلوار اٹھالی اور حویرث کے سر پر پہنچ کر فرمایا: "اب تجھکو کون میرے ہاتھوں سے بچا سکتا ہے" حویرث نے کہا: "میرا کوئی مددگار نہیں ہے" حضورؐ نے فرمایا "کہو اشهد ان لا اله الا الله و محمد رسول الله تاکہ میں تلوار کو تم سے ہٹالوں"۔ حویرث نے کہا: "میں یہ الفاظ تو نہیں کہوں گا لیکن اس کا اقرار کرلوں گا کہ آئندہ کبھی نہ تو تم سے لڑوں گا اور نہ تمہارے دشمنوں کی کوئی مدد کروں گا جب تک زندہ رہوں گا۔" حویرث کے یہ الفاظ سنکر حضورؐ نے اس کی تلوار اس کے حوالہ کر دی حویرث نے کہا: "محمدؐ! تم مجھ سے بہتر ہو" حضورؐ نے فرمایا: "ہاں میں تجھ سے زیادہ اس کا اہل ہوں" اس کے بعد حضورؐ لشکر میں واپس تشریف لائے اور صحابہ سے واقعہ بیان کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہر حال میں ہتھیاروں سے مسلح رہنے کو ضروری قرار دیا گیا

(۹۶)

بیمار کی نماز کا بیان

فاذا قضيتم الصلوٰة فاذكروا الله قياما وقعودا وعلىٰ جنوبكم فاذا اطمأننتم فاقيموا الصلوٰة ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا۔	جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہو پھر جب اطمینان ہو جائے تو معمول کے مطابق نماز پڑھو۔ بے شک نماز مومنوں پر بقید وقت فرض ہے۔

تفسیر اس آیت کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔

ایک تو یہ کہ جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرو یعنی اول تم پر نماز میں قیام فرض ہے۔ پھر اگر تم کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرو اور بیٹھ بھی نہ سکو تو پہلو پر لیٹ کر خدا کا ذکر کرو ان معنے کے اعتبار سے یہ آیت بیمار کی نماز کے متعلق ہو گی اس صورت میں خدا کے ارشاد فاذا اطمأننتم کے معنے یہ ہوں گے کہ جب تم اپنی صحت کی طرف سے مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو قیام۔ قعود۔ رکوع اور سجود کے ساتھ پوری پوری پڑھو اور ان معنی کا قرینہ پہلی آیت کا جملہ او کنتم مرضیٰ ہے۔ ان معنی کی تائید حضور صلعم کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ: "نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرو۔ اگر کھڑے نہ ہو سکو تو پھر بیٹھ کر پڑھو اور بیٹھ بھی نہ سکو تو پھر پہلو پر لیٹ کر اشارہ سے نماز ادا کرو"۔

باقی ماہ رجب میں

شرح دیوانِ حافظؒ

(از عادل مدیر)

بے رخت دل ما رسکے تو اے شمع دل افروز   دل رقص کناں بر سر آتش ہو کباب است

ترجمہ:۔ اے دل کو روشن کرنے والی شمع تیرے سوا اس آما چہرہ کے بغیر دل کباب کی طرح آگ پر رقص کر رہا ہے۔

تشریح:۔ ظاہری معنی واضح ہیں حقیقی مطلب یہ ہے کہ اے مرشد کامل تیرے بغیر یا تیرے رخ انور کی زیارت کے بغیر دل اس طرح ناچتا رہتا ہے جس طرح آگ پر گوشت یا کباب رقص کرتا ہے خدا کے لیے ہم کو زیارت سے محروم نہ رکھ

حافظ چہ شد ار عاشق و رند است و نظر باز   بس طور عجب لازم ایام شباب است

ترجمہ:۔ حافظ اگر عاشق رند اور نظر باز ہے تو کیا ہوا ایام جوانی میں اس سے بھی زیادہ عجیب عجیب باتیں ظہور میں آتی ہیں۔

تشریح:۔ سالک اگر جذب وسکر کی حالت یا ایام خود فراموشی میں کچھ ایسی حرکات کا مرتکب ہو جو ظاہر میں خلاف شرع ہوں تو اس پر تعجب کی ضرورت نہیں ہے اس لیے کہ جذب وسکر کے ایام میں بہت سی عجیب وغریب باتیں ظہور میں آتی ہیں

بہ دُرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش   کہ ہر چہ ساقیِ ما ریخت عین الطاف است

ترجمہ:۔ تلچھٹ اور صاف پر تجھ کو اختیار نہیں ہے (جو کچھ مل جائے اس پر) خوش رہ اس لیے کہ ساقی نے جو کچھ تجھ کو دے دیا ہے وہ اس کی مہربانی ہی ہے۔

تشریح:۔ اس شعر میں مولانا نے مسئلہ قضا و قدر کو بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ دنیا و آخرۃ میں اے انسان تجھ کو جو کچھ مل جائے وہ خداوند تعالےٰ کا فضل وکرم ہی ہے اس لیے کہ نہ تو تجھ کو نیک و بد پر کچھ اختیار حاصل ہے اور نہ تو کسی چیز کا مستحق و اہل ہے۔

شعر کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ منازل سلوک کو جلد یا دیر سے طے کرنے یا مرتبہ فنا و بقا کو پا لینے پر تجھ کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ محنت ومشقت تجھ میں کسی چیز کا استحقاق پیدا کرتی ہے اس لیے ایک بے بس وبیکس انسان کی طرح ہر طرح ہر حال میں راضی اور خوش رہ جو کچھ ملتا ہے تمہارے خداوند تعالےٰ ہی کے فضل وکرم سے ملتا ہے۔ خداوند تعالےٰ نہ تو تمہاری محنت ومشقت کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری طاعت کو وہ جو کچھ دیتا ہے اپنے فضل وکرم سے دیتا ہے۔

ببر ز خلق و ز عنقا قیاس کار بگیر   کہ صیت گوشہ نشینان ز قاف تا قاف است

ترجمہ:۔ مخلوق سے تعلق منقطع کر لے اور عنقا سے کام کا اندازہ کر کہ گوشہ نشینوں کی شہرت قاف سے قاف تک ہے۔

تشریح:۔ اگر تو شہرت و ناموری حاصل کرنا چاہتا ہے تو دنیا سے قطع تعلق کر لے اور عنقا سے کام کو سیکھ یعنی جس طرح عنقا گوشہ میں خاموش زندگی بسر کرتا ہے اسی طرح تو بھی گوشہ نشینی اختیار کر تیری شہرت ہو جائے گی اس لیے کہ گوشہ نشینوں کی شہرت دور دور پہنچ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ شہرت و ناموری یا حصول کمال کا ذریعہ گوشہ نشینی ہے کیونکہ اسی سے انسان معراج کمال پر پہنچتا اور اپنے مقاصد عالیہ کو حاصل کرتا ہے۔

مدعیان و خیال ہمکاراں   ہمان حکایت زردوز و بوریا باف است

ترجمہ:۔ ہماں سلوک و ولایت کی ہیں اور ہم سا اپنے جیسا کام کرنے والوں کے خیال بالکل زردوز اور بوریا باف کی سی کہانی ہے

تشریح:۔ یعنی جس طرح زردوز اور بوریا بننے والا شخص یکساں نہیں ہوتے اور ان کے کاموں میں کوئی مناسبت نہیں ہے اسی طرح مدعیان سلوک و فقر اور حقیقی سالک و فقیر یکساں نہیں ہیں اور نہ ان کے کاموں میں کوئی مناسبت ہے۔

حافظ رح نے اس شعر میں مدعیان فقر و ولایت کو بوریا باف سے تشبیہ دی ہے اور حقیقی سالک و ولی کو زردوز سے مطلب یہ ہے کہ جس طرح زردوز کا کام صاف ستھرا غل وغش سے پاک اور محنت ومشقت کا کام ہے اسی طرح حقیقی سالک بھی غل وغش سے پاک صاف ہوتا ہے اور اس میں ریاکاری نام کو نہیں ہوتی برخلاف مدعیان سلوک کے ان کا کام صرف ریا ونمائش ہے حقیقت سے ان کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔

خموش حافظ و این نکتہ ہای چون زر سرخ   نگاہدار کہ قلاب شہر صراف است

ترجمہ:۔ خاموش رہ اور زر سرخ کی مانند نکات تصوف کو محفوظ رکھ۔ اس لیے کہ آجکل شہر کا جو صراف ہے وہ کھوٹی چیزوں کا بیچنے والا ہے۔

تشریح:۔ آج کل دنیا میں چونکہ کھوٹے مال کا رواج ہے اس سبب سے اے حافظ تو اپنی زبان پر مہر خموشی لگا لے اور نکتہائے معرفت کو ظاہر نہ کر اس لیے کہ رموز معرفت اگرچہ خالص سونے کی مانند ہیں لیکن ان کا پرکھنے والا آج کل کوئی نہیں ہے

ممکن ہے یہ شعر تعریضی ہو اور حافظ رح نے اپنے زمانہ کے اربابِ سلوک کی حقیقت بیان کی ہو اگر یہ صحیح ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ حضرت حافظ رح کے عہد میں مدعیان فقر وسلوک کی زیادہ تعداد ایسی ہو گی جن کی ظاہری حالت کچھ اور ہو گی اور باطن کچھ اور یعنی ظاہر میں وہ خرقہ فقر میں ملبوس ہوں گے اور باطن صاف نہ ہو گا حافظ انہیں لوگوں کی حالت بیان کرتے ہیں۔

ملفوظاتِ باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ غریب نواز ثانی فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی نادر قلمی کتابوں سے اخذ کیے گئے)

(جامع سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت خواجہ رح نے اس تنبیہ سے گویا یہ سبق دیا تھا کہ مالی طمع سالک کے لیے خطرات سے بھری ہوئی ہے اور اس معاملہ میں ہمارا طرزِ عمل ایک صحیح طریقہ ہے اس لیے اس معاملہ میں کوئی تردد مناسب نہیں ہے۔

(۲۴۴)
ذکر و شغل کا طریقہ

حضرت خواجہ نے اپنے ایک مرید محمد صادق کو ذکر و شغل کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ظاہری اور صوری کثرت میں خطا اور لغزش کا اندیشہ ہے حضور مع اللہ کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ذہنی طور پر حضور مع اللہ حاصل ہو جائے اس مقام یعنی حضور مع اللہ میں ماسوائے کا نام و نشان نہیں ہے تمام اطراف سے توجہ کو خالی رکھنا چاہیے البتہ اس حضور میں کبھی فوق کی جہت توجہ بن جاتی ہے اس لیے کہ یہ جہت عرش مجید سے خصوصیت رکھتی ہے اور کبھی اس جہت کی توجہ تمام جہات کو بھی گھیر لیتی اور واللہ من ورائہم محیط (خداوند تعالےٰ تمام امور کا احاطہ کرنے والا ہے) کے معنی ظاہر ہو جاتے ہیں اگر توجہ یا حضور مع اللہ کے شغل میں معنوی اور صوری شکلیں نہ ہوں تو ھو الاول ھو والآخر کے معنی پر غور کرے کہ یہ صورتیں بے اعتبار ہو جائیں اور جب تمام و کمال صفائی ظاہر ہو جائے تب لیس فی الدار غیرہ دیار (گھر میں گھر والے کے سوا کوئی نہیں ہے) کے معنی جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور بات دھیان میں رکھنے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض وقت واللہ من ورائہم محیط کے ظہور کے وقت کی کوئی چیز ایک حجاب درمیانی بن جائے اور کبھی ایسا بھی ممکن ہے کہ محبت کی نظر میں تجرد پیدا ہو جائے اس سے یہ معلوم ہوا کہ حقیقت دریافت اور ادراک میں نہیں آ سکتی صرف اصل چیز سلوک میں عشق و محبت اور ماسوائے سے باطن کا تصفیہ کرنا ہے۔ حضرت خواجہ احرار رح فرمایا کرتے تھے کہ: "جو کچھ دیکھا اور جو کچھ جانا گیا ہے وہ سب غیر ہے لا الٰہ کے کلمہ لا سے اس کی نفی کرنی چاہیے۔" (یعنی ماسوائے کی نفی کے بعد صرف خالق بزرگ و برتر کا تصور کرنا چاہیے تاکہ حضور مع اللہ ظاہر ہو جائے۔

(۲۴۵)
حضور ذاتی اور وحدت

حضرت خواجہ نے میاں محمد صادق اور حضرت شیخ احمد سرہندی رح کو بتایا ہے کہ: "جب تک حضور ذاتی اور وحدت خالص میں استغراق ظاہر نہ ہو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگ اس وقت تک فنا کا لفظ استعمال نہیں کرتے ہم نے جس درمیانی درجہ کا ذکر کسی موقع پر کیا تھا اس سے مراد یہی درجہ ہے (مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک حضور ذاتی اور وحدت خالص میں اپنے آپ کو گم نہ کر دے اس وقت تک فنا کا درجہ حاصل نہیں ہوتا اور یہ درجہ بھی درمیانی درجہ ہے اس سے اعلیٰ فنا رفنا ہے۔"

(۲۴۶)
خواب کی تعبیر

حضرت خواجہ کی عادت تھی کہ جب کوئی مرید یا ارادتمند اپنا کوئی واقعہ یا خواب بیان کرتا تو آپ اس کی استعداد کے موافق جواب دیتے کبھی فرماتے کہ۔ "خواب کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ ہونے والا ہے ضرور ہو کر رہے گا۔" کبھی آپ مرید کے بیان اور خواب کو توجہ سے سُن لیتے لیکن ظاہر میں اس کی تحسین اور تعبیر نہ فرماتے البتہ جس کی حالت اچھی ہوتی تخلیہ میں اس کو حکم دیتے کہ کوشش کرو کہ ہاتھ سے نہ جائے اور قدم کو بڑھائے چلو۔"

(۲۴۷)
مرید کی استعداد

حضرت خواجہ رح کا قاعدہ تھا کہ وہ مرید کی استعداد کے موافق سلوک کی منازل طے کرایا کرتے تھے (یعنی جس مرید میں جتنی استعداد اور رغبت ہوتی تھی آپ اس کو اتنی ہی تعلیم دیا کرتے تھے) ایک مرتبہ ایک طالب حاضر ہوا آپ نے اس کی کیفیت دریافت کی اور اپنے سلسلہ کے مناسب استعداد نہ پا کر اس کو چلے جانے کا حکم دیدیا آپ نے اس سے فرمایا: "تمہاری استعداد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مناسب نہیں ہے اس لیے تم کسی دوسری جگہ جاؤ۔" وہ چلا گیا اور ریاضت میں سرگرم ہو گیا چار پانچ مہینے کے بعد اس کی کیفیت حضرت نے پھر دیکھی اور اس سے فرمایا۔ اچھا! ہم اپنے کسی مرید کو حکم دیں گے وہ تم کو سلوک کا طریقہ بتا دیا کرے گا۔" وہ یہ سن کر خوش ہو گیا اور امیدواروں میں شامل ہو گیا یہ شخص تھوڑے فاصلہ پر رہتا تھا حضرت خواجہ رح ایک مرتبہ سنبھل اپنے خلیفہ تاج الدین کے پاس جا رہے تھے راستہ میں اس شخص کا گھر پڑتا تھا رات کو حضرت خواجہ رح اس کے ہاں ٹھہرے اس کی بیوی کی نسبت قوی تھی وہاں تاجب میں

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف ناظرین پیشوا کے لیے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ماں نے کہا "بیٹی! یہاں نہ عمر ہیں نہ نگاسا دی دیکھنے گا کون" لڑکی نے کہا "اماں! ظاہر میں ہم احکام خلیفہ کی اطاعت کریں اور باطن میں نافرمانی یہ مجھ سے ممکن نہیں ہے" حضرت عمرؓ کے کانوں تک یہ واقعہ پہنچا تو بہت خوش ہوئے اور اپنے ایک بیٹے سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا اسی لڑکی کی اولاد میں سے حضرت عمر بن عبد العزیز اموی خلیفہ تھے۔

(۱۰۸)

اولیاء اللہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

بیان کیا جاتا ہے حجاج بن یوسف ثقفی حج کو گیا اور بیت اللہ میں داخل ہو کر دیکھا کہ ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک کہہ رہا ہے فوراً اس نے خادم کو حکم دیا کہ اس شخص کو بلا کر لائے خادم اس کو بلا لایا حجاج نے اس سے پوچھا "تم کون لوگ ہو" شخص نے کہا "میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" حجاج نے کہا "میں نے تمہارے اسلام کی بابت سوال نہیں کیا ہے" شخص نے پوچھا "پھر کس چیز کو پوچھا ہے" حجاج نے کہا "میں نے تمہارا وطن دریافت کیا ہے" شخص نے کہا "میں یمن کا رہنے والا ہوں" حجاج نے پوچھا "تم نے محمد بن یوسف (میرے بھائی) کو کس حال میں چھوڑا" شخص نے کہا "میں نے اس کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ موٹے تازے تھے۔ لباس پہنے ہوئے تھے۔ سواری پر سوار تھے اور خوش تھے" حجاج نے کہا "میرا سوال ان کی ذاتی زندگی سے نہیں تھا" شخص نے کہا "پھر آپ نے کیا پوچھا" حجاج نے کہا "میں نے تم سے اس کی سیرت دریافت کی تھی" شخص نے کہا "وہ نہایت ظالم، غضبناک مخلوق کے مطیع اور خالق کے نافرمان ہیں" حجاج نے کہا "تم کو ایسا خیال ظاہر کرنے پر کس امر نے مجبور کیا ہے حالانکہ تم اس بات سے واقف ہو کہ وہ مجھکو انتہا درجہ کا عزیز ہے اور وہ میرا بھائی ہے" شخص نے کہا "آپ کو معلوم ہے، جس قدر آپ اس کو عزیز رکھتے ہیں اس سے زیادہ میں خداوند تعالےٰ کو عزیز و محبوب رکھتا ہوں میں رب بزرگ و برتر کے محترم مکان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں اور اس کے نبی کی تصدیق کرتا ہوں" حجاج یہ سن کر خاموش ہو گیا لیکن اس شخص کے بے باکانہ جواب سے اس کے جذبات کو ٹھیس لگی اور وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ وہ شخص یہ جواب دے کر چلا گیا اور اجازت تک طلب نہ کی اور کعبہ میں پہنچ کر اس نے پردوں میں اپنے آپ کو لپیٹ لیا اور خداوند تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے اللہ میں تجھ ہی سے پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے ہی حضور میں حاضر ہوا ہوں تیری بخشش مشہور ہے تیری مدد معروف ہے اور تیری بخشش عام ہے"

(۱۰۸)

اولیاء اللہ کی پست ہمتی قابل ملامت ہے

شیخ ابو عبد اللہ دینوری فرماتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس آیا جس کی حالت بہت خراب تھی میرے دل میں آیا کہ میں اس کی کچھ خدمت کروں چونکہ اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا اس لیے میں نے چاہا کہ اپنی جوتیاں رہن کر کے کوئی چیز لاؤں اور فقیر کو دوں معاً میرے نفس نے کہا کہ ننگے پاؤں رہ کر طہارت کامل حاصل نہ ہو سکے گی پھر میرے جی میں آیا کہ اپنا کوزہ یا چھاگل رہن کر دوں فوراً دماغ میں یہ خیال آیا کہ رہن کرنے کے بعد وضو کس چیز سے کرے گا پھر جی چاہا کہ پگڑی رہن کر دوں نفس نے کہا تو ننگے سر رہ جائے گا مختصر یہ کہ میں انہیں خیالات میں تھا کہ فقیر نے اپنی لاٹھی سنبھالی اور مجھ کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ اے پست ہمت! اپنی پگڑی اپنے پاس رکھ میں تو جاتا ہوں" فقیر کے چلے جانے پر مجھکو بڑی ندامت ہوئی اور میں نے یہ عہد کیا کہ جب تک وہ فقیر مجھ کو نہ ملے گا میں نہ کھاؤں گا۔ شیخ ابو عبد اللہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک فقیر کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا اور اس عرصہ میں میں نے روٹی بالکل نہیں کھائی۔

(۱۰۹)

جنتی آنکھیں اور دوزخی آنکھیں

حضرت سری سقطی رح فرماتے ہیں مجھ کو بتایا گیا ہے کہ ایک عابدہ رات کو اٹھتی اور خلوت میں خداوند تعالےٰ سے اس طرح عرض کیا کرتی تھی۔

"اے اللہ! ابلیس (شیطان) بھی تیرا ایک بندہ ہے اس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے وہ مجھ کو ایسی حالت یا ایسے مقام میں دیکھتا ہے جہاں میں اس کو نہیں دیکھ سکتی اور نہ تو اس کو وہاں دیکھتا ہے جہاں وہ مجھکو نہیں دیکھ سکتا۔ اے اللہ! تو ابلیس کے تمام کاموں پر کامل قدرت رکھتا ہے اور وہ تیرے کاموں میں کوئی قدرت نہیں رکھتا۔

(باقی رجب میں)

شرح مثنوی مولانا روم رح

(از معاون مدیر)

ما اسیرانیم تا کے زین سہ عیب　　بیدل و جانیم تا کے زین عتیب

ترجمہ:- ہم تو تمہاری محبت و عقیدت میں گرفتار ہیں یہ فریب کب تک روا رکھوگے ہمارے دل و جان بےچین و مضطرب ہیں یہ عتاب کب تک رہے گا۔

تشریح:- یہودی وزیر کے مریدوں نے جو مسیحیوں کا پیر و مرشد بنا ہوا تھا۔ عاجزی کے ساتھ اس کی بے پروائی کو دیکھ کر کہ، ہم تو تمہارے غلام ہیں مگر وزیر کی یہ باتیں ہم سے مناسب نہیں ہیں ہم تمہاری اس بے پروائی سے بیدل اور مضطرب ہیں۔

چوں پذیرفتی تو ما را ز ابتدا　　مرحمت کن ہم چنیں تا انتہا

ترجمہ تم نے جب شروع سے ہم کو قبول کیا ہے تو آخر تک ہم پر رحمت و شفقت کیجئے۔

ضعف و عجز و فقر ما دانستۂ　　درد ما را ہم دوا - دانستۂ

ترجمہ ہماری کمزوری - درماندگی اور بیکسی کا حال تم کو معلوم ہے ہمارے درد (فراق) کا حال بھی تم جانتے ہو اور اس درد کی دوا وصل و قرب ابھی تم کو معلوم ہے۔

تشریح - ہماری حالت تو یہ ہے اور تم ہمارے درمان ہو اس لیے اب گوشہ نشینی کو ترک کر دیجئے۔ اور ہم کو زیارت کا شرف اور ملاقات کی سعادت مرحمت فرمائیے۔

چار پا را قدر طاقت بار نہ　　بر ضعیفان قدر قوت کار نہ

دانۂ ہر مرغ اندازہ وے است　　طعمہ ہر مرغ انجیرے کے است

ترجمہ ، چار پایہ پر اس کی طاقت کی موافق بوجھ رکھنا چاہئے اور کمزوروں سے ان کی قوت کے موافق کام لینا چاہئے - ہر جانور کا دانہ (خوراک) اس کے اندازہ کے موافق ہے ہر جانور کی غذ بھلا انجیر کب ہو سکتی ہے۔

تشریح یہ دونوں شعر حضرت مولانا رومیؒ نے انتقالِ مضمون کے طور پر سالکوں کی تربیت و تعلیم کے لیے لکھے ہیں اور اس کا سلسلہ آگے چار شعروں تک چلا گیا ہے مولانا کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح وزیر کے مریدوں نے جدائی کی تکلیف برداشت نہ کر کے وزیر سے زیارت کی درخواست کی تھی اسی طرح ہر شخص کی حالت ہوتی ہے یعنی دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو اپنی قوت سے زیادہ کسی چیز کو برداشت کر سکے اور اس سلسلہ میں مولانا نے چند مثالیں دی ہیں دو مثالیں ان دو شعروں میں ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ چار پایہ پر اتنا ہی بوجھ لادا جا سکتا ہے جتنا کہ وہ لے جا سکے اور کمزوروں سے ان کی قوت کے موافق ہی کام لیا جا سکتا ہے یعنی اگر چار پایہ پر زیادہ بوجھ لاد دیا جائے گا تو وہ گر پڑے گا یا بوجھ کو لے کر نہ چل سکے گا اسی طرح کمزور آدمی سے سخت کام لیا جائے گا تو وہ کام کو پورا نہ کر سکے گا

طفل را گر نان دہی بر جائے شیر　　طفل مسکیں را ازاں مردہ گیر

ترجمہ :- بچہ کو اگر دودھ کی جگہ کھانے کو روٹی دی جائے تو بچہ اس روٹی کو کھا کر مر ہی جائے گا۔

تشریح یہ تیسری مثال ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح شیر خوار بچہ روٹی کھانے کی قوت نہیں رکھتا اور اس کو روٹی کھلائی جائے گی تو وہ مر جائے گا اسی طرح انسان سے اس کی قوت و استعداد کے موافق کام لینا چاہئے اور اس پر اتنا ہی بار ڈالنا چاہئے کہ وہ اس کو برداشت کر سکے۔

چونکہ دنداں ہا برآرد بعد ازاں　　ہم بخود گردد دلش جویائے ناں

ترجمہ :- جب بچہ کے دانت نکل آئیں گے تو وہ خود ہی روٹی مانگنے لگے گا۔

تشریح :- یہ اوپر کے شعر کا تتمہ ہے یعنی شیر خوار بچہ تو روٹی کھانے کی قوت نہیں رکھتا البتہ جب اس کے دانت نکل آئیں تو وہ خود بخود روٹی کا خواہش مند ہوگا اسی طرح جب مریدیں قوت و استعداد پیدا ہو جائے تو اس کو مدارج عالیہ پر پہنچایا جا سکتا ہے یا امتحانات میں استقلال و ثبات قدمی کا ظہور اس سے ہو سکتا ہے :

مرغ پر نارستہ چوں پراں شود　　لقمۂ ہر گربۂ دراں شود

ترجمہ - جس پرندہ کے ابھی پر نہ نکلے ہوں وہ کیوں کر اڑ سکتا ہے ایسی حالت میں اگر وہ اڑنے کی کوشش کرے گا تو یقیناً بلی کے منہ کا نوالہ بنے گا۔

چوں بر آرد پر - بپرد خود بخود　　بے تکلف بے صفیر نیک و بد

ترجمہ :- جب پرندہ کے پر نکل آئیں تو وہ خود بخود اڑنے لگے گا اور کسی نیک و بد انسان کے آواز دینے کی ضرورت بھی اس کو نہ ہوگی

تشریح یہ چوتھی مثال ہے مطلب یہ ہے کہ جب تک پرندے کے بچہ کے پر نکل نہ آئیں وہ نہیں اڑ سکتا ہے اگر وہ اڑنے کی کوشش کرے گا تو بلی کے منہ میں جا پڑے گا لیکن جب پر نکل آئیں گے تو پھر اس کو اس کی بھی حاجت نہ ہوگی کہ کوئی آدمی اس کو آواز دے اور وہ اڑ کر آئے بلکہ وہ خود بخود اڑنے لگا۔

مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک میں استعداد نہ ہو اس سے کوئی ایسا کام لینا جو اس کی قدرت سے باہر ہو اس کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ البتہ جب ریاضت وغیرہ سے اس میں استعداد پیدا ہو جائے تو وہ خود بخود کام کرنے لگے گا کسی کو سہارے کی یا امداد کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

مذہبی معلومات

کتاب اسلامی معاشیات

از جناب مولانا سید مناظر احسن صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ

سلسلہ کے لیے جمادی الاول کا پیشوا پڑھیے

والجزية التي كان يتكلفون دفعها الى المسلمين اهل الكتاب عن مجموع الضرائب التي كانوا يدفعونها الى الروم او الفرس،
(تاريخ التمدن الاسلامي ج۱)

مسلمانوں کو جزیہ کے نام سے جو رقم (رومی و ایرانی رعایا) کو ادا کرنی پڑتی تھی ان محصولوں کی مجموعی تعداد سے وہ بہت ہی کم تھی جو یہی لوگ روم اور ایران کی حکومت کو ادا کیا کرتے تھے۔

بہر حال حکومت کے خزانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے، موجودہ زمانہ تک اس کے اغراض اس سے زیادہ نہیں بڑھے ہیں، کہ ملک کے باشندوں کی مشترکہ اور عام ضرورتوں یا مصالح کے لیے اس آمدنی کے ایک حصہ کو مخصوص کر دیا جائے، میں بتا چکا ہوں کہ خراجی آمدنی کا ایک بڑا مصرف، اسلام نے بھی یہی مقرر کیا ہے، پہلے اس سے بھی یہ ایک عبارت پیش کی جا چکی ہے، ابن ہمام لکھتے ہیں کہ جو مصارف خراج کے ہیں، یہی عبارت

تنذ الجزية في عمارة القناطر والجسور والسد والثغور وكرى الانهار العظام التي لا ملك لاحد فيها كجيحون والفرات ودجلة والى ارزاق القضاة والمحتسبين والمعلمين والمقاتلة وحفظ الطريق من اللصوص،
۴۵۳ ب الجزية

اسی طرح جزیہ کی آمدنی پلوں اور گذرگاہوں کی تعمیر سرحدوں کے استحکام بڑی بڑی نہریں جو کسی کی ملک میں نہیں ہیں مثلاً جیحون فرات دجلہ سے نہر کھودنے نکالنا قاضیوں کی محتسبوں معلموں فوجیوں کی تنخواہ راستہ کی حفاظت چوروں سے وغیرہ انہی مصارف میں یہ آمدنی خرچ ہوگی۔

خلفائے راشدین رض

خلافت راشدہ کے متعلق تیرہ سو سالہ عربی، فارسی، انگریزی لٹریچر کے ایک لاکھ صفحات مورخانہ اور محققانہ ریسرچ حضور سرور کائنات کی پیشینگوئی کے مطابق حکومت الٰہیہ کا قیام حضرت ابوبکر صدیق رضی خلیفہ اول عمر فاروق رضی خلیفہ دوم حضرت عثمان غنی خلیفہ سوم حضرت علی خلیفہ چہارم حضرت امام حسن خلیفہ پنجم کے عہد ہائے خلافت کے مکمل اور مفصل، مشرح اور مدلل حالات اگر کسی ایک کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ حضرت خلفائے راشدین ہے۔ جو مورخ اسلام حضرت علامہ آغا رفیق صاحب کے پچاس سالہ مطالعہ تاریخ و سیر کا نچوڑ ہے۔ شروع میں ہر خلیفہ کی مکمل سوانح عمری ہے اس کے بعد ان کے عہد حکومت کی فتوحات اور غزوات ان کا طریق حکومت اور ان کے زمانہ کی اصلاحات علمی اور تمدنی ترقیات اور اخوت و مساوات کے روح پرور نظارے، صحابہ کرام کی پرجوش خدمات تبلیغ اسلام کے مجاہدانہ کارنامے غرض کہ ہر خلیفہ کے عہد کی اتنی مکمل اور اتنی مشرح اور اتنی مدلل تاریخ ہے کہ اس سے پہلے اردو تو کیا دنیا کی کسی ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی، خلفائے راشدین کے پڑھنے کے بعد کوئی کتاب ان کے حالات اور ان کی خدمات اسلام کے متعلق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ضخامت ... ۵ صفحے اچھی لکھائی چھپائی رف کاغذ قیمت ۶ مجلد پارچہ ۷ مجلد چرمی پشتہ سے خاص ایڈیشن سفید چکنا کاغذ قیمت ۸ مجلد پارچہ ۹ مجلد چرمی پشتہ للعہ محصول ۱۲ ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

گویا محکمۂ مواصلات (ریل سڑک)، محکمۂ آبپاشی عدالت، پولیس تعلیمات وغیرہ اور فوجی شعبوں پر ان کو خرچ ہونا چاہئے اور عام طور پر دنیا کی مہذب حکومتیں یہی کرتی ہیں، البتہ جو رقم اس ملکی خزانہ میں بچ جائے، اس کو پھر اس کے حقیقی مالک کو یعنی عام مسلمانوں میں امام اپنے صوابدید سے تقسیم کر دے بس یہی ایک بات اسلام میں نئی ہے، لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ملک کی ایک اور بڑی ضرورت ہے جس سے کسی حال میں بھی قطع نظر نہیں کیا جا سکتا، یعنی معذوروں، بے روزگاروں، یتیموں بیواؤں کا مسئلہ جس کے حل کے لیے آج دنیا مختلف شکلیں بیمہ انشورنس انجمن ہائے اتحاد باہمی وغیرہ کی صورتوں میں اختیار کر رہی ہے اور حکومتیں بھی کچھ ان کے ساتھ نیم دلچسپی لے رہی ہیں، لیکن ابھی باضابطہ اس مسئلہ کو کسی حکومت نے براہ راست ہاتھ میں لینے کی جرأت نہیں کی ہے، ان کو اندیشہ ہے کہ اگر اس سلسلہ کو چھیڑا گیا، تو حکومت کی موجودہ آمدنی اس کے لیے کافی نہیں ہو سکتی، اور محصولات کے بڑھانے میں ملک کی عام ناراضی کا اندیشہ ہے، لیکن اسلام نے ٹھیک اسی وقت جس وقت پہلی آمدنی بزور حکومت اس کے خزانہ میں آئی اسی مسئلہ کو سب سے پہلے اس نے اپنے سامنے رکھ لیا، اور جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں، مدرکی فتح سے غنیمت کے خمس (پانچویں حصہ) کی صورت میں اسلامی حکومت کو جو پہلی آمدنی ہاتھ آئی، اس پہلی آمدنی کے تین حصوں کو ملک کے اسی طبقہ کے لیے مخصوص کر دیا گیا جن کے مسئلہ کو باوجود شدید احساس کے حکومتیں اپنے ہاتھوں میں لینے سے ہچکچا رہی ہیں، لیکن قرآن میں اس وقت جو آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی، وہ مجمل تھی، یعنی "الیتامیٰ والمساکین وابن السبیل" صرف ان تین قسم کے لوگوں کا نام تھا، لیکن جوں ہی اسلام کا قدم آگے بڑھنے لگا، اور حکومتی اقتدار میں دن بدن اضافہ شروع ہوا تو قرآن مجید میں حکومت کے ذریعہ سے اس حاصل شدہ اقتدار و قوت کے استعمال کا مسلمانوں کو ایک ایسے طریقہ سے روشناس کیا گیا جس سے شاید اب تک دنیا کی حکومتیں ناواقف تھیں اور اب تک ان میں سے کسی کو حکومت کی قوت کو اس راہ میں استعمال کرنے کی ہمت نہیں ہوئی، اوپر کے اجمال کی تفصیل[1] یہ ہے کہ گو ملک کے غرباء فقراء معذور

---

[1] آگے جو کچھ بیان کیا جائے گا، در اصل وہ قرآن کی مشہور آیت صدقات کی تفسیر ہوگی، یعنی انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین فی سبیل اللہ وابن السبیل انہیں ہے اس کے سوا الصدقات کا مصرف کہ وہ فقراء و مساکین کو دیا جائے

اعجاز نما بارہ سورہ مجموعہ وظائف

اس مجموعہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم جید موزوں اور خوش نما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن شان نزول ربط آیات اور فوائد القرآن چڑھائے گئے ہیں ہر سورہ کے شروع میں اس کے علاوہ درود تاج اور درود لکھی دعائے حزب البحر، درود مستغاث ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات اور اسمائے بدریین وغیرہ ضروری اور مستند و مجرب وظائف خاندان چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ درج کیے گئے ہیں کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی اعلیٰ درجہ کا سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۴۴ صفحے قیمت مجلد ۱۲؍ علاوہ محصول ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

کا مسئلہ اسلامی حکومت کی نگاہ میں شروع سے تھا لیکن ابتداء میں (خمس غنیمت، یعنی غنیمت کے پانچویں حصہ سے جو حصہ ان لوگوں کے لیے مختص کیا گیا تھا، اس وقت اجمالاً محض اس گروہ کے تین ہی طبقہ تک بات محدود دتھی، لیکن اب قرآن میں باضابطہ ملک کے ان معاشی حاجت مندوں کی ایک تفصیلی فہرست نازل ہو گئی، جسکا دائرہ علاوہ ان تینوں جماعتوں کے چند ایسے طبقات کو محیط تھا جن کی طرف شاید حاجت مندوں کے لفظ سے بھی لوگوں کا اکثر

اور ان لوگوں کو جو تحصیل صدقات میں کام کریں اور جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہو، نیز الرقاب (غلاموں کے آزاد کرانے میں) اور الغارمین (تاوان زدہ) لوگوں پر اور اللہ کی راہ میں اور مسافر پر ان ہی کا فقہ میں اصطلاحی نام مصارف زکوٰۃ وصدقات ہے آیندہ اگرچہ اسی آیت کی تفصیل کی گئی ہے لیکن بیان میں ترتیب وہ نہیں ہے، جو قرآن میں آپ پا رہے ہیں۔

سلہ یہ فہرست وہی آیت ہے جو گذشتہ حاشیہ میں گذر چکی ہے۔

ذہن منتقل نہیں ہوتا، میرا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جن میں معاشی جدوجہد کی قوت ہی گویا ساکن اور بجھی ہوئی ہو مثلاً جو یتیموں کا حال ہے کہ معاش حاصل کرنے کے لیے جن جسمانی اور عقلی قوتوں کی ضرورت ہے، ابھی ان کا نشوونما بھی ان میں صحیح طور پر ہونے نہیں پاتا، اور جس طاقت کے وہ زیر پرورش تھے اس سے بھی وہ محروم رہ جاتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگ جن میں یہ قوتیں ابھری ہوں لیکن بڑھاپے یا کسی وجہ سے جدوجہد کی صلاحیت ساکن ہو گئی ہو، خلاصہ یہ ہے کہ حصول معاش کی قوتیں جن کی متحرک نہ رہی ہوں، اب خواہ یہ سکون اس لیے ہو کہ ابھی ان کی حرکت کا وقت نہیں آیا، یا متحرک ہو کر ساکن ہو گئی ہوں، بہرحال ان سب پر "المسکین" کا لفظ بولا جاتا ہے جو سکون سے ماخوذ ہے، اور مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی انتہائی سکون کی حالت میں جس کی معاشی قوتیں ہوں، المسکین کے ذیل میں قاضی بیضاوی لکھتے ہیں:-

من السکون کان العجز	المسکین کا لفظ "السکون" سے ماخوذ
اسکنہ :-	ہے گویا ان سمجھنا چاہئے کہ عجز اور
	بیچارگی نے اس کو ٹھنڈا اور غیر متحرک ساکن بنا دیا۔

یا حصول معاش کی قوتیں اور ذرائع بالکل ساکن یا مفقود ہو

دو سو روپے کا ذخیرہ پانچ روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام شافعی، مسند امام حنبل، مسند امام حنبل، بیہقی، رزین، اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبد اللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں حضرت علامہ ولی الدین دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد محقق جامع احادیث تھے۔ دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدین کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں۔ یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے دوسرے اداروں نے المصابیح کا ترجمہ شائع کیا ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی مشتبہ کتاب ہے، اور انہوں نے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں۔ کتاب کے شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں ہیں آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ۲۰×۳۰ بڑا سائز (پیشوا کے صفحہ کے برابر) ضخامت ایک ہزار بہتر صفحے قیمت بلا جلد صرف مجلد پارچہ للعہ۔ مجلد چرمی پشتہ للعہ۔ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

نہ ہوں، لیکن کچھ حالات اتفاقی کے شکار ہو کر معاشی ذرائع سے وہ محروم ہو گئے ہوں، مثلاً ناگہانی طور پر کسی بیماری کا حملہ ہوا، اور علاج و معالجہ میں کسی کا سارا سرمایہ ختم ہو جائے، یا بیوپار کھیتی میں اسے نقصان پہنچا ہو، یا اسی قسم کے دوسرے حوادث کے جو شکار ہوئے ہوں، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والیہ وسلم کے ان صحابیوں کا حال تھا جو مہاجرین کے نام سے موسوم ہیں۔ . . . .

. . . .

کہ گھر بار جائداد چھوڑنے پر ان کو مکہ معظمہ کے حالات نے مجبور کیا اور مدینہ منورہ میں آکر انھوں نے پناہ لی، حوادث روزگار میں اسی مبتلا ہونے والے ناداروں کو انفقراء کہتے ہیں، اس لیے قرآن مجید میں "مہاجرین" کے ساتھ فقراء کی صفت کا استعمال کیا گیا ہے حالانکہ حصول معاش کے لیے جن جسمانی و عقلی قوتوں کی ضرورت ہے وہ سب ان میں موجود تھیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر ملک ہر سوسائٹی میں کچھ لوگ ایسے چکروں میں آجاتے ہیں، کہ باوجود عدم معذوری کے کچھ کرنا بھی چاہیں تو کرنے کی ساری راہیں اپنے اوپر مسدود پاتے ہیں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ زمانہ کے بے روزگار تعلیم یافتوں کی نوعیت بھی شاید اسی کے قریب قریب ہے، دوسروں کو حیرت ہوتی ہے کہ ہاتھ پاؤں رکھتے ہوئے چاق و چوبند ہوتے ہوئے یہ لکھنے پڑھنے والوں کا گروہ آخر معاشی پریشانیوں میں کیوں مبتلا ہے، کہ معمولی اَن پڑھ جاہلوں سے زیادہ روٹی کا مسئلہ ان کے لیے چیستاں بنا ہوا ہے، مجھے اس قابل رحم گروہ سے بحث نہیں، اور نہ اس سے کہ ان کی شکایت بیجا ہے یا بجا، بلکہ صرف ایک واقعہ کو بتانا ہے کہ باوجود سب کچھ ہونے اور سب کچھ رکھنے کے معاشی ذرائع ان پر بند ہیں، یہ سب کا مشاہدہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ بظاہر حالات کسی کے کیسے کچھ بھی ہوں، لیکن اس کے واقعی حال کا وہ کوئی صحیح معیار نہیں ہو سکتا حضرت اکبر مرحوم کا شعر اس موقع پر یاد آتا ہے فرماتے ہیں۔

یہ دنیا رنج و راحت کا غلط اندازہ کرتی ہے
خدا ہی خوب واقف ہے کسی پر کیا گزرتی ہے

اسی لیے اسلام نے جہاں ایک طرف مانگنے والوں کے لیے سوال کو اس وقت تک حرام قرار دیا جب تک بالکل مخمصہ اور اضطرار کی حالت نہ پیدا ہو جائے، لیکن اسی کے ساتھ دینے والوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ

ترمذی شریف مکمل مع شرح ہر سہ جلد

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری کتاب ترمذی (مع شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ شائع ہو گیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر الحق صاحب مفتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم ہے۔ جو مدینہ والے آقا کے حکم کی تشریح کر رہا ہے۔ اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لیے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں مولویوں، واعظوں، لیکچراروں کے لیے بے حد کارآمد ہے پیشوا کے صفحے کے تقریباً برابر صفحہ ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے۔ ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۲۶ صفحہ کی طویل فہرست مضامین ہے۔ پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے پھر امام ترمذی کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے یہ حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کیے ہیں۔ غرض کہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مع شرح اردو زبان میں بالکل نئی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آرہی ہیں۔ آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں۔ ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں قیمت للعہ مجلد للعہ

ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس (بیہقی فی سننہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگنے والے کا حق ہے، خواہ وہ گھوڑے ہی پر کیوں مانگنے نہ آیا ہو،

کیا معلوم کہ گھوڑے سوار کی حالت کیا ہے، اور وہ بیچارہ کس حال میں مبتلا ہے، جب کہ اس زمانہ کے زیادہ تر سائل سواروں کے حالات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ اس فہرست میں قرآن نے پہلے تو "الفقراء والمساکین" کا ذکر کیا، اور دونوں الفاظ ان تمام لوگوں کو عام ہیں جو مندرجہ بالا صفات سے موصوف ہوں، عمرو بن عاص فاتح مصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے ان الفاظ کی تفسیر پوچھی، بطور مثال کے ان چند طبقات

العمیان والعرجان والکسحان والیتامیٰ کل منقطع بہ

اندھے، لنگڑے، اپاہج اور یتیموں کا ذکر کرکے فرمایا:- ہر شخص جو وجوہ معاش سے جدا ہو گیا۔

اور واقعہ یہ ہے کہ حاجت مندوں سے ان طبقات پر تو یوں بھی لوگوں کی نظر پڑتی ہے، ہر قوم اور ملک کے ارباب ثروت وحیثیت ان کی امداد اپنا ایک اخلاقی اور دینی فرض سمجھتے ہیں، اگرچہ حکومتوں نے اپنی آمدنی میں ان کا کوئی مستقل حصہ نہیں رکھا ہے، لیکن یوں بے قاعدہ طور پر غیر منظم شکلوں میں مختلف تقریبات کے سلسلہ میں اب بھی ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے خوشی اور سرور کے مواقع میں، خصوصاً لنگڑوں، غریبوں کو جمع کرکے کھانا کھلایا جاتا ہے یا لڈو پیسے بانٹ دیئے جاتے ہیں، مگر اسلام کی نظر اس سے بھی آگے پہنچی، آج ابراہیم لنکن اور ان جیسوں کا غلاموں کے آزاد کرانے میں بڑی عزت سے نام لیا جاتا ہے حالانکہ یورپ کے جن جوانمردوں نے غلاموں کے آزاد کرنے کا بیڑا اس وقت اٹھایا جب ترکوں اور عربوں اور دیگر مسلمان قوموں کے مقابلہ میں ان کو اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ نظر آیا کہ جب تک ہم ہی لوگ غلامی کے انسداد پر رضامند نہ ہوں گے، بری اور بحری راستوں سے یورپ کے بچوں اور عورتوں کو غلام اور لونڈی بنانے کے طریقہ کو مسلمان نہ چھوڑیں گے، آخر اس پر اتفاق ہوا، مسلمانوں کے خلیفہ کے سامنے مسئلہ پیش ہوا، شیخ الاسلام نے

سلہ سنن بیہقی (صفحہ ۱۳۱) کتاب الصدقات

حدیث کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو جلد ہر دو

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں، بخاری کی بعض احادیث سے بعض شیعوں کو اختلاف بھی ہے، لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حتیٰ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے اس کی دو جلدیں ہیں، پہلی جلد ۴۰۰ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانچسو اڑتیس احادیث ہیں، دوسری جلد بھی ۴۱۱ صفحے کی ہے اور اس میں دو ہزار آٹھ سو دس حدیثیں ہیں، گویا مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی حدیثیں زیادہ طویل نہیں لیکن بڑی جامع ہیں۔ اس میں ترتیب وار تمام اسلامی احکام ہیں۔ ایمان کامل، طہارت، حیض، نفاس، نماز، مساجد، مسافرت، فضائل قرآن، جمعہ، سورج و چاند گرہن، قحط سالی، جنازہ، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، دودھ پلانا، طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیا، انبیاء، نیکی، خیرات، تقدیر، غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں شروع میں امام مسلمؒ کی جامع مستند سوانح عمری ہے، صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبویؐ کے حالات اور احکام رسالت پناہی معلوم کرنے کے لیے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں صحیح مسلم کامل میں عہد رسالتؐ کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہؐ کا ایک ایک حکم تلاش کرکے جمع کر دیا گیا ہے، اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو، لکھائی چھپائی عمدہ سفید کاغذ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت بلا جلد تین روپے مجلد پارچہ [illegible] مجلد چرمی پشتہ تین روپے آٹھ آنے (للعہ) اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ بلا جلد چار روپے (للعہ) مجلد پارچہ چار روپے چار آنے (للعہ) مجلد چرمی پشتہ چار روپے آٹھ آنے (للعہ) خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ پانچ روپے (صہ) مجلد پارچہ پانچ روپے چار آنے (صہ) مجلد چرمی پشتہ پانچ روپے آٹھ آنے (صہ)

ملنے کا پتہ: مینجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

نقش حق بکلام اخلاق

کے ساتھ اس نیک کام میں لبیک کہا ' خلیفہ کے دستخط ہوگئے کیونکہ ظاہر ہے غلام بنانا اسلام میں نہ فرض تھا نہ واجب ، نہ سنت نہ مستحب ' بلکہ دنیا کی قوموں نے جنگی تجربات کی بنا پر قیدیوں کے قتل کرنے سے ان کو غلام بنا لینا نسبتہً آسان خیال کیا تھا ، البتہ چونکہ غلام ہمیشہ دشمن قوموں کے افراد ہوتے تھے ، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ طبعاً نہ کیا جاتا تھا جس کی داستان درد سے تاریخ بھری پڑی ہے اس جنگی صورت کی بنا پر اسلام نے بھی دیکھا کہ جب دنیا کی ساری قومیں مسلمانوں کو غلام بناتی ہیں تو اس نے بھی دشمن کے جنگی قیدیوں کو غلام بنانا جائز قرار دیتے ہوئے اتنی ترمیم کردی کہ جب تک ان کو غلام بنائے رکھا جائے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے حتی کہ کھانے پینے کی حد تک برابر رکھا جائے ، اور جب امن کا زمانہ آجائے ، تو اسلام میں صرف یہی نہیں کہ بیسیوں شکلیں قانونی اور مذہبی مثلاً کفارات وغیرہ کے ذرائع سے غلام آزاد کرائے جاتے ہیں ، بلکہ قرآن نے نیکی کی ایک بڑی اہم مد فک رقبہ (غلام کا آزاد کرنا) بھی قرار دیا ، پھر معاوضہ لے کر بھی غلاموں کے آزاد کرنے کی صورت

سلہ واقعہ یہ ہے کہ ہر بڑی جنگ میں قیدیوں کی ہزاروں بلکہ لاکھوں تعداد گرفتار ہوتی ہے ، ان کو چھوڑا بھی نہیں جا سکتا ، کہ دشمن کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے ورنہ قید کرنے کی حاجت ہی کیا تھی ، جنگ کے زمانہ میں خود اپنی فوج کے مصارف میں جب دشواری ہوتی ہے ، تو ان ہزاروں اور لاکھوں قیدیوں کا رکھنا آسان نہیں ہے قتل کردینا بے رحمی ہے ، پس اسی قتل کا بدل غلامی ہے ، گویا ایک طرح کا احسان ہے کہ جو مستحق قتل تھے ، ان پر من و احسان کرکے جان بخشی کردی گئی ، اور سچ پوچھئے تو بجائے قتل کرنے کے ان قیدیوں کے زندہ رہنے کی غلامی کی صورت میں ایک صورت نکل آتی ہے ، آج جب کہ سمجھا جاتا ہے کہ دنیا سے غلامی کا رواج اٹھا دیا گیا ہے جنگ کے قیدیوں کا مسئلہ اسی طرح پیچیدہ بنا ہوا ہے ۔ جیسے پہلے تھا ، دشمن کی فوج کے قیدیوں سے جس قسم کے ناقابل برداشت کام لیے جاتے ہیں ، اور اندرونی طور پر ان قیدیوں کے نگراں اطباء (جیسا کہ سنا جاتا ہے) مخفی طور پر جو سلوک ان کے ساتھ کرتے ہیں اگر واقعی وہ صحیح ہیں ، تو میرے نزدیک ان قیدیوں کی حالت غلامی کے عہد کے قیدیوں سے بھی زیادہ قابل رحم ہے مسئلہ غلامی کی تفصیل میری کتاب " الدین القیم " کے حصہ دوم میں پڑھنا چاہیے جو عنقریب انشاء اللہ شائع ہوگی

آسان ترجمہ اور تفسیر القرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ہے ۔ حاشیہ پر اسی کی تفسیر موضح القرآن ہے ' بڑی تقطیع ہے شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں ۔ چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے ۔ پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے ۔ چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں ۔ ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے قلم جلی و صحت کیس علماء اور رقابت کی ہے ۔ سفید تاروے کا کاغذ ہے ۔ ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کرسکتے ۔ مساجد میں رکھنے ۔ غرباء میں تقسیم کرنے کے لیے ' اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملے گا ۔

قیمت مجلد نقرئی عہ ، حاشیہ ارغوانی عہ مجلد نقرئی بارہ پیسہ محصول ڈاک ۱۳ ،

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

جو عرب میں جاری تھی، یعنی کتابت! اس کی بھی اسلام نے ہمت افزائی کی، اور عام مسلمانوں کو ان مکاتب غلاموں کی امداد پر ابھارا، خیر یہ سب تو غلامی کی راہ میں اسلام کی غیر متعین کوششیں ہیں لیکن آخر میں تو یہ بھی گوارا نہ رہا کہ جس فہرست میں اس نے الفقراء والمساکین کو رکھا تھا، با ضابطہ اسی فہرست میں "فی الرقاب" کا بھی اضافہ کر دیا، اس پر تو سب کا اتفاق ہے، کہ "الرقاب" کے نیچے ایسے غلام داخل ہیں جن کے آقاؤں نے معاوضہ لے کر ان کے آزاد کرنے کا معاہدہ کیا ہو اور جس وقت قرآن میں یہ فہرست نازل ہوئی، اس وقت نہ صرف عرب بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں آباد کاروں کے ساتھ انسانوں کا یہ گروہ بہ تعداد کثیر پایا جاتا تھا، جن کے مالکوں نے کہہ رکھا تھا کہ اتنی قیمت اگر تم ادا کر دو تو تمہاری گلو خلاصی ہو جائے گی، مگر ان بیکسوں کے مددگار بہت کم تھے، تا آنکہ اسلامی حکومت نے ان کے مسئلہ کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا، بہر حال "الرقاب" کا لفظ اگرچہ ہر قسم کے غلاموں کے لیے عام ہے، لیکن عموماً فقہائے امت نے "مکاتب" والی قسم ہی مرادلی ہے مگر امام مالک کا خیال ہے کہ

الرقاب: عتاد رقاب	"الرقاب" سے وہ غلام مراد ہیں
یبتاعون من الزکوٰۃ	جنھیں الزکوٰۃ کی مد سے خرید اجاتا
نیعتقون	ہے اور اسکے بعد آزاد کیے جاتے ہیں

گویا غیر مکاتب غلام بھی اس کے نیچے داخل ہیں، جس کے معنی یہ ہوئے کہ صرف مکاتب غلاموں کے مسئلہ کو نہیں بلکہ اس فہرست میں داخل کیا ہے اور اس وقت داخل کیا، جب ابراہیم لنکن جیسوں کے باپ دادا غلاموں کو درندوں سے پھڑوا کر، اور ان کی جویوں کو لڑا لڑا کر تڑپتی ہوئی لاشوں سے اپنی دعوتوں کی رونق بڑھاتے تھے (تفصیل کے لیے دیکھو، تاریخ اخلاق یورپ اڈورڈ ہارٹ لیکی)۔

خیر اس وقت نہ سہی بعد ہی کو سہی ترکوں کے دباؤ کی وجہ سے یا واقعی انسانی ہمدردی کے تحت غلاموں کی طرف حکومتوں کی توجہ ضرور مبذول ہوئی، لیکن ہر ملک اور ہر آبادی میں غلاموں سے بھی بدتر حال میں ایک اور طبقہ رہتا ہے، یہ اس لیے زیادہ قابل رحم ہے، کہ اوروں کے ساتھ حکومت نہ سہی عوام انفرادی طور پر سلوک کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں، لیکن اب انسانیت کے جس طبقہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، یہ وہ بیکس مرحوم طبقہ ہے، جس کو کسی زمانہ میں حکومتی یا انفرادی کسی ہمدردی کا مستحق نہیں ٹھہرایا گیا، اور نہ ان کے ساتھ نیکی کرنی نیکی سمجھی گئی، میری مراد مقروضوں سے ہے، یہ دنیا کا وہ مظلوم گروہ ہے جس کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک تو بڑی بات ہے، اس وقت

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود با محاورہ ہے اور زوائد و قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے، حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری چڑھائی گئی ہے، جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لیے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور دنیائے اسلام میں بیحد مقبول ہے اسکا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا رفیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ و تفسیر بیان الفرقان کو علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیا دن حید حافظوں اور عالموں نے کی ہے۔

قیمت بلاجلد عہ مجلد بارچہ سفید نار دے کا کاغذ عہ مجلد چرمی کامل نقرئی کار عہ اعلیٰ ایڈیشن مجلد بارچہ سنے مجلد چرمی للعہ

مینجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

تک دنیا کی حکومتوں نے ان کے ستانے والوں، اور ان پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑنے والوں کی صرف زبانی نہیں، بلکہ قانونی، امداد و اعانت کو اپنا فریضہ قرار دے رکھا ہے، ہر حکومت کی فوجی اور عسکری قوت اس کے لیے تیار رہتی ہے کہ مقروضوں کے ذمہ قرض خواہوں کا جو دَین اور مطالبہ ہے صرف اصل ہی نہیں، بلکہ سود در سود کے ساتھ اس سے وصول کرا دیا جائے، خواہ اس راہ میں اس کی ساری جائداد گھر کا سارا اثاثہ ہی کیوں نہ نیلام ہو جائے، یہ ایک واقعہ ہے، اور تمدن و تہذیب کی برقی روشنیوں میں یہ اندھیر کھلم کھلا اودھم مچائے ہوئے ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مذکورۂ بالا فہرست کی گو تمام دون کے ساتھ دنیا کی حکومتوں نے اب تک کسی باضابطہ نیکی کا ارادہ نہیں کیا، لیکن باضابطہ ظلم بھی ان حکومتوں نے روا نہ رکھا تھا، الا ایک یہ بیچارہ قرضوں کا طبقہ ہے کہ خدا جانے کن مشکلات میں مبتلا ہو کر قرض کے بوجھ کو لادنے پر یہ آمادہ ہوتا ہے، اور پھر ان مشکلات سے نجات تو کوئی کیا دلاتا، سود در سود کی زنجیروں میں ساہوکار اس کو جکڑتا چلا جاتا ہے، اور حکومتوں کے سارے سوار و پیادے توپ اور بندوق سے ہر زنجیر کے جکڑنے میں اس کے معاون و مددگار بنے ہوئے ہیں، حکومت پبلک کے لیے ہے، بلکہ پبلک ہی کے لیے ہے ...... اس دعوے کے مدعیوں کا پبلک ہی کے ایک طبقہ کے ساتھ یہ طرزِ عمل قابل غور ہے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے، قرآن نے قرض کو دنیاوی کاروبار یا معاملہ کی مد سے نکال کر ایک تو یوں ہی اس کو ایک اہم ترین انسانی ہمدردی کا مظہر قرار دیا[1]، اور بجائے مقروض کے قرض دینے والے کے سامنے خود نے خود اپنا ہاتھ پیش کیا، جس سے اس کی نیکی کی بلندی کا اندازہ ہوتا ہے، اور اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ بالآخر اسی فہرست میں "الغارمین[2]" کے لفظ کے ساتھ ملک کے قرضدار طبقہ کے مسئلہ کو حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا، باقی آئندہ

---

[1] اس کا ذکر دوسرے غیر مطبوعہ ابواب میں آیا ہے یعنی سود کو حرام کر کے اسلام نے لین دین کے مسائل میں چند ترمیمیں کی ہیں" ان میں ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے، کہ قرض کو معاملہ کی مد سے نکال کر خیرات صدقات" متبرعات کی ایک اہم ترین قسم قرار دیا گیا ہے۔

[2] بالاتفاق ارباب فقہ و تفسیر کے نزدیک "الغارمین" قرض داروں کا گروہ مراد ہے، ۱۲

اردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناممکل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہے سالحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک بیدیؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی چنانچہ علمائے عرب و مصر و شام و حجاز نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری مطبوعہ مصر کا سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ حجم ۵۷۵ صفحے بلا جلد ۱۲؍ مجلد پارچہ ۱۳؍ مجلد چرمی پشتہ ۱۴؍ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۱۴؍ مجلد چرمی پشتہ ۱۵؍

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ

اُس کے منکر ہیں یا یہ لوگ آپ کی نسبت جنون کے قائل ہیں بلکہ یہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

حق بات سے نفرت رکھتے ہیں اور اگر دین حق ان کے خیالات کے تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

زمین اور جو اُن میں ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت کی بات بھیجی سو یہ لوگ اپنی نصیحت سے بھی

مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ

روگردانی کرتے ہیں یا آپ ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں تو آمدنی تو آپ کے رب کی سب سے بہتر ہے اور وہ سب دینے والوں سے

الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

اچھا ہے اور آپ تو ان کو سیدھے رستہ کی طرف بلا رہے ہیں اور ان لوگوں کی

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یہ حالت ہے کہ اس رستہ سے ہٹے جاتے ہیں اور اگر ہم اُن پر مہربانی فرماویں اور اُن پر جو تکلیف ہے اس کو ہم

ربع كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

دور بھی کردیں تو وہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے اصرار کرتے رہیں اور ہم نے ان کو

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا

گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے نہ اپنے رب کے سامنے فروتنی کی اور نہ عاجزی اختیار کی یہاں تک کہ ہم جب ان پر

ع ۴ عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝

سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اُس وقت بالکل حیرت زدہ رہ جائیں گے

تفسیر بل قلوبہم سے مبلسون تک۔ (یہ اوپر تو مومنین کی حالت تھی مگر کفار ایسے نہیں ہیں) بلکہ (برعکس) ان کفار کے قلوب اس دین کی طرف سے (جس کا ذکر آیات مذکورہ میں ہے) جہالت (اور شک) میں (پڑے) ہیں (جن کا حال اوپر بھی معلوم ہو چکا فذرہم فی غمرتہم) اور اس (جہالت و انکار) کے علاوہ ان لوگوں کے اور بھی (بڑے بڑے) عمل ہیں جن کو یہ (استمرار) کرتے رہتے ہیں (جیسے مومنین کے علاوہ ایمان بالآیات کے اور اعمال خیر بھی تھے اسی طرح یہ لوگ شرک اور اعمال سیئہ کے برابر خوگر رہیں گے) یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو (جن کے پاس اب خدم وحشم سب ہے) عذاب (بعد الموت) میں دھر پکڑیں گے (اور غریب غربا تو کس گنتی میں ہیں اور وہ تو عذاب سے کیا بچاؤ کر سکتے ہیں غرض یہ کہ جب ان پر سب عذاب نازل ہوگا) تو فوراً چلا اٹھیں گے (اور سارا انکار و استکبار جس کے اب معتاد ہیں کافور ہو جاوے گا اُس وقت اُن سے کہا جاوے گا کہ) اب مت چلاؤ (کہ محض غیر مفید ہے کیونکہ) ہماری طرف سے تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی (کیونکہ دار الجزاء ہے اور دار العمل نہیں ہے کہ چلانا اور عاجزی کرنا مفید ہو جو دار العمل تھا اُس میں تو تمہارا یہ حال تھا کہ) میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر (رسول کی زبان سے) سنائی جایا کرتی تھیں تو تم الٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبر کرتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے (اُس قرآن کی شان میں) بیہودہ بکتے ہوئے (کہ کوئی اُس کو سحر کہتا تھا کوئی شعر کہتا تھا اور مشغلہ کا یہی مطلب ہے پس تم نے دار العمل میں جیسا کیا آج دار الجزا میں ویسا بھگتو اور یہ لوگ جو قرآن کی اور صاحب قرآن کی تکذیب کر رہے ہیں تو ان کا کیا سبب ہے) کیا ان لوگوں نے اس کلام (الٰہی) میں غور نہیں کیا (جس سے اُس کا اعجاز ظاہر ہو جاتا اور یہ ایمان لے آتے) یا (تکذیب کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے بڑوں کے پاس نہیں آئی تھی (مراد اس سے احکام الٰہیہ کا آنا ہے اور بذریعہ رسل کے مطلب یہ کہ

یہ بات بھی نہیں ہوئی کہ ان رسول پر یہ وحی جدید آئی ہو بلکہ شرائع تو رسل کے ذریعہ سے ہمیشہ سے نازل ہوتے آئے ہیں کقولہ تعالیٰ ما کنت بدعا من الرسل پس تکذیب کی یہ وجہ بھی باطل ٹھیری اور یہ وجوہ تو قرآن کے متعلق ہیں آگے صاحب قرآن کے متعلق فرماتے ہیں یعنی) یا (وجہ تکذیب کی یہ ہے کہ) یہ لوگ اپنے رسول (کی صفت دیانت وصدق وامانت) سے واقف نہ تھے اس وجہ سے اُن کے منکر ہیں (یعنی یہ وجہ بھی باطل ہے کیونکہ آپ کے صدق پر سب کا اتفاق تھا) یا (یہ وجہ ہے کہ) یہ لوگ (نعوذ باللہ) آپ کی نسبت جنون کے قائل ہیں (سو آپ کا اعلیٰ درجہ کا صاحب الرائے ہونا بھی ظاہر ہے سو واقع میں ان میں سے کوئی وجہ بھی معقول نہیں) بلکہ (اصلی وجہ یہ ہے کہ) یہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ حق بات سے نفرت رکھتے ہیں (پس یہ تمام تر وجہ ہے تکذیب کی اور عدم اتباع حق کی اور یہ لوگ اس دین حق کا اتباع تو کیا کرتے یہ تو اور اُلٹا یہ چاہتے ہیں کہ وہ دین حق ہی ان کے خیالات کے تابع کر دیا جاوے اور جو مضامین قرآن میں اُن کے خلاف ہیں اُن کو خارج یا ترمیم کر دیا جاوے کقولہ تعالیٰ فی سورہ یونس قال الذین لا یرجون لقائنا ائت بقرآن غیر هذا او بدله) اور (بفرض محال) اگر (ایسا امر واقع ہو جاتا اور) دین حق ان کے خیالات کے تابع اور موافق) ہو جاتا تو (تمام عالم میں کفر و شرک و ضلال پھیل جاتا اور اس کا اثر یہ ہوتا کہ حق تعالیٰ کا غضب تمام عالم پر متوجہ ہوتا اور اس کا مقتضا یہ تھا کہ) تمام آسمان اور زمین اور جو ان میں (آباد) ہیں سب تباہ (و ہلاک) ہو جاتے (حسب سیاست بہ عموم ضلال سے عموم غضب اور عموم غضب سے عموم ہلاک ہوتا اور اول تو کسی امر کا حق ہونا مقتضی ہے اُس کے وجوب قبول کو گو نافع بھی نہ ہو اور اُس کا قبول نہ کرنا خود عیب ہے مگر ان لوگوں میں صرف یہی ایک عیب نہیں کہ حق سے کراہت ہو) بلکہ (اس سے بڑھ کر دوسرا اور عیب بھی ہے کہ اپنے لیے جو امر نافع ہے اس سے بھی اعراض کرتے ہیں کیونکہ وہ حق ان کے لئے نافع بھی ہے پس) ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت (اور نفع) کی بات بھیجی سو یہ لوگ اپنی نصیحت (نافعہ) سے بھی روگردانی کرتے ہیں یا (علاوہ وجوہ مذکورہ کے ان کی تکذیب کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ شبہ ہوا ہو کہ) آپ ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں تو (یہ بھی غلط ہے کیونکہ جب آپ جانتے ہیں کہ) آمدنی تو آپ کے رب کی سب سے بہتر ہے اور وہ سب دینے والوں سے اچھا ہے (تو آپ کیوں مانگتے یہ وجہ خاص مخاطبین کی ایک حالت کے اعتبار سے ہے) اور (خلاصہ ان کی حالت کا یہ ہے کہ) آپ تو ان کو سیدھے رستہ کی طرف جس کو اوپر حق کہا ہے بلا رہے ہیں اور ان لوگوں کی جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (اور اسی لئے خوف نہیں) یہ حالت ہے کہ اُس (سیدھے) رستہ سے ہٹے جاتے ہیں (مطلب یہ کہ حق ہونا اور مستقیم ہونا اور نافع ہونا یہ سب مقتضیات ایمان کے مجتمع اور وجوہ محتملہ جو موانع ہو سکتے تھے مرتفع ہیں پھر ایمان نہ لانا اشد درجہ کی جہالت اور ضلالت ہے) اور ان کی قساوت قلب کی یہ حالت ہے کہ جس طرح یہ لوگ آیات تشریعیہ سے متاثر نہیں ہوتے اسی طرح آیات قہریہ مصائب و بلیات سے بھی متاثر نہیں ہوتے گو مس ضر کے وقت طبعی طور پر ہم کو پکارتے بھی ہیں لیکن وہ دفع الوقتی ہوتی ہے چنانچہ) اگر ہم اُن پر مہربانی فرماویں اور ان پر جو تکلیف ہے اُس کو ہم دور بھی کر دیں تو وہ لوگ پھر اپنی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے اصرار کرتے رہیں (اور وہ قول و قرار جو مصیبت میں کئے تھے سب گاؤ خورد ہو جاویں کقولہ تعالیٰ اذا مس الانسان الضر دعانا الخ وقولہ تعالیٰ اذا رکبوا فی الفلک الخ) اور (شاہد اس کا یہ ہے کہ بعض اوقات) ہم نے اُن کو گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے نہ اپنے رب کے سامنے (پورے طور سے) فروتنی کی اور نہ عاجزی اختیار کی (پس جب عین مصیبت میں اور مصیبت بھی ایسی سخت جس کو عذاب کہا جا سکے جیسے قحط جو مکہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے ہوا تھا انھوں نے عاجزی اختیار نہیں کی تو بعد زوال ضر کے تو بدرجہ اولیٰ ان سے اس کی توقع نہیں مگر ان کی یہ ساری بے پروائی و بے باکی مصائب عادیہ تک ہے) یہاں تک کہ ہم جب اُن پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے (جو کہ فوق العادۃ ہو خواہ دنیا ہی میں کہ کوئی نبی قہر برسے کہ ممکن ہے یا بعد الموت کہ ضرور ہی واقع ہوگا) تو اُس وقت بالکل حیرت زدہ رہ جاویں گے (کہ یہ کیا ہو گیا اور سب نشہ ہرن ہو جاوے گا) ربط اوپر کی آیتوں میں کفار کے احوال و اقوال مذمومہ کے ساتھ اُن کے معذب فی الآخرت ہونے کا بھی بیان تھا چونکہ یہ تعذیب مبنی ہے بعث پر اور وہ لوگ اس کے منکر تھے اس لئے آگے حشر اور بعث کا اثبات اور اُن کے انکار کا جواب ہے اور اثبات بعث مبنی ہے اثبات کمال قدرت پر اس لیے بعض آیات میں تصرفات قدرت کا بھی بیان ہے اور دونوں مضمون بوجہ تناسق و تلاحق کے مختلط طور پر مذکور ہیں نیز آیات اوپر یعنی لقد خلقنا الانسان سے علی الفلک تحملون میں صفات کمال کے بیان سے توحید پر استدلال تھا پس ان بعض آیات کا جن میں تصرفات قدرت کا بیان ہے ان آیات سے بھی ارتباط ظاہر ہے۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور

يُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ بَلْ قَالُوا مِثْلَ

مارتا ہے اور اسی کے اختیار میں ہے رات اور دن کا گھٹنا بڑھنا سو کیا تم نہیں سمجھتے بلکہ یہ بھی ویسی ہی بات کہتے ہیں

مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا

جو اگلے لوگ کہتے چلے آئے یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم جب مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا

لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا

ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اس کا تو ہم سے اور پہلے ہمارے بڑوں سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ کچھ بھی نہیں محض بے سند باتیں ہیں جو

إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں آپ یہ کہیے کہ یہ زمین اور جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کی ہیں اگر تم کو کچھ خبر ہے

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ

وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کی ہیں ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے آپ یہ بھی کہیے کہ ان سات آسمانوں کا مالک

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ قُلْ مَنْ

اور عالی شان عرش کا مالک کون ہے وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی اللہ کا ہے آپ کہیے پھر تم کیوں نہیں ڈرتے آپ یہ بھی کہیے کہ وہ

بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تم کو کچھ خبر ہے

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ۝ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں آپ کہیے کہ پھر تم کو کیسا خبط ہو رہا ہے بلکہ ہم نے ان کو سچی بات پہنچائی ہے اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ

اللہ تعالیٰ نے کسی کو اولاد نہیں قرار دیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق

بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

کو جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (اور) اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے

ع ۵ (١۵) ۵ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ع

ہیں۔ جاننے والا ہے سب پوشیدہ اور آشکارا کا غرض ان لوگوں کے شرک سے وہ بالاتر ہے

تفسیر: وھو الذی سے یشرکون تک:- اور وہ (اللہ) ایسا (قادر اور منعم) ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (کہ آرام بھی ہو اور دین کا بھی ادراک کر سکیں) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو (کیونکہ اصلی شکر یہ تھا کہ اس منعم کے پسندیدہ دین کو قبول کرتے اور اس کی قدرت علی البعث کا انکار نہ کرتے) اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور تم سب (قیامت میں) اسی کے پاس لائے جاؤ گے (اس وقت اس کفران بعث کی حقیقت معلوم ہوگی) اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے اختیار میں ہے رات اور دن کا گھٹنا بڑھنا سو کیا تم (اتنی بات) نہیں سمجھتے (کہ یہ دلائل قدرت توحید اور صحت بعث دونوں پر دال ہیں مگر پھر بھی مانتے نہیں) بلکہ یہ بھی ویسی ہی بات کہتے ہیں جو اگلے (کافر) لوگ کہتے چلے آئے ہیں (یعنی) یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم جب مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ اس کا تو ہم سے اور (ہم سے پہلے

بڑوں سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ کچھ بھی نہیں محض بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آتی ہیں (چونکہ اس قول سے انکارِ قدرت لازم آتا ہے اور اس سے مثل انکار بعث کے انکار توحید کا بھی ہوتا ہے اس لئے اس قول کے جواب میں ماثبات قدرت کے ساتھ اثبات توحید کا بھی ارشاد ہے یعنی) آپ (جواب میں) یہ کہیے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) یہ زمین اور جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کے ہیں اگر تم کو کچھ خبر ہے، وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں (تو) ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے (کہ قدرت علی البعث اور توحید دونوں کا تم کو ثبوت ہو جاوے (اور) آپ یہ بھی کہئے کہ (اچھا یہ بتاؤ کہ) ان سات آسمانوں کا مالک اور عالیشان عرش کا مالک کون ہے (اس کا بھی) وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی (سب) اللہ کا ہے۔ (اس وقت) کہئے کہ پھر تم (اس سے) کیوں نہیں ڈرتے (کہ اُس کی قدرت اور آیات بعث کا انکار کرتے ہو اور) آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ (اچھا) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ (جس کو چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے اور اُس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تم کو کچھ خبر ہے (تب بھی جواب میں) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں آپ (اُس وقت) کہئے کہ پھر تم کو کیسا خبط ہو رہا ہے (کہ ان سب مقدمات کو مانتے ہو اور نتیجہ کو کہ توحید و البعث کا اعتقاد ہے نہیں مانتے یہ تو استدلال تھا مقصود پر ان کے جواب میں آگے اُس کے مقدمہ دلیل یعنی ان ہذا الا اساطیر الخ کا ابطال ہے یعنی یہ جو ان کو بتلایا جا رہا ہے کہ بعث ہوگا یہ اساطیر الاولین نہیں ہے) بلکہ ہم نے ان کو سچی بات پہنچائی ہے اور یقیناً یہ (خود ہی) جھوٹے ہیں (یہاں تک مکالمہ ختم ہو چکا اور توحید و بعث دونوں ثابت ہو گئے مگر ان دونوں مسئلوں میں چونکہ مسئلۂ توحید زیادہ مہتم بالشان ہے و حقیقت میں مسئلۂ بعث کا بھی بنی اور محل کلام بھی زیادہ وہ تھا اس لئے تتمۂ تقریر میں اس کو مستقلاً ارشاد فرماتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے کسی کو اولاد نہیں قرار دیا (جیسا مشرکین ملائکہ کی نسبت کہتے ہیں) اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو (تقسیم کر کے) جدا کر لیتا اور (پھر مثل عادت رؤسا دنیا کے دوسرے کی مخلوقات چھیننے کے لئے) ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (پھر مخلوق کی تباہی کی تو کیا انتہا ہے لیکن نظام عالم بدستور قائم ہے اس سے ثابت ہوا کہ) اللہ تعالیٰ اُن (مکروہ) باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں جاننے والا ہے سب پوشیدہ اور آشکارا کا غرض ان لوگوں کے شرک سے وہ بالاتر (اور منزہ) ہے۔ ربط اوپر آیت حتیٰ اذا فتحنا علیہم الخ میں کفار کے عناد و طغیان پر وعید عذاب شدید کی فرمائی تھی آگے ایک خاص اور بلیغ عنوان سے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دعائے مناسب وقت کی تعلیم اور اظہار قدرت رب عظیم ہے اُس عذاب کی غایت فظاعت بیان فرماتے ہیں جو متضمن ہے اُن کے رد استعجال و استہزاء کو بھی اور اس عذاب کے وقوع تک آپ کو ان کفار کے ساتھ مجاملت فی المعاملات کا امر فرماتے ہیں۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

آپ دعا کیجئے کہ اے میرے رب جس عذاب کا ان کافروں سے وعدہ کیا جارہا ہے اگر آپ مجھ کو دکھا دیں تو اے میرے رب مجھ کو ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجئے

وَاِنَّا عَلٰۤی اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

اور ہم اس بات پر کہ جو ان سے وعدہ کر رہے ہیں آپ کو بھی دکھلا دیں قادر ہیں آپ ان کی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر دیا

السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

کیجئے جو بہت ہی اچھا ہو ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہا کرتے ہیں اور آپ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں

هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝

شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آویں

تخویف عذاب و تعلیم دعا و امر بصبر

تفسیر۔ قل رب سے یحضرون تک ۔ آپ (حق تعالیٰ سے) دعا کیجئے کہ اے میرے رب جس عذاب کا ان کافروں سے وعدہ کیا جا رہا ہے، (جیسا اوپر اذا فتحنا علیہم سے بھی معلوم ہوا) اگر آپ مجھ کو دکھا دیں (مثلاً یہ کہ وہ عذاب ان پر میری زندگی میں اس طور پر آوے کہ میں بھی دیکھوں کیونکہ اُس عذاب موعود کا کوئی وقت خاص نہیں بتلایا گیا ہے نیز یہ آیت مذکورہ بھی مبہم ہے جس میں یہ احتمال مذکور بھی ہے غرض اگر ایسا ہو) تو اے میرے رب مجھ کو ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجئے اور ہم اس بات پر کہ جو ان سے وعدہ کر رہے ہیں آپ کو بھی دکھلا دیں قادر ہیں (باقی جب تک ان پر عذاب نہ آئے) آپ (اُن کے ساتھ یہ معاملہ رکھئے کہ) اُن کی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر دیا کیجئے جو بہت ہی اچھا (اور نرم) ہو (اور اپنی ذات کے لئے بدلا نہ لیجئے بلکہ ہمارے حوالہ کر دیا کیجئے ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ (آپ کی نسبت) کہا کرتے ہیں اور (اگر آپ کو بمقتضائے بشریت غیظ آجایا کرے تو) آپ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے (جو مفضی ہو جاویں کسی ایسے امر کی طرف جو خلاف

مصلحت ہو گو خلاف شریعت نہ ہو) اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آویں (اور وسوسہ ڈالنا تو درکنار پس اس سے وہ غیظ جاتا رہے گا) ربط اوپر آیت والیہ تحشرون اور جواب اَنّا لمبعوثون میں صراحتاً اور جمیع آیات مشعرہ استحقاق عذاب میں دلالۃً معاد کا اثبات ہے آگے انکم الینا لاترجعون تک جو کہ قریب ختم سورت کے ہے بطور تفصیل و تتمیم کے اسی کا اور اس کے وقت و احوال و واقعات کا ذکر ہے۔

حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آتی ہے اس وقت کہتا ہے اے میرے رب مجھ کو پھر (دنیا میں) واپس بھیج دیجئے تاکہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں

صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ

اس میں نیک کام کروں ہرگز نہیں یہ ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور ان لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ

دن تک پھر جب صور پھونکا جاوے گا تو ان میں باہمی رشتے ناتے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو

وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ

پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ

جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے

خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ

لئے رہیں گے ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے کیوں کیا تم کو

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا

میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جایا کرتی تھیں اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہم کو

شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝

گھیر لیا تھا اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو اس سے نکال دیجئے پھر اگر ہم دوبارہ کریں تو ہم

قَالَ اخْسَــُٔـوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ

بالکل قصوروار ہیں ارشاد ہوگا کہ اسی میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو عرض کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓي اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

سو تم نے ان کا مذاق مقرر کیا تھا یہاں تک کہ ان کے مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے

تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

ہنسی کیا کرتے تھے میں نے ان کو آج ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ

ارشاد ہوگا کہ تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہوگے وہ جواب دیں گے ایک دن یا

بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ

ایک دن سے بھی کم ہم رہے ہوں گے سو گننے والوں سے پوچھ لیجئے ارشاد ہوگا کہ تم تھوڑی ہی مدت رہے کیا خوب ہوتا کہ تم

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا

سمجھتے ہوتے ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے

لَا تُرْجَعُوْنَ ۝

پاس نہیں لائے جاؤ گے

تفسیر۔ حتیٰ اذا جاء سے لا ترجعون تک (یہ کفار اپنے کفر و انکار معاد سے باز نہیں آتے) یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی (کے سر) پر موت آ (کھڑی ہو) تی ہے (اور آخرت کا معائنہ ہونے لگتا ہے) اُس وقت (آنکھیں کھلتی ہیں اور اپنے جہل و کفر پر نادم و متحسر ہو کر) کہتا ہے اے میرے رب (مجھ سے موت کو ٹال دیجئے اور) مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس بھیج دیجئے تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں پھر جا کر) نیک کام کروں (یعنی تصدیق و انقیاد حق تعالیٰ اس درخواست کو رد فرماتے ہیں کہ) ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) یہ (اس کی) ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے (اور پوری ہونے والی نہیں) اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ) ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ (کی آنے والی) ہے (کہ وہ ضروری الوقوع ہی اور وہی دنیا میں واپس آنے سے مانع ہے مراد اس سے موت ہے کہ اُس کا وقوع بھی وقت مقدر پر ضروری ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلها اور اس کا مانع عن الرجوع ہونا) قیامت کے دن تک (یعنی ہمیشہ کے لئے ہے یہ مصیبت تو اُن کو مرنے کے وقت پیش آئی) پھر جب (قیامت کا روز ہوگا اور) صور پھونکا جاوے گا تو (ایسی ہول و ہیبت میں گرفتار ہوں گے کہ) اُن میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے) اُس روز (وہ بھی گویا) نہ رہیں گے (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا جیسے اجنبی اجنبی ہوتے ہیں) اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا (کہ بھائی تم کس حالت میں ہو غرض نہ رشتہ ناتا کام آوے گا نہ دوستی اور تعارف بس وہاں کام کی چیز ایک ایمان ہوگا جس کی عام شناخت کے لئے کہ سب پر ظاہر ہو جاوے ایک ترازو کھڑی کی جاوے گی اور اس سے اعمال و عقائد کا وزن ہوگا) سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا (یعنی وہ مومن ہوگا) تو ایسے لوگ کامیاب (یعنی ناجی) ہوں گے (اور یہ عقوبات مذکورہ تمہی رغبت للایمان اور نفی نفع انساب و تساءل اُن کے لئے نہ ہوں گے لقولہ تعالیٰ لا یحزنہم الفزع الاکبر الآیہ) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے اُن کے چہروں کو (اُس جہنم کی) آگ جھلستی ہوگی اور اُس (جہنم) میں اُن کے منہ بگڑے ہوں گے (اور اُن سے حق تعالیٰ بواسطہ یا بلا واسطہ ارشاد فرماویں گے کہ) کیوں کیا میری آیتیں (دنیا میں) تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جایا کرتی تھیں اور تم اُن کو جھٹلایا کرتے تھے (یہ اُس کی منزل رہی ہے) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب (واقعی) ہماری بدبختی نے ہم کو (ہمارے اقوال) گھیر لیا تھا اور (بے شک) ہم گمراہ لوگ تھے (یعنی ہم جرم کا اقرار اور اُس پر ندامت و معذرت کا اظہار کر کے درخواست کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب ہم کو اس (جہنم) سے (اب) نکال دیجئے (اور دوبارہ دنیا میں بھیج دیجئے لقولہ تعالیٰ فی الم السجدۃ فارجعنا نعمل صالحا) پھر اگر ہم دوبارہ (ایسا) کریں تو ہم بے شک پورے قصوروار ہیں (اُس وقت ہم کو خوب سزا دیجئے (اور اب چھوڑ دیجئے) ارشاد ہوگا کہ اسی (جہنم) میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو (یعنی ہم نہیں منظور کرتے کیا تم کو یاد نہیں رہا کہ) میرے بندوں میں ایک گروہ (ایمان داروں کا) تھا جو (بے چارے ہم سے) عرض کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں سو تم نے (محض اس بات پر جو ہر طرح قابل قدر تھی) ان کا مذاق مقرر کیا تھا (اور) یہاں تک (اس کا مشغلہ کیا) کہ ان کے مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم اُن سے ہنسی کیا کرتے تھے (سو اُن کا تو کچھ نہ بگڑا چند روزہ کلفت تھی کہ صبر کرنا پڑا جس کا یہ نتیجہ ملا کہ) میں نے اُن کو آج اُن کے صبر کا یہ بدلا دیا کہ وہی کامیاب ہوئے (اور تم اس ناکامی میں گرفتار ہوئے مطلب جواب کا یہ ہوا کہ تمہارا قصور اس قابل نہیں کہ سزا کے وقت اقرار کرنے سے معاف کر دیا جائے۔ کیوں کہ تم نے ایسا معاملہ کیا جس سے ہمارے حقوق کا بھی اتلاف ہوا اور حقوق العباد کا بھی اور عباد بھی کیسے ہمارے مقبول اور محبوب جو ہم سے خصوصیت خاصہ رکھتے تھے کیونکہ اُن کو تمسخر بنانے میں اُن کی ایذا رکہ اضاعۃ حق العبد ہے اور تکذیب حق جو منشا تمسخر کا ہے کہ اضاعۃ حق اللہ ہے دونوں لازم آئے پس اس کی سزا

کے لئے دوام اور تمام مناسب ہے اور مؤمنین کو جزائے فوز دینا منجملہ تمام سزا ہے کفار کے لئے کیونکہ اعداء کی کامیابی سے روحانی تازی ہوتی ہے یہ تو جواب ہو گیا اُن کی درخواستوں کا آگے تنبیہ ہے اُن کے بطلان اعتقاد و مشرب پر تاکہ ذلت پر ذلت و حسرت پر حسرت ہونے سے اور عقوبت میں شدت ہو اس لئے) ارشاد ہو گا کہ (اچھا یہ تبلاؤ) تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہوگے (چونکہ وہاں کے ہول و ہیبت سے ان کے ہوش و حواس گم ہو چکے ہوں گے اور اُس دن کا طول بھی پیش نظر ہوگا) وہ جواب دیں گے کہ (برس کیسے بہت رہے ہوں گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ہم رہے ہوں گے (اور سچ یہ ہے کہ ہم کو یاد نہیں) سو گننے والوں سے (یعنی فرشتوں سے کہ اعمال و اعمار سب کا حساب کرتے تھے) پوچھ لیجئے ارشاد ہوگا کہ (یوم او بعض یوم تو غلط ہے مگر اتنا تو تمہارے اقرار سے جو کہ صحیح بھی ہے ثابت ہو گیا کہ) تم (دنیا میں) تھوڑی ہی مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم یہ بات اُس وقت) سمجھتے ہوتے (کہ دنیا کی بقا ناقابل اعتبار ہے اور اس کے سوا دوسری کوئی دار القرار ہے مگر وہاں تو بقا کو دنیا ہی میں منحصر سمجھا اور اس عالم کی نفی کرتے رہے کقولہ تعالیٰ قالوا ان ہی الا حیاتنا الدنیا و ما نحن بمبعوثین از راہ جو غلطی ظاہر ہوئی اور سچ سمجھے تو بیکار اور غلطی اعتقاد پر تنبیہ کے بعد آگے پھر اس اعتقاد پر زجر ہے جو بطور خلاصہ مضمون (رد قیل ...) کے ہے کہ) ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے (مطلب یہ کہ جب ہم نے آیات میں جن کا صدق دلائل صحیحہ سے ثابت ہے بعث و مجازاۃ کی خبر دی تھی تو معلوم ہو گیا تھا کہ مکلفین کی تخلیق کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے اُس کا منکر ہونا کتنا بڑا امر منکر تھا) ربط اوپر تمام سورت میں جو مضامین مذکور ہوئے جن کا خلاصہ سورت کی تمہید میں مرقوم ہوا ہے خاتمہ سورت میں اُن پر ایک تفریع بطور استنتاج اور تلخیص کے ارشاد فرماتے ہیں چنانچہ ظاہر ہے کہ عبادت کے امر سے حق تعالیٰ کا الٰہ اور ملک ہونا اور آثار قدرت سے جو دلائل توحید ہیں اُس کا واحد اور متعالی عن الشرک ہونا جو کہ مدلول ہے فتعالی اور لا الٰہ الا ہو اور بعث انبیاء سے بھی اس کا ملک اور فرمانروا ہونا اسی طرح بعث و مجازاۃ سے بھی ملک ہونا اسی طرح قصص اہلاک مکذبین سے بھی اُس کا ملک ہونا اور شناعت حال کفار سے اُن کا قابل وارد گیر ہونا جو مدلول ہے فانما حسابہ الخ کا ثابت ہوتا ہے مثبتات بالکسر تفصیلاً تمام سورت میں اور اُن کا اجمال تمہید سورت میں اور مثبتات بالفتح کا اجمال یہاں خاتمہ میں مذکور ہے اور فتعالی پر حرف فاء کا آنا اس ارادۂ تفریع کا قرینہ ہے اور ان صفات کمال و جلال الوہیۃ و ملکیت و وحدت و تعالی و ربوبیت کے ساتھ کسی ذات کے موصوف ہونے کا اُس کو مقتضی ہونا کہ اُسی کو اپنا قبلۂ توجہ و مرجع حاجات بنایا جاوے یہ بھی ظاہر ہے چنانچہ بالکل اخیر کی آیت وقل رب اغفر الخ کے مضمون میں اسی ترتب کی رعایت ہے اور اس ثبوت و ترتب کی طرف ترجمہ کی عبارت میں بھی اشارت ہے نیز اس دعا کرنے والوں کا مقبول و محبوب ہونا اوپر آیت انہ کان فریق الخ میں معلوم ہو چکا ہے اس کی تعلیم میں یہ بھی نکتہ ہو گیا کہ جن کی فضیلت اوپر مذکور ہے اُن میں سے ہونے کی دعا و التجا کرنا چاہئے پس اس سے ایک خاص ربط اپنے قریب کے مضمون سے اور بھی حاصل ہو گیا اور شروع میں مومنین کے لئے اثبات فلاح اور خاتمہ میں کافروں سے نفی فلاح جو کہ قد افلح المؤمنون اور لا یفلح الکفرون میں مذکور ہے ایک عجیب مقابلہ ہے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَ

سو اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اُس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں عرش عظیم کا مالک ہے اور

مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ جس پر اُس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اُس کا حساب اُس کے رب کے یہاں ہوگا

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی اور آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

تفسیر۔ فتعالی اللہ سے خیر الراحمین تک سو (اس سے یہ کامل طور پر ثابت ہو گیا کہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ (بھی ہے اور بادشاہ بھی) حقیقی ہے اُس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور وہ) عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص (اس امر پر دلائل قائم ہونے کے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ جس (کے معبود ہونے) پر اُس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اُس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہوگا (جس کا نتیجہ لازمی یہ ہے کہ) یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی (بلکہ ابدالآباد معذب رہیں گے) اور (جب حق تعالیٰ کی یہ شان ہے تو) آپ اور دوسرے لوگ بدرجۂ اولیٰ) یوں کہا کریں کہ اے میرے رب

(میری خطائیں) معاف کر اور (ہر حالت میں مجھ پر) رحم کر (معاش میں بھی، توفیق، طاعات میں بھی، نجات آخرت میں بھی، اعطائے جنت میں بھی اور ... [illegible]

سورۃ النور مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهی اربع وستون اٰیۃ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والے ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝

یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور اس کو ہم نے مقرر کیا ہے اور ہم نے اس میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو

خلاصہ۔ سورۃ النور مدنیۃ وھی ثنتان او اربع وستون اٰیۃ ربط اوپر کی سورۃ کے اخیر میں آیت افحسبتم انما خلقناکم عبثاً سے معلوم ہوا تھا کہ خلق انسان کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس کو احکام کا مکلف کیا جائے اور آخرت میں ان احکام کی اطاعت یا مخالفت پر جزا و سزا ہو اسلئے اس سورۃ میں بعض احکام کی تفصیل ہے چنانچہ نصف سورت تک تو احکام علیہ چلے گئے ہیں اور خاتمہ کے قریب بھی بعض تتمیماً مثل مسئلہ استیذان کے اور بعض ابتداءً مثل مسئلہ اکل کے مذکور ہوتے ہیں اور یہ سب احکام بجز مسئلہ کتابت و اکل من البیوت کے کہ اول اصلاح عباد و اما کے اور ثانی مسئلہ دخول فی البیوت کے ساتھ استطراداً مذکور ہوا ہے باقی سب متعلق عفت کے ہیں پس گویا من وجہ تفصیل و تکمیل ہیں سورت سابقہ کے شروع میں کی اس آیت کی والذین ھم لفروجہم حٰفظون الخ پس اس طرح اس کو سورت سابقہ کے اول و آخر دونوں سے ارتباط ہو گیا اور بقیہ نصف سورۃ کی بعض آیات میں دلائل توحید کہ احکام علمیہ سے ہے اور بعض آیات میں اطاعت احکام و مطیعین کے مناقب اور عصیان و عصاۃ کے مثالب مذکور ہیں اور دونوں نصف کے برزخ و حد متوسط یعنی آیت نور میں مطلق احکام کے متعلق علمی و عملی ہدایت و ضلالت کے تمثیلات و تشبیہات ارشاد فرمائے گئے ہیں یہ خلاصہ ہے سورت کا جو تامل سے تمام اجزاء پر منطبق ہو سکتا ہے اور ان سب مضامین کی اجمالی تمہید سے سورت کو شروع فرمایا ہے۔

تفسیر سورۃ انزلنٰہا سے تذکرون تک:۔ یہ ایک سورت ہے جس (کے الفاظ) کو (بھی) ہم (ہی) نے نازل کیا ہے اور اس (کے معانی یعنی احکام) کو (بھی) ہم (ہی) نے مقرر کیا ہے (عام اس سے کہ بعض احکام فرض ہوں اور بعض مندوب جیسے مکاتبت) اور ہم نے (ان احکام پر دلالت کرنے کے لیے) اس (سورت) میں صاف صاف آیتیں (جو کہ ان احکام پر دال ہیں) نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) ف اس تمہید میں اپنی طرف منسوب فرما کر الفاظ سورت کی جزالت اور معانی کی جلالت اور معانی پر الفاظ کی وضوح دلالت اور پھر اس مجموعہ کی غایت بیان فرمانے سے ان احکام پر عمل کرنے کا غایت اعتناء شان ہو گیا شاید یہ اہتمام خاص اس لئے فرمایا گیا ہو کہ اس میں کثرت سے احکام عورتوں کے متعلق مذکور ہیں جو غالباً مزلۃ الاقدام ہوتے ہیں اور دلالت کا واضح ہونا مدلولات بعبارۃ النص کے اعتبار سے ہے نہ بقیہ استدلالات کے اعتبار سے کہ وہ مخصوص ہے مجتہدین کے ساتھ واللہ اعلم ربط تمہید اجمالی کے بعد آگے احکام کی تفصیل ہے جو متعدد الانواع ہیں۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد سو ان میں ہر ایک کے سو درے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں

بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ

پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی

عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝

سزا کے وقت ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے

تفسیر۔ الزانیۃ سے من المؤمنین تک:۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد سو (دونوں کا حکم یہ ہے کہ) ان میں ہر ایک کے سو درے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے (کہ رحم کھا کر چھوڑ دو یا سزا میں کمی کر دو) اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو (کیونکہ ان دونوں پر ایمان رکھنا مقتضی ہے وجوب عمل کو کیونکہ اللہ کا تو حکم ہی ہے اور قیامت کا دن تارکین احکام کی سزا کے لئے ہے) اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے (تاکہ ان کے ذریعہ سے تشہیر ہو اور سامعین کو عبرت ہو اور دوسرے لوگ اس سے رکیں) ف یہ سزا اس زانی اور زانیہ کی ہے جو آزاد و عاقل بالغ ہوں اور نکاح کئے ہوئے نہ ہوں یا نکاح کے بعد ہمبستری نہ کر چکے ہوں اور جو آزاد نہ ہو اس کے پچاس درے لگتے ہیں اس کا حکم پارۂ پنجم کے اول رکوع کے ختم پر مذکور ہے اور جو عاقل بالغ



نصیبی نوشتے

[illegible]

تعبیر خواب کے قاعدے [illegible]	[illegible]	بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم [illegible]	[illegible] بخانہ سوم [illegible]	[illegible] بخانہ چہارم [illegible]	[illegible]

پہلا حصہ [illegible]

دوسرا حصہ [illegible]

تیسرا حصہ [illegible]

چوتھا حصہ [illegible]

پانچواں حصہ [illegible]

چھٹا حصہ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی



Advertise

IN

The Weekly Nationalist

HURRIYAT

Which is Published Regularly every Week on Sunday

All Particulars may kindly be addressed to :—

Advertising Manager

The Hurriyat Weekly

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اے ہمارے ... ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

پیشوا

ایک ماہوار مذہبی اور اصلاحی رسالہ

مدیر مسئول سید عزیز حسن بقائی



فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

مقام اشاعت جامع مسجد دہلی

سالانہ صرف ایک روپیہ

سیدہ فاطمہ کا لال

مظلوم کربلا

دریائے فرات کے کنارے بیکسی و مظلومی کے الم انگیز نظارے

مشترکہ شیعہ سنی پلیٹ فارم

حضور سرور کائنات کی وفات کے بعد

حضرت امام مظلوم کی تقریریں میدان جنگ میں

کتاب مظلوم کربلا کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمایئے:

فہرست مضامین

پہلی مجلس — دوسری مجلس — تیسری مجلس — چوتھی مجلس — پانچویں مجلس — چھٹی مجلس — ساتویں مجلس — آٹھویں مجلس — نویں مجلس — دسویں مجلس — گیارہویں مجلس — بارہویں مجلس

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی

گھر کی جنگ ختم ہوگئی
راحت سے زندگی بسر کیجئے

مردانہ کمزوریوں کا خاتمہ

طلاء مخصوص رجسٹرڈ دنیا کے تمام طلاؤں سے افضل ہے جس کے استعمال سے کجی، خمی لاغری۔ نامردی سستی رگوں کا ابھر آنا پتلا پن ٹیڑھا پن بغیر آبلہ یا چھالہ دور ہوکر، نامرد کو مرد بنا کر رگوں اور پٹھوں میں بجلی کی مانند قوت اور فولاد کی مانند سختی پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپئے (نمونہ ۱۲) علاوہ محصول جن کو معمولی شکایت ہو ان کے لیے نمونہ کافی ہے

راحت کا سمندر

فوری طلاء رجسٹرڈ جن کو وقت پر سستی کے باعث شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو اسے مایوسوں کو وقتی عذر و رب کے لیے بر خود کر دیتا ہے اور اس بلا کی گرمی استادگی اور خیزش پیدا کرتا ہے کہ بوڑھا جوان رنگ رہ جاتا ہے۔ ناکارہ سے ناکارہ آدمی وقت پر کلنیا ہوجاتا ہیں قیمت ۱۲ ... کے لیے پانچ روپئے نمونہ دس بار کے لیے ایک روپیہ چار آنہ (۱۲) علاوہ محصول

امساکی رجسٹرڈ رکاوٹ کے لیے عجیب تحفہ عورت کو مجبور کرنے کے لیے زندہ جادو بیحد ممسک وملذذ ... تکلیف کی، نہ کھاؤ فراغت ناممکن قیمت تین درجن ۵/ ونہ کے لیے ایک درجن ۱۲ علاوہ محصول

تحفہ عجیب رجسٹرڈ زبردست ملذذ دوا ہے خلوت میں عمر بھر ایسی لذت فرحت و استعمال نہ کی ہوگی اس کے استعمال سے مغرور محبوبہ بیخودی میں چور ہوکر وارفتہ اور بیدام غلام بن جاتی ہے ان کی آنکھوں میں ڈورے پڑجاتے ہیں اس دوا کو لوگ لذت کا بادشاہ کہتے ہیں قیمت فی شیشی (ے) نمونہ ایک ... ۱۲ عیش کا پورا لطف اس میں موجود ہے

سدا بہار رجسٹرڈ فراغت کے بعد ذرا سی معجون کھا لینے سے طاقت کم نہ ہوگی اور ہر بار رفع ... کے بعد سابقہ جوش اور پہلی سی طاقت واپس ہوگی اس کے استعمال سے لوگ چار چار بار تک فائدہ اٹھا لیتے ہیں قیمت ۴۰ بار کے لیے پانچ روپئے نمونہ دس بار کے لیے ۱۲ دنیا میں اپنی قسم کی سرتاج ایجاد ہے جو نہ طاقت کم ہونے دیتی ہے اور نہ جوانی ختم کرتی ہے

خدا گواہ ہے نمونے بالکل اصلی لاگت پر بھیجے جا رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی منگا کر ہماری اس حقیر پیش کش سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کے لیے زندہ اشتہار بن جائیں

۵ نمونے چار روپیہ چار نمونے تین روپئے آٹھ آنے تین نمونے تین روپے۔ ۲ نمونے دو روپے چار آنے دو نمونے سے کم ہرگز نہ بھیجے جائیں گے۔ محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ جن لوگوں کو معمولی شکایت ہو ان کے لیے نمونہ کافی ہے۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ نیو ایجنسی جڑی بوٹی سپلائی کمپنی پشت جامع مسجد۔ دہلی ۶

جس کو چاہو اپنا تابعدار بنالو

کہاں ہیں وہ دیدار سوختہ قسمت ... نصیب لوگ جو کچھ برباد کرکے رہ گزر ہستی میں مارو ندگار پڑے ہیں آئیں اور اپنا دامن امید تسخیر محبوب عرف گوہر مراد سے بھر لیں ہزاروں نامراد عاشق اور سینکڑوں گرفتاران محبت اس تعویذ سے بامراد اور کامیاب ہوگئے محبت کو دشمنی اور دشمنی کو محبت سے بدل دینا راہ چلتے آدمی کو مسخر مطیع و ہم خیال بنا لینا سات پردوں میں چھپے ہوئے محبوب کو کھینچ بلانا تجارتی نفع امتحان میں کامیابی ملازمت سفر ... دشمنی نفع نقصان لاٹری ... غرضکہ دنیا کے ہر کام کیلئے معجزنما اثر رکھتا ہے غیر ملکوں تک دھوم ہے ہدیہ بغرض رفاہ عالم تین روپے علاوہ محصول

المشتہر
نجوم رمل اکسپرٹ دہلی

اس کو نہ پڑھئے اگر پڑھئے تو اس سے فائدہ اٹھایئے

مالک روزنامہ وحدت دہلی کیا کہتے ہیں

آجکل اشتہار بازی نے ایک ذریعہ معاش کی صورت اختیار کر لی ہے اور پبلک کو ایسے تلخ تجربے ہوئے ہیں کہ اشتہار خواہ کتنا ہی سچا ہو مگر مشکل سے یقین آتا ہے لیکن مجھے مسرت ہے کہ اس بے اعتباری کے زمانہ میں مشہور نامور کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ دہلی نے اپنی دیانت دارانہ خدمات بہترین صحیح اور خالص ادویات عوام کے سامنے پیش کر کے عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے۔ اور میری ذاتی معلومات ہیں کہ ان کا تمام کاروبار راستبازی، دیانتداری اور نہایت محنت اور قابل ترین کارکنان اور بالکل اشتہار کے مطابق ادویہ پیش کرنے میں بے مثل کارخانہ ہے یہی وجہ ہے کہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اور بیرون ہند ساؤتھ افریقہ یوگنڈا عدن برما انگلینڈ تک اس کارخانہ کی دواؤں کو استعمال کرنے والے اور ان کے اثرات کے معترف موجود ہیں جن کی تائید میں میں نے ہزاروں مریضوں کے خطوط دیکھے۔ لہٰذا میں ان حضرات کی جو ضرورتمند ہوں رہنمائی کرونگا کہ وہ اس کارخانہ کی سریع التاثیر مفید ادویہ استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا رائے کو پڑھنے کے بعد ہمارے اشتہار کو صحیح تصور فرمائیں گے اگر آپ ضرورتمند ہوں تو ضرور طلب فرمائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ اگر فائدہ نہ ہو تو دس روپیہ انعام اور قیمت واپس ہمارا یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے اس میں ذرہ برابر مبالغہ یا دھوکہ نہیں۔ اگر آپ سے دھوکہ کریں تو خدا اور رسول صلعم سے دھوکہ کریں۔

سائنٹفک آئل رجسٹرڈ اس صدی کا انمول جواہر اور اس موسم کا خاص تحفہ ہے اس حیرت انگیز تیل کی تاثیر سے فائدہ اٹھایئے نہ پان باندھنے کی ضرورت نہ کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہ آبلہ کا ڈر۔ لگاتے ہی جذب ہو کر بیتاب کر دیتا اور خوابیدہ جذبات میں طوفان عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کا استعمال تمام نقائص خواہ وہ کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہو گئے ہوں مثلاً کجی، لاغری، ملاعزی، خمی، نامردی، کم خواہشی، رگوں کے پھول جانے کو دور کر کے کندن فولاد بنا دیتا ہے۔ یقین مانئے اس سے بہتر تیل آپکو دنیا کے پردے پر نہ ملے گا۔ اس کے استعمال سے رگوں پٹھوں میں نئی زندگی غضب کی سختی۔ ناقابل برداشت تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے اظہار سے تہذیب مانع ہے۔ سب باتوں کے لیے اعجاز کا کام دیتا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ تمام نقائص دور کر کے ناکارہ سے ناکارہ آدمی کو قابل فخر مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت دو روپیہ (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

دافع جریان و احتلام رجسٹرڈ یہ جادو اثر قرص ہر قسم کے شدید جریان اور کثرت احتلام کو بفضلہ تعالیٰ دعوے کے ساتھ دور کرتے ہیں۔ پیشاب سے پہلے یا بعد سفید رطوبت کا آنا۔ مادہ کا پتلا پڑ جانے کو دور کر کے قوت مردمی کا معاون ہوتا ہے۔ جسم میں تر و تازگی و فرحت لاتا اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں کرتا ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے جسم میں مادہ کافی مغلظ اور مضبوط ہو کر کافی تعداد میں پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص دو روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

ہماری یہ دوا جواہرات سے تولنے کے قابل ہے جس نے ہزاروں نامرادوں کو بامراد بنا دیا۔ غیر ملکوں تک اس دوا کی دھوم مچی ہے۔ جریان کا قلع قمع کرنے کے لیے ہم ہندوستان کے ہر دواخانہ کو چیلنج کرتے ہیں جس کا دل چاہے آزما لے۔ اس کے استعمال کے بعد بدن میں توانائی۔ طبیعت میں چستی دل میں جوانی کی امنگ اور نطفہ میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔

محبوب عشرت رجسٹرڈ یہ گولیاں انتہائی ممسک ہیں۔ خاص وقت کی پشیمانی سے بچا لیتی ہیں سرعت انزال کی شکایت بالکل نہیں ہوگی معزز محبوبہ وارفتہ ہو جاتی ہے اور بے دام غلام بن جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) ہزاروں آدمیوں کی آزمودہ گولیاں ہیں۔ یہ گولیاں نشہ آور ادویات سے پاک ہیں اور مستقل امساک پیدا کرتی ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دوائیں منگانے پر محصول ڈاک معاف ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ٹیلیفون نمبر ۶۹۲۰)

دہلی کا نامور گورنمنٹ سے رجسٹرڈ کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس رجسٹرڈ ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶



سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کے اسپیکر

آونریبل سید میران محمد شاہ صاحب گرمیوں میں ہمیشہ
شربت روح افزا پیتے ہیں۔ روح افزا کے متعلق آپ
نے ان خیالات کا اظہار فرمایا ہے:۔



"میں شربت روح افزا گرمیوں میں ہمیشہ پیتا ہوں

اور اس کی لذت، رنگ اور خوشبو کو بے حد پسند کرتا ہوں اور
مجھ سے زیادہ میرے بچے روح افزا کو پسند کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ
اس شربت کی فرحت بخش اور تسکین تاثیرات کو بھلایا نہیں جاسکتا"

شربت روح افزا

فرحت اور ٹھنڈک پہنچانے والا، لو سے بچانے والا
قیمت فی بوتل ایک روپیہ بارہ آنے

"روح افزا" کی خالی بوتل ہم آٹھ آنے میں واپس لے لیتے ہیں
گرمیوں میں تندرست رہنے کے لیے ہمدرد گرما مفت منگا کر پڑھیے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی

دی مغل لائن

بمبئی، کراچی وکلکتہ سے جدہ کو عازمین حج کی سروس

بمبئی وکراچی سے عدن، پورٹ سوڈان، جدہ، سویز کو مسافروں اور مال کی سروس نیز حسب موقع بمبئی وکراچی سے پورٹ لوئی موریشس کو تمام سروسیں اور تاریخیں بلا پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جاسکتی ہیں

کرایوں اور شرح باربرداری وغیرہ کے متعلق تفصیلات کے لیے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کیجئے

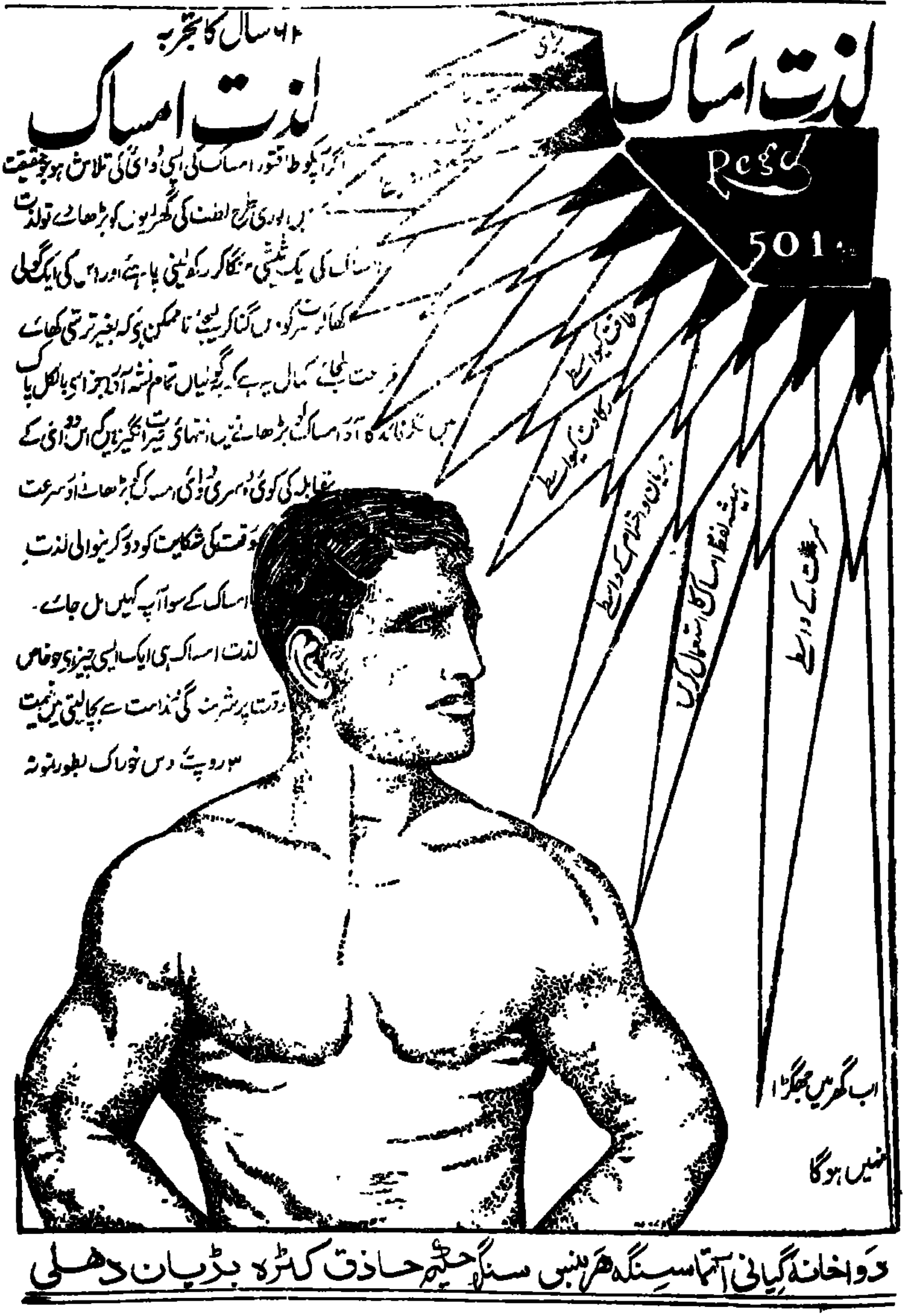
ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بنک اسٹریٹ بمبئی

قلبی رجسٹرڈ

قلب ودل اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے والی لاثانی اکسیر صفت دوائی

قلبی اختلاج قلب ضعف قلب عام جسمانی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے ضعف کو دور کرنے میں بے مثل دوائی۔ لمبے بخاروں کے بعد مثلاً تپ محرقہ۔ شدید ملیریا وغیرہ کے بعد ہونے والی کمزوریوں کو دور کرنے میں زود اثر ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ شفائے عالم رجسٹرڈ لوہاری منڈی لاہور


۶۲ سال کا تجربہ
لذت امساک
اگر آپکو طاقتور امساک کی ایسی دوائی کی تلاش ہو جو حقیقت
میں پوری طرح لطف کی گھڑیوں کو بڑھائے تو لذت
امساک کی ایک شیشی منگا کر رکھ لینی چاہئے اور ۲۱ کی ایک گولی
کھا کر تجربہ کر لیجئے ناممکن ہے کہ بغیر ترشی کھائے
قوت لذت کمال ہے یہ گولیاں تمام نشہ آور اجزا سے بالکل پاک
ہیں آور امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ہیں اس دوائی کے
مقابلہ کی کوئی دوسری دوائی امساک بڑھانے اور سرعت
وقت کی شکایت کو دور کرنیوالی لذت
امساک کے سوا آپ کہیں مل جائے۔
لذت امساک ہی ایک ایسی چیز ہے جو خاص
وقت پر شرمندگی کی ندامت سے بچا لیتی ہے قیمت
۳ روپئے دس خوراک بطور نمونہ
لذت امساک
Regd
501
طاقت کیواسطے
رکاوٹ کیواسطے
ہیجان و احتلام کے واسطے
ہمیشہ لطف امساک کا استعمال کریں
سرعت کے واسطے
اب گھر میں جھگڑا
نہیں ہوگا
دواخانہ گیانی آتما سنگھ ہربنس سنگھ حکیم حاذق کٹرہ بڑیان دہلی

مجھے جوانی چاہیے

مردانہ طاقت کی کمزوری
دھات کرنا
سوتے میں خواب کا ہونا
جوانی کے جوش کا ختم ہو جانا
وقت پر شرمندگی اٹھانا
بچپن کی غلطیوں کا شکار ہونا
جوانی کو تیزی سے برباد کرنا
مایوسی و ناکامی دل اداس ہونا
شادی سے خوف و انکار کرنا

ری جووین کی اس عجیب اور حیرت انگیز ایجاد نے سائنس کی دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کیونکہ جب انسانی طاقتیں زیادہ دن تک برے طریقوں سے ضائع ہو جاتی ہیں تو بہت ہی کمزور ہو کر انسان مایوس ہو جاتا ہے پھر برباد کی ہوئی طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جوانی کی امنگوں کو پھر ایک بار دیکھنا چاہتا ہے، وہ راتوں کی تنہائی میں اپنے کیے پر پچھتاتا ہے ہزاروں دوائیں استعمال کرنے کے بعد بھی وہ زندگی کو ختم کر دینے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ کیوں کہ اس کو ناکامی ہی ہوتی رہتی ہے۔ یہ تمام کمزوریاں اس کو بچپن کی خراب عادتوں کا باعث ہوتی ہیں۔

دنیا کو حیران کر دیا مدت مدید سے یہ بات ہر شخص کے کان میں گونج رہی ہے کہ **"ری جووین"** کورس ہی اس صدی میں نامردی سستی کمزوری کم خواہشی شرمندگی قطرہ گرنا دل و دماغ اور گردہ مثانہ و عصاب کا بیلاپن کا لاثانی علاج ہے اور آج تک اس علاج سے بے شمار نامرد تندرست ہو چکے ہیں اور اپنے گھروں کے لیے جوانی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں یہ تو تعجب کی بات نہیں کیونکہ جہاں سائنس کی مدد سے دنیا میں انقلاب برپا ہو رہا ہے وہی سائنس کی ایجاد انسانی جسموں کے اندر بھی تہلکہ پیدا کر رہی ہے اور اس کورس کے استعمال سے سات دن کے اندر کیا کچھ بن جاتا ہے اس کا اظہار تحریر میں نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کورس مردہ جسم میں زندگی کی روح پھونک دیگا پہلی خوراک کا اثر ہی آپ کو حیرت میں ڈال دیگا۔ آپ اپنے اندر ایک چمک اور برقی رو دوڑتے ہوئے دیکھیں گے سوتی ہوئی رگوں میں ہلچل اور مردہ پٹھوں میں تناؤ اور سختی پیدا ہو جائے گی۔ اس برقی اثر علاج سے سات دن کے اندر وہ بڈھا بھی جو اپنی جوانی سے بالکل کنارہ کش ہو چکا ہو طاقت سے جھومنے لگتا ہے

ری جووین کورس آیورویدک و یونانی طب کے فلاسفروں کے تجربے غور و فکر کے بعد برسوں کی محنت سے ایجاد کیا ہے جس کا صلہ اس ایجاد کی بدولت یہ مل رہا کہ ہزارہا مایوس انسان پر امید اور عبادت کے وقت موجدوں کو دعائیں دیتے ہیں اس حقیقت سے آج کسی کو انکار نہیں کہ اگر قوت مردمی میں کچھ بھی کمی محسوس ہونے لگے تو ری جووین کی مدد سے پوری طرح قبضہ میں کیا جا سکتا ہے اور ناکامی اور شرمندگی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہے اور ایک ہفتہ پرہیز کے ساتھ استعمال کرنے پر انسان برسوں مزہ پاتا رہتا ہے اس کورس میں دو دوائیں ہوتی ہیں ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی اور ان کا استعمال ایک ساتھ شروع ہوتا ہے پورے کورس کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک آٹھ آنے علاوہ

دعویٰ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سات دن میں اس کورس سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس یا دوبارہ دوا مفت اور مشورہ مفت دیا جاتا ہے دار شدہ کے شائقین کی کیفیت ضرور لکھیں اور اس بات کا اقرار کریں کہ سات دن تک ضبط سے کام لیا جائے گا۔

پتہ:- اکسیری دواخانہ پوسٹ بکس ۱۴ کلاں محل دی. ڈی، دہلی

شوہر کی تسخیر کا مجرب عمل

بد مزاج شوہر کو بیوی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا پسند ہی نہ آتا تھا۔ گھر میں آئے دن جنگ رہتی تھی۔ ماؤں کا بھی ناک میں دم تھا آخر کار بیگم نے ہمارے یہاں سے

دہلی کا مکمل باورچی خانہ

خرید لیا اس کتاب میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ اور بادشاہوں کی پیاری نگری دہلی کے رنگ برنگ کے لذیذ کھانوں کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں بیگم نے اس کتاب کی ہدایت کے موافق کھانا پکانا شروع کیا تو بد مزاج میاں کا یہ حال ہو گیا کہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد گھنٹوں انگلیاں چاٹتے ہیں اور ہر وقت بیوی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں یہ کتاب

جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کی تالیف ہے جس کا ملک نے بڑے شوق سے خیر مقدم کیا ہے۔

اس کا نیا ایڈیشن کئی سال کے بعد شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے دسترخوان کو اضافہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے اچھی لکھائی چھپائی، سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے ایک روپیہ چار آنے

معلومات نماز

نئی تشریحات کے ساتھ بالکل نئے انداز میں نماز کو بہترین عبادت ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر صحیح معنوں میں نماز پڑھی جائے تو وہ انسان کو بہترین انسان بنا دیتی ہے چند عنوان یہ ہیں۔ مذہب اسلام عبادت کی حکمت، احکام عبادت کے منافع ثمرات عبادت قرات آخرت تارک نماز طبی فوائد نماز کے امتیازی عبادت تاکید نماز لفظی عبارت۔ نماز کے وقتوں کا قرآن سے ثبوت بے نمازیوں کی کہانیاں اس کے بعد تمام نمازوں کا بیان ۱۴۰ صفحات کی ضخامت۔

قیمت آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

کھیتی خواہ دنیا کی ہو خواہ دنیا کی زندگی جنت کی کھیتی بن سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے اعمال کو اس سانچہ میں ڈھال لو جس میں اللہ نے اپنا نائب بنانے کے لیے قرآن نازل فرمایا اور زندگی کا وہ سانچہ اس طرح تیار کیا جا سکتا ہے کہ **معلومات قرآن** کا مطالعہ کرو۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کلام اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے جنت کی دائمی خوبیوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا کیا ہدایت فرمائیں ہیں ضخامت ۳۰ صفحے اچھی لکھائی چھپائی

قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

دہلی کا مشہور بے لاگ ہفتہ وار مصور اخبار

حریت

جس سے مکار سیاسی لیڈر اور عیار مذہبی رہنما کانپتے ہیں

حریت کے ایڈیٹر ملک کے نامور اہل قلم سیف الحق جناب سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر رسالہ بیتاب ہیں جن کو اخبار نویسی کا تیس سالہ تجربہ ہے اور ان کے مضامین خریداران پیشوا مزے لے لے کر پڑھتے ہیں

حریت ہی اردو کا وہ قوم پرست اخبار ہے جس کے ایڈیٹوریل نوٹ ہندوستان ٹائمز بمبئی کرانیکل ہریجن آ! جیسے وقیع انگریزی و سندھی اخبارات نقل کرتے ہیں

حریت دہلی سے ہر اتوار کو پابندی وقت سے شائع ہو رہا ہے۔

حریت کی بے باک نکتہ چینی کی سارے ہندوستان میں دھوم ہے

حریت میں بلند پایہ تاریخی سیاسی ادبی فلمی مقالات بے باک تنقیدیں نصیحت آموز افسانے بلند پایہ سیاسی جنگی فلمی مقالات ہوتے ہیں۔

حریت بہت ہی سستا مصور اخبار ہے پیشوا سے دوگنا سائز اور ۲۰ صفحہ کی ضخامت ہے ہر صفحہ پر کارٹون عکسی تصاویر اور رنگ کا خوشنما ٹائٹل قیمت پانچ روپیہ سالانہ ہوگی،

حریت کا نمونہ دیکھے بغیر آج ہی خریداری کے لیے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیجئے ناپسند ہونے پر اپنی قیمت واپس منگا لیجئے،

روپیہ بھیجنے کا پتہ: منیجر اخبار حریت اردو بازار جامع مسجد دہلی

خدا کی ہزار بار لعنت ہو جھوٹے اشتہار بازوں کا

اگر ہم مخلوق خدا کو دھوکہ دیں تو خدا اور رسول کو دھوکہ دیں

اگر خدا کو درمیان دے کر لکھ دو گے کہ ہم کو آپ کی دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو تمام قیمت واپس کر دی جائیگی خبردار ہر قسم کے مرض کے لیے سند یافتہ حکیم حاذق سے ہی علاج کرا ؤ ضرور کامیابی ہوگی اور دوا کی قیمت سب سے کم فائدہ سب سے زیادہ ہوگا۔

طلاء مار سیاہ دہسلر ڈالی: یہ طلاء بڑے غضب کا بنا ہوا ہے نہایت مجرب ہوا ہے لیکن خدا کی قدرت اور اتفاق سے اس کے بنانے کی خفیہ ترکیب استعمال و ایسی مجرب اور نایاب چیز ہے جو ہم کو دستیاب ہوگئی ہے اب آپ ہماری کہنے سے صرف ایک شیشی منگا کر استعمال کریں پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں یہ طلاء جلق، غلام، سستی بچی کوتاہی، دبلاغری کیلئے بے، تمام بیداو نایاب چیز ہے یہ طلاء پہلے ہی روز اپنا اثر دکھا کر آپکو بتا دیگا کہ یہ ایسا چیز ہوں ایک شیشی طلاء قاتل مشیا اسی کے ہمراہ دوسری شیشی طلاء فربہی اور درازی اور کھانے کیلئے بڑی زبردست گولیاں مقوی باہ ہیں اور ان کی خفیہ ترکیب تینوں دواؤں کی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول یہ طلاء ہر موسم میں استعمال ہوتا ہے۔

لذت امساک: بوقت خاص اگر اس کو استعمال کرو گے تو عورت سے ہرگز شرمندہ نہ ہو گے جب تک ترشی نہ کھاؤ گے اثر برقرار رہیگا کلوٹ کیلئے بہترین چیز ہے قیمت فی شیشی ۔ مع گولی ہمراہ علاوہ محصول

معجون شباب جوانی: دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے بدن میں زیادتی کے ساتھ خون پیدا کرتی ہے قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصول

قاتل جریان: ہر قسم کے شدید جریان منی انزال کثرت احتلام کے لیے اکسیر اور عورتوں کے مرض سیلان الرحم سفید پانی کے لیے مجرب ہے عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں مفید ہے سفوف و گولی کی قیمت تین روپے علاوہ محصول

خاص تحفہ: بوقت خاص عورت کو حد سے زیادہ خوش کرنے کے لیے عورت کو گرویدہ و تابعدار کرنے کیلئے بڑا زبردست جادو ہے۔ قیمت فی شیشی ۔ علاوہ محصول

طلاء زندہ جاوید: عضو مخصوص کا چھوٹا پن اور پتلا پن دور کر کے فربہی اور درازی کیلئے خاص ایجاد ہے ایک شیشی آدمی کے لیے کافی ہے قیمت تین روپے

ملنے کا پتہ: حکیم سید آفتاب علی خاں موجد طلاء مار سیاہ ناظم دوا خانہ شباب و جوانی دہلی نمبر ۳۰۳

فن خطابت

اگر آپ خداداد قوت تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو فن کو ملاحظہ فرمایئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپکی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی ہر محفل میں لوگ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے آپ ہزاروں کے مجمع میں بے دھڑک تقریر کریں گے قیمت ۸ر

قرآن ایک معجز نما کتاب ہے

حقائق و معارف تعلیمات و معاشرت قرآن پاک پر مولوی کمال الدین صاحب ..... جو علامہ ابو النصیر صاحب ..... سلسلہ مختصرہ کو ..... اور تمام ..... آسمانی کا نچوڑ ہے۔ قرآن کے ..... بنیادوں پر تعصب سے ..... منکرین کلام الٰہی کا اس کو ..... قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور معجزہ ہونے پر معرکۃ الآرا دلائل اشاعت قرآن حکیم کی تاریخ ہے یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لیے بہترین ہے سفید چکنا کاغذ قیمت ۸ر

مصری افسانے

مصر کے بہترین ..... ایک حقیر ..... عربی ..... [illegible] ..... مصری ..... اپنے گھروں ..... سکیں تو مصری افسانے ..... [illegible] ..... قیمت صرف [illegible]

ضروریات دین

دفتر پیشوا نے ایک فاضل دینیات سے یہ کتاب مرتب کرائی ہے جس میں اصول دین کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں بیان کر دیا گیا ہے جن سے واقفیت حاصل کیے بغیر ایک مسلمان کا اسلام قائم نہیں رہ سکتا دینی ضروریات کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے چاہیئے دینی ضروریات کو کم فرصت وکیل تجارت پیشہ ..... واقف ..... صحت پیشہ مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تاکہ بہت ہی کم وقت میں اصول اسلام سے واقفیت ہو جائے ضخامت ۳ ..... صفحے قیمت ۱۰ر

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی پڑھ سکتے انکو کلید قرآن پڑھانے سے دو مہینہ میں قرآن مجید پڑھنا اور سمجھنا آجاتے گا جو بوڑھے اپنے بچپنے میں قرآن مجید کی نعمت سے محروم رہے ان کو کلید قرآن پڑھایئے دو مہینہ میں کلام اللہ پر عبور ہو جائیگا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جسکے مصنف کا دعوٰی ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینہ میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے آپ بھی منگا کر تجربہ کیجئے قیمت صرف ۲ ایک روپیہ ۸ر علاوہ محصول

تفسیر سورۂ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی جو ..... اور طغیانی کا زمانہ ہے قدم قدم پر ..... کے لیے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا گیا ہے یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے احکام کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا حیرت میں رہ جاتا ہے۔ یہ تفسیر بہت اہم ہے ..... ایک ایک واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیمت ۸ر

اعمال قرآنی

اعمال قرآنی مع تعویذات لاثانی از علامہ حضرت ..... [illegible] ..... قرآن شریف سے مخصوص اعمال کو ایک جا جمع کیا ..... [illegible] ..... اس کتاب میں ..... [illegible] ..... کتاب اپنی نوعیت میں ..... [illegible] ..... اصلی قیمت ..... [illegible]

حقوق و فرائض اسلام

یہ ایک ایسی زبردست کتاب ہے جس کی ہر مسلمان کو اپنی زندگی میں ضرورت ہے پیدائش سے لیکر وفات تک جتنے حقوق اور فرض ایک مسلمان کے ذمہ ہیں ان سب کا مفصل تذکرہ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ اور دلائل عقلیہ سے اس کتاب میں ہے یہ بے مثل کتاب عربی و فارسی کی تمام مستند کتابوں سے پچاس ہزار صفحات کا نچوڑ ہے عربی کے ساتھ ترجمہ اور تشریح بھی ہے اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ ضخامت ..... صفحے قیمت ..... روپے محصول الگ

مسدس حالی

عالم اسلامیہ ہند میں تہلکہ ڈال دینے والی کتاب جسکی نسبت سر سید مرحوم نے کہا تھا خدا کے سامنے صرف یہی کتاب لیکر جاؤنگا یہ مسدس اسلام کی پچھلی تاریخ اور موجودہ اسلامی ..... تمام چھپی اور فروخت ہوئی زیر اشتہار ایڈیشن اعلیٰ کاغذ اور نفیس تقطیع کا ہے ابتدا میں بڑا دیباچہ ہے جس کے بعد مسدس ہے اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے۔ بچوں کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ہے

قیمت ۸ر

کتاب التعویذات

یا علاج روحانی از عمدۃ المفسرین بدۃ المحدثین نواب محمد صدیق حسن خاں بڑی تقطیع کے ۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے اس میں ہر مرض کا روحانی علاج ہے اس کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں کے اعمال اور تعویذ ہیں اس لیے ایک بھی دینی یا دنیوی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کا عمل یا وظیفہ یا تعویذ اس کتاب میں نہ ہو مصنف کی قابلیت اور تجربہ علمی سے صحیح اور مجرب ہونے کا ضامن ہے ہر عمل تیر بہدف ہے دین دنیا کی ہر ضرورت بفضلہ اس کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔

قیمت ۱۲ر

تقدیر کا راز

معلوم ہو سکتا ہے اگر تم بزرگان سلام کے ..... اور آزمائے ہوئے طریقہ سے ہر کام کرنے سے پیشتر روحانی فالنامہ میں فال دیکھ لیا کرو جس میں ہم نے قرآنی ..... فالنامہ ..... دیوان حافظ کا فالنامہ مثنوی شریف کا فالنامہ ..... کا فالنامہ ..... کا فالنامہ ..... انگریزوں کا فالنامہ فرانس کا فالنامہ ..... اعضا کے پھڑکنے کا فالنامہ ..... روحانی عملیات درج ہیں قیمت بہت ہی کم یعنی صرف ۸ر

محصول ڈاک الگ

اسلام کے سکھ ماسپاہی

یہ مفید اور اہم کتاب جناب پیرزادہ سید عزیز حسن ایڈیٹر پیشوا کے بیس سالہ مطالعہ تاریخ کا نتیجہ ہے پیشوا کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے سحر طراز قلم سے اسلام کے بہادر سپاہیوں کے محیر العقول شجاعانہ کارناموں کو بیان کرتے ہیں تو بزدلوں کے دل میں بھی اسلامی بہادری کا بحر ناپیدا کنار موجیں مارتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں میں اتحاد کی غیر فانی لہر پیدا ہو جائے گی۔

قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو عورت کا ہو، خاوند کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیے تو احباب کا مسخر کرنا زن و مرد کا مطیع کرنا آقا و افسر پر قابو پانا مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرنا اس کے عامل کیلئے معمولی بات ہو قیمت

محبت کے پیغام

اگر آپ کو کسی سے محبت ہے اور اس سے آپ عاشقانہ جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور ایسے خطوط کا ملکہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جنہیں دیکھ پڑھنے والا تڑپ جائے تو ہماری کتاب محبت کے پیغام پڑھئے اس میں عاشق مزاج میاں بیوی کے دہ خطوط درج ہیں جن کے ہر لفظ سے بیتابی اور بے چینی ٹپکتی ہے تمام خطوط نہایت مہذب اور شائستہ ہیں متعدد حسین و جمیل فوٹو بلاک ہیں

قیمت ۱ر

پھوہڑ دلہن

جس گھر میں آجائے اس گھر کا امن اور سکون لڑائی جھگڑوں کے قبرستان میں دفن ہو جاتا ہے بیوی کی تربیت کے لیے بہو اور ساس تندیں بے چین رہتی ہیں ان کو ایڈیٹر صاحب پیشوا کی لکھی ہوئی کتاب گھر والی کی تربیت پڑھاؤ جس میں یہ راز بتایا گیا ہے کہ پھوہڑ دلہن کیوں کر گھڑ بن سکتی ہو شریف بیویاں کیونکر اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ کتاب ختم کرنے سے پہلے آپ کے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گی قیمت ۸ر

تعلیم خانہ داری

کتنے گھر ہیں جو بیوی کی جہالت سے برباد ہیں عورت گھر کو چاہے تو جنت بنا سکتی ہے اور چاہے تو دوزخ سوائے ان خاندانی عورتوں کے جن کی عورتیں باوجود کوشش کے بھی اپنے گھر کو سلیقے سے نہیں چلا سکتیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی کو معلوم ہی نہیں کہ سلیقہ کس کو کہتے ہیں ایک مہینہ میں آپ کے گھر کی کایا پلٹ سکتی ہے اور صرف چہ میں تعلیم خانہ داری منگا کر ایک دفعہ اپنی بیوی کے مطالعہ سے گزروا دیجئے سفید چکنا کاغذ ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر

شریر لڑکی

ماں باپ کے لیے اس دنیا میں سب سے بڑا عذاب ہے مگر اس عذاب سے نجات پانے کا واحد ذریعہ ایڈیٹر صاحب پیشوا کی طلسمی کتاب بچی کی استانی ہے جو شریر بچیوں کو پڑھنے لکھنے میں مصروف کرکے نیک باسلیقہ سگھڑ بیویاں بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس کے مطالعہ سے ہنرمندی اور تیز داری سلیقہ شعاری آجاتی ہے اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے ختم کیے بغیر چین نہ لینگا سفید چکنا کاغذ اچھی لکھائی ضخامت ۸۰ صفحے قیمت ۸ر

تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کے مورث اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کی عرق ریزی کا شاندار کارنامہ اور ایسی تفسیر جس کو ہر موخر مفسر نے اپنی شمع راہ بنایا ہے۔ اب بھی ایسی ہی مقبول ہے جیسی پہلے تھی۔ اس کے قدردان اب بھی اسی کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہدیہ ہو جاتی ہے اتنی سستی پورے قرآن شریف کی اور کوئی تفسیر نہیں پیشوا سے پوری دوگنی تقطیع کے ۹۴۰ صفحے ہیں قیمت عہ ر محصول ڈاک عہ ر

پیام خیام

مشرق کے سب سے بڑے ادیب و فلسفی اور نامور شاعر حکیم عمر خیام کی بے مثل رباعیات یورپ اور امریکہ میں تو مختلف طریقوں اور رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع ہوئی ہیں مگر اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب بڑی تلاش و جستجو سے عمر خیام کی سات سو رباعیوں کی شرح نہایت پُرزور انداز میں لکھی ہے شروع میں عمر خیام کا فوٹو ایک ایک رباعیوں کو صوری کیا ہے قیمت عہ ر

درس معاشرت

مایہ ناز انشا پرداز نے نور کیف حیرت خیز دلچسپ اور سبق آموز افسانوں کا دلکش مجموعہ ہے ہر ایک افسانہ اسلام کے طرز معاشرت کی بولتی ہوئی تصویر ہے۔ افسانہ کے پیرایہ میں مسلمانوں کو موثر الفاظ میں اصلاح رسوم کی تلقین کی گئی ہے کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ضخامت ۱۰۰ صفحے۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف ۸ آنہ ہے جلد طلب فرمائیں بہت کم ہیں

اسکول ماسٹر

جو انگریزی اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد کے انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور جو تجارت پیشہ انگریزی خط و کتابت نہیں کر سکتے ان کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے تاکہ وہ سوسائٹی میں ممتاز ہو سکیں اونچی مجلسوں میں بلند اور کاروبار میں ہوشمند بن جائیں اب تو قدم قدم پر انگریزی کی ضرورت ہے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا طول عمل پھر آپ کیوں نہیں کتاب منگا لیتے جو اپنے انداز تعلیم میں یگانہ ہے تین حصے ہیں اور تینوں یکجا قیمت عہ ر

کیمیائے سعادت

امام غزالی کی نورانی کتاب دین و دنیا کی برکتوں کا مجموعہ دل کو ایسا دعوت دیتی ہے کہ غفلت اور غرور کا ذرا بھی میل باقی نہیں رہا۔ تصوف اور روحانیت کا خزانہ ہے بڑی تقطیع، بہت عمدہ خط ضخامت ۵۰۲ صفحے بڑا سائز سائز $\frac{29 \times 22}{4}$

قیمت تین روپئے آٹھ آنے محصول الگ۔ بہت اچھی ہے اسلام، تصوف، اخلاق کا بے مثل گنجینہ ہے

تاریخ اسلام

بعثت رسول سے لیکر ترکوں کی جدید حکومت تک (۱) اس میں سنہ ہجری سے لیکر ایک صدی پیشتر سے لیکر وفات رسول تک حالات لکھا ہیں ۲۹۰ صفحے (۲) اس میں حضرۃ ابوبکر حضرۃ علی کی خلافت اور فتوحات ۵۸۰ صفحے (۳) اس میں خلفائے بنی امیہ کے عہد حکومت اور شہادت الامین کا تذکرہ ہے ۲۰۰ صفحات (۴) اس میں خلفائے بنی عباس کے تمام و کمال حالات مع تاریخ عروج اسلام ۴ صفحے (۵) اس میں سلطنت عثمانیہ ترکی کے پورے حالات ہیں ۴۰۰ صفحے پانچوں حصے یکجا کپڑے کی جلد قیمت للعہ

اعمال قرآنی

آیات قرآنی مع تعویذات لاثانی از علامہ حضرت اشرف علی صاحب حضرۃ مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات میں ایک بھی ایسا پہلو نہیں چھوڑا جس کا علاج اس کتاب میں نہ ہو امراض کی تفصیل بیانات کی قدر ہے مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق بھی ہے کے وظیفے ہیں تسخیر کے نقش ۲۴۰ صفحے کی مجلد کتاب ہے قیمت ۔ آٹھ آنہ (مع) محصول ڈاک ۔ آنے

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

اعجاز نما پارہ سورہ
مجموعہ وظائف

اس پنجسورہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بجد موزوں اور خوش نما ہے ترجمہ بے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن شان نزول ربط آیات اور فوائد القرآن بڑھائے گئے ہیں ہر سورہ کے شروع میں اس کے علاوہ درود تاج اور دو لکھی دعائے حزب البحر و مجرب وظائف خاندان چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ درج کیے گئے ہیں۔ کاغذ بہت سفید چکنا چھپائی عمدہ اعلیٰ درجہ کا سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۴۸۰ صفحے

قیمت مجلد ۱۲ علاوہ محصول

کربلا کے ریگستان میں آل رسول کے خون کا چھڑکاؤ

کس نے کیا؟ اور وہ کیا حالات تھے جن میں صحابہ کے گلوں پر صحابہ ہی نے چھری چلائی اور اعیان عثمانؓ کے بستر کون تھے اور مخالفین خلافت مرتضوی کا انجام حیدر کرار کی ذوالفقار خارانشگاف نے کس طرح کیا اور جنگ احد کا انتقام بنی امیہ کے کربلا کے ریگزار میں آل رسول کے خون کا چھڑکاؤ کرکے کس طرح لیا اور معصوم آل رسولؐ کے بے گناہ خون کا انتقام حضرت مختار کی تلوار نے کو دمیں کیوں کر لیا یہ سب سچے حالات کتاب سید عالم کے ذیل میں نہایت موثر طریقے سے بیان کیے گئے ہیں جس کی ضخامت ۲۲۵ صفحہ ہے اور قیمت صرف عہ ہے (مفصل اشتہار تکمیل کے آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

لڑائی

جمل کی لڑائی صفین کی لڑائی کربلا کی لڑائی

مظلوم کربلا

میں وفات رسولؐ سے کربلا کی جنگ اور اس کے بعد تک سب تاریخی حالات نہایت معتبر تاریخوں سے جمع کرکے شائع کیے گئے ہیں قیمت عار

دو سو روپے کا ذخیرہ پانچ روپے میں

حدیث شریف کی گیارہ کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی احادیث کی گیارہ کتابیں بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ نسائی مسند امام شافعی مسند امام حنبل بیہقی رزین اگر آپ خریدیں تو ان کی قیمت کسی حالت میں بھی دو سو روپے سے کم نہ ہوگی۔ مگر ان سب کتابوں کی تمام صحیح حدیثیں حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ ولی الدین بن محمد عبداللہ خطیب نے

مشکوٰۃ المصابیح

میں نہایت تحقیق اور تلاش سے جمع کر دی ہیں حضرت علامہ ولی الدینؒ دوسری صدی ہجری کے نہایت معتمد، محقق جامع احادیث تھے۔ دنیائے اسلام نے المصابیح سے زیادہ معتبر مشکوٰۃ المصابیح کو تسلیم کیا ہے اور ادارہ پیشوا نے حضرت علامہ ولی الدینؒ کی اسی معتبر اور مستند مشکوٰۃ المصابیح کا سلیس و تقریباً مشرح ترجمہ

بڑی مشکوٰۃ شریف کامل ہر دو جلد

کے نام سے شائع کیا ہے اس میں چھ ہزار سے زائد احادیث مع ضروری تشریح کے جمع کر دی ہیں اور یہ بڑی مشکوٰۃ صرف ادارہ پیشوا ہی نے شائع کی ہے۔ دوسرے اداروں نے المصابیح کا ترجمہ شائع کیا ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں کم مستند اور کم احادیث کی حامل کتاب ہے اور انہوں نے بڑی مشکوٰۃ کے نام سے جھوٹے اشتہارات دے رکھے ہیں۔ کتاب کے شروع میں طویل فہرست مضامین ہے اس کے بعد گیارہ جامعان احادیث کی سوانح عمریاں ہیں آخر میں ایک ہزار سے زائد راویان حدیث کے حالات ہیں اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سفید کاغذ ۲۰×۳۰ بڑا سائز (پیشوا کے صفحہ کے برابر) ضخامت ایک ہزار ایک سو صفحے قیمت بلا جلد ہر جلد پارچہ للعہ۔ مجلد چرمی پشتہ للعہ

محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار۔ دو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیں

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا ۱۱ دریا گنج، جامع مسجد دہلی

سفید پانی ۔ پرسُوت ۔ لیکوریا ۔ سیلان الرحم کا ایک ہفتہ میں خاتمہ

ٹیلیفون نمبر ۹۱۲

انیس مستورات

اکسیر زندگی

ہندوستان کی سرتاج ایجاد

بتائیں تمھیں ہے کیا انیس مستورات
ہے سب دواؤں میں یکتا انیس مستورات

سفید پانی کی بیمار عورتوں کے لئے
ہے زندگی کا سہارا انیس مستورات

ہو زرد رنگ طبیعت اداس دل کمزور
ہے ان دکھوں کی مسیحا انیس مستورات

کمر میں درد ہو پنڈلیوں میں اینٹھن ہو
ہے ہر مرض کی مداوا انیس مستورات

منگائیں جلد ضرورت ہو انڈو جینوئن سے
دکھے دلوں کی تمنا انیس مستورات

سفید پانی جانے کی بیماری ۔ جوان اور حسین عورتوں کو چند دن میں بڈھی بنا دیتی ہے ۔ بلکہ دیکھتے دیکھتے خاتمہ کر دیتی ہے ۔ عورتیں شرم کے مارے گھل گھل کر مر جاتی ہیں مگر بیچاری اپنی زبان سے اس خوفناک مرض کا حال کسی سے نہیں کہتیں ان کے ماں باپ تو کیا شوہر کو بھی اصل بات کا پتہ نہیں ہوتا ۔ اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جس بہن کو سیلان الرحم جیسے موذی مرض کی شکایت ہو وہ خود یا ان کے شوہر صاحب ایک کارڈ لکھ کر ملک کے مشہور و ہر دلعزیز گورنمنٹ رجسٹرڈ کارخانہ انڈو جینوئن کیمیکل ورکس دہلی سے انیس مستورات کی ایک شیشی دو روپیہ چار آنے میں دی ۔ پی کے ذریعہ منگالیں ۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ۔ ہزار ہا مریض عورتیں اس دوا سے صحتیاب ہو کر نئی زندگی کا لطف اٹھا رہی ہیں ۔ اس بیماری میں مریضہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ عورت کے مخفی بدن سے وقت بے وقت سفید رنگ کا بدبودار پانی یا لیسدار رطوبت جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے عورت کا بدن کمزور رنگ پیلا ۔ ہاتھ پیروں میں جلن ۔ دماغ میں چکر ۔ کمر اور سر میں درد ۔ پنڈلیوں میں اینٹھن ۔ طبیعت اداس ایام کی بے قاعدگی ۔ بعض اوقات ایام کا رک رک کر آنا ۔ درد کے ساتھ آنا وغیرہ شکائتیں لاحق ہو جاتی ہیں ان سب شکایتوں کے لئے ہماری یہ دوا ہندوستان کی سرتاج دوا ہے جس سے بیس ہزار خواتین نئی زندگی حاصل کر چکی ہیں ۔ اگر کسی دواخانہ میں اس قدر کامیاب دوا اس مقصد کے لئے موجود ہے تو ہم ہندوستان کے ہر بڑے چھوٹے دواخانہ کو ڈنکے کی چوٹ چیلنج دیتے ہیں کہ وہ مقابلہ کیلئے پیش کریں ۔

دہلی کا نامور گورنمنٹ رجسٹرڈ کارخانہ } انڈو جینوئن کیمیکل ورکس نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامیہ ادارہ اشاعت دہلی کا
ایک ماہوار
مذہبی - اخلاقی - اصلاحی
ادبی رسالہ
مقام اشاعت
اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیشوا دہلی

جو ہر مہینہ کی ۱۷ تاریخ کو اسلامی تبلیغ و اشاعت کے لیے دہلی سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ
اعلیٰ ایڈیشن دو روپے
ارزاں ایڈیشن ایک روپیہ
ممالک غیر سے
اعلیٰ ایڈیشن ۵ شلنگ
ارزاں ایڈیشن ۳ "

جلد ۱۹ | بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ مطابق ماہ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷

شذرات

(سید عزیز حسن بقائی)

گذشتہ مہینہ

کس طرح گذرا؟ اس کو نہ پوچھیے گذر گیا۔ فکر آئندہ مہینے کی کیجیے جس کے لیے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

اب کاغذ گراں ہی نہیں ہے بلکہ ناپید بھی ہے۔ ایسی حالت میں وہ لوگ جو ناواقف ہیں۔ اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ پیشوا کو سابقہ قیمت پر جب کہ ایک روپے کے چار آنہ رہ گئے ہیں اور صرف کاغذ ہی دنیا کی ہر شے سے زیادہ مہنگا نہیں ہوا ہے بلکہ تمام سامان طباعت اور کتابت پر آگ لگ رہی ہے۔ مگر پیشوا کے خریداروں سے قیمت میں ایک پائی کا اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔

اگرچہ پیشوا کی ضخامت میں کمی کی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی ایک روپے قیمت کے جتنے بھی رسالے ہیں۔ ان سے پیشوا کی ضخامت اب بھی زیادہ ہے۔

مگر ان تمام باتوں کے باوجود پیشوا کے نئے خریدار جس تعداد میں بڑھتے جاتے تھے۔ نہیں بڑھے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ پیشوا کے پرانے خریدار جس مستعدی سے ہمیشہ نئے خریدار فراہم کیا کرتے تھے اب نہیں کرتے۔ اگر ان کی سرگرمیاں پہلی جیسی رہتیں اور پیشوا کے لیے نئے خریدار اس مستعدی سے فراہم ہوتے رہتے، تو پیشوا اس گرانی کے زمانہ میں بھی اپنی آن قائم رکھنے کے باوجود نئے خریداروں کے لیے اپیل نہ کرتا۔

بہرحال اس نقصان کو جو ہر مہینہ ہو رہا ہے، پورا کرنے کے دو ہی ذریعے ہیں۔

(۱) نئے خریداروں سے قیمت وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر بھجوانا۔

(۲) کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے تراجم خود بھی خریدنا۔ اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو خریداری پر آمادہ کرنا۔

یہی دو گذارشیں ہیں، جن کو آپ قبول کر لیں۔ تو پیشوا کی مالی مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی ضخامت میں اضافہ بھی کر دیا جائیگا

کانگریس ابھی زندہ ہے

کانگریس کے تمام لیڈر قید میں ہیں، اکثر مقامات پر کانگریس خلاف قانون جماعت قرار دی جا چکی ہے کانگریس کو بدنام کرنے میں اغیار سے زیادہ اپنوں کا ہاتھ ہے، کانگریس کی مقبولیت کو فنا کرنے میں لیگ اور حکومت میں حریفانہ دوڑ ہو رہی ہے۔ لیکن مسلم لیگ اور حکومت کو یہ معلوم کر کے بہت افسوس پیدا ہوا ہوگا کہ مدراس میں مسٹر ستیہ مورتی

سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس میں چھپوا کر دفتر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے شائع کیا

انجمانی کی سیٹ پر کانگریس کا امیدوار جسٹس پارٹی کے امیدوار کے مقابلہ میں بہت بڑی اکثریت سے کامیاب ہوا،

کانگریس جس روز سے حکومت کے زیر عتاب آئی ہے، یہ پہلا انتخاب ہے جو لڑا گیا، اور لیڈر نہ ہونے کے باوجود کانگریس کے نام پر کامیاب ہوا، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کانگریس کے لیے عوام کے دلوں میں کتنی محبت ہے۔

سرحد کے کانگریسی الیکشن لڑیں گے

ملک میں یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ سرحد کے کانگریسی رہنماؤں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرحد کے کانگریسی امیدوار کھڑے کریں گے۔

صوبہ سرحد کانگریس کا ممتاز ترین صوبہ ہے، لیکن ہمیں معلوم ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں کابل کے لاشور بازار کی طرح سفید تکلیوں پر کتنے ملاؤں سے خان برادران کے رسوخ کو تباہ کرنے کے لیے کام لیا گیا ہے، کتنے اوباشوں کو خان برادران کا اثر کم کرنے کے لیے ٹھیکیدا بنایا گیا ہے، اور غیر خوش گوار اور قطعی غیر اختیاری واقعہ کو بالکل اسی طرح ابلیسانہ سعی کے ماتحت اچھالا گیا ہے، جس طرح ملکہ ثریا کی نیم برہنہ بانہوں کے فوٹو لاکھوں کی تعداد میں جاہل خواتین میں تقسیم کر کے بچہ سقہ کو جنم دیا تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر خان صاحب کے لیے بیسیوں بچہ سقہ پرورش کیے گئے ہیں، تاکہ اسلام کے نام پر باطل کی پرستاری کی جاسکے۔

بہرحال خوشی کا مقام ہے کہ سرحد کے غیور کانگریسی مسلمان اس شیطانی سازش سے متاثر نہیں ہوئے۔ اور چٹان کی طرح اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے انتخاب کے دنگل میں اترنے کے لیے تیار ہیں۔

قرآن حکیم کی تعلیم کے نئے مبلغ

مسٹر اورنگ زیب خاں نے (سرحد) "چھینکا ٹوٹنے" کا مصداق ہو کر کانگریسی محبان وطن کے قید ہونے کی وجہ کر سرحد میں مشترکہ وزارت قائم کرنے میں نہ معلوم کیا کیا وسائل اختیار کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ کوہاٹ میں ۱۱ جون کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"میری وزارت کا سلوک صوبہ کی دوسری قوموں کے ساتھ قرآن حکیم کی تعلیم کے مطابق ہوگا"

اگر مسٹر اورنگ زیب قرآن کی تعلیم کا ذکر نہ کرتے تو بہتر ہوتا، کیونکہ اس تقریر کے بعد ان سے یہ دریافت کیا جاسکتا ہے، کہ کیا قرآن حکیم میں ایک آیت بھی ایسی ہے، جس میں غلامی کی زندگی بسر کرنے کی ہدایت ہو۔ یا وہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے یا ان کے پیرو مرشد (جناح صاحب) نے آج تک کبھی قرآن پڑھ کر یہ غور بھی کیا ہے کہ ان کی پوری زندگی قرآن حکیم کی تعلیم کے مطابق ہے؟

لیگی دوستو! قرآن حکیم کی تعلیم کا نام لینا بہت آسان ہے لیکن آسان ہے، لیکن عمل کی دنیا میں جو بلند مقام تم نے حاصل کیا ہے بہتر ہوتا کہ ڈینگیں ہانکنے کے بجائے شرم و ندامت سے سر جھکا لیتے اور لیگ کا اول سے آخر تک طرز عمل کیا قرآن حکیم کی تعلیم سے کوئی نسبت رکھتا ہے؟

سندھ گورنمنٹ کا تحقیقاتی شاہکار

۱۰ جون کے روزانہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ

" مسٹر اللہ بخش مرحوم کے قاتل حر تھے "

فرمائیے اس سے زیادہ فرض شناسی اور مستعدی کا ثبوت سندھ کی مسلم لیگی حکومت کے علاوہ کسی اور صوبہ کی حکومت میں مل سکتا ہے؟

جس وقت مرحوم پر حملہ کے ساتھ یہ خبر بطور دم چھلے کے شائع ہوئی تھی کہ قتل کسی سازش کا نتیجہ نہیں ہے" اسی وقت ہم نے اندازہ کر لیا تھا کہ سازش نہ ہونے کا پروپیگنڈہ کیوں ہے؟

بہرحال سردست تو ہم سندھ کی مسلم لیگی حکومت کو اس تحقیقاتی شاہکار پر مبارک باد دیتے ہیں۔

لیگ کی واحد نمائندگی کو چیلنج

مسٹر جناح نے اپنے بیانات، خطبہ ہائے صدارت میں ہمیشہ لیگ کو دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کہا ہے، اور ان کے نزدیک اس کی اہمیت اتنی ہے کہ اس کے بغیر وہ کانگریس سے گفت و شنید کے لیے تیار نہ ہوئے۔

ہم نے سنہ ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء میں اعداد و شمار سے اس دعوے کو چیلنج کیا، ان کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرتے۔

سنہ ۱۹۴۳ء کے لیے ہم نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب سے ایک چٹھی کے ذریعہ درخواست کی کہ

(۱) لیگ کی مجلس استقبالیہ کے کتنے ممبر ہوئے اور کیا عطایا کی آمدنی ہے؟

(۲) لیگ کے وزیٹر کس تعداد میں کس صوبہ سے آئے اور ان سے کیا آمدنی ہوئی۔

(۳) سال گذشتہ ہر صوبہ کے دو آنے والے ممبران کی تعداد کیا ہے۔

افسوس ہے کہ کئی مہینے گذرنے کے باوجود مسلمانوں کی اسی واحد نمائندہ جماعت نے اپنے اعلیٰ اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے

ہفت روزہ ہماری اس تحریر کا کوئی جواب اپنے ڈھول کا پول کھلنے کے خوف سے نہیں دیا۔

کافی عرصہ تک انتظار کرنے کے بعد آج ہم حریت کے ذریعہ لیگ کی واحد نمائندگی کو پھر تیسرے سال چیلنج کرتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ

لیگ کے ایک لاکھ ممبر بھی نہیں !!

ہیں اور جس جماعت کے ابتدائی ممبروں کی تعداد ایک لاکھ بھی نہ ہو اس کو دس کروڑ مسلمانوں کی طرف سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اگر ہمارے اس دعوے کو لیگ کے ذمہ دار عہدہ دار غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ہم اعداد و شمار کی موجودگی میں ان کے بیان کو حریت میں شائع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ فرمایئے کچھ ہمت ہے؟

امام یا ہندوستانی راسپوٹین ؟

مشرق کو اگر حسن بن صباح پر ناز ہے تو مغرب کو بھی روس کے پادری۔ اسپوٹین پر فخر ہے لیکن دہلی والے امام جامع مسجد کی بھی سرکاری کرامتیں "راسپوٹین" سے کم نہیں ہیں اس لیے مذہب کے پردہ میں دنیاداری اور سرکاری کا یہ چلتا پھرتا پوسٹر حسن بن صباح و اسپوٹین کا یہ مشترکہ ہندوستانی ایڈیشن اپنے دونوں مرشد دل سے آگے بڑھا ہوا ہے، جوں جوں رسی دراز ہوتی جاتی ہے، اتنا ہی پیدا ہوتا جاتا ہے

بڑے طمطراق سے یہ اعلان کرایا گیا تھا کہ "امام جی گوشہ نشین ہو گئے ہیں، اور اب وہ صرف اللہ اللہ کریں گے" لیکن ہم نے اس وقت بھی اس اعلان کو مشتبہ سمجھا تھا اور اب تو ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے کہ گذشتہ ہفتہ یہ اپنے پوتے کو لے کر حکام کی کوٹھیوں کا طواف کر رہا تھا۔ اس سے زیادہ یکسوی اللہ اللہ کرنے کے لیے اور کہاں میسر آسکتی ہے ؟ خانقاہ گوشہ نشینی کی چار دیواری سے جو عرفان امام جی کو حاصل ہوا کیا وہ اپنے لائق جانشین کو اس سے کیوں کر محروم رکھ سکتے تھے ؟

یہ بات آج تک سمجھ میں نہ آئی کہ جس طرح جناب معاویہ نے یزید کو اپنا جانشین بنایا تھا اس طرح امام جی نے اپنے بیٹے کو اور پوتے کو عوام کی ناراضگی کی پروا کیے بغیر اصول اسلام کے خلاف اپنا جانشین تو بنا دیا لیکن اپنے بیٹے کو حکام کا گھر نہیں جھنکایا، کیا اس لیے کہ طور کی وضع کا گھوڑا جناب سیدن شاہ دولہ اس قابل نہیں سمجھا گیا، غالباً

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

اسی موقع کے لیے کہا گیا ہے۔

مولانا ماجد کی "حسن نیت"

مولانا عبدالماجد دریابادی جو یو۔پی کے پولٹیکل گرگٹ کہے جاتے ہیں اور اعلیٰ حضرت حضور نظام کی علوم نوازی کے طفیل وظیفہ خوار ہیں جن کو دنیا نے سب سے پہلے ایک منکر خدا کی حیثیت سے مذہب کا استہزا کرتے ہوئے دیکھا۔ لیکن چند سال کے بعد انہوں نے خلافت کا رنگ زیادہ دیکھا تو وہ پرجوش خلافتی اور ہندو مسلم اتحاد کے زبردست داعی کی حیثیت سے نمودار ہوئے اور اس کے بعد کٹر کانگریسی تھے اور صوفی کا رنگ چڑھا، حضرت مولانا تھانوی کے مرید بھی ہو گئے

اس کے بعد ایک دوست کی مظلوم بیوہ سے باپن جبہ و قبہ شادی رچا بیٹھے۔ اس خاتون کے ساتھ ان کا برتاؤ کس قدر سنت رسول کے مطابق تھا اس کو نظر رکھا ہے تو اس وقت کے اخبارات کی ورق گردانی کرنی چاہیے

مولانا کی تازہ خدمت اسلام یہ ہے کہ آپ کا تغیر کے خشک مرض سے جی گھبرایا تو یونیورسٹی میں وہ تاب کی محفوظ جگہ ہیں ہم بر بیٹھ اور وہاں دیکھنے کے لیے سینما میں "حسن نیت" کے ساتھ تشریف لے گئے

سینما کے متعلق دو جماعتیں ہیں۔ ایک سینما کو ناجائز سمجھتی ہے اور دوسری جائز، لیکن ایک تیسرا گروہ بھی پیدا ہوا ہے جو "حسن نیت" کے ساتھ جائز سمجھتا ہے جس کے نزدیک "حرام سے منہ بہتر ہے" اور اس کے امام حضرت علامہ عبدالماجد صاحب دریابادی ہیں لیکن یہ نہیں معلوم کہ حضرت علامہ کے اس نئے مسلک میں ان کے پیر و مرشد بھی ان کے ہمنوا ہیں یا نہیں ؟ جہاں تک ہمارا علم ہے اس کا ایک ہی جواب ہے کہ حضرت مولانا تھانوی اس "حسن نیت" کو شدید معصیت اور گمراہی سمجھتے ہیں۔ پھر کیا ارشاد ہوتا ہے۔ دریابادی مرید کا اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ تھانوی کے متعلق ؟

بڑی خوشی ہو اگر مولانا ماجد صاحب اپنے حسن نیت کا ثبوت اپنے پیر و مرشد کے حکم و رائے سے ثابت کر سکیں۔

ڈائرکٹر جنرل نے جواب دیا

ہم ممنون ہیں سر محمد عثمان صاحب ممبر رسل و رسائل کے جنہوں نے حریت کے مقالات جو ٹیلیفون کے متعلق تھے پڑھے اور ڈائرکٹر جنرل کو حکم دیا کہ وہ ہمیں جوابات دیں۔

چنانچہ ڈائرکٹر جنرل کا جواب حریت آفس میں پہنچ گیا ہے جس میں حریت آفس میں جلد از جلد فون نصب کرنے کی توقع دلائی گئی ہے مگر ہمیں آم کھانے ہیں، پیڑ نہیں گننے۔ اس لیے ہم ان جوابات کو صحیح نہ سمجھتے ہوئے جو ڈائرکٹر جنرل کے ماتحت اسٹاف نے ان کے سامنے پیش کیے ہیں، حریت کی جائز شکایت کے ازالہ کے وعدے کے ایفا کا انتظار کرتے ہیں۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس گڑبڑ کی ذمہ داری کن ذات

مشریف پر ہے، اور ہم ان کے متعلق بعض حقائق کے انکشاف سے ثابت کریں گے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے، وہ حرف بحرف صحیح ہے، اور حریت میں ٹیلیفون نہ لگنے کا باعث . . . . . کے مطالبہ کی عدم تکمیل کے علاوہ دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

ہمیں ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات کا بھی ممنون ہونا چاہیئے جنہوں نے سر محمد عثمان صاحب کے حکم پر کئی مہینہ کے بعد ہمیں جواب کی عزت کا مستحق سمجھا۔ اور اگر اتنی دیر میں جواب نہ دیا جاتا تو ہم دفتر کی ذمہ داریوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔

توقع کی جاتی ہے کہ سر عثمان کی توجہ اور ڈائرکٹر جنرل کے وعدے کے مطابق حریت آفس میں ٹیلیفون جلد از جلد لگ جائے گا۔ اور ہم اس قضیہ کو بھولنے کی کوشش کریں گے بشرطیکہ ٹیلی فون کا "فرض شناس اسٹاف" دھمکیاں دینے کی بجائے دیانت داری سے کام کرے۔

باپ بیٹا، روح القدس

محترم ہم عصر روزنامہ پیام نے دہلی میں "سٹہ بازوں کے راج" پر توجہ دلاتے ہوئے حکومت دہلی کو متنبہ کیا ہے کہ دہلی میں نفع اندوزی کا انسداد نہ ہونے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ باپ کلکٹر ہیں اور اسی محکمہ میں ان کے صاحبزادے انسپکٹر ہیں جو کسی نوعیت سے بھی مناسب نہیں۔

لیکن ہماری رائے میں اسی باپ بیٹے کے بعد روح القدس بھی ہیں، جن کی شفارشوں اور شکایات سے دنیا عاجز ہے اور جب تک زیدی صاحب کنٹرول میں کسی نوعیت سے بھی رہیں گے ان روح القدس سے نجات نہیں ملے گی۔

انصاف اور پبلک مفاد کا تقاضا کیا ہے؟ اس کو دہلی کے بیدار مغز چیف کمشنر صاحب بہتر سمجھتے ہیں، اور اس لیے ہم عوام کی شکایات ان کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

عوام کی شکایات ان باپ، بیٹے، روح القدس کے متعلق اس درجہ بڑھ گئی ہیں کہ ۸ اجون کو جامع مسجد میں مجلس احرار کے جلسہ میں یہ باپ بیٹے، روح القدس ہر مقرر کے زیر بحث رہے جلسہ میں ان کے شاندار کارناموں کے کچھ کچھ ادھیڑے گئے اگر اس کی صحیح رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی نے حکومت کو پہنچا دی ہے، تو ایک منٹ کے لیے بھی باپ، بیٹے، روح القدس کا یہ سنگھٹن قائم نہیں رہ سکتا، لیکن اگر صحیح حالات اعلیٰ حکام تک نہیں پہنچے ہیں تو بادل ناخواستہ یہ فرض ہمیں انجام دینا ہوگا

ہم آنریبل چیف کمشنر صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عوام کے جذبات سے آگاہ ہوں اور ان حکام کی کڑی نگرانی کریں

جن کے متعلق عام شکایات ہوں جن کی شہرت خراب ہو اور جن پر عوام کو اعتماد نہ ہو

دہلی کے یتیم خانے

دہلی میں اس وقت دو یتیم خانے ہیں۔

(۱) یتیم خانہ موید الاسلام، جس کے لیے عام چندہ نہیں کیا جاتا اور نہ بچوں سے چندہ منگوایا جاتا ہے، لیکن اس کا حساب سالہا سال سے شائع نہیں ہوا۔

(۲) یتیم خانہ حیات الاسلام جس کے لیے عام چندہ کیا جاتا ہے، سفرا روزانہ کیے جاتے ہیں، اور سنا گیا ہے کہ اس کے بچے بھی چندہ وصول کرتے ہیں اس کے متعلق اکثر اخبارات میں مراسلے شائع ہوئے ہیں

ہمارے پاس دونوں یتیم خانوں کے متعلق شکایات آئی ہیں

ہم نے ایک دوست کو شکایات کی تحقیقات کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ بہت جلد ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ اعداد و شمار کی روشنی میں یہ ثابت کر سکیں کہ ان یتیم خانوں سے کیا کام لیا جا رہا ہے۔ اور یتیم خانوں کی آڑ میں کیا ہو رہا ہے، اور کون سے جرائم ہیں۔ جو قابل دست اندازی پولیس ان یتیموں کے نام پر کیے جا رہے ہیں، اور کس طرح مسلمان زعماء کو فریب دیا جا رہا ہے اور ان یتیم خانوں میں سے وہ کون سا یتیم خانہ ہے، جہاں سیاسی یتیموں کو راشن ملتا ہے

جن

خریداران صاحبان کی میعاد خریداری اس مہینہ ختم ہو رہی ہے اس میں

ایک آپ بھی ہیں اور آپ کا
نمبر خریداری ہے

اگر آپ سال آئندہ کے لیے خریدار رہنا چاہیں تو کم سے کم دو خریدار نئے فراہم کر لیجئے اور سب کی قیمت آج ہی منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو روانہ کر دیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ خود سال آئندہ کے لیے خریدار رہنا پسند نہ کریں تو از راہ کرم اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منیجر رسالہ پیشوا کے نام لکھ دیجئے کہ سال آئندہ کے لیے خریداری منظور نہیں آپ کے اس کارڈ کے وصول ہوتے ہی آپ کا نام رجسٹر خریداری سے بعد افسوس خارج کر دیا جائے گا اور اگر آپ نے منی آرڈر بھیجا یا عدم خریداری کا خط نہ لکھا تو حسب دستور یہ سمجھا جائے گا کہ آپ سال آئندہ کے لیے خریداری منظور کرتے ہیں۔ اور وی پی بھیجنے کی اجازت دے رہے ہیں۔

ادبِ نبوی صلعم

(حضور سرورِ کائنات کی سیاسی اخلاقی معاشرتی تعلیم پر ایک لاجواب تصنیف)

(حضرت آغا رفیق صاحب)

(گزشتہ سے پیوستہ)

ان تمام حضرات کو پیش نظر رکھ کر حضورؐ نے دعوت قبول کرنے کا حکم دیا ہے اس سے یہ حکم وجوبی ہے کہ اس پر عمل کرنے سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور کشیدگیاں پیدا نہیں ہوتی علمائے ظواہر نے انہیں وجوہ سے قبولِ دعوت کو واجب قرار دیا ہے، اور ابن حزم کا بیان یہ ہے، کہ جمہور صحابہ اور تابعین کا قول بھی یہی ہے اور فقہا نے دعوتوں میں کچھ تفریق کی ہے یعنی ولیمہ کی دعوت کو واجب قرار دیا ہے اور دوسری تمام دعوتوں کو واجب نہیں مانا ہے فقہاء شافعیہ۔ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کی دعوت فرض عین ہے اور امام مالکؒ کا قول بھی یہی ہے اور بعض کا خیال یہ ہے کہ ولیمہ کی دعوت فرض کفایہ ہے امام شافعی رحؒ کا ایک عجیب سا نظریہ گذرا ہے کہ "ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونا مسلمان کا حق ہے اور شادی کی دعوت اور ہر وہ دعوت جس میں شرکت کے لیے طلب کیا جائے ولیمہ ہے میں کسی مسلمان کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی دعوت میں شرکت سے انکار کرے اگر کوئی مسلمان دعوت میں شریک نہ ہو تو وہ نافرمانی کا اتنا مرتکب نہیں ہوتا جتنا کہ ولیمہ کی دعوت میں شرکت نہ کرکے مرتکب عصیاں ہوتا ہے" شیعہ حضرات ولیمہ اور دوسری تمام دعوتوں میں شرکت کو واجب قرار نہیں دیتے فقہاء نے عذر کے سبب ترک دعوت کو جائز قرار دیا ہے مثلاً یہ کہ کھانے میں کچھ مشتبہ ہو یعنی کسی ظالم شخص یا ظالم حاکم کے ہاں دعوت ہو جو لوگوں سے مال حاصل کرنے میں احتیاط و تقوے کو پیش نظر نہیں رکھتا۔ یا ایسے شخص کے ہاں کھانا جو یتامیٰ کا سرپرست ہو اور عفت و پاکیزگی کی خوبی نہ رکھتا ہو۔ یا فریب کار تاجر کے ہاں کھانا اور اسی قسم کے اور لوگوں کی دعوت اور مثلاً یہ عذر کہ دعوت کرنے والوں نے صرف خوشحال لوگوں کو مدعو کیا ہو اور غربا کو دعوت نہ دی ہو جیسا کہ آج اکثر ہوتا ہے اس قسم کی دعوت میں شریک نہ ہونا جائز ہے اور مثلاً یہ عذر کہ دعوت میں کچھ ایسے لوگ شامل ہوں جن سے ضرر پہنچنے یا اذیت ہونے کا احتمال قوی ہو۔ اور مثلاً یہ عذر کہ دعوت میں شرکت سے کسی شر کے پیدا ہو جانے کا خطرہ۔

اور مثلاً یہ عذر کہ داعی دعوت سے اپنے مرتبہ اور جاہ کو ظاہر کرنا چاہتا ہو یا کسی امر باطل پر مدد خواہی میں سے اعانت کا خواستگار ہو اور مثلاً یہ عذر کہ دعوت میں امور ممنوعہ کا ارتکاب ہوتا ہو۔ مثلاً شراب کا شغل یا عورتوں کا ناچ دگانا۔ یا اجنبی عورتوں سے تخلیہ وغیرہ ان تمام صورتوں میں شریک نہ ہونا بہتر و مناسب ہے۔

حضرت جابرؓ کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

من کان یومن باللہ والیوم	جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان
الآخر فلا یقعد علی مائدۃ	رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ
یدار علیھا الخمر	بیٹھے جس پر شراب کا دور چلے۔

۴۔ **مظلوم کی اعانت**۔ مظلوم کی مدد فرض کفایہ ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں داخل ہے جو شخص مظلوم کی مدد پر قدرت رکھتا ہو اور کسی ضرر و خطرہ کا خوف نہ ہو اس پر مدد واجب ہے اس موضوع پر حدیث ۲۷ میں بحث کی جاچکی ہے۔

۵۔ **قسم کا پورا یا سچا کرانا** کسی کی قسم کو پورا یا سچا کرانا مومن کے ساتھ احسان ہے اور اس کی عزت بڑھانا مثلاً کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ وہ تجھ کو کچھ مال دے گا۔ یا تیری حاجتوں میں تجھ کو مدد دے گا۔ یا تجھ کو کوئی بات بتائے گا۔ یا تیری مشکلات کو رفع کرے گا۔ یا یتیم کی اعانت کرے گا تو مومن کا فرض ہے کہ وہ اس کی قسم کو پورا اور سچا کر دے اور اس کی امید اور آرزو کو پورا کر دے

علماء کا قول ہے کہ قسم کا پورا اور سچا کرانا سنت ہے اس وقت جب کہ اس سے کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ یا ضرر کا خوف نہ ہو اگر ایسا اندیشہ اور خوف پایا جاتا ہو تو پھر قسم کا پورا کرانا جائز نہیں ہے مثلاً کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ وہ فلاں شخص کو نقصان پہنچانے میں تیری مدد کرے گا۔ یا فلاں شخص کا مال چھین لینے میں تیرا ساتھ دے گا۔ یا فلاں شخص کا حق مارے گا۔ یا فلاں شخص کے ساتھ شراب پیئے گا۔ یا فلاں عورت کے ساتھ زنا کرے گا ان تمام صورتوں میں قسم کا پورا کرنا اور کرانا حرام و ممنوع ہے اس لیے کہ خالق کی معصیت و نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے

(باقی آئندہ)

ابراہیم نے ان کو سلام کیا اور سلام جنتیوں کا شعار بھی ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے۔

وتحیتھم فیھا سلام — اور جنتیوں کی باہمی دعا جنت میں سلام ہوگی۔

اسلام کو پھیلانے کے حکم اور جواب دینے کے امر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں باتیں واجب نہیں لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ سلام میں سبقت کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا حییتم بتحیۃ — جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم جواب
فحیوا باحسن منھا — میں بہتر سلام کرو یا ویسا ہی سلام
او ردوھا — کرو۔

علماء کہتے ہیں کہ اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہو تو اس کے لیے سلام کرنا حق کفایہ ہے یعنی اگر جماعت میں سے بعض لوگ سلام کرلیں گے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اور جس کو سلام کیا گیا ہے وہ اگر صرف ایک شخص ہے تو جواب دینا اس پر فرض ہے اور اگر جماعت ہے تو جواب دینا فرض کفایہ ہے یعنی جماعت کے بعض لوگ سلام کا جواب دیدیں گے تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہو جائے گا چنانچہ امام احمد اور بیہقی نے اس سلسلہ میں حضرت علیؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے

یجزی من الجماعۃ اذا مروا ان — کوئی جماعت گذر رہی ہو تو اس میں
یسلم احدھم ویجزی — سے ایک آدمی کا سلام کرلینا بھی کافی
عن الجماعۃ ان یرد احدھم — ہے اور جماعت کی طرف سے ایک آدمی
کا جواب دینا بھی کافی ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ کہتے ہیں کہ ساری جماعت کو سلام کا جواب دینا واجب ہے جس طرح آتے وقت سلام کرنا ضروری ہے اسی طرح جاتے وقت بھی سلام کرنا ضروری ہے اس لیے کہ اولیت آخرۃ سے اولیٰ نہیں ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں سبقت نہ کریں اس لیے کہ سلام کرنا مسلمانوں کا شعار ہے۔ البتہ یہود و نصاریٰ سلام میں ابتداء کریں تو ان کا مناسب جواب دینا مناسب ہے اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے الفاظ یہ ہیں

لا تبدؤا الیھود والنصاریٰ — یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل
بالسلام — نہ کرو

حضرت انس رضؓ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں

اذا سلم علیکم اھل الکتاب — اہل کتاب جب اے مسلمانو! تم کو سلام

فقولوا وعلیکم — کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہو

علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل جائز ہے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ و ابوامامہ کی احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ بعض شوافع کی رائے یہی ہے اور بعض شوافع یہود و نصاریٰ کو ابتداءً سلام کرنا مکروہ بتاتے ہیں لیکن حرام نہیں کہتے علماء کی رائے یہ ہے کہ سلام کو تحیۃ کے موقع پر استعمال کرنے میں سلام خدا کے ناموں میں سے ایک نام کا حکم رکھتا ہے اس صورت میں السلام علیکم کے معنی یہ ہوں گے کہ تم خدا کی حفظ و امان میں رہو اور بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ سلام کے معنی سلامتی کے ہیں اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ تم پر خدا کی سلامتی رہے۔

سلام کے متعلق بعض ضروری باتیں اوپر درج کی جاچکی ہیں وہاں دیکھ لیں۔

۲۔ چھینک کا جواب دینا ۔ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ تشمیت کے معنی دعا کرنا ہیں حضورؐ سے جو الفاظ چھینک کا جواب دینے کے سلسلہ میں منقول ہیں وہ یہ ہیں کہ: " چھینکنے والا جب چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہے تو سننے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہئے اور یہ الفاظ سن کر چھینکنے والے کو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا چاہئے اگر چھینکنے والے نے الحمد للہ نہیں کہا تو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ دو شخصوں کو حضورؐ کی خدمت میں چھینک آئی حضورؐ نے ان میں سے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا اس شخص نے جس کی چھینک کا حضورؐ نے جواب نہیں دیا تھا عرض کیا: " یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کی چھینک کا جواب دیا اور میری چھینک کا جواب نہیں دیا۔" حضورؐ نے فرمایا: " اس شخص نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔" چھینکنے کے بعد چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا گویا چھینک کی نعمت پر خدا کا شکر ادا کرنا ہے کہ خدا نے چھینک کے ذریعہ ایک بڑے ضرر کو دور کردیا چھینک چونکہ دماغ کے بند شدہ انجرات کو باہر نکال دیتی ہے جن کے زیادہ عرصہ تک بند رہنے سے سخت بیماری پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے اس اندیشہ کا زوال حقیقت میں خدا کی ایک نعمت ہے اور نعمت پر شکر واجب ہے ایک اور حیثیت سے بھی چھینک کے بعد خدا کا شکر واجب ہے اور وہ حیثیت یہ ہے کہ چھینک ایک سخت حادثہ یا شدید حملہ کی صورت رکھتی ہے اور اس حملہ سے انسان کے اعضاء کا صحیح و سالم رہنا اور جسمانی ساخت میں کوئی فرق نہ آنا ایک بڑی نعمت ہے۔

(باقی آئندہ)

احکام القرآن

قرآن احکام پر ایک مسلسل اور لاجواب کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لیے لکھی گئی۔

(از حضرت علامہ رفیق صاحب بلند شہری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ (یعنی نماز خوف سے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) تو اللہ کا ذکر کرو یعنی نماز کے بعد ہر حال میں دعا و اذکار کے اندر مشغول رہو تا کہ تم پر جو خوف طاری ہے وہ زائل ہو جائے پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ یعنی تمہارا خوف جاتا رہے تو حسب دستور نماز پڑھو یعنی سارے مسلمان یا لشکری ایک جماعت بنا کر نماز ادا کریں یا یہ کہ جب تم سفر سے واپس آ جاؤ اور مقیم ہو جاؤ تو پوری نماز پڑھو قصر نہ کرو۔

تیسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ خواہ نماز خوف سے خواہ اور کسی نماز سے تو خدا کا ذکر کرو اس صورت میں ذکر سے مقصود یہ ہے کہ مومن کسی حال میں اپنے قلب کو ذکر الٰہی سے غافل نہ ہونے دے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ "خداوند تعالیٰ نے جو فرائض مقرر کیے ہیں ان کی حدود معین کر دی ہیں بجز ذکر الٰہی کے کہ اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے کہ خدا کا ذکر کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور پہلو پر لیٹ کر" یعنی رات دن حضر میں سفر میں خواہ خشکی کا سفر ہو یا بحری۔ خوشحالی ہو یا افلاس تندرست ہو یا بیمار۔ علانیہ ہو یا خفیہ ہر حال میں ذکر الٰہی کے اندر مشغول رہو اسی بنا پر علماء نے فرض نمازوں یا عام نمازوں کے بعد کلمہ توحید پڑھنا مشروع قرار دیا ہے اور بغیر فاصلہ کے مشروع بتایا ہے۔

چوتھے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو (خوف کی حالت میں یا جنگ کی صورت میں) تو خدا کا ذکر کرو یعنی جس طرح ممکن ہو کھڑے ہو کر بیٹھ کر لیٹ کر۔ دوڑتے ہوئے۔ سواری پر۔ پیدل مختصر یہ کہ ہر حال میں نماز ادا کرو امام شافعی انہیں معانی کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں کہ جنگ وخوف کی حالت میں جس طرح ممکن ہو نماز ادا کر لی جائے آئمہ احناف کہتے ہیں کہ اضطرار و اضطراب کی حالت میں نماز کو اس وقت تک کے لیے موخر کیا جا سکتا ہے جب تک کہ اطمینان میسر ہو۔

---

(۹۷)

قضایا۔ اجتہاد اور کلام نفسی کے مسائل

اِنَّآ اَنزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	اے محمدؐ ہم نے تم پر سچی کتاب اس
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	لیے اتاری ہے کہ اللہ نے تمہیں
بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ	جیسا بتایا ہے۔ اس کے مطابق
لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ وَّ	تم لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصل
اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	کرو تم دغابازوں کی طرفداری نہ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔	کرو۔ اللہ سے معافی چاہو۔ بیشک
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ	اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ	اپنی جانوں پر خیانت کرتے ہیں تم
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا	ان کی طرف ہو کر دوسروں سے
اَثِــيْمًا ۔ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ	نہ جھگڑو۔ بیشک اللہ دغاباز گنہگار
النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ	کو پسند نہیں کرتا آدمیوں سے
مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ مَعَھُمْ	وہ پردہ کرتے ہیں لیکن اللہ سے پردہ
اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى	نہیں کرتے۔ جب وہ ان باتوں
مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ	پر راتوں کو بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں
بِمَا يَعْمَلُوْنَ	جن سے اللہ راضی نہیں ہے تو اللہ
مُحِيْطًا ۔	ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ ان
	کے اعمال اللہ کے احاطۂ علم میں ہیں

تفسیر اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ طعمہ بن ابیرق قبیلہ بنو ظفر کے ایک شخص نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا لی یہ زرہ ایک تھیلی کے اندر تھی جس میں آٹا بھرا ہوا تھا تھیلی میں چھوٹا سا سوراخ تھا جب وہ اس تھیلی کو نکال کر لے چلا تو اس کا آٹا بکھرتا ہوا چلا گیا اور وہ اس تھیلی کو زید بن سمین یہودی کے گھر رکھ آیا۔ قتادہ بن نعمان کو چوری کا علم ہوا تو اس نے پڑوسی کی تلاشی لی اور زرہ کو نہ پایا پڑوسی یعنی طعمہ بن ابیرق نے حلف اٹھا کر اس کو یقین دلا دیا کہ نہ تو اس نے زرہ کو لیا ہے اور نہ اس کو اس کا علم ہے قتادہ نے طعمہ کو تو چھوڑ دیا اور آٹے کے نشانات پر تحقیق کرتا ہوا چلا ا ... یہودیہ

بن سمیں یہودی کے گھر پر پہنچ گیا اور اس کے گھر کی تلاشی لینے پر زرہ مل گئی زید بن سمیں نے بیان کیا کہ یہ زرہ اس کو طعمہ بن ابیرق دے گیا ہے۔ یہود نے اس کی تصدیق کی قبیلہ بنو ظفر کو اس کا حال معلوم ہوا۔ اس کے لوگوں نے کہا معاملہ کو حضورؐ کے پاس لے چلو بنو ظفر کا مقصد یہ تھا کہ معاملہ کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ ان کے قبیلہ کا آدمی طعمہ مجرم قرار نہ پائے بلکہ یہودی چور سمجھا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا بنو ظفر نے قسمیں کھا کر اور شہادتیں دے کر یہودی کو چور ثابت کر دیا اور قریب تھا کہ حضور صلعم یہودی کو مجرم قرار دیں کہ یہ آیات نازل ہوئیں اور حضور صلعم نے طعمہ بن ابیرق کو چور قرار دیا اور یہودی کو بری کر دیا۔

آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے اپنی سچی کتاب تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم ہمارے سمجھانے اور بتانے کے موافق تمام لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو خواہ وہ مومن ہوں یا کافر، نیک ہوں یا بد، اور جو لوگ دغا باز ہیں ان کی باتوں کا اعتبار نہ کرو یعنی بنو ظفر کے کہنے سے یہودی سے جھگڑا مول نہ لو۔ رسول کی شان یہ نہیں ہے کہ ظاہری باتوں کو دیکھ کر وہ چور کو بری کر دے اور بےگناہ کو مجرم قرار دے تم اے محمدؐ اس پر خدا سے مغفرت طلب کرو۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب حضور صلعم کو طعمہ اور اس کی قوم کی دغا بازی اور خیانت سے آگاہ کر دیا گیا تو حضورؐ نے ان کے مسلمان ہونے کے سبب۔ ان کی مغفرت کی دعا کی ہوگی اس پر حضورؐ کو تنبیہ کیا گیا کہ تم ان خائن و دغا باز لوگوں کی سفارش اللہ سے کیوں کرتے ہو اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا یہ لوگ راتوں کو چھپ چھپ کر ناجائز مشورات کرتے ہیں اور اللہ سے نہیں شرماتے جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے اس آیت سے جس میں چوری کے مقدمہ کی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اے محمدؐ تم اس معاملہ میں حق و انصاف کے موافق فیصلہ کرو اور مجرموں کی طرفداری نہ کرو اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا دو مسئلے نکالے ہیں ایک تو یہ کہ حقوق اللہ میں اجتہاد جائز ہے چنانچہ فقہاء احناف کا مسلک یہ ہے کہ حضورؐ کی عادت یہ تھی کہ آپ ہر معاملہ میں وحی کا انتظار فرمایا کرتے تھے اگر وحی نازل ہو جاتی تو اس کے موافق عمل فرماتے اور وحی نازل نہ ہوتی تو مصلحت کے موافق اس سے کام لیتے اجتہاد درست ہوتا تو اس پر قائم رہتے اور وحی کے ذریعے اس کی غلطی معلوم ہو جاتی تو اس سے رجوع فرما لیتے۔ اجتہاد کا یہی طریقہ درست ہے اس کی مفصل بحث سورۃ انفال میں آئے گی۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ کے ارشاد یبیتون مالا یرضیٰ من القول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تدابیر، مشورات اور کلام نفسی بھی کلام میں داخل ہے یعنی خفیہ مشورات یا خیالی تدبیریں جب کلام میں داخل ہیں تو کلام نفسی کلام ہی ہے اور اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ خداوند تعالےٰ کا کلام قدیم اور تغیر و نقصان سے پاک ہے، اصوات و حروف سے مبرا ہے اور خداوند کریم کی ذات سے قائم و وابستہ ہے۔ مسلک حق یہی ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ کلام نفسی کلام نہیں ہے اور اس بناء پر وہ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں۔ اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق علم کلام کی کتب میں ملے گی

(٩٨)
اجماع، قطعی شرعی حجت ہے

ومن یشاقق الرسول	راہ راست ظاہر ہونے کے بعد
من بعد ما تبین	جو شخص رسول سے مخالفت کرے
له الهدیٰ و یتبع	گا اور مومنین کی راہ کے خلاف
غیر سبیل المومنین	چلے گا تو جدھر اس نے منہ کیا ہے
نوله ما تولیٰ و	اسی طرف ہم اسے چلائیں گے
نصله جهنم و ساءت	اور دوزخ میں اسے داخل کریں
مصیرا۔	گے کہ وہ بڑی جگہ ہے۔

تفسیر یہ آیت بھی طعمہ بن ابیرق کے حق میں نازل ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضورؐ نے اس کو مجرم قرار دیدیا تو وہ اس خوف سے کہ اب اس کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹ ڈالا جائے گا مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور اسلام سے پھر گیا مکہ میں اس نے ایک گھر کے اندر نقب لگائی اتفاق سے ایک بڑا پتھر اس پر آ پڑا اور وہ دب گیا اور صبح تک دبا پڑا رہا صبح کو گھر کے مالک نے اس کو پکڑ لیا اور قتل کر دینا چاہا لیکن لوگوں نے اس کو چھڑوا دیا اور پھر مکہ سے اس کو نکال دیا گیا وہ مکہ سے نکل کر شام کی طرف روانہ ہوا راستہ میں ایک تنہا و شتر پر سامان لدا ہوا پایا اور اس کو اتار لینے کا ارادہ کیا اس کے مالک نے دیکھ لیا اور اس کو مار ڈالا اور وہ کفر کی حالت میں مارا گیا ایک روایت یہ ہے کہ مکہ سے ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ وہ شام کی طرف روانہ ہوا اور قافلہ کا مال چرا کر بھاگ نکلا تعاقب کر کے قافلہ والوں نے اس کو پکڑ لیا اور سخت اذیتیں دیکر اس کو مار ڈالا اور ایک روایت ہے کہ مکہ سے نکل کر وہ جدہ پہنچا اور ایک کشتی میں سے اس نے طلائی زر نقد کی ایک تھیلی چرالی کشتی والوں نے اس کو پکڑ کر دریا میں ڈبو دیا

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رسول خداؐ کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلے گا اس کو ہم گمراہی کے راستے پر چلائیں گے اور آخرۃ میں دوزخ کے اندر داخل کر دیں گے۔ اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اجماع امت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کے موافق ہے اور اس کا منکر کافر اور دوزخی ہے اس لیے کہ خدا نے مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلنے کو رسول کی مخالفت کے مثل قرار دیا ہے دونوں کا حکم،

شرح دیوانِ حافظؒ

(از معاون مدیر)

کہ آجکل زر سرخ یعنی رموز معرفت کا پرکھنے والا کوئی نہیں ہے اس لیے اسرار الٰہی کو بیان کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ ہے واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگ ہر زمانہ میں رہے ہیں اور آج کل تو ان کی تعداد پچانویں فیصدی ہے یعنی جو لوگ مدعیان فقر و ولایت ہیں ان کے قلوب اسرار معرفت سے قطعاً آشنا نہیں ہیں اور ان پر لباس فقر بالکل ریا و نمائش ہے ایسی حالت میں ذوق معرفت ان سے کیوں کر حاصل ہو سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ اس معاملہ میں پوری احتیاط سے کام لیا جائے اور دلق پوش کے فریب سے اپنے آپ کو بچایا جائے چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے کہ

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

اگرچہ بادہ فرح بخش و باد گل بیز است بیانگ چنگ مخور مے کہ محتسب تیز است

ترجمہ:۔ اگرچہ شراب فرحت بخش اور ہوا خوشبو ہے باین ہمہ چنگ کے نغمہ پر شراب نہ پی اس لیے کہ محتسب زبردست ہے

تشریح:۔ شراب عشق و محبت اگرچہ خوش ذائقہ ہے اور دل اس کو پینے کی خواہش رکھتا ہے اور پیر و مرشد بھی راستہ بتانے کے لیے موجود ہے باین ہمہ اے طالب تو اس کو نہ پی یعنی علانیہ شراب محبت کا شوق نہ کر بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ پوشیدہ استعمال کر اس لیے کہ شریعت اسلام کا محتسب بڑا طاقتور ہے

حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر ان سالکوں کی حالت کے اظہار میں کہا ہے جو شراب عشق و محبت پینے کی خواہش تو رکھتے ہیں لیکن ابھی ان کا ظرف اس قابل نہیں ہے کہ وہ اس کے خطرات کو برداشت کر سکیں حافظ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ شراب عشق کو اگر پینا چاہیں تو پیر و مرشد کی نگرانی میں خفیہ طریقہ پر پئیں تاکہ ان سے کسی موقع پر راز معرفت ظاہر نہ ہو جائے یا شراب عشق ان کو ناگفتہ بہ امور کے اظہار پر مجبور نہ کر دے اور یہ نصیحت اس لیے کی ہے کہ اگر جذب و سکر کی حالت میں ان سے کوئی خلاف شرع امر وقوع میں آ گیا یا ان کی زبان سے حد شرع سے گزر کر کچھ الفاظ نکل گئے تو شریعت اسلامیہ کے مجرم قرار پا جائیں گے اور مستحق عقوبت ہوں گے۔

اس شعر میں محتسب سے مراد شریعت اسلامیہ ہے لغوی معنی محتسب کے وہ حاکم ہے جو خلاف شرع امور کو روکنے پر مامور ہو،

صراحی و حریفی گرت بدست افتد بعقل نوش کہ ایام فتنہ انگیز است

ترجمہ:۔ اگر تجھ کو صراحی اور حریف دونوں چیزیں مل جائیں تب بھی عقل سے کام لے اس لیے کہ آج کل کا زمانہ فتنہ انگیز زمانہ ہے۔

تشریح:۔ صراحی سے مراد مستی اور وجد ہے اور حریف سے مراد معشوق و محبوب ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ کو محبوب حقیقی کا وصل حاصل ہو جائے اور تجھ پر اس مسرت سے وجد و مستی کی کیفیت طاری ہو جائے تب بھی عقل و خرد کی حد سے باہر نہ ہو یعنی اپنی رفتار و گفتار کو عقل و خرد کے تابع رکھ بیخود اور بے عقل نہ بن کہ خلاف شرع امور کا ارتکاب کرنے لگے اور زبان سے ایسی باتیں کہنے لگے جو کہی نہ جائیں اس لیے کہ یہ زمانہ بہت ہی خطرناک ہے فتنہ انگیز لوگ ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں یعنی شرع کے محتسب ہر جگہ موجود ہیں ایسا نہ ہو کہ تو ان کی گرفت میں آ جائے اور وہ تجھ کو امور خلاف شرع کے ارتکاب کا مجرم قرار دے دیں۔

در آستین مرقع پیالہ پنہان کن کہ ہمچو چشم صراحی زمانہ خونریز است

ترجمہ:۔ مرقع کی آستین میں جام شراب کو چھپا لے اس لیے کہ صراحی کی آنکھ کی مانند زمانہ خونریز ہے۔

تشریح:۔ مرقع صوفیوں کے جامہ کو کہتے ہیں اس موقع پر اس سے مراد صبر و تحمل ہے اور جام سے مراد عشق و محبت ہے مطلب یہ ہے کہ اے سالک سلوک میں صبر و تحمل کو اپنا شعار قرار دے اور منازل عشق و محبت کو طے کرنے میں صبر و تحمل سے کام لے یعنی محبت کے اسرار کو علانیہ ظاہر نہ کر اس لیے کہ زمانہ خونریز ہے یعنی انتہا درجہ کا خطرناک ہے ایسا نہ ہو کہ تو ذوق و مستی میں کچھ کر بیٹھے یا کہہ بیٹھے اور حاکم شرع تجھ کو شرع کی خلاف ورزی میں پکڑے اور شرع کی سزا تجھ پر جاری کر دے۔

در رنگ بادہ بشوئید خرقہا از اشک کہ موسم ورع و روزگار پرہیز است

ترجمہ:۔ خرقوں پر شراب کے جو دھبے پڑ گئے ہیں ان کو آنسوؤں سے دھو ڈالو اس لیے کہ آج کل کا زمانہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا زمانہ ہے۔

تشریح:۔ بادہ سے مراد شراب عشق و محبت۔ رنگ سے مراد ظہور عشق و محبت اور خرقہ سے مراد صوفیوں کی گدڑی ہے (باقی آئندہ)

سالکان طریقت

(مقالات صوفیائے کرام پر ایک اہم اور مستقل کتاب جو صرف قارئین پیشوا کے لیے لکھی گئی)

(از سید عزیز حسن بقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اے اللہ اگر ابلیس مجھ کو شر میں ڈالنا چاہے تو تو اس کے شر کو مجھ سے دفع کردے اور اگر وہ مجھ کو کسی فریب میں مبتلا کرنا چاہے تو تو اس کے فریب کو دور کردے میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں اور اس کے مکر سے تیری حفاظت کی خواستگار ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ عابدہ زار زار روتی اور رات بھر روتی رہتی یہاں تک کہ اس کی ایک آنکھ جاتی رہی لوگوں نے اس سے کہا: "اے نیک عورت خدا سے ڈر اپنے آپ پر رحم کر اتنا نہ رو کہ دوسری آنکھ بھی جاتی رہی" عورت نے کہا کہ اگر میری آنکھیں جنتی ہیں تو خداوند تعالیٰ مجھ کو جنت میں ان سے بہتر آنکھیں مرحمت فرما دے گا اور اگر دوزخی ہیں تو ایسی آنکھوں کو خداوند تعالیٰ ضائع ہی کردے تو بہتر ہے۔"

(۱۹۰)
ذکر الٰہی سے غفلت کا انجام

ابوالعباس بن مسروق رح فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں مقیم تھا کہ میں نے دریا کنارے ایک شکاری کو مچھلیوں کا شکار کرتے دیکھا شکاری کے ساتھ اس کی ایک چھوٹی سی لڑکی بھی تھی شکاری مچھلی کو پکڑ کر تھیلی میں ڈال دیتا اور پھر شکار میں مشغول ہوجاتا لڑکی اس اس کو شکار میں مصروف پاکر تھیلی سے مچھلی کو نکالتی اور دریا میں چھوڑ دیتی شکاری شکار سے فارغ ہو کر آیا اور تھیلی کو دیکھا تو اس میں ایک مچھلی بھی نہ پائی بیٹی سے پوچھا۔ "تو نے مچھلیوں کا کیا کیا؟" لڑکی نے کہا۔ "ابا جان! کیا آپ نے حضورؐ کا ارشاد نہیں سنا ہے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مچھلی جال میں اسی وقت پھنستی ہے جب کہ وہ ذکر الٰہی سے غافل ہوجاتی ہے۔" یہ سن کر شکاری بہت رویا۔ اپنے جال کو دریا میں پھینکدیا اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا۔

(۱۹۱)
صرف خدا سے مانگنا چاہیے۔

بیان کیا جاتا ہے ایک مرتبہ شیخ حاتم اصم رح کے مکان پر دولتمندوں کی ایک جماعت حضرت شیخ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دولتمند سیر و تفریح کرتے ہوئے حضرت شیخ رح کے در در پر پہنچے اور پینے کے لیے پانی طلب کیا حضرت شیخ نے ان سب کو پانی پلایا پانی پینے کے بعد ان میں سے ایک نے حضرت شیخ کی خدمت میں کچھ پیش کیا اور اس کے ساتھیوں نے بھی حضرت شیخ کی خدمت میں نذر پیش کی گھر کے آدمی جو اس وقت مال کے حاجت مند تھے اس نذرانہ سے بہت خوش ہوئے بجز ایک چھوٹی لڑکی کے کہ وہ اس مالی امداد سے ناخوش ہوئی اور رونے لگی لوگوں نے اس سے پوچھا "تم کیوں روتی ہو" لڑکی نے کہا "خدا کی مخلوق کے چند افراد نے ہم پر نظر رحمت ڈالی اور ہم کو غنی کردیا اگر خالق بزرگ و برتر ہم پر نظر رحمت و شفقت ڈالتا تو ہم دین اور دنیا دونوں میں غنی ہوجاتے۔ کاش ایسا ہی ہوتا"

بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ یحییٰ بن معاذ رح مشہور بزرگ کی لڑکی نے ایک مرتبہ اپنے والد ماجد سے کوئی کھانے کی چیز طلب کی تھی۔ شیخ ممدوح نے لڑکی سے فرمایا: "اپنے پروردگار سے مانگو" لڑکی نے جواب دیا "ابا جان! میں خدا سے کھانے کی چیز مانگتے ہوئے شرماتی ہوں"

(۱۹۲)
ولایت عمر پر موقوف نہیں ہے

شیخ ابو عبداللہ رح بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میری والدہ نے والد سے مچھلی لانے کی خواہش کی میرے والد مجھ کو ساتھ لے کر بازار گئے اور ایک مچھلی خریدی مچھلی چونکہ بھاری تھی اس لیے والد مزدور کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ایک لڑکے نے جو ان کے قریب ہی کھڑا تھا کہا کیا آپ کو مزدور کی ضرورت ہے" والد نے کہا "ہاں" وہ لڑکا مچھلی لے کر ہمارے ساتھ روانہ ہوا۔ راستہ میں اذان کی آواز سنائی دی تو لڑکے نے کہا۔ موذن اذان دے رہا ہے مجھ کو طہارت حاصل کرنی ہے اور پھر نماز پڑھنی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں فراغت کرلوں ورنہ مچھلی لے کر آپ کے گھر چلوں" والد نے اجازت دے دی اور لڑکا مچھلی رکھ کر چلا گیا اس کے جانے کے بعد مجھ سے والد نے کہا۔ "نماز پڑھنا ہم پر بھی فرض ہے اس لیے مچھلی خدا کے حوالے کردو اور چلو نماز پڑھ لو" (باقی آئندہ)

ملفوظاتِ باقی باللہ رح

(ایک اہم اور محققانہ کتاب جو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ بیرنگ ربانی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے ملفوظات تصوف کی اہم قلمی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں)

(جامع سید عزیز حسن نقائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

صبح کو وہ حضرت خواجہ رح کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اور حلقہ میں داخل ہو کر ریاضت شروع کی حضرت شیخ کی توجہ سے اس عورت کے استعداد اتنی بڑھ گئی تھی کہ وہ اسی روز آسمان کی خبریں بیان کرنے لگی اس کے شوہر نے یہ کیفیت دیکھی تو ریاضت میں مزید کوشش کا ارادہ کر لیا اور چونکہ اپنے متعلق حضرت خواجہ رح کو بے پرواہ دیکھا تھا اس لیے بیخودی کی سی حالت میں حضرت خواجہ رح کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مستوں کی طرح جھومتا گرتا پڑتا آیا کہ اس کے تمام ہاتھ پیر اور گھٹنے چھل گئے حضرت خواجہؒ نے اس حال میں اس کو دیکھا تو بے اختیار آپ میں جذب پیدا ہوا اور اس شخص کو بغل میں لے لیا اس شخص پر کیفیت طاری ہوئی اور چونکہ مضبوط و قوی تھا اس لیے بیخودی اور اضطراب میں حضرت خواجہؒ سمیت صحن مکان میں تڑپنے لگا حضرت خواجہ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور برابر اس کو اپنی گرفت میں لئے رہے کبھی حضرت خواجہؒ اس کے نیچے ہوتے اور وہ اوپر اور کبھی وہ نیچے اور حضرت خواجہؒ اس کے اوپر ہوتے تھے دیر تک یہ کیفیت طاری رہی اور حضرت خواجہؒ کو اس سے خاصی اذیت پہنچی آخر جب کیفیت کچھ کم ہوئی تو حضرت خواجہ نے اس سے پوچھا۔ "تیرا کیا کام ہے"۔ اس نے عرض کیا۔ "میرا کام آپ ہی سے ہے آپ ہی میرا مقصد اور میرا مقصود ہیں"۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "تو، تو ہم کو مارنا چاہتا ہے"۔ لیکن ان الفاظ سے اس کی حالت میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا آخر حضرت خواجہؒ نے اس سے فرمایا۔ "میرے چہرہ کی طرف دیکھ"۔ اس شخص نے آپ کی طرف دیکھا تو حضرت خواجہؒ کی گرفت سے نکل کر ادب سے زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی جرأت پر بہت نادم ہوا۔

(۲۴۸)

کرامت کے اظہار سے نفرت

حضرت خواجہؒ کا قاعدہ تھا کہ کرامت کا اظہار نہ فرماتے تھے بلکہ جب کبھی خرق عادت اور کرامت کے دکھانے کی ضرورت پیش آتی کوئی کتاب ہاتھ میں لے لیتے اور بتاتے کہ اس کتاب میں یہ لکھا ہے مثلاً کوئی بیمار آتا تو طب کی کتاب منگواتے اور باطنی تصرف اور توجہ سے مریض کی حالت معلوم کر کے فرماتے: "تمہارے لیے اس کتاب میں یہ دوا مفید معلوم ہوتی ہے"۔ چنانچہ اور پھر دوا کے استعمال کی تیاری ہوتی یا استعمال کی جاتی، اور وہ پھر حضرت خواجہؒ کے تصرف سے بیمار کو صحت ہو جاتی ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ قلعہ فیروز آباد سے دریا کی جانب ایک لڑکا گر پڑا جس کے ناک اور کانوں سے خون جاری ہو گیا اور سانس کی رفتار گھٹنے لگی حضرت خواجہؒ نے اس کو دیکھا باطن کی طرف توجہ کی اور پھر ایک کتاب ہاتھ میں لے کر کہا "اس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ لڑکا زندہ رہے گا"۔ چنانچہ وہ لڑکا اچھا ہو گیا اور عرصہ دراز تک زندہ رہا۔

(۲۴۹)

ایک اور کرامت کا ظہور

حضرت خواجہ باقی باللہ رح کے اظہار کرامت سے نفرت کرنے کا ایک واقعہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے ایک اور عجیب واقعہ یہ منقول ہے کہ حضرت خواجہؒ کے ایک ارادتمند جو عالم و فاضل تھے دہلی میں قیام پذیر تھے اور وقتاً فوقتاً حضرت خواجہؒ کی خدمت میں . . . . تشریف لایا کرتے تھے جب وہ آتے حضرت خواجہؒ تعظیم سے ان کو بٹھاتے۔ ان کی عمر اگرچہ پچاس سال کی ہو چلی تھی لیکن علمی مشاغل سے ذوق اور سلوک و معرفت کے حصول کے شوق میں نہ تو شادی کی تھی اور نہ ازدواج کے مشاغل و ذوق سے واقف تھے۔ پیر و مرشد نے ان کو حکم دیا کہ شادی کر لو اور انھوں نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کر لی لیکن بیچارے قوت رجولیت سے محروم ہو چکے تھے وظیفہ زوجیت بجا نہ لا سکے ایک سال تک علاج میں مشغول رہے اور باوجود پرہیزگار ہونے کے جائز و ناجائز ہر قسم کی دوائیں استعمال کیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا آخر مایوس ہو کر انھوں نے حیا و شرم کے سبب ترک وطن کا ارادہ کر لیا کسی ارادتمند نے یہ خبر حضرت خواجہؒ سے بیان کی حضرت خواجہ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ "وہ بیچارہ بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہے"۔ انہیں ایام میں حضرت خواجہ رح کسی جگہ سواری پر جا رہے تھے کہ راستہ میں ان عالم سے ملاقات ہو گئی حضرت خواجہ رح تعظیم کے لیے سواری سے اتر پڑے اور ادھر ان عالم نے آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ حضرت خواجہؒ کے پاؤں کی طرف بڑھائے (باقی آئندہ)

شرح مثنوی مولانا روم

(از معاون مدیر)

دیو را نطق تو خامش می کند گوش ما را گفت تو ہش می کند

ترجمہ:۔ تمہارا بولنا دیو کو خاموش کر دیتا ہے اور تمہارا کلام ہمارے کانوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ یہاں سے وزیر کے مریدوں کا بیان شروع ہوتا ہے اور اس بیان میں وزیر کی ان تمام باتوں کا جواب ہے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے چنانچہ وزیر نے کہا تھا مدتے خاموش کن ہیں ہوشدار یعنی کافی مدت تک خاموش رہو اور قلب کی طرف نظر رکھو اس کے جواب میں مریدوں نے کہا ہے کہ تم نے جو خاموشی کی ہدایت کی ہے وہ تمہارے بولنے کے مخالف نہیں ہے اس لیے کہ تمہارا کلام دیو نفس کو خاموش کر دیتا ہے اور سلوک میں اسی خاموشی کی ضرورت ہے نہ کہ ظاہری خموشی کی پھر وزیر نے یہ کہا تھا کہ پنبہ اندر گوش حس دون کنید یعنی کانوں میں ہدوئی ٹھونس لو اس کے جواب میں مرید کہتے ہیں کہ تمہارا کلام چونکہ ہمارے کانوں کو ہوشیار کر دیتا ہے اس لیے ہم تمہارے بولنے کے خواہشمند ہیں۔

ان اشعار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرید کو مرشد کے الفاظ گوش ہوش سے سننے چاہئیں اس لیے کہ مرشد کے الفاظ سراسر ہدایت و ارشاد اور موجب سعادات و برکات ہوتے ہیں

گوش ما ہوش است چون گویا توئی خشک ما بحر است چون دریا توئی

ترجمہ:۔ جب آپ بولتے ہیں تو ہمارے کان ہوش بن جاتے ہیں اور جب آپ گویا ہوتے ہیں تو ہمارے خشک دریا آپ کے دریا سے رواں ہو جاتا ہے۔

تشریح:۔ وزیر نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ جس خشکی دید سر بخشکی برزد یعنی حواس ظاہری نے خشکی ہی کو دیکھا ہے اس لیے کہ وہ خشکی سے پیدا ہوئے ہیں اس کے جواب میں مریدوں نے کہا کہ ہم چونکہ خشک ہیں اس لیے ہم کو تری کی ضرورت ہے اور آپ دریا ہیں اس لیے آپ کی گویائی سے ہماری خشکی رفع ہوگی اور تری یعنی روحانیت ہم کو حاصل ہوگی۔

با تو ما را خاک بہتر از فلک اے سماک از تو منور تا سمک

ترجمہ:۔ آپ کے ساتھ ہمارے لیے خاک بہتر ہے فلک سے اے آسمان تجھ سے آسمان تک روشن ہے

تشریح:۔ وزیر نے کہا تھا کہ سیر باطن ہست بالائے سما یعنی باطنی سیر گویا آسمان پر جانا ہے اس کے جواب میں مریدوں نے کہا کہ اگر آپ ہمارے درمیان موجود ہوں تو ہمارے لیے آسمان سے بہتر زمین ہے اس لیے کہ آپ کے نور سے زمین و آسمان سب روشن ہیں

بے تو ما را بر فلک تاریکی است با تو اے مہ این فلک تاریکی است

ترجمہ:۔ تیرے بغیر ہمارے لیے تو آسمان پر بھی تاریکی ہے اور اے روشن چاند تیرے بغیر یہ فلک کیوں کر تاریک ہو سکتا ہے

تشریح:۔ شعر کا دوسرا مصرعہ بعض نسخوں میں یوں ہے کہ با تو اے مہ این زمیں تاریکی است یعنی تیرے بغیر یہ زمین کیوں کر تاریک ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کی موجودگی ہمارے لیے ہر قسم کے فوائد کی جامع ہے۔ اور آپ ہم آپ کے درمیان ہی رہ کر ہر قسم کے کمالات حاصل کر سکتے ہیں۔

با تو بر خاک از فلک بردیم است بے تو ما بر سما چون خاکیم پست

ترجمہ:۔ تیرے ساتھ زمین پر رہ کر ہم آسمان سے بڑھ جائیں گے اور آسمان پر تیرے بغیر ہم خاک سے بھی زیادہ ذلیل و پست ہوں گے۔

تشریح:۔ ہم آپ کے پاس زمین پر بھی رہیں گے تو آسمان سے بڑھ جائیں گے۔ اس لیے کہ آپ کی صحبت میں اور آپ کی تعلیم و تلقین سے ہم کو روحانی انوار حاصل ہوں گے اور جب آپ سے دور رہیں گے تو آسمان پر بھی ہماری قدر زمین سے کم ہوگی مطلب یہ کہ آپ کی صحبت سے ہم کو ہر قسم کی عزت و عظمت حاصل ہو سکتی ہے اور ہم سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کے بغیر ہم اگر اپنی کوشش سے آسمان پر بھی پہنچ جائیں یعنی روحانی کمالات حاصل کر لیں تب بھی ہماری کوئی قدر نہ ہوگی اور ہمارے یہ کمالات نافع نہ ہوں گے

صورت رفعت بود افلاک را معنی رفعت مردان پاک را

ترجمہ:۔ ظاہری افلاک کو تو ظاہری رفعت حاصل ہے یعنی رفعت صوری اور روح کو معنوی رفعت حاصل ہے۔

تشریح:۔ آسمان بلند و رفیع نظر آتے ہیں لیکن ان کی یہ رفعت ظاہری ہے معنوی رفعت تو صرف روح ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

مذہبی معلومات

بقیہ مضمون حمادی انشانی کا

کتاب اسلامی معاشیات

(از جناب مولانا سید مناظر احسن گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ)

ان چند اہم مدنوں کے علاوہ ہر شہر اور ہر آبادی میں ایک اور واقعہ بھی پیش آتا ہے، خصوصاً اس زمانہ میں جب مواصلات کے ذرائع اتنے وسیع اور سہل نہ تھے، میری مراد ان لوگوں سے ہے جو مختلف کاروبار کے سلسلہ میں اپنے ملک یا شہر یا گاؤں سے پردیس جاتے ہیں، ان لوگوں میں بسا اوقات مختلف حالات کے تحت کبھی ایسی صورت پیش آجاتی ہے کہ وطن میں خواہ کتنے بڑے امیر ہی کیوں نہ ہوں، لیکن پردیس میں وہ بالکل بے دست و پا ہو کر رہ جاتے ہیں، چونکہ پردیسی ہوتے ہیں، اس لئے کسی سے نہ ان کی جان ہوتی ہے، نہ پہچان، ایسی صورت میں ان کی حالت نہایت قابل رحم ہو جاتی ہے، یوں تو پہلے زمانہ میں لوگ اپنے پردیسیوں کے ساتھ انفرادی طور پر اچھا سلوک کرتے تھے، خصوصاً بعض قوموں میں اس نیکی اور ہمدردی کا خاص ذوق تھا، جس میں عرب کا بھی نام خصوصیت کے ساتھ لیا جاتا ہے لیکن جن اقوام و ممالک میں ذات پات یا قومیت و وطنیت کا مرض شدت پذیر ہو جاتا ہے، ان کے یہاں تو اس غریب مسافر کی سخت درگت بنتی ہے، بھلا جہاں اپنے ملک، اپنے وطن، اپنی نسل، اپنے رنگ کے سوا ہر دوسرے آدمی کو بجائے آدمی کے کسی جانور کا بچہ خیال کیا جاتا ہو، وہاں کے باشندوں سے کوئی پردیسی کیا توقع رکھ سکتا ہے اور یہ مرض گو موجودہ مغربی تمدن کی راہ سے بہت عام اور مہلک ہو گیا ہے، لیکن تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف قومیں اس کا شکار رہی ہیں، مثلاً ہمارے ملک ہندوستان ہی کی حالت پہلے کیا تھی، بلکہ اب بھی یہی ہے، کہ اس ملک کے بعض طبقے اپنے سوا دوسروں کو کیسے

حدیث شریف کی دوسری کتاب

مسلم شریف کامل اردو ۲ جلد

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے کیونکہ بخاری و مسلم دونوں کتابیں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری کی بعض احادیث سے تو شیعوں کو اختلاف بھی ہے لیکن مسلم شریف تو وہ حدیث کی متفقہ صحیح کتاب ہے جو سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل تصوف حدیہ کہ معتزلہ کے نزدیک بھی اصح ہے اس کی دو جلدیں ہیں پہلی جلد ۴۸۰ صفحات کی ہے جس میں ایک ہزار پانسو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے مسلم شریف کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسکی حدیثیں زیادہ طویل نہیں ہیں لیکن بڑی جامع ہیں اسکے علاوہ ترتیب وار اسلامی احکام ہیں یعنی ایمان کامل طہارت حیض، نفاس، نماز مساجد اوقات فضائل قرآن جمعہ سورج چاند گرہن قحط سالی جنازہ زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، دودھ پلانا طلاق، عتق، فضائل صحابہ، اولیاء، انبیاء، نیکی، خیرات، تقدیر غرض ہر شعبہ کے متعلق احادیث ہیں شروع میں امام مسلم کے حالات بھی ہیں صحیح مسلم کامل کے مطالعہ کے بعد آپ کو عہد نبوی کے حالات اور احکام رسالت پناہ معلوم کرنے کے لیے کسی مولوی یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ صحیح مسلم میں عہد رسالت کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت کی پوری تاریخ ہے صحیح مسلم میں احکام رسالت پناہ کا ایک ایک حکم تلاش کر کے جمع کر دیا گیا ہے اور حدیث کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ وہ صحیح مسلم میں درج نہ کیا گیا ہو لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ صفحات ... صفحے قیمت عہ مجلد پارچہ عہ چرمی پشتہ ہے اعلیٰ ایڈیشن سفید چکنا کاغذ للعہ مجلد پارچہ للعہ مجلد چرمی پشتہ للعہ خاص ایڈیشن چکنا فیروزی کاغذ عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ

مینیجر رسالہ مشاہدات اردو بازار جامع مسجد دہلی

سے بھی زیادہ ناپاک قرار دیتے ہیں، جن بستیوں اور گانوں میں صرف اس قوم کے لوگ آباد ہیں، اب بھی جاکر جس کا جی چاہے تجربہ کرسکتا ہے کہ مسافر کی گانوں میں شام ہو جاتی ہے، کسی درخت کے نیچے بھوکا پیاسا پڑا رہتا ہے، لیکن گاؤں والوں میں کسی کو توفیق نہیں ہوتی، کہ ایک لوٹا پانی یا ایک لقمہ کھانے سے اس کی تواضع کرے، بہرحال انسانی افراد کا یہ طبقہ بھی ہر ملک اور ہر قوم میں قابلِ توجہ تھا، اسی لیے قرآن کی فہرست میں ابن السبیل" (راہ والے) مسافر کے نام سے ان کا بھی اضافہ کیا گیا، اور اسلامی حکومت نے ان کی خبرگیری و پرسش کو بھی حکومت کا ایک اہم مسئلہ قرار دیا۔

الحاصل خراج، جزیہ وغیرہ کی آمدنی تو کشوری و فوجی ضروریات اور رفاہتِ عامہ کے لیے تھی، لیکن جب اسلام نے انسانیت کے مصالحِ عامہ اور ضروریاتِ مشترکہ کے ساتھ بنی آدم کے ان قابلِ رحم طبقات یعنی الفقراء والمساکین والرقاب والغارمین وابن السبیل کے معاشی مشکلات کے مسئلہ کو بھی اپنے ہاتھ میں لیا، اور اسلامی حکومت کے بجٹ (موازنہ) میں مصارف کی فہرست میں ان کا بھی اضافہ کیا، تو ظاہر ہے کہ مصارف کی پابجائی کس مد سے ہوگی، اس کا سوال قدرتی طور پر پیدا ہونا چاہیے تھا، سو ہوا

مگر جب حال یہ ہے کہ دنیا کی حکومتوں کی آمدنیاں فوجی اور کشوری (سول اور ملٹری) ضرورتوں کے لیے بھی بسا اوقات ناکافی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ مصالحِ عامہ کی مد کا اضافہ جب سے حکومتوں نے اپنے مصارف میں کیا ہے، اس وقت سے نئے نئے ناموں اور نئی نئی تدبیروں سے رعایا پر محصول بھی عائد ہونے لگے اور تجربہ بتاتا ہے، کہ ان جدید محصولوں اور مطالبات کا خواہ کچھ بھی نام رکھ دیا جائے، لوگ خوشی سے دینے پر آمادہ نہیں ہوتے، عموماً جو بھی دیتے ہیں، جبراً و قہراً حکومت کے خوف سے دیتے ہیں، لیکن اکثریت حب دلی سے ان کی ادائی پر آمادہ نہیں ہوتی،

صفائی، صحت عامہ، تعلیم عامہ) وغیرہ کے فوائد کا لاکھ فلسفہ پروفیسروں، اخبار نویسوں، کتب سازوں کے ذریعہ بیان کرایا جائے، لیکن عام طور پر پھر بھی اکثریت ان کو حکومت کا جبر ہی قرار دیتی ہے، اس تجربہ کے ہوتے ہوئے مذکورہ بالا طبقات کی امداد کے نام سے پبلک پر اگر کوئی جدید ٹیکس عائد کیا جائے گا، تو کوئی تعجب نہیں، کہ باشندوں کے صبر کا پیمانہ چھلک پڑے، اور خود حکومت کی جان کے لالے پڑ جائیں۔

اسلام کے سامنے بھی یہ سارے مشکلات تھے، پھر اس نے ان کے حل کی راہ کیا پیدا کی، اب میں اس کی کچھ تفصیل کرنا چاہتا ہوں،

پہلی بات تو یہی ہے، کہ حکومت کی آمدنی میں اسلام نے حاکمانہ قوتوں کا حصہ قدرِ ضرورت سے زیادہ نہیں رکھا، خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اسلامی حکومت کے پہلے امام اور امیر تھے، جیسا کہ بیان کر آیا ہوں، حکومت کی پہلی آمدنی سے بحیثیت امام یا امیر آپ کو خمس کے نام سے جو حصہ ملا، اس خمس سے بھی تین ثلث کو خداوند تعالیٰ نے قرآن میں الیتامیٰ والمساکین و ابن السبیل کے لیے مخصوص فرما دیا، باقی دو حصوں میں سے ایک حصہ آپ کے اقربا کا تھا، اور اس خمس کا خمس (یعنی پانچواں حصہ)

اعجاز نما قرآن مجید مترجم و مفسر

ترجمہ اعجاز نما قرآن مجید میں شیخ الہند حضرت علامہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زوائد قوسین کی تشریح ت بے بہا ہے، حاشیہ پر شیخ العرب والعجم حضرت علامہ فرید وجدی کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری چڑھائی گئی ہے جو علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لیے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھی ہے اور دنیائے اسلام میں بجد مقبول ہے اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ آغا لیق صاحب سے کرایا گیا ہے اس ترجمہ و تفسیر بیان الفرقان کو علمائے ہند، مشائخ عظام، ایڈیٹران اخبارات، امرائے ملت بے حد پسند فرما چکے ہیں، سب سے بڑی خوبی اعجاز نما قرآن مجید کی اس کا بے مثل دیباچہ ہے جس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کے متعلق اتنے علمی، تاریخی اور دینی مضامین کا ذخیرہ آپ کو کسی دوسرے مقدمۃ القرآن میں نہیں ملے گا۔ اس میں مبالغہ ذرہ برابر بھی نہیں کہ قرآن مجید کا ایسا ایڈیشن دنیائے اسلام نے آج تک شائع نہیں کیا۔ اعجاز نما قرآن مجید کی صحت اکیاون جید حافظوں اور عالموں نے کی ہے۔

قیمت:- بلاجلد عہ مجلد پارچہ سفید نارویجین کاغذ مجلد چرمی کامل نقری کار چار اعلیٰ ایڈیشن مجلد پارچہ ہیں مجلد چرمی للعہ

مینجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

کا پانچواں حصہ، صرف یہ ذات خاص سارک ہی کے لیے مخصوص تھا، لیکن اس کا حال بھی یہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ضروریات سے جو کچھ بچ جاتا تھا۔ اور آپ کی ذاتی ضرورتوں کا معیار ہی کیا تھا جو نہ بچتا اس کو بھی آپ مسلمانوں ہی کے عام مصالح میں صرف فرمایا کرتے تھے علانیہ بھرے مجمعوں میں اعلان فرماتے، کہ

مالحل لی مما افاء اللہ علیکم مثل ھذہ الا الخمس، — خدا نے جو آمدنی اے مسلمانو! تم پر واپس کی ہے (یعنی جس کا دروازہ تم پر کھلوایا ہے) اس میں خود میرے لیے بجز اس خمس (پانچویں حصہ) کے اور کچھ بھی جائز نہیں،

جب پیغمبر کے لیے خمس کے سوا کچھ حلال نہ تھا تو اس سے دوسرے امراء و ائمہ کا اندازہ ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد فرماتے اور

والخمس مردود علیکم — اور پھر یہ خمس (پانچواں حصہ) بھی تم ہی لوگوں پر واپس کر دیا جاتا ہے

مطلب یہ تھا کہ اس پانچویں حصہ کی بڑی مقدار مسلمانوں کی عام ضرورتوں میں صرف ہو جاتی ہے

اس فقرہ کی شرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ یعنی بالخمس حقہ من الخمس — یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کا وہ حصہ تھا جو خمس سے آپ کو ملتا تھا

بعد کو آپ کے راشدین خلفاء نے جو عملی ثبوت خود اپنی اور اپنے عمال کی زندگی کی مثالوں سے پیش کیے ہیں، تاریخ کے اوراق ان واقعات سے لبریز ہیں، اور اجمالاً بعض چیزوں کا ذکر آ چکا ہے، اور اسی کو میں اسلام کا ایک جدید اقدامی کارنامہ خیال کرتا ہوں، بنی آدم کے وہ کس مپرس پس ماندہ طبقے جو ہمیشہ دوسروں کے سینہ کے نہ صرف بوجھ بنتے رہے بلکہ مختلف زمانوں میں مختلف اقوام میں عملاً حتی کہ کہیں کہیں قانوناً بھی افلاس و ناداری، معذوری، دائم المرضی، غلامی وغیرہ اتفاقی غیر اختیاری مصائب کو جرم اور سرمایۂ صد رسوائی و خواری قرار دیا گیا ہے، حقارت و ذلت کے بدترین سلوکوں کے جو ہمیشہ مستحق ٹھہرائے گئے۔ ان کی باضابطہ منظم شکل میں صرف زبان ہی سے نہیں، بلکہ واقعی مالی اعانت کے لیے حکومت کا اپنی تمام عسکری اور فوجی قوتوں کے ساتھ کمر بستہ ہو جانا، اور اس کو عملاً کر کے دکھانا، غالباً انسانیت کی تاریخ میں دنیا کی حکومتیں اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتیں،

اور صرف یہی نہیں بلکہ اسلامی بجٹ (موازنہ) میں جدید مصارف کی ان غیر معمولی مدوں کی تکمیل و پابجائی کے لیے علاوہ خمس کے حصوں کے آمدنی کے جو ذرائع اسلام نے اختیار کیے، اور محصول اندازی کے اس سلسلہ میں جن حکیمانہ نزاکتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے، وہ بھی بجائے خود کچھ کم تعجب انگیز نہیں، بلکہ اسلام کی صداقت یا قدرتی قانون ہونے کی وہ ایک بین دلیل ہو سکتی ہے میرا مطلب یہ ہے کہ موازنہ میں مصارف کی متعدد مدوں کا جو اضافہ کیا گیا یہ معمولی مد نہیں ہے۔ مذکورہ بالا طبقات میں سے تقریباً ہر ملک میں ہر طبقے ہزاروں اور لاکھوں افراد سے بستے ہیں، ان کی انفرادی مالی اعانت

سلہ جیسا کہ اسپارٹا، یونان والوں کے قانون کے متعلق مورخین ذکر کرتے ہیں ۱۲

اُردو بخاری

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں پھر عن فلان وعن فلان کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند مفصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری حدیث کی ضرورت نہ رہی چنانچہ علمائے عرب و مصر و حجاز نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں اسی در یکتائے عربی تجرید البخاری مطبوعہ مصر کا سلیس اردو ترجمہ بہترین کتابت و صحت و طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ حجم ۵۲۵ صفحے بلا جلد ۲ مجلد پارچہ ۴ مجلد چرمی پشتہ ۵ سفید چکنا کاغذ مجلد پارچہ ۵ مجلد چرمی پشتہ ۶

منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

کا بیڑا اٹھانا کچھ آسان کام نہ تھا، معمولی رقوم سے مقصد حل نہیں ہوسکتا تھا، ضرورت وافرآمدنی کی تھی، اسلام نے اس سلسلہ میں جو کچھ کیا ہے یوں تو سب ہی جانتے ہیں، لیکن شاید ان کی حکمتوں پر غور کیا گیا، میں ان میں سے بعض نکات اور مصالح کو نمبردار بیان کرتا ہوں،

(۱) سب سے پہلی بات یہ ہے کہ موازنہ کے ان مصارف کی تکمیل کے لیے اسلام جن لوگوں پر محصول عائد کرنا چاہتا تھا، ان کے لیے اس عجیب وغریب رعایت کا اعلان کیا، کہ جو لوگ اس محصول کے ادا کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیں گے، ان کو ان تمام مالی مطالبات سے سبکدوش کر دیا جائے گا، جو عموماً دنیا کی حکومتیں اپنی رعایا پر عائد کرتی ہیں، ایک تو اسلام نے یوں ہی اپنی رعایا کو رومی وعجمی سلاطین کے ناجائز مطالبات سے سبکدوش کر ہی دیا تھا، لیکن ان لوگوں کے ساتھ رعایت کی حد کر دی گئی، یعنی زمین کا خراج جو ہر حکومت کا ایک قانونی اور فطری حق ہے، اس سے بھی اس مد کے محصول ادا کرنے والوں کو مستثنیٰ کر دیا جائے گا،

(۲) حکم دیا گیا کہ جس طرح ہر قوم و ملک کے لوگ خصوصاً جو کسی نہ کسی کا مذہب رکھتے ہیں، منجملہ دیگر مذہبی امور کے آخر خیر وخیرات بھی ضرور کرتے ہیں، یہی خیر وخیرات کی یہی مد جسے بہرحال ہر مذہبی زندگی رکھنے والا آدمی اپنی آمدنی سے ضرور نکالتا ہے، لیکن اب تک اس کو لوگوں نے مبہم غیر متعین شکل میں رکھا ہے، آمدنی سے نکالی ہوئی اسی رقم کو اسلام ذرا متعین ومشخص شکل دیکر لوگوں سے وصول کرے گا، اور بجائے اس کے کہ حاجت مندوں تک اپنی آمدنی سے بچائی ہوئی اس رقم کو لوگ انفرادی طریقہ سے پہنچاتے تھے، حکومت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے، اور اپنے صوابدید سے مستحقین تک پہونچا دے گی، جس کے معنی یہی ہوئے کہ ایک طرف حکومت کے تمام مطالبوں سے سبکدوشی بھی ہوئی، اور لوگوں کے مالیات اور آمدنی پر مزید کوئی بار بھی نہ پڑا بلکہ وہی چیز جسے غیر منظم شکلوں میں لوگ ادھر ادھر بانٹ دیا کرتے تھے، اب منظم شکل میں تقسیم ہوگی،

(۳) آمدنیوں سے پس انداز ہونے والی اس رقم سے چونکہ ملک کے مذکورۂ بالا اتفاقی آفات ومصائب کے شکار طبقات کی امداد کی جائے گی۔ اس لیے یہ ہوسکتا ہے کہ خود ان رقوم کے جمع کرنے والے یا ان کے خاندان میں سے کوئی آدمی کسی وقت خدانخواستہ ان مصائب وآفات کا شکار ہو تو وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے گویا جن اتفاقی مصائب وآفات کی تصویریں کھینچ کھینچ کر بیمہ کمپنی والوں کے ایجنٹ آج یہ حکم دیتے ہیں، کہ ان کا خیال کرکے اپنی آمدنی سے فیصدی کچھ رقم ان کی کمپنیوں میں جمع کی جائے، یا انجمن ہائے اتحاد باہمی کے مبلغین جن اتفاقی ضرورتوں کے لیے قرضہ دوام وغیرہ کا ہول دل میں پیدا کر کے انجمن کی کسی شاخ سے متعلق ہونے کی تلقین کرتے پھرتے ہیں، ان ساری ضرورتوں کی کفایت خود بخود ہو جاتی ہے، ملک کے یتامیٰ، فقراء، مساکین، بیوائیں، مقروض، مسافر جب سب ہی کا اس میں حق ہے تو خزانہ کا یہ روپیہ ان تمام خطرات کے وقت جیسے دوسروں کی مدد کرے گا، خدانخواستہ اگر دینے والوں پر یا ان کے خاندان والوں پر کسی وقت وہی مصیبت آجائے، تو اس کی اعانت سے کیسے گریز کیا جاسکتا ہے، البتہ فرق صرف اس قدر ہے کہ بیمہ یا انجمن اتحاد باہمی یا دوسری امدادی یونینیں جو ان ہی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر قائم

آسان ترجمہ اور تفسیر القرآن مجید

ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے حاشیہ پرانی کی تفسیر موضح القرآن ہے بڑی تقطیع ہے شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں۔ چوتھے باب میں اوقات اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے۔ پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اوراد و وظائف لکھے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے چھٹے باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ ہیں ساتویں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی تمام علمی صحت اکیس علماء اور قاریوں نے کی ہے۔ سفید ۲۸ پونڈ کا کاغذ ہے ہدیہ اتنا کم ہے کہ آپ اس گرانی کے زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کرسکتے مساجد میں رکھنے، غرباء میں تقسیم کے لیے اس سے سستا قرآن مجید آپ کو کہیں نہیں ملے گا

قیمت مجلد نقرئی مع جزدان سنہری، ہوائی مجلد چار روپیہ عہ غیر مجلد ایک روپیہ

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

ہوتی ہیں، ان کی جمع شدہ رقوم سے اتفاقی حادثات کی صورت میں جمع کرنے والے یا ان کے خاندان والوں ہی کو نفع پہنچ سکتا ہے، اور اسلامی تنظیم کی شکل میں اگر ان کے خاندان پر کوئی حادثہ پیش آئے، تو ان کی امداد بھی وہ کریگا، اور اگر ان کے سوا ملک کے دوسرے باشندوں کو اگر ان حادثات میں مبتلا ہونا پڑے تو ان کی بھی وقت پر مدد کی جائے گی۔

علاوہ اس کے پہلی صورت میں ایک بڑی خرابی یہ بھی ہے، کہ آمدنیوں سے رقم اس لیے پس انداز کرائی جاتی ہے کہ اتفاقی حوادث کے موقع پر کام آئے گی، لیکن اگر اتفاقاً کیا اکثر یہی ہوتا ہے کہ ان رقوم کے جمع کرانے والے ان مفروضہ یا متوقعہ حوادث سے محفوظ رہتے ہیں اور خواہ ان کا پڑوسی بلکہ حقیقی بھائی بھی کسی اتفاقی حادثہ میں مبتلا ہو گیا ہو تو اس کی بھی امداد ان رقوم سے نہیں ہو سکتی گویا ملک کی یہ رقم جو باشندگان ملک کے ان حوادث کو پیش نظر رکھ کر جمع کرائی جاتی ہے عموماً ان اغراض میں بہت کم کام آتی ہے، اور جمع کرانے والے ان کو بیکار کرتے ہوں، غیر ضروری مصارف میں پھونک دیتے ہیں، گویا بیمہ ہو یا انجمن لائے اتحاد باہمی یا ازیں قبیل دوسرے ادارہ جات ان سب کا قرآنی الفاظ میں

دولۃً بین الاغنیاء منکم (دولت) تونگروں ہی میں چرخ کھاتی ہے

ہی کی شکل میں زیادہ تر انجام ہوتا ہے یعنی گھوم گھما کر اور ہیر پھیر کر امیروں ہی کے دائرہ میں وہ سرمایہ گشت کرتا رہتا ہے۔ غریبوں کے منہ میں اڑ کر اس کی ایک کھیل بھی نہیں پہنچ سکتی ہے یہی جو حال ملک کے اس سرمایہ کا ہے ایسے گو ملک کے اکثر افراد میں یہ ظاہر پھیلا دیا جاتا ہے لیکن گھوم پھر کر بالآخر اصل مع اپنے تمام بیٹوں پوتوں، پر دتوں کے "الاغنیاء" یا سرمایہ داروں ہی کے جیبوں میں اپنا آخری ٹھکانا بناتا ہے، میرا اشارہ سود اور بیاج کی طرف ہے۔

لیکن اسلام ملک کی آمدنیوں سے جو کچھ پس انداز کراتا ہے وہ ہر حال میں اغراض میں خرچ ہوتا ہے، جن کے لیے وہ جمع کیا جاتا ہے، خواہ ان اغراض کے لیے خود جمع کرانے والے اور اس کے خاندان کو ضرورت پیش آئے اور یا ملک کے کسی اور دوسرے باشندہ کو ان کی ضرورت ہو

(۴) اسلام یہ مطالبات ملک کے ہر باشندے پر عائد نہیں کرتا، بلکہ یہ تمام مطالبات صرف ان لوگوں تک محدود رکھے گئے ہیں، جو اپنی اور اپنے زیر پرورش متعلقین کے روزمرہ معمولی مصارف کی تکمیل کے بعد اپنے پاس کچھ پس انداز کر سکتے ہوں (اصطلاحاً اسی کا نام نصاب ہے، اور ہر چیز کا نصاب اسلام نے جدا جدا مقرر کیا ہے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں پڑھی جا سکتی ہے، اور عموماً لوگوں کو معلوم بھی ہے،

(۵) اس کے بعد بھی یہ مطالبات ہر قسم کے مملوکات پر عائد نہیں ہوتے، بلکہ صرف ان چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں جن میں عموماً بڑھنے بڑھانے کی صلاحیت ہو مثلاً تجارت، زراعت، بغرض افزائش نسل جن مویشیوں کی پرورش کی جاتی ہے، یا نقد سرمایہ بشکل سونا، چاندی، ظاہر ہے کہ آدمی ان کو بڑھا سکتا ہے، ور نہ ان سے آمدنی پیدا ہو سکتی ہے، بلکہ آمدنی پیدا کرنے کے عام ذرائع دنیا میں عموماً یہی نقدیں (سونا، چاندی) اور ان کے سکے ہیں۔

ترمذی شریف مکمل شرح ہر جلد ۳

پانچ سال کی محنت اور زر کثیر کے صرف کے بعد صحاح ستہ کی تیسری کتاب ترمذی مع شمائل ترمذی کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ شائع ہو گیا اور حضرت علامہ مفتی نذیر احمد صاحب ملتی اعلیٰ نے ضروری احادیث کی ایسی جامع شرح لکھی ہے کہ اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک کی حکمت بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متبحر عالم جو مدینہ والے آقا کے حکم کی تشریح کر رہا ہے اس ترجمہ اور شرح کی موجودگی میں آپ کو کسی مولوی کا وعظ سننے کے لیے گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں، مولویوں، واعظوں، لیکچراروں کے لیے بے حد کارآمد ہے۔ پیشوا کے صفحے کے تقریباً برابر صفحہ ہے اچھی لکھائی چھپائی ہے۔ بہت دبیز سفید چکنا کاغذ ہے ضخامت تقریباً نو سو صفحے ہے شروع میں ۴۲ صفحہ کی طویل فہرست مضامین ہے پھر حدیث شریف کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے امام ترمذی کے حالات زندگی ہیں اور جن مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں ان کا تذکرہ ہے ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان کیے ہیں۔ غرض کہ ہماری شائع کردہ ترمذی شریف مع شرح اردو زبان میں بالکل نئی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ بکثرت فرمائشیں آرہی ہیں آپ بھی ایک جلد آج ہی طلب فرمائیں ورنہ ممکن ہے کہ تساہل کی وجہ سے کتابیں ختم ہو جائیں۔ قیمت للعہ مجلد للعہ

ملنے کا پتہ: - منیجر رسالہ پیشوا اردو بازار جامع مسجد دہلی

(۶) اس محصول اندازی میں اس کا بھی خاص طور پر بڑی احتیاط سے خیال کیا گیا ہے، کہ جن چیزوں کے حصول میں زیادہ محنت اور کد و کاوش دوا دوش ہوتی ہو، اسی نسبت سے مطالبہ میں تخفیف کی جائے، اور جس حد تک اس کی پیدائش میں محنت کم اور قدرتی عامل کو زیادہ دخل ہو، محصول میں اضافہ ہوگا یعنی تجارتی اموال یا سونا چاندی یا ان کے سکے چونکہ ان سے آمدنی حاصل کرنے میں پورا وقت صرف کرنا پڑتا ہے، بجز سرمایہ کے سارا بار تاجر ہی پر پڑتا ہے اس لیے اس قسم کے اموال سے چالیس روپیہ میں سے ایک روپیہ لیا جاتا ہے بخلاف کاشت کے کہ اگر اس کی سیرابی وغیرہ میں مصنوعی ذرائع مثلاً رہٹ چرس وغیرہ سے کام لینا نہیں پڑتا، بلکہ قدرتی بارش یا نہروں کے پانی سے سیرابی ہوتی ہے، تو مثلاً دس من سے ایک من یعنی دسواں حصہ اور اگر آبپاشی کے مصنوعی ذرائع رہٹ سوٹ اچرس وغیرہ سے بھی کام لینا پڑتا ہے، تو بیسواں حصہ اسی طرح اگر کسی کو خزانہ مل جائے (جس کی مختلف شکلیں ہیں) بہرحال خزانہ پانے کی جن صورتوں میں پانے والا قانونی طور پر اس کا مالک قرار دیا گیا ہے چونکہ یہ ایک غیر مترقبہ شے اس طور پر حاصل ہوتی ہے، کہ اس میں محنت کا حصہ بہت ہی کم ہے، اس لیے حکومت پانچواں حصہ اس سے لے لیگی، اور یہی حکم سونے چاندی، لوہے، سیسے، پیتل وغیرہ معدنیات کا ہے، یعنی حکومت پانچواں حصہ لے گی، البتہ ایسی مویشیاں (مثلاً اونٹ گائے، بکریاں دنبے وغیرہ) جن کا زیادہ وقت چراگاہ اور جنگل میں گذرتا ہو، یعنی عموماً جن سے افزائش نسل کا کام لیا جاتا ہے، اصطلاحاً نہیں "السوائم" کہتے ہیں، اور دنیا کے مختلف علاقوں میں لوگ اس کا مستقل روزگار کرتے ہیں، ہندوستان کے آباد علاقوں میں اس کا رواج کم ہے، ورنہ صحرائی علاقوں کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کی گذر اوقات مویشیوں کی اسی قسم کی پرورش سے ہوتی ہے، اور یہی ان کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مشکوٰۃ نبوت کی روشنی میں ان میں ہر قسم یعنی اونٹ کا الگ، گائے بیل کا الگ، بکروں، دنبوں بھیڑوں کا الگ الگ نصاب اور جو کچھ محصول ان سے لیا جائے ان سب کی تعداد مقرر فرما دی ہے،

بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ ان میں بھی وہی چالیسویں حصہ کا عمل ہوا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ عرب میں زیادہ تر مذکورۂ بالا جانوروں ہی کی پرورش بطور ذریعۂ معاش کے گلوں اور ریوڑوں کی شکل میں کی جاتی تھی، لیکن جب ایسے ممالک فتح ہوئے جہاں یہی کاروبار گھوڑوں کا بھی جاری تھا جیسا کہ ابن ہمام لکھتے ہیں، کہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں

لم یکن اصحاب الخیل السائمة من المسلمین بل اھل الابل وماتقدم اذا اصحاب ھذہ انما ھم اھل المدائن والدشت والتراکمة وانما فتحت بلادھم فی زمن عمر وعثمان (صفحہ ۵۰۴ جلد ۱)	(عہد نبوت میں مسلمانوں کے کسی طبقہ میں گھوڑوں کی پرورش کا افزائش نسل کی غرض سے عموماً رواج نہ تھا بلکہ اونٹوں اور جن امور کا ذکر ہوا ان ہی کی پرورش کا رواج تھا، کیونکہ گھوڑوں کی پرورش کرنے والے ہیں زمانہ میں یا مدائن کے لوگ ہیں یا دشت کے یا ترکمانی خرگاہوں والوں میں اس کا رواج ہے اور ان علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ حضرت عمرؓ وعثمانؓ کے عہد میں ہوا

بہرحال جب گھوڑوں والی رعایا بھی اسلامی حدود میں داخل ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ ان گھوڑوں پر بھی محصول عائد کیا جائے، جیسا کہ دوسرے جانوروں پر ہے، لیکن محصول کی مقدار کیا ہو تو حنفی فقہاء لکھتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا،

صاحبھا بالخیارات شاء اعطی من کل فرس دینارا وان شاء قومھا واعطی من کل مائتی درھم خمسة دراھم، (ھدایہ)	اس قسم کے گھوڑوں کے پالنے والوں کو اختیار ہے، چاہیں ہر گھوڑے کی زکوٰۃ ایک دینار (اشرفی) ادا کریں اور چاہیں تو یہ بھی کر سکتے ہیں، کہ گھوڑے کی قیمت لگا کر ہر دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ادا کریں

جب دو سو درہم کی قیمت سے پانچ درہم ہی یہاں بھی حضرت عمرؓ نے حکم دیا، تو وہی چالیسواں حصہ اس میں بھی ہوا اس لیے خیال کیا جاتا ہے، کہ غالباً مویشیوں میں بھی چالیسویں حصے کے محصول کو محفوظ رکھا گیا ہو، واللہ اعلم بالصواب،

(۷) عام طور سے جن اموال پر محصول عائد کیا جاتا ہے عموماً محصول اسی وقت ان کا وصول نہیں کیا جاتا جس وقت مالک کی ملک میں وہ چیز آتی ہو، بلکہ مالک ہونے کے کامل ایک سال (حولان حول) گزرنے کی ضرورت ہے، یہ عام دستور ہے اشاعت میں کچھ ترمیم بھی ہوئی ہے،

(۸) نہایت شدید تاکیدی احکام اس باب میں بھی ہیں کہ حکومت کی خراجی وغیرہ مدون کی آمدنیوں کو اس آمدنی سے بالکل الگ رکھا جائے، یعنی مذکورۂ بالا مصیبت زدہ طبقات کی امداد کے لیے جو آمدنی حاصل کی جاتی ہے اس کا خاص نام "الصدقات" ہے اس کے متعلق یہ حکم ہے، کہ اس فنڈ کی رقم کو حکومت کی دوسری آمدنیوں میں نہ ملایا جائے اور نہ ازم خراجی مصارف پر اس آمدنی کا کوئی حصہ

افسانے

لغزش کی قیمت

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی

نعیم نے نئی روشنی میں پرورش پائی تھی وہ ہزاروں ارمانوں اور تمناؤں کا ہجوم اپنے دل میں رکھتا تھا۔ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ اپنے جذبات کو کسی مجبوری کی بنا پر روکتا ہے تو وہ اور تیز ہو جاتے ہیں اور جب کبھی اسے موقع ملتا ہے تو وہ پوری طرح جذبات کی غلامی میں پھنس جاتا ہے۔ نعیم دہلی کے خوشنما بازاروں سے جس وقت گذرتا تھا تو سامان تعیش اس کی نگاہ کو اور اس کے دل کو اپنی طرف جذب کرتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ جب کسی بزاز کی دکان اس کی نگاہ کے سامنے پڑ جاتی اور لوگوں کو قیمتی کپڑے خریدتے ہوئے دیکھتا تھا تو وہ اپنے لباس کو حقارت سے دیکھ کر اپنی مجبوری پر افسوس کرتا تھا غرض یہ کہ اس کے دل میں آج کل کے ناعاقبت اندیش نوجوانوں کی طرح ہزاروں نمائش کے جذبے دفن تھے اور ان تمام جذبوں پر شیخ کریم الدین کی عاقبت اندیش نگاہ کا پتھر رکھا ہوا تھا۔ شیخ کریم الدین کی آرزو تھی کہ جس طرح وہ سادہ زندگی بسر کر رہا ہے اسی طرح اس کا اکلوتا بچہ نعیم بھی اپنی زندگی گذارے۔ سادہ زندگی میں یقینی طور پر طمانیت چھپی ہوئی ہے۔ لیکن بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں اور جو واقف ہیں انہیں سوسائٹی فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑتی کریم الدین کی تیس پینتیس ہزار کی جائداد اس کی مقتضی تھی کہ چلن کے ساتھ چلا جائے کیونکہ تیس پینتیس ہزار کی جائداد کی قلیل آمدنی اپنے اندر اتنی گنجائش نہ رکھتی تھی کہ میاں نعیم اچھی طرح آزادی کے ساتھ گھر سے اڑائیں۔ اور وہ اپنی معاشرت کو گراں بنا کر زندگی کو وبال بنالیں۔ مگر چونکہ نعیم کی آنکھ عاقبت کی روشنی سے محروم تھی۔ اس لیے اس سے باپ کا یہ چلن ذرا نہ بھاتا تھا۔ اس کی بھی صرف تمنائیں تھیں کہ وہ خود اچھا کھائے پئے بلکہ خوبصورت بیوی کو سجیلا دیکھ کر اور محنت و مشقت میں مصروف پا کر اس کے دل کو بے انتہا صدمہ ہوتا تھا۔ اس کے خیالات آمدنی سے بہت بلند تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کی بیوی ایک محبوبہ کی طرح اس کی دلنوازی میں مصروف رہے اور ہر وقت آراستہ و پیراستہ نظر آئے۔ وہ سوسائٹی میں ایک متمول شخص سمجھا جائے اور بے دریغ روپیہ خرچ کرے گا جب باپ کی طرف اس کا خیال جاتا تھا تو اس کی تمام امیدیں اس طرح فنا ہو جاتی تھیں جس طرح پر طوفان سمندر میں ٹوٹا ہوا جہاز غرق ہو جاتا ہے۔

(۲)

دنیا کہتی ہے کہ ایک صاحب جائداد کی زندگی نہایت آرام و آسائش کی زندگی ہے لیکن درحقیقت ایک صاحب جائداد سے بدتر دنیا میں کسی کی زندگی نہیں دنیا میں پیشہ ور اور تاجر دونوں آزادی کے ساتھ قدم اٹھا سکتے ہیں۔ اور ان کی محنتوں کا کچھ نہ کچھ بدل انہیں کبھی نہ کبھی ضرور مل جاتا ہے لیکن ایک صاحب جائداد کے قدم کی لغزش اسے اب ایسی پستی کی طرف لے جاتی ہے جہاں سے ابھرنا اس کے لیے اسی طرح ناممکن ہے جس طرح پانی پر ایک بھاری چٹان کا تیرنا ناممکن ہے۔ خود صاحب جائداد بھی دوسروں کی طرح اسی مغالطہ میں گرفتار ہیں اور ان کا یہ مغالطہ اس وقت دور ہوتا ہے جب یہ مرض لاعلاج ہو سکتا ہے اسی مغالطہ میں میاں نعیم بھی گرفتار تھے وہ اپنے کو راکفیلر سے کم مالدار نہیں تصور کرتے تھے۔ ان کا یہ مغالطہ باپ کی زندگی میں تو کوئی رنگ نہ لا سکا لیکن باپ کے مرنے کے بعد ان کی ہر حرکت سے تمول کی بارش ہونے لگی۔ باپ کی آنکھ بند ہوتے ہی سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے اپنے اس مکان کو جس میں ان کا مرحوم باپ پچپن سال گذار گیا تھا گنجائش کم ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان کی جائداد صرف چند دوکانوں اور چند کمروں پر محمول تھی اس لیے انہیں مجبوراً مکان کرایہ پر لینا پڑا۔ اندر باہر ملازم رکھے گئے مکان کو نئی روشنی کے مطابق ضروری اور غیر ضروری سامان سے آراستہ کیا گیا بیوی کو مجبور کیا گیا کہ دوپٹہ، پائجامہ اور کرتے کے ساری اور قمیص سے اپنے حسن میں چار چاند لگائے۔ اپنے لیے کچھ شیروانیاں اور ریشمی قمیص تیار کرائی گئیں۔ غرض یہ کہ چھ مہینے کے اندر میاں نعیم اچھے خاصے باقاعدہ رئیس بن گئے

(۳)

کہتے ہیں کہ یورپ کے تاجر بڑے ہوشیار اور بیدار مغز فطرت شناس ہوتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو سودخوار بنیوں سے واسطہ پڑا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا کے تمام کاروباری آدمی فطرت شناسی میں ان سے بہت پیچھے ہیں۔ یہ شہر کے ہر شخص کی حالت پر نگاہ رکھتے ہیں جہاں کسی کی زندگی میں کوئی نمایاں انقلاب انہوں نے دیکھا فوراً اس تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں سیٹھ مدن لال نے میاں نعیم کی اس تبدیلی کو شکوک اور للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھا اور در پردہ معلومات حاصل کیں معاملہ خاطر خواہ تھا۔ اس لیے تعلقات کے قیام کے لیے راہیں تلاش کی گئیں کچھ مدت تک تو یہ ملاقاتیں ابتدائی منازل سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ لیکن چند ماہ کے بعد یہ سرسری ملاقاتیں دوستی میں تبدیل ہو گئیں۔ سیٹھ مدن لال کی دوستی نے میاں نعیم کو روپیہ کی

فکر سے بالکل بے نیاز کر دیا۔ جب چاہتے تھے اور جو چاہتے ایک رقعہ پر مل جاتا۔ مدتوں یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور میاں نعیم آزادانہ اور نوابانہ زندگی گذار رہے تھے۔ جب انسان کے دماغ پر ناعاقبت اندیشی کی تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ بالکل ایک مدہوش شرابی کی طرح جھومتا ہوا زندگی کے میدان کو طے کرنے لگتا ہے لیکن جب اس کے دماغ میں پیش بینی کی روشنی کی جھلک پیدا ہوتی ہے تو وہ اس نشہ کے مضر اثرات کو محسوس کرتا ہے۔

(۴)

میاں نعیم کے ہاں لڑکا ہوا اور وہ بھی پہل کی اولاد اور احباب خاموش رہیں یہ ناممکن تھا۔ دنیا میں ایک نئی ہستی کا اضافہ ہو اور اس طبقہ کو فائدہ نہ پہنچے جو مسلمانوں کی ایک چوتھائی کمائی کا حقدار ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ جلسہ دیا گیا یا یوں کہئے کہ میاں نعیم کے قرضہ میں سات سو روپیہ کا اور اضافہ ہو گیا۔ میاں کے احباب کا شوق تو ختم ہو گیا۔ اب بیوی کی ضد شروع ہوئی۔ اور عقیقہ کے سامان کی تیاری شروع ہو گئی۔ نعیم جو کچھ کرنا چاہتے تھے وہ اپنی مفروضہ حیثیت کے مطابق کرنا چاہتے تھے۔ اس مفروضہ حیثیت کو قائم رکھنے کی غرض سے سیٹھ مدن لال کو پھر تکلیف دی گئی۔ عقیقہ بھی کافی دھوم دھام کے ساتھ کیا گیا۔ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میاں نعیم اپنی اس کامیابی پر بے انتہا خوش تھے۔ رسم عقیقہ کی چہل پہل دو دن میں ختم ہو گئی اور اس دو دن کا خرچ چار ہزار سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ اب میاں نعیم کے خواب عیش کی تعبیر کا زمانہ قریب آ چلا تھا۔ وہ آنکھیں بند کئے زندگی کے سیلاب میں بہے جا رہے تھے۔ کہ یکایک سیٹھ مدن لال کی کشیدگی نے ان کو غفلت سے بیدار کیا۔ سیٹھ مدن لال کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی میاں نعیم کے تمام شکووں کا جواب وہ عدم الفرصتی کے چلتے ہوئے فقرے سے دیدیا کرتے تھے ایک دن میاں نعیم کو کسی ضرورت کے لیے سو روپے کی ضرورت ہوئی حسب معمول انہوں نے سیٹھ مدن لال کو سو روپے کے لیے لکھا۔ سیٹھ مدن لال نے روپیہ کی کمی بتا کر حامل رقعہ ٹال دیا اور ابھی اس واقعہ کو ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ میاں نعیم کے نام سیٹھ جی کا نوٹس وصول ہوا جس میں بائیس ہزار کی ادائیگی کے لیے پندرہ دن کی میعاد دی گئی تھی۔

(۵)

جب انسان کسی بیابان میں راہ بھول جاتا ہے تو وہ بغیر سوچے سمجھے جو راستہ اس کی نگاہ کے سامنے آتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے جائداد بک چکی تھی۔ صرف دو ہزار کی رقم میاں نعیم کے پاس تھی۔ جائداد کے سیٹھ مدن لال کی طرف منتقل ہونے کے بعد نہ تو سیٹھ صاحب کے دوستانہ تعلقات باقی رہے اور نہ دوسرے احباب کی محبت آمیز باتیں اب میاں نعیم اس سرمایہ کو کسی تجارت میں لگانا چاہتے تھے۔ تمام عمر حرام کی کمائی کھانے کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اس قابل تو تھے نہیں کہ وہ کسی قسم کی مشقت کر سکیں وہ ایسا کام تلاش کر رہے تھے جس کی بدولت بغیر کسی محنت کے اپنی زندگی گذار سکیں۔ اس خیال کے آتے ہی ان کا ذہن فوراً اپنے ایک بے تکلف دوست عظمت اللہ کی طرف منتقل ہوا۔ بہت کم ایسی مبارک ہستیاں ہیں جو افلاس کی مصیبت میں پھنس کر بھی اکل حلال کی کوشش میں مصروف رہتی ہیں۔ ورنہ وہ دنیا کی مصیبتوں سے نہیں گھبرا ئیں۔ مگر نعیم ان لوگوں میں نہ تھا اس وقت وہ زندگی کی کشمکش میں گرفتار تھا۔ وہ روپیہ چاہتا تھا۔ اسے جائز اور ناجائز سے کچھ واسطہ نہ تھا۔ عظمت اللہ کے مشورہ سے ہزار روپیہ لگا کر کوکین کا کاروبار شروع کر دیا گیا نعیم اس مجبورانہ کاروبار میں بالکل مبتدی تھا۔ اسے یہ نہ معلوم تھا کہ کس طرح پولیس کے کانسٹیبلوں کے تلوے سہلائے جاتے ہیں وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کس صورت سے اہل محلہ کو اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ وہ غریب ہو چکا تھا لیکن رعونت کی بو ابھی اس میں موجود تھی۔ ایک دن کسی بات پر عظمت اللہ کی اور اس کی ناچاقی ہو گئی عظمت اللہ کے دل میں انتقام کا جذبہ پیدا ہوا اور رات کے دو بجے میاں نعیم معہ اپنے سامان تجارت کے پولیس کی حراست میں تھے۔

(۶)

انسان کی بے اعتدالیوں کا اثر اگر اس کی ذات تک محدود رہے تو کچھ بیجا نہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ ان بے اعتدالیوں کے طوفان میں بہت سے معصوم بچے اور بے گناہ عورتیں بھی ہاتھ پاؤں مارتے دکھائی دیتے ہیں اور آخر اس زہر آلود سمندر کے تھپیڑے یا تو انہیں غرق کر دیتے ہیں یا کسی ایسے راستہ پر ڈال دیتے ہیں جو رستہ انسانی زندگی کے لیے سم قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ نعیم کی ناعاقبت اندیشیاں تو جیل کی چار دیواری میں موت نے ختم کر دیں۔ لیکن اس کی بیوی بچے کی مصیبت کی داستان آج چشم عبرت کے لیے کافی ہو اور رکھتی ہے۔ بیوی نے تڑپ تڑپ کر شوہر کی واپسی کا انتظار کیا۔ بچے نے بلک بلک کر مصیبت کا زمانہ ختم کرنا چاہا۔ مگر یہ مصیبت کی نہ ختم ہونیوالی گھڑیاں کبھی نہ ختم ہوئیں۔ آج کون جانتا ہے کہ یہ بھکاری عورت جو دلی کی سڑکوں پر ایک بچے کو ساتھ لیے دست طلب دراز کر کے پیٹ بھرتی ہے۔ کل ہزاروں کی جائداد کی مالک تھی۔ ایسے ناعاقبت اندیشوں کی بیویوں اور بیٹیوں کی حیا سوزی بھیک ہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ بعض اوقات یہ بے گناہ ہستیاں اپنے دامن عصمت کو بھی داغدار بنا لیتی ہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ اس حیا سوزی اور شرمناک زندگی کی بنیاد کس نے رکھی تھی۔

نہ ہو وہ مکلف ہی نہیں اور جس مسلمان میں تمام صفتیں ہوں حریت۔ بلوغ عقل۔ نکاح اور ہمبستری سے فراغ ایسے شخص کو محصن کہتے ہیں اس کی سزا رجم ہے۔ حدیث میں آیا ہے اور جو مرض کی وجہ سے دُرّوں کا تحمل نہ ہو اُس کی صحت کا انتظار کریں گے اور باقی مسائل اس کے متعلق کتب فقہ میں مبسوط ہیں۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۚ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ

زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے اور زانیہ کے ساتھ بھی اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا

مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

مشرک کے اور یہ مسلمانوں پر حرام کیا گیا ہے۔

تفسیر: الزانی سے علی المومنین تک = (زنا ایسی گندی چیز ہے کہ اُس سے طبیعت میں ایک ایسا بُرا مادہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ایسے شخص کی بُری چیز کی طرف رغبت ہوتی ہے اسی طرح ایسے شخص کی طرف بُرے آدمی کی رغبت ہوتی ہے چنانچہ) زانی (من حیث الزانی رغبت الزنا کے اعتبار سے) نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے (جس سے یہ ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کی بُری چیز کی طرف رغبت ہوتی ہے) اور (اسی طرح) زانیہ (من حیث الزانیہ) کے ساتھ بھی (رغبت الی الزنا کے اعتبار سے) اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے (جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کی طرف بُرے آدمی کی طرف رغبت ہوتی ہے) اور یہ ایسا نکاح جو زانیہ من حیث الزانیہ کے ساتھ ہو جس کے لوازم میں سے ہے اُس عورت کا زانیہ رہنا یا مشرکہ کے ساتھ ہو) مسلمانوں پر حرام (اور موجب گناہ) کیا گیا ہے (گو صحت و عدم صحت میں دونوں متفاوت ہوں کہ زانیہ سے تو صحیح ہو جاوے گا اور مشرکہ سے باطل ہی رہے گا) ف: مطلب اس کا یہ ہے کہ جو لوگ زنا کے خوگر ہو جاتے ہیں اور ہنوز انہوں نے توبہ نہ کی ہو بلکہ اُسی عادت پر ہوں ان کی اصلی رغبت زنا کی طرف ہوتی ہے اور اُسی میں ان کو زیادہ لذت ہوتی ہے حتیٰ کہ ان کو جو عورت پسند آتی ہے اول ان کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ اس سے زنا میسر ہو جاوے اور یہ حالت ساتھ زانیہ ہونا گوارا کرلے اور جب اس کوشش میں ناکامی ہوتی ہے تو ہارے درجہ نکاح ہی کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان دونوں حالتوں میں ارغب والا حالت اُن لوگوں کے نزدیک پہلی ہی حالت ہوتی ہے اور نکاح کو دل سے پسند نہیں کرتے کیونکہ نکاح سے جو مقاصد ہیں تعفف اور حصول اولاد و امساک بالمعروف و ادائے حقوق زوجیہ مثل نفقات وغیرہ وہ اُن کو وبال سمجھتے ہیں اور چونکہ ان کا مقصود اصلی زنا ہوتا ہے اس لئے اُن کی رغبت مخصوص مومنات کے ساتھ نہیں ہوتی بلکہ مشرکات کی طرف بھی ہوتی ہے اور اگر وہ مشرکہ کسی وجہ سے خواہ وہ وجہ راجع الی المذہب ہو یا راجع الی العرف اپنی مواصلت کے لیے نکاح کو شرط ٹھہرا دے چونکہ اس کو نکاح اصلی مقصود نہیں اس لیے یہ شخص اس کے جواز و ناجواز سے بھی بحث نہ کرے گا اس نکاح کو وسیلہ مقصود سمجھ کر نکاح بھی کرے گا گو صحیح نہ ہو پس یہ امر صادق آیا لہٰذا اس شخص کی جب کسی عورت کی طرف اصلی رغبت ہوگی اگر وہ مسلمہ ہے تو زانیہ کی طرف ہوگی گو وہ اُسی شخص کے ساتھ زنا کرنے سے زانیہ کہلاوے اور یا مشرکہ کی طرف ہوگی کہ اس سے صحبت زنا ہی ہوگا اور اول زنا کی طرف ہوگی اور اگر بدون نکاح صحبت ممکن نہ ہو تو مجبوری کو نکاح کرلے گا گو وہ عورت صاف کہدے کہ میں اپنا پیشہ یا اپنا مذہب شرک نہ چھوڑوں گی یہ اس پر بھی راضی ہو جاوے گا یہ معنی ہیں الزانی لاینکح الا زانیة او مشرکة کے۔ اسی طرح جو عورت زنا کی خوگر اور اُس کی عادی ہے اور اُس سے توبہ نہیں کرتی تو جن لوگوں کو مقاصد نکاح مقصود اصلی ہیں چونکہ ایسی حالت میں اُن عورتوں سے اُن کا حصول متوقع نہیں ان کو ان کے نکاح کی طرف بھی اصلی رغبت نہیں ہوتی جبکہ یہ معلوم ہو جاوے کہ نکاح کے بعد بھی یہ اپنی عادت نہ چھوڑیں گی بلکہ اُس کی طرف رغبت اس حیثیت سے زانی کو ہوگی خواہ وہ مسلمان ہو جو صرف زانی کہلاویگا یا وہ مشرک ہو کہ مشرک ہونے کی حالت میں اگر عورت مسلمان ہے تو صحبت کا زنا ہونا لازم ہی ہے حتیٰ کہ اگر وہ زانیہ مرغوب ایسا باوجود زانیہ رہنے کے کسی مصلحت دنیویہ سے نکاح کو شرط تمکین ٹھہرا دے تو یہ زانی مسلم ہو یا مشرک اس پر نظر نہ کرے گا کہ یہ زانیہ رہے گی یا تخالف دین کی صورت میں نکاح نہ ہوگا بلکہ وہ اس کو اپنے حصول مقصود کا ذریعہ سمجھ کر گوارا کرلے گا۔ یہ معنی ہیں الزانیة لاینکحها الا زان او مشرک کے اور حیثیت کی قید سے یہ فائدہ ہوا کہ اگر زانی خانہ داری یا اولاد کی مصلحت سے عفیفہ سے نکاح کی کوشش کرے تو آیت سے اس کی نفی لازم نہیں آتی بس دونوں جملوں کے موضوع میں وصف عنوانی کی حیثیت معتبر ہے اب محمول کے ثبوت اور حکم بالحصر میں کوئی اشتباہ و اشکال لازم نہیں آتا اور چونکہ ایک صورت میں دو حیثیت لازم آتی ہے اور دوسری میں عدم صحت نکاح اور

حرام ہیں اس لئے حرّم کا حکم دونوں کے لئے صحیح ہو گیا گو ایک جگہ حرمت نکاح کا حکم باعتبار اس کے مفضی الی الحرام ہونے کے ہے بنا بر قاعدہ مقدمۃ الحرام حرام اور ایک جگہ بمعنی بطلان کے ہے پس حرمت بالمعنیٰ الاعم دونوں قسموں حرمت لغیرہ و لعینہ کو شامل ہے اور اس حکم کے منسوخ کہنے کی ضرورت نہ ہوگی اس تقریر پر اول آیت میں جملہ خبریہ پر اشکال عدم صدق کا اور آخر آیہ میں جملہ انشائیہ پر شبہ عدم بقاء حکم کا متوجہ نہیں ہوتا۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی درے

ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

لیکن جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں سو اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے

اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو (جن کا زانیہ ہونا کسی دلیل یا قرینۂ شرعیہ سے ثابت نہیں) اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لا سکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی درے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو (کہ یہ بھی تتمہ حد ہے خواہ وہ گواہی کسی معاملہ میں ہو یہ تو دنیا میں ان کی سزا ہوئی) اور یہ لوگ (آخرۃ میں بھی مستحق سزا ہیں اس وجہ سے کہ) فاسق ہیں لیکن جو لوگ اس (تہمت لگانے) کے بعد توبہ کرلیں (کہ اس میں حق اللہ بھی ہے) اور (اس تہمت لگائے ہوئے شخص سے معاف کرا کر بھی) اپنی (حالت کی) اصلاح کرلیں (کیونکہ اس میں حق العبد بھی ہے) سو (اس حالت میں) اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے (اور فسق کی وجہ سے جو استحقاق عذاب آخرت کا ہوا تھا وہ مرتفع ہو جاویگا گو ردِ شہادت جو کہ تتمہ تھا حد کا پھر بھی باقی رہے کیونکہ توبہ سے حد ساقط نہیں ہوتی) **ف مسئلہ** جو عورت کسی کو تہمت لگا دے اس کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** اسی طرح جو کسی مرد کو تہمت لگائے اس کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** ہر تہمت کا یہ حکم نہیں بلکہ خاص تہمت بالزنا کا گو یہ قید صریحاً مذکور نہیں مگر اربعۃ شہداء اس پر دال ہے کیونکہ چار گواہ کی ضرورت اثبات زنا ہی کے لیے ہوتی ہے **مسئلہ** یہ حکم رامی حر کا ہے اور اگر وہ غلام ہو تو چالیس دُرّے لگتے ہیں **مسئلہ** محصن ہونے کی شرطیں یہ ہیں کہ مقذوف حر ہو عاقل ہو بالغ ہو مسلم ہو عفیف عن الزنا ہو **مسئلہ** عفیف عن الزنا وہ ہے جو مرتکب وطی حرام لعینہ کا نہ ہوا ہو اور کوئی علامت زنا کی اس میں ظاہر نہ ہو جیسے وہ عورت جو بچہ لے رہی ہو اور اس کا باپ معلوم نہ ہو **مسئلہ** یہ حد جب جاری ہوگی کہ مقذوف مطالبہ بھی کرے **مسئلہ** ایسے محدود کی شہادت معاملات میں مقبول نہیں البتہ دیانت محضہ میں جیسے ہلال رمضان یا روایت حدیث بعد توبہ کے مقبول ہے **مسئلہ** یہ قاذف اگر کاذب ہے تب تو فاسق ہی ہے اور اگر صادق ہے جب بھی اس وجہ سے گنہگار رہے کہ اس نے بلا ضرورت ایک شخص کی پردہ دری کی کیونکہ ضرورت ہوتی ہے اقامتہ حد کی اور وہ بدون چار گواہ کے قائم نہیں کی جاتی اور گواہ تھے نہیں پھر خواہ مخواہ ایسا دعویٰ کرنا بجز آبرو ریزی کے اور کیا ہے اور کسی کی آبرو ریزی بلا ضرورت شرعیہ فسق ہے **مسئلہ** اگر مقذوف معاف کر دے تو حد ساقط ہو جاتی ہے لیکن اس سے بھی یہ لازم نہیں آیا کہ توبہ سے حد ساقط ہو گئی تاکہ توبہ سے شہادت کے ارتفاع کا شبہ ہو سکے اصل یہ ہے کہ مسقط حد توبہ نہیں ہوئی جو کہ فعل قاذف کا ہے بلکہ عفو ہوا جو کہ فعل مقذوف کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر توبہ اور اصلاح یعنی استحلال پایا جاوے مگر عفو نہ ہو تو فسق مرتفع ہو جاوے گا لیکن حد باقی رہے گی اور ارتفاع فسق میں یہ شبہ نہ ہو کہ جب اس نے معاف نہیں کیا تو گناہ کیسے جاتا رہا بات یہ ہے کہ معذرت کا قبول کرنا خود واجب ہے جبکہ کچھ مالی ضرر نہ ہو پس یہ مستحق مغفرت کا ہو جاوے گا اب وہ معذرت قبول نہ کرنے والا عند اللہ قابل ملامت رہے گا **مسئلہ** اگر یہ چار گواہ لایا جو آنے کے وقت شہادت پر مستعد تھے مگر اجلاس پر گواہی نہ دی ... تو گو یہ شخص محدود ہو گا لیکن احکام آخرۃ میں فاسق نہ ہوگا دلائل شرعیہ اس پر ناطق ہیں فافہم

بعد توبہ کے مذہب حنفیہ کا ہے۔ اور بعض روایات میں جو اصلاح کے بعد قبول توبہ آیا ہے سو شہادت سے مراد بعض شہادات لی جاویں گی جو فسق کی وجہ سے مردود تھیں جیسے دیانات میں چونکہ توبہ سے فسق مرتفع ہوگیا اس لئے وہ شہادت مقبول ہوگی بخلاف اس شہادت کے جس کا رد بوجہ محدود فی القذف ہونے کا تھا کیونکہ محدودیت تو رفع نہیں ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اور جو لوگ اپنی بیبیوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے اور کوئی گواہ نہ ہوں بجز اپنے نفس کے تو ان کی شہادت

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ

یہی ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہدے کہ بے شک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ

لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں اور اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ

وہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے

غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ

کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہو اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ ع ۱۰

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے تو تم بڑی مضرتوں میں پڑ جاتے

تفسیر۔ والذین سے تواب حکیم تک:۔ اور جو لوگ اپنی (منکوحہ) بیبیوں کو (زنا کی) تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (ہی دعوے کے) اور کوئی گواہ نہ ہوں (جن کا عدد میں چار ہونا چاہیے) تو ان کی شہادت (جو کہ دافع حبس یا حد قذف ہو) یہی ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہدے کہ بے شک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں اور (اس کے بعد) اس عورت سے سزا (یعنی حبس یا حد زنا) اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہو (اس طریق سے دونوں سزا سے بچ سکتے ہیں البتہ وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جاوے گی) اور (اے مردو اور عورتو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم ہے (کہ ایسے ایسے احکام مقرر کئے) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا (اور) حکمت والا ہے تو تم بڑی مضرتوں میں پڑ جاتے۔ (جن کا بیان بذیل فائدہ آتا ہے) ف: اس طرح سے کہلوانے کو لعان کہتے ہیں اور لعان خاص اس صورت میں ہوتا ہے جب شوہر اپنی عورت کو تہمت زنا کی لگاوے یا اپنے بچہ کو کہے کہ یہ میرے نطفہ سے نہیں ہے اور مقدوفہ مطالبہ موجب قذف کا کرے پس غیر منکوحہ عورت کو تہمت لگانے سے اگر چار گواہ نہ لاسکے حد قذف واجب ہے جس کا حکم اس سے اوپر گذرا ہے اور منکوحہ عورت کو تہمت لگانے سے اول اس سے چار گواہ مانگے جاویں گے اگر گواہ پیش کردے تو عورت پر حد زنا جاری ہوگی اور اگر گواہ نہ لاسکا تو مرد سے کہا جاوے کہ یہ الفاظ مذکورہ کہے اگر وہ نہ کہے تو اس کو حبس کردیں گے اور جبر کریں گے کہ یا تو اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرے اور یا یہ الفاظ کہے اگر اس نے جھوٹے ہونے کا اقرار کرلیا تو حد قذف لگے گی اور اگر ان الفاظ کے کہنے پر راضی ہوگیا تو یہ الفاظ اس سے کہلوائیں گے۔ اس کے بعد عورت سے بعد والے الفاظ کہلوائیں گے اور اگر وہ انکار کرے گی اس کو حبس کردیں گے

اور جبر کریں گے کہ یا تو مرد کی تصدیق کرے اور یا وہ الفاظ کہے اگر اُس نے مرد کی تصدیق کر دی تو اُس پر حد زنا جاری ہوگی اور اگر ان الفاظ کے کہنے پر راضی ہو گئی تو وہ الفاظ اس سے کہلوائیں گے اور جب لعان سے فراغت ہو جائے تو اُس عورت سے صحبت اور دواعی سب حرام ہو جاتے ہیں پھر اگر اُس کو طلاق دیدے فبہا ورنہ قاضی اُن میں تفریق کر دے گو دونوں رضامند نہ ہوں یعنی زبان سے کہدے کہ میں نے ان میں تفریق کی اور یہ تفریق طلاق بائن کے حکم میں ہے پھر اُس سے کبھی نکاح جائز نہیں البتہ اگر یہ کہدے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو حاکم اُس پر حد قذف جاری کرے گا اور پھر نکاح جائز ہو جاوے گا۔ ربط اوپر حکم سوم میں مطلق محصنات کے متہم کرنے کا حکم مذکور ہوا ہے چونکہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی جھوٹ تہمت لگائی گئی تھی اور آپ کا رتبہ بوجہ ام المومنین ہونے کے عام محصنات سے زائد ہے اس لیے آگے اس تہمت کی وجہ سے اُس عام مشترک سزائی مذکور پر جو وعیدیں زائد ہیں مع اثبات براءۃ صدیقہ اور وعدہ قبول توبہ من القذف خصوصیت اور اہتمام کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور یہ مضمون دو رکوع تک چلا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ

جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تمہارے میں کا ایک گروہ ہے تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ

تمہارے حق میں بہتری بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا اور اُن میں سے جس نے اس میں سب سے بڑا

مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

حصہ لیا اُس کو سخت سزا ہوگی جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے

بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ

آپس والوں کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا اور یوں کیوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے یہ لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہ

شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝

لائے سو جس حالت میں یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹے ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي

اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا دنیا میں اور آخرت میں تو جس شغل میں تم

مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ

پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا جبکہ تم اُس کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے

بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ

منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی تم کو مطلق خبر نہیں اور تم اس کو ہلکی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

عَظِيمٌ ۝ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا

بڑی بھاری بات تھی۔ اور تم نے جب اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے بھی نکالیں

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا

معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر ایسی حرکت مت کرنا

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اگر تم ایمان والے ہو اور اللہ تعالیٰ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

جو لوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو ان کیلئے دنیا اور

اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ

آخرت میں سزائے دردناک ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر

نصف ع ۱۰ ۸ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے تو تم بھی نہ بچتے اے ایمان والو تم

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ

شیطان کے قدم بقدم مت چلو اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے تو وہ

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى

بے حیائی اور نامعقول ہی کام کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

میں سے کوئی بھی پاک و صاف نہ ہوتا و لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے پاک و صاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَ

جانتا ہے۔ اور جو لوگ تم میں سے بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور

الْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڻ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا

مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں اور ان کو چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم

تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کر دے بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے جو لوگ

يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تہمت لگاتے ہیں اُن عورتوں کو جو پاکدامن ہیں ایسی عورتوں سے بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ

اور ان کو بڑا عذاب ہوگا جس روز ان کے خلاف میں ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ

وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ

اور ان کے پاؤں بھی ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ کیا کرتے تھے اُس روز اللہ تعالیٰ ان کو ان کا واجبی بدلہ پورا پورا

الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ

دے گا اور ان کو معلوم ہوگا کہ اللہ ہی ٹھیک فیصلہ کرنے والا بات کو کھول دینے والا ہے گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق

وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں اور ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور ستھرے مرد

لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

ستھری عورتوں کے لائق ہوتے ہیں یہ اس بات سے پاک ہیں جو یہ بکتے پھرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور

كَرِيْمٌ ۝

عزت کی روزی ہے

ف اول قصہ کا خلاصہ لکھا جاتا ہے پھر ترجمہ اور تفسیر لکھوں گا۔ صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ بنی مصطلق سے جو کہ سنہ ہجری میں ہوا تھا مدینہ واپس تشریف لاتے تھے حضرت عائشہ رضہ آپ کے ہمراہ تھیں اور ان کی سواری کا اونٹ علیحدہ تھا اور اس پر ہودج تھا یہ ہودج میں پردہ چھوڑ کر بیٹھ جاتیں جمال اس ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر باندھ دیتے ایک روز ایک منزل میں مقام ہوا اور کوچ سے ذرا پہلے حضرت صدیقہ کو قضاء حاجت کی ضرورت ہوئی یہ جنگل کی طرف چلی گئیں اور وہاں اتفاق سے ان کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اس کی تلاش میں دیر لگ گئی یہاں پیچھے کوچ ہوگیا جمال حسب عادت ہودج باندھنے آئے اور اس کے پردے پڑے رہنے سے گمان کیا کہ حضرت صدیقہ اس میں ہیں اٹھاتے وقت بھی کچھ شبہ نہ ہوا کیونکہ ان کی تھوڑی عمر تھی اور بدن میں بہت نحیف تھیں ہودج باندھ اونٹ کو ہانک دیا یہ جو بعد میں اپنی فرودگاہ کو لوٹیں قافلہ کو نہ پایا نہایت استقلال کے ساتھ ان کی یہ رائے ہوئی کہ جب آگے میں نہ ملوں گی تو ڈھونڈھنے کے لیے یہاں ہی آویں گے یہاں سے جانا خلاف مصلحت ہے وہاں ہی چادر میں لپٹ کر بیٹھ رہیں۔ رات کا وقت تھا نیند کا غلبہ ہوا وہاں ہی لیٹ رہیں حضرت صفوان بن معطل صحابی رضی اللہ عنہ گرے پڑے کی خبر گیری کی غرض سے قافلہ کے پیچھے فاصلے سے رہا کرتے تھے وہ اس موقع پر صبح کے وقت پہنچے دیکھا کوئی آدمی پڑا سوتا ہے قریب آکر پہچانا کیونکہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے انھوں نے ان کو دیکھا تھا انھوں نے غایت تاسف سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس سے ان کی آنکھ کھل گئی اور منہ ڈھانک لیا انھوں نے اونٹ ان کے قریب لاکر بٹھلا دیا یہ اس پر پردہ کے ساتھ سوار ہوگئیں انھوں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر قافلہ میں لیجا کر ملا دیا۔ عبداللہ بن ابی منافق بڑا ہی خبیث اور دشمن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اس کو ایک بات ہاتھ لگ گئی اور کمبخت نے واہی تباہی بکنا شروع کیا اور بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی سنائی اس کا تذکرہ کرنے لگے جیسے حضرت حسان حضرت مسطح مردوں میں اور حضرت حمنہ عورتوں میں۔ حضرت عائشہ رضہ کو اور عام طور پر سب مسلمانوں کو اور خود جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس شہرت کا سخت صدمہ تھا ایک مہینہ تک یہی قصہ رہا آخر یہ آیتیں بری ۃ میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں جو اوپر لکھی گئیں اور جن کی تفسیر آگے آتی ہے۔ آپ نے قاذفین پر حد لگائی۔

تفسیر۔ ان الذین جاؤ سے رزق کریم تک۔ جن لوگوں نے یہ طوفان (حضرت صدیقہ رضہ کی نسبت) برپا کیا ہے (اے مسلمانوں جو اس سے رنجیدہ ہیں اور اس میں خود جن پر تہمت تھی بدرجۂ اولیٰ داخل ہیں) وہ تمہارے میں کا ایک (چھوٹا سا) گروہ ہے (کیونکہ قاذفین کل چار [illegible]

بالذات اور حضرت عائشہ یعنی عبداللہ منافق اور تین بالواسطہ اور متبع یعنی حسان و مسطح وحمنہ کہ مومن مخلص تھے اور حقیقۃً منکم کے مصداق اور منافق مذکور ظاہراً منکم میں شمار کیا گیا ہے بوجہ ادعا، اسلام کے مطلب تسلی ہے کہ زیادہ غم نہ کرو اول تو جھوٹ پھر قائل بھی کل چار ہی آدمی اور زیادہ آدمی تو اس کے مخالف ہی ہیں پس عرفاً بھی یہ موجب زیادت غم نہ ہونا چاہئے آگے ایک اور طرح پر تسلی ہے کہ) تم اس (طوفان بندی) کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو (گو ظاہر میں غم کی بات ہے مگر واقع میں اس سے تمہارا ضرر نہیں) بلکہ یہ (باعتبار انجام کے) تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے (کیونکہ اس غم سے تم کو صبر کا ثواب ملا تمہارے درجے بڑھے خصوص تمہم حضرات کی برأت کے لئے نص قطعی آئی اور آئندہ بھی مسلمانوں کے حق میں خیر ہے کہ ایسے مصیبت زدہ اس واقعہ سے تسلی حاصل کیا کریں گے پس تمہارا تو کوئی ضرر نہ ہوا البتہ ان چرچا کرنے والوں کو ضرر ہوا کہ) ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا (مثلاً زبان سے کہنے والوں کو زیادہ گناہ اور سن کر خاموش رہ جانے والوں کو یا دل سے بدگمانی کرنے والوں کو اس کے موافق گناہ ہوا) اور ان میں جس نے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا (کہ اس کو اختراع کیا مراد اس سے عبداللہ بن ابی منافق ہے) اس کو (سب سے بڑھ کر) سخت سزا ہوگی (مراد اس سے جہنم ہے جس کا استحقاق پہلے سے بوجہ کفر و نفاق و عداوت رسول کے بھی ہے اب اور زیادہ عقوبت کا مستحق ہوگیا یہ تو مجموع کے ضرر کی نفی اور قاذفین کے ضرر کا اثبات تھا آگے ان قاذفین مومنین کو ناصحانہ ملامت ہے کہ) جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں (سے جن میں حسان و مسطح بھی آگئے) اور مسلمان عورتوں نے (جنمیں حمنہ بھی آگئیں) اپنے آپس والوں کے ساتھ (یعنی حضرت صدیقہ رضی اور ان صحابی کے ساتھ دل سے) گمان نیک کیوں نہ کیا اور (زبان سے) یوں کیوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے جیسا درمنثور میں ابو ایوب اور ان کی زوجہ کا یہی قول مروی ہے اس میں قاذفین کے ساتھ ساکتین اور شاکین پر بھی ملامت ہے جن میں بجز محدودین کے اور مومنین و مومنات بھی داخل ہوگئے آگے اس حسن ظن ورد افک کے وجوب کی وجہ ارشاد ہے کہ) یہ (قاذف) لوگ اس (اپنے قول) پر چار گواہ کیوں نہ لائے (جو کہ اثبات زنا کے لئے شرط ہے) سو جس حالت میں یہ لوگ گواہ (موافق قاعدہ کے) نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک (جو قانون ہے اس کے اعتبار سے) یہ جھوٹے ہیں (مطلب یہ کہ اصل امر نزاہت ہے جب تک اس کا یقینی رافع نہ ہو اسی کا یقین شرعاً واجب ہے پس اس بنا پر نزاہت صدیقہ رضی کا یقین اور تہمت کے مقابلہ میں اس یقین کا اظہار واجب تھا اور یہی یقین ہے جس کا ایسے امور میں عبد مکلف بنایا گیا ہے جس کے لیے عدم ثبوت بالدلیل المخالف کافی ہے نہ یقین باصطلاح اہل المعقول کیونکہ اس کے لیے ثبوت عدم بالدلیل کی حاجت ہے پس محل افک میں قبل نزول آیات کے صرف عدم ثبوت بالدلیل تھا اور بعد آیات کے البتہ ثبوت عدم بالدلیل متحقق ہوگیا پس اس وقت یقین استصحاب کافی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ظن سے تعبیر فرمایا ہے اور عدم ثبوت بالدلیل کو جو کہ اس یقین کا مبنی ہے لولا جاء الخ میں بیان فرمایا ہے اور اس وقت یقین اصلاحی کا مکلف نہیں فرمایا تھا البتہ اب بعد نزول آیات چونکہ اس یقین اصطلاحی کا مبنی کہ ثبوت عدم بالدلیل ہے پایا گیا اب اس کا بھی مکلف ہے اور اس کا ترک یعنی احتمال مرجوح بھی کفر ہے اور اب اس آیت پر یہ اشکال بھی نہ رہا کہ عدم اتیان بالشہداء مستلزم کذب قاذف کو اور ثبوت تحقق نزاہت کو کیسے ہوا یہ شبہ بھی نہ رہا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تردد تھا چنانچہ صدیقہ رضی سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی لغزش ہوگئی ہو تو توبہ کرلینا چاہیے اور آیت سے وجوب یقین نزاہت کا معلوم ہوتا ہے پھر تردد میں ترک واجب معصوم سے لازم آیا سو وجہ دفعہ ظاہر ہے کہ یہ تردد منافی یقین شرعی مذکور کے نہیں چنانچہ اس یقین کو آپ نے خود ان الفاظ سے ظاہر فرمایا تھا ما علمت علی اھلی الا الخیر البتہ یقین اصطلاحی اہل معقول کے منافی ہے سو اس کا وجوب نزول آیات کے قبل ہوا نہ تھا جیسا اب بعد نزول آیات کے ہوگیا اور یہاں تو وہ قاذف واقع میں بھی کاذب تھے اور نہ کوئی معائنہ کا مدعی تھا لیکن اگر کسی جگہ خود کوئی شخص معائنہ کرلے اور گواہ نہ لاسکے تو اس کا کاذب ہونا عنداللہ بایں معنی ہے کہ حکم کاذبین کا یعنی حد قذف اس پر جاری کرو آگے اپنی رحمت قاذفین اہل ایمان کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں) اور اگر (اے حسان و مسطح و حمنہ) تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا دنیا میں (بھی کہ توبہ کی مہلت دی) اور آخرت میں (بھی کہ توبہ کی توفیق دی اور اس کو قبول بھی کرلیا اگر یہ نہ ہوتا) تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا (جیسا عبداللہ بن ابی کو بوجہ عدم توبہ کے ہوگا گو اہمال اس کے لیے بھی ہے مگر مجموعہ دارین میں برکت نہیں ہے اور اس سے معلوم ہوگیا کہ صحابہ مقبول التوبہ اور پاک ہوکر آخرت میں مرحوم ہیں اور علیکم میں خطاب مومنین کو ہونے کا قرینہ اول تو پہلی آیت میں یہ ارشاد ہے ظن المومنون ثانیاً فی الآخرۃ فرمایا کہ منافق بوجہ استحقاق درک اسفل کے یقیناً مرحوم فی الآخرۃ نہیں ثالثاً آگے ویعظکم لولا فضل اللہ علیکم میں طبرانی نے ابن عباس رض کا قول نقل کیا ہے یرید مسطحاً وحمنۃ وحسان اور صیغہ مضارع مخاطب بھی اس کا قرینہ مؤیدہ ہے آگے ما افضتم فیہ کے فی نفسہ مؤثر فی العذاب ہونے کی وجہ فرماتے ہیں کہ تم اس عذاب عظیم کے مستحق اس وقت ہوجاتے) جبکہ تم اس (جھوٹ بات) کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ

Accession Number 124059
Date 7.7.95

ہے تھے جس کی تم کو (کسی دلیل سے) مطلق خبر نہیں (اور ایسی خبر کے ناقل کا کاذب ہونا فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون میں بیان ہو چکا) اور تم اس کو ہلکی بات (یعنی غیر موجب گناہ) سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات (یعنی موجب گناہ عظیم) تھی (اول ایک محصنات کو معصیت ہے پھر محصنات بھی کون ازواج مطہرات ہیں سے کہ یہ قذف موجب ایذا بھی ہوا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پس اس میں متعدد اسباب معصیت کے جمع تھے) اور تم نے جب اس (بات) کو (اول) سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے بھی نکالیں معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے (جیسا کہ بعض صحابہ نے اسی طرح کہا تھا اور زائد کی نفی نہیں ممکن ہے اور بہتوں نے کہا ہو مطلب یہ کہ قاذفین ساکتین سب کو یہی کہنا چاہیئے تھا۔ اور یہ شبہ کہ جیسے بلا دلیل صدق معلوم نہیں تھا اس لئے قذف ناجائز تھا اسی طرح بلا دلیل کذب بھی تو معلوم نہیں ہو سکتا پھر ہذا بہتان عظیم کہنا کیسے جائز بلکہ موجب مدح ہوا سو یہ شبہ اوپر فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون کی تقریر میں دفع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ شبہ کہ جب ان صحابہ کو ایسا تیقن تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں تردد تھا اور آپ نے یہ قول کیوں نہ فرمایا جس کا ترک آیت ہذا میں موجب ملامت معلوم ہوتا ہے یہ شبہ بھی اسی آیت کی تقریر میں دفع کر دیا گیا ہے اور اس قول کے مرادف آپ کا قول بھی نقل کیا گیا ہے یہاں تک تو ماضی پر ملامت تھی اب مستقبل کے لیے نصیحت ہے جو کہ اصل مقصود ہے ملامت کا بھی یہی مقصود ہے پس ارشاد ہے کہ) اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر ایسی حرکت مت کرنا اگر تم ایمان والے ہو (یعنی ایمان مستلزم ہے وجوب کف عن العود کو اور مقدم یعنی ایمان موجود ہے پس تالی یعنی وجوب کف بھی متحقق ہے پس عود نہ ہونا چاہیے۔ اوپر جیسا عدم نزول عذاب پر امتنان فرمایا ہے آگے نزول احکام و نصائح پر امتنان فرماتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے (جس میں نصیحت اور حد قذف اور قبول توبہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سب داخل ہیں) اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (تمہارے دل کی ندامت کا حال بھی اس کو معلوم ہے اس لئے توبہ قبول کی اور سیاست کی حکمت بھی خوب جانتا ہے۔ اس لئے تمہاری سیاست کی گئی اور یہاں تک نزول براءۃ سے قبل تذکرہ کرنے والوں کا ذکر تھا آگے اُن کا ذکر ہے جو بعد نزول براءۃ کے بھی باز نہ آویں اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص بے ایمان ہی ہوگا پس ارشاد ہے کہ) جو لوگ (بعد نزول ان آیات کے بھی) چاہتے ہیں (یعنی اس کی کوشش عملی کرتے ہیں) کہ بے حیائی کی بات کا (ثابت البراءۃ) مسلمانوں میں چرچا ہو (یعنی یہ خبر شائع ہو کہ ان مسلمانوں میں یہ بے حیائی کی بات ہے۔ حاصل مطلب یہ کہ جو لوگ ان حضرات مقدسین کی طرف زنا کی نسبت کرتے ہیں) ان کے لئے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک (مقرر) ہے (دنیا میں تو حد قذف جس کا ثبوت استحقاقاً تو دوامًا ہے اور وقوعًا بھی احیانًا جبکہ سب شرائط پائے جاویں اور احیانًا بعض عوارض سے وقوع نہیں ہوتا منجملہ ان کے حنفیہ کے نزدیک یہ بھی ہے کہ بعد حد قذف کے پھر اسی شخص کو وہی تہمت لگا دی مکرر حد نہیں لگتی اور آخرت میں عذاب جہنم جو استحقاقاً و وقوعاً ہر طرح یقینی ہے کیونکہ نص قطعی کے خلاف اعتقاد سے تکلم کرنا کفر ہے اور اگر تکلم نہ ہو صرف اعتقاد پر بھی عذاب آخرت مرتب ہوگا گو دنیا میں عدم ثبوت کی وجہ سے حد سے بچ جاوے اور (اس امر پر اس سزا کا تعجب مت کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ جانتا ہے (کہ کون معصیت کس درجہ کی ہے) اور تم (اس کی حقیقت پوری) نہیں جانتے۔ (آگے اس وعید سے اہل ایمان تائبین کے محفوظ رہنے پر امتنان فرماتے ہیں) اور (اے تائبین) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے (جس سے تم کو توفیق توبہ کی دی) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (جس سے تمہاری توبہ قبول کر لی) تو تم بھی (اس وعید سے) نہ بچتے (آگے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بالتخصیص اس معصیت مذکورہ کے تمام معاصی سے احتراز رکھنے کا امر اور تزکیہ بالتوبہ کی تصریح کا امتنان جو اہتمام کے واسطے بعنوانات مختلفہ مکرر ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو تم شیطان کے قدم بقدم مت چلو (یعنی اس کے اغواء و اضلال پر مت عمل کرو) اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے تو وہ تو (ہمیشہ ہر شخص کو) بے حیائی اور نامعقول ہی کام کرنے کو کہے گا (جیسا اس واقعہ افک میں تم نے دیکھ لیا) اور (شیطان کے قدم بقدم چل چکنے اور گناہ سمیٹ لینے کے بعد اس کے وبال و عذاب سے جو کہ ثابت ہو ہی چکا تھا نجات دے دینا یہ بھی ہمارا ہی فضل تھا ورنہ) اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی (توبہ کر کے) پاک و صاف نہ ہوتا (یا تو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوتی جیسا منافقین کو نہ ہوئی اور یا تو یہ قبول نہ کی جاتی کیونکہ ہم پر کوئی چیز واجب تو نہیں) ولیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کر دیتا ہے (اور بعد توبہ کے اپنے فضل سے وعدہ قبول کا بھی فرمایا ہے) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ جانتا ہے (پس تمہاری توبہ سن لی اور تمہاری ندامت جان لی اس لئے فضل فرما دیا آگے اس کا بیان ہے کہ بعد نزول آیات براءۃ کے بعض صحابہ نے جن میں حضرت ابوبکر بھی ہیں اور دوسرے صحابہ بھی ہیں شدت غیظ میں قسم کھائی کہ جن جن نے یہ چرچا کیا ہے کہ ان میں بعض ناداری تھے ان کو اب سے کسی قسم کی مالی امداد نہ دیں گے اللہ تعالیٰ ان کی عفو تقصیر اور امداد جاری کر دینے کے لیے ارشاد فرماتے ہیں) اور جو لوگ تم میں (دینی) ...



غیبی نوشتے

اگر قسمت کے پوشیدہ رازوں سے آپ واقف ہونا چاہتے ہیں [illegible] غیبی نوشتے [illegible] مطالعہ [illegible] آپ کی قسمت [illegible] آپ کے سامنے [illegible] کس طرح [illegible] اس کتاب میں علم نجوم، علم قیافہ، تعبیر خواب، علم سامودرک، علم الاعداد [illegible] فارسی کی نایاب قلمی بیاضوں میں پوشیدہ [illegible] اس کتاب میں کوئی بات ایسی پیچیدہ نہیں [illegible] غیبی نوشتے [illegible] قسمت کے تمام پوشیدہ راز معلوم کرے [illegible] قیمت [illegible]

پہلا حصہ

علم نجوم

بروج و کواکب کی ماہیت

بروج آسمانی

تجربہ

بچھوؤں کے جوہر

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت

(۱) آفتاب (۲) قمر (۳) مریخ (۴) عطارد (۵) مشتری (۶) زہرہ (۷) زحل (۸) راس و ذنب

احکام آفتاب: آفتاب بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم، بخانہ چہارم، بخانہ پنجم، بخانہ ششم، بخانہ ہفتم، بخانہ ہشتم، بخانہ نہم، بخانہ دہم، بخانہ یازدہم، بخانہ دوازدہم

(ب) احکام قمر: قمر بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم، بخانہ چہارم، بخانہ پنجم، بخانہ ششم، بخانہ ہفتم، بخانہ ہشتم، بخانہ نہم، بخانہ دہم، بخانہ یازدہم، بخانہ دوازدہم

(ج) احکام مریخ: مریخ بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم

(د) احکام عطارد: عطارد بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم، بخانہ چہارم، بخانہ پنجم، بخانہ ششم، بخانہ ہفتم، بخانہ ہشتم، بخانہ نہم، بخانہ دہم، بخانہ یازدہم، بخانہ دوازدہم

(ہ) احکام مشتری: مشتری بخانہ اول، بخانہ دوم، بخانہ سوم، بخانہ چہارم، بخانہ پنجم، بخانہ ششم، بخانہ ہفتم، بخانہ ہشتم، بخانہ نہم، بخانہ دہم، بخانہ یازدہم، بخانہ دوازدہم

(و) احکام زہرہ: زہرہ بخانہ اول، بخانہ دوم

(ز) احکام زحل، (ح) احکام راس، (ط) احکام عقرب [illegible]

دوسرا حصہ

فال و شگون، توہمات [illegible]

تیسرا حصہ

علم قیافہ [illegible]

چوتھا حصہ

[illegible]

پانچواں حصہ

[illegible]

چھٹا حصہ

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ پیشوا دہلی

YOURSELF —



Apply to the nearest Technical Recruiting Office

— BY SERVING YOUR COUNTRY..

JOIN THE INDIAN AIR FORCE

Advertise

IN

The Weekly Nationalist

HURRRIYAT

Which is Published Regularly every Week on Sunday

All Particulars may kindly be addressed to :—

Advertising Manager

The Hurriyat Weekly

DELHI